

# 



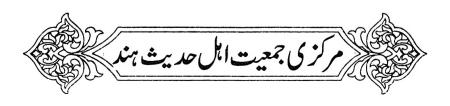
رَحْمِيْرُ (الْوَيْنَيْنِ فَي (الْمِيرِينَ مِي سِيَّدِرُ (الْفِقَالَ)، ورَحْمِيرُ (الْوَيْنَيْنِ فَي (الْمِيرِينَ مِي سِيِّدِرُ (الْفِقَالَ)، عَضَى الإهلاء الموعل للمُعترب شمايل بجاري وللهين

حضرت ولانامخ ستدواؤ ورآز التقلية

نظرثاني

حَضِينَ الْعَالِمُ مِثْوِلِالْ وَاللَّهُ لِللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللّلِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّلِلْمُ اللَّهُ اللَّالِي اللَّهُ اللَّالِي اللَّاللَّا الللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّالِمُ الللَّهُ اللّ







نام كتاب : صحيح بخارى شريف

مترجم : حضرت مولا ناعلامه محمد داؤدراز رحمه الله

ناشر : مركزى جمعيت الل حديث مند

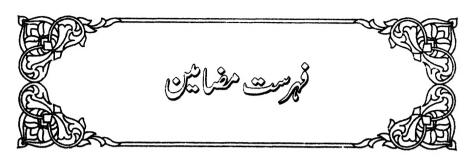
س اشاعت : ۴۰۰۶ء

تعداداشاعت : •••ا

قيمت :

### ملنے کے پتے

ا مکتبه ترجمان ۱۱۲ ، اردوبازار، جامع مسجد، دبلی ۲۰۰۰ ا ۲ مکتبه سلفینه ، جامعه سلفیه بنارس، ریوری تالاب، وارانی ۳ مکتبه نوا نے اسلام ، ۱۱۲ ا اے، چاه ربث جامع مسجد، دبلی ۷ مکتبه مسلم، جعیت منزل، بربرشاه سری نگر، شمیر ۵ مدیث بهلیکیشن ، چار مینار مسجدروژ، نگلور ۵۲۰۰۵ ۲ مکتبه نعیمیه، صدر بازار مئوناتی شخبین، یوپی



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
MA	کیماغلام آزاد کرناافضل ہے؟	19	مشترک چیزوں کی انصاف کے ساتھ
<b>1</b> 19	سورج گر بمن اور دو سری نشانیون	۲۰	تقتیم میں قرعہ ذال کر
79	اگر مشترک غلام یالونڈی کو		يتيم كاد وسر ب وار ثول كا
mr	اگر کسی مخف نے ساجھے کے غلام میں		ز مین مکان وغیر و میں شر کت کابیان
42	اگر بھول چوک کر کسی کی زبان ہے		جب شریک لوگ گھروں وغیرہ کو
אט	ایک مخص نے آزاد کرنے کی نیت ہے۔	۲۴	سونے 'چاندیاوران تمام چیز ول میں
٣٧	ام ولد كابيان		مسلمان کامشر کین اور ذمیوں کے ساتھ
14	مد برکی شخ کابیان		بحریوں کا نساف کے ساتھ تقتیم کرنا
۳۸	ولاء بيچنا يابهبه كرنا		اناج و غير ه بيل شر كت كابيان
۹۳	اگر کسی مسلمان کامشرک بھائی		غلام لوندى ميں شركت كابيان
۵٠	مثرک غلام کو آزاد کرنے		قربانی کے جانوروںاوراو نٹوں میں شرکت
۵۱	اگر عربوں پر جہاد ہو فعہ	79	انتشیم میں ایک اونٹ کو دس
ra	جو هخص اپنی لونڈی کواد ب		كتاب الرهن
ra	نی کریم علی کاید فرمانا که غلام تمهارے بھائی ہیں	۳.	آد می اپنی نستی میں ہواور گروی رکھے
۵۸	جب غلام اپنے رب کی عباد ت	۳۲	زره کوگر وی رکھنا زره کوگر وی رکھنا
۵۹	غلام پردست درازی کرنا	mr	متصیار <sup>ت</sup> روی رکھنا
44	جب مس کاخادم کھانا لے کر آئے	77	گردی جانور پر سواری کرنا
45	غلام اپنے آ قا کے مال کانگہ ہبان محربہ نہ میں بر	ra	یبود وغیرہ کے پاس کوئی چیز گروی رکھنا
46	اگر کوئی غلام لونڈی کومارے	ro	را بن اور مر تهن میں اگر
	كتاب المكاتب		كتاب العتق
77	جس نے اپنے لونڈی غلام کوزنا کی	٣2	غلام آزاد کرنے کا ثواب

-			
صفحه	مضمون	صغح	مضمون
100	اگر کسی کو پچھے ہدیہ دیا جائے	77	مكاتب اوراس كى تشطول
1+1	اگر کو کی شخص او نمٹ پر سوار ہو :		مکاتب ہے کون ی شرطیں
100	ایسے کپڑے کا تخفہ		اگر مکاتب دوسر ول سے
1.0	مشرکین کابدیه قبول کرنا		اگر مكاتب ايخ شين الح
1.4	مشرکول کو مبریه دینا		اگر کا تب سمی مخفس ہے کہ
1+9	کسی کے لئے حلال نہیں ۔۔۔		ما المات والمات المات ال
111	عمر کی اور رقبی کے بارے میں روایات		كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها
111	جس نے کسی ہے گھوڑا عاریتالیا	۷۳	تموزی چیز ہبہ کرنا
111	شب عروی میں دلہن کے لئے کوئی چیز عاریتاً لینا	20	جو شخص اپنے دوستوں سے کو ئی چیز
111	تخفد منجہ کی فضیات کے بارے میں	44	پانی (یادودهه) مانگنا
114	عام دستور کے مطابق کسی نے		شكار كانتحفه قبول كرنا
114	جب كو نَي كسي فَخْص كو مُعورُ ا	49	ہدیہ کا قبول کرنا سیار
	عاد الشيادات	۸۲	ا پنے کسی دوست کو خاص اس دن میں تحفہ 
	كتاب الشهادات	۸۵	جو تحفہ واپس نہ کیا جانا چا ہے ۔
IIA	گواهیون کا پیش کرنا ه		جن کے نزدیک غائب چیز کابید کرنا
ir.	اگرایک شخص دوسرے کے		ہبد گامعاد ضدادا کرنا مبد کا معاد ضد ارس
IFF	جواپے تئیں چھپاکر گواہ بنا		اپ لڑکے کو کچھ ہبہ کرنا
ודרי	جب أيك يا كن كواه		ہیہ کے او پر محواہ کرنا
110	گواہ عادل معتبر ہونے ضروری ہیں اور میں میں میں		خاد ند کااپی بیو ی کو
Iry	کی گواہ کو عادل ثابت کرنے		اگز مور ت اپنے خاو ند کے سوا
112	نب اور رضاعت میں	i	ہدیہ کااولین حقد ار کون ہے؟
Irq	ز ما کی تہمت لگانے والے		جس نے کسی عذر ہے ہدیہ قبول نہیں کیا
127	اگر ظلم کی بات پرلوگ معرف	97	اگر ہبدیا ہبہ کادعدہ کرکے کوئی مر جائے
1111	حبو ٹی گوائی دینا پڑا گناہ ہے	90	غلام لونٹریاور سامان پر کیونگر قبضہ مریر ک
IFY	اندھے آد می کی گواہی	90	اگر کوئی ہبہ کرےاور موہوب لہ مریز کا جسم دری سریہ
IF A	عور توں کی گواہی کابیان پر م	44	اگر گوئی اپنا قرض کمی کو ہبہ کردے سرین میں
129	با ندیون اور غلامون کی گواہی	91	ایک چیز گئی آدمیوں کو ہبہ کرے ت
10.0	دوده کی مال کی گواہی	9.4	جوچیز قبضه میں ہویانہ ہو موقع نے سرویوں سے سے
10.0	عور توں کا آپس میں	1+1	مَیْ فَحْصَ کُیْ فَحْصُول کو ہبہ کریں 

فبرست مضاطين	<b>DECKE (7)</b>	≫
مهرست مصاين		୬

صفحه	مضمون	صنح	مضمون
140	میت کے قرض خواہو لاور وار تول	10.4	جب ایک مر دروسرے
PAL	بچھ نقددے کر قرض کے بدلے	1	مسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا. م
		10.	بچوں کا بالغ ہونا۔۔۔۔
	كتاب الشروط	101	يدعی عليه کو قتم د لانے ہے پہلے
IAZ	اسلام میں داخل ہوتے وقت	101	د بوانی اور فوجد اری
149	پوندلگانے کے بعد	۳۵۱	آگر <i>کسی نے کو</i> کی دعویٰ کیا
1/4	چ میں شر طیں	100	عصر کی نماز کے بعد
19+	اگریجخ والے نے	101	یه می علیه پر جهان
197	معاطات میں شرطیں لگانے کابیان	104	جب چند آدمی مو∪اور
191	نکاح کے وقت مہر کی شرطیس	101	سور وَ آل عمران کی ایک آیت شریفه کی تشر <b>ت</b>
191	مزارعت میں شرطیں	109	کیو تحرفتم لی جائے؟
191	جوشر طيس نكاح ميس جائز تبيس بين		جس مدی نے
191	جو شرطی <u>ں</u> حدود اللہ میں	141	جس نے وعدہ پو را کرنے کا تھم دیا
192	اگر مكاتب اپنى تىچ پر		مشر کوں کی گواہی قبول نہ ہو گی
197	طلاق کی شرطیں	- 1	مشکلات کے وقت قرعہ اندازی کرنا
19.	لو <b>گو</b> ں سے زبانی شر طیس کرنا		
199	ولاء ميں شرط نگانا		كتاب الصلح
r••	مرار عت میں مالک نے کا شنگار		او گوں میں ضلع کرانے کاثواب
r+1	جهادين شرطين نگانا	- 1	دو آدمیوں میں میل ملاپ کرانے کے لئے ۔
rır	قرض میں شرط لگانا	121	حاکم او گوں سے کہ ہم کو لے چلو
۳۱۳	مكاتب كابيان اور	1	سور و نساء میں ایک ارشاد الہی
۳۱۳	اقرار میں شرط لگانایا استثناء کرنا جائز ہے		اگر ظلم کی بات پر صلح کریں
710	و قف میں شرطیں لگانے کابیان	140	صلح نامه میں یہ تک تاکا فی ہے
	11 - 11 - 1-	144	مشر کین کے ساتھ صلح کرنا
	كتاب الوصايا	149	دیت پر ملح کرنا
רוץ	اس بارے میں کہ وصیتیں ضروری ہیں	14•	حضرت حسن بن علیٰ کے متعلق
119	ا ہے دار توں کو مالد ار حجوز نا		کمیااہام صلح کے لئے فریقین کواشارہ کر سکتاہے؟ ا
77.	اتہائی مال کی دمیت کرنے کا بیان		لوگوں میں آپس میں ملاپ میں سے موام
771	ومیت کرنے والااپنے وصی ہے کہ	IAT	اگر حاکم ملح کرنے کے لئے

	**		**
صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
ror	اگر و قف کرنے والا یوں کیے	777	الرمريض ايخسرے كوئى صاف اشاره كرے
ror	سور هٔ ماکده میں ایک ارشاد باری	rrm	وارث کے لیے وصیت کرنا
rom	ميت پرجو قرضه مووهاس كا	rrr	موت کے وقت صدقہ کرنا
		۲۲۴	سورهٔ نساء میں ایک ارشاد باری
	كتاب الجهاد	777	ایک آیت شریفه کی تغییر
101	جهاد کی فضیلت اور رسول کریم کانتیم سند	1	اگر کمی نے اپنے عزیزوں پر
109	سب لوگوں میں افضل وہ محف ہے	779	کیا عزیزوں میں عور تیں اور بچے بھی داخل میں
741	جہاد اور شہادت کے لیے	•	كياد قف كرنے والااپنے و قف سے
747	مجاهدين في سبيل الله كرر جات كابيان		كياو قف كرنے والامال و قف كواپيخ
244	الله کے رائے میں صبح وشام چلنے کی	i	اگر کسی نے یوں کہا
770	بزی آنکمه والی حورون کابیان -		كى نے كہاكہ ميرى زيين إمير اباغ
777	شہادت کی آرز و کرنا میں میں فون	***	
247	اگر کوئی فخص جہاد میں سواری ہے گر کر مر جائے		اگر صدقہ کے لئے کسی کود کیل کرے
MYA	جس كوالله كى راه مين تكليف پنچ		آیت نثر یفه بلهت تقسیم ورثه پرین
120	جواللہ کے رائے میں زخمی ہوا		اگر کسی کواچانک موت آ جائے
120	سور وُ توبه کی ایک آیت شریفه		و قف اور صدقه برگواه کرنا
424	جنگ ہے پہلے کوئی نیک عمل کرنا		سورهٔ نساء میں ایک ارشاد باری م
721	کسی کواچانک نامعلوم تیر لگا و.	•	میبیوں کے متعلق ایک ہرایت ال <sub>ک</sub> ی
r20	جس شخص نے اس ار ادہ ہے		وصی کے لئے پیٹم کے مال میں
727	جس کے قدم اللہ کے راہتے میں ۔۔۔۔۔	!	ا یک اور ہدایت قر آنی
722	اللہ کے راہتے میں جن لوگوں پر	1	سغر اور حضر میں بنتیم ہے کام لیں
422	جنگ اور گر د و غبار کے بعد عسل کرنا پریت		اگر کسی نے ایک زمین وقف کی
741	سوره آل عمران کیا لیک آیت کی تفسیر	1	اگر کئی آد میوں نے اپنی مشتر ک زمین
129	شهیدول پر فرشتول کاسابه کرنا	l	و قف کی سند کیو نکر لکھی جائے
14.	شہید کاد وبارہ دنیامیں واپس آنے کی آرز و کرنا	ı	مالد ار اور محمّاح اور مهمان
۲۸۰	جنت کا تکواروں کی چیک کے نیچے ہونا	1	مجد کے لئے زمین کاو قف کرنا 
TAI	جو چہاد کرنے کے لئے اللہ ہے اولاد مائے میں بریت	i	چانور اور گھوڑے اور سامان میں میں میں میں میں اور سامان
717	جنگ کے موقع پر بہادری اور بردلی کابیان	1	و قف کی جا ئداد کاا ہتمام کرنے والا است دیمر دئیں ہے۔
222	بزدلی ہے خداکی پناہ مانگنا	101	کسی نے کوئی کنواں و قف کیا

فپرست مضاجين	

صنحہ	مضمون	صنحه	مضمون
P11	گھوڑدوڑ کابیا <u>ن</u>	۲۸۳	جو شخص این لڑائی کے کارناہے بیان کرے
۳۱۲	محور دور کے لئے محوروں کو تیار کرنا	710	جباد کے لئے نکل کھڑا ہو تا
۳۱۳	تیار کیے ہوئے محوروں کی دوڑ کی صد	PAY	كافراگر كفر كي حالت ميں
۳۱۳	ني كريم ﷺ كي او نثني كابيان	raa	جباد کو ( نفلی )روز وں پر مقد م ر کھنا
710	گدھے پر بیٹھ کر جنگ کرنا		الله کی راہ میں مارے جانے کے سوا
710	نی کریم ﷺ کے سفید فجر کابیان	rar	کافروں سے لڑتے وقت مبر کرنا
714	عور توں کا جہاد کیاہے	rar	مسلمانوں کو کا فروں ہے لڑنے کی
712	درياي <i>س سواد بو كر</i>	1	خندق کھود نے کابیان
MIN	آدى جهاديس اپن ايك بيوى كو		جو <del>قم</del> خص کسی معقول عذر کی
MIN	عور تون کا جنگ کرنا	190	جهاديس روز ب ركف كي نعنيلت
119	جباد می <i>س عور تو</i> ل کا	1	الله کی راه میں خرچ کرنے کی فضیلت
<b>mr</b> +	جهاديس عور تنس زخيول كي مرجم يني	1	جو مخص غازی کاسامان تیار کرے
44.	زخیوں اور شہیدوں کو عور تیں	1	جنگ کے موقع پر خوشبو مکنا
۳۲۰	(عابدین کے)جم سے تیر کا	1	و شمنوں کی خبر لانے والے دستہ
771	الله كراسة من جهادين پهره ينا	1	کیاجاسوی کے لیے
٣٢٢	جہاد میں خدمت کرنے کی نضیلت قور میں میں ایک است	1	دو آدمیون کال کرسنر کرنا
276	اں مخص کی نعنیات جس نے سنر میں اپنے ساتھی		قیامت تک محوزے کی پیشانی
220	الله کے رائے میں سرحد پر		مسلمانون كاامير عادل مويا ظالم
220	اگر کمی بچے کو خدمت کے لئے		جو مخض جہاد کی نیت سے (کھوڑ اپالے)
22	جاد کے لئے سندر میں سفر کرنا	1	الكوژون اور گدهون كانام ركحنا
۳۲۸	لڑائی میں کمرور نا تواں چ		اس بیان میں کہ بعض محورے منحوس ہوتے ہیں
rrq	قطعی طور پریه نه کهاجائے		کھوڑے کے رکھنے والے
771	تیراندازی کی ترغیب دلانے		جہادیں دوسرے کے جانور کومار نا
٣٣٢	برجھے ۔ (مثق کرنے کے لیے) کھیانا	1	سخت سر کش جانوراور نر گھوڑے کی سواری کرنا
٣٣٣	<b>ڈھال کابیان</b>	•	(غنیت کے مال سے ) گھوڑے کا حصہ
rro	ایک اور بیان ڈھال کے بارے میں		اگر کوئی لڑائی میں
777	تواروں کی حمائل اور تکوار کا گلے میں لٹکانا	•	جانور پرر کاب یا خر ز لگانا م
PPY	تکوار کی آرائش کرنا		کھوڑے کی تنگی پٹیے پر سوار ہونا
774	جس نے سفر میں دوپہر کے آرام	rii	ست ر فآر گھوڑے پر سوار ہونا

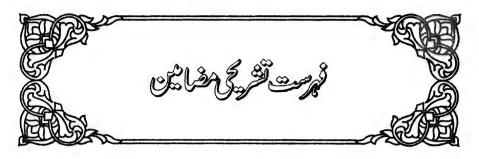
صفحہ	مضمون	صفحه	مضمون
<b>72</b> A	نی نی شادی ہونے کے	<b>rr</b> 2	خور پېنټا
۳۷۸	خون اور دہشت کے وقت		م کسی کی موت پراس کے ہتھیار وغیرہ
21	خوف کے موقع پر	٣٣٩	دوپہر کے وقت در ختوں کا
<b>7</b> 29	كى كواجر شەد ب كر	٣٣٩	بمالوں(نیزوں)کابیان
۳۸۱	جو شخص مز دوری لے کر جہاد	اماط	آتخضرت عَلِينَةَ كالرَّائي مِين زره پېننا
۳۸۲	آنخفرت علی کے حمندے کابیان	1	سفر میں اور لڑائی میں چغہ پہننے کا بیان
٣٨٣	ا یک ار شاد نبوی	1	الوائي مي <i>س حرير يعنى</i>
710	سغر جہاد میں توشہ ساتھ ر کھنا	444	چھری کا استعال کرناور ست ہے
211	توشه اپنے کندھوں پر	1	نساری سے لڑنے کی فضیلت کابیان
244	عورت کااپنے بھائی کے بیچھے	1	یمود یوں سے لڑائی ہونے کابیان
۳۸۹	جہادادر حج کے سفر میں	1	تر کوں سے جنگ کابیان م
۳۸۹	ایک گدھے پردو آدمیوں		ان لوگوں ہے اثر ائی کابیان جو
r <sup>2</sup> 91	جور کاب پکڑ کر کسی کوسواری پر چراهادے	1	ہار جانے کے بعد
1791	معحف یعنی لکھاہوا قر آن شریف لے کر دشمن کے	•	مشر کین کے لئے فکست
٣٩٢	جنگ کے وقت نعرو تکبیر بلند کرنا	•	مسلمان اہل کتاب کو دین کی بات ہلائے
797	بہت چلا کر تحبیر کہنامنع ہے		مشر کین کادل ملانے کے لئے
٣٩٣	کی نشیب کی جگه میں اُڑتے وقت		یبودادر نصاریٰ کو کیونکرد عوت دی جائے
mar	جببلندی پرچ هے		نی کریم بیلینهٔ کاغیر مسلموں کواسلام کی طرف دعوت دینا ریم
790	مبافر کواس عبادت کا	1	لزائی کامقام چھپانا
794	اکیلے سنر کرنا		ظہر کی نماز کے بعد سفر کرنا سر میں میں میں
792	سفر میں تیز چانا		مہینہ کے آخری دنوں میں سفر کرنا
794	اگراللہ کی راویس سواری کے لئے		رمضان کے مبینے میں سفر کرنا
1799	مال باپ کی اجازت لے کر جہادش جانا	1	سفر شروع کرتے وقت مسافر کور خصت کرنا
799	او مثول کی گردن میں مھنٹی سے مخصر میں میں میں اور		امام کی اطاعت کرتا
P***	ایک فخض ا پنانام مجاہدین		امام کے ساتھ ہو کر گڑٹا اور ڈ
P+1	جاموی کابیان • مدی کا در از		لزائی ہے نہ بھا گئے پر مرد مرد مرکز میں مرکز اس مرکز
4.4	تیدیوں کو کپڑے بہتانا معرض مندر		باد شاه اسلامی کی اطاعت لوگوں پر واجب ہے نب بر متالف
4.4	ال فخص كي فغيلت		1
r+0	قيديوں كوز نجيروں ميں باندھنا	724	اگر کوئی جہادیش سے لوٹن

			CALL CONTRACTOR OF THE PARTY OF
صنحه	مضمون	صنحه	مضمون
مسم			يېوديانصاري مسلمان جو جائيس
4	0 00		اگر کافروں پر رات کو حجما پیماریں
22		1	_
rra			جنگ میں عور توں کا قتل کرنا
46.	رسول كريم المفتحة كايبود سے يوں فرمانا		اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کوعذاب نہ کرنا
44.	اگر پچھ لوگ جودارالحرب بين		سور <sub>ا</sub> محم <sup>م</sup> کی ایک آیت شریفه
444	ظیفداسلام کی طرف سے مردم شاری کرانا	41.	اگر کوئی مسلمان کافر کی قید میں ہو
W W W	الله تعالى تم مي اپندين كي مدد	1410	اگر کوئی مشرک کمی مسلمان کو
440	جو مخض ميدان جنگ ميل	۲۱۳	(حربی کافروں کے ) گھروں اور ہاغوں
مس	مدد کے لیے فوج روانہ کرنا		(حربی)مشرک سور هاهو تو
444	جس نے دشمن پر فتح پائی		و مثمن سے ثمر بھیٹر ہونے کی آرزونہ کرنا ریس
LLA	سفر میں اور جہاد میں مال غنیمت		اٹرائی مرو فریب کانام ہے م
۳۳۷	کی مسلمان کامال مریم مسلمان کامال		جنگ میں جھوٹ بولنا
۳۳۸	فارس یااور کسی مجمی زبان میں بولنا نبت جنہ تعق		جنگ میں حربی کا فر کواچا تک دھوکے ہے میں کمیں میں میں اور ان کا فرکواچا تک دھوکے ہے
۳ <b>۵</b> ۰	ال غنیت میں ہے تقتیم		اگر کسی ف ادیا مرید میشد.
rar	مال غنیت کے اونٹ ادیس و شنو ہے		جنگ میں شعر پڑھتا
۳۵۳	فغ کی خوشخبر کادینا نشد نشد نسب		جو گھوڑے پرامچھی طرح نہ جم
202	خوش خبر ی دینے والے کوانعام دینا دیسر سر		بوریاجلا کرز خم کی د واکر نا میم مدر چنگ به بروین
۳۵۳	فی کمہ کے بعد دہاں ہے جمرت		جنگ میں جھگڑااور اختلاف
ran	ذى يامىلمان مور تول		آگررات کے وقت دشمن شری سری از میں
207	غازیوں کے استقبال کو جانا		دشن کود ک <b>ی</b> کربلند آواز ہے
۳۵۸	جہادے والی ہوتے ہوئے کیا کم میں ایس نفا میں	772	حملہ کرتے وقت یوں کہناا چھا ایم بروز ام سے میں میں اور
P40	سفر سے واپسی پر نفل نماز نف		آگر کافرلوگ ایک سلمان قیدی کو قتل کرنا
וצאו	مافرجب سنر سے لوٹ کر		
	كتاب فرض الخمس	~rq	ایے تین قید کرادینا مسلمان قیدیوں کو آزاد کرانا
		447 444	مشمان میدیون تو اراد ترانا مشر کین سے فدیہ لینا
מציח	ا ممس کے فرض ہونے کابیان اما غفیہ میں انجاب میں د	1	
~4.	ا مال غنیمت میں ہے پانچواں حصہ اداکرنا ان کی مرسکانٹوک میں میں میں میں مصطور		آگر حربی کا فر مسلمانوں کے ذی کا فروں کو بیجانے کے لیے لڑنا
461	نی کریم ملاقعه کی وفات کے بعد ازواج مطبیرات	17 6	و ١٥ ١ و ١٥ و و و و و و و و و و و و و و

(12) SHOW (	فهرست مضامين

۱ الراس کی در اس کے اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ الل				
۱۳ کار کی گور کے مقابل کی دروست کے مقابل کی دروست کی کہ مقابل کی کہ کہ مقابل کی کہ کہ مقابل کی کہ مقابل کی کہ کہ کہ کہ کہ کہ مقابل کی کہ	صفحہ	مضموان	صنح	مضمون
۱ الربات کو دل کر کر نیست کا پانچ ال حسس الربات کو نسبت الرک کو ن نے کسی جواد کر دیا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	ora		1	
۱ ۱۸۳۱ می ای از کردیا است از کردیا کی از کردیا کردی	٥٣٠	شر کول سے مال دغیرہ پر صلح کر تا	1420	
۱۳۳۵ کی کریم میلیگانی کا بر زباز کے لیے فیمت کیال ۱۳۸۰ مید کی کروائی کیا جائے۔ ۱۳۸۶ میلی کی کروائی کیا جائے۔ ۱۳۸۶ میلی کی کوئی فیمت کا سامل کرنے کے لئے کائے۔ ۱۳۸۸ میلی کی بار سیال کرنے کے لئے کائے کائے۔ ۱۳۸۸ میلی کی بار سیال کی کروائی کیا جائے کی خوالے کے انداز کر کرائے کی گئی کے انداز کی کرائے کی گئی کے انداز کی کرائے کی گئی کہ	orr			اس بات کی دلیل که غنیمت کاپانچ ال حصد
ال فقیم ان او گول کو لیے گا۔  ۱ کا کو کی فیم ان ان او کو لیے گا۔  ۱ کا کو کی فیم ان ان کو کو کے گا۔  ۱ کا کا کر کم مطابقہ کے برو کر کے گا۔  ۱ کا کا کر کم مطابقہ کے برو کر بیٹے کا کہ کے برو کہ کہ کا کہ	٥٣٢	i	1	سور وانغال میں ایک آیت غنیمت کے متعلق
۱۹۳۵ معلی است می است	٥٣٣	•	1	بی کریم علی کار فرماناکہ تمبارے لیے ننیمت کے ال
المناف المسلون على المناف ال	محد		1	مال غنيمت النالو كول كوسط كا
اس کور کی می الله اور بو نفیر کی جا کداو  ۱۹۹۰ من کور کی می کا کور کی کا شول کو کا شول کی کا شول کو کا شول کو کا شول کور کی کا کور کور کا کور کا کور کا کور کور کا کور کا کور کور کور کور کا کور	مسم		1	
الله الم كى فحض كو الله الم كى فحض كو الله الم كى فحض كو الم الم كى فحض كو الم الم كى فحض كو الم الم الم فحض كو الم الم الم الم فحض كو الم الم الم الم فحض كو الم	٥٣٨		1	
اگرام کی مخص کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	059		•	نی کریم میلی نے بنو قریظہ اور بنو نضیر کی جا کداد
ال بات کا و بیل کہ پانچواں حصہ سلمانوں کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	٥٣٠		1	الله پاک نے مجاہدین کرام کو
اس کی دلیل کہ قمس میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	ari	وغابازی کرنے والے پر گناہ	١٩٩٣	' '
اس کی دلیل کہ تمسیل میں میں است مور کو روم کی آبت کی تخر ت کے است میں میں است مور کو روم کی آبت کی تخر ت کی تخر ت کی تخر ت کی تخر کے است مور کا بیان موسیل کے چم پر جو سامان ہو دست کے این است کے کہ چر پر سسان ہو دست کے این میں کہ جب ایک تہارا است کے ماکم است کے ماکم ہو جائے سے مسلم ہو جائے سے است کے دردازدن کا بیان میں کہ جب ایک تہارا است کے ماکم ہو جائے سے است کے دردازدن کا بیان میں کہ جب ایک تہارا است کے ماکم ہو جائے سے است کے دردازدن کا بیان میں کہ جب ایک تہارا است کے ماکم ہو جائے سے است کے دردازدن کا بیان میں کہ جب ایک تہارا است کے ماکم ہو جائے سے است کے دردازدن کا بیان میں کہ جب کے کئی ہو جائے سے است کا خری کا بیان میں کو عز ہی کا بیان میں کو عز ہی کا بیان میں کو عز ہی کہ کی ہو جائے سے است کا خری کا بیان میں کو عز ہی کہ کی ہو جائے سے است کا خری کا بیان میں ہو جائے سے دی کا کر کون حق کی ہو ہو ہے کے ملک سے دی خری کا بیان میں ہو جائے سے دی کون کی کا بیان میں ہو تو کے ملک سے دی کا کر کون حق کی ہو ہو ہو کے ملک سے دی کون کی کا بیان میں ہو تو کر خرائوں کے سے دی کون کی کا خرائی کی تغیر ہو گر کے در دائوں کے سے دی کون کی کر خرائی کی تغیر ہو گر کے دائوں کے سے دی کون کی کر خرائی کی تغیر ہو گر کے دائوں کے سے دی کر دائوں کے دی کر دائوں کر دائوں کے دی کر دائوں کے دی کر دائوں کر دائوں کے دی کر دائوں کر دائوں کر دائوں کے دی کر دائوں کر دائوں کر دائوں کر دائوں کے		المناه المناه	44	
متول کے جمم پر جوسامان ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔				
الف تلوب آل کے اللہ تلوب آل ک	٥٣٣	سور وُروم کی آیت کی تشر تح	۵+۱	
اکر کھانے کی چزیں۔۔۔۔۔۔  اکر کھانے کی چزیں۔۔۔۔۔  اکر کہتی کے ماکم سے مسلح ہوجائے۔۔۔۔۔  اکر کہتی کے ماکم سے مسلح ہوجائے۔۔۔۔۔  اکر کہتی کے ماکم سے مسلح ہوجائے۔۔۔۔۔۔  اکر کہتی کے ماکم سے مسلح ہوجائے۔۔۔۔۔۔  اکر کھانے کی کو کو کہ کی کے کہ کہ کی کے کہ	۵۳۸	سات زمینول کابیان	5+F	•
ممان مور تیں اگر سے البحزیہ و الموادعه مارہ اللہ کی آیت کی تغیر الموادعه الموادعه الموادعه الموادعه الموادعه الموادعة	۵۵۰	. •		
المعروبي للهوالا المعروبي ال	۱۵۵			اگر کھانے کی چیزیں
<ul> <li>۲۰ یہ کااور کافروں ہے۔۔۔۔۔۔</li> <li>۲۰ یہ کااور کافروں ہے۔۔۔۔۔</li> <li>۲۰ یہ کااور کافروں ہے۔۔۔۔۔</li> <li>۲۰ یہ کااور کافروں کے سلم ہو جائے۔۔۔۔۔</li> <li>۲۰ یہ کے حاکم ہے سلم ہو جائے۔۔۔۔۔۔</li> <li>۲۰ یہ کے حاکم ہے سلم ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔</li> <li>۲۰ یہ کے حال ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔</li> <li>۲۰ یہ کے حال ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔</li></ul>	۵۵۵		1	
اگر بہتی کے حاکم ہے صلح ہو جائے۔۔۔۔۔۔ آ تخضرت کیا ہے نے جن کا فروں کو۔۔۔۔۔۔ آ تخضرت کیا ہے کہ کے بین کا فروں کو۔۔۔۔۔۔ آ تخضرت کیا ہے کہ کہ بین ہے۔۔۔۔۔۔ آک کا فرکو ٹا تین ارڈالنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	raa	The state of the s	1	
ا مدم المنان عور تين الروال كابيان مراك المدم المنان عور المار ال	PFG	اس مدیث کے بیان میں کہ جب ایک تمہاران	ماد	جزيه كااور كافرول سے
ا کففرت ملک کافر کونا حق کافر کافر کافر کافر کافر کافر کافر کافر	٥٧٧			اگر کہتی کے حاکم ہے ملح ہوجائے
المين وي كافركونا حق مار قرالن م محمد المين اوراس كي فوج كابيان م محمد المين المين اوراس كي فوج كابيان م محمد المركوب كوم ب كلك م محمد المركان المين المي	۵۸۵			آ تخضرت علی نے جن کا فروں کو
یبود یوں کو عرب کے ملک م ۲۲ جن کابیان م ۲۰۵ میلانوں سے د خاکریں ۲۰۵ مالانوں سے د خاکریں ۲۰۵ مالانوں سے د خاکریں ۲۰۵ میلانوں سے د خاکریں ۲۰۵ میلان عور تین اگر ۲۰۸ میلان عور تین اگر کابرترین میلان کابرترین میلان کین کابرترین میلان کین کابرترین میلان کین کابرترین کابرتر	244		1	
اکر کافر مسلمانوں سے دغاکریں ۔۔۔۔۔۔ وعدہ توڑنے دالوں کے ۔۔۔۔۔۔ مسلمان مور تیں اگر ۔۔۔۔۔ مسلمان مور تیں اگر ۔۔۔۔۔	۵۹۰		- 1	
وعدہ توڑنے والوں کے ملک ایک آیت قرآنی کی تغییر مسلمان عور تیں اگر مسلمان عور تیں اگر مسلمان عور تیں اگر مسلمان عور تیں اگر	4+h.		- 1	
مسلمان مور تین اگر ۵۲۸ مسلمان کابہترین مال بکریاں ہیں	4+0		- 1	_
	4.0	_	1	
مسلمان سب برابر ہیں مسلمان سب برابر ہیں جن کو حرم میں جھی مار	7+7			
	YII	پانچ بہت ہی برے جانور ہیں جن کو حرم میں بھی مار	org	مسلمان سب برابر ہیں

مغی	مضمون	منح	مضمون
4A+	سور واعراف میں طوفان سے مراد	710	اس حديث كابيان ممعى بإنى
IAF	حضرت خضراور حضرت موکٰ علیہ السلام کے واقعات		
44+	حضرت موی علیه السلام کی وفات		كتا ب الانبياء
492	الله تعالى في فرمايا موارايمان والول ك لي	412	حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش کے بیان میں
491	قارون كابيان	112	آيتواذقال ربك للملائكة كي تغير
791	ال بيان ش كه "واللي مدين اخاهم شعيبا"		روحوں کے جتمتے ہیں
491	حضرت يونس عليه السلام كابيان		حفزت نوح علیہ السلام کے بیان میں ۔
<b>44</b> ∠	الله پاک کاریه فرمانا''ان یمبودیوں ہے		سوره نوح کی آیات کی تغییر
192	الله تعالى كارشاد" اور وى بم نے داؤد عليه السلام كوز بور"	1	الياس عليه السلام پنجبر كابيان
199	حضرت داؤد عليه السلام كابيان		حضرت ادریس علیه السلام کابیان بر .
2.5	الله تعالی کاار شاد "اور ہم نے داؤد کو سلیمان		حضرت هود کاذ کر خیر
2.0	حفزت لقمان عليه السلام كابيان	1 1	یاجوج د ماجوج کامیان سریم مدر با در میر خار
4.4	اوران کے سامنے بہتی والوں کی مثال بیان کر س		ایک آیت ثریفه اللہ نے ابراہیم کواپنا خلیل بنلیا سریب سریت دیں
۲۰۲	حفزت ذكريا عليه السلام كابيان		سور ؤصافات کے ایک لفظ کی تشری <sup>خ</sup> معرب میں اور ایسان کی تشریخ
۷٠٨	حفزت عيسي اور حفزت مريم عليمالسلام كابيان پيران		حضرت ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ
۷٠٩	سور و آل عمران میں ایک آینۂ کریمہ در بیشند میں میں میں میں	l 1	حضرت اساعیل کابیان
۷٠٩	"جب فرشتوں نے کہااے مریم" دلیار کر میں میرون نے ملاسط میں میں اس میں اس میں اس کا میں میں اس کا میں کا میں کا میں کا میں کا میں کا میں ک		حضرت اسحاق بن ابراميم عليه السلام كابيان
411	الشپاک کاسور و مریم میں فرمانا" اے اہل کتاب میں غلونہ کرو"	1	حضرت يعقوب عليه السلام كابيان
217	سور ؤمریم میں ایک اور ذکر خمر حدم عبدالی سریم علم اللہ بر رہیں ہے ۔		حضرت لوط عليه السلام كانبيان رجمه ميريور الريزي
219	حضرت عیسی این مریم علیجالسلام کا آسان ہے اترنا		سور هٔ حجر بین آل لود کافه کر آنه شده مین ده در ایران ای
27.	نی امرائیل کے واقعات کا بیان این برینا سے ہر م	- (	قوم شموداور حضرت صالح عليه السلام كابيان حيث به يعتب ما سالم ايري
274	نی امرائیل کے ایک کوڑھی رصاب نے میں اور معر	i	حضرت يعقوب عليه السلام كابيان
679	امحاب کہف کے بیان میں	- 1	حفرت بوسف عليه السلام كابيان الله تعالى كا فرمان "اور ابوب كوياد كرو"
		421	الله تعالى فاخرمان "وراميوب توياد نرو حضرت موک" کابيان
		724	الله تعالى نے فرمایا" اور فرعون کے خاندان کے ایک مون
		740	الله تعالی نے ترمایا اور ترکون نے حاکدان نے ایک مون کچھ الفاظ قرآنی کی وضاحت
		720	چه انفاظ سران کا وصاحت سور وَ طله مین ذکر حضرت موکیا
		122	حورہ کا یہ اور سرت مولی حضرت موکیا سے جالیس راتوں کا دعدہ
		127	



صنحه	مضمون	صفحه	مضمون
-			
וד	لفظ"رب" کے استعال پرایک تشر تح		مشترك چيزول كي تقشيم معلق حافظ ابن حجرً كى دضاحت
71	امام بخاریٌ مجتد مطلق تھے	19	مشترک غلام کے بارے میں ایک تخریح
YP.	چېرے کی شرافت پرایک وضاحتی بیان	۲۱	ایک حدیث جوبہت سے فوائد پر مشتل ہے
ar	صفات بارى اور مسلك المحديث كابيان	rı	بعض فقهائے کو فہ کاایک تیاس باطل
AF	کچھ حلات حضرت انس بن مالک <sup>ٹ</sup>		غیر مسلموں کی شرکت میں کاروبار کرناجائز ہے
20	لفظ"ہبہ"کی وضاحت	24	ا یک حدیث پر تغمیلی تبمر و
49	'قلموه''کی حلت پر فاصلانه تبصره	۳۰	تشر ت کابت د بن اشیاء متغرقه
۸۳	ازواج مطهرات سے متعلق ایک تغصیلی بیان	۳۱	میخ نظام الدین د بلوی کاایک واقعه
۲۸	حالات حفزت مسور بن مخرمة ا	۱۳۱	صديث كى ايك قابل مطالعه تشريح
۸۸	اولاد کو پھھ ببہ کرنے کے بارے میں	٣٣	ا یک سر مامید داریبود ی کاداقعه
94	حالات حضرت حسن بن على رضى الله عنهما	٣٣	ے مر ہونہ سے نفع اٹھانے کے بارے میں
99	نام نهاد تنمر کات پرایک اشاره	74	احد آباد و معیموں ک وغیرہ کے فسادات کاذکر
1094	حضرت امام بخاري كي نظر بصيرت كابيان	۳۸	ذكر خيرامام زين العابدين دحمة الله عليه
1+14	بددین لوگ جوا پے عزیز ہوں ان کے ساتھ احسان	<b>79</b>	مغرب زده لو كول كالك خيال باطل
1+4	غیر مسلم کے ہدایا کو قبول کیا جاسکتا ہے	mr	معاندین مفریت امام بخاری پرایک اشاره
1+4	الل بدعت کی نرمت کابیان	MA	ام ولد پرایک تفعیلی بیان
1+9	غیر مسلموں کو تحا کف دے سکتے ہیں	٥٠	حفرت عبال سے متعلق ایک ارشاد نبوی
111	عمریٰ در قعیٰ کی تشریحات	۵۱	<b>خلاف مدیث رائے زنی کی ندمت</b>
111	کچه منا قب محمر ی کابیان	٥٣	وفد موازن كاايك داقعه
110	لقظ منحة کی تشر یح	00	امروجه فیلی پلانگ کی ندمت حدیث کی روشنی میں
112	بيكارزين كو آباد كرنے كى ترغيب	۵۹	الفاظ لوغذى غلام سيدوغيره كي د ضاحت

786		34	15	<b>(</b>
	 	_ /		

صفحه	مضمون	صغح	مظمون
rro	مر ض الموت کے اقرار کے بارے میں	11.	اسلام اور سیاست پرایک قابل مطالعه وضاحت
777	ذكرشهادت حضرت سعيد بن جيمر رحمة الله عليه	IFI	حادثه افك پر چنداشارك
227	حجاج قاتل کی عبرت انگیز موت پر ایک اشاره	177	حدیث ابن میادیبودی بے کے بارے میں
201	عور توں کی حیثیت پرایک اہم علمی مقالہ	112	نعدیل اور تزکیہ کے بارے میں
٣٣٣	سات مهلک گنامول کابیان	179	يدت رضاعت صرف دوسال دود هد پلانا ہے
۲۳۳	اصطلاحات حديث برايك تغصيلي تنجره	184	شہادت قاذف کے متعلق بعض الناس کی تردید
۲۳۸	حضرت عمر کاایک و تف نامه		مناہوں کی تقسیم صغیرہ اور کبیرہ میں
100	حضرت جابره كاايك ادائيكى قرضه كاواقعه		حضرت امام شافعي كى والده محترمه كاايك ذكر خير
102	اسلامی جہاد کے حقائق کے بارے میں		فضائل حضرت عائشه رصنى الله عنها
ran	لفظ جہاد کی تشر کے حافظ ابن حجر کے گفظوں میں	1	عدالت کے لئے اسلامی ہدایات
777	اسلام کااولین بحری بیره عبد عثانی میں	100	چنداسلامی قضاة کاذ کر خیر
747	لفظ سبيل كيوضاحت	109	قاضى كاغلا فيصله عندالله نافذ نهيس
777	بعض ملحدين كاجواب	141	ایک غلط خیال کی تروید
147	فضيلت خالد بن وليد		حضرت امام بخاريٌ خود مجتهد مطلق بي
rya	سر قاری محابه کی شهادت کابیان	177	محكمه امر بالمعروف ونهي عن المنكر
121	ایک قابل صدر شک شهید کاذ کر خیر		پادر بون کاایک لغواعتراض ادراس کاجواب
120	دو منقي جوعندالله بهت محبوب بين		عبدالله بن ابي منافق كابيان
14.	ایک بیجد نفیس دبلیغ کلام نبوی		صلح صفائی کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے
710	غرو و کتبوک پرچنداشارات		آيتفاسئلوا اهل الذكركامطلب؟
244	خود ساخته ورد و ظا ئف کی تروید	120	بدعات مر وجه کی پرزور تروید
719	اقسام شہادت کا بیان		مقلدین جامدین کے لئے حضرت شاہ ولی اللہ کی نصیحت
719	هبیدی وجه شمیه امام نودی کے لفظوں میں	IAA	عورت سے بیعت لینے کا طریقہ
190	جہاد فرض کفایہ ہے	195	حضرت امام بخاري علم كے دريائے بے پاياں تھے
191	جنگ خندق پر کچھ بیانات	1	اسلامی شرعی اسٹیٹ اور اجرائے حدود اللہ
۳۰۰	دور حاضرہ کے آلات جنگ پرایک اشارہ	1	طلاق کی شر طیس جو منع ہیں
m.h.	مشرک مسلمانوں پرایک اشارہ		يبودايك بوفا قوم
۳۰۵	خوست کے متعلق ایک تف <mark>عی</mark> ل بیان	1	اساءالحنى پرايك اشاره
<b>P</b> 11	قابل توجه علامه امام ومشائخ عظام		وقف کے متعلق کچھ تفصیلات
rir	ریس کی دوڑ میں حصہ لینا جائز نہیں ہے	rr•	حضرت سعد بن الي و قاص رضى الله عنه كے بارے ميں

منحه	مضمون	منح	مضمون
rrr	حدیث معاذ کے فوائد کابیان	riz	مىلمانوں كى ادلين بحرى جنگ كاذ كر خير
rra	حادثه جنك احد كاميان	۳19	زنده قومول کی مستورات پرایک اشاره
اسم	حصرت خبيب كاواقعه شهادت	mrq	نیک ضعیف لوگول سے دعاکر اٹاسعادت ہے
444	شيعوں كااكي غلط بات كى ترديد		اولاداطيس برايك تغصيلى اشاره
444	مشر کین سے فدید کی عمومیت		آيت شريفه اعدوالهم ما استطعتم كي تغير
400	ذمیوں کے حقوق کا بیان		اسلام سابراندزند كى كالمعلم ب
۲۳۹	واقعه قرطاس برايك تفصيل	٣٣٣	مساجد کوبطور مرکز لحست قراد دینا
44.	ا بن میاد کاذ کر	٣٣٣	د ندان مبارک کو صدمه پنچانځوالامر دود
اس	كمه شريف من جائداد نبوى كابيان		فنون حرب میں مہارت پیدا کرنے کی ترغیب
444	غريبوں كوبهر حال مقدم ركھنا	٣٣٨	ا یک دستور جا بلیت کی بیج کنی
~~~	عجابدين كى فبرست تيار كرنا	۲۳۲	تاتار يوں كا قبول اسلام كيو تحر موا
Lec	ا كيد مجامد كادوز خي مونا		زک قوم کے بارے میں بطارت نیوی
49.	فارس کی وجه تشمیه		کسرٹی کی جابی کا بیان
rot	مال غنیمت کی چوری کی سرز اکابیان		احوال حفزت امام مالك "
200	ہجرت کے مطالب کابیان		دومر ودو ڈاکوؤں کا پیان
207	بوقت ضرورت خاص عورت کی جامه تلاشی		ندمت تتليدجا د
1.07	محابة ك بارك مين الل سنت كاعقيده		حقیق امام کے اوصاف
444	بدعت والل بدعت سے سخت نفرت کرنا	421	لفظ بيعت كي هختيق
۳۲۳	ا يك الهم ترين مقدمه كابيان		ا كِ عظيم اسلامي تاريخي واقعه
arn	فد ک وغیره کابیان		تظيد جامد پرايك اور تبعره
PY9	وراثت نبوی سے متعلق ایک مفصل حدیث		نوحات اسلامی کے لئے بشارات
424	حضرت على رضي الله عند ك وصى مون كى ترديد		معرات کاوجو پر حق ہے
~20	قرن الشيطان كي تغيير	۳۹۳	نعر ؤرسالت د غیر و کی تر دید
424	مهر نبوی کابیان		نعوميات امت محرب
421	حفرت علی کے لئے ایک فہمائش رسالت	10-1	معرت حاطب كالطبنام مشركين كمه
۳۸۲	کنیت ابوالقاسم کے بارے میں	4.4	زغيب تبليغ كابيان
۳۸۳	رائے اور قیاس کی ندمت کابیان		فرقد مهائيه پرايک نشاعدی
۳۸۵	كرى وقيمرك بارے يىل چيش كوئى	ساس	ابورافع يبودي كے محل كاواقعه
44	پادر یوں کا کیے خیال باطل	۳۱۸	کعب بن اشرف بہودی کے ممل کاواقعہ

فهرست مضامين	DECK 0 (17)

مغی	مضمون	صغح	مضمون
41m	غلط ترجح كانمونه	m9+	عجامدين كوجو بركات حاصل موئيس ان كابيان
YIY	كتاب الانبياء كاآغاز		حضرت زبير بن العوام رضى الله عنه كاتذكره
712	لفظانبياه كي تحقيق	۵۲۰	حكست جهاد كالتفصيلي بيان
AIF	چندالفاظ قرآنی کی تشریح		سب چيزي حادث اور مخلوق بين
44.	حضرت آدمٌ كاحليه		انبياء كرام كاايك متفقه عقيده
777	آگ نگلنے کی پیشگوئی	۵۳۸	الله کی رحت اس کے غضب پر غالب ہے
410	د عوت انبیاء کابیان 		عربول کی ایک جہالت کابیان
450	ا یک تقیین جرم کابیان		منكرين حديث كوجوابات
474	روحیس غالم از ل میں		ہوا بھی اللہ کی ایک مخلوق ہے
727	قوم یا جوج ماجوج کے کچھ حالات		فرشخة اجسام لطيفه بين
וחץ	وفات نبوی کے بعد کچھ مر تدلوگوں کا بیان		واقعه معراج کی کچھ تغصیلات
ארו	بزرگان دین کے متعلق جھوٹے قصے	1	قرات سبعه پرایک اشاره
444	منکرین عدیث کے ایک اعتراض کاجواب		فرشتوں کاوجود برحق ہے
4mm	حفرت ابراہیم کا ختنہ کرنا	1	ج <sub>ب</sub> ری نماز دن میں آمین بالجبر کا بیان -
717	کذبات ابراہیمی کی تشر ت <sup>ح</sup> پر	1	تصویر سازی پرایک حدیث
772	گر گٹ نامی زہر یلیے جانور کا بیان م		واقعه طا نف کابیان
444	چشمنه زمزم کاظهور	,	شب معراج میں دیدارالہی کا بیان
102	حفزت ہاجرہ کا کچھ ذکر خیر		جنت اب موجود ہے معتز لہ کی تر دید منصد
AGE	مئرين حديث وتغمير كعبه وبيت المقدس	1	جئتی نعمتوں کا وجود پر حق ہے س
ודר	ورودے کیام ادہے		منکرین حدیث کی تردید
777	حفرت ابراہیم کے ایک سوال کی تشریح	i	دوزخ میں ایک بے عمل واعظ کاحال
OFF .	حفرت لوط علیہ السلام کے ایک قول کی تشریح	1	شیطان کاوجو د بر حق ہے
CFF	کچھ الفاظ قر آنی کی تشریح	1	ا جادو برحق ہے صد
44.	محد ثین کرام کی ایک خونی کابیان		صبح سوریے کھڑ اہو نا ن
720	حفرت موی بر کچھ تفصلات	1	وساوس شیطانی کامیان متر
IAF	فرعونیوں پرعذابات کی تفصیل دیرین	1	مختلف حر کات شیطان کابیان نیم سر سرکات
YAY	حضرت خفر کی تغصیلات	1	نىنىيەت كلمە توحىد نىرىسى كىرىسى
191	حضرت مولي اور ملك الموت كاا يك داقعه	1	نیچر یوں اور د هر یوں کی تر دید میں تنظیۃ
795	خواتین جن کو کامل کہا گیاہے	YII	دو صديثول مين تطيق

-			
صفحه	مضمون	صفحه	مخمون
		490	حضرت يونس ذوالنون كيول كها كميا
		192	فقهاء كى ايك كتاب الحيل كابيان ·
		APF	حفرت داؤدٌ كاا يك معجزه
		4.1	حضرت داؤد کے نام پرایک جھوٹا قصہ
		4.4	ایک آیت کی تغییر
		۷٠٨	حضرت عیسیؓ کے گاؤں ناصرہ کابیان
		217	جالت شیر خوارگی میں بولنے والے بچ
		217	المجيل ميس بشارت محمرى كابيان
		<b>419</b>	پچھ مرتدین کاذ کر
		44.	عقیدہ نزول عیسیٰ امت کا جماعی عقیدہ ہے
		277	آج کے جمہوری دور پرایک اشارہ
		222	مسلمانوں کے موجودہ انتثار پرایک آنسو
	ĺ	225	اذان کی خوبیاں
		274	مہندی کے خضاب کابیان
		279	فطرت انسانی پرایک اشاره
l			

# بِيِّهُ إِللَّهُ الْجَيْزِ الْجَهِيْزِ

### وسوال بإره

# ٥- بَابُ تَقْوِيمِ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكاء بَقِيْمَةِ عَدْلَ

# باب مشترک چیزوں کی انصاف کے ساتھ ٹھیک قیمت لگا کر اسے شریکوں میں بانٹنا

باب کے ذیل حافظ صاحب فرماتے ہیں قال ابن بطال لا خلاف بین العلماء ان قسمة العروض و سائر الامتعة بعد التقویم جائز وانما اختلفوا فی قسمتها بغیر تقویم فاجازه الاکثر اذاکان علی سبیل التراضی النخ (فتح الباری) یعنی جملہ سامان و اسباب کاجب ٹھیک طور پر اندازه کرلیا جا۔ ئواس کی تقسیم جملہ علماء کے نزدیک جائز ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ہاں بغیراندازہ کئے تقسیم میں اختلاف ہے۔ جب باہمی طور پر کسی کواعتراض نہ جواور سب راضی ہوں تو اکثر کے نزدیک ہیں بھی جائز ہے۔

کتاب الشرکتہ کے اس باب سے یہ دسوال پارہ شروع ہو رہاہے جس میں شرکت سے متعلق بقایا مسائل بیان کئے جارہے ہیں۔ دعاہے کہ اللہ پاک قلم کولغزش سے بچائے اور خیریت کے ساتھ اس پارے کی بھی پنجیل کرائے آمین۔

٢٤٩١ – حَدُّنَنَا عِمْرَالُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدُّنَنَا عِمْرَالُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدُّنَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدُّنَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابنِ عَمْرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ اللهِ عَمْرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ قَالَ نَصْدِبًا – وَكَانَ لَهُ مَا يِبلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيْمَةِ الْعَدُلِ قَالَ نَصْدِبًا – وَكَانَ لَهُ مَا يِبلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيْمَةِ الْعَدُلِ قَالَ نَصْدِبًا – وَكَانَ لَهُ مَا يِبلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدُلِ قَالَ نَصْدِبًا – وَكَانَ لَهُ مَا يِبلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمًةِ الْعَدُلِ قَلْمَ عَتَى مَنْهُ مَا عَتَقَى )) قُولٌ مِنْ نَافِعِ ، أَدْرِي قَوْلُهُ مِنْ نَافِعٍ ، أَدْرِي قَوْلُهُ مِنْ نَافِعٍ ، أَدْرِي قَوْلُهُ مِنْ نَافِعٍ ، أَدْرِي قَوْلُهُ مِنْ النّبِي اللّهِ عَنِ النّبِي اللهِ عَنِ النّبِي اللهِ عَنِ النّبِي اللهِ عَنْ النّبِي اللهِ عَنْ النّبِي اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ الله

(۲۲۹۱) ہم سے عمران بن میسرہ ابوالحن بھری نے بیان کیا کہ ہم سے عمران بن میسرہ ابوالحن بھری نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوارث بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابوب شختیانی نے کہ رسول کما ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر شکھا نے کہ رسول کریم ساتھ نے فرمایا جو شخص مشترک (ساجھ کے) غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے اور اس کے پاس سازے غلام کی قیمت کے موافق مال ہوتو وہ پورا آزاد ہو جائے گا۔ اگر اتنامال نہ ہو تو بس جتنا حصہ اس کا تھا اتنابی آزاد ہوا۔ ابوب نے کما کہ یہ مجھے معلوم نہیں کہ روایت کا یہ آخری حصہ "غلام کاوبی حصہ آزاد ہو گاجو اس نے آزاد کیا ہے"۔ یہ نافع کا اپنا قول ہے یا نبی کریم ساتھ کے کی حدیث میں داخل ہے۔

یعنی سارے غلام کی غلامی کی حالت میں قیت لگائیں گے بینی جو حصہ آزاد ہوا اگر وہ بھی آزاد نہ ہوتا تو اس کی قیمت کیا کیسینے ہوتی اگر اتنا مال نہ ہو تو بس جتنا حصہ اس کا تھا اتنا ہی آزاد ہوا۔

مینی نے اس مسلم میں چودہ ندجب بیان کے ہیں۔ لیکن امام احمد اور شافعی اور اسحاق نے اس صدیث کے موافق محم دیا ہے اور

حضرت امام ابو صنیفہ کہتے ہیں کہ ایس صورت میں دو سرے شریک کو اختیار رہے گا خواہ اپنا حصہ بھی آزاد کر دے خواہ غلام ہے محنت سشقت کرا کر اپنے حصہ کے دام وصول کرے خواہ اگر آزاد کرنے والا مال دار ہو تو اپنے حصے کی قیمت اس سے بھر لے۔ پہلی اور دوسری صورت میں صورت میں صورت میں غلام کا ترکہ دونوں کو ملے گا اور تیسری صورت میں صرف آزاد کرنے والے کو۔ باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے کہ غلام کی ٹھیک ٹھیک قیمت لگا کر اس کے جملہ مالکوں پر اسے تقسیم کر دیا جائے۔

7897 حَدُّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي الْخَبْرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةً عَنِ النَّصْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ نَهِيْكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهَ عَنْ عَنْ النّبِيِّ اللهِ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شَهِيْصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلاصُهُ فِي مَنْقُوقُ مَالِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوْمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةً عَدْل، نُمُ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوق عَلَيْهِ مَشْقُوق عَلَيْهِ ).

(۲۳۹۲) ہم ہے بشر بن محمہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن ابی عروبہ نے خبر دی 'انہیں قادہ نے 'انہیں نفر بن انس نفر بن انس نے 'انہیں بشیر بن نہیک نے اور انہیں ابو ہریہ بنائی نے نے کہ نبی کریم اٹھ کیا نے فرمایا جو مخص مشترک غلام میں ہے اپنا کھی ہے آزاد کر دے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری آزادی دلا دے۔ لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو انساف کے ساتھ غلام کی قیمت نود کما کرادا کر لے۔ انسی خاری کی کوشش میں وہ باتی حصہ کی قیمت خود کما کرادا کر لے۔ لیکن غلام پر اس کے لئے کوئی دباؤنہ ڈالا جائے۔

[أطرافه في: ٢٥٠٤، ٢٥٢٦، ٢٥٢٧].

### باب تقسیم میں قرعہ ڈال کر ھے کرلینا

(۲۲۹۳) ہم سے ابو تعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہ ہم سے زکریا نے کہ کما کہ ہم سے زکریا نے کہ کما میں نظیم نے عامر بن شعبہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نعمان بن بشیر بھاڑ ہے سنا کہ نبی کریم طرفیا اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اس میں گھس جانے والے (یعنی خلاف کرنے والے) کی مثال ایسے لوگوں کی ہی ہے جنہوں نے ایک کشتی کے سلسلے میں قرعہ ڈالا۔ جس کے متیجہ میں بعض لوگوں کو کشتی کے اوپر کا حصہ ملا

# ٣- بَابُ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ؟ وَالاسْتِهَامِ فِيْهِ

٧٤٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدُّثَنَا زَكُرِيَّاءُ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ اللهِ مَنْهُمَا ثَنِ اللهِ قَالَ: ((مَثَلُ الْقَائِمِ عَنْهُمَا عَنِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَومٍ عَلَى حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَومٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِيْنَةٍ فَأَصَابَ بَعضَهُمْ

اور بعض کو نیجے کا۔ پس جو لوگ نیچے والے تھے 'انسیں (دریا سے) یانی أَعْلاَهَا وَبَهْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقُوا مِنَ الْمَاء مَرُّوا عَلَى لینے کے لئے اور والوں کے اور سے گزرنابرتا۔ انہوں نے سوچاکہ کیوں نہ ہم اینے ہی حصہ میں ایک سوراخ کرلیں۔ تاکہ اوپر والوں کو مَنْ فَوقَهُم، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيْبنَا مم كوكى تكليف نه دين - اب اگر اوير والے بھى ينج والوں كومن مانى خَوْقًا وَلَمُ نُؤْذِ مَن فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ كرنے ديں كے توكشي والے تمام بلاك ہو جائيں كے اور اگر اوپر وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيْعًا، وَإِنْ أَخَذُوا والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑلیں توبیہ خود بھی بچیں گے اور ساری کشتی عَلَى أَيْدِيْهِمْ نَجُوا وَنَجُوا جَمِيْقًا)). بھی نیج جائے گی۔

رطرفه في: ٢٦٨٦].

آ ۔ لیسٹے میرا اس حدیث میں جہاز کشتی میں جگہ حاصل کرنے کے لئے قرعہ اندازی کا ذکر کیا گیا۔ اس سے مقصود باب ثابت ہوا ہے۔ یوں یہ حدیث بہت سے فوائد پر مشمل ہے۔ خاص طور پر نیکی کا تھم کرنا اور برائی سے روکناکیوں ضروری ہے؟ ای سوال پر اس میں روشنی ڈالی گئی ہے کہ دنیا کی مثال ایک کشتی کی ہی ہے۔ جس میں سوار ہونے والے افراد میں سے ایک فرد کی غلطی جو کشتی ے متعلق ہو سارے افراد ہی کو لے ڈوب سکتی ہے۔ قرآن مجید میں میں مضمون اس طور پر بیان ہوا۔ ﴿ وَاتَّفُوا فِنْنَهُ لاَ نُصِبْبُنَّ الَّذِينَ ظَلَفُوا مِنْكُمْ خَآصَةً ﴾ (الانفال: ٢٥) يعني فتنه سے بيخ كى كوشش كرو جو اگر وقوع ميں آگيا تو وہ خاص ظالموں عى ير نهيں يزيگا بلكه ان کے ساتھ بہت سے بے گناہ بھی ہی جائیں گے۔ جیسے حدیث بذا میں بطور مثال نیجے والوں کا ذکر کیا گیا کہ اگر اوپر والے نیجے والوں کو کشتی کے پنیے سوراخ کرنے سے نہیں روکیں گے تو نتیجہ یہ کہ پنج والا حصہ پانی سے بھرجائے گا۔ اور پنج والول کے ساتھ اوپر والے بھی ڈو بیں گے۔

ارشاد باري تعالى ب ﴿ وَلْنَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْحَيْرِ وَيَامْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكُر ﴾ (آل عمران: ١٠٣) يعني اے مسلمانو! تم میں سے ایک جماعت ایس مقرر ہونی چاہئے جو لوگوں کو بھلائی کا تھم کرتی رہے اور برائیوں سے روکتی رہے۔ آیت بذا کی بنا پر جملہ اہل اسلام پر فرض ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن النکر کے لئے ایک جماعت خاص مقرر کرس۔

الحديثار حكومت سعوديد ميں يد محكمه اى نام سے قائم ہے اور پورى مملكت ميں اس كى شاخيس ہيں جو يد فرض انجام دے ربى - ہیں۔ ضرورت ہے کہ اجماعی طور پر ہر جگہ مسلمان ایسے ادارے قائم کر کے عوام کی فلاح و بہود کاکام انجام دیا کریں۔

خلاصہ بیا کہ تقتیم کے کئے قرعہ اندازی ایک بھرین طریقہ ہے جس میں شرکاء میں سے کی کو بھی انکار کی مخبائش نہیں رہ سكتي- علامه قسطلاني فرمات جبر - ومطابقة الحديث للترجمة غير خفية وفيه وجوب الصبر على اذى الجار اذا خشي وقوع ما هوا شد ضررا وانه ليس لصاحب السفل أن يحدث على صاحب العلو ما يضربه وانه أن أحدث عليه ضرر الزمه أصلاحه وأن لصاحب العلو منعه من الضرر وفيه جواز قسمة العقار المتفاوت بالقرعة قال ابن بطال والعلماء متفقون على القول بالقرعة الا الكوفيين فانهم قالوا لا معني لها لانھا تشبه الازلام التي نھي الله عنھا (قسطلاني) حديث كي باب سے مطابقت ظاہر ہے اور اس سے يروى كى تكليف ير صبر كرنا ابطور وجوب ثابت ہوا۔ جب عدم صبر کی صورت میں اس سے بھی کی بری معیبت کے آنے کا خطرہ ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ینچے والے کے لئے جائز نہیں کہ اوپر والے کے لئے کوئی ضرر کا کام کرے۔ اگر وہ ایساکر بیٹھے تو اس کو اس کی درنتگی واجب ہے اور اوپر والے کو حق ہے کہ وہ ایسے ضرر کے کام ہے اس کو روکے اور سامان و اسباب متفرقہ کا قرعہ اندازی ہے تقتیم کرنا بھی ثابت ہوا۔ ابن بطال نے کما علماء کا قرعہ کے جوازیر اتفاق ہے سوائے اہل کوفہ کے۔ وہ کہتے ہیں کہ قرعہ اندازی ان تیروں کے مشابہ ہی ہے جو کفار مکہ بطور فال نکلا کرتے تھے۔ اس لئے یہ جائز نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے ازلام سے منع کیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اہل کوفہ کا یہ قیاس باطل ہے۔

### 

اتفقوا على انه لا تجوز المشاركة في مال اليتيم الا ان كان لليتيم في ذلك مصلحة راجحة (فتح) ليني اس پر اتفاق ب كه يتيم ك مال مين شركت كرنا جائز نمين بإل اگريتيم كے مفاد كے لئے كوئى مصلحت رائح ہو تو جائز بـ الله نے فرمايا ب كه جو لوگ ظلم سے يتيموں كامال كھا جاتے بين وہ اپنے پيٹ مين دوزخ كى آگ كھا رہے بين الغذا محالمہ بهت بى نازك ہے۔

(۲۲۹۳) م سے عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اولی نے بیان کیا انہوں نے کماہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے کما کہ ہم ے صالح نے 'ان سے ابن شاب نے بیان کیا 'کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خروی اور انہوں نے حفرت عائشہ ری اید سے بوچھا تھا (دوسری سند) اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا' ان سے ابن شاب نے 'انسیں عروہ بن زبیرنے خبردی کہ انہوں نے عائشہ رضی الله عنها ہے (سورہ نساء میں) اس آیت کو بوچھا''اگر تم کو بتیموں میں انساف نه کرنے کا ڈر ہو تو جو عور تیں پند آئیں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لاؤ" انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس میتم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی (محافظ رشتہ دار جیسے چپیرا بھائی چھو پھی زادیا ماموں زاد بھائی) کی پرورش میں ہواور ترکے کے مال میں اس کی ساجھی ہو اور وہ اس کی مالداری اور خوبصورتی پر فریفتہ ہو کراس سے نکاح کرلینا چاہے لیکن بورا مرانصاف سے جتنا اس کو اور جگہ ملتاوہ نہ دے او اے اس سے منع کر دیا گیا کہ الی میتم لڑکوں سے نکاح کرے۔ البتہ اگر ان کے ساتھ ان کے ولی انصاف کر سکیس اور ان کی حب حیثیت بهتر ہے بہتر طرز عمل مبرکے بارے میں اختیار کریں (تو اس صورت میں نکاح کرنے کی اجازت ہے) اور ان سے یہ بھی کہہ دیا گیا کہ ان کے سواجو بھی عورت انہیں پیند ہو ان سے وہ نکاح کر كتے ہیں۔ عروہ بن زبيرنے كها كه عائشه رضى الله عنهانے بتلايا۔ پھر لوگوں نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد (الی اڑ کیول سے نکاح کی اجازت کے بارے میں) مسکلہ یو چھاتو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل

٢٤٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْفَامِرِيّ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَفْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرُوزَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابِ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ قُولَ اللهِ تَعَالَى: ﴿ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تَقْسُطُوا - إلى قوله - وَرُبَاعَ ﴾ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيُّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ، فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوُّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطُ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيْهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلاَّ أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبِلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنِّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاق، وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النَّسَاء سِوَاهُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَانِشَةَ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النَّسَاء - إِلَى قُولِهِ - وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾، وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهَ أَنَّهُ يُتَّلَى

عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الآيَةُ الأُولَى الَّتِي قَالَ فِيْهَا: ﴿ وَإِنْ خِفْتُم أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَأَنكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النَّسَاءَ ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ : وَقُولُ اللهِ فِي الآيةِ الأُخْرَى: ﴿وَتَرْغَبُونَ تَنْكِحُوهُنْ﴾ يَعْنِيْ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيْمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِيْنَ تَكُونُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا ما رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النَّسَاء إلا بالْقِسْطِ مِنْ أَجْل رَغْبَتِهمْ عَنْهُنِّ)).

[أطرافه في : ٢٧٦٣، ٤٥٧٤، ٤٥٧٤، ٠٠٠٩٨ ،٥٠٩٢ ،٥٠٦٤ ،٤٦٠٠ 1710, 1710, .310, 05957.

### ٨- بَابُ الشَّركَةِ فِي الأَرَضينَ وغيرها

٢٤٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبِرَنَا مَفْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّلَّمِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللللَّمِي الللَّهِ اللَّالِي اللَّا اللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطرُقُ فَلاَ شُفْعَةً)).[راجع: ٢٢١٣]

٩- بأَبُ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ أوْ غَيْرَها فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلاَ شُفْعَةٌ

کی "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں سے لوگ سوال کرتے ہں"۔ آگے فرمایا اورتم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو۔ یہ جو اس آیت میں ہے اور جو قرآن میں تم پر پڑھاجاتا ہے اس سے مراد پہلی آیت ہے۔ لینی "اگرتم کو تیموں میں انصاف نہ ہو سکنے کاڈر ہو تو دوسری عورتیں جو بھلی لگیں ان سے نکاح کرلو۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے کہارہ جو اللہ نے دو سری آیت میں فرمایا اورتم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس سے یہ غرض ہے کہ جو میٹیم لڑکی تہماری پرورش میں ہو اور مال اور جمال کم رکھتی ہو اس سے تو تم نفرت کرتے ہو' اس لئے جس میتیم لڑ کی کے مال اور جمال میں تم کو رغبت ہو اس سے بھی نکاح نہ کرو مگراس صورت میں جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا مهرديناكرو ـ

### باب زمين مكان وغيره ميں شركت كابيان

(۲۲۹۵) ہم سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا کما ہم سے بشام بن بوسف نے بیان کیا کہ ہم کو معمرنے خبردی انسیں زہری نے انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللد رضی الله عنمانے کما کہ نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ایسے اموال (زمین جائدادوغیره) میں دیا تھاجن کی تقسیم نہ ہوئی ہو۔ لیکن جب اس کی صد بندی ہو جائے اور رائے بھی بدل دیئے جائیں تو پھر شفعہ کا کوئی حق باقی نہیں رہے گا۔

قسطلانی نے کما' اس سے بید نکلتا ہے کہ شفعہ غیر منقولہ جا کداد میں ہے کہ منقولہ میں ۔ اس کی بحث پہلے بھی گزر چکی ہے۔ باب جب شریک لوگ گھروں وغیرہ کو تقسیم کرلیں تواب اس سے پھر نہیں سکتے اور نہ ان کو شفعہ کاحق رہے گا

ترجمہ باب اس طرح نکاتا ہے کہ جب شفعہ کا حق تقتیم کے بعد نہ رہاتو معلوم ہوا کہ تقتیم بھی پھر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر تقتیم باطل ہو جائے تو جائداد پھر مشترک ہو جائے گی اور شرکاء کو شفعہ کا حق پیدا ہو گا۔

7897 حَدُّنَنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُّنَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدُّنَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدُّنَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَصَى عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: ((قَصَى النبي اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَصَى النبي اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: للهُ يُقْسَم، النبي اللهُ عَلَى اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اللهُ عَنْهُمَا فَلاَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَصَى اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَصَى اللهُ عَنْهُمَا فَلاَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: (راجع: ٢٢١٣]

١- بَابُ الإِشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ
 وَالْفِضَّةِوَمَا يَكُونُ فِيْهِ الصَّرْفُ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمِ عَنْ عُمْمَانَ - يَعْنِي قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بَنُ عَلِيً قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمِ عَنْ عُمْمَانَ - يَعْنِي الْنَ الأَسْوَدِ - قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدَا بِيَدٍ فَقَالَ: اشْتَرَيْتُ أَنَا الصَّرْفِ يَدَا بِيَدٍ فَقَالَ: اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْنًا يَدَا بِيَدٍ وَنَسِيْنَةً، فَجَاءَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْنًا يَدَا بِيَدٍ وَنَسِيْنَةً، فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بُنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكَ فَقَالَ: وَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكَ عَرْبُ فَيَالًا النّبِي قَقَالَ: (رَمَا كَانَ يَدَا بِيَدٍ فَعَلْتُ أَنَا النّبِي قَقَالَ: (رَمَا كَانَ يَدُا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنْ يَدَا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنْ يَدًا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنْ يَدًا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنْ يَدًا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنْ يَدَا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنْ يَدًا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنْ يَدَا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنَا النّبِي قَقَالَ: (رَمَا كَانَ يَدَا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنْ يَدَّا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنْ يَدُا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنْ يَدَا بِيدٍ فَعَلْتُ أَنْ يَدُا بِيدٍ فَعَلْتَ أَنْ اللّهُ يَعْقَالَ: وَعَالَ بَاللّهِ عَالَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهِ يَعْقَالَ اللّهِ عَلَى اللّهُ اللّهِ اللّهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّه

[راجع: ٢٠٦٠، ٢٠٦٠] ١٩ – بَابُ مُشَارَكَةِ الذُّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِي الْـمُزَارَغَةِ

(۲۳۹۲) ہم سے مسدد نے بیان کیا' انہوں نے کہاہم سے عبدالواحد نے بیان کیا' انہوں نے کہاہم سے عبدالواحد نے بیان کیا' ان سے زہری نے بیان کیا' ان سے زہری نے بیان کیا' ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنمانے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ہراس جا کداد میں شفعہ کا حق دیا تھا جس کی شرکاء میں ابھی تقتیم نہ ہوئی ہو۔ لیکن اگر حد بندی ہو جائے اور راستے الگ ہو جائیں تو پھر شفعہ کا حق باتی نہیں رہتا۔

## باب سونے 'چاندی اور ان تمام چیزوں میں شرکت جن میں بیع صرف ہوتی ہے

بع صرف کابیان اور گزر چکا ب یعن سونے چاندی اور نقد کی بع بعوض سونے چاندی اور نقد کے۔

(۱۲٬۹۸ کا ۲۲٬۹۸) ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا ' کہا کہ ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا' ان سے عثان نے جو اسود کے بیٹے ہیں ' کہا کہ جھے سلیمان بن ابی مسلم نے خبردی' انہوں نے کہا کہ میں نے ابو المنہال سے بچے صرف نقد کے بارے میں پوچھاتو انہوں نے کہا کہ میں نے اور میرے ایک شریک نے کوئی چز (سونے اور چاندی کی) خریدی نقد پر بھی اور ادھار پر بھی۔ پھر ہمارے بیال براء بن عاذب برا ہو آئے تو ہم نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تو ہم نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اور میرے شریک زید بن ارقم بڑا تھا۔ نے بھی یہ بچے کی تھی اور ہم نے اس کے متعلق رسول کریم اللے اللے سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ جو فقد ہو وہ لے لو اور جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

# باب مسلمان کامشر کین اور ذمیوں کے ساتھ مل کر کھیتی کرنا

باب کی حدیث سے ذمی کی شرکت کا جواز کھیتی میں نکاتا ہے اور جب کھیتی میں شرکت جائز ہوئی تو اور چیزوں میں بھی جائز سیسی میں میں مانظ صاحب فرماتے ہیں۔ واحدج الجمهور بمعاملة النبی صلی الله علیه وسلم يهود حيبر واذا جاز فی المزارعة جاز وغیرہ ناجائز آمدنی بھی ان کے سال ہوتی تھی۔ پھر بھی ان سے جزید میں ان کا مال حاصل کرنا جائز قرار دیا گیا۔

٧٤٩٩ حَدْثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدْثَنَا جُويْرَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((أَعْطَى رَسُولُ اللهِ حَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَوْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا)).

(۲۳۹۹) ہم سے موئی بن اساعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جوریہ بنت اساء نے بیان کیا کہا ہم سے جوریہ بنت اساء نے بیان کیا ان سے نافع نے اور ان سے عبدالله بنائذ نے کہ رسول الله سائی کے نے برکی زمین یمودیوں کو اس شرط پر دے دی محق کہ وہ اس میں محنت کریں اور ہو کیں جو تیں۔ پیدا وار کا آدھا خصہ انہیں ملاکرے گا۔

[راجع: ۲۲۸۵]

اسلام معاشرتی تدنی امور میں مسلمانوں کو اجازت دیتا ہے کہ وہ دو سری غیر مسلم قوموں سے مل کر اپنے معاشی مسائل حل کر کتے ہیں نہ صرف کھیتی کیاری بلکہ جملہ دنیاوی امور سب اس اجازت میں شامل ہیں' اس طرح مسلمانوں کو بہت سے دینی و دنیاوی فوائد ہمی حاصل ہوں گے۔

باب بکریوں کا انصاف کے ساتھ تقسیم کرنا

(۴۵۰) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیٹ نے بیان کیا ان سے بزید بن ابی حبیب نے ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بریاں دی تھیں کہ قربانی کے لئے ان کو صحابہ میں تھیم کر دیں۔ پھرا یک سال کا بحری کا بچہ زیج گیا تو انہوں نے آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے عقبہ سے فرمایا تو اس کی قربانی

باب اناج وغيره ميس شركت كابيان

اور منقول ہے کہ ایک فخص نے کوئی چیز چکائی 'دو سرے نے اس کو آگھ سے اشارہ کیا' تب اس نے مول لے لیا' اس سے حضرت عمر بناٹیز نے یہ سمجھ لیا کہ وہ شریک ہے۔

(۲۵۰۱۴۲) ہم سے امین بن فرح نے بیان کیا کا کہ مجھے عبداللہ بن وہب نے خبردی 'انسیں زہرہ وہب نے خبردی 'انسیں نہرہ بن معبد نے 'انسیں ان کے دادا عبداللہ بن بشام رضی اللہ عنہ نے '

١٩٠ - بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيْهَا مَوْدَةُ فَالَ - ١٥٠ - حَدُّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدُثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي اللَّهِ عَنْ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةً بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنَى اللهِ عَنَى اللهِ عَنَى اللهِ عَنَى اللهِ عَنَى صَحَابَتِهِ صَحَايَا، فَبَقِي يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ صَحَايَا، فَبَقِي عَتُودٌ، فَذَكْرَهُ لِرَسُولِ اللهِ اللهِ فَقَالَ: ((ضَعَ بِهِ أَنْتَ)).[راجع: ٢٣٠٠]

٣ - بَابُ الشَّركةِ في الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ
 وَيْذُكُو أَنَّ رَجُلاً سَاوَمَ شَيْئًا فَفَمَزَهُ آخَرُ،
 فَرَأى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شَركةً.

٢٥٠١، ٢٥٠٢– حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنِ وَهَبِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدِ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا۔ ان کی والدہ زینب بنت جمید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! اس سے بیعت لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے۔ پھر آپ نے ان کے سربر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعاکی اور زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ ان کے دادا عبداللہ بن ہشام پڑائی انہیں اپنے ساتھ بازار لے جاتے۔ وہال وہ غلہ خریدتے۔ پھر عبداللہ بن عمراور عبداللہ بن زبیررضی اللہ عنم مان سے ملتے تو وہ کتے کہ ہمیں بھی اس اناج میں شریک کر او۔ کیونکہ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن ہشام انہیں بھی شریک کر لیتے اور کبھی کی ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن ہشام انہیں بھی شریک کر لیتے اور کبھی کی ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن ہشام انہیں بھی شریک کر لیتے اور کبھی

بورا ایک اونث (معه غله) نفع میں پیدا کر لیتے اور اس کو گھر بھیج

عَنْ جَدُّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ - وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ النَّبِيُ ﴿ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﴿ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ﴿ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ﴿ فَقَالَ: هُوَ صَغِيْرٌ. وَسُولَ اللهِ فَقَالَ: هُوَ صَغِيْرٌ. فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ - وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدِ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْبَدِ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْبَدِ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ اللهِ بْنُ مَعْبَدِ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ عَنْهُمَا اللهُ عَنْهُمَا أَنْ النَّهِ عَنْهُمَا فَيَقُولَانَ لَهُ: أَشْرِكْنَا، فَإِنَّ النَّبِي اللهُ عَنْهُمَا فَيَلْقَاهُ وَعَلَيْكَامُ فَيَقُولُانَ لَهُ: أَشْرِكْنَا، فَإِنَّ النَّبِي اللهُ عَنْهُمَا أَصَابَ فَيْقُولُانَ لَهُ: أَشْرِكُنَا، فَإِنَّ النَّبِي اللهُ عَنْهُمَا أَصَابَ فَيَقُولُانَ لَهُ: أَشْرِكُنَا، فَإِنْ النَّهِي اللهُ عَنْهُمَا أَصَابَ دَعَا لَكَ بِإِلْبَرَكَةٍ، فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبُمَا أَصَابَ وَعَلَى اللهُ عَمْ فَيْ فَيْنُونَ كُولُ اللهُ عِنْ فَيَنْمَثُ بِهَا إِلَى السُوقِ فَيْ فَيْنُونَ كُهُمْ فَوْبُهُمَا أَصَابَ وَعَلَى اللهُ عَنْهُمَا أَنْ النَّهُ عَنْهُمَا أَنْ النَّهُ عَلَيْكُ أَنْ اللهُ عَنْهُمَا أَصَابَ وَعَلَى اللهُ عَنْهُمَا هِي فَيْتُمْتُ مِهَا إِلَى السُوقِ فَيَشْرَكُهُمْ فَوْبُهُمَا أَصَابَ وَعَالَكَ بِالْبُرَكِةِ، فَيَشْرَكُهُمْ فَوْبُهُمْ فَوْبُهُمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كُمَا هِي فَيْتُمْتُ بِهِا إِلَى السُولَانِ إِنْ اللهُ عَنْهُ إِلَى اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ ا

[طرفه في : ٦٣٥٣].

البعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کھی ایک اونٹ کے لاونے کے موافق اناج پیدا کرتے۔ ترجمہ باب اس سے نکاتا ہے کہ ہم کو است ہوں اس کا کاروبار کرنا بھی اس اناج میں شریک کر لو۔ طعام سے کھانے کے غلہ جات گندم ' چاول ' وغیرہ مراد ہیں۔ شرکت میں ان کا کاروبار کرنا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ حدیث ہذا میں عبداللہ بن ہشام ایک صحابی کا ذکر ہے جن کے لئے آخضرت ساتھ نے ان کو بہت پھی نوازا تھا۔ ان کے دادا جب غلہ وغیرہ خرید نے بازار جاتے تو ان کو ساتھ لے لئے تاکہ حضور کی دعاؤں کی برکت سے اللہ بن ایس حال مال رہے۔ بعض دفعہ رائے میں حضرت عبداللہ بن عمراور حضرت عبداللہ بن ذیبر ال جاتے تو وہ بھی درخواست کرتے کہ ہم کو بھی اس تجارت میں شریک کر لیجئے تاکہ دعائے نبوی کی برکتوں سے ہم بھی فائدہ حاصل کریں۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوا کرتا تھا کہ یہ سب بہت پچھ نفع کما کرواپس لوٹے۔

اس مدیث پر حافظ صاحب فرات ہیں: وفی الحدیث مسح راس الصغیر و ترک مبایعة من لم یبلغ و الدخول فی السوق لطلب المعاش وطلب البرکة حیث کانت والرد علی من زعم ان السعة من الحلال مذمومة و توقر دواعی الصحابة علی احضار اولادهم عند النبی صلی الله علیه وسلم لالنماس برکته وعلم من اعلام نبوته صلی الله علیه وسلم لاجابة دعائه فی عبدالله بن هشام لیخی اس مدیث صعاب بخوا که چھوٹے بچوں کے سرپر دست شفقت بھیرنا سنت نبوی ہے اور نابالغ بچے سے بیعت نہ لینا بھی ثابت ہوا اور طلب مغاش کے لئے بازار جانے کی مشروعیت بھی ثابت ہوئی اور برکت طلب کرنا بھی ثابت ہوا وہ جمال سے بھی حاصل ہو اور ان لوگوں کی تردید بھی ہوئی جو رزق حلال کی کوشش کو خدموم جانتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بیشتر صحابہ کرام برکت حاصل کرنے کے لئے ابی اولاد کو تخضرت مشاخ کی خدمت اقد س میں لایا کرتے تھے تاکہ آپ کی دعائیں ان بچوں کے شامل حال ہوں۔ اور حضرت عبداللہ بن ہشام کے حق میں دعائے نبوی کی جو برکات حاصل ہو کیں یہ سب آنخضرت سائیج کی صداقت کی نشانیوں میں سے اہم نشانیاں ہیں۔

کے حق میں دعائے نبوی کی جو برکات حاصل ہو کیں یہ سب آنخضرت سائیج کی صداقت کی نشانیوں میں سے اہم نشانیاں ہیں۔

ایبا بی واقعہ عروہ بارقی بڑاخہ کا ہے جو بازار میں جاتے اور کبھی تو جالیس جالیس جارا کا نفع کما کر بازار سے واپس لوٹے۔ جو سے ایبا بی واقعہ عروہ بارقی بڑاخہ کا ہے جو بازار میں جاتے اور کبھی تو جالیس جالیس جارا کا نفع کما کر بازار سے واپس لوٹے۔ جو سے ایبا بی واقعہ عروہ بارقی بڑاخ کا ہے جو بازار میں جاتے اور کبھی تو جالیس جالیہ سے ایم نشانیاں ہیں۔

کچھ نبی کریم طاق کے رعاؤں کی برکت تھی۔ آپ نے ایک دفعہ ان کو ایک دینار دے کر قربانی کا جانور خرید نے بھیجا تھا اور یہ اس ایک دینار کی دو قربانیاں خرید کر لائے اور رائے ہی میں ان میں سے ایک کو فروخت کر کے دینار واپس حاصل کر لیا۔ پھر حضور کی خدمت میں قربانی کا جانور پیش کیا اور نفع میں حاصل ہونے والا دینار بھی اور ساتھ میں تفصیلی واقعہ سنایا۔ جے سن کر آنخضرت میں تیار بھی دور ساتھ میں تفصیلی واقعہ سنایا۔ جے سن کر آنخضرت میں تھیں ہے مد خوش ہوئے اور ان کے کاروبار میں برکت کی دعا فربائی۔

علامہ قطلانی فراتے ہیں: ومطابقة الحدیث للترجمة فی قوله اشرکنا لکونهما طلبا منه الاشتراک فی الطعام الذی اشتراه فاحابهما الی ذلک و هم من الصحابة ولم ینقل عن غیرهم مایخالف ذلک فیکون حجة والجمهور علی صحة الشركة فی كل ما یتملک (قسطلانی)! یعنی صدیث كی باب می مطابقت لفظ اشركنا ہے ہے۔ ان ہر دو بزرگ صحابوں نے ان تحرید كرده غلم میں شركت كا سوال كیا اور انہوں نے ہر دو كی اس درخواست كو قبول كیا۔ وہ سب اصحاب نبوى شے اور كى سے بھی اس كی مخالفت متقول نہیں ہوئی۔ پس بے جت ہے اور جمور ہر اس چز میں شركت كے جواز كے قائل ہیں جو چز ملكيت میں آ كتی ہے۔

### باب غلام لونڈی میں شرکت کابیان

(۲۵۰۲) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے جو بریہ بن اساء کے بیان کیا 'ان سے نافع نے اور ان سے عبدالله بن عمر بی تقانے کہ نی کریم ساتھ ہے فلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر غلام کی۔ انساف کے موافق۔ قیمت کے برابراس کے پاس مال ہو تو وہ سارا غلام آزاد کرا دے۔ اس فرح دو سرے ساجھیوں کو ان کے حصے کی قیمت ادا کر دی جائے اور اس آزاد کئے ہوئے غلام کا بیجھا چھوڑ دیا جائے۔

( ۲۵۰۴ ) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا 'کہا ہم سے جریر بن حاذم نے بیان کیا 'کہا ہم سے جریر بن حاذم نے بیان کیا 'کہا ہم سے جریر بن حاذم بن بیان کیا 'ان سے قادہ نے 'ان سے نفر بن انس نے 'ان سے بیر بن بیک نے اور ان سے ابو جریرہ بخائد نے کہ رسول اللہ سائے ہیا نے فرمایا جس نے کسی (ساجھے کے) غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اگر اس کے پاس مال ہے تو پوراغلام آزاد ہوجائے گا۔ ورنہ باتی حصول کو آزاد کرانے کے لئے اس سے محنت مزدوری کرائی جائے۔ لیکن اس سلسلے میں اس یر کوئی دیاؤنہ ڈالاجائے۔

باب قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت اور اگر کوئی مکہ کو قربانی بھیج کیے پھراس میں کسی کو شریک کرلے

### ١٤ - بَابُ الشُّركَةِ فِي الرُّقِيْق

٣ • ٧ • ٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا جُونِدِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ اللهِ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شَرِكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ يُقَامُ قِيْمَةَ عَدْل وَيُعْطَى شَرَكَاوُهُ مُصِيدٍ يُقَامُ قِيْمَةً عَدْل وَيُعْطَى شَرَكَاوُهُ حِصَّتُهُمْ وَيُحَلِّى سَبِيْلُ الْمُعْتَقِ)).

[راجع: ٢٤٩١]

\* ١٥٠٠ حَدُّثَنَا أَبُو النَّمْمَانِ قَالَ حَدُّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّطْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ نَهَيْكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ نَهَيْكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهِ عَنْ عَنْ اللّهِي اللهِ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شَقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ أَعْتِقَ كُلُهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالًا، وَإِلاً يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْمِ). [راجع: ٢٤٩٢]

٥١ – بَابُ الاشْتِرَاكِ فِي الْـهَدْيِ
 وَالْبُدْنِوَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي

### توجائز ہے

(۲۵۰۵٬۲) م سے ابو النعمان نے بیان کیا کما مم سے حماد بن زید نے بیان کیا' انہیں عبدالملك بن جریج نے خردی' انہیں عطاء نے اور انہیں جابر بناٹھ نے اور (ابن جریج اسی حدیث کی دوسری روایت) طاؤس سے کرتے ہیں کہ ابن عباس بھٹ نے کما کہ نبی کریم ملی ا چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو جج کا تلبیہ کہتے ہوئے جس کے ساتھ کوئی اور چيز (عمره) نه ملات موے (مکه میں) داخل موے - جب مم مکه پنیج تو آپ کے تھم سے ہم نے اپنے جج کو عمرہ کر ڈالا۔ آپ نے بیہ بھی فرمایا کہ (عمرہ کے افعال اداکرنے کے بعد فج کے احرام تک) ہماری بیویاں ہارے لئے حلال رہیں گی۔ اس پر لوگوں میں چرچا ہونے لگا۔ عطاء نے بیان کیا کہ جابر رہافتہ نے کما کہ کچھ لوگ کینے لگے کیا ہم میں سے کوئی منیٰ اس طرح جائے کہ منی اس کے ذکر سے ٹیک رہی ہو۔ جابر نے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔ یہ بات نبی کریم مان کیا تک پینی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ اللہ کی قتم میں ان لوگوں سے زیادہ نیک اور اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔ اگر مجھے وہ بات پہلے ہی معلوم ہوتی جو اب معلوم ہوئی ہے تو میں قربانی کے جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ اس پر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور کمایارسول اللہ ماليدا اكيابه حكم (ج ك ايام ميس عمره) خاص مارك مى لئے بيا بيشه ك لئ ؟ آپ نے فرمايا كه نيس بلكه بيشه ك لئے ہے۔ جابر نے كما کہ علی بن ابی طالب پڑانٹر (یمن سے) آئے۔ اب عطاء اور طاؤس میں سے ایک تو یوں کہتاہے حضرت علی بخاشحہ نے احرام کے وقت یوں کہا تھا۔ لبیک بما اہل به رسول الله سی اور دو سرا یوں کتا ہے کہ انہوں نے لبیک بحجة رسول الله الني الم اتفاء ني كريم الني الم ا اسیں تھم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں (جیسابھی انہوں نے باندھا

### هَدْيهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى

٧٥٠٥، ٢٠٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّفْمَان قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْـمَلِكِ بْنُ جُرَيْجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ. وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ﴿ (قَدِمَ النَّبِيُّ ﴿ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهلِّينَ بِالْحَجِّ لاَ يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ. فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا لَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً، وَأَنْ نَحِلٌ إِلَى نِسَائِنَا. لْفُشَتْ لِي ذَلِكَ القَالَةُ. قَالَ عَطَاءٌ: فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى مِنْى وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنيًّا - فَقَالَ جَابِرٌ بِكُفِّهِ - فَبَلْغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﴾، فَقَامَ خُطِيْبًا فَقَالَ: ((بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا، وَا لِلَّهِ لِأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى اللهِ مِنْهُمْ، وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْ لاَ أَنْ مَعِيَ النَّهَدْيَ لأَحَلَلْتُ)). فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُم فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هِيَ لَنَا أَوْ لِلأَبْدِ؟ فَقَالَ : ((لاَ، بَلْ لِلْأَبْدِ)). قَالَ : وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَهَالَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ : لَبُيْكَ بِمَا أَهَلُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ الآخَرُ: لَبُيْكَ بحَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﴿ فَأَمَرَ النَّبِي ﴿ أَنْ يُقِيْمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَشْرَكُهُ فِي الْهَدْي)). [راجع: ١٠٨٥، ١٥٥٧]

### ہے)اور انسیں اپنی قربانی میں شریک کرلیا۔

ای سے باب کا مضمون ثابت ہوا۔ سند میں ابن جرتج کا اس مدیث کو عطاء اور طاؤس دونوں سے سنتا ذکور ہے۔ طافظ نے کما میرے نزدیک تو طاؤس سے اور طاؤس ان بی کے ہم عصر ہیں ' میرے نزدیک تو طاؤس سے روایت منقطع ہے کیونکہ ابن جرتج نے مجاہد اور عکرمہ سے نہیں شا اور طاؤس ان بی کے ہم عصر ہیں' البتہ عطاء سے سنا ہے کیونکہ عطاء ان لوگوں کے دس برس بعد ہوئے تھے۔ ترجمہ باب اس سے نکاتا ہے کہ رسول کریم مٹائی ہے نے مدینہ سے قربانی کے لئے ۱۲۳ اونٹ لئے اور حضرت علی بڑی ہین سے ۲۵ اونٹ لائے۔ جملہ سو اونٹ ہوئے اور حضرت علی جائی ہے آپ کو ان اونٹول میں شریک کرلیا۔

### باب تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر سمجھنا

(٧٥٠٤) جم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کما کہ جم کو دکھیے نے خبر دی' انسیں سفیان توری نے' انسیں ان کے والد سعید بن مسروق نے 'انہیں عبابیہ بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج والله نے بیان کیا کہ ہم ئی کریم مانی کے ساتھ تامہ کے مقام ذوالحليف مين تحد (غنيمت مين) ممين بكريال اور اونث مل تهد بعض لوگوں نے جلدی کی اور (جانور ذیح کر کے) گوشت کو ہانڈیوں میں چڑھا دیا۔ پھر رسول اللہ ملی کیا تشریف لائے۔ آپ کے تھم سے گوشت کی ہانڈیوں کو الث دیا گیا۔ پھر (آپ نے تقتیم میں) وس بریوں کاایک اونٹ کے برابر حصہ مرکھا۔ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا۔ قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی۔ ایک شخص نے اونٹ کو تیرمار کر روک لیا۔ رسول کریم شیکا نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے۔ اس لئے جب تم ان کونہ پکر سکو توتم ان کے ساتھ ایساکیا کرو۔ عبایہ نے بیان کیا کہ میرے دادا نے عرض کیا 'یارسول الله! ہمیں امید ہے یا خطرہ ہے کہ کمیں کل دهمن ے ٹر بھیرنہ ہو جائے اور چھری ہمارے ساتھ نمیں ہے۔ کیادهار دار لكرى سے مم ذرى كر علت بيں؟ آپ نے فرمايا اليكن ذرى كرنے ميں جلدی کرو۔ جو چیز خون بمادے (ای ت کاٹ ڈالو) اگر اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ اور ناخن اور دانت سے ذبح نہ کرو۔ اس کی وجہ میں بتلاؤں۔ سنو دانت تو ہری ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریال

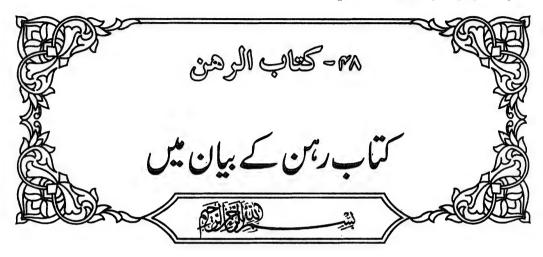
### ٦٩ – بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشْرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْم

٧٥٠٧- حَدُّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَحْبُرَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مُفْيَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةً بْن رَفَاعَةَ عَنْ جَدُّهِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا مَعَ النَّبِي اللَّهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةً فَأَصَبُّنَا غَنَمًا وَ إِبلاً، فَعَجلَ الْقَومُ فَأَغْلُوا بِهَا الْقُدُورَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ اللهُ فَأَمَرَ بِهَا فَأَكْفِنَتْ، ثُمَّ عَدلَ عَشْرَ مِنَ الْفَنَم بِجَزُورٍ ثُمَّ إِنَّ بَعِيْرًا نَدُّ وَلَيْسَ فِي الْقَومِ إِلاَّ حَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْم، فَقَالَ رِسَوُلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِم أَوَابِدَ كَأُوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا)). قَالَ: قَالَ جَدِّي: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَوْجُو – وَ نَخَافُ – أَنْ نَلْقَى الْعَدُوُّ غَدًّا، وَلَيْسَ مَعَنا مُدًى، أَفَنَذْبِحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: ((اعْجَلْ، أَوْ أَرنِي. مَا أَنْهَرَ اللَّهُمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا، لَيْسَ السِّنِّ وَالظُّفُو، وَسَأَحَدُثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظَّمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحِبَشةِ)).

-04

[راجع: ۲٤٨٨]

راوی کو شبہ ہے کہ آپ نے لفظ اعجل فرمایا' یا لفظ ادن فرمایا۔ خطابی نے کما کہ لفظ ادن اصل میں اء دن تھا جو ادن یادن سے ہے اور جس کے معنی بھی اعجل یعنی جلدی کرنے کے ہیں۔



آبہ من کے معنی ثبوت یا رکنا اور اصطلاح شرع میں رہن کہتے ہیں قرض کے بدل کوئی چیز رکھوا دیے کو مضبوطی کے لئے کھ کنیسے لیسے اگر قرض ادانہ ہو تو مرتن اس چیزے اپنا قرض وصول کر لے۔ جو مخص رہن کی چیز کا مالک ہو اس کو راہن اور جس کے یاس رکھا جائے اس کو مرتن اور اس چیز کو مربون کہتے ہیں۔

رہن کے لغوی معنی گروی رکھنا' روک رکھنا' اقامت کرنا' ہیشہ رہنا۔ مصدر ادھان کے معنی گروی کرنا۔ قرآن مجید کی آیت ﴿ کُلُ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ وَهِنِنَةٌ ﴾ (المدرُّ : ٣٨) میں گروی مراد ہے۔ یعنی ہر نفس اپنے اعمال کے بدلے میں اپنے آپ کو گروی کر چکا ہے۔ صدیث نبوی کل غلام دھینة بعقیقته میں بھی گروی مراد ہے لینی ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ہاتھ میں گروی ہے۔ بعض نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہو کہ عقیقہ ہونے تک بچ کا بالول سے یہ ہو اور وہ مرکیا تو وہ اپنے والدین کی سفارش نہیں کرے گا۔ بعض نے عقیقہ ہونے تک بچ کا بالول کی گندگی وغیرہ میں جٹال رہنا مراد لیا ہے۔

مجہتد مطلق حفرت امام بخاری رہ ہے نے اپنی عادت کے مطابق رہن کے جواز کے لئے آیت قرآنی سے استشاد فرمایا۔ پھرسفر ک خصوصیت کا شبہ پیدا ہو رہا تھا کہ رہن صرف سفر سے متعلق ہے' اس لئے لفظ "حضر" کا بھی اضافہ فرما کر اس شبہ کو رد کیا اور حضر میں رہن کا ثبوت حدیث نبوی سے پیش فرمایا جو کہ آگے ذکور ہے۔ جس میں یہودی کے ہاں آپ نے اپنی زرہ مبارک گروی رکھی۔ اس کا نام ابو شم تھا اور رہے بنو ظفر سے تعلق رکھتا تھا جو قبیلہ فزرج کی ایک شاخ کا نام ہے۔

باب آدمی اپنی بستی میں ہواور گروی رکھے اور اللہ پاک نے سور ہ بقرہ میں فرمایا اگرتم سفر میں ہواور کوئی لکھنے والانہ

١- بَابُ فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ،
 وَقُولُهُ تَعَالَى

﴿ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى مَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا

### لطے توہاتھ گردی رکھ لو

### فَرِهَانٌ مَقُبُوضَةٌ ﴾ [البقرة: ٢٨٣]

یہ باب لا کر حضرت امام بخاریؓ نے یہ بتلایا کہ قرآن شریف میں جو یہ قید ہے ﴿ وَإِنْ كُنتُمْ عَلَى سَفَرٍ ﴾ (البقرة: ۲۸۳) یہ قید انفاقی ہے اس لئے کہ اکثر سفر میں گروی رکھنا درست نہیں۔ ہے اس لئے کہ اکثر سفر میں گروی رکھنا درست نہیں۔

(۲۵۰۸) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا 'کہا ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا 'اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذرہ جو کے بدلے گروی رکھی تھی۔ ایک دن میں خود آپ کے پاس جو کی روٹی اور باسی چربی لے کر حاضر ہوا تھا۔ میں نے خود آپ سے ساتھا 'آپ فرہا زہے تھے کہ آل محمد (اللہ اللہ میں کوئی صبح اور کوئی شام الی نہیں آئی کہ ایک صاع سے زیادہ کچھ اور موجود رہا ہو' طالا نکہ آپ کے نوگھ تھے۔

به اس کے ادا اس طریل کروں کی حرورت کی گیا۔

۲۵۰۸ – حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنسٍ حَدَّثَنَا هَتَادَةُ عَنْ أَنسٍ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ قَالَ : وَلَقَدْ رَهَنَ رَسُولُ اللهِ هَا دِرْعَهُ بِشَعِیْرٍ، وَمَشَیْتُ إِلَی اللّهِیِّ اللهِ هَا دِرْعَهُ بِشَعِیْرٍ، وَمَشَیْتُ إِلَی اللّهِیِّ اللهِ هَا دِرْعَهُ بِشَعِیْرٍ، وَمَشَیْتُ إِلَی اللّهِیِّ اللهِ هَا مَنْ مَنْ الله مُحَمَّدِ هَا اللهِ مَنْ مَنْ الله مُحَمَّدِ هَا اللهِ صَاعٌ وَلاَ أَمْسِی، وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْیَاتٍ)). [راجع: ۲۰۲۹]

تہ ہم ہے ہے۔ اپنا واقعہ بیان فرمایا' دو سرے موسنین کو تسلی دینے کے لئے نہ کہ بطور شکوہ اور شکایت کے۔ اہل اللہ تو نقرادر کلیٹیت کے اہل اللہ تو نقرادر فاقہ اور اکھ اور بیاری خالص محبوب مینی خوجی نقر اور فاقہ اور اکھ اور بیاری خالص محبوب مینی خداوند کریم کی مراد ہے اور غنا اور تو نگری میں بندے کی مراد بھی شریک ہوتی ہے۔

حضرت سلطان المشائخ نظام الدين اولياء قدس سره سے منقول ہے۔ جب وہ اپنے گھر میں جاتے اور والدہ سے پوچھتے کچھ کھانے کو ہے؟ وہ کہتی "بابا نظام الدین ما امروز مہمان خدائیم" تو بے حد خوشی کرتے اور جس دن وہ کہتی کہ "ہاں! کھانا حاضر ہے" تو کچھ خوشی نہ ہوتی۔ (وحيدی)

صافظ صاحب قرمات بين وفي الحديث جواز معاملة الكفار فيما لم يتحقق تحريم عين المتعامل فيه وعدم الاعتبار بفساد معتقدهم ومعاملاتهم فيما بينهم واستنبط منه جواز معاملة من اكثر ماله حرام وفيه جواز بيع السلاح ورهنه واجارته وغير ذلك من الكافر مالم يكن حربيا وفيه ثبوت املاك اهل الذمة في ايديهم وجواز الشراء بالثمن الموجل واتخاذ الدروع والعدد وغيرها من آلات الحرب وانه غير قادح في التوكل وان قينة آلة الحرب لا تدل على تحبيسها قاله ابن المنير وان اكثر قوت ذلك العصر الشعير قاله الناودي وان القول قول المرتهن في قيمة المرهون مع يمينه حكاه ابن التين وفيه ماكان عليه النبي صلى الله عليه وسلم من التواضع والزهد في الدنب والتقلل منها مع قدرته عليها والكرم الذي افضى به الى عدم الادخار حتى احتاج الى رهن درعه والصبر على ضيق العيش والقناعة بالبسبر و فضيلة لازواجه لصبرهن معه على ذلك وفيه غير ذلك مما مضى وياتي.

قال العلماء الحكمة في عدوله صلى الله عليه وسلم عن معاملة مياسيرا الصحابة الى معاملة اليهود اما لبيان الجواز اولايه نم يكن عندهم اذ ذاك طعام فاضل عن حاجة غيرهم اوخشى انهم لا ياخذون منه ثمنا او عوضا فلم يرد التضييق عليهم فانه لا يبعد ال يكن عندهم اذ ذاك من يقدر على ذلك واكثر منه فلعله لم يطلعهم على ذلك وانما اطلع عليه من لم يكن موسرا به ممن نقل ذلك والمه عمد (فتح الباري)

لینی اس حدیث سے کفار کے ساتھ ایسی چیزوں میں جن کی حرمت متحقق نہ ہو' معالمہ کرنے کا جواز ثابت ہوا اس برے اس

32)

ان کے معقدات اور باہمی معاملات کے بگاڑ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور اس سے ان کے ساتھ بھی معاملہ کا جواذ ثابت ہوا جن کے مال کا اگر حصہ حرام سے تعلق رکھتا ہے اور اس سے کافر کے ہاتھ ہتھیاروں کا رہن رکھنا و بیجنا بھی ثابت ہوا جب تک وہ حربی نہ ہو اور اس سے ذمیوں کے املاک کا بھی ثبوت ہوا جو ان کے قابو میں ہوں اور اس سے ادھار قیت پر خرید کرنا بھی ثابت ہوا اور ورہ وغیرہ آلات حرب کا تاثیرہ جمع کرنا ان اس مقتم کی تیاریاں توکل کے منافی نہیں ہیں اور یہ کہ آلات حرب کا ذخیرہ جمع کرنا ان کے روکنے پر دلالت نہیں کرتا۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اس زمانہ میں زیادہ تر کھانے میں جو کا رواج تھا۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ شے مرہونہ کے بارے میں مسم کے ساتھ مرتن کا قول ہی معتبرمانا جائے گا اور اس مدیث ہے آخضرت ساتھ کیا کا زہدوتو کل بھی بدرجہ اتم ثابت ہوا۔ حالا نکہ آپ کو ہر تم کی آسانیاں بہم تھیں۔ ان کے باوجود آپ نے دنیا میں ہمیشہ کی ہی کو محبوب رکھا اور آپ کا کرم و سخا اور عدم ذخیرہ اندوزی بھی ثابت ہوا۔ جس کے بتیجہ میں آپ کو مجبوراً اپنی زرہ کو رہن رکھنا ضروری ہوا اور آپ کا مبر بھی ثابت ہوا جو آپ سے معاش میں فرمایا کرتے تھے اور کم ہے کم پر آپ کا قناعت کرنا بھی ثابت ہوا اور آپ کی بیودیوں کی بھی فضیلت ثابت ہوئی جو وہ آپ کے ساتھ کرتی تھیں اور اس بارے میں کہ آخضرت ساتھ کی شابہ کے محبت بیان کی تھیں اور اس بارے میں کہ آخضرت ساتھ کے فرمایا 'یا اس لئے کہ ان دنوں صحابہ کرام کے پاس فاضل غلہ نہ تھا۔ لاذا مجبوراً یہود ہے آپ کو معالمہ کرنا پڑا۔ یا اس لئے بھی کہ آپ جانے تھے کہ محب کرام بجائے ادھار معالمہ کرنا پڑا۔ یا اس لئے بھی کہ آپ جانے تھے کہ محب کرام بجائے ادھار معالمہ کرنا پڑا۔ یا اس لئے بھی کہ آپ جانے خاموثی ہے آپ کو معالمہ کرنا پڑا۔ یا اس لئے بھی کہ آپ جانے خاموثی ہے آپ کو معالمہ کرنا پڑا۔ یا اس لئے بھی کہ آپ جانے تھے کہ محب کرام بجائے ادھار معالمہ کرنا پڑا۔ یا اس لئے بھی کہ آپ جانے خاموثی ہونا ہوں کو خواہ ان کو تھی ہونا پڑے گا' اس لئے خاموثی ہے آپ کو معالمہ کرنا چڑا۔ یا اس کے کہ آپ کا س کے خاموثی ہی کہ جو یہ کے اور خواہ مخواہ ان کو تھی ہونا پڑے گا' اس کئے خاموثی ہے آپ کو معالمہ کرنا پڑا۔ یا اس کو تھی ہونا پڑے گا' اس کئے خاموثی ہے آپ کو دو تھی کام چلا لیا۔

## باب زره کو گروی رکھنا

(۲۵۰۹) ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد بین زیاد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد بین زیاد نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا کہ ہم نے ابراہیم نخعی ملاقی کے یہاں قرض میں رہن اور ضامن کاذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم سے اسود نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم سے اسود نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ علیہ و سلم نے ایک یہودی سے عنہا نے بیان کیا کہ مقررہ حدت کے قرض پر اور اپنی زرہ اس کے ہاں گردی رکھی تھی۔

# باب ہتھیار گروی ر کھنا

(۲۵۱۰) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عبراللہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ فی بیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ فی بیا سے سا۔ وہ کمہ رہے تھے کہ رسول الله ملی بی فرمایا کعب بن اشرف (یمودی اسلام کا پکادشمن) کا کام کون تمام کرتا ہے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ملی ہے۔

## ٧- بَابُ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ

٣- بَابُ رَهْنِ السَّلاَحِ
٢٥١٠ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ هَنْ ((مَنْ لِكَفْبِ بُنِ اللهُ وَرَسُولُهُ هَا)).
الأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ آذَى اللهُ وَرَسُولُهُ هَا)).

فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةً: أَنَا. فَأَتَاهُ فَقَالَ: أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسُقًا أَوْ وَسُقَيْنِ. فَقَالَ: ارْهَنُونِيْ نِسَاءَكُمْ. قَالُوا: كَيْفَ نُرْهِبُكُ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ؟ • قَالَ: فَأَرْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ. قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا قَيْسَبُ أَحَدُهُمْ فَيُقُالُ: رُهِنَ بِوَسْقِ أَبْنَاءَنَا قَيْسَبُ أَحَدُهُمْ فَيُقُالُ: رُهِنَ بِوَسْقِ أَبْنَاءَنَا قَيْسَبُ أَحَدُهُمْ فَيُقُالُ: رُهِنَ بِوَسْقِ أَوْ وَسُقَيْنِ؟ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنّا نَرْهَنُكَ اللَّهُمَ وَسُقِي السَّلَاحَ اللَّهُمَةَ وَقَالَ سُفْيَانُ : يَعْنِي السَّلاَحَ اللَّهُمَةَ وَقَالَ سُفْيَانُ : يَعْنِي السَّلاَحَ وَلَا سُفْيَانُ : يَعْنِي السَّلاَحَ اللَّهُ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتُوهُ، ثُمُ أَتَوا النّبِي فَلَا اللَّهُ مَا اللَّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ

[أطرافه في: ٣٠٣١، ٢٠٣٢، ٢٠٣٧].

محذین مسلمہ بڑاتھ نے کہا کہ میں (بیہ خدمت انجام دوں گا) چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور کہا کہ ایک یا دووسی غلہ قرض لینے کے ارادے ہے آیا ہوں۔ کعب نے کہالیکن تہیں اپی بیویوں کو میہے یہاں گروی رکھناہو گا۔ محمد بن مسلمہ اور اسکے ساتھیوں نے کہا کہ ہم اپی بیویوں کو تمہارے پاس کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں جب کہ تم سارے عرب میں خوبصورت ہو۔ اس نے کہا کہ پھراپی اولاد گروی مرکھ دو۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپی اولاد کس طرح رہی رکھ سکتے ہیں اس پر انہیں گالی دی جایا کرے گی کہ ایک دووسی غلے کے لئے رہی اس پر انہیں گالی دی جایا کرے گی کہ ایک دووسی غلے کے لئے رہی البتہ ہم الفی البتہ ہم الب

کعب بن اشرف مدید کا سرمایہ دار یمودی تھا۔ اسلام آنے ہے اس کو اپنے سرمایہ دارانہ وقار کے لئے ایک بڑا دھیا اور پر شب و روز اسلام کی بڑا کئے تھے اس کا نوحہ کر کے کھار مکہ کو نہی کریم سان ہے ہے اس کا نوحہ کر کے کفار مکہ کو نہی کریم سان ہے ہے اس بالک مشن پر وہ ایک دفعہ جنگ بیدر کے بعد مکہ بھی گیا تھا۔ آخر آئخضرت سان ہے اس کی ناشائشتہ حرکات ہے تنگ آکر اس کا مسئلہ مجمع صحابہ میں رکھا۔ اس پر حضرت محمد بن مسلمہ نے اسپ آپ کو بیش کیا۔ انہوں نے آپ ہے اجازت کی کہ میں اس کے پاس جا کر آپ کے باب میں جو بس پر حضرت محمد بن مسلمہ نے اسپ آپ کو بیش کیا۔ انہوں نے آپ ہے انہیں اجازت دے دی تو حضرت محمد بن مسلمہ اس کے پاس بار آپ کے باب میں جو بہت مال کے باب میں بی بیتھے اور یہ باتیں ہو گئا اس کے باس جا گا تو اس کے پاس جا گا تو اس کی باس بار گا تو اس کی باس جا در میرا بھائی ابو نائلہ محمد بن مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین مسلمہ کے ساتھ ہے۔ اور بھی دو یا تین میں بن جمر موراث بن اور بین اور بی موراث بن اور بین اور بین کو موراث بن کو موراث بن اور بین کو موراث بن اور بین کو موراث بن اور بین کو موراث بن کو موراث بین کو موراث بین

محمد بن مسلمہ " نے کہا کہ میں کعب کے بال سو تھے کے بمانے اس کا سر تھاموں گا۔ تم اس وقت جب دیکھو کہ میں سرکو مضبوط تھا ہے ہوا ہوں' اس کا سر تلوار سے قلم کر دینا۔ پھر محمد بن مسلمہ " نے جب کعب آیا' ہی کما کہ اے کعب! میں نے تممارے سر جیسی خوشبو تمام عمر میں نمیں سو تکھی۔ وہ کئے لگا کہ میرے پاس ایک عورت ہے جو عرب کی ساری عورتوں سے زیادہ معطراور خوشبودار رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ " نے اس کا سر سو تکھنے کی اجازت ما تی اور کعب کے سرکو مضبوط تھام کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر دیا۔ انہوں نے تکوار سے سراڑا دیا اور لوٹ کر دربار رسالت میں یہ بشارت پیش کی۔ آپ بہت خوش ہوئے اور ابن مجابدین اسلام کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ "

حضرت محمد بن مسلمہ بڑتر کی کنیت ابو عبداللہ انصاری ہے اور یہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ہیں۔ کعب بن اشرف کے قبل کی ایک وجہ رہے بھی بتلائی گئی ہے کہ اس نے اپنا عہد تو ڑ دیا تھا۔ اس طور پر وہ ملک کاغدار بن گیا اور بار بار غداری کی حرکات کرتارہا۔ للذا اس کی آخری سزا میں تھی بھو اے وی مئی۔

حفرت محمد بن مسلمه بنات ن كعب ك بال بتصيار ربن ركف كاذكر فرمايا. اى ت باب كامطلب ثابت بوا-

3- بَابُ الرَّهْنُ مَركُوبٌ ومَحْلُوبٌ
 وَقَالَ مُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ: تُرْكَبُ الصَّالَةُ
 بقَدْرٍ عَلَفِهِاً. وَتُحْلَبُ بقَدْرِ عَلَفِهَا.
 وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ.

باب گروی جانور پر سواری کرنااس کادوده پینادرست ہے اور مغیرہ نے بیان کیااور ان سے ابراہیم نخعی نے کہ گم ہونے والے جانور پر (اگر دہ کسی کو مل جائے تو) اس پر چارہ دینے کے بدلے سواری کی جائے (اگر دہ سواری کا جانور ہے) اور (چارے کے مطابق) اس کا دودھ بھی دوہا جائے۔ (اگر وہ دودھ دینے کے قابل ہے) ایسے ہی گروی جانوں پر بھی

(۲۵۱۱) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ کم سے ذکریا بن ابی ذا کدہ نے بیان کیا ان سے عامر شعبی نے اور ان سے ابو ہریرہ بن شرح نے کہ نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گروی جانور پر اس کا خرچ نکالنے کے لئے سواری کی جائے 'دودھ والا جانور گروی ہو تو اس کا دودھ بیا حائے۔

(۲۵۱۲) ہم سے محمہ بن مقامل نے بیان کیا' کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبردی' انہیں شعبی نے اور ان مبارک نے خبردی' انہیں شعبی نے اور ان سارک نے خبردی' انہیں شعبی اللہ علیہ و سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا' گروی جانور پر اس کے خرج کے بدل سواری کی جائے۔ اس طرح دودھ والے جانور کاجب وہ گروی ہو تو خرج کے بدل اس کا دودھ بیا جائے اور جو کوئی سواری کرے یا دودھ بیٹے وہی اس کا خرج بیا دودھ بیا جائے اور جو کوئی سواری کرے یا دودھ بیٹے وہی اس کا خرج

٢٥١١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَكِرِيًاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ البَّبِي اللهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((الرَّهْنُ يُوْكَبُ بَنَفَقَتِهِ، وَيُشْوَبُ لَبَنِ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَوْهُونًا)). [طرفه في : ٢٥١٢]. إذَا كَانَ مَوْهُونًا) مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكْرِيًّاءُ عَنِ أَجْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكْرِيًّاءُ عَنِ اللهُ عَنْهُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكْرِيًّاءُ عَنِ اللهُ عَنْهُ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ قَالَ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ وَلَى اللهُ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ إِنَّا اللهِ اللهُ عَنْهُ اللهِ اللهِ اللهُ الل

[راجع: ٢٥١١]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ امام ابن قیم اور اصحاب جدیث کا فدہب یی ہے کہ مرتمن فے مربونہ سے نفع اٹھا سکتا ہے۔

جب اس کی درتی اور اصلاح اور خبر گیری کرتا رہے۔ گو مالک نے اس کو اجازت نہ دی ہو اور جسور فقہاء نے اس کے خلاف کہا ہے کہ مرتمن کو مکان مربونہ بعوض اس کی خلاف کہا ہے کہ مرتمن کو مکان مربونہ بعوض اس کی حفاظت اور صفائی وغیرہ کے رہنا اس طریح غلام لونڈی سے بعوض ان کے نان اور پارچہ کے خدمت لینا ورست ہو گا۔ جمور فقہاء اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جس قرض سے بچھ فاکدہ حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔ ابلحدیث کیتے ہیں اول تو سے حدیث ضعیف ہے اس

صیح حدیث کے معارضہ کے لائق نمیں۔ دوسرے اس حدیث میں مراد وہ قرضہ ہے جو بلاگروی کے بطور قرض حسنہ ہو۔ طحاوی نے اور اس کا دودھ پنے اور اس کا دودھ پنے اور وہ کا دار اس کا دودھ پنے اور وہ اس کا دارہ سے اور اس کا دودھ سے اور اس کا دارہ ہواری کرے اور اس کا دودھ سے اور وہ اس کا دانہ جارہ کرے۔

اور ہم کتے ہیں کہ یہ تاویل ظاہر کے ظاف ہے کیونکہ مرہونہ جانور مرشن کے قبضہ میں اور حراست میں رہتا ہے نہ کہ راہن کے۔ اس کے علاوہ حماو بن سلمہ نے اپنی جامع میں حماو بن ابی سلمان سے جو حضرت امام ابو حفیفہ کے استاد ہیں' روایت کی' انہوں نے ابراہیم نخعی سے' اس میں صاف یوں ہے کہ جب کوئی بحری رہن کرے تو مرشن بقدر اس کے وانے جارے کے اس کا دودھ اسکے دانے چارے کے جوج کے بعد ہے رہے تو اسکالیا درست نہیں وہ ربوا ہے۔ (از مولانا وحید الزماں مرحوم)

### باب یہودوغیرہ کے پاس کوئی چیز گروی رکھنا

(۲۵۱۳) ہم سے قتیب بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے بیان کیا ان سے امود نے اور ان کیا ان سے امود نے اور ان سے مائشہ رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ رسول اللہ ملی ایک کے مدت مجھمرا کرایک یمودی سے غلمہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

یمودی کا نام ابو الشحم تھا۔ آپ نے اس یمودی سے جو کے تمیں صاع قرض لئے تھے اور جو زرہ گردی تھی اس کا نام ذات الففول تھا۔ بعضوں نے کما آپ نے وفات سے پہلے یہ زرہ چھڑا لی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی وفات سک وہ گروی رہی۔ (وحیدی)

باب راہن اور مرتهن میں اگر کسی بات میں اختلاف ہو جائے یا ان کی طرح دو سرے لوگوں میں تو گواہی پیش کرنامد عی کے ذمہ ہے کو رنہ (منکر)مدی علیہ سے قتم لی جائے گی

(۲۵۱۲) ہم سے خلاد بن کی نے بیان کیا کہ ہم سے نافع بن عرفے بیان کیا کہ اہم سے نافع بن عرف بیان کیا کہ ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنما کی خدمت میں (دوعورتوں کے مقدمہ میں) لکھا تو اس کے جواب میں انہوں نے تحریر فرملیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ (اگر مدعی گواہ نہ پیش کر سکے) تو مدعیٰ علیہ سے فتم لی جائے گی۔

# وَغَيْرِهِمْ وَغَيْرِهِمْ

٣ ٢٥١٣ حَدْثَنَا قُنَيْهَ قَالَ حَدُثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا قَالَتْ: ((اشْتَرَى رَسُولُ الله عَنْهَا قَالَتْ: ((اشْتَرَى رَسُولُ الله عَنْهَ مِنْ يَهُودِيًّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ)). [راجع: ٨٠٠٨]

٦- بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ
 وَالْـمُوْتَهِنُ وَتُحْوِهِ
 تَّـتُ مَا الْمُوْتَهِنُ وَتُحْوِهِ

فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْـمُدَّعِي، وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْـمُدَّعَى عَلَيْه

٢٥١٤ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْتَى قَالَ
 حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
 قَالَ: ((كَتَبْتُ إِلَى إبْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَى:
 إِنَّ النَّبِيِّ ﴿ قَضَى أَنَّ الْيَحِيْنَ عَلَى
 الْمُدُّعَى عَلَيْهِ).

[طرفاه في : ٢٦٦٨، ٢٥٥٤].

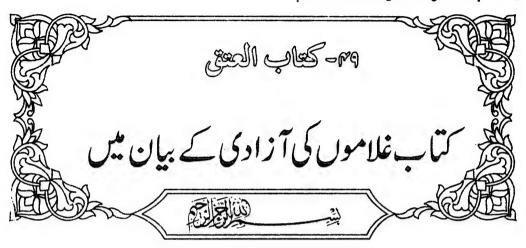
یہ اختلاف خواہ اصل رہن میں ہو یا مقدار شے مرہونہ میں مثلاً مرتمن کے تو نے زمین ورختوں سمیت گروی رکھی تھی اور میں ایک کیا ہے ہے اور ایک کے میں نے صرف زمین گروی رکھی تھی تو مرتمن ایک زیادت کا مدعی ہوا' اس کو گواہ لانا چاہئے۔ اگر گواہ نہ لائے تو رابمن کا قول فتم کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ شافعیہ کتے ہیں رہن میں جب گواہ نہ ہوں تو ہر صورت میں رابمن کا قول فتم کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ (وحیدی)

قَالَ حَدُّنَنَا جَوِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَن أَبِي قَالَ حَدُّنَنَا جَوِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَن أَبِي قَالَ حَدُّنَنَا جَوِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَن أَبِي وَائِلٍ قَالَ: ((قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقَ بِهَا مَالاً وَهُوَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ عَضْبَانٌ، ثُمُّ أُنْزَلَ اللهُ تَصْدِيْقَ ذَلِكَ: ﴿إِنْ عَلَيْهِ مَنْ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا وَلَيْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴾ [آل قَلِيلاً – فَقَرَأً إِلَى وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ [آل عمران: ٧٧].

ثُمُ إِنَّ الأَشْعَثُ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ: مَا يُحَدُّثُكُمُ أَبُو عَبْدِ الرُّحْمَنِ؟ قَالَ : فَحَدُّثْنَاهُ، قَالَ : فَقَالَ : صَدَق، لَفِي وَا للهِ فَحَدُّثْنَاهُ، قَالَ : فَقَالَ : صَدَق، لَفِي وَا للهِ أَنْزَلَتْ، كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِنْوٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ فَلَى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ وَهُو فِيْهَا فَاجِزً يَخْلِفُ وَلاَ يُبَالِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ وَهُو فِيْهَا فَاجِزً يَعْفِينَ يَسْتَجِقُ بِهَا مَالاً وَهُو فِيْهَا فَاجِزً لَيَعْفِينَ يَسْتَجِقُ بِهَا مَالاً وَهُو فِيْهَا فَاجِزً لَيَعْفِي اللهِ وَهُو فِيْهَا فَاجِزً لَقِي اللهِ وَهُو اللهِ وَاللهِ اللهِ وَاللهِ اللهِ فَعَلَى اللهِ اللهُ اللهُ وَهُو اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ وَهُو اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ وَهُو اللهَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ وَاللهِ اللهِ اللهُ اللهُ وَلَوْلُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ ا

[راجع: ٥٣٦٦، ٢٣٥٧]

(۲۵۱۵٬۱۱) ہم سے قتیہ بن سعید نے بیان کیا کما ہم سے جریر نے بیان کیا' ان سے منصور نے' ان سے ابو واکل نے کہ عبداللہ بن مسعود بناتي نے كماكہ جو شخص جان بوجھ كراس نيت سے جھوئي فتم کھائے کہ اس طرح دو سرے کے مال پر اپنی ملکیت جمائے تو وہ اللہ تعالی ہے اس حال میں ملے گاکہ اللہ تعالی اس پر غضبناک ہو گا۔ اس ارشاد کی تصدیق میں اللہ تعالی نے (سورہ آل عمران میں) یہ آیت نازل فرمائی "وہ لوگ جو اللہ کے عمد اور اپنی قسموں کے ذریعہ دنیا کی تھوڑی پونجی خریدتے ہیں" آخر آیت تک انہوں نے تلاوت کی۔ ابو واکل نے کہان کے بعد اشعث بن قیس مارے گھر تشریف لائے اور پوچھا کہ ابو عبدالرحمٰن (ابو مسعود ؓ) نے تم سے کون سی حدیث بیان کی ہے؟ انہوں نے کما کہ ہم نے حدیث بالاان کے سامنے پیش کردی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ انہوں نے بیج بیان کیا ہے۔ میرا ایک (یہودی) شخص سے کنویں کے معاملے میں جھگڑا ہوا تھا۔ ہم اپنا جھگڑا تم اپنے گواہ لاؤ ورنہ دوسرے فربق سے قتم لی جائے گی۔ میں نے عرض کیا بھریہ توقتم کھالے گااور (جھوٹ بولنے پر)اسے کچھ پرواہ نہ ہو گی۔ رسول کریم طافیا نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی کا مال ہڑپ کرنے کے لئے جھوٹی قشم کھائے تو اللہ تعالی سے وہ اس حال میں ملے گاکہ وہ اس پر نمایت غضبناک ہو گا۔ اللہ تعالی نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی۔ اس کے بعد انہوں نے وہی آیت پڑھی "جو لوگ اللہ کے عمد اور اپنی قسمول کے ذریعہ تھوڑی یو جی خریدتے س". آيت ﴿ ولهم عذاب اليم ﴾ تك اس مدیث سے یہ ثابت کرنا مقیمود ہے کہ مدی علیہ اگر جھوٹی قتم کھاکر کسی کا مال بڑپ کر جائے تو وہ عنداللہ بہت ہی برا مجرم گنگار ملعون قرار پائے گا اگرچہ قانونا وہ عدالت سے جھوٹی قتم کھاکر ڈگری عاصل کر چکا ہے گر اللہ کے نزدیک وہ آگ کے انگارے اپنے بیٹ میں واضل کر رہا ہے۔ پس مدی علیہ کا فرض ہے کہ وہ بہت ہی سوچ سمجھ کر قتم کھائے اور دنیاوی عدالت کے فیطے کو آخری فیصلہ نہ سمجھے کہ اللہ کی عدالت عالیہ کا معالمہ بہت سخت ہے۔



# ١- بَابُ في الْعُتقِ وَفَضْلِهِ قَولِهِ تَعَالَى :

﴿ فَكُ رَقَبَةٍ. أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَومٍ ذِي مَسْغَبَةٍ. يَيْهِمُ ذَا مَقْرَبَةِ ﴾ [البلد: ١٣-١٥].

#### باب غلام آزاد کرنے کاثواب

اور الله تعالى نے (سور الله ميس) فرمايا۔

دوسی گردن کو آزاد کرنایا بھوک کے دنوں میں سی قرابت داریتیم بحے کو کھانا کھلانا"

آریج میں اور ہو تو اس کی پرورش کرنے میں دگنا تواب ہے گریٹیم بچہ اگر رشتہ دار ہو تو اس کی پرورش کرنے میں دگنا تواب ہے۔ آیت قرآنی میں کی غلام کو آزاد کرنا یا غریب میٹیم کو بھوک کے وقت کھانا کھلانا ہر دو کام ایک ہی درجہ میں بیان کئے ہیں۔ دور حاضرہ میں عمد عتیق کی غلای کا دور ختم ہو گیا۔ پھر بھی آج مناثی اقتصادی غلامی موجود ہے جس میں ایک عالم گرفتار ہے۔ اس لئے اب بھی کی قرض دار کا قرض ادا کرا دینا۔ کی ناحق شکنجہ میں چینے ہوئے انسان کو آزاد کرا دینا اور میٹیم مسکینوں کی خبرلینا برے بھاری کار ثواب ہیں۔ جگہ جگہ کے فسادات میں گئے مسلم نیچ ادوارث میٹیم ہو رہے ہیں۔ گئے امیر امراء مساکین و فقراء کی معمول میں آ رہے ہیں۔ جیسا کہ حال ہی میں احمد آباد' چائے باسہ' چکردھرپور' پھر محیونڈی اور جل گاؤں کے حالات سامنے ہیں۔ ایسے معیب زدہ مسلمانوں کی مدد کرنا اور ان کو زندگی کے لئے سمارا دینا وقت کا بڑا بھاری کار خیر ہے۔ اللہ تعالی یمال سب کو امن و امان عطا کرے۔ آمین۔ لفظ "مسفون کی مدد کرنا اور ان کو زندگی کے لئے سمارا دینا وقت کا بڑا بھاری کار خیر ہے۔ اللہ تعالی یمال سب کو امن و امان عطا کرے۔ آمین۔ لفظ "مسفون کی مدد کرنا اور اس کو امن و امان عوا کہ کرے۔ آمین۔ لفظ "مسفون کی مدد کرنا اور اس کو امن و امان عوا کرے۔ آمین۔ لفظ "مسفون کی مدد کرنا اور اس کو اس کو امن و امان عوا کرے۔ آمین۔ لفظ "مسفون سعوب ہے جاع بھوک کے معنی میں ہے۔

(۲۵۱۷) ہم سے احمد بن بونس نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ مجھ سے واقد بن محمد نے

٧٥١٧ - حَدُّثَنَا أَخْتَمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي حَدَّثَنِي اللهِ عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ حَدَّثَنِي

واقِدُ بنُ محمدٍ قَالَ: حَدَّثِنِي سَفِيدُ بَنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيٌ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: قَالَ لَيْ فَلَ النّبِيُ اللّهِ عَنْهُ قَالَ النّبِيُ اللهِ عَنْهُ قَالَ النّبِيُ اللهِ اللهُ عَنْهُ قَالَ النّبِيُ اللهُ اللهُ عَنْهُ مَسْلِمًا اسْتَنْقَدَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النّه بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النّه النّارِ)). قَالَ سَمِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ: فَانْطَلَقْتُ النّارِ)). قَالَ سَمِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ: فَانْطَلَقْتُ النّارِ)). قَالَ سَمِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ: فَانْطَلَقْتُ اللّهُ بْنُ مَرْجَانَةً وَاللّهُ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ اللهِ بْنُ جَعْفَمٍ عَشْرَةَ آلاَفِ اللهِ بْنُ جَعْفَمٍ عَشْرَةَ آلاَفِ وَرْهَمٍ – أَوْ أَلْفَ دِيْنَارٍ – فَأَعْتَقَهُ)).

بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھ سے علی بن حسین کے ساتھی سعید بن مرجانہ نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بھی کی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالی اس غلام کے جسم کے ہر عضو کی آزاد ی کے بدلے اس شخص کے جسم کے بھی ایک ایک عضو کو دوز نے سے آزاد کرے گا۔ سعید بن مرجانہ نے بیان کیا کہ پھر میں علی بن حسین (زین العلدین روایتی) کے یہاں گیا (اور ان سے حدیث بیان کی) وہ ایٹ ایک غلام کی طرف متوجہ ہوئے۔ جس کی عبداللہ بن جعفردس بڑار درہم یا ایک بزار دینار قیمت وے رہے تھے اور آپ نے اسے بڑار درہم یا ایک بزار دینار قیمت وے رہے تھے اور آپ نے اسے آزاد کردیا۔

حضرت زین العابدین بن حسین بڑا تھ نے سعید بن مرجانہ سے یہ حدیث من کراس پر فوراً عمل کر دکھایا اور اپنا ایک ایسا قیتی غلام آزاد کر دیا جس کی قیت کے دس بزار درہم مل رہے تھے۔ جس کا نام مطرف تھا۔ مگر حضرت زین العابدین نے روپ کی طرف نہ دیکھا اور ایک عظیم نیکی کی طرف دیکھا۔ اللہ والول کی ہمی شان ہوتی ہے کہ وہ انسان پروری اور ہمدردی کو ہر قیمت پر عاصل کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن کو اولیاء اللہ یا عباد الرحمٰن ہونے کا شرف حاصل ہے۔

## باب كيماغلام آزاد كرناا فضل ب؟

(۲۵۱۸) ہم سے عبیداللہ بن موئی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابو مراوح نے اور ان سے ابو ذر غفاری بناٹھ نے کہ میں نے رسول اللہ طافی سے پوچھا کہ کون ساعمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانااور اس کی راہ میں جاد کرنا۔ میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا 'جو سب سے زیادہ قبتی ہو اور مالک کی نظر میں جو بہت زیادہ بیند ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے بید نہ ہو سکا؟ آپ بہت زیادہ بیند ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے بید نہ ہو سکا؟ آپ نے فرمایا 'کہ پھر کی مدد کریا کسی بے ہنرگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں بید بھی نہ کرسکا؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جے تم خود اسٹے اور کرو گے۔

#### ٧- بَابُ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

[طرفه في: ٥١٧١٦].

٨ ٢ ٥ ٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ أَبِي ذَرِّ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ قَالَ: ((سَأَلْتُ النَّبِيِّ فَيْهَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيْمَانُ باللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِهِ)). قُلْتُ فَأَيُ باللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِهِ)). قُلْتُ فَأَيُ الرُقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَغلاها ثَمنًا، وأَنفَسُها عندَ أَهلِها)). قلتُ: فإنْ لَمْ أَفْعَلُ؟ قَالَ: ((تُعِينُ ضائعًا، أَو تَصنَعُ لأَخْرَقَ)). قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلُ؟ قَالَ: ((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَهَا صَدَقَةٌ رَرَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَهَا صَدَقةٌ تَصَدُّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ)). قیمی غلام اچھا بہترین ماہر کاریگر خواہ کی بھی مفید فن کا ماہر ہو ایسا غلام مالک کی نظر میں اس لئے بیارا ہوتا ہے کہ وہ روزانہ اچھی کمائی کر لیتا ہے۔ ایسے کو آزاد کرنا بڑا کار ثواب ہے یا پھرایسے انسان کی مدد کرنا جو بے ہنر ہونے کی وجہ ہے پیشان حال ہو: اللهم ابد الاسلام والمسلمین. آمین حدیث میں صانع کا لفظ بمعنی کاریگر ہے کوئی بھی حلال پیشہ کرنے والا مراد ہے۔ بعضوں نے لفظ ضابعا روایت کیا ہے ضاد معجمہ سے تو اس کے معنے یہ ہونگے جو کوئی تاہ حال ہو یعنی فقرو فاقد میں مبتلا ہو کر ہلاک و برباد ہو رہا ہو)

٣- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعِتَاقَةِ فِي
 الْكُسُوفِ أَوْ الآيَاتِ

٣٥١٩ حَدْثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدْثَنا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةً عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةً عَنْ فَاطِمَةً بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءً عُرْوَةً عَنْ فَاطِمَةً بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءً بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: ((أَمَرَ النَّيِيُ فَي كُسُوفِ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ)). [راجع: ٨٦]

تَابَعَهُ عَلِيٍّ عَنِ الدُّرْوَارْدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ. • ٢٥٢ - حَدُّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدُّثَنَا عِثَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ حَدُّثُنَا عِثَامٌ قَالَ حَدُّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: ((كُنَّا نُوْمَرُ عِنْدُ الْخُسُوفِ بِالْهَتَاقَةِ)). [راجع: ٨٦]

بلب سورج گر ہن اور دو سری نثانیوں کے وقت غلام آزاد کرنامستحب ہے

(۲۵۱۹) ہم سے موئی بن مسعود نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے

ذاکدہ بن قدامہ نے بیان کیا ان سے ہشام بن عردہ نے ان سے

فاطمہ بنت منذر نے اور ان سے اساء بنت الی بکررضی اللہ عنما نے

بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے سورج گر بن کے وقت

غلام آزاد کرنے کا تھم فرمایا ہے۔ موئی کے ساتھ اس حدیث کو علی

بن مدینی نے بھی عبدالعزیز دراوردی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے

ہشام سے۔

(۲۵۲۰) ہم سے محد بن ابی بکرنے بیان کیا' انسوں نے کہا ہم سے عثام نے بیان کیا' ان سے فاطمہ نے بیان کیا' ان سے فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا اور ان سے اساء بنت ابی بکررضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ ہمیں سورج گر ہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جا تا

چاند سورج کاگر بہن آثار قدرت میں ہے ہے۔ جن ہے اللہ پاک اپنے بندوں کو ڈراتا اور بٹاتا ہے کہ یہ ساراعالم ایک نہ ایک دن ای طرح نہ و بالا ہونے والا ہے۔ ایسے موقع پر غلام آزاد کرنے کا تھم دیا گیا جو بہت بڑی نیک ہے اور نوع انسانی کی بڑی خدمت جس کا صلہ یہ کہ اللہ پاک اس غلام کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ المحمد لله اسلام کی ای پاک تعلیم کا ثمرہ ہے کہ آج دنیا ہے ایسی غلامی تقریباً ناپید ہو پھی ہے ' نیکیوں کی ترغیب کے سلسلہ میں قرآن پاک و احادیث نبوی کا ایک بڑا حصہ غلام آزاد کرانے کی ترغیبات سے بھر پور ہے۔ اس سے یہ بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کی نگاہ میں انسانی آزادی کی کا الزام کی قدر قدر و قیمت ہے اور انسانی غلامی کتنی خدموم شئے ہے۔ تعجب ہے ان مغرب ذدہ ذہنوں پر جو اسلام پر رجعت پہندی کا الزام کی قادر اسلام کو انسانی ترقی و آزادی کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو انصاف کی آئھوں سے تعلیمات اسلام کا مطالعہ کرنا

٤ - بَابُ إِذَا أُغْتِقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ،

باب اگر مشترک غلام یالونڈی

# 40

#### کو آزاد کردے

(۲۵۲۱) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عبید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عبید نے بیان کیا کا ن سے سالم نے اور ان سے سالم نے اور ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم مٹھی نے فرمایا دو ساجھوں کے درمیان ساجھے کے غلام کو اگر کسی ایک ساجھی نے آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو باقی حصوں کی قیمت کا اندازہ کیا جائے گا۔ پھر (اس کی طرف سے) پورے غلام کو آزاد کردیا جائے گا۔

(۲۵۲۲) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی ' انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر بی شا نے کہ رسول اللہ ملتی ہے نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام میں اپنے جھے کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ غلام کی پوری قیمت ادا ہو سکے تو اس کی قیمت انساف کے ساتھ لگائی جائے گی اور باقی ساجھیوں کو ان کے جھے کی قیمت (اس کے مالے مال سے) دے کر غلام کو اس کی طرف سے آزاد کر دیا جائے گا۔ ورنہ غلام کا جو حصہ آزاد ہو چکا وہ ہو چکا۔ باقی حصوں کی آزادی کے لئے غلام کو خود کو شش کر کے قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(۲۵۲۳) ہم سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا' ان سے ابواسامہ نے بیان کیا' ان سے عبید اللہ نے ' ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے جھے کو آزاد کیا اور اس کے پاس غلام کی پوری قیمت ادا کرنے کے لئے مال بھی ہے تو پورا غلام اسے قلام کی پوری قیمت ادا کرنے کے لئے مال بھی ہو جس سے آزاد کرانا لازم ہے لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس سے پورے غلام کی صبح قیمت ادا کی جاسکے۔ تو پھر غلام کاجو حصہ آزاد ہو گیاوی آزاد ہوا ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا' ان سے بشرنے بیان کیا اور ان سے مسدد نے اختصار کے ساتھ۔

أَوْ أَمَة بَيْنَ الشُّرَكَاءِ
- حَدُّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدُثَنَا سُفْيَالُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهِ عَنْ أَبْيهِ رَضِيَ اللهِ عَنْ عَمْرٍ اللَّبِيِّ فَلَا : ((قَالَ مَنْ أَنْشِ فَإِنْ كَانَ مُوسِزَا مَنْ أَنْشِ فَإِنْ كَانَ مُوسِزَا

قُوَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ)). [راجع: ٢٤٩١]

٣ ٢٥٢٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكَ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ بَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَىٰ ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكاً لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُومً الْعَبْدُ قِيْمَةَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُومً الْعَبْدُ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهم وَعَتَى عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهم وَعَتَى عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهم وَعَتَى عَدْلٍ فَأَعْلَى شُرَكَاءَهُ حَصَصَهم وَعَتَى عَدْلٍ فَلَا عَتَى مِنْهُ مَا عَتَى)).

[راجع: ۲٤۹۱]

7077 حَدْثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِي أُسَمَاعِيْلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةً عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ مَا لَهُ مَالٌ يَبَلُغُ فَعَلَيْهِ عِنْقُهُ كُلُهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبَلُغُ فَعَلَيْهِ قِيْمَةَ فَعَلَيْهِ قِيْمَةَ فَعَلَيْهِ قِيْمَةً عَدْل، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوِّمُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْل، فَأَعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ)). [راجع: عَدْل، فَأَعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ)). [راجع: ٢٤٩١]

حَدَّثَنَا مُسَدِّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشُرَّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ . . اخْتَصَرهُ.

٢٥٧٤ حَدَّثَنَا أَبُو النَّهْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ هُمَرَ رَضِيَ اللَّهِ عَنْ الْنِي اللَّهِ عَنِ ابْنِ هُمَرَ رَضِيَ اللَّهِ عَنْ النِّي اللَّهِ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَى نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكِ أَوْ شِوْكًا لَهُ فِي عَبْدِ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتَهُ بَعْدِ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتَهُ بَعْدِ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتَهُ بَعْدِ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتَهُ فَيْمَةِ الْفَدْلِ فَهُو عَيْدِينٌ. قَالَ نَافِعٌ : وَإِلاَّ فَقَدَ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ. قَالَ أَيُوبُ: لاَ أَدْرِي أَشَيْءً قَالَهُ نَافِعٌ، أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ الْمُعْلَى الْهُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ اللْعُلِمُ اللَّهُ اللْعُلُولَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْعُلِمُ اللَّهُ اللْعُلْمُ ا

(۲۵۲۳) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کما ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ان سے ابو النعمان نے بیان کیا کما ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ان سے ابوب سختیانی نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عربی ان کے نہی کریم ماٹھ ہے کے غلام کا ابنا حصہ آزاد کردیا۔ یا (آپ ملٹے ہے کہ الفاظ فرمائے شرکالہ فی عبد (شک راوی حدیث ابوب سختیانی کو ہوا) اور اس کے پاس اتامال بھی تعاجم سے پورے غلام کی مناسب قیمت اوا کی جا سکتی تھی تو وہ غلام پوری طرح آزاد سمجھا جائے گا۔ (باقی حصوں کی قیمت اس کو دئی ہوگی) نافع نے بیان کیا ورنہ اس کاجو حصہ آزاد ہو کیا ابس وہ آزاد ہو گیا ہی خود نافع نے گیا۔ ابوب نے کما کہ جمعے معلوم نہیں ہے (آخری کھڑا) خود نافع نے اپنی طرف سے کما تھایا ہے بھی حدیث میں شائل ہے۔

الین ہے عبارت والا فقد عنق منه ما عنق حدیث میں وافل ہے یا نافع کا قول ہے۔ مگر اور راویوں نے جیسے عبیداللہ اور مالک وغیرہ بیں' اس فقرے کو حدیث میں وافل کیا ہے اور وہی راجے ہے۔

فضیل بن سلیمان نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم ہے موک بن عقبہ فضیل بن سلیمان نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم ہے موک بن عقبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم ہے موک بن عقبہ رضی اللہ عنما غلام یا باندی کے بارے میں بیہ فتوی دیا کرتے تھے کہ اگر وہ کی سابھیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر وے تو این عمر رضی اللہ عنما فرماتے تھے کہ اس مخص پر پورے غلام کے آزاد کرانے کی ذمہ داری ہوگی لیکن بیہ اس صورت میں جب مخص نہ کور کے پاس اتنا مال ہو جس سے پورے غلام کی قیت اوا کی کردو سرے سابھیوں کو قیت اوا کی جا سے غلام کی مناسب قیت لگا کردو سرے سابھیوں کو قیت اوا کی جا سے غلام کی مناسب قیت لگا کردو سرے سابھیوں کو ان کے حصول کے مطابق اوا نیگی کردی جائے گی اور غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ابن عررضی اللہ عنمایہ فتوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیا جائے گا۔ ابن عررضی اللہ عنمایہ فتوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بن سعید اور اساعیل بن امیہ بھی نافع سے اس حدے کو دوایت بن سعید اور اساعیل بن امیہ بھی نافع سے اس حدے کو دوایت کرتے ہیں' وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنماسے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں' وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنماسے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخضرطور پر۔

آخَتَقَ نَصِيْبًا فِي عَبْدِ
 وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْمَبْدُ غَيْرَ
 مَشْقُوقِ عَلَيْهِ، عَلَى نَـحْوِ الْكِتَابَةِ

باب اگر کسی شخص نے ساجھے کے غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور وہ نادار ہے تو دو سرے ساجھے والوں کے لئے اس سے محنت مزدوری کرائی جائے گی جیسے مکاتب سے کراتے ہیں'اس پر سختی نہیں کی جائے۔

الیمنی خواہ مخواہ اس پر جر نہیں کیا جائے گا بلکہ اس سے محنت نہ ہو سکے تو جتنا آزاد ہوا اتنا آزاد 'بلق حصہ غلام رہے گا۔ یہ اسکی خواہ معناری نے اس حدیث کے دونوں الفاظ میں تطبیق دی ' یعنی بعض روایتوں میں یوں آیا ہے۔ والا فقد عنق منه ما عنق اور بعضوں میں یوں آیا ہے۔ استسمی غیر مشقوق علیه امام بخاری روایتے کا مطلب یہ ہے کہ پہلی صورت جب ہے کہ غلام محنت مشقت اور کمائی کے قابل ہو۔

ایک دور وہ بھی تھا کہ کی ایک غلام کو کی آدی ال کر خرید لیا کرتے تھے۔ اب اگر ان سابھیوں میں سے کوئی فخض اس غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کرنا چاہتا تو اس کے لئے اسلام نے یہ تھم صادر کیا کہ پہلے اس غلام کی صبح قیت تجویز کی جائے۔ پھراپنا حصہ آزاد کرنے والا اگر ملادار ہے تو باتی حصہ داروں کو تخیینہ کے مطابق ان کے حصوں کی قیتیں ادا کر دے اس صورت میں وہ غلام کھل آزاد ہو کیا۔ اگر وہ فخص مالدار نہیں ہے تو پھر صرف ای کا حصہ آزاد ہوا ہے۔ باتی حصص غلام خود محنت مزدوری کر کے ادا کرے۔ ای صورت میں وہ بوری آزادی حاصل کر سکے گا۔

اس مدیث کو حضرت امام بخاری ؓ نے مخلف طرق سے کی جگہ ذکر فرمایا ہے اور اس سے بہت سے مسائل کا استباط کیا ہے۔ اس روشن حقیقت کے ہوتے ہوئے کہ حضرت امام بخاری رہ تھے آیات و احادیث سے مسائل کے استباط کرنے میں ممارت تامہ رکھتے میں مچھ ایسے متعصب فتم کے لوگ بھی ہیں جو حضرت امام بخاری رہ تھے کو غیر فقیہ قرار دیتے ہیں جو ان کے تعصب اور کور باطنی کا کھلا جوت ہے۔

مصرت مجہد مطلق امام بخاری روائی کو غیر نقیہ قرار دینا انتہائی کور باطنی کا ثبوت ہے گر جو لوگ بڑی دلیری سے محابی رسول معطرت ابو ہریرہ دفائی تک کو غیر فقیہ قرار دے کر رائے اور قیاس کے خلاف ان کی صبح احادیث رد کر دینے کا فتویٰ دے دیتے ہیں' ان کے لئے معرت امام الدنیا فی الحدیث امام بخاریؓ کے لئے ایسا کہنا کچھ بعید از قیاس نہیں ہے۔

٣٧٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءِ قَالَ حَدِيْرُ بْنُ الْمَا يَحْمَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَادِمَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَادِمَ قَالَ: حَدَّقَنِي حَادِمٍ قَالَ: حَدَّقَنِي النَّهِ بْنُ آنَسٍ بْنِ مَالِكِ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ لَيُسْتُورُ بْنِ مَالِكِ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ نَهِيْكُ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ مَالِكِ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ نَهِيْكُ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ مَالِكِ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ نَهِيْكُ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ مَالِكِ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ فَيَهُ قَالَ: نَهِيْكُ عَنْ أَبِي هُرِيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُ فَيْكُ ((مَنْ أَغْتَقَ شَقِيْصًا مِنْ قَالَ النَّبِيُ فَيْكُ ((مَنْ أَغْتَقَ شَقِيْصًا مِنْ

عَبْدِ . .ح)). [راجع: ٢٤٩٢]

٢٥٢٧ حَدُّثُنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُّثَنَا يَزِيْدُ

(۲۵۲۷) ہم سے احمد بن افی رجاء نے بیان کیا' انہوں نے کہاہم سے کی بن آدم نے بیان کیا' کہا ہم سے جربر بن حازم نے بیان کیا' کہا ہیں نے قادہ سے سنا' کہا کہ مجھ سے نظر بن انس بن مالک نے بیان کیا' ان سے بشیر بن نبیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا۔

(۲۵۲۷) (دوسری سند) ہم سے مسدد نے بیان کیا کماہم سے بزید بن

بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةً عَنِ النَّصْرِ بْنِ نَهِيلُكِ عَنْ النَّصْرِ بْنِ نَهِيلُكِ عَنْ النَّصِي الله عَنْهُ اَنَّ النَّعِيَّ الله عَنْهُ اَنَّ النَّعِيَّ الله عَنْهُ اَنَّ النَّعِيَّ الله عَنْهُ اَنَّ النَّعِيَّ الله عَنْهُ الله إِنْ الله عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالً، وَإِلاَّ قُومً عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ كَانَ لَهُ مَالً، وَإِلاَّ قُومً عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ كَانَ لَهُ مَالً، وَإِلاَّ قُومً عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِي بِهِ عَنْ مَسْتُهُ مَالً، وَإِلاَّ قُومً عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِي بِهِ عَنْ مَسْتُهُ مَالًى وَعُومَى إِنْ عَجَاجٍ وَآبَانَ وَمُومَى إِنْ تَعَلَيْهِ عَنْ قَتَادَةً . . المحتصرة شَعْدُهُ شَعْدُ.

٦- بَابُ الْـخَطَإِ وَالنَّسْيَانِ فِي الْمِتَاقَةِ وَالطَّلاَقِ وَنَحْوهِ،

ولا عِتَاقَةَ إِلاَّ لِوَجْهِ اللهِ تَمَالَى وَقَالَ النَّبِيُّ ﴿ اللهِ تَمَالَى وَقَالَ النَّبِيُّ ﴿ اللهِ اللهِ مَا نَوَى ) . وَقَالَ النَّبِيُّ لِلنَّاسِي وَالْمُخْطِيء.

٨٧ ٥٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْفَرٌ عَنْ قَتَادَةً عَنْ مُشْقَالُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْفَرٌ عَنْ قَتَادَةً عَنْ زُرَارَةً بْنِ أُوفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ فَيَّا: ((إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ أُمْتِي مَا وَسُوسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَيْ عَنْ أُمْتِي مَا وَسُوسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَيْمْ تَعْمَلُ أَوْ تَكَلَّمَ)).

[طرفاه في: ٢٦٦٩، ٢٦٦٤]. ١

اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح نکالا کہ جب وسوسے اور ول کے خیال پر مؤاخذہ نہ ہوا تو جو چیز خالی زبان سے استیکی استیک بھول چوک کر نکل جائیں ان پر بطریق اولی مؤاخذہ نہ ہوگا۔ یا وسوسے اور دل کے خیال پر مؤاخذہ اس وجہ سے نہیں ب کہ وہ دل پر آن کر گزر جاتا ہے جمتا نہیں۔ ای طرح جو کلام زبان سے گزر جائے قصدنہ کیا جائے تو اس کا تھم بھی وسوسے کی طرح ہو گاکیونکہ دل اور زبان دونوں انسانی اعضاء ہیں اور دونوں کا تھم ایک ہے۔

ذریع نے بیان کیا ان سے سعید بن ابی عردبہ نے ان سے قادہ نے ان سے نفر بن انس نے ان سے بشیر بن نمیک نے اور ان سے ابو ہریہ بڑھ نے کہ نمی کریم ماڑھ اس نے فرایا جس نے کی ساتھ کے فلام کا ابنا حصہ آزاد کیا تو اس کی پوری آزادی اس کے ذمہ ہے۔ بشرطیکہ اس کے پاس مالی ہو۔ ورنہ غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے اپنے ابقیہ حصول کی قیمت اوا کرنے کی) کوشش کے لئے کہا جائے گا۔ لیکن اس پر کوئی سختی نہ کی جائے گی۔ سعید کے ساتھ اس جدیث کو تجاج بن مجاج اور ابان اور موئی بن خلف نے بھی قادہ سے دوایت کیا۔ شعبہ نے اسے مخفر کردیا ہے۔

باب اگر بھول چوک کر کسی کی زبان سے عماق (آزادی)یا طلاق یا اور کوئی ایسی ہی چیز لکل جائے

اور آزادی صرف خداکی رضا مندی کیلئے کی جاتی ہے اور نبی کریم میں اور کا در ملا "مر انسان کو اسکی نیت کے مطابق اجر ملائے" اور بھولنے والے اور خلطی سے کوئی کام کر بیٹھنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

(۲۵۲۸) ہم سے جمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے صعر نے بیان کیا کا ان سے قادہ نے ان سے زرارہ بن اوفی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اللہ تعالی نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب تک وہ انہیں عمل یا زبان پر نہ لاکیں۔

(۲۵۲۹) ہم سے محربن کیرنے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان

بن عيبيذ نے بيان كيا انهول نے كها جم سے يكي بن سعيد نے بيان كيا ا ان سے محمد بن ابراہیم تھی نے ان سے علقمہ بن و قاص لیش نے 'کما کہ میں نے عمربن خطاب رضی اللہ عنہ سے سناکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر مخص کو اس ک نیت کے مطابق پھل ماتا ہے۔ پس جس کی جرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہو' وہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے سمجھی جائے گی اور جس کی جرت دنیا کے لئے ہوگی یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے تو یہ ہجرت محض ای کے لئے ہو گی جس کی نبیت ہے اس نے ہجرت کی ہے۔ ٧٥٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدُثَنَا يَحْنَى بْنُ سَهِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ النَّيْمِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْن وَقُاصِ اللَّيْثِيُّ قَالَ: سَمِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ اللَّهِ قَالَ: ((الأَعْمَالُ بِالنَّيْةِ وَلِإِمْرِيءِ مَا نُوَى: فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)). [راجع: ١]

اس مدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔ اوام بخاری ؒ نے اس مدیث سے یہ نکالا ہے کہ جب ہر کام کے درست ہونے کیلئے نیت شرط ہوئی تو اگر کسی مخص کی طلاق کی نیت نہ بھی لیکن بے اختیار کمنا کچھ چاہتا تھا زبان سے یہ نکل کیا انت طالق تو طلاق نہ پڑے گ (وحيدي)

مترجم کمتاہے کہ بیدول کی بات اور نیت کامعالمہ ہے۔ صاحب معالمہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بارے میں خود این دل ہے فیصلہ کرے اور خدا کو حاضر نا ظرجان کر کرے اور پھرخود ہی اپنے بارے میں فتویٰ لے کہ وہ الی مطلقہ کو واپس لا سکتا ہے یا نہیں۔ جو لوگ بحالت ہوش و حواس اپنی عورتوں کو صاف طور پر طلاق ویتے ہیں 'بعد میں حیلے بمانے کرکے واپس لانا چاہتے ہیں۔ ان کو جان لینا عاب كد طال مون ك ماوجود طلاق عندالله نمايت على مبغوض ب-

> ٧- بَابُ إِذَا قَالَ لِعَبْدِهِ هُوَ اللهِ وَنَوَى الْعِنْقُ، الإِشْهَادُ فِي الْعِنْقِ

باب ایک مخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام سے كمددياكدوه الله كے لئے ب (توده آزاد موكيا) اور آزادى كے ثبوت كے لئے گواہ (ضرورى بي)

(۲۵۳۰) ہم سے محدین عبداللہ بن نمیرنے بیان کیا ان سے محدین بشرنے 'ان سے اساعیل نے 'ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہربرہ والله فالله في المام قبول كرف ك ارادك س (مديد ك لئے) نکلے تو ان کے ساتھ ان کاغلام بھی تھا۔ (راستے میں) وہ دونوں ایک دوسرے سے مچھڑ گئے۔ چرجب ابو ہریرہ بناٹھ (مدینہ بیٹنے کے بعد) حضور اكرم متنايم كي خدمت ميل بيشي موسئ تنص توان كاغلام بهي اجانك آئيا۔ آپ نے فرمايا ابو مريه ! يه لو تممارا غلام بھي آئيا۔

• ٢٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بَنِ بِشْرِ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ أَنَّهُ لَـمًّا أَقْبَلَ يُرِيْدُ الإِصْلاَمَ - وَمَعَهُ غُلامُهُ - ضَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَبُوهُرَيْوَةَ جَالِسٌ مَعَ النِّي ﴿ فَقَالَ النَّبِي ﴿ ((يَا أَبَا هُوَيْوَةَ

ابو ہررہ بناتھ نے کما عضور! میں آپ کو گواہ بنا تا ہوں کہ بدغلام اب

آزاد ہے۔ راوی نے کما کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ پہنچ کرید

هَذَا غُلاَمُكَ قَدْ أَتَاكَ))، فَقَالَ: أَمَّا إِنِّي أَشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٍّ. قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُولُ: يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفُر نَجَّتِ

آأطرافه في : ٢٥٣١، ٣٥٣٣، ٢٤٣٩٣.

ہے پیاری کو عظمن ہے اور کمی میری رات یر دلائی اس نے دارالکفر سے مجھ کو نجات

(۲۵۳۱) ہم سے عبداللہ بن سعید نے بیان کیا کما ہم سے ابو اسامہ

نے بیان کیا' کہا ہم ہے اساعیل نے بیان کیا' ان سے قیس نے اور ان

ے ابو ہریرہ رفائد نے کہ جب میں نی کریم سائیل کی فدمت میں عاضر

آیہ جملے حالانکہ آزادی کے لئے گواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گرامام بخاریؓ نے اس کو اس لئے بیان کیا کہ باب کی حدیث میں حضرت ابو ہریرہ بھٹھ نے آنحضرت مٹھی کو گواہ کر کے اپنے غلام کو آزاد کیا تھا۔ بعضوں نے کما امام بخاری کی غرض یہ ب کہ غلام کو یوں کہنا ''وہ الله کا ب'' اس وقت آزاد ہو گاجب کنے والے کی نیت آزاد کرنے کی ہو اگر کچھ اور مطلب مراد رکھے تو وہ آزاد نہ ہو گا۔ آزاد کرنے کے لئے بعضے الفاظ تو صریح ہیں جیسے کہ وہ آزاد ہے یا میں نے تھے کو آزاد کر دیا۔ بعضے کتاب ہیں جیسے وہ اللہ کا ب یعنی اب میری ملک اس پر نمیں رہی وہ اللہ کی ملک ہو گیا۔

شع کھے تھے

٢٥٣١ - حَدَّثُنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((لَـمًا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ فِي الطُّريْق: يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَانِهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ قَالَ: وَأَبَقَ مِنَّى غُلامٌ لِي فِي الطُّريْق، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمتُ عَلَى النَّبِيِّ ﴿ فَهَا يَعْتُهُ، فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الفُلاَمُ، فَقَالَ لِيْ رَسُولُ اللهِ اللهِ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، هَذَا غُلاَمُكَ)). فَقُلْتُ : هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ، فَأَعْتَقَتْهُ). لَمْ يَقُلْ أَبُه

كُرَيْبِ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ ((حُرًّ)).

[راجع: ۲۵۳۰]

ہوا تھاتو آتے ہوئے رائے میں پیر شعر کہاتھا ہے پیاری کو تھن ہے اور مبی میری رات پر دلائی اس نے دارالکفر سے مجھ کو نجات انہوں نے بیان کیا کہ راہتے میں میراغلام مجھ سے پچھڑ گیاتھا۔ پھرجب میں نبی کریم سائیل کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسلام پر قائم رے کیلئے میں نے آپ سے بیعت کرلی۔ میں ابھی آپ کے پاس بیضای ہوا تھا كدوه غلام وكهائى ديا - رسول كريم ما ينجاب فرمايا ابو جريره إبيد وكيه تيرا غلام بھی آگیا۔ میں نے کما حضور وہ اللہ کے لئے آزاد ہے۔ پھر میں نے اسے آزاد کردیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابو کریب نے (اپی روایت میں) ابو اسامہ سے میر لفظ نہیں روایت کیا کہ وہ آزاد ہے۔

بعض کتے ہیں کہ یہ شعر ابو ہریرہ کے غلام نے کما تھا۔ بعض نے اسے ابو مرثد غنوی کا بتلایا ہے۔ ابو اسامہ کی روایت میں اتنا ہی ے کہ وہ اللہ کے لئے ہے۔ ابو کریب والی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب المفازی میں وصل کیا ہے۔

(۲۵۳۲) ہم سے شاب بن عباد نے بیان کیا کما ہم سے ابراہیم بن الميد نے بيان كيا ان سے اساعيل نے ان سے قيس نے كه جب ابو برم و رضى الله عنه آرہے تھے توان کے ساتھ ان کاغلام بھي تھا'

٢٥٣٢ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ خُمَيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ قَالَ: ((لَـمَّا أَقْبَلَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَمَعَهُ غُلَامَهُ - وَهُوَ يَطْلُبُ الإِسْلاَمَ، فَصَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ . - بِهَذَا وَقَالَ - أَمَّا إِنِّي أَشْهِدُكَ أَنَّهُ اللهِ).[راحم: ٢٥٣٠]

حضرت ابو ہریرہ بڑی کی نیت آزاد کرنے ہی کی تھی' اس لئے انہوں نے بیہ لفظ استعال کئے اور آنخضرت سٹیجیا کو اس معالمہ پر گواہ بنایا' ای سے بلب کا مضمون ثابت ہوا۔

٨- بَابُ أُمَّ الْوَلَدِ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مِنْ أَشَرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبُّهَا)).

بلب ام ولد كابيان

ابو ہریرہ رفاقتہ نے نی کریم ماٹھ کیا ہے روایت کیا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو

خ

آئی ہے ۔ امام اللہ کو اللہ ہو اللہ کو جند اکثر علاء یہ کتے ہیں کہ وہ مالک کے مرفے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ امام ابو اللہ علیہ اللہ کے مرفے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ امام ابو اللہ علیہ اس طرف کتے ہیں۔ بعض علاء نے کما وہ آزاد نہیں ہوتی اور اس کی بچ جائز ہے۔ ترجیح قول اول بی کو حاصل ہے۔ قیامت کی نشانی والی حدیث امام بخاری اس لئے لائے تاکہ اشارہ ہوکہ ام ولد کی بچ جائز نہیں اور ام ولد کا بکنا یا اس کا اپنی اولاد کی ملک میں رہتا قیامت کی نشانی ہے۔

قال الطبیبی هذا من اقوی الدلائل علی بطلان بیع امهات الاولاد و ذلک ان الصحابة لو لم یعلموا ان الحق مع عمر لم ینابعوه علیه ولم یسکنوا عنه (حاشیه بهخاری ج : ا / ص : ۱۳۴۴) لینی طبی نے کما کہ حضرت عمر بزائد کا بی فیملہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ اوالد والی لونڈی کا بیچنا باطل ہے۔ اگر صحابہ کرام بید نہ جائے کہ حق عمر بزائد کے ساتھ ہے تو وہ نہ اس بارے میں حضرت عمر بزائد کی ا تباع کرتے اور نہ اس فیملہ پر خاموش رہے۔ پس ٹابت ہوا کہ حضرت عمر بزائد کا فیملہ بی حق تھا۔

القاظ عدیث بن تلدالامة ربها کے قبل شارحین کھتے ہیں۔ الرب لفة السید والمعالک والمعربی والمنعم والمعراد ههنا المونی معناه الساع الاسلام واستبلاء اهله علی الترک واتحاذهم سواری وافا استولد المجارية کان الولد بمنزلة ربها لانه ولد سیدها ولانه فی الحسب کابیه اولان الاساء یلدن المعلوک فتفتیر الامام من جملة الرعایا او هو کتابة عن عقوق الاولاد بان یعامل الولد امه معاملة السید امته الن اشرح بعنادی پینی رب لفت علی سید اور مالک اور مملی اور مشم کو کما جاتا ہے یملی مولا مراد ہے۔ لیتی یہ کہ اسلام بمت وسیع ہو جائے گا اور مملمان ترکون پر عالب آکر ان کو قلام بنالیس کے اور جب لونڈی کچہ جنے تو گویا اس نے خود اپنے مالک کو جنم دیا۔ اسلنے کہ وہ اسکے مالک کا بچہ ہے یا وہ حسب میں اسپنے بلب کے مائد ہے یا یہ کہ لونڈیاں بادشاہوں کو جنم رکا میں مام بھی رعایا میں ہو جائیں گے۔ یا

اس جلہ میں اولاد کی نافرانیوں پر اشارہ ہے کہ اولاد اپنی مال کے ساتھ ایبا برباؤ کرے گی جیسا کہ ایک لونڈی کے ساتھ اس کا آقا برباؤ

كرتا ہے۔ يہ بھى ہو سكتا ہے كہ قرب قيامت كى ايك يہ بھى نشانى ہے كہ لونڈيوں كى اولاد بادشاہ بن جائے گى۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲۵۳۳۳) م سے ابوالیمان نے بیان کیا کمامم کوشعیب نے خروی ان سے زہری نے بیان کیا ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی الله عنهانے فرملیا عتب بن الى وقاص نے استے بھائی سعد بن الى وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کے بیج کو اب قبضه مس لے لیں۔ اس نے کماتھا کہ وہ لڑکامیرا ہے۔ پھرجب فتح مكد ك موقع ير رسول كريم ملي إلمر) تشريف لائ الوسعد في دمعه کی باندی کے لڑے کو لے لیا اور رسول کریم مٹی کی فدمت میں عاضر ہوئے عبد بن زمعہ بھی ساتھ تھے۔ سعد فے عرض کیا کیا رسول الله! يه ميرے بعائي كالركا ہے۔ انہوں نے مجھے وصيت كى على كريد انمیں کالرکاہے۔ لیکن عبد بن زمعہ نے عرض کیایارسول اللہ! بدمیرا بھائی ہے۔ جو زمعہ (میرے والد) کی باندی کا لڑکا ہے۔ انہیں کے "فراش" يرپيدا جواب- رسول الله صلى الله عليه وسلم ف زمعه كى باندی کے لڑکے کو دیکھا تو واقعی وہ عتبہ کی صورت پر تھا۔ لیکن آپ نے فرمایا' اے عبر بن زمعہ! یہ تمماری برورش میں رہے گا۔ کیونکہ بچہ تہمارے والد ہی کے "فراش" میں پیدا ہوا ہے۔ آپ نے ساتھ بی به بھی فرما دیا که "اے سودہ بنت زمعہ! (رضی الله عنها ام المؤمنين) اس سے بردہ کیا کر" یہ ہدایت آپ نے اس لئے کی تھی کہ ي مي عتب كي شابت د كيدلي تقى سوده رضى الله عنما آ مخضرت صلى الله عليه وسلم كي بيوي تفيس-

٧٥٣٣ حَدُثَنَا أَبُو الْيَمَان قَالَ أَخْبَرَنَا شُفَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةً بْنُ الزُّبَيرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((أَنْ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصِ عَهِدَ إِلَى أَخِيْهِ سَمَّدِ بْنِ أَبِي وَقُاصِ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةً : إِنَّهُ ابْنِي. فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيْدَةِ رَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ الله وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةً. فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا ابْنُ أَخِي، عَهدَ إِلَى أَنَّهُ ابْنَهُ. فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا أَخِي، البُّنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ 👪 إِلَى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاش أَبِيْهِ. قَالَ رَسَوُلُ اللَّهِ ﷺ: ((احْتَجبي مِنْهُ يًا سَوْدَةَ بنْتَ زَمْعَةَ)). مِسمًّا رَأَى مِنْ شُبُهِهِ بِعُنْبَةً. وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيُّ

ا). [راجع: ٢٠٥٣]

اس مدیث میں ام ولد کا ذکر ہے۔ یمال یہ مدیث لانے کا یمی مطلب ہے۔

بابدرك بيع كابيان ٩- بَابُ بَيْعِ الْمُدَبِّرِ

مدبر وہ غلام جس کے لئے آقا کا فیصلہ ہو کہ وہ اس کی وفات کے بعد آزاد ہو جائے گا۔ حضرت امام عفاری کا رجان اور مدیث کا منہوم کی باتا ہے کہ مربر کی بچ جائز ہے۔ اس بارے میں امام قطلانی نے چھ اقوال نقل کے جیں۔ آخر میں کھے جی ولمال الدووى الصحيح ان الحديث على ظاهره وانه يجوز بيع المعبر بكل حال ما لم يمت السيد (قسطلاني) ليتي تُووي نے كُماكر صحح كي ہے ك

مدیث این ظاہر یہ اور ہر حال میں مدیر کی تع جائز ہے جب تک اس کا آ قا زندہ ہے۔

٢٥٣٤ - حَدَّثُنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُفَّبَةً قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَار قَالَ سَمِفْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ غَنْهُمَا قَالَ: ((أَعْنَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِهِ فَبَاعَهُ. قَالَ جَابِرٌ: مَاتَ الْفُلاَمُ عَامَ أُولُ)). [راجع: ٢١٤١] آزادي كيكي سال مركباتفا

(۲۵۳۴) م سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا کماہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے عمرو بن دیتار نے بیان کیا' انہوں نے جابر بن عبداللہ جی اللہ سے سنا انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک مخص نے اپنی موت کے بعد اپنے غلام کی آزادی کے لئے کہا تھا۔ پھرنبی کریم سٹی پیلم نے اس غلام كو بلايا اور اسے ج ديا۔ جابر بن ش نے بيان كياكم بعروہ غلام اين

لَهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهُ مُو در ہم پر یا سات سو یا نو سو پر نعیم کے ہاتھ اس کو چ ڈالا۔ امام شافعی اور امام احمد کا مشہور فدہب ہی ہے کہ در کی تج جائز ہے۔ حنف کے نزدیک مطلقاً منع ہے اور مالکید کا فدہب ہے کہ آگر مولی مربون ہو اور دو سری کوئی ایس جائداد نہ ہو جس سے قرض ادا ہو سکے تو مربر پیا جائے گا ورنہ نہیں۔ حنیہ نے ممانعت بج بر جن حدیثوں سے دلیل لی ہے وہ ضعیف جیں اور صحح حدیث سے مدہر کی بیج کا جواز نکاتا ہے مولی کی حیات میں (وحیدی)

صدیث بزاسے مالکید کے مسلک کو ترجح معلوم ہوتی ہے کیونک حدیث میں جس غلام کا ذکر ہے اس کی صورت تقریباً ایلی ہی متی۔ بسر طال مدبر کواس کا آقااین حیات میں اگر جاہے تو چ بھی سکتا ہے کیونکہ اس کی آزادی موت کے ساتھ مشروط ہے۔ موت سے تبل اس ير جمله احكام أيع و شراء لاكو ربس كے والله اعلم.

## ١٠ - بَابُ بَيْعِ الْوَلاَءِ وَهِبْتهِ

باب ولاء (غلام لوندى كاتركه) بيجنايا بهه كرنا

يعنى ولاء المعتق وهو ما اذا مات المعتق ورثة معتقة او ورثة معتقه كانت العرب تبيعه وتهبه فنهى عنه الشارع لان الولاء كالنسب فلا يزول بازالة وفقهاء الحجاز والعراق مجمعون على انه لا يجوز بيع الولاء وهبته (حاشيه بخاري) ليحي ولاء كالمغنى غلام یا لوعدی کا ترکہ جب وہ مرجائے تو اس کا آزاد کرنے والا اس کا وارث بنے۔ عرب میں غلام اور آقا کے اس تعلق کو بیج کرنے یا بہد كرف كارواج تھا۔ شارع في اس سے منع كرديا۔ اس لئے كدولاء نسب كى طرح ب جوكى طور بھى ذاكل نبيس موسكاً۔ اس ير تمام فقهاء عراق اور حجاز كا اتفاق ہے۔

> ٢٥٣٥ - حَدُّنَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدُّنَنَا شُمْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْع الْوَلاَء وَعَنْ هِبتهِ)). [أطرافه في: ٦٧٥٦].

(۲۵۳۵) مم سے ابو الوليد نے بيان كيا انہوں نے كما مم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھے عیداللہ بن دینار نے خبردی' انہوں نے عبداللہ بن عمررضی اللہ عنماے سا ایبیان کیا کرتے تھے کہ رسول الله صلی الله علیہ و سلم نے ولاء کے بیچنے اور اس کے بہہ کرنے ہے منع فرمایا تھا۔

کونکہ ولاء ایک حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اس غلام پر حاصل ہوتا ہے جس کو وہ آزاد کرے۔ ایسے حقوق کی تیج نہیں ہو سکتی۔ معلوم نہیں مرتے وقت اس غلام کے پاس کچھ مال وغیرہ رہتا ہے یا نہیں۔

(۲۵۳۲) ہم سے عثان بن الی شیبہ نے بیان کیا کماہم سے جریے نے ٣٩٥٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ بیان کیا' ان سے منصور نے' ان سے ابراہیم نے' ان سے اسود نے

اور ان سے عائشہ وہ ان نے بیان کیا کہ بریرہ وہ اللہ کو میں نے خریدا تو

ان کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی (کہ آزادی کے بعد وہ انہیں کے

حق میں قائم رہے گی) میں نے رسول کریم طی ای اس کا ذکر کیا تو

آپ نے فرمایا کہ تم انہیں آزاد کردو ولاء تواس کی ہوتی ہے جو قیمت

دے کرکسی غلام کو آزاد کردے۔ پھریس نے انہیں آزاد کردیا۔ پھرنی

کریم ماٹیا ہے بربرہ بڑکھیا کو ہلایا اور ان کے شوہرے سلسلے میں انہیں

اختیار دیا۔ بریرہ نے کما کہ اگر وہ مجھے فلاں فلال چیز بھی دیں تب بھی

میں اسکے پاس نہ رہوں گی۔ چنانچہ وہ اینے شو ہرسے جدا ہو گئیں۔

حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا قَالَتْ: ((اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ، فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلاءَهَا، فَلَاكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ فَقَالَ: ((أَعْتِقِيْهَا، فَلَاكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ فَقَالَ: ((أَعْتِقِيْهَا، فَلَاكَرْتُ لِلنَّبِيِّ فَقَالَ: ((أَعْتِقِيْهَا، فَلَاكَمْ لِلنَّبِيِّ فَقَالَ: ((أَعْتِقِيْهَا، فَلَاكَمْ لِلنَّبِيِّ فَقَالَ: ((أَعْتِقِيْهَا، فَلَاكَمْ لِلنَّيْ فَقَالَ: ((أَعْتِقِيْهَا، فَلَاكَمْ لِلنَّبِيُ فَلَا فَعَلَى الْوَرِقَ)). فَأَعْتَهُا النَّبِيُ فَلَا فَكَدَا وَكَذَا مَا رَبْعَ فَلْسَهَا).

[راجع: ٥٦]

اس کے خاوند کا نام مغیث تھا۔ وہ غلام تھا۔ اونڈی جب آزاد ہو جائے تو اس کو اپنے خاوند کی نبست جو غلام ہو افتیار ہوتا ہے خواہ نکاح باقی رکھے یا فنخ کر دے۔ ایک روایت سے بھی ہے کہ مغیث آزاد تھا گر قسطلانی نے اس کے غلام ہونے کو صبح کہا ہے۔ سے مغیث بریرہ کی جدائی پر روتا پھرتا تھا۔ آخضرت نے بھی بریرہ بھارش فرمائی کہ مغیث کا نکاح باتی رکھے گر بریرہ نے کسی طرح اس کے نکاح میں رہنا منظور نہیں کیا۔

١ - بَابُ إِذَا أُسِرَ أُخُو الرَّجُلِ أَوْ
 عَمَّهُ هَلْ يُفَادَى إِذَا كَانَ مُشْرِكاً؟
 وَقَالَ أَنسٌ: ((قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ ﷺ:
 فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيْلاً)) وَكَانَ عَلَيْ لَهُ نَصِيْبٌ فِي تِلْكَ الْفَيْمَةِ الَّتِي عَلَى لَهُ مَيْمَةِ الَّتِي أَصَابَ مِنْ أُخِيْهِ عَقِيْلٍ وَعَمَّهِ عَبَّاسٍ.

باب اگر کسی مسلمان کامشرک بھائی یا چھاقید ہو کر آئے تو کیا (انکو چھڑانے کیلئے)اس کی طرف سے فدید دیا جاسکتاہے؟ انس بڑھڑ نے کہا کہ حضرت عباس بڑھڑ نے فرمایا میں نے (جنگ بدر کے بعد قید سے آزاد ہونے کے لئے) اپنا بھی فدید دیا تھا اور عقیل کا بھی حالا نکہ اس غنیمت میں حضرت علی بڑھڑ کا بھی حصہ تھاجو ان کے بھائی عقیل اور چھاعباس بڑھڑ سے ملی تھی۔

تی ہوئے ہے جارت لا کر امام بخاریؒ نے حفیہ کے قول کا رد کیا ہے جو کتے ہیں کہ آدی اگر اپنے محرم کا مالک ہو جائے تو مالک ہوتے میں کہ آدی اگر اپنے محرم کا مالک ہو جائے تو مالک ہوتے میں کہ آزاد ہو جائے گا۔ کیونکہ جنگ بدر میں عباس اور عقیل قید ہوئے تھے اور علی کو ان پر ملک کا ایک حصہ حاصل ہوا تھا۔ ای طرح آخضرت میں جائے کے حضرت عباس بڑاٹھ پر محران کی آزادی کا عکم نہیں دیا گیا۔ حفیہ یہ کمہ سکتے ہیں کہ جب تک لوث کا مال تقسیم نہ ہواس پر ملک حاصل نہیں ہوتی۔ (وحیدی)

حضرت امام بخاری کا خشائے باب ہے ہے کہ ذی رحم محرم صرف ملیت میں آ جانے سے فوراً آزاد نہیں ہو جاتا کیونکہ جنگ بدر میں حضرت علی اور خود رسول کریم سی آئی کے باتھوں آپ کے محترم بچا حضرت عباس گئے اور حضرت عقیل جو ابھی ہرود مسلمان نہیں ہوئے تنے اور یہ اسلامی حکومت کے قیدی تنے۔ جن کو بعد میں فدیہ ہی لیکر آزاد کیا گیا۔ پس ثابت ہوا کہ آدی اگر کسی اپ ہی محرم غیر مسلم کا مالک ہو جائے تو بھی وہ بغیر آزاد کئے آزادی نہیں پا سکتا۔ یمی باب کا مقصد ہے۔ زر کشی فرماتے ہیں: مرادہ ان العم وابن العم ونحوهما من ذوی الرحم لا یعتقان علی من ملکھما من ذوی رحمهما لان النبی صلی الله علیه وسلم قد ملک عمد العباس وابن عمد عقيل بالغنيمة التي له فيهما نصيب وكذالك على ولم يعتقا عليهما ظاصر مطلب وي ع جو اور كررا-

٧٥٣٧ حَدُّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدُّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى عَنِ ابْنِ شِهَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْ مُوسَى عَنِ ابْنِ شِهَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رِجَالاً مِنَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رِجَالاً مِنَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رِجَالاً مِنَ اللهُ عَنْهُ وَرُقَالُوا: للأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ عَنَّا فَقَالُوا: لنَا فَلْنَتُكُ لابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: لا تَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا)).

(۲۵۳۷) ہم سے اساعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کما ہم سے اساعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے بیان کیا ان سے موئی نے ان سے ابن شاہ نے بیان کیا ان سے موئی نے ان سے ابن شاہ بنے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انسار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ مٹھ لیا ہے ملاقات کی اور اجازت چاہی اور آکر عرض کیا کہ آپ ہمیں اس کی اجازت دید بجے کہ ہم اپنے بھانے عباس کا فدیہ معاف کردیں آپ نے فرمایا کہ نہیں ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

[طرفاه في : ۳۰٤۸، ۴۰۱۸].

جیہ ہے اس کے اس کے والد عبدالمطلب کی والدہ سلمی انسار میں سے تھیں' بنی نجار کے قبیلے کی۔ اس لئے ان کو اپنا بھانجا کہا۔

سین سین سین اللہ! انسار کا ادب! یوں نہیں عرض کیا' اگر آپ اجازت دیں تو آپ کے پچا کو فدیہ معاف کر دیں۔ کیونکہ ایسا کئے

سے گویا آخضرت ملتی پر احسان رکھنا ہو تا۔ آخضرت لٹی پیل خوب جانے تھے کہ حضرت عباس مالدار ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ ایک روبیہ

بھی ان کو نہ چھوڑو۔ ایسا عدل و انساف کہ اپنے سگے پچا تک کو بھی کوئی رعایت نہ کی پغیری کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ سمجھدار آدی کو

پغیری کے جُوت کے لئے کسی بڑے مجوزے کی ضرورت نہیں۔ آپ کی ایک ایک خصلت ہزار ہزار مجروں کے برابر تھی۔ انساف ایسا'
عدل ایسا' سخاوت ایس 'شجاعت ایس 'صبر ایسا' استقلال ایسا کہ سارا ملک مخالف ہرکوئی جان کا دشمن' مگر علائیہ توحید کا وعظ فرماتے رہے'

پنوں کی جو کرتے رہے۔ آخر میں عروں ایسے سخت لوگوں کی کایا پلیٹ دی' ہزاروں برس کی عادت بت پرستی کی چھڑا کر ان ہی کہ ہوں ان کے بتوں کو مزوایا۔ پھر آج تیرہ سو برس گر رہے' آپ کا دین شرقا و غربا پھیل رہا ہے۔ کیا کوئی جھوٹا آدی ایسا کر سکتا ہے یا
جھوٹے آدی کا نام نیک اس طرح پر آئم رہ سکتا ہے۔ (وحیدی)

عینی فرماتے ہیں واختلف فی علة المنع فقبل انه کان مشرکا وقیل منعهم خشیة أن یقع فی قلوب بعض المسلمین شنی لینی آپ سن کی اس منع فرمایا اس کی علت میں اختلاف ہے۔ بعض نے کما اس لئے کہ اس وقت حضرت عباس مشرک تھے۔ اور یہ بھی کما گیا ہے کہ آپ نے اسلئے منع فرمایا کہ کسی مسلمان کے ول میں کوئی بد گمانی پیدا نہ ہو کہ آپ نے اپنے پچا کے ساتھ ناروا رعایت کا بر آؤ کیا۔

## ١٧- بَابُ عِنْقِ الْمُشْرِكِ بِ بِابِ مشرك غلام كو آزاد كرف كاتواب ملح كايا نهير؟

حفرت امام بخاری کامقصدیہ ہے کہ خواہ وہ غلام مشرک کافرہی کیوں نہ ہو'اس کو آزاد کرنابھی نیکی ہے۔ معلوم ہوا کہ جو مسائل انسانی مفاد عامہ سے متعلق ہیں ان میں اسلام نے نہ ہی تعصب سے بالا ہو کر محض انسانی نقطہ نظرسے دیکھا ہے۔ یی اسلام کے دین فطرت ہونے کی دلیل ہے'کاش! مغرب زوہ لوگ اسلام کا بغور مطالعہ کرکے حقیقت حق سے واقفیت حاصل کریں۔

٣٠٨- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بِنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنِّ أَسَامَةً عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(۲۵۳۸) ہم سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا کما ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا ان سے مشام نے انہیں ان کے والدنے خروی کہ حکیم بن حزام نے اپنے کفرکے زمانے میں سوغلام آزاد کئے تھے اور سو

غلاموں کی آزاد کی کا میان

أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةً رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيْرِ. فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيْرِ وَأَعْتَقَ مِانَةَ رَقَبَة. قَالَ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحنَّثُ بِهَا - يَفْنِي أَتَبُوَّرُ بِهَا -قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ).

اونٹ لوگوں کی سواری کے لئے دیئے تھے۔ پھرجب اسلام لائے توسو اونٹ لوگوں کی سواری کے لئے دیئے اور سو غلام آزاد کئے۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول الله مان کے بیان کیا کہ میں نے رسول الله! بعض ان نیک اعمال کے متعلق آپ کافتویٰ کیا ہے جنہیں میں بہ نیت تواب کفرکے زمانہ میں کیا کرتا تھا۔ (ہشام بن عروہ نے کما کہ اتحنث بھا کے معنی تبرر بھا کے ہں) انہوں نے کما کہ رسول کریم صلى الله عليه وسلم في اس ير فرمايا "جو نيكيال تم يمل كر يك مو وه سب قائم رہیں گی"۔

[راجع: ١٤٣٦]

آیم میرا ید الله جل جلاله کی عنایت ہے اپنے مسلمان بندوں پر حالا نکه کافر کی کوئی نیکی مقبول نمیں اور آخرت میں اس کو تواب نمیں <u> سینے گیا۔</u> ملنے کا۔ مگر جو کافر مسلمان ہو جائے اس کے کفر کے زمانے کی نیکیاں بھی قائم رہیں گی۔ اب جن علماء نے اس حدیث کے خلاف رائے لگائی ہے ان سے یہ کہنا چاہئے کہ آخرت کا حال پنیبر صاحب تم سے زیادہ جانتے تھے۔ جب اللہ ایک فقل کرتا ہے تو تم كيول اس كے فضل كو روكتے ہو۔ ﴿ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَآ أَنْهُمُ اللهُ مِنْ فَصْلِهِ ﴾ (الساء: ٥٣) (وحيرى)

حضرت تحکیم بن حزام ہواٹھ وہ جلیل القدر بزرگ سخی تر صحالی ہیں جنہوں نے قبل اسلام سوغلام آزاد کئے اور سو اونٹ لوگوں کی سواری کیلئے دیئے تھے۔ پھر اللہ نے ان کو دولت اسلام سے نوازا تو ان کو خیال آیا کہ کیوں نہ اسلام میں بھی ایسے ہی نیک کام کئے جائیں۔ چنانچہ مسلمان ہونے کے بعد پھرسو اونٹ لوگوں کی سواری کے لئے دیئے اور سوغلام آزاد کئے۔ کتے ہیں کہ بیہ سو اونٹ ہر دو زمانوں میں انہوں نے حاجیوں کی سواری کے لئے پیش کئے تھے۔ پھر ان کو مکہ شریف میں قربان کیا۔ آنخضرت مالی لیا نے ان کو بشارت دی کہ اسلام لانے کے بعد ان کی عمد کفر کی بھی جملہ نیکیان ثابت رہی گی اور اللہ یاک سب کا ثواب عظیم ان کو عطا کرے گا۔ اس ے مقصد باب ثابت ہوا کہ مشرک کافر بھی اگر کوئی غلام آزاد کرے تو اس کایہ نیک عمل صیح قرار دیا جائے گا۔ غیرمسلم جو نیکیاں كرتے بيں ان كو دنيا ميں ان كى جزا مل جاتى ہے ﴿ وَمَا لَهُ فِي الْأَخِوَةِ مِنْ نَصِيْبٍ ﴾ (الثورى : ٢٠) يعنى آخرت ميں ان كاكوكى حصد نهيں

> ١٣ - بَابُ مَنْ مَلَكَ منَ الْعَرَب وباغ وجامَعَ وفَدى وسَبِي الذُّرِّية رَقيقًا فوَهبَ

وقولهِ تعالى: ﴿ضَرَبَ اللهِ مَثلاً عَبْدًا مَمْلُوكًا لاَ يَقْدِرَ عَلَى شَيْء، وَمَنْ رَزَقْناهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ مِرًّا وَجَهْرًا، هَلْ يَسْتَوُونَ؟ الْحَمْدُ اللهِ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ

باب اگر عربوں پر جماد ہواور کوئی ان کوغلام بنائے پھر ہبہ كرے يا عربي لونڈي سے جماع كرے يا فديہ لے بيہ سب باتیں درست ہیں یا بچوں کو قید کرے

اور الله تعالى نے سور ہ نحل میں فرمایا "الله تعالی نے ایک مملوک غلام کی مثال بیان کی ہے جو بے بس ہو اور ایک وہ شخص جے ہم نے اپنی طرف سے روزی دی ہو 'وہ اس میں پوشیدہ اور ظاہر خرج بھی کر تا ہو کیایہ دونوں شخص برابر ہیں (ہر گزنہیں) تمام تعریف اللہ کے لئے ہے (52) S

يَعْلَمُونَ ﴾ [النحل: ٧٥].

کہ حمد کی حقیقت کیا ہے اور غیراللہ جو اپنے لئے حمد کا دعویدار ہو وہ کس قدر احتی اور بے عقل ہے۔

مگراکٹرلوگ حانتے نہیں

(۲۵۳۹٬۲۰۰) بم سے ابن الی مریم نے بیان کیا کما کہ مجھے لیث نے خردی'انہیں عقیل نے'انہیں ابن شماب نے کہ عروہ نے ذکر کیا کہ مروان اور مسورین مخرمہ نے انہیں خبردی کہ جب ہوازن قبیلہ کے بھیج ہوئے لوگ (مسلمان ہو کر) آنخضرت ماٹھیا کے پاس آئے۔ آپ نے کھڑے ہو کر ان سے ملاقات فرمائی ' پھران لوگوں نے آپ کے سامنے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی واپس کر دیئ جائیں۔ آپ کفرے ہوئے (خطبہ ساما) آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرے ساتھ جو لوگ ہیں۔ (میں اکیلا ہو تا تو تم کو واپس کر دیتا) اور بات وہی مجھے پیند ہے جو پچ ہو۔ اس لئے دو چیزوں میں سے ایک ہی متہیں اختیار کرنی ہوگی'یا اپنامال واپس لے لو'یا اپنے قیدیوں کو چھڑا لو'اسی لئے میں نے ان کی تقسیم میں بھی در کی تھی۔ نبی کریم ملی اللہ نے طاکف سے لوٹے ہوئے (جعرانہ میں) ہوازن والوں کاوہاں پر کئ راتوں تک انظار کیاتھا۔ جب ان لوگوں پر یہ بات پوری طرح ظاہر ہو گئی کہ نبی کریم ملی اللہ دو چیزوں (مال اور قیدی) میں سے صرف ایک ہی کو واپس فرما کتے ہیں۔ تو انہوں نے کماکہ ہمیں مارے آدمی ہی واپس کرد بیجے جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم ساتھ اللہ لوگوں سے خطاب فرمایا 'اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کرنے کے بعد فرمایا' اما بعد! یہ تمہارے بھائی جارے پاس نادم ہو کر آئے ہیں اور میرا بھی خیال یہ ہے کہ ان کے آدمی جو ہماری قید میں ہیں' انہیں واپس کر دیئے جائیں۔ اب جو شخص اپنی خوشی سے ان کے آدمیوں کو واپس کرے وہ الیاکر لے اور جو شخص اپنے جھے کو چھو ڑنا نہ چاہے (اور اس شرط پر اپنے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لئے تیار ہو کہ ان قیدیوں کے بدلے میں) ہم اے اس کے بعد سب سے پہلی غنیمت میں ہے جو اللہ تعالی ہمیں دے گااس کے (اس) جھے کابدلہ اس کے حوالہ کر دیں گے تو وہ ایسا کر لے۔ لوگ اس پر بول پڑے کہ

٢٥٣٩، ٢٥٣٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيُّ اللهُ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفُدُ هَوَازِنْ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدُّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ: ((إِنَّ مَعِي مَنْ تَرَونَ، وَأَحَبُ الْحَدِيْثِ إِلَىُّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إحْدَى الطَّائِفَتَين إمَّا النَّمَالَ وَإِمَّا السُّبِيِّ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بهم)) - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بضعَ عَشَرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ – فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِي ﴿ غَيْرُ رَادٌ إِلَيْهِمْ إِلَّا إحْدَى الطَّائِفَتَيْن قَالُوا: فَإِنَّا نَحْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ النَّبِيُّ ﴿ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِحْوَانَكُمْ جَاؤُونَا تَاتِبِيْنَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدُ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبُ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيُّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعِلْ، وَمَنْ أَحَبُّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظَّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّل مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ). فَقَالَ النَّاسُ: طَيِّبُنَا ذَلِكَ. قَالَ: ((إنَّا لاَ نَدْرِيْ مَنْ أَذِنْ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ. فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاءُكُمْ أَمرَكُمْ)). فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ. ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النُّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا.

فَهَذَا الَّذِي بَلَفَنَا عَنْ سَنْي هَوَازِنْ. وَقَالَ أَنَسٌ قَادَيْتُ نَفْسِيٍ النَّبِيِّ اللَّهِ فَادَيْتُ نَفْسِيٍ وَقَالَ وَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ اللَّهِ فَادَيْتُ نَفْسِيٍ وَفَادَيْتُ عَقِيْلاً ).

[راجع: ۲۳۰۷، ۲۳۰۷]

ہم اپی خوشی سے قیدیوں کو واپس کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آتخضرت ملٹھیلیم نے اس پر فرمایا، لیکن ہم پر سے ظاہر نہ ہو سکا کہ کس نے ہمیں اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی ہے۔ اس لئے سب لوگ (اپنے خیموں میں) واپس جائیں اور سب کے چودھری آکر ان کی رائے سے ہمیں آگاہ کریں۔ چنانچہ سب لوگ چلے آئے اور ان کے سرداروں نے (ان سے گفتگو کی) پھرنی کریم طاق کیا کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو خبردی کہ سب نے اپنی خوشی سے اجازت دے دی حاضر ہو کر آپ کو خبردی کہ سب نے اپنی خوشی سے اجازت دے دی ہوئی ہے۔ یکی وہ خبرہ جو ہمیں ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں معلوم ہوئی ہے۔ رز ہری نے کہا) اور انس بڑاٹھ نے بیان کیا کہ عباس بڑاٹھ نے بی کریم طاق کے اب بڑاٹھ کے دیدر کے موقع پر) میں نے اپنا بھی فدید دیا تھا اور عقیل بڑاٹھ کا کھی۔

حدیث میں قبیلہ عبی ہوازن کے قیدیوں کا ذکر ہے جو جنگ ہوازن میں کامیابی کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ لگے تھے۔ اس ہے ہی مقصد باب ثابت ہوا کہ لونڈی غلام ہوقت مناسب عربوں کو بھی بنایا جا سکتا ہے۔ جب آپ اس جنگ سے فارغ ہو کر واپس ہوئ تو آپ نے اندازہ فرمالیا تھا کہ قبیلہ ہوازن والے جلہ ہی اسلام قبول کر کے اپنے قیدیوں کا مطالبہ کرنے آئیں گے۔ چنانچہ یمی ہوا۔ ابھی آپ واپس ہی ہوئ تھے کہ وفد ہوازن اپنے ایسے ہی مطالبات لے کر حاضر ہوگیا۔ آپ نے ان کے مطالبات میں سے صرف قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ منظور فرمالیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ دیگر جملہ مسلمان بھی اس پر تیار ہو جائیں۔ چنانچہ جملہ اہل اسلام ان غلاموں کو واپس کرنے پر تیار ہو گئے۔ مگر یہ لوگ شار میں بہت تھے اس لئے ان میں سے ہرایک کی رضامندی فرداً فرداً معلوم کرنی ضروری تھی۔ واپس کرنے پر تیار ہو گئے۔ مگریہ لوگ شار میں بہت تھے اس لئے ان میں سے ہرایک کی رضامندی فرداً فرداً معلوم کرنی ضروری تھی۔ آپ نے یہ تھم دیا کہ تم جاؤ اور اپنے اپ چودھریوں سے جو پچھ تم کو منظور ہو وہ بیان کرو' ہم ان سے پوچھ لیں گے۔ چنانچہ یمی ہوا اور آخضرت ملتھ ہے نے ان کے جملہ مردوں عورتوں کو واپس کرا دیا۔

بحرین کے مال کی آمد پر آنخضرت سی بیار نے تقتیم کے لئے اعلان عام فرما دیا تھا' اس وقت حضرت سیدنا عباس بڑا تھنے نے اس مال کی در خواست کے ساتھ کما تھا کہ میں اس کا بہت زیادہ مستحق ہوں' کیونکہ بدر کے موقع پر میں نہ صرف اپنا بلکہ حضرت عقیل گا بھی ذر فدیر او است کے ساتھ کما تھا کہوں۔ اس پر آپ نے ان کو اجازت دی تھی کہ وہ جس قدر روپیہ خود آپ اٹھا کیس لے جائیں۔ اس طرف اشارہ ہے اور یہ بھی کہ عربوں کو بھی بحالت مقررہ غلام بنایا جا سکتا ہے کہ جنگ بدر میں حضرت عباس اور حضرت عقیل جیسے اشراف قریش کو بھی دور غلامی سے گزرنا پڑا۔ کاش یہ معزز حضرات شروع ہی میں اسلام سے مشرف ہو جاتے۔ گریج ہے ﴿ إِنَّكَ لاَ اللّٰهُ يَهْدِيٰ مَنْ يَنْفَاءُ ﴾ (القصص: ۵۹)

١ ٢٥٤١ - حَدُّثَنَا عَلِي بْنُ الْحَسَنِ قَالَ (٢٥٣١) مم سے علی بن حس نے بیان کیا کما ہم کو عبدالله نے خبر

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبرَنَا البُنُ عَوْنَ قَالَ: ((كَتَبْتُ إِلَى نَافِعِ، فَكَتَبَ إِلَىّ: أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَومَنِهٰ جُويْرِيَّةَ. حَدْثَنِي بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ)).

دی کما ہم کو ابن عون نے خبردی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نافع ریائی کہ اس کے نافع ریائی کہ اس کے بنو ریائی کو لکھا تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ نبی کریم ملٹی کیا نے بنو المصطلق پر جب حملہ کیاتو وہ بالکل غافل سے اور ان کے مولیٹی پانی پی رہے تھے۔ ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا گیا عور توں بچوں کو قید کرلیا گیا۔ انہیں قیدیوں میں جو بریہ رضی اللہ عنما (ام المؤمنین) بھی تھیں۔ (نافع نے کھا تھا کہ) ہے حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمر ان اس می فوج کے ہمراہ تھے۔

حضرت جویریہ طارث بن الی ضرار کی بیٹی تھیں۔ ان کا باپ بی مصطلق کا سردار تھا۔ کہتے ہیں پہلے یہ طابت بن قیس کے حصے میں آئیں۔ انہوں نے ان کو مکاتب کر دیا۔ آنخضرت ساتھ کیا نے بدل کتابت ادا کر کے ان سے نکاح کر لیا اور آپ کے نکاح کر لینے کی وجہ سے لوگوں نے بی مصطلق کے کل قیدیوں کو آزاد کر دیا' اس خیال ہے کہ وہ آنخضرت ساتھیا کے رشتہ دار ہو گئے۔ (وحیدی)

بنو مصطلق عرب قبیلہ تھا جے غلام بنایا گیا تھا۔ اس سے باب کی مطابقت ٹابت ہوئی کہ عربوں کو بھی لونڈی غلام بنایا جا سکتا ہے اگر وہ کافر ہوں اور اسلامی حکومت کے مقابلہ پر لڑنے کو آئیں۔

٢٥٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرُّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ الرُّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ فَيْ غَزْوَةٍ بَنِي الْمُصْطَلِقِ رَسُولِ اللهِ فَي غَزْوَةٍ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَسُعِينَا سَبْيًا مِنْ سَبِي الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا الْعَزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا وَسُولَ اللهِ فَلَى اللهِ فَقَالَ: ((مَا اللهِ فَلَى اللهِ عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا؛ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةً إِلَى يَومِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ وَهِي كَائِنَةً )).

(۲۵۲۲) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' کہا کہ ہم کو امام مالک نے خردی' انہیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے' انہیں محمہ بن کی بن حبان نے فردی' انہیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے ' انہیں محمہ بن کی بن حبان نے ' ان سے ابن محیریز نے کہ میں نے ابو سعیہ بن تی کو دیکھا تو ان سے ایک سوال کیا' آپ نے جواب میں کہا کہ ہم رسول اللہ ساتی کے ساتھ غزوہ نی مصطلق کے لئے نکلے۔ اس غزوے میں ہمیں رقبیلہ بنی مصطلق کے) عرب قیدی ہاتھ آئے۔ (راستے ہی میں) ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی اور عورت سے الگ رہناہم کو مشکل ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی اور عورت سے الگ رہناہم کو مشکل ہو گیا۔ ہم نے چاہا کہ عزل کر لیں۔ جب رسول اللہ ساتی ہے اس میں کوئی بارے میں بوچھا تو آپ نے فرمایا' تم عزل کر سکتے ہو' اس میں کوئی قیاحت نہیں لیکن جن روحوں کی بھی قیامت تک کے لئے پیدائش مقدر ہو چکی ہے وہ تو ضرور پیدا ہو کر رہیں گی۔ (المذا تمہارا عزل کرنا

[راجع: ٢٢٢٩] بياً

آ بینے اور عورت کو حمل نہ رہے۔ آنخضرت ساتھیا نے کہ اس منی نہ پننچ اور عورت کو حمل نہ رہے۔ آنخضرت ساتھیا نے استین کے مطابق پیدا ہونے والے بیچ کی اس کو پند نہیں فرمایا' ای لئے ارشاد ہوا کہ تمہارے عزل کرنے سے مقدر اللی کے مطابق پیدا ہونے والے بیچ کی پیدائش رک نہیں عتی۔ عزل کو عام طور پر مکروہ سمجھا گیا' کیونکہ اس میں قطع اور تقلیل نسل ہے۔ بحالات موجووہ جو فیملی پلانگ کے نام سے تقلیل نسل کے پروگرام چلائے جا رہے ہیں' شریعت اسلامی سے اس کاعلی الاطلاق جواز ڈھونڈنا میچے نہیں ہے بلکہ یہ قطع نسل

ى كى ايك صورت ہے۔

٣٤٤٣ حَدُّنَا جُرِيْرٌ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ الْقَفْقَاعِ عَنْ حَدُّلْنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ الْقَفْقَاعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَبِي رُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((لاَ أَزَالُ أَحَبُ بَنِي تَعِيْمٍ . . ح )). قَالَ: ((لاَ أَزَالُ أَحَبُ بَنِي تَعِيْمٍ . . ح )). الْحَعِيْدِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْعَارِثِ عَنْ الْحَعِيْدِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْعَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً . . ح وَعَن الْحَمِيْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ: عُمَّارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ: عَمْارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ: عَمْارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ: ((مَا زِلتُ أُحِبُ بِنِي تَعِيمٍ مِنلُ ثَلاثٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِيْهِمْ، اللهُ اللهُ اللهُ يَقُولُ فِيْهِمْ، اللهُ عَلَى عَلَى سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((هُمْ أَشَدُ أُمَّتِي عَلَى سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((هُمْ أَشَدُ أُمَّتِي عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

[طرفه في : ٤٣٦٦].

(۲۵۲۳) ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا ان سے عمارہ بن قعقاع ان سے ابو ذرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ بڑا تھ نے کہا کہ میں بنو تمیم سے ہیشہ محبت کرتا رہا ہوں۔ (دو سری سندامام بخاری ؒ نے کہا) مجھ سے ابن سلام نے بیان کیا امل ہم کو جریر بن عبدالحمید نے خبردی انہیں مغیرہ نے انہیں مارث نے انہیں ابو ہریرہ بڑا تھ نے ناہیں سند) اور مغیرہ نے عمارہ سے روایت کی انہوں نے ابو ذرعہ سے کہ ابو ہریہ مغیرہ نے فرایا ، تین باتوں کی وجہ سے جنہیں میں نے رسول اللہ سائیلیا کے بارے میں بنو تمیم سے ہیشہ محبت کرتا ہوں۔ رسول کریم نے ان رسول کریم نے ان سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہو نگے۔ انہوں نے بیان کیا کہ سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہو نگے۔ انہوں نے بیان کیا کہ سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہو نگے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اللہ سائیلیا نے فرایا یہ ہاری قوم کی ذکوۃ ہے۔ بنو تمیم کی ایک عورت اللہ سائیلیا نے ان انہوں کے مقابطے میں میری امت میں اللہ سائیلیا نے ان اللہ سائیلیا کی اولاد میں قید ہو کر حضرت عاکشہ زنگ ہونے کے باس تھی تو آنخضرت سائیلیا کی اولاد میں سے فرایا کہ اسے آزاد کردے کہ یہ حضرت اساعیل علیا کی اولاد میں سے فرایا کہ اسے آزاد کردے کہ یہ حضرت اساعیل علیا کی اولاد میں سے فرایا کہ اسے آزاد کردے کہ یہ حضرت اساعیل علیا کی اولاد میں سے فرایا کہ اسے آزاد کردے کہ یہ حضرت اساعیل علیا کی اولاد میں سے فرایا کہ اسے آزاد کردے کہ یہ حضرت اساعیل علیا کی اولاد میں

ا حدیث بنا میں ذکر ہے کہ آخضرت مٹائیا نے ایک لونڈی عورت کے آزاد کرنے کا حضرت عائشہ رٹی تیا کو تھم فرایا اور ساتھ المین المین المین کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ للذا معزز ترین خاندانی عورت ہے اسے آزاد کر دو۔ اس سے مقصد باب فابت ہوا کہ عربوں کو بھی غلام لونڈی بنایا جا سکتا ہے۔ اس عورت کا تعلق بنو تمیم سے تھا اور بنو تمیم کے لئے آخضرت مٹائیل نے یہ شرف عطا فرمایا کہ ان کو اپنی قوم قرار دیا 'کیونکہ یہ ایک عظیم عرب قبیلہ تھا جو تمیم بن مرہ کی طرف منسوب تھا۔ جس کا نسب نامہ یوں رسول کریم مٹائیل سے ملتا ہے۔ تمیم بن مرہ بن اد بن طافحہ بن الیاس بن مصر۔ یمال بہنچ کریہ نسب نامہ رسول کریم مٹائیل ہے۔ تمیم بن مرہ بن اد بن طافحہ بن الیاس بن مصر۔ یمال بہنچ کریہ نسب نامہ رسول کریم مٹائیل ہے۔

اس قبیلہ نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ آنخضرت مٹائیا نے فرمایا کہ میری امت میں دجال کے مقابلہ پر بیہ قبیلہ بہت سخت ہوگا جو لڑائی میں سختی کے ساتھ دجال کا مقابلہ کرے گا۔ ایک مرتبہ بنو تمتیم کی زکوۃ وصول ہو کر دربار رسالت میں پیٹی تو آپ نے از راہ کرم فرمایا کہ بیہ ہماری قوم کی زکوۃ ہے آنخضرت مٹائیلیا نے بحالت کفر بھی اس خاندان کی اس قدر عزت افزائی فرمائی کہ اس سے تعلق رکھنے والی ایک لونڈی خاتون کو آزاد کر دیاا ور فرمایا کہ بیہ اولاد اساعیل سے ہے۔

اس مدیث سے نسبی شرافت پر بھی کافی روشنی پرتی ہے۔ اسلام نے نسبی شرافت میں غلو سے منع فرمایا ہے اور حد اعتدال میں

**€** 56 **> 83% \$3% \$3%** €

نسبی شرافت کو آپ نے قائم رکھا ہے جیسا کہ اس مدیث سے پیچھے ندکور شدہ واقعات سے ثابت ہے مکہ آپ لڑھا نے جنگ حنین کے موقع پر این آپ کو عبدالطلب کا فرزند ہونے پر اظمار فخر فرمایا تھا۔ معلوم ہوا کہ اسلام سے پہلے کے غیرمسلم آباء و اجداد پر ایک مناسب حد تک فخر کیا جا سکتا ہے لیکن اگر یمی فخرباعث محمنہ و غرور بن جائے کہ دو سرے لوگ نگاہ میں حقیر نظر آئیں تو اس حالت میں خاندانی فخر کفر کا شیوہ ہے جو مسلمان کے لئے ہر گز لائق نہیں۔ فتح مکہ پر آنخضرت ما ایکا نے قریش کی اس نخوت کے خلاف اظمار ناراضگی فرماکر قریش کو آگاہ فرمایا تھا کہ کلکم بنو آدم و آدم من تراب تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کی پیدائش مٹی سے ہے۔

#### باب جو شخص این لونڈی کوادب اور علم سکھائے 'اس کی فضيلت كابيان

(۲۵۴۴) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے محد بن ففیل سے سنا انہوں نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے ' انہول نے حضرت ابو موی رضی الله عنہ سے کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرمايا ، جس مخص ك پاس كوكى لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھی پرورش کرے اور اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرے 'پھراسے آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے تواس کو دوہرا نواب ملے گا۔

#### ٤ ١ – بَابُ فضل مَنْ أَدُّبَ جاريَتُهُ وعلمها

٢٥٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشُّفْبِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةً عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ ا للَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا، ثُمُّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوُّجَهَا كَانَ لَهُ أُجْرَان)). [راجع: ٩٧]

الحدالله ك حرم كعبه مكة المكرمه مين كم محرم ١٩٥٠ه س إرى ك متن كالفظ لفظ يرهنا كمر ترجمه لكمن شروع كيا تها ساته بی رب کعبہ سے دعائیں بھی کرتا رہاکہ وہ اس عظیم خدمت کے لئے صبح فنم عطاکرے۔ آج ۱۱ محرم ۹۰ھ کو بعونہ تعالی اس حدیث تک بینچ گیا ہوں۔ پارہ 9' ۱۰ کے متن کو کعبہ شریف و مدینۃ المنورہ میں بیٹھ کر پڑھنے کی نذر بھی مانی تھی۔ اللہ کا بے حد شکر ہے کہ یہاں تک کامیابی ہو رہی ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ بقایا کو بھی پورا کرائے اور قلم میں طاقت اور دماغ میں قوت عطا فرمائے 'آمین ثم آمین۔ باب نبي كريم النيايم كابيه فرماناكه ٥١- بَابُ قُولِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الْعَبِيْدُ

"غلام تمهارے بھائی ہیں پس ان کو بھی تم اس میں سے إخْوَانْكُم فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ)) كطلاؤجوتم خود كھاتے ہو"

اور الله تعالى كا فرمان كه "اور الله كى عبادت كرو اور اس كے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھمراؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ اور تیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور رشتہ دار پژوسیون اور غیرپژوسیون اور پاس بیضے والون اور مسافرون اور لونڈی غلاموں کے ساتھ (اجھا سلوک کرو) بے شک اللہ تعالی اس شخص کو پیند نہیں فرماتا جو تکبر کرنے اور اکڑنے والا اور گھمنیڈ غرور

وَقُولُهُ تَعَالَى: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهُ وَلاَ تُشْرِكُوا بهِ شَيْنًا، وَبَالُوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا، وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنَ، وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْـجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، إِنَّ اللَّهَ لا بُحِبُّ مَنْ كَانَ

مُخْتَالاً فَخُورًا ﴾ [النساء: ٣٦].

كرف والا مو" - (آيت ميس) ذى القربي سے مراد رشتہ دار بيں 'بنب سے غيرلين اجنبي اور الجار الجنب سے مراد سفر كاسا تقى ہے -

غلاى كى اوربد ترين مورتيل وجود يلى آگئيلو ٤٥ - حَدَّثُنَا آدَمُ بْنُ أَبِي قَالَ إِيَاسٍ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلَّ
الأَحْدَبُ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ اللَّحْدَبُ قَالَ: ((رَأَيْتُ أَبَا ذَرَّ الْفِفَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلاَمِهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلاَمِهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلاَمِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي مَا بَبْتُ رَجُلاً فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي مَا بَبْتُ رَجُلاً فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي مَا بَبْتُ رَجُلاً فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي مَا بَيْتُ رَجُلاً فَسَكَانِي إِلَى النِّبِي هَالَى فَقَالَ: ((إِنَّ إِخُوانَكُمْ فَسَنَّ اللَّهُ يَحْتَ الْدِيكُمْ، فَمَنْ (رَأَتُ إِخُوانَكُمْ خَفَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ خَوْلُكُمْ مَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَاكُلُ خُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاكُلُ كَالْ أَخُوهُ مَحْتَ يَدِهِ فَلَيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاكُلُ كَاللَهُمْ مَمَّا يَلْبُهُمْ مَا يَلْبُهُمْ مَا يَلْمُهُمْ مَا يَعْلِبُهُمْ مَا يَعْلِيهُمْ مَا اللهُ يَعْلَى اللَّهُ عَنْ يَعْلِيهُمْ مَا يَعْلِيهُمْ مَا يَعْلِيهُمْ مَا يَعْلَى اللَّهِمُ مَا يَعْلِيهُمْ مِا يَعْلِيهُمْ مِنْ اللهِ اللهُ الْحَالَى اللّهُمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُمُ مَا يَعْلِيهُهُمْ مَا يَعْلِيهُمُ مَا يَعْلِيهُمْ مُعْلِيهُمُ مَا يَعْلَى اللّهُ اللّهُمُ اللْهُمُ اللّهُ مَا يَعْلِيهُمْ مَا يَعْلِيهُمْ مَا يَعْلِيهُمْ مَا يَعْلِيهُمْ مُ اللّهُ اللْهُمُ اللْهُمُ اللْهُ اللْهُمُ اللّهُ مُعْلَى اللّهُ مُعْلَى اللّهُ اللْهُمُ اللْهُ الْهُمُ اللّهُ اللْهُمُ اللّهُ مُعْلِيهُمُ اللْهُ اللْهُمُ اللْهُمُ

شعبہ نے بیان کیا' ہم سے واصل بن حیان نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ہم سے واصل بن حیان نے جو کبڑے تھے' بیان کیا' کہا کہ میں نے معرور بن سوید سے سا' انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ذر غفاری کو دیکھا کہ ان کے بدن پر بھی ایک جو ڑا تھا اور ان کے غلام نے بدن پر بھی اسی جم نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتالیا کہ ایک وفعہ میری ایک صاحب (یعنی بلال سے) سے انہوں نے بتالیا کہ ایک وفعہ میری ایک صاحب (یعنی بلال سے) سے کچھ گالی گلوچ ہو گئی تھی۔ انہوں نے نبی کریم میں بلال سے میری شکلیت کی ' آپ نے جھے سے پوچھا کہ کیا تم نے انہیں ان کی ماں کی طرف کی ' آپ نے جھے سے پوچھا کہ کیا تم نے انہیں ان کی ماں کی طرف سے عار دلائی ہے ؟ پھر آپ نے فرمایا' تہمارے غلام بھی تہمارے بھائی ہیں اگرچہ اللہ تعالی نے انہیں تہماری ما تحق میں دے رکھا ہے۔ سے عار دلائی ہے ؟ پھر آپ نے وہ دو خود پہنتا ہے اور ان پر ان کی اس کے قضہ میں ہواسے وہی کھلائے جو وہ خود کھا تا ہے اور وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ ہو جھے فہ ڈالے۔ لیکن آگر ان کی طاقت سے زیادہ ہو جھے ڈالو تو پھران کی خود مدد بھی کرولے کو۔

تاكه وه آساني سے اس خدمت كو انجام دے سكيں۔

روایت میں ذکور غلام سے حضرت بلال مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا ابو زر کے بھائیوں میں سے کوئی تھے جیسے مسلم کی روایت میں ہے۔ غلام کو ساتھ ہی کھلاتے اور اپنے ہی جیسا کرا پہناتے تھے۔ آیات باب میں ذی القربی سے دار مراد ہیں۔ یہ ابن عباس سے مروی ہے اس کو علی بن ابی طلحہ نے بیان کیا اور جنب سے بعضوں نے باب میں ذی القربی سے درشتہ دار مراد ہیں۔ یہ ابن عباس سے مروی ہے اس کو علی بن ابی طلحہ نے بیان کیا اور جنب سے بعضوں نے

باب جب غلام این رب کی عبادت بھی اچھی طرح کرے

اوراینے آقاکی خیرخوای بھی تواس کے تواب کابیان

(۲۵۳۷) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک

ے انہوں نے نافع ہے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی الله عنما

سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علام جو اپنے آقا کا خیر

خواہ بھی ہو اور اینے رب کی عبادت بھی اچھی طرح کر تا ہو تواہے دو

يودى اور نعرانى مراد ركھا ہے۔ يه ابن جرير اور ابن ابي حاتم نے نكالا۔ اور جار الجنب كى جو تفير امام بخاري نے كى ہے وہ مجلد اور قاده ے منقول ہے۔ اس مدیث سے ان معاندین اسلام کی بھی تردید ہوتی ہے جو اسلام پر غلامی کا الزام لگاتے ہیں۔ طالا کلم رسم غلامی کی جروں کو اسلام ہی نے کھو کھلا کیا ہے۔

> ١٦- بَابُ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَنُصَحَ سَيِّدَهُ

٢٥٤٦ حَدُّثِني عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَن مَالِكِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ ((الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبُّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)).

[طرفه في : ٥٥٥٠].

آخضرت میں است فریق نے جمال مالکوں کو اپنے اونڈی غلاموں کے ساتھ احسان و سلوک کرنے کی ہدایت فرمائی وہاں لونڈی غلاموں کے ساتھ احسان و سلوک کرنے کی ہدایت فرمائی وہاں لونڈی غلاموں کو بھی احسن طریق پر سمجھایا کہ وہ اسلامی فرائض کی ادائیگی کے بعد اپنا اہم فریضہ اپنے مالکوں کی خیر خوابی ان کو نفع رسانی ا مجھیں۔ مالک اور آقا کے بھی حقوق ہیں۔ ان کے ساتھ وفاداری کے ساتھ زندگی گزاریں۔ ان کے لئے ضرر رسانی کا بھی تصور بھی نہ كريس- وه الياكريس ك قو ان كو دو كنا تواب ملے كا۔ فرائض اسلامي كي ادائيكي كا تواب اور اپنے مالك كي خدمت كا تواب اس دو كنے الواب كاتصور تعاجى پر حضرت ابو بريرة في وه تمنا ظاهر فرائي جو اكلى روايت من فدكور بـ

كنأثواب ملتاب

٢٥٤٧ حَدُّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ أُخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشُّفْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةً عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْفَرِيُّ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلِ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ أَدْبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَأَغْنَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَان، وَأَيُّمَا عَبْدِ أَدِّى حَقُّ ا للهِ وَحَقُّ مَوَالِيْهِ فَلَهُ أَجْرَانٍ).

(۲۵۴۷) ہم سے محمد بن کثیرنے بیان کیا 'کہا ہم کو سفیان توری نے خردی صالح سے انہوں بے شعبی سے انہوں نے ابوبردہ سے اور ان سے ابو موی اشعری بڑھ نے بیان کیا کہ رسول کریم النظام نے فرملیا جس کسی کے پاس بھی کوئی باندی ہو اور وہ اسے پورے حسن و خولی کے ساتھ ادب سکھائے ' پھر آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے دوگنا تواب ملا ہے اور جو غلام اللہ تعالی کے حقوق بھی ادا کرلے اوراسية آقاوَل كے بھى تواسى بھى دوگنا تواب ملاكے۔

اسلامی شریعت میں عورت مرد سب کو تعلیم دینا چاہئے یہاں تک کہ لونڈی غلاموں کو بھی علم حاصل کرانا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔ مرحکم وہ جس سے شرافت اور انسانیت پیدا ہو' نہ آج کے علوم مروجہ جو انسان نماحیوانوں میں اضافہ کراتے ہیں۔ العلم قال الله قال رسوله قال الصحابة هم اولو العرفان لين حقيق علم وہ ہے جو الله اور اس كے رسولٌ پحر آپ كے محابہ نے پیش فرمایاً) ٧٥٤٨ حَدَّثَنَا بِشُرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ (۲۵۴۸) ہم سے بشربن محمد نے بابان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَن الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِح أَجْرَان. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَولاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَالسَحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لِأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكَى.

نے خروی کہا ہم کو یونس نے خردی انہوں نے زہری سے سا انہوں نے کما کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا انہوں نے کما کہ حفرت ابو مررہ والله في بيان كياكه ان سے ني كريم مالي كيان في فرايا غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو اور نیکو کار ہو تواسے دو ثواب طحے ہیں اور حضرت ابو ہررہ "نے کما"اس ذات کی قتم جس کے باتھ میں میری جان ہے اگر اللہ تعالی کے رائے میں جماد ' جج اور والدہ کی فدمت (کی روک) نه هوتی تومیں پیند کرتا که غلام ره کر مروں۔

حضرت ابو ہریرہ بناش کا مطلب سے ہے کہ غلام پر جماد فرض نہیں ہے' اس طرح عج۔ اور وہ بغیراینے مالک کی اجازت کے جماد اور ج کے لئے جابھی نہیں سکتا۔ اس طرح اپنی مال کی خدمت بھی آزادی کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو میں آزادی کی نسبت کی کا غلام رہنا زیادہ پشر کرا۔ قال ابن بطال هو من قول ابی هویرة و کفلک قاله الداودی و غیرہ انه مدرج فی الحدیث وقد صرح بالا دراج الاسماعيلي من طريق آخر عن عبدالله بن المبارك بلفظ والذي نفس ابي هريرة بيده الخ وصرح مسلم ايضا بذلك (حاشية بعادی) يعنى يه قول حضرت ابو بريره والله كام- عبدالله بن مبارك سے صراحاً به آيا ہے اور مسلم ميں بھي يه صراحت موجود

> ٢٥٤٩ حَدُّنَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ للنَّبِي ﴿ اللَّهِ الْحَدِهِمُ يُحْسِنُ عِبَادَةَ ربِّهِ، وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ)).

١٧- بَابُ كِرَاهَيةِ النَّطَاوُل عَلَى الرَّقِيْق، وَقُولِهِ عَبْدِي أَوْ أَمَتِي

(۲۵۲۹) ہم سے اسحاق بن نفرنے بیان کیا کما ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' انہوں نے اعمش سے' ان سے ابو صالح نے بیان کیا اور ان ے ابو ہررہ روائن نے کہ نی کریم النا الم اے فرمایا کتنا اچھا ہے کی کاوہ فلام جو اپنے رب کی عبادت تمام حسن و خولی کے ساتھ بجائے اور اسے مالک کی خرخوای بھی کر تارہے۔

باب غلام پر دست درازی کرنااور بول کهنا که بیر میراغلام ہے یا لونڈی مکردہ ہے

حافظ نے کما کہ کراہیت تزیمی مراد ہے۔ کیونکہ غلام سے اپنے کو اعلیٰ سجمنا ایک طرح کا تکبرے۔ غلام بھی ہاری طرح خدا کا بندہ ہے۔ آدمی این تبین جانور سے بھی بدتر سمجھے غلام تو آدمی ہے اور ہاری طرح آدم کی اولاد ہے اور غلام لونڈی اس وجہ سے کمنا مردہ ہے کہ کوئی اس سے حقیق معیٰ نہ سمجے۔ کوئلہ حقیق بندگی تو سوائے خدا کے اور کسی کے لئے نہیں ہو سکتی (وحیدی)

آ کے مجتد مطلق حضرت امام بخاری ؓ نے آیات قرآنی نقل کی ہیں جن سے لفظ غلام ' لونڈی اور سید کے الفاظ استعال کرنے کا جواز ثابت کیا ہے۔ یہ سب مجازی معانی میں ہیں۔ لفظ عبد 'مملوک اور سید آیات قرآنی و احادیث نبوی میں ملتے ہیں جیسا کہ یمان معقول جِي ' ان سے ان الفاظ كا مجازي معاني مي استعال خارت ہوا۔ قال ابن بطال جاز ان يقول الرجل عبدي او امني بقوله تعالى والصالحين من عبادكم وامانكم وانما نهي عنه على سبيل الغلظة لا على سبيل التحريم وكره ذلك لاشتراك اللفظ اذيقال عبدالله و امة الله فعلى هذا لا ينبغي التسمية بنحو عبدالرسول و عبدالنبي ونحو ذلك مما يضاف العبد فيه الى غير الله تعالى (حاشية بخاري شريف)

٢٥٥٠ حَدَّثَنَا مُسَدُدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
 عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثِنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ
 اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ ﷺ قَالَ:
 ((إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ
 رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّئِينٍ).

[راجع: ٢٥٤٦]

روایت میں لفظ عبد اور سید استعال ہوئے ہی میں مقصود باب ہے۔

٢٥٥١ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدُثْنَا أَبُو أَسَامَةً عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةً
 عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النّبِي
 عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النّبِي
 قَالَ: ((الْسَمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادةً رَبِّهِ، وَيُؤدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيْحَةِ وَالطَّاعَةِ، لَهُ أَجْرَان)).

اور سورة نور میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ "اور تممارے غلاموں اور تمماری باندیوں میں جو نیک بخت ہیں"۔ اور (سورة نحل میں فرمایا)

"مملوک غلام" نیز (سورة یوسف میں فرمایا) اور دونوں (حضرت یوسف اور زلیخا) نے اپنے آقا (عزیز مصر) کو دروا زے پر پایا۔ اور اللہ تعالی نے (سورہ نساء میں) فرمایا "تمماری مسلمان باندیوں میں سے"۔ اور نبی کریم سائی نے فرمایا۔ اپنے سردار کے لینے کے لئے اٹھو (سعد بن معاذ کریم سائی نے نورہ یوسف میں فرمایا" (یوسف" نے بیان فرمایا نازی سف" نے اسی خیل خانہ کے ساتھی سے کہا تھا کہ) اپنے سردار (حاکم) کے یماں میرا ذکر کردیتا"۔ اور نبی کریم سائی نے کہا تھا کہ اپنے سردار (حاکم) کے یماں کہا تممارا سردار کون ہے؟

کہ تممارا سردار کون ہے؟

( ۲۵۵۰) ہم سے مسدد بن مسرد نے بیان کیا کما ہم سے کی قطان نے بیان کیا اور ان سے نیان کیا ان سے عبیداللہ نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر بی آت نے کہ رسول اللہ طق کیا نے فرمایا۔ جب غلام اپنے آتاکی خیر خوابی کرے اور اپنے رب کی عبادت تمام حسن و خوبی کے ساتھ بجالائے تو اسے دو گنا تواب ملاہے۔

(۲۵۵۱) ہم سے محد بن علاء نے بیان کیا 'کما ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' انہوں نے برید بن عبداللہ سے 'وہ ابو بردہ سے اور ان سے ابو موٹ اشعری بڑائھ نے کہا کہ نبی کریم سٹھیلم نے فرمایا۔ غلام جو اپنے رب کی عبادت احسن طریق کے ساتھ بجالائے اور اپنے آقا کے جو اس پر خیرخوابی اور فرمان برداری (کے حقوق ہیں) انہیں بھی ادا کر تا رب ' تو اسے دوگنا اور ملتا ہے۔

[راجع: ۹۷]

یہ اس لئے کہ اس نے دو فرض اوا کے۔ ایک اللہ کی عبادت کا فرض اوا کیا۔ دو سرے اپنے آقا کی اطاعت کی جو شرعاً اس پر فرض تھی اس لئے اس کو دوگنا ثواب حاصل ہوا (فتح)

7007 - حَدِّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدُّثَنَا عَبْدُ (۲۵۵۲) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کما ہم سے عبدالرزاق

الرُّزَّاق قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامٍ بْنِ مُنبِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﴿ قَالَ: ((لاَ يَقُلُ أَحَدُكُمْ: أَطْمِمْ رَبُّكَ، وَضِّيء رَبُّكَ، إسْقِي رَبُّكَ. وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي مَوَلاَي. وَلاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي، أَمَتى. وَلْيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلاَمِي)).

نے بیان کیا 'کہا ہم کو معمر نے خبردی' انسیں ہمام بن منبہ نے 'انہوں نے ابو ہریرہ والتر سے سا'وہ نی کریم ملی الم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ۔ کوئی مخص (کسی غلام یا کسی بھی مخص سے) یہ نہ کے "اين رب (مراد آقا) كو كھانا كھلا'اپ رب كو وضوكرا۔ اپ رب كو یانی پا"۔ بلکہ صرف میرے سردار میرے آقا کے الفاظ کمنا چاہے۔ ای طرح کوئی شخص مید نه کے۔ "میرا بندہ" میری بندی" بلکہ یوں کمنا چاہے میرا چھوکرا میری چھوکری میراغلام۔

لنست من الفظ كنے سے منع فرمايا۔ اى طرح بندہ بندى كا تاكه شرك كاشبه نه مو مو ايسا كمنا كروہ ہے حرام نهيں جيسے قرآن ميں ب ﴿ اذْكُونِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ﴾ (يوسف: ٣٦) بعضول نے كما يكارت وقت اس طرح يكارنا منع ہے۔ غرض مجازى معنى جب مراد لیا جائے غایت درجہ یہ فعل مروہ ہو گا اور یمی وجہ ہے کہ علماء نے عبدالنبی یا عبدالحسین ایسے ناموں کا رکھنا مروہ سمجھا ہے اور ایسے ناموں کا رکھنا شرک اس معنی پر کما ہے کہ ان میں شرک کا ایمام یا شائبہ ہے۔ اگر حقیقی معنی مراد ہو تو بے شک شرک ہے۔ اگر مجازی معن مراد ہو تو شرک نہ ہو گا گر کراہیت میں شک نہیں الذا بھتر یمی ہے کہ ایسے نام نہ رکھے جائیں۔ کیونکہ جمال شرک کا وہم ہو وہاں ے بسرحال بر بیز بهتر بے۔ خاص طور پر لفظ "عبد" ایہا ہے جس کی اضافت لفظ الله یا رحمٰن یا رحیم وغیرہ اساء الحنی ہی کی طرف مناسب ہے۔ توحید و سنت کے پیروکارول کے لئے لازم ہے کہ وہ غیراللہ کی طرف ہر گزائی عبدیت کو منسوب نہ کریں۔ ﴿ ایاک نعبد ﴾ كاليمي تقاضا ب\_ والله مو الموافق \_

(۲۵۵۳) جم سے ابو النعمان نے بیان کیا انسوں نے کماہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا' انہوں نے نافع سے 'وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی الله عنماہے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ،جس نے غلام کا اپناحصہ آزاد کردیا اور اس کے پاس اتنامال بھی ہو جس سے غلام کی واجبی قیمت ادا کی جاسکے تو اس کے مال سے بوراغلام آزاد كياجائ كاورنه جتنا آزاد موكياموكيا

٣٥٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﴿ (مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَال مَا يَبْلُغُ قِيْمَتَهُ يَقُومُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلِ وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ، وَإِلاَّ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)).

صرف وی حصہ اس کی طرف سے آزاد ہو رہے گا۔ اس مدیث کو اس لئے لائے کہ اس میں عبد کالفظ غلام کے لئے آیا ہے۔ یس مجازاً غلام پر عبد بولا جا سکتا ہے۔

(۲۵۵۳) ہم سے مدد نے بیان کیا کما ہم سے کی قطان نے بیان کیا' ان سے عبیداللہ عمری نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا' سے ہر شخص حاکم ہے اور اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس

٢٥٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ قَالَ: ((كُلُّكُمْ رَاعِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيْتهِ: لوگوں کا واقعی امیرایک حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں اس سے سوال ہو گا۔ دو سرے ہر آدمی اپنے گھروالوں پر حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ تیسری عورت اپنے شوہر کے گھراور اس کے بچوں پر حاکم ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ چو تھا غلام اپنے آقا (سید) کے مال کا حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا۔ پس جان لوکہ تم میں سے ہرایک حاکم ہے اور ہرایک سے اس کی رعیت کے بارے میں رقیامت کے دن) ہوچھ ہوگی۔

فَالْأُمِيْرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةً عَلَى مَسْؤُولَةً عَلَى مَسْؤُولَةً عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةً عَلَى مَالٍ سَيِّدِهِ وَهُوَ عَنْهُمْ، وَالْمَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالٍ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالٍ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالٍ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيْتِهِ)). [راجع: ٩٣٨]

اس ماوایت میں بھی غلام کے لئے لفظ عبد اور آقا کے لئے لفظ سید کا استعال ہوا ہے۔ اس طرح مجازی معنوں میں ان الفاظ کا استعال کرنا درست ہے۔ حضرت امامؓ کا بھی مقصد ہے جس کے تحت یہاں آپ یہ جملہ روایات لائے ہیں۔ ان الفاظ کا استعال منع بھی ہے جب حقیقی معانی مراد لئے جائیں۔ اور یہ اس میں تطبیق ہے۔

٥٥٥ ، ٢٥٥٦ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْمُمْاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيُّ السُّمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ لَا رَضِيَ اللهِ عَنِ النّبِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النّبِيُّ وَضِي اللهِ عَنِ النّبِيُّ قَالَ: ((إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ثُمُّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمُّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمُّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا أَنْ فَا اللهُ المِعْةِ فَيْعُوهَا فَا النَّالِيَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَيْعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيْلِ)). [راحع: ٢١٥٦، ٢١٥٦]

(۲۵۵٬۵۲) ہم سے مالک بن اساعیل نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا زہری سے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے بیان کیا کہا میں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنما سے ساکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ جب بندی زنا کرائے تو اسے (بطور حد شرعی) کوڑے لگاؤ پھراگر کرائے تو کوڑے لگاؤ پھراگر کرائے تو کوڑے لگاؤ اور اب بھی اگر کرائے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ تیسری یا چوشی بار میں (آپ نے فرمایا کہ) پھراسے جے دو خواہ قیمت میں ایک رسی علے۔

آئے ہم اس مدیث کو اس لئے لائے کہ اس میں لونڈی کے لئے امة کالفظ فرمایا ہے۔ قطلانی نے کما کہ اس مدیث کے لانے سے ا سیسی سے مقصود ہے کہ جب لونڈی زنا کرائے تو اس پر دست درازی منع نہیں ہے بلکہ اس کو سزا دینا ضروری ہے۔ آخر میں یہ راوی کا شک ہے کہ آپ نے تیری بار میں بیچنے کا حکم فرمایا یا چوتھی بار میں۔

ان جملہ روایات کے نقل کرنے سے حضرت امامؓ نے ٹابت فرمایا کہ مالکوں کو غلاموں اور لونڈیوں پر برائی نہ جانی چاہئے۔ انسان ہونے کے ناطے سب برابر ہیں۔ شرافت اور برائی کی بنیاد ایمان اور تقویٰ ہے۔ حقیقی آقا حاکم مالک سب کا صرف اللہ تبارک و تعالی ہونے کے ناطے سب برابر ہیں۔ آج ہیں اور کل خمیں۔ جن آیات اور احادیث میں ایسے الفاظ آقاؤں یا غلاموں کے لئے مستعمل ہوئے ہیں وہاں مجازی معانی مراد ہیں۔

١٨ - بَابُ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ
 بطَعَامِهِ

باب جب کسی کاخادم کھانا لے کر آئے؟

٧٥٥٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالِ قَالَ حَدَّنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بُنُ زِيَادٍ كَانَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بُنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْ اللهِ عَنْهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْهُ عَنْهُ خَدِيمَهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسِهُ معهُ فَلْيُناوِلُهُ نُحَدِيمُهُ بُطِعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسِهُ معهُ فَلْيُناوِلُهُ لُقَمَةً أَو أُكلتَينِ، فَإِنْهُ لَقُمَةً أَو أُكلتَينِ، فَإِنْهُ وَلِي عِلاجَه). [طرفه في : ٤٦٠٠].

(ک۵۵۷) ہم سے تجاج بن منهال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا کہ جمعے محمد بن زیاد نے خبردی انہوں نے کہا کہ جب حضرت ابو ہریرہ بڑا ہے کہ جب کسی کا غلام کھانالائے اور وہ اسے اپنے ساتھ (کھلانے کے لئے) نہ بڑھا سکے تو اسے ایک یا دو نوالے ضرور کھلا دے یا (آپ نے لقمة او لئے تنہ ایک یا دو لقے) کیونکہ ای لقمتین کے بدل اکلة او اکلتین فرمایا (لیعنی ایک یا دو لقے) کیونکہ ای نے اس کو تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی ہے۔

لفظ خادم میں غلام ' فوكر چاكر ' شأكر دسب داخل موسكتے ہيں۔

١٩ - باب العبدُ راعِ في مالِ سيدهِ.
 ونَسَبَ النبيُ السيد

باب غلام اپنے آقاکے مال کا نگھبان ہے اور نبی کریم ملی کیا ۔ نے (غلام کے) مال کو اس کے آقاکی طرف منسوب کیا ہے

مجتد مطلق حضرت امام بخاری کا مقصد باب بہ ہے کہ مجازی معانی میں غلام لونڈی اپنے مالکوں کو سید کے لفظ سے یاد کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ یمال عدیث میں الفاظ المحادم فی مال سیدہ داع میں بولا گیا ہے۔ یہ حدیث جامع الصحیح میں کئی جگہ نقل کی گئی ہے اور مجتد مطلق نے اس سے بہت سے مسائل کا استفاط فرمایا ہے جیسا کہ اپنے اپنے مقام پر بیان ہوگا۔ ان معاندین حاسدین پر افسوس جو ایسے مجتد کامل کی درایت سے انکار کر کے خود اسٹے کور باطنی کا مجوت دیتے ہیں۔

الاسمان کے ہوا کہ اور الیمان نے بیان کیا انہوں نے کہ ایم کو شعب نے خبردی ان سے زہری نے بیان کیا کہ بچھے سالم بن عبداللہ بن عمر اللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنمائے کہ انہوں نے خبردی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنمائے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہر آدی حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے بیں سوال ہو گا۔ امام حاکم ہوا اور اس سے اس کی رعایا کے بارے بیں سوال ہو گا۔ مردا ہے گھر کی افر ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے بیں سوال ہو گا۔ عورت اپ شوہر کے گھر کی افر ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے بیں سوال ہو گا۔ عورت اپ شوہر کے گھر کی افر ہے اور اس سے اس کی ایمان کا محافظ ہوا اور اس سے اس کے بارے بیں سوال ہو گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اور اس سے اس کے بارے بیں سوال ہو گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ طیل کا محافظ ہیں نے بی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ باتیں سی بیں اور جھے خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مردا ہے باپ کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے بیل سوال ہو گا۔ غرض تم خیال ہو گا۔ غرض تم

میں سے ہر فرد حاکم ہے اور سب سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

## باب اگر کوئی غلام لونڈی کو مارے توچرے پر نہ مارے

(۲۵۵۹) ہم سے محر بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا کہ مجھے ابن فلال (ابن عمعان) نے خردی انہیں سعید مقبری نے انہیں ان کے باپ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کریم مائی کے باپ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کریم مائی کیا ہے۔

(دوسری سند اور امام بخاری نے کہا) اور ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی فی مسندی فی بیان کیا کہا ہم کو معرفے خبر دی جمام سے عبدالر ذاق نے بیان کیا کہا ہم کو معمر نے خبر دی جمام سے اور انہیں ابو جریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ساتھ اللہ فی میں کہا ہے۔ فرمایا 'جب کوئی کسی سے جھاڑا کرے تو چرے (پر مارنے) سے میں کریم رہیز کرے

فَكُلُكُم رَاعٍ وَكُلُكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيْنِهِ)). [راجع: ٩٩٣] ﴿ مَعْنِيهِ ﴾ ٢ – بَابُ إِذَا ضَرَبَ العبدَ فَلْيَجْعَنِبِ الوَجْهَ

٩٥٥٩ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدْثَنَا ابْنُ وَهَبِ قَالَ: حَدَّثِنِي مَالِكُ بْنُ أَنسٍ ح. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ قُلاَن عَنْ أَسِ ح. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ قُلاَن عَنْ سَمِيْدِ الْمُقْبُرِيُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيَّ هُرَةً حَد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيَّ هُرَح.

وَحَدُّلْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدُّلُنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةِ وَالنَّبِي اللهِ قَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَبِبِ الْوَجَه).

مار پیٹ میں چرے پر مارنے سے پر بیز مرف فلام کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ یہاں چونکہ غلاموں کابیان ہو رہا تھا اس لئے عنوان میں ای کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ بلکہ چرے ہر مارنے سے پر بیز کا حکم تمام انسانوں بلکہ جانوروں تک کے لئے ہے۔

حضرت المام نے روایت میں ایک راوی کا نام نمیں لیا۔ صرف ابن قلال سے یاد کیا ہے اور وہ ابن معان ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اس المام مالک اور المام احر ؒ نے جھوٹا کہا ہے اور المام بخاری نے اس کی روایت اس مقام کے سوا اور کمیں اس کتاب میں نمیں نکالی اور یمال بھی بطور متابعت کے ہے۔ کیونکہ المام مالک اور عبدالرزاق کی روایت بھی بیان کی۔

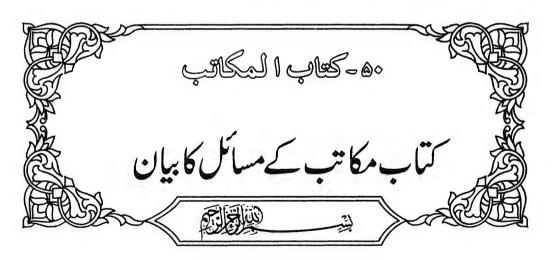
اسلم کی روایت میں صاف اذا ضرب ہے اور اس مدیث میں گو خادم کو مارنے کی صراحت نہیں ہے گرامام بخاری نے اس میں ہے ہو سیرین کی طرف اشارہ کیا جس کو انہوں نے ادب المفرد میں نکالا اس میں یوں ہے۔ اذا صوب خادمہ لینی جب کوئی تم میں سے اپنے خادم کو مارے۔ حافظ نے کما بیا عام ہے خواہ کی حد میں مارے یا تعزیر میں ہر حال میں منہ پر نہ مارنا چاہئے۔ اس کی وجہ مسلم کی روایت میں یوں نہ کور ہے۔ کیونکہ اللہ نے آدم کو اس کی صورت پر بنایا لینی مار کھانے والے مختص کی صورت پر۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا (وحیدی) ویسے چرے پر مارنا ادب اور اخلاق کے بھی سراسر خلاف ہے۔ اگر مارنا ی ہو تو جم کے دیگر اعضاء موجود ہیں۔

حافظ الن حجر قرائ على النووى قال العلماء انما نهى عن ضرب الوجه لانه لطيف يجمع المحاسن واكثر ما يقع الادراك باعضائه فيخشى من ضربه ان تبطل او تشوه كلها او بعضها واليشن فيها فاحش لظهور ها وبروزها بل لا يسلم اذا ضربه من شين والتعليل المذكور احسن لكن ثبت عند مسلم تعليل اخر فانه اخرج الحديث من طريق ابى ايوب المراغى عن ابى هريرة وزاد فان الله خلق آدم

على صورة واختلف في الضمير على من يعود فالاكثر على انه يعود على المضروب لما تقدم من الامر باكرام وجهه ولولا ان المراد التعليل بذلك لم يكن لهذه الجملة ارتباط بما قبلها وقال القرطبي اعاد بعضهم الضمير على الله متمسكا بما ورد في بعض طرقه ان الله خلق ادم على صورة الرحمٰن الى اخره (فتح الباري)

خلاصہ مطلب ہے کہ علاء نے کہا ہے چرے پر مار نے کی ممانعت اس لئے ہے کہ یہ عضو لطیف ہے جو جملہ محاس کا مجموعہ ہے اور اکشر ادراک کا وقوع چرے کے اعتفاء ہی ہے ہوتا ہے۔ پس اس پر مار نے سے خطرہ ہے کہ اس میں کئی ایک نقائص و عیوب پیدا ہو جائیں 'پس یہ علت بہتر ہے جن کی بنا پر چرے پر مارنا منع کیا گیا ہے۔ لیکن امام مسلم کے نزدیک ایک اور علت ہے۔ انہوں نے اس صورت پر پیدا کیا ہے آگرچہ ممایز کے ساتھ حضرت ابو ہریہ ہے سے روایت کیا ہے جس میں یہ لظ ذیادہ ہیں کہ اللہ نے آدم کو اس کی صورت پر پیدا کیا ہے آگرچہ ممیر کے مرجع میں اختلاف ہے گر اکثر علاء کے نزدیک یہ ضمیر مضروب ہی کی طرف لوٹتی ہے۔ اس لئے کہ پہلے چرے کے اکرام کا تھم ہو چکا ہے۔ آگر یہ تعلیل مراد نہ لی جائے تو اس جملہ کا اقبل سے کوئی ربط باتی نہیں رہ جاتا۔ قرطبی نے کہا کہ بعض نے ضمیر کو اند کی طرف لوٹایا ہے دلیل میں بعض طرق کی اس عبارت کو چیش کیا ہے جس میں ذکر ہے کہ اللہ نے آدم کو رحمٰن کی مورت پر پیدا کیا۔ مترجم کہتا ہے کہ قرآن کی نص صرح لیس کہنلہ شنی دلیل ہے کہ اللہ پاک کو اور اس کے چرے کو کس سے تشیبہ نہیں دی جاسکتی واللہ اعلم بالصواب۔

المحدیث کا کی ند جب ہے کہ اللہ پاک اپنی ذات اور جملہ صفات میں وحدہ لا شریک لہ ہے اور اس بارے میں کرید کرنا بدعت ہے۔ جیسا کہ استواء علی العرش کے متعلق سلف کا عقیدہ ہے وباللہ التوفیق۔



مکاتب اس غلام یا لونڈی کو کہتے ہیں جس کو مالک سے کمہ دے کہ اگر تو اتنا روپیہ اتن قسطوں میں اداکر دے تو تو آزاد ہے۔ لفظ مکاتب تاء کے زہر اور زیر ہر دو کے ساتھ منقول ہے۔ حافظ فرماتے ہیں والمکاتب بالفتح من تقع له الکتابة وبالکسر من تقع منه لیخی زہر کے ساتھ جس کی طرف سے کتابت کا محاملہ کیا جائے۔ تاریخ اسلام میں سب کے ساتھ جس کے طرف سے کتابت کا محاملہ کیا جائے۔ تاریخ اسلام میں سب سے پہلے مکاتب حضرت سلمان فاری بڑھ ہیں اور عورتوں میں حضرت بریرہ بڑھ ہیں کا واقعہ اگلی روایات میں فدکور ہے۔ کے پہلے مکاتب باب مفاعلہ سے مفعول کا صیفہ ہے لیعنی وہ غلام لونڈی جس سے اس کے آتا کے ساتھ شرائط مقررہ کے ساتھ آزادی کا لفظ مکاتب باب مفاعلہ سے مفعول کا صیفہ ہے لیعنی وہ غلام لونڈی جس سے اس کے آتا کے ساتھ شرائط مقررہ کے ساتھ آزادی کا

معابده لكه ديا كيا بو.

#### ١- بَابُ الْمَكَاتَبُ وَنَجُومُهُ فِي كُلِّ سنة نجم

مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ

#### باب جس نے اینے لونڈی غلام کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائی اس کاگناه

اس باب میں حضرت امام بخاریؒ نے کوئی حدیث بیان نہیں کی' شاید انہوں نے باب قائم کر لینے کے بعد حدیث لکھنا جاہی ہو گی گراس کاموقع نہ ملا اور کتاب الحدود میں انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے جس کامضمون یہ ہے کہ جو کوئی اینے غلام یا لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کو قیامت کے دن کوڑے لگائے جائیں گے۔ بعض ننخوں میں یہ باب ندکور نہیں ہے۔

وَقَوْلُهُ: ﴿ وَالَّذِيْنَ مَنْتَفُونَ الْكِنَابَ مِمَّا لِبِ مَا تَبِ مَا تَبِ الرَّاسِ كَي فَسَطُول كابيان مرسال مين ايك قسط کی ادائیگی لازم ہوگی۔

عرب میں تمام معاملات تاروں کے طلوع پر ہوا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ حساب نہیں جانے تھے۔ وہ یوں کہتے کہ جب فلال تارا فکلے تو یہ معالمہ یوں ہو گا۔ ای وجہ سے قبط کو مجم کمنے لگے۔ مجم تارے کو کہتے ہیں۔ بدل کتابت میں خواہ سالانہ قبطیں ہوں یا ماہانہ ہر طرح ے جائز ہے۔

> خَيْرًا. وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ﴾ [النور:٣٣]. وَقَالَ رَوحٌ عَنِ ابْن جُرَيج قُلْتُ لِعَطَاء: أَوَاجِبٌ عَلَيٌ إِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالاً أَنْ أَكَاتِبَهُ؟ قَالَ: مَا أَرَاهُ إلا وَاجبًا. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارِ قُلْتُ لِعَطَاء: تَأْثُرَهُ عَنْ أَحَدِ؟ قَالَ : لَا. ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَس أَخْبَرَهُ أَن سِيْرِيْنَ سَأَلَ أَنْسًا الْمَكْتَاتِبَةً- وَكَانَ كَثِيْرَ الْـمَالِ - فَأَتِي، فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ ا لله عَنْهُ، فَقَالَ: كَاتبْه، فَأَبَى، فَضَرَبَهُ بِالدُّرَّةِ وَيَتْلُو عُمَرُ: ﴿ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا﴾ فَكَاتَبَهُ)).

اور سورہ نور میں اللہ تعالی کا فرمان کہ 'متمہارے لونڈی غلاموں میں ے جو بھی مکاتبت کامعاملہ کرناچاہیں۔ان کومکاتب کردو'اگر ان کے اندرتم کوئی خیریاؤ۔ (کہ وہ وعدہ پورا کر سکیں گے) اور انہیں اللہ کے اس مال میں سے مدد بھی دوجو اس نے تمہیں عطاکیا ہے۔" روح بن عبادہ نے ابن جریج روائلی سے بیان کیا کہ میں نے عطاء بن الی رماح اُ سے بوچھاکیا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے غلام کے پاس مال ہے اور وہ مکاتب بننا چاہتا ہے تو کیا مجھ پر واجب ہو جائے گا کہ میں اس ے مکاتبت کرلوں؟ انہوں نے کما کہ میرا خیال تو یمی ہے کہ (الیم حالت میں کتابت کا معاملہ) واجب ہو جائے گا۔ عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے بوچھا کیا آپ اس سلسلے میں کی سے روایت بھی بیان کرتے ہں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ (پھر انہیں یاد آیا) اور مجھے انہوں نے خبر دی کہ موٹی بن انس نے انہیں خردی کہ سیرین (ابن سیرین کے والد) نے انس بناٹھ سے مکاتب ہونے کی درخواست کی (بیر انس کے غلام تھے) جو مالدار بھی تھے۔ لیکن حضرت انس فنے انکار کیا' اس پر سیرین حضرت عمر بخاتنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر بزاتن نے (انس سے) فرمایا کہ کتابت کا معاملہ کرلے۔ انہوں نے پھر بھی انکار کیاتو حضرت عمر بزاتن نے انہیں درے سے مارا' اور یہ آیت پڑھی کہ ''غلاموں میں اگر خیرد یکھوتو ان سے مکا تبت کر لو۔'' چنانچہ انس نے کتابت کامعاملہ کرلیا۔

(۲۵۲۰) لیث نے کما کہ مجھ سے بونس نے بیان کیا' ان سے ابن شہاب نے 'ان سے عروہ نے کہ عائشہ بڑائیا نے کہا کہ بربرہ رہ اپنے ان کے پاس آئیں اینے مکاتبت کے معاملہ میں ان کی مدد حاصل کرنے کے لئے۔ بریرہ بن فیا کو پانچ اوقیہ جاندی پانچ سال کے اندریانچ قسطوں میں ادا کرنی تھی۔ عائشہ سے کہا'انہیں خود بربرہ بی بیا کے آزاد کرانے میں دلچیں ہو گئی تھی' کہ یہ بتاؤ'اگر میں انہیں ایک ہی مرتبہ (جاندی کے بیر پانچ اوقیہ) ادا کر دول تو کیا تمہارے مالک تمہیں میرے ہاتھ ﷺ دیں گے ؟ پھر میں تہیں آزاد کردوں گی اور تمہاری ولاء میرے ساتھ آگے میہ صورت رکھی۔ انہول نے کہا کہ ہم میہ صورت اس وقت منظور کر سکتے ہیں کہ رشتہ ولاء ہمارے ساتھ رہے۔ حفرت عائشہ آب سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تو خرید کر بریرہ کو آزاد کر دے والاء تواس کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھررسول اللہ التي اللہ التي اللہ لوگوں کو خطاب فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو (معاملات میں) الی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی جر بنیاد کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ یں جو شخص کوئی ایس شرط لگائے جس کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہ مو تو وه شرط غلط ہے۔ اللہ تعالی کی شرط ہی زیادہ حق اور زیادہ مضبوط ٢٥٦٠ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَن ابْن شَهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: إِنَّ بَرِيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أُواق نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِي خَـمْس سِنِيْنَ؛ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ - وَنَفِسَتْ فِيْهَا - أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً أَيبيْعُكِ أَهْلُكِ فَأُعْتِقَكِ فَيَكُونَ وَلاؤُكِ لِي؟ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: لاً، إلا أَنْ يَكُونَ لَنَا الْوَلاَءُ. قَالَتْ عَانِشَةُ: فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُــولُ اللهِ اللهِ ((اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا)) فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ رِجَالِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ مَن اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ؟ شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأُوْلَقُ). [راجع: ٥٦]

<u>ڄ</u>

آریج میرا اس تفصیلی مدلل بیان کا خلاصہ بیہ ہے کہ غلام لونڈی اگر اپنے آقاؤں سے چھکارا حاصل کرنے کے لئے مکاتبت کا معاملہ کسیسی کے کہ کاتبت کا معاملہ کسیسی کے اس میں اپنی اور ان میں اتنی اہلیت بھی ہو کہ کسی نہ کسی طرح اس معاملہ کو باحث طریق پورا کریں گے تو آقاؤں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیہ معاملہ کر کے ان کو آزاد کر دیں۔ آیت کریمہ ﴿ إِنْ عَلِمْنَمْ فِيهِمْ خَيْرًا ﴾ (النور: ۱۳۳) (اگر تم ان میں خیر دیکھو تو ان سے مکاتبت کر لو) میں خیر سے مراد یہ ہے کہ وہ کمائی کے لائق اور ایماندار ہوں' محنت مزدوری کر کے بدل کتابت اوا کر دیں' لوگوں

کے سامنے بھیک مانکتے نہ مجریں۔ ﴿ وَانْوَهُمْ مِنْ مَّالِ اللَّهِ الَّذِيْ انْكُمْ ﴾ (النور: ٣٣) (اور اپنے مال میں سے جو اللہ نے تم كو دیا ہے ان كى كچھ مدد بھى كرو) سے مرادير كہ اپنے پاس ان كو بطور امداد كچھ دو' تاكہ وہ اپنے قدموں پر كھڑے ہو سكيں يا بدل كتابت ميں سے كچھ معاف كردو۔

روح کے اثر کو اساعیل قاضی نے احکام القرآن میں اور عبدالرزاق اور شافعی نے وصل کیا ہے۔ حضرت عطاء نے واجب قرار دیا

کہ بشرط ندکور آقا غلام کی مکاتب قبول کر لے۔ امام ابن حزم اور ظاہریہ کے نزدیک اگر غلام مکاتبت کا خواہاں ہو تو مالک پر مکاتبت کر
دینا واجب ہے۔ کو نکہ قرآن میں ﴿ فکانبوهم ﴾ امر کے لئے ہے جو وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ گر جمور یمال امر کو بطور استمباب قرار
دیتے ہیں۔ حضرت عطاء نے جب اپنا خیال ظاہر کیا تو عمرو بن دینار نے ان سے سوال کیا کہ وجوب کا قول آپ نے کسی صحافی سے ساہ
یا اپنے قیاس اور رائے سے ایسا کہتے ہو۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمرو بن دینار نے عطا سے یہ پوچھا لیکن حافظ نے کما یہ صحیح نہیں
ہے۔ بلکہ ابن جرتح نے عطاء سے یہ پوچھا۔ جسے عبدالرزاق اور شافعی کی روایت میں اس کی تصریح ہے۔ اس صورت میں قال عمرو
بن دینار جملہ معرضہ ہو گا۔ اور نسفی کی روایت میں یوں ہو وقالہ عمرو بن دینار یعنی عمرو بن دینار بھی وجوب کے قائل ہوئے ہیں اور
ترجمہ یوں ہو گا ''اور عمرو بن دینار نے بھی اس کو واجب کما ہے'' ابن جرتج نے کما میں نے عطاء سے پوچھا کیا یہ تم کسی سے روایت

حفرت سیرین جن کا قول آگے ذکور ہے' یہ حفرت انس بڑاٹھ کے غلام تھے اور یہ محمد کے والد ہیں' جو محمد بن سیرین سے مشہور ہیں۔ تابعی' فقیہ اور ماہر علم تعبیر رؤیا ہیں۔ اس روایت کو عبدالرزاق اور طبری نے وصل کیا ہے۔

آگے حضرت عمر بناتھ کا قول ندکور ہے اور عمل بھی ظاہر ہے کہ وہ بشرط ندکور مکاتبت کو واجب کہتے تھے۔ جیسے ابن حزم اور ظاہر ہے کہ وہ بشرط ندکور مکاتبت کو واجب کہتے تھے۔ جیسے ابن حزم اور ظاہریہ کا قول ہے۔ حضرت بریرہ بن آتیا پر پانچ اوقیہ چاندی پانچ سال میں اوا کرنی مقرر ہوئی تھی ای سے باب کا مطلب نکا۔ بعض علاء نے کما کہ آیت کریمہ ﴿ وَانْوَهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّ

انس بن مالک بڑار قبیلہ خزرج سے تھے۔ ان کی والدہ کا نام ام سلیم بنت ملحان تھا۔ رسول کریم ملی ایم خادم خاص تھے۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو ان کی عمر دس سال کی تھی۔ حضرت عمر بڑار کے زمانہ خلافت میں بھرہ میں قیام کیا۔ وہاں لوگوں کو اوھ تک علوم دین سکھاتے رہے۔ عمر سو سال کے لگ بھگ پائی۔ ان کی اولاد کا بھی شار سو کے قریب ہے۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

٧- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ
 الْـمَكَاتَبِ، وَمَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ
 في كِتَابِ اللهِ فِيْهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
 النَّبِيِّ ﷺ

٢٥٦١ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَنْ عَرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ

باب مکاتب سے کونسی شرطیں کرنادرست ہیں اور جس نے کوئی ایسی شرط لگائی جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو (وہ شرط باطل ہے)

اس باب میں ابن عمر بن الله کی ایک روایت ہے۔

(۲۵۷۱) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا 'کہا ہم سے لیث نے بیان کیا ابن شہاب سے 'انہوں نے عروہ سے اور انہیں حضرت عائشہ بڑھنے نے خبر

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ بَرِيْرَةُ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا. قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ : ارْجعي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكَ وَيَكُونَ وَلاؤُكِ لِي فَعَلْتُ. فَذَكُرَتْ ذَلِكَ بَرِيْرَةُ لأَهْلِهَا فَأَبُوا وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ وَلاَوُكِ لَناً. فَلاَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ ا للهِ ﴿ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ ا للهِ ﴿ ((ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الْوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

قَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﴿ فَقَالَ: ((مَا بَالُ أَنَاسَ يَشْتَرطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَن اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ في كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرُّةٍ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُ وَأُوثَقُ)). [راجع: ٤٥٦]

دی کہ بریرہ ان کے پاس ایے معاملہ مکاتبت میں مدد لینے آئیں 'ابھی انہوں نے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عاکشہ میں نے ان سے کہا کہ تو اینے مالکون کے پاس جا' اگر وہ یہ پیند کریں کہ تیرے معاملہ مكاتبت كى يورى رقم مين اداكر دون اور تمهارى ولاء ميرب ساتھ قائم ہو تو میں ایسا کر سکتی ہول۔ بریرہ رہی خوانے سے صورت اینے مالکول کے سامنے رکھی لیکن انہوں نے انکار کیا اور کما کہ اگر وہ (حفرت عائشہ الممارے ساتھ تواب کی نیت سے یہ نیک کام کرنا چاہتی ہیں تو انسیں اختیار ہے الیکن تمہاری ولاء تو ہمارے ہی ساتھ رہے گ۔ حضرت عائشہ و اس كا ذكر رسول الله مالية اسكياتو آپ نے فرمایا کہ تو خرید کرانہیں آزاد کردے۔ ولاء تواس کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کردے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھررسول اللہ ملتی اللہ نے لوگوں سے خطاب کیااور فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیاہو گیاہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ پس جو بھی کوئی الیی شرط لگائے جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا' خواہ وہ الی سو شرطیں کیوں نہ لگا لے۔ اللہ تعالی کی شرط ہی سب سے زیادہ معقول اور مضبوط ہے۔

ائن خزیمہ نے کما مطلب یہ ہے کہ اللہ کی کتاب سے ای کاعدم جوازیا عدم وجوب ثابت ہو اور یہ مطلب نہیں ہے کہ جو شرط الله كى كتاب ميں فدكور نہ ہو اس كالگانا باطل ہے۔ كيونكه تجھى بيع ميں كفالت كى شرط ہوتى ہے۔ تجھى ثمن ميں بيہ شرط ہوتى ہے كہ اس قتم کے روپے ہوں یا اتن مدت میں دیے جائیں یہ شرطیں صحیح ہیں او الله کی کتاب میں ان کا ذکر نہ ہو کیونکہ یہ شرطیں مشروع ہیں۔ ٢٥٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ (۲۵۹۲) مم سے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا كما مم كو امام مالك أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نے خبردی نافع سے اور ان سے عبداللہ بن عمر بھی شانے بیان کیا کہ ام المؤمنين حفرت عائشہ رہی اللہ اللہ اللہ باندی خرید کراسے آزاد کرنا عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ چاہا'اس باندی کے مالکوں نے کما کہ اس شرط پر ہم معاملہ کر سکتے ہیں عَائِشَةُ أَمُّ الْـمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهُا: عَلَى كه ولاء مارك ساته قائم رب رسول الله مالية ي عائشه عا أَنَّ وَلاءَهَا لَنَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لاَّ فرمایا کہ ان کی اس شرط کی وجہ نے تم نہ رکو وااء تو اس کی ہوتی ہے يَمْنُعُكِ ذَلِكِ، فَإِنَّمَا الْوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

جو آزاد کرے۔

حدیث بریرہ ہے بہت سے فوائد نکلتے ہیں۔ بعض متاخرین نے ان کو چار سو تک پہنچا دیا ہے جس میں اکثر تکلف ہے کچھ فوائد حافظ نے فتح الباری میں بھی ذکر فرمائے ہیں۔ ان کو وہاں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

٣- بَابُ إِسْتِعَانَةِ الْمَكَاتَبِ وَسُؤُالِهِ
 النَّاسَ

٢٥٦٣ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ: إنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْع أَوَاقٍ فِي كُلُّ عَامِ أُوقِيَةٌ فَأَعِيْنِينِي. فَقَالَتْ عَائِشَةُ : إِنَّا أَحَبُّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدُهَا لَهُمْ عَدُّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلاَوُكِ لِي. فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا، فَأَبُوا ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَأَبُوا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ الْوَلاءُ لَهُمْ. فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((خُذِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِي لَـهُمُ الْوَلاَءَ، فَإِنَّمَا الْوَلاءَ لِـمَنْ أَعْتَقَ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﴿ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمُّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالِ مِنْكُمْ يَشْتَرَطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ فَأَيُّمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِانَةَ شَرْط، فَقَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ اللهِ أَوْتَقُ. مَا بَالُ رِجَالِ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلاَنُ وَلِيَ الْوَلاَء إِنَّمَا الْوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

[راجع: ٥٦]

باب اگر مکاتب دو سرول سے مدد چاہے اور لوگوں سے سوال کرے تو کیماہے؟

(۲۵۲۳) ہم سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا کما ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا ہشام بن عروہ سے 'وہ اپنے والدسے 'ان سے عاکشہ رہی اُنیا نے بیان کیا کہ بریرہ وہ آئی آئیں اور کما کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت کا معاملہ کیا ہے۔ ہرسال ایک اوقیہ جھے اوا کرنا راے گا۔ آپ بھی میری دو کریں۔ اس پر حضرت عائشہ ری فائد که اگر تمهارے مالک پیند کریں تو میں انہیں (بیہ ساری رقم) ایک ہی مرتبه دے دول اور پھر تهمیں آزاد کردول' تو میں ایسا کر سکتی ہول۔ لیکن تہماری ولاء میرے ساتھ ہو جائے گی۔ بریرہ رہی ﷺ اپنے مالکوں کے پاس گئیں تو انہوں نے اس صورت سے انکار کیا۔ (واپس آگر) انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کی بیہ صورت ان کے سامنے رکھی تھی ليكن وہ اسے صرف اس صورت ميں قبول كرنے كو تيار ہيں كه ولاء ان کے ساتھ قائم رہے۔ رسول الله ملی الله نے بید ساتو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا میں نے آپ کو مطلع کیاتو آپ نے فرمایا کہ تواسیں لے کر آزاد کردے اور انہیں ولاء کی شرط لگانے دے۔ ولاء تو بسرحال اس کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ وٹی نیان کیا کہ پھر رسول الله الني النيام في الوكول كو خطاب كيا- الله كى حمد و ثناك بعد فرمايا تم میں سے کچھ لوگوں کو یہ کیا ہو گیاہے کہ (معاملات میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ پس جو بھی شرط اليي موجس كي اصل كتاب الله مين نه مووه باطل ہے۔ خواه اليي سو شرطیں کیوں نہ لگالی جائیں۔ اللہ کافیصلہ ہی حق ہے اور اللہ کی شرط ہی مضبوط ہے کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں' اے فلال! آزادتم كرواور ولاء ميرے ساتھ قائم رہے گی۔ ولاء تو صرف اس كے ساتھ قائم ہوگی جو آزاد کرے۔

نو اوقیہ کا ذکر راوی کا وہم ہے۔ صحیح ہی ہے کہ پانچ اوقیہ پر معالمہ ہوا تھا۔ ممکن ہے شروع میں نو کا ذکر ہوا اور راوی نے اس کو نقل کر دیا ہو۔ یہ مضمون پیچے مفصل ذکر ہو چکا ہے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ ویمکن الجمع بان النسع اصل والمحمس کانت بقیت علیها وبھذا اجزم القرطبی والمحب الطبری النے لینی اس طرح جمع ممکن ہے کہ اصل میں معالمہ نو پر ہوا ہو اور پانچ باتی رہ گئے ہوں۔ قرطبی اور محب طبری نے اس تطبق پر جزم کیا ہے۔

#### ٤- بَابُ بَيْعِ النَّمكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ.

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمُّ.

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ

مَاتَ وَإِنْ جَنِّي مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

باب جب م کاتب اپنے تئیں چے ڈالنے پر راضی ہو

گو وہ بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز نہ ہوا ہو' اگر عاجز ہو گیا ہو تو وہ غلام ہو جاتا ہے اس کا بی ڈالنا سب کے نزدیک درست ہو جاتا ہے۔ امام احمد کا کی غذہب ہے اور امام ابو حلیفہ اور امام شافعی کے نزدیک جب تک وہ عاجز نہ ہو اس کی بیج درست نہیں ہے۔ وَقَالَتْ عَائِشْلَةُ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِعِی عَلَیْهِ شَیءً \* اور حضرت عائشہ مِینَ بَیْنِ نے کہا کہ مکاتب رجب تک کچھ بھی مطالبہ

آور حفرت عائشہ و بھی نیا نے کہا کہ مکاتب پر جب تک کچھ بھی مطالبہ باقی ہے وہ غلام ہی رہے گا اور زید بن ثابت و بڑا تھ نے کہا ، جب تک ایک درہم جی باقی ہے (مکاتب آزاد نہیں ہو گا) اور عبدالله ابن عمر و گا) اور عبدالله ابن عمر و گائی ہے وہ اپنی و کہا تھ بھی مطالبہ باقی ہے وہ اپنی زندگی موت اور جرم (سب) میں غلام ہی ماناجائے گا۔

(۲۵۲۳) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک ؓ نے خردی کی بن سعید سے ، وہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ بریرہ ؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنما سے مدد لینے آئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنما سے مدد لینے آئیں۔ حضرت کائشہ رضی اللہ عنماری رقم) انہیں ایک ہی مرتبہ ادا کردول کریں کہ میں (مکاتبت کی ساری رقم) انہیں ایک ہی مرتبہ ادا کردول اور پھر تمہیں آزاد کردول تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہ ؓ نے اس کاذکر ایس سے کیا تو انہوں نے کہا کہ (ہمیں اس صورت میں یہ منظور ہے کہ) تیری ولاء ہمارے ہی ساتھ قائم رہے۔ مالک نے بیان کیا کہ عمرہ کو یقین تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنما نے اس کاذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اسے خرید کر آزاد کردے۔ ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کردے۔ ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی

مَالِكٌ: قَالَ يَحْيَى: فَزَعَمَتْ عُمْرَةُ أَنَّ

عَاثِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَالَ

((اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِـمَنْ

أَعْتَقَ)). [راجع: ٤٥٦]

حضرت عائشہ رہی نے یہ فرمایا کہ تیرے اہل چاہیں تو میں تیری قیت ایک دفعہ ہی اداکر دوں' میس سے باب کا مطلب نکلا کیو نکہ حضرت عائشہ ؓ نے بریرہ کو مول لینا چاہا۔ تو معلوم ہوا کہ مکاتب کی بچے ہو سکتی ہے۔

باب اگر مکاتب کسی شخص ہے کیے مجھ کو خرید کر آزاد کردو

٥- بَابُ إِذَا قَالَ الْمَكَاتَبُ اشْتَرِي

وأعتِقْني، فَاشْتَراهُ لِذَلِكَ ٢٥٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُفَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَيْمَنُ قَالَ: ((دَخَلْتُ عَلَى عَاثِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: كُنْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ، وَإِنَّهُمْ بَاعُونِي مِن ابْن أبي عَمْرو، فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أبي عَمْرو وَاسْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلاَءَ، فَقَالَتْ: دَخَلَتْ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مَكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ: اشْتَرَيْنِي وَأَعْتِقِيْنِي، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لاَ يَبِيْعُونِي حَتَّى يَشْتَوِطُوا وَلاَئِي، فَقَالَتْ: لاَ حَاجَةَ لِي بِذَلِكَ. فَسَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِي ﴿ أَوْ بَلَغَهُ - فَلَكُرَ لِعَائِشَةَ فَلَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا، فَقَالَ: ((اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا وَدَعِيْهِمْ يَشْعِرْطُونَ مَا شَارُوا))، فَاشْوَنْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا، وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ، فَقَالَ النِّبِيُّ ﴿ (الْوَلاَء لِـمَنْ أَعْتَقَ، وَإِن

#### اوروہ اس غرض سے اسے خرید لے

(۲۵۲۵) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کما کہ ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ ایمن مؤلٹر نے بیان کیا کہ میں عائشہ پٹینیٹا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں پہلے عتبہ بن ابي لهب كاغلام تقاء ان كاجب انقال موا تو ان كى اولاد ميرى وارث ہوئی۔ ان لوگوں نے مجھے عبدالله ابن الی عمرو کون کی دیا اور ابن الى عمرون مجھے آزاد كرديا. ليكن (يجية دفت) عتب ك وار تول نے ولاء کی شرط این لئے لگالی بھی (توکیایہ شرط صیح ہے؟) اس پر عائشہ ر انہوں نے کہا کہ بریرہ میرے یہاں آئی تھیں اور انہوں نے کتابت کا معالمه كرليا تفاء انهول نے كهاكه مجھے آپ خريد كر آزاد كرديں۔ عائشہ فی کہا کہ میں ایبا کر دول گی (لیکن مالکوں سے بات چیت کے بعد) انمول نے بتایا کہ وہ مجھے بیچنے پر صرف اس شرط کے ساتھ راضی ہیں کہ ولاء انہیں کے ساتھ قائم رہے۔ عائشہ بڑی نیا نے کما کہ پھر مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ رسول الله ملکیا نے بھی اے سالا (عائشہ بھ الله على اسلى آپ كواس كى اطلاع ملى اسلى آپ نے عائشہ رہ ای دریافت فرمایا انہوں نے صورت حال کی آپ کو خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ بریرہ کو خرید کر آزاد کردے اور مالکوں کو جو بھی شرط جاہیں لگانے دو۔ چنانچہ عائشہ نے انہیں تربید کر آزاد کر دیا۔ كرام ك ايك مجع سے)خطاب فرمايا ولاء تواى كے ساتھ موتى ہ جو آزاد کرے۔ (اور جو آزاد نہ کریں) اگرچہ وہ سو شرطیں بھی لگالیں (ولاء پھر بھی ان کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتی)

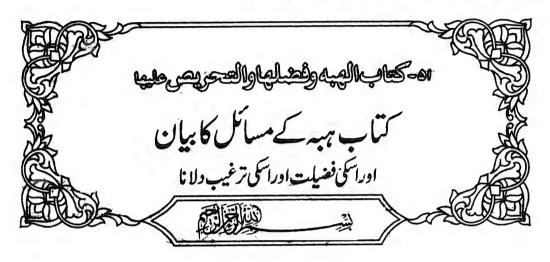
تراجی کے اس مقتب بنالت الدام الدے حفرت بریرہ مٹھیا کے چیا زاد بھائی نید فتح مک سال اسلام الدے۔ حفرت بریرہ مٹھیا کے بیا زاد بھائی نید فتح مک سے سال اسلام الدے۔ حفرت بریرہ میں ای سے مضمون باب ثابت بھی ای درخواست کی تھی ای سے مضمون باب ثابت

الحدالله كه كعبه شريف مي ٥ ايريل (١٩٧٠ع) كويمال تك متن بخارى شريف كے يوضف سے فارغ موا ـ ساتھ عى وعاكى كه الله یاک خدمت بخاری شریف میں کامیانی بخشے اور ان سب دوستوں بزرگوں کے حق میں اسے بطور صدقہ جاربہ قبول کرے جو اس عظیم

الشرطوا مائة شرطى.

خدمت میں خادم کے ساتھ ہرممکن تعاون فرما رہے ہیں۔ جزاهم الله احسن الجزاء فی الدنیا والاخرة. آمین

شد ش ایمن کا نام آیا ہے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ هو ایمن الحبشی المکی نزیل المدینة والد عبدالواحد وهو غیر ایمن بن نایل الحبشی المکی نزیل عسقلان وکلاهما من التابعین ولیس لوالد عبدالواحد فی البخاری سوی خمسة احادیث هذا واخران عن عائشة وحدیثان عن جابر وکلها متابعة ولم یروعنه غیر ولده عبدالواحد (فتح الباری)



بہ بلا عوض کی مخص کو کوئی بلل یا حق وے دیا۔ صدقہ بھی ای طرح ہے گروہ مختاج کے لئے یہ نیت ثواب ہوتا ہے۔ بہہ میں مختاج کی شرط نہیں ہے۔ لفظ ہنہ وہب بھب کا مصدر ہے لفظ وہاب بھی ای سے ہے جس کے معنی بہت بی نعمیں بخشے والا۔ یہ لفظ اساء الحلی میں وافل ہے : حافظ صاحب فرماتے ہیں والعبة پکسر الهاء و تحقیف الباء الموحدة تطلق بالمعنی الاعم علی انواع الابراء وهو هذه الدین ممن هو علیه والصدقه وهی هذه ما یتمحض به طلب نواب الاخرة والهدية وهی ما یکرم به الموهوب له (الی اخره) وضیع المصنف محمول علی المعنی الاعم لانه ادخل فیها الهدایا (فتح الباری) لینی لفظ بہہ مختلف قتم کے نیک سلوک کرنے پر بولا جاتا ہے اور وہ دراصل مقروض پر سے قرض کا بہہ کر دیتا ہے اور لفظ صدقہ وہ بہہ ہے جس سے محض ثواب آ ترت مطلوب ہو اور ہزیہ وہ جو کی کو دراصل مقروض پر سے قرض کا بہہ کر دیتا ہے اور لفظ صدقہ وہ بہہ ہے جس سے محض ثواب آ ترت مطلوب ہو اور ہزیہ وہ جو کی کو اس کے اکرام کے طور پر دیا جائے۔ حضرت امام بخاری نے اسے عام معانی میں مزاد لیا ہے اس لئے ہدایا کو بھی واخل فرمالیا ہے۔

١ - پاب

٢٥٩٦ - حَدُثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٌ قَالَ حَدُثَنَا ابْنُ أَبِي ذِنْبِ عَنِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي ذِنْبِ عَنِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّهِيِّ قَالَ: ((يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لاَ تَحْقِرَنُ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةً)).

[طرفه في: ٢٠١٧].

(۲۵۲۱) ہم سے عاصم بن علی ابو الحسین نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذرک نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذرک نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ہر رو ابی ذرک نے بیان کیا ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہر گر کوئی براوس اپنی دو سری پڑوس کے لئے (معمولی ہدید کو بھی) حقیرنہ سمجھ ، خواہ بکری کے کھر کابی کیوں نہ ہو۔

جس پر بہت ہی ذرا ساگوشت ہوتا ہے۔ مطلب سے کہ اپنی ہمسائی کا حصہ خوشی سے قبول کرے' اس کے لینے سے ناک بھوں نہ چڑھائے۔ نہ زبان سے کوئی ائی بات نکالے جس سے اس کی خفارت نکلے۔ کیو نکہ ایسا کرنے سے اس کے ول کو رنج ہو گا اور کی مسلمان کا دل دکھانا ہوا گتاہ ہے۔ حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ اپنے پڑوس والون کو تحفہ تحاکف پیش کرنا سنج ہے گو وہ کم قیمت ہی کیوں نہ ہو۔ روایت میں بحری کے کمر کا ذکر ہے جو بیکار جان کر پھینک دیا جاتا ہے۔ اس کا ذکر ہو یہ کی کم قیمتی کے ظاہر کرنے۔ کے لئے کہا گیا۔

(۲۵۹۵) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اولی نے بیان کیا کہا ہم سے
ابن الی حازم نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے بزید بن رومان

سے وہ عروہ سے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنما نے بیان کیا

کہ آپ نے عروہ سے کہا میرے بھانج! آخضرت ما آئیا کے عمد
مبارک میں (یہ حال تھا کہ) ہم ایک چاند دیکھتے 'چردو سرادیکھتے 'پر
مبارک میں (کھانا پکانے کے لئے) آگ نہ جلتی تھی۔ میں نے پوچھا 'گروں میں (کھانا پکانے کے لئے) آگ نہ جلتی تھی۔ میں نے پوچھا 'فالہ امال! پھر آپ لوگ زندہ کی طرح رہتی تھیں ؟ آپ نے فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں مجبور اور پانی بر۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے چند انصاری بڑوی تھے۔ جن کے پاس وودھ دینے والی کم ملی اللہ علیہ و سلم کے چند انصاری بڑوی تھے۔ جن کے پاس وودھ دینے والی کم کمیاں تھیں اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے یمال بھی ان کا دودھ تھے۔ آپ اسے ہمیں بھی پلادیا کرتے تھے۔ آپ اسے ہمیں بھی پلادیا

دودھ بطور تخفہ بھیجنا اس سے ثابت ہوا۔ دو مینے میں تین چاند اس طرح دیکھتیں کہ پہلا چاند مینے کے شروع ہونے پر دیکھا ، پھر دو سرا چاند اس کے ختم پر تیرا چاند دو سرے مینے کے ختم پر۔ کالی چیزوں میں پائی کو بھی شائل کر دیا ، طال نکہ پائی کالا نہیں ہو تا۔ لیکن عرب لوگ تنظیہ ایک چیز کے نام سے کر دیتے ہیں۔ جیسے شمسین قمرین چاند سورج دونوں کو کہتے ہیں۔ اس طرح ابیصین دودھ اور پائی دونوں کو کہہ دیتے ہیں اور صرف دودھ ایمن لین سفید ہوتا ہے۔ پائی کا تو کوئی رنگ ہی نہیں ہوتا۔ اس حدیث سے دودھ کا بطور تخفہ و بہت ہیں کرنا ثابت ہوا۔ نوائد کے کھانا سے یہ بہت ہی ہوتا ہے۔ جو ایک انہائی دو سمرے انسان کو پیش کرتا ہے۔

باب تعورى چيز بهه كرنا

(۲۵۹۸) ہم سے محر بن بشار نے بیان کیا کما ہم سے محر بن ابی عدی نے بیان کیا کما ہم سے محر بن ابی عدی نے بیان کیا شعبہ سے وہ سلیمان سے وہ ابو حازم سے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کما کہ رسول کریم اللہ کیا نے فرملیا اگر جھے بازو اور پائے (کے کوشت) پر بھی دعوت دی جائے تو میں قبول کرلول

٢- بَابُ الْقَلِيْلِ مِنَ الْهِبَّةِ
 ٢٥٩٨- حَدُّتُنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارِ قَالَ
 حَدُّتُنَا ابْنُ أَبِي عَدِيًّ عَنْ شُعْبَةُ عَنْ مُنْفَعَةً عَنْ مُنْفَعَةً عَنْ مُنْفَعَةً عَنْ مُنْفَعَةً
 مُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُوَيْوَةً
 رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ ﴿ قَالَ: ((لَوْ

گاور جھے بازویا پائے (کے گوشت) کا تحفہ جمیجا جلئے تو اسے بھی قبول کرلوں گا۔ دُعِیْتُ اِلَی ذِرَاعِ أَوْ کُرَاعِ لِأَجَیْتُ، وَلَوْ أَهْدِيَ اِلَیْ ذِرَاعٌ أَوْ کُرَاعٌ لَقَبِلْتُ)).

[طرفه في: ۱۷۸٥].

تحفہ کتنا بھی تھو ڈا ہو قاتل قدر ہے اور دعوت میں کچے بھی پیش کیا جائے ' دعوت بسر حال، قاتل قبول ہے۔ ان عملوں سے باہی مجت پیدا ہوتی ہے جو اسلام کا اصلی منشاء ہے۔ اس سے گوشت کا بطور ببد و تحفہ و ہدنیہ پیش کرنا ثابت ہوا۔ حضرت امام کے نزدیک لفظ بہد ان سب پر بولا جا سکتا ہے۔

٣- بَابُ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا
 وَقَالَ أَبُو سَعِيْدٍ قَالَ النَّبِيُ ﷺ: ((اضْرِبُوا
 لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا)).

باب جو مخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز بطور تحفہ مانگے ابو سعید "نے بیان کیا کہ نمی کوئم مٹھائیا نے فرملیا' اپنے ساتھ میرا بھی ایک حصہ لگانا(اس سے ترجمہ باب ثابت ہوا)

رسول کریم من ایجا نے بلور بدیہ خود ایک انصاری عورت سے فرمائش کی کہ وہ اپنے برحمی غلام سے ایک منبر بنوا دیں۔ چنانچہ استین کی گئی اور غابہ کے جماؤ کی کاریوں سے منبر تیار کر کے پیش کر دیا گیا۔ جب یہ پہلے دن استیمال کیا گیا تو آنخضرت ان کیا گیا تو آنخضرت ان کیا گیا تو آنخضرت ان کیا گیا تو آن کی جدائی کے غم میں سبک نے اس مجود کے بینے کا سمارا چھوڑ دیا جس پر آپ ٹیک دے کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ یمی تنا تھا جو آپ کی جدائی کے غم میں سبک سبک کر روے گا تھا۔ جب آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تب وہ خاموش ہوا۔ مماجر کا لفظ ابو غسان راوی کا دہم ہے اور صبح یہ ہے کہ یہ عورت انساری تھی۔ اس سے کوری کا منبر سنت ہونا ثابت ہوا جو بیشتر الجدیث مساجد میں دیکھا جا سکتا ہے۔

(\* ٢٥٤) ، م سے عبدالعزر بن عبدالله في بيان كيا كماكه محمد عمد بن جعفر في بيان كيا ابو حازم سے ، وہ عبدالله بن الى قادہ سلى سے اور ان سے ان كے باپ في بيان كياكه كمه كے راستة ميں ايك جگه ادر سيح يه ب كريد عورت افساري هي اس ب م ٧٥٧ - اس ب م ٢٥٧ - حَدُّنَنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ عَنْ أَبِي حَالِم عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةً السَّلَمِيُّ حَالِم عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةً السَّلَمِيُّ

ی رسول الله مین کام چند ساتھیوں کے ساتھ بیشا ہوا تھا۔ رسول

كريم الله بم س آك قيام فرها تعد (عبة الوواع ك موقع ير) اور لوگ تو احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میرا احرام نہیں تھا میرے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا۔ میں اس وقت اپنی جوتی کانشخ میں مشغول تھا۔ ان لوگوں نے مجھ کو کچھ خبر نمیں دی لیکن ان کی خواہش می تھی کہ کسی طرح میں گور خر کو دیکھ لوں۔ چنانچہ میں نے جو نظر اٹھائی تو گورخر دکھائی دیا۔ میں فوراً گھوڑے کے پاس کیا اور اس پر زین کس کرسوار ہو گیا مگرانفاق سے (جلدی میں) کو ژااور نیزہ دونوں بھول گیا۔ اس لئے میں نے اپنے ساتھیوں سے کما کہ وہ مجھے کو ژااور نیزہ اٹھادیں۔ انہوں نے کما' ہر گز نہیں قتم اللہ کی'ہم تمہاری (شکار میں) کسی فتم کی مدد نہیں کر سکتے۔ (کیونکہ ہم سب لوگ حالت احرام میں ہیں) مجھے اس پر فصر آیا اور میں نے خود ہی اثر کر دونوں چیزیں كيس بهرسوار موكوكور شرير حمله كيا اوراس كوشكار كراايا وه مر بھی چکا تھا۔ اب لوگوں نے کما کہ اسے کھاٹا چاہے۔ لیکن پراحرام ک حالت میں اسے کھانے (کے جواز) پر شبہ ہوا۔ (لیکن بعض لوگوں نے شبہ نہیں کیا اور گوشت کھایا) پھر ہم آگے برھے اور میں نے اس گور خر کا ایک بازو چھپا رکھا تھا۔ جب ہم رسول الله علی اے پاس پنچ تواس کے متعلق آپ سے سوال کیا اُ آپ نے محرم کے لئے شکار کے گوشت کھانے گا فتویل دیا) اور دریافت فرمایا کہ کیااس میں اے کھ بچاہوا گوشت تمارے پاس موجود بھی ہے؟ میں نے کما کہ جى بان! اور وى بازو آپ كى خدمت مين پيش كيا- آپ في اے تاول فرمایا۔ یمال تک کہ وہ ختم ہو گیا۔ آپ بھی اس وقت احرام سے تے (ابو عازم نے کماکہ) مجھ سے یی مدیث زیدین اسلم نے بیان کی ان سے عطاء بن بیار نے اور ان سے ابو قمادہ شئے۔

عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنْتُ يَومًا جَالِسًا مَعَ رجَال مِنْ أَصَحْاَبِ النَّبِيُّ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ فِي مَنْزِلِ فِي طَرِيْقِ مَكَّةً - وَرَسُولُ اللهِ 機 نَازِلٌ أَمَامَنَا– وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِم، فَأَبْصَرُوا حِمَّارًا وَحَشِيًّا -وَأَنَا مَشْفُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي - فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ، وَأَحَبُوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، فَالْنَفَتُ ۚ أَفَا بُصِرْتُهُ، فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَس فَأَسْرَجْتُهُ، ثُمُّ رَكِبْتُ، وَنَسَيْتُ السُّوطَ وَالرُّمْحَ، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي السُّوطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لاَ وَاللهِ لاَ نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بشَيْءَ، فَفَضِبْتُ، فَنَزَلْتُ فَأَخَذَتُهُمَا، ثُمَّ رَكِنْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَّارِ فَعَقَرْتُهُ، ثُمُّ جنتُ بهِ وَقَدْ مَاتَ، فُوقَفُوا فِيْهِ يَأْكُلُونَهُ. ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ خُرُم، فَرُخْنَا – وَخَبَأْتُ الْعَصْدَ مَعِيّ – فَأَذْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ هُمَّ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((مَفَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكْلَهَا حَتَى نَفْدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٍ)). فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَّاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةً. [راجع: ١٨٢١]

ساتھیوں نے امداد سے انکار اس لئے کیا کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور احرام کی حالت میں نہ شکار کرنا درست ہے نہ شکار میں مدد کرنا۔ آخضرت شریع نے اس گوشت میں تحفہ کی خود خواہش فرمائی۔ اس سے مقصد باب حاصل ہوا۔ ابو قادہ سلمی نے تیمر بسم اللہ پڑھ کر چلایا ہو گا۔ پس وہ شکار طال ہوا۔ دوست احباب میں تھے تحالف لینے دینے بلکہ بعض وفعہ باہمی طور پر خود فرمائش کر دینے کا

عام وستور ہے ای کاجوازیمال سے ثابت موا۔

## ٤- بَابُ مَنِ اسْتَسْقَى

وَقَالَ مَهُلُّ قَالَ لِي النَّبِي اللَّهِ ((اسْقِنِي)).

#### باب ياني (يا دوده) مانكنا

اور سمل بن سعد ساعدی نے کما کہ رسول کریم ملی کے ان مجھ سے اور ملل ان مجھے پانی بلاؤ" (اس سے اپنے ساتھیوں سے پانی مانگنا ثابت ہوا)

اسل بن سعد ساعدی بڑا انساری ہیں اور ابو عباس ان کی کنیت ہے۔ ان کانام حزن تھا' لیکن رسول کریم الہا ہے اس کو سیب سیب کا سال سے بدل دیا۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر پندرہ سال کی تھی' انہوں نے مینہ میں 19ھ میں انقال فرمایا۔ بیسب سے آخری محالی ہیں جن کا مدینہ میں انقال ہوا۔ ان سے ان کے بیٹے عباس اور زہری اور ابو طاذم روایت کرتے ہیں۔

٧٥٧١ - حَدَّنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَدُّثَنِي أَبُو حَدُّثَنِي أَبُو طُوالَةً قَالَ: سَمِعْتُ أَنسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((أَتَانَا رَسُولُ اللهِ فَقَاقًا فِي دَارِنَا يَقُولُ: ((أَتَانَا رَسُولُ اللهِ فَقَاقًا فِي دَارِنَا هَذِهِ فَاسْتَسْقَي، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا، ثُمُّ شَبْتُه مِنْ مَاء بِنْرِنَا هَذِهِ، فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبُوبَكُو عَنْ يَسِيْرِهِ وَعُمَرُ تُجَاهَةُ وَأَعْرَابِي عَنْ يَمِيْنِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ: وَأَعْرَابِي عَنْ يَمِيْنِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ: وَأَعْرَابِي عَنْ يَمِيْنِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ: وَأَعْرَابِي مُنْ ثَمَا الْأَعْرَابِي ثُمُ قَالَ: ((الأَيْمَنُونَ الأَيْمَنُونَ، أَلاَ فَيَمَنُوا)). قَالَ ((الأَيْمَنُونَ الأَيْمَنُونَ، أَلاَ فَيَمَنُوا)). قَالَ أَنسَدُ: فَهِي سُنَّةً فَهِي سُنَّةً فَهِي سُنَّةً فَلَاثَ مَرَّاتِ)). وَالرَّنَ الرَّاتِ)). [راجع: ٢٥٠٣]

(۱۷۵۱) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا کہ جھ سے ابو طوالہ نے جن کانام عبداللہ بن عبدالرحلٰ تھا کہ جس نے انس بواٹھ سے سا۔ وہ کتے تھے کہ (ایک مرتبہ) رسول کریم ملٹی کیا ہمارے اس گھر جس تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ہمارے پاس ایک بمری تھی اسے ہم نے دوہا۔ پھر جس نے اس بس اسی کنویں کا پانی ملا کر آپ کی خدمت بی (لی بناکر) پیش کیا حضرت ابو بکر بواٹھ آپ کے باکیں طرف بیٹے ہوئے تھے اور حضرت عمر بناٹھ اس لئے کہ واکنی طرف تھا۔ جب آپ پی کر مساتی ہوئے تو اور ایک دیماتی آپ کے داکیں طرف تھا۔ جب آپ پی کر مساتی کو عطا فرمایا (کیونکہ وہ داکیں طرف تھا) پھر آپ نے فرمایا داکیں طرف ہوئے ہیں۔ لیکن آپ نے اس دیماتی کو عطا فرمایا (کیونکہ وہ داکیں طرف تھا) پھر آپ نے فرمایا داکی میں طرف ہیں کھر آپ نے فرمایا داکی میں طرف ہیں کی حق دور داکیں طرف ہیں۔ لیکن آپ نے فرمایا داکھ ہیں طرف ہیں کی حق رکھتے ہیں۔ بیل خبر دار داکیں طرف بی می شروع کیا کرو۔ انس بخاٹھ نے کہا کہ لیمی خبر دار داکیں طرف بی می شروع کیا کرو۔ انس بخاٹھ نے کہا کہ لیمی سنت ہے۔ تین مرتبہ (آپ نے اس بات کو دہرایا)

مقصد باب اور خلاصہ حدیث واردہ یہ ہے کہ ہرانسان کے لئے اس کی مجلس زندگی میں دوست احباب کے ساتھ بے آگائی اسٹی ہوئے کے بہت ہے مواقع آ جاتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ اس بارے میں نگ نظر نہیں ہے 'اس نے ایئے مواقع کے لئے ہر 'مگن سولتیں دی ہیں جو معیوب نہیں ہیں۔ مثلا اپنے دوست احباب سے پانی پلانے کی فربائش کرنا جیسا کہ حدیث میں فہ کور ہے کہ آمخضرت ساتھ ہے ان معرت انس بھتے کے بمال تشریف لا کر پانی طلب فربایا۔ حضرت انس جھی مزاج رسالت کے قدر وال تھے انہوں نے پانی اور دورہ ملا کر لسی بنا کر پیش کر دیا۔ آداب مجلس کا یمل دو سرا واقعہ وہ پیش آیا جو روایت میں فہ کور ہے۔ حضرت انس نے سنت رسول سے اظہار اور اس کی ایمیت ہتائے کے لئے تمین بار یہ لفظ دہرائے۔ واقعہ یی ہے کہ سنت رسول کی بڑی ایمیت ہے خواہ وہ سنت کتی بی جموری کیوں نہ ہو۔ فدائیان رسول کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہروقت ہر کام میں سنت رسول کو سامنے رکھیں' ای میں دارین کی پھلائی

٥- بَابُ قُبُول هَدْيَةِ الصّيد. وَقَبِلَ النِّي ﴾ من أبي قَتَادَةً عَضُدَ الصَّيْدِ

٢٥٧٢ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُفَّةً عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَنْفُجْنَا أَرْنَبًا بِمَرُّ الظُّهْرَان، فَسَعَى الْقَومُ فَلَفَهُوا، فَأَدْرَكُتُهَا فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلُّحَةً فَلَبَحَهَا وَبَقَثَ إِلَى رَسُولِ ا اللهِ 🕮 بَوْرِكُهَا – أَوْ فَخِلْيُهُا قَالَ: ((فَخِلَيْهَا لاَ شَكُ فِي)) - فَقَبِلَهُ. قُلْتُ: وَأَكُلَ مِنْهُ ؟ قَالَ وَأَكُلَ مِنْهُ. ثُمُّ قَالَ بَعْدُ: قَبِلَهُ)). [طرفاه في: ٥٤٨٩، ٥٥٥٥].

٧٥٧٣ حَدُّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدُّثَنِي مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ غُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاس عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَنَّامَةً رَضِي اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ هُ حِمَارًا وَحْشِيًا - وَهُوَ بِالْأَبُواءِ أَوْ بُوَدَّان - فَرُدَّ عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: ((أَمَا إِنَّا لَمَ نُرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا خُرُمٍ)).

[راجع: ١٨٢٥]

باب شكار كانحفه قبول كرنا

اور نی کریم مان نے اے شکار کے بازو کا تحفہ ابو قادہ سے قبول فرمایا تھا (ای سے ترجمہ الباب ثابت ہوا)

(۲۵۲۲) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کماہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے ہشام بن زید بن انس بن مالک نے اور ان سے انس بھڑ نے بیان کیا کہ مرالظہران نامی جگہ میں ہم نے ایک فرگوش کا يجياكيا ـ لوگ (اس كے يحيے) دوڑے اور اسے تھكا ديا اور يس نے قریب پہنچ کراہے پکر لیا۔ پھر ابوطلح کے یمال لایا۔ انہوں نے اسے ذری کیا اور اس کے پیچیے کا یا دونوں رانوں کا گوشت نی کریم مان کا ک خدمت میں بھیجا۔ (شعبہ نے بعد میں یقین کے ساتھ) کما کہ دونوں رانیں انہوں نے بھیجی تھیں' اس میں کوئی شک نہیں۔ حضور اکرم سلیے نے اسے قبول فرمایا تھا میں نے پوچھااور اس میں سے آپ نے مجھ تناول بھی فرمایا تھا؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہاں! چھ تناول بھی فرمایا تھا۔ اس کے بعد پھرانہوں نے کہا کہ آپ نے وہ ہدیہ قبول فرمالیا تھا۔ (۲۵۷۳) مم سے اساعیل بن ابی اولی نے بیان کیا کما کہ مجھ سے الم مالك نے بيان كيا ابن شاب سے وہ عبيد الله بن عبد الله بن عتب بن مسعود سے وہ حفرت عبداللہ بن عباس بی اللہ سے اور وہ صعب بن جثامہ " ے کہ انہوں نے نبی کریم النظام کی خدمت میں گور خر کا تحفه پیش کیا تھا۔ آپ اس وقت مقام ابواء یا مقام ودان میں تھے (راوی کوشبہ ہے) آپ نے ان کا تحفہ واپس کردیا۔ پھران کے چرے ر (رنج کے آثار) و کھ کر فرمایا کہ میں نے یہ تحفہ صرف اس لئے واپس کیاہے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔

اتما قبل الضيد من ابي الثادة ورده على الصعب مع انه صلى الله عليه وسلم كان في الحالين محرما لأن المحرم لا يملك الصيد ويملك مذبوح المحلال الانه كقطعة لحم لم يبق في حكم الصيد (عبني) آئخفرت الهيل في ابو قادة كاشكار قبول فرماليا اور صعب بن بشامة كا واليس فرماديا. طلائك آپ مرود طالتول بيل محرم تنه اس كى دجه بدك محرم شكار محض كو ملكت ميس سل سكنا اور طال ذبيحه كو مكيت ميں لے سكنا ہے۔ اس لئے كه وہ كوشت كے كلوے كى مائد ہے جو شكار كے علم ميں باتى نہيں رہا۔ پس صعب بن جثامة كا پيش كردہ كوشت شكار محض تھا اور آپ محرم تھ الندا آپ نے اسے واپس فرما دیا۔ (مُنْ اَلَيْمَا)

## ٧- بَابُ قَبُولِ النهَدِيَّةِ بِهِ كَا تَبُولُ مِنْ

٢٥٧٤ - حَدَّتَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى قَالَ
 حَدُّتَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ
 عَائِشُةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهَا ((أَنَّ النَّاسَ كَانُوا
 يَتَحَرُّونَ بِهَدَايَاهُمْ يَومَ عَائِشَةَ يَبْتَفُونَ بِهَا
 أو يَثْتَفُونَ بِذَلِكَ - مَرْضَاةَ رَسُولِ اللهِ

[أطرافه في: ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۳۷۷۵].

(۲۵۷۳) ہم سے ابراہیم بن مویٰ نے بیان کیا کما ہم سے عبدہ بن ملیمان نے بیان کیا کما ہم سے عبدہ بن ملیمان نے بیان کیا کان سے ان سلیمان نے بیان کیا کان سے ان کے والد نے اور ان سے حفرت عائشہ رہی تھا نے کہ لوگ (رسول اللہ ملی ہے کے گئے عائشہ رہی تھا کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اپنے ہدایا سے یا اس خاص دن کے انتظار سے (رادی کو شک ہے) لوگ آنخضرت ملی ہے کہ کے خوشی حاصل کرتا جا ہے

خدمت نیوی میں تحفہ اور پھر حضرت عائشہ رہی ہی باری میں بیش کرنا ہر دو امور رسول کریم میں ہی خوشی کا باعث تھے۔ رادی کے بیان کا یمی مطلب ہے۔

الله المحددة المنظام المنظام المنظام المنظلة المنظلة

(۵۵۵) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم ہے شعبہ نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ہم سے جعفر بن ابیاس نے بیان کیا ہم انہ ہم سے جعفر بن ابیاس نے بیان کیا ہم انہ ہم سے جعفر بن ابیاس نے بیان کیا ہم ان کی خالہ ام جبیر سے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عمنی نیز ہمی اور گوہ (ساہنہ) کے حفید ٹے نئی کریم میں ہے تو تاول فربایا تحالف بھیجے۔ آنخضرت میں ہی نیر اور گھی ہیں سے تو تاول فربایا لیکن گوہ بہند نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی۔ ابن عباس بی تی ان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے (اس) دسترخوان پر (گوہ (ساہنہ) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے (اس) دسترخوان پر (گوہ (ساہنہ) کو بھی) کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ میں ہی کے دسترخوان نی

[أطرافه في: ٥٣٨٩، ٥٤٠٢، ٢٧٣٥٨.

آئی ہے اور میں کھایا کو نہ مرفوب نہ تھا۔ ہاں آپ کے المیت میں کھایا کی دیک آپ کو یہ مرفوب نہ تھا۔ ہاں آپ کے المیت کو است میں کھایا ہو اس کے طال ہونے کی دلیل ہے گر طبعی کراہیت سے کوئی اسے نہ کھائے تو وہ کنگار نہ ہوگا ہاں اسے حرام کمنا غلا ہے۔

المحدث الكبير حضرت الاستاذ مولانا عبد الرحمٰن صاحب مباركورى رطنت ميل و ذكر ابن خالويه ان الصب بعيش سعمانة سه وانه لا يشرب الماء ويبول في كل اربعين يوما قطرة ولا يسقط له سن ويقال بل اسنانه قطعة واحدة وحكى غيره إن اكل لحمه بلذهب العطش لعنى ابن عالويه ن ذكر كيا م كد كوه (ماهنه) مات سو سال شك زنده رهتي مه اور وه پائى نهيل چتى اور چاليس ون عي صرف

ایک قطرہ پیثاب کرتی ہے اور اس کے دانت نہیں گرتے بلکہ کما جاتا ہے کہ اس کے دانت ایک بی قطعہ کی شکل میں ہوتے ہیں اور بعض کا ایبا بھی کہنا ہے کہ اس کا گوشت یاس کو بجما دیتا ہے۔

آگے حضرت مولانا فرماتے ہیں وفال النووی اجمع المسلمون علی ان الضب حلال لیس بمکروہ لینی مسلمانوں کا اجماع ہے کہ گوہ (ماہنہ) طال ہے کروہ نہیں ہے۔ گر حضرت امام ابو حفیقہ کے اصحاب اسے کروہ کتے ہیں۔ ان حضرات کا بیہ قول نصوص صریحہ کے طاق ہونے کی دجہ سے ناقابل تسلیم ہے۔ ترفری کی روایت عن ابن عمر میں صاف موجود ہے کہ رسول اللہ ماہ تہا ہے قرار دیتا ہوں۔ اس حدیث کے ذیل حضرت امام ترفری فرماتے ہیں۔ وقد احتلف اہل العلم فی اکل الصب فرخص فیہ بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم و کرهه بعضهم ویروی عن ابن عباص انه قال اکل الصب علی مائدہ رسول الله صلی الله علیه وسلم وانما ترکہ رسول الله علیه وسلم وانما ترکہ رسول الله علیه وسلم و خرهه بعضهم ویروی عن ابن عباص انه قال اکل الضب علی مائدہ رسول الله علیه وسلم وانما ترکہ رسول الله علیه وسلم وانما ترکہ رسول الله علیه وسلم الله علیه وسلم وانما ترکہ رسول الله علیه وسلم الله علیه وسلم الله علیه وسلم الله علیہ وسلم وانما ترکہ رسول الله علیہ وسلم الله علیہ وسلم الله علیہ و اسلم الله علیہ و الله الله علیہ و الله ا

حضرت مولانا مبار کپوری مرحوم فرماتے ہیں۔ وهو قول الجمهور وهو الواجع المعول عليه لينی جمهور كا قول حلت بى كے لئے ب اور يمى قول رائح ہے جس پر فتوى ديا كيا ہے اور اس مسلك پر حضرت مولانا مرحوم نے آٹھ احادیث و آثار نقل فرمائے ہیں اور مكروه كنے والوں كے دلاكل پر بطریق احسن تبعرہ فرمایا ہے۔ تفصیل كیلئے تحفة الاحوذی جلد: ۳/ ص: ۳۲ ، ۲۵ كامطالعہ كیا جانا ضروری ہے۔

(۲۵۷۱) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا' انہوں نے کماہم سے معن بن عیسیٰ نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ مجھ سے ابراہیم بن طمان نے بیان کیا انہوں نے کما کہ مجھ سے ابراہیم بن طمان نے بیان کیا انہوں نے مجھ بن زیاد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ و سلم کی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چزلائی جاتی تو آپ دریافت فراتے یہ خدمت میں جب کوئی کھانے کی چزلائی جاتی ہو آپ سے اصحاب سے فراتے کہ کھاؤ' آپ خود نہ کھاتے اور اگر کماجاتا کہ تحفہ ہے تو آپ خود بھاتھ اسے کھائے۔

كَ وَالولَ كَ وَلا كُل رِ بِطَرِينَ احْن تَبِمُو فَرَايَا بِ الْمَنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمِ فَالَ بَحَدُّ ثَنِي إِنْوَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْ الْمِ فَالَ حَدُّ ثَنِي إِنْوَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرُيْرَةَ رَضِي الله عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ فَلَيْ وَرَاهَ اللهِ فَلَيْ اللهِ فَيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ اللهِ فَيْلَ صَدَقَةً قَالَ اللهِ فَيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ اللهِ فَيْلَ صَدَقَةً قَالَ اللهِ فَيْلَ عَنْهُ وَإِنْ اللهِ فَيْلُ عَلْمُ اللهِ فَيْلَ عَنْهُ اللهِ فَيْلُ وَإِنْ اللهِ فَيْلُ عَلْمُ اللهِ فَيْلُ عَلْمُ اللهِ فَيْلُ وَإِنْ اللهِ فَيْلُ عَلْمُ اللهِ فَيْلُ وَإِنْ اللهِ فَيْلُ وَاللهِ فَيْلُ عَلْمُ اللهِ فَيْلُ اللهِ فَيْلُ اللهِ فَيْلُ اللهِ فَيْلُ وَاللهِ فَيْلُ اللهِ فَيْلُ اللهُ اللهِ فَيْلُ اللهِ فَيْلُ اللهِ فَيْلُ اللهِ فَيْلُ اللهِ فَيْلُ اللهُ اللهِ فَيْلُ اللهُ اللهُولِي اللهُ اللهُولُولُولُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ ا

مدقے کو اس لئے نہ کھاتے کہ یہ آپ کے لئے اور آپ کی آل کے لئے طلل نہیں اور اس میں بہت سے مصالح آپ کے پیش نظر تھے جن کی بنا پر آپ نے اموال صد قات کو اپنے اور اپنی آل کے لئے کھلٹا ناجائز قرار دیا۔

٧٧٧- حَلَّلْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ قَالَ حَدُّنَا خُعْدَرً قَالَ حَدُّنَا شُعْبَةُ عَن قَتَادَةَ عَنْ أَنسَ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتِي اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتِي اللهِ يُطْلِي لَحْم، فَقِيْلَ: تُصُدِّقَ عَلَى

(۲۵۷۷) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے اللہ میں کیا کہا ان سے اللہ میں کیا کہ دست میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ یہ بریرہ بھی نظام کسی نے بطور صدقہ کے دیا

ہے۔ آخضرت ما اللہ نے فرمایا کہ ان کے کئے یہ صدقہ ہے اور

مارے لئے (جب ان کے یمال سے پنجاتو) مربہ ہے۔

بَرِيْرَةَ، قَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةً، وَلَنَا هَدِيَّةً)). [راجع: د١٤٩٥]

متاج مسكين جب صدقه يا زكوة كامالك بن چكاتواب وه متارب جے جاب كھلائے جس كو جاب دے۔ اميريا غريب كواس كا تحف قبول كرنا جائز ہو گا۔

> ٢٥٧٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُفْبَةُ عَنْ عَبْدِ قَالَ عَبْدُ الرُّحْمَنِ: زَوْجُهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ؟ قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ عَبْدِ الرُّحْمَن عَنْ زَوْجَهَا، قَالَ: لاَ أَدْرِي أَخُرٌّ أَمْ عَبْدٌ)).

الرُّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ((أَنْهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِي بَرِيْرَةً، وَإِنَّهُمْ اشْتَرَطُوا وَلاءَهَا، فَلُـٰكِرَ لِلنَّبِيِّ ﴿ فَفَقَالَ النَّبِيُّ ﴿ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ((اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِـمَنْ أَعْتَقَ)). وَأُهْدِيَ , لَهَا لَحْمٌ، فَقِيْلَ لِلنُّبِيُّ اللَّهُ: هَذَا تُصُدُّقَ عَلَى بَرِيْرَةً، فَقَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)). وَخُيْرَتْ. [راجع: ٥٦]

٧٥٧٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلِ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ ا للهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاء عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمَّ عَطِيَّةً قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﴿ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قَالَتْ: لاَ، إلاَّ شَيْءً بَعَثَتْ بِهِ أَمُّ عَطِيَّةً مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثَتْ

(۲۵۷۸) مے محمد بن بشار نے بیان کیا کما ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا عبدالرحمٰن بن قاسم سے شعبہ نے كماكه ميس نے يه حديث عبدالرحل سے سنى تھى اور انہوں نے قاسم سے روایت کی' انہوں نے حضرت عائشہ بھی ای کہ انہوں نے بریرہ کو (آزاد کرتے کیلئے) خریدنا جاہا۔ لیکن ان کے مالکول نے ولاء کی شرط اینے لئے لگائی۔ جب اس کا ذکر رسول کریم ملتھا ہے موا' تو آپ نے فرمایا' تو اسیس خرید کر آزاد کردے' ولاء تو ای کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور بریرہ کے یمال (صدقہ کا) گوشت آیا تھا تو بی کریم طاق کے ان فرمایا اچھا یہ وہی ہے جو بریرہ کو صدقہ میں الما ہے۔ یہ ان کیلئے توصدقہ ہے لیکن جارے لئے (چو کلہ ان کے گھرے بطور مدیہ طا ہے) مدیہ ہے اور (آزادی کے بعد بریرہ كو) اختيار دياكيا تها (كه اگر چابين تو اين نكاح كو فنخ كر سكتي بين) عبدالرحمٰن نے پوچھا بررہ ا کے خاوند (حضرت مغیث ا) غلام تھ یا آزاد ؟ شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن سے ان کے خاوند کے متعلق بوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں وہ غلام تھے یا آزاد

(٢٥٤٩) بم سے ابو الحن محد بن مقاتل نے بیان کیا انہوں نے کما ہم کو خالد بن عبداللہ نے خبردی انہیں خالد حداء نے حفصہ بنت سیرین سے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنمانے کماکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنما کے يمال تشريف لے گئے اور دريافت فرمایا کیاکوئی چیز (کھانے کی) تمارے پاس ہے؟ انہوں نے کہا کہ ام عطیہ اے یمال جو آپ نے صدقہ کی بکری بھیجی تھی'اس کا گوشت انہوں نے بھیجاہے۔ اس کے سوااور کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ

وه اني جگه پهنچ چکي۔

إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ. قَالَ: ((إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ

مَحِلُّهَا)). [راجع: ١٤٤٦]

یعیٰ اس کا کھانا اب ہمارے لئے جائزے۔ کیونکہ منلہ بیے کہ صدقہ زکوۃ وغیرہ جب کسی مستحق مخص کو دے ویا جائے' تو وہ اب جس طرح جاہے اسے استعال کر سکتا ہے۔ وہ جاہے کسی امیر غریب کو کھلا بھی سکتا ہے۔ لبلور تحفہ بھی دے سکتا ہے۔ اب وہ اس کا ذاتی ملل ہو گیا' وہ اس کا مالک بن گیا۔ اس کو خرچ کرنے میں اتنی ہی آزادی ہے جتنی کہ مالک کو ہوتی ہے، غریب آدمی کی دلجوئی کے لئے اس کابدیہ قبول کرلینا اور بھی موجب ثواب ہے۔

> ٨- بَابُ مَنْ أَهْدَى إِلَىٰ صَاحِبِهِ، وَتَحَرَّى بَعْضَ نِسَائِهِ دُوْلَ بَعْض

• ٢٥٨٠ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبِ قَالَ حَدَّثَنَا حَـمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَام عَنْ أَبَيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : ((كَانَ النَّاسُ يَتَحَرُّونَ بِهَدَايَاهُمْ يُومِي. وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةً: إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَفُنَّ، فَلَاكُرُتُ لَهُ، فَأَعْرُضَ عَنْهَا)). [راجع: ٢٥٧٤]

## باب این کسی دوست کو خاص اس دن تحفیه بھیجنا جب وہ این ایک خاص بیوی کے پاس مو

(۲۵۸۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کما کہ ہم سے حماد بن زیر نے بیان کیا ہشام سے 'ان سے ان کے والد نے 'ان سے عاکشہ كرتے تھے اور ام سلمہ بھر نیانے كاميري سوكنيں (امنات المؤمنين رضوان الله علين) جمع تحيل اس وقت انهول في حضور الكرم النظيم ے۔ (بطور شکایت لوگوں کی اس روش کا) ذکر کیا۔ تو آپ نے اسی کوئی جواب نہیں دیا۔

(۲۵A۱) ہم سے اساعیل بن الی اولیس نے بیان کیا کما کہ مجھ سے ميرے بھائى عبدالحميد بن الى اولس نے ان سے سلمان نے ہشام بن عروہ سے 'ان سے ان کے باب نے اور ان سے حضرت عائشہ نے کہ نبي كريم ملتي ليم كازواج كي دو ككزياں تھيں۔ ايك ميں عائشه 'حفصه ' صفید اور سوده اور دوسری مین ام سلمه اور بقید تمام ازواج مطهرات تھیں۔ مسلمانوں کو رسول اللہ مائیلیم کی عائشہ کے ساتھ محبت کاعلم تھا' اس لئے جب کسی کے پاس کوئی تحفہ ہو تا اور وہ اسے رسول اللہ مٹھاتیا عائشہ کے گھر کی باری ہوتی تو تحفہ دینے والے صاحب اینا تحفہ آپ ا کی خدمت میں بھیجتے۔ اس پر ام سلمہ کی جماعت کی ازواج مطرات نے آپس میں مشورہ کیااور ام سلمہ وی تنافیات کما کہ وہ رسول اللہ ملتی کیا

اس لئے کہ محابہ" این مرضی کے مخار تھے' آپ کے مزاج شاس تھے' وہ از خود ایسا کرتے تھے پھرانسیں روکا کیو کر جا سکتا تھا۔ ٢٥٨١ - حَدَّثْنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثْنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَالِشَةً رَضِيُّ ا للهُ عَنْهَا: ((أَكَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كُنَّ حِزْبَيْنِ: فَحِزْبٌ فيه عَالِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةً، وَالْحِزْبُ الآخَرُ أُمُّ سَلَمَةً وَسَائِرُ نِسَاءَ رَسُولِ اللهِ ﴿ وَكَالِ الْمُسْلِمُونُ قَدْ عَلِمُوا حُبٌّ رَسُولِ أَنَّهِ ﷺ عَائِشَةً، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيْدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَخُرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ ٱللَّهِ ﴿ فِي بَيْتِ عَائِشَةً بَعَثُ

صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ بَيْتِ عَائِشَةً. فَكَلُّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا: كُلِّمِي رَسُولَ اللهِ اللهِ الكُّلُّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْدِي إِلَى رَسُولِ اللهِ هُ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ نِسَانِهِ، فَكُلُّمَتْهُ أُمُّ سَلِّمَةً بِمَا قُلْنَ، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْنًا، فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْنًا، فَقُلْنَ لَهَا: فَكُلِّمِيْهِ، قَالَتْ: فَكُلَّمَتْهُ جِيْنَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْنًا. فَسَأَلْنِهَا فَقَالَتُ: مَا قَالَ لِي شَيْنًا. فَقُلْنَ لَهَا: كُلِّمِيْهِ حَتَّى يُكُلِّمِكِ. فَدَارَ إِلَيْهَا فَكُلُّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا: ﴿ ﴿ لَا اللَّهِ أَوْ ذِيْنِي فِي عَائِشَةً، فَإِنَّ الْوَحْيَ لَـمُ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثُوبِ امْرَأَةٍ إلا عَائِشَةً)). قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. ثُمُّ إِنَّهُنَّ دَعُونَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَقُولُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدُنكَ الله الْقَدَلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْر. فَكَلِّمَتْهُ فَقَالَ: ((يَا بُنيَّة، أَلا تُحِيِّنْ مَا أُحِبُ ﴾) قَالَتْ: بَلَى. فَرَجَفَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ، فَقُلْنَ ارْجِعِي الَّذِهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ. فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، فَأَتَنَّهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ الله العدلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةً، فَرَفَعَتْ صَوتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَانِشَةُ وَهِيَ قَاعِدَةً فَسَّبْتُهَا، حَتَّى أَنْ رَسُولَ اللهِ ﴿ لَيُنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ، قَالَ: فَتَكَلَّمَتْ

سے بات کریں تاکہ آپ لوگوں سے فرمادیں کہ جے آپ کے یہاں تحفه بھیجنا ہو وہ جہاں بھی آپ ہوں وہن بھیجا کرے۔ چنانچہ ان ازواج کے مشورہ کے مطابق انہوں نے رسول اللہ مان کیا ہے کمالیکن آپ نے انسیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھران خواتین فے ابوچھا تو انہوں نے تاویا کہ مجھے آپ نے کوئی جواب نمیں دیا۔ افزواج مطمرات نے کما کہ پھرایک مرتبہ کہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھرجب آپ کی ہاری آئی تو دوبارہ انہوں نے آپ سے عرض کیا۔ اس مرتبہ بھی آپ نے جواب نس دیا۔ جب ازواج نے بوچھاتو انہوں نے محروبی بتایا کہ آپ نے مجھاس کاکوئی جواب ہی نہیں دیا۔ ازواج نے اس مرتبہ ان سے کہا كد آب كواس مسكدر طواؤ توسى - جبدان كى بارى آئى توانون نے پو کا آپ نے اس مرتبہ فرمایا۔ عائشہ کے بارے میں مجھے تکلیف نہ وو عائشہ بھی کے سوا بی عدیوان میں سے کی کے کیڑے میں بھی مجھ پر وحی نازل نمیں ہوتی ہے عائشہ وی اللہ ایک کے اس ارشادیر انہوں نے عرض کیا' آپ کو ایڈا پنچانے کی وجہ ہے میں اللہ کے حضور میں توب کرتی موں۔ پھران ازواج مطرات نے رسول الله ملید کی صاحزادی حفرت فاطمه و بلیا اور ان کے ذریعہ آخضرت التيالي فدمت من يه كملواياكه آپ كي ازواج ابو بكر بالته كى بيلى كے بارے ميں الله كيلئے آپ سے الصاف جائتى ہيں۔ چنانچہ انہوں نے بھی آپ سے بات چیت کی۔ آپ نے فرایا' میری بٹی! کیا تم وہ پند نہیں کرتی جو میں پیند کروں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نبیں'اس کے بعد وہ واپس آگئیں اور ازواج کو اطلاع دی۔ انہوں نے ان سے پھردوبارہ فدمت نبوی میں جانے کیلئے کہا۔ لیکن آب نے دوبارہ جانے سے انکار کیاتو انہوں نے زینب بنت جھ ملکو بھیجا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے سخت گفتگو کی اور کما کہ آپ کی ازواج ابو تحافہ کی بٹی کے بارے میں آپ سے خدا کے لئے انساف ما تكتى بين اور ان كي آواز اونجي مو كئ عائشه رئيسة وبين بيشي موئی تھیں۔ انہوں نے (ان کے منہ یر) انہیں بھی برابھلا گھا۔ رسول

عَائِشَةُ تُرُدُ عَلَى زَيْنَبَ خَتَّى أَسْكَتَتْهَا. قَالَتْ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﴿ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ: ((إنْهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ)).

قَالَ الْبُحَارِيُّ: الْكَلاَمُ الأَخِيْرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلِ عَنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةً : ((كَانَ النَّاسُ يَتَحَرُّونَ بِهَدَايَاهُمْ يَومَ عَائِشَة)). وَعَنْ هِشَام عَنْ رَجُل مِنْ قُرَيْشِ وَرَجُلٍ مِنَ الْـَمَوَالِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: ((قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ عَنْدَ النَّبِيُّ اللَّهُ، فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ)).

الله الله الله المائمة على طرف ديكھنے لكے كه وہ مجھ بولتى بس يا نهيں۔ رادي نے بیان کیا کہ عائشہ رہی اور پر میں اور زینب رہی اور کا جواب دینے لگیں اور آخر انہیں خاموش کردیا۔ پھررسول کریم التھا نے عائشہ رہی آفیا کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ بدابو بکر کی بی ہے امام بخاری ا نے کہا کہ آخر کلام فاطمہ وی اُنتا کے واقعہ نے متعلق ہشام بن عروہ نے ایک اور شخص سے بھی بیان کیا ہے۔ انہوں نے زہری سے روایت کی اور انہوں نے محد بن عبد الرحمٰن سے اور ابو مروان نے بیان کیا ہشام ے اور انہوں نے عروہ ہے کہ لوگ تحالف بھیجنے کے لئے حفرت عائشہ ری فی اری کا انظار کیا کرتے تھے اور ہشام کی ایک روایت قریش کے ایک صاحب اور ایک دو سرے صاحب سے جو غلاموں میں سے تھ ' بھی ہے۔ وہ زہری سے نقل کرتے ہیں اور وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن مشام ہے کہ حفرت عائشہ رہی ﷺ نے کما جب فاطمه "ن (اندر آن کی) اجازت جابی تومین اس وقت آپ،ی

ے عرض کرو کہ آپ اپنے محابہ کو حکم دیں کہ وہ ہدیے اور تحالف جیجنے میں یہ راہ نہ دیکھتے رہیں کہ آنحضرت ماتی کیا فلال بیوی کے گھر تشریف لے جائیں تو ہم تحائف بھیجیں' ملکہ بلا قید آپ کی بیوی کے پاس ہوں بھیج دیا کریں۔ چنانچہ ام المؤمنین حضرت المؤمنين ام سلمة كى درخواست معقول ند تقى - تحفه بيبيخ والے كى مرضى جب چاہے بيبيج اس كو جرآ كوئى تكم نسين ديا جاسكاك فلال وقت بھیج فلال وقت نہ بھیج۔ اس طویل حدیث میں ای واقعہ کی تفصیل ندکور ہے اور حدیث اور باب میں مطابقت ظاہرے۔

كى خدمت ميں موجود تھى۔

جمال تک یوبوں کے حقوق واجبہ کا تعلق تھا آخضرت مٹھا ہے سب کے لئے ایک ایک رات کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی اور ای کے مطابق عمل ور آمد ہو رہا تھا۔ چو نکہ حضرت عائشہ وران کے کچھ خصوصی اوصاف حند تھے اور آپ انبی کی وجہ سے ان سے زیادہ محبت فرمایا کر ع تھے۔ اس لئے تحالف سیجے والے بعض محابہ نے یہ سوچا کہ جب حضور المجائج عائش کی باری میں ان کے ہال آیا كريں اس وقت ہديد تخف جيجا كريں گے۔ اس پر دو سرى ازواج مطمرات نے آپ كى خدمت ميں درخواست كى كه صحابة كو اس خصوصیت سے روک دیں۔ مطالبہ ورست نہ تھا الندا آپ نے اس پر کوئی توجہ نہ فرمائی حتیٰ کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی الله عنها کو درمیان میں لایا گیا۔ آپ نے فرمایا اے میری باری بیٹی! کیاتم ان کو دوست نہیں رکھتی جن کو میں دوست رکھتا ہوں۔ اس پر حضرت فاطمہ و اللہ اللہ اللہ علیہ اللہ منسور بے شک میں بھی جے آپ دوست رکھتے ہیں اس کو دوست رکھتی ہوں۔ اس کے بعد حضرت فاطمہ ہمیشہ حضرت عائشہ کو دوست رکھتی رہیں۔ حضرت علی ہٹاٹھ مناقب عائشہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ جانا ہے حضرت عائشہ صدیقہ ونیا و آخرت میں رسول کریم طافیا کی بیوی ہیں۔ خدا کی پیٹکار ہو ان بد زبان بے لگام نالا کن لوگوں پر جو خضرت عائشہ صدیقتہ وی شان

والا شان مين زبان ورازي كرين - بدابم الله الى صراط مستقيم أمين ـ

حفرت عائشہ صدیقہ رہی تھا کی فضیلت کے لئے اتا ہی کافی ہے کہ وہ سیدنا حفرت ابو بکر صدیق رہا تھ کی صاحبزادی ہیں اور جس طرح حضرت صدیق اکبر رہا تھ میں عالمہ اور فاضلہ اور مقررہ معرب میں عالمہ اور فاضلہ اور مقررہ معیں ایک میں عالمہ اور فاضلہ اور مقررہ معیں۔ ہزاروں اشعار ان کو برذبان یاد تھے۔ فصاحت اور بلاغت میں کوئی ان کا شیل نہ تھا و ذلک فصل الله یو تبه من یشاء

اور سب سے بڑی فضیلت یہ کہ سرکار رسالت نے ان کو بہت سی خصوصیات کی بنا پر اپنی خاص رفیقہ حیات قرار دیا۔ حضرت جراکیل طائل نے آپ کا خاص اکرام کیا۔ و کفی به فضلا

حضرت امام بخاری اس طویل حدیث کو یمال اس لئے لائے کہ باب کا مضمون اس سے صراحما ثابت ہو تا ہے کہ کوئی مخص اپنے کسی خاص دوست کو تخفے تحالف اس کی خاص ہوی کی باری میں پیش کر سکتا ہے۔

الحمد لللہ ابریل ۱۹۷۰ کی پانچ تاریخ تک کعبہ شریف مکۃ المکرمہ بیں یہ پارہ اس مدیث تک پڑھا گیا اور احادیث نبویہ کے لفظ لفظ پر غور و فکر کرکے اللہ ہے کعبہ بیں دعا کی گئی کہ وہ مجھے اس کے سبھنے اور تحقیق حق کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ و مخترجامع شرح لکھنے کی توفیق عطا کرے اور اس باقیات الصالحات کا ثواب عظیم میرے مرحوم بھائی حاجی مجھ علی عرف بلاری پیارو قریشی بگلور کے حق میں بھی قبول کرے جن کی طرف سے جج بدل کرنے کے سلسلے میں مجھ کو زیارت حرمین شریفین کی یہ سعادت نصیب ہوئی۔ ﴿ ربنا تقبل منا انک السمیع العلیم ﴾

#### باب جو تحفه والس نه كياجانا چاہئے

٩- بَابُ لاَ مَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيّةِ

شاید حضرت امام بخاری رطاقیے نے اس روایت کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس کو ترفدی نے ابن عمر بھی اے روایت کیا ہے کہ تحفہ کی تین چیزیں نہ پھیری جائیں۔ تکمیہ 'تیل اور دودھ۔ ترفدی نے کہا تیل سے خوشبو مراد ہے۔ دوسری مدیث ابو ہریرہ میں بھی یمی ہے کہ خوشبو کو نہ روکیا جائے۔ فدائیان سنت رسول شاہیا کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ کے اسوہ حنہ کو اینا لائحہ عمل بنائیں۔

ملک سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے ہے سراک

٢٥٨٧ - حَدَثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدُثَنَا عَرْرَةُ بُنُ ثَابِتٍ عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدُثَنَا عَرْرَةُ بُنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بُنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ((دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيْبًا، قَالَ: كَانَ أَنسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لاَ يَرُدُّ الطَّيْبَ. كَانَ أَنسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لاَ يَرُدُّ الطَّيْبَ. قَالَ: وَزَعَمَ أَنسٌ أَنَ النبي اللهِ كَانَ لاَ يَرُدُ الطَّيْبَ. الطَّيْبَ). [طرفه في: ٩٢٩].

١ - بَابُ مَنْ رَأَى الْهِبَّةَ الغائبةَ
 جَائِزَةً

یان کیا' ان سے عزرہ بن ثابت انصاری نے بیان کیا' کما ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا' ان سے عزرہ بن ثابت انصاری نے بیان کیا' کما کہ مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے بیان کیا' عزرہ نے کما کہ میں ثمامہ بن عبداللہ کی فدمت میں حاضرہوا تو انہوں نے مجھے خوشبو عنایت فرمائی اور بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ خوشبو کو والیسی نہیں کرتے تھے۔ ثمامہ شنے کما کہ انس رضی اللہ عنہ کا گمان تھا کہ نبی کریم ملتی اللہ خوشبو کو والیس نہیں فرمالا کرتے تھے۔

باب جن کے نزدیک غائب چیز کامیہ کرنا درست ہے

لینی جو چیز ہبہ کے وقت حاضرنہ ہو' باب کی حدیث سے بیہ مطلب اس طرح سے نکالا کہ قیدی اس وقت آنحضرت ساج کیا کے پاس

عاضرنہ تھے۔ گر آپ نے ہوازن فنج کرنے والوں کو ہبہ کر دیئے۔ بعضوں نے کما ہبہ غائب سے مرادیہ ہے کہ موہوب لہ غائب ہو جیسے ہوازن کے لوگ اس وقت عاضرنہ تھے لیکن آپ نے ان کے قیدی ان کو ہبہ کر دیئے۔

مُرْيَمَ قَالَ حَدُّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدُّثَنِي عُقَيْلٌ مَرْيَمَ قَالَ حَدُّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدُّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ النَّمِسُورَ بْنَ مَخْرَمةَ رَضِيَ الله عَنْهُمَا وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ: ((أَنَّ النَّبِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى الله بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمْ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ عَلَى الله بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمْ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ عَلَى الله بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمْ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّ إِخْوَانَكُمْ جَاوُونَا تَابِينِنَ، وَإِنِّى رَأَيْتُ وَإِنِّى رَأَيْتُ أَنْ أَرُدُ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبُ مِنْكُمْ أَنْ أَرُدُ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبُ مِنْكُمْ أَنْ أَنْ يُطِينُهُ إِينَاهُ مِنْ أَوْلِ إِنَّى كَلُونَ عَلَى حَظِّهِ حتَى نُعْطِيَهُ إِينَاهُ مِنْ أَوْلِ مَا يُغِيءُ الله عَلَيْنَا)). فقالَ النَّاسُ : طَيْبُنَا مَا يُفِيءُ الله عَلَيْنَا)). وقالَ النَّاسُ : طَيْبُنَا كَالِكَ الله عَلَيْنَا)). وقالَ النَّاسُ : طَيْبُنَا كَالَ الله مِنْ أَوْلِ لَكَ)). [راجع: ٢٣٠٨،٢٣٠٧]

الا کا کا کہ اس کے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا ان سے لیث نے بیان کیا کہ جمع سے عقیل نے بیان کیا ابن شہاب سے ان نے بیان کیا ابن شہاب سے ان سے عروہ نے ذکر کیا کہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم نے انہیں خردی کہ جب قبیلہ ہوازن کا وفد نبی کریم سائی کیا کی خدمت میں حاضر ہوا 'و آپ نے لوگوں کو خطاب فرمایا اور اللہ کی شان کے مطابق ثاء کے بعد آپ نے فرمایا امابعد! یہ تہمارے بھائی توبہ کر کے ہمارے پاس کے بعد آپ نے فرمایا امابعد! یہ تہمارے بھائی توبہ کر کے ہمارے پاس واپس کر وی اور میں ہی بہتر سجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر وی واپس کر دے اور جو یہ چاہے کہ انہیں ان کا حصہ ملے (تو وہ بھی وہ واپس کر دے اور جو یہ چاہے کہ انہیں ان کا حصہ ملے (تو وہ بھی واپس کر دے اور جو یہ چاہے کہ انہیں ان کا حصہ ملے (تو وہ بھی واپس کر دے) اور ہمیں اللہ تعالی (اس کے بعد) سب سے پہلی جو فاپس کر دے گا 'اس میں سے ہم اسے معاوضہ دیدیں گے۔ لوگوں نے غیری داپس کر کے آپ کا ارشاد کتا ہم آپ اپنی خوش سے (ان کے قیدی واپس کر کے) آپ کا ارشاد متابع کر تے ہیں۔

آ جہرے اللہ اللہ بعد مکہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ ذی الحجہ ۸ھ میں مدینہ منورہ پنچ۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر صرف آٹھ سال میں۔ انہوں نے آنخفرت سال بعد مکہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ ذی الحجہ ۸ھ میں مدینہ منورہ پنچ۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر صرف آٹھ سال تھی۔ انہوں نے آنخفرت سال اور دیندار تھے۔ عثان بٹائٹر کی شاوت تک مدینہ ہی میں مقیم رہے۔ بعد شمادت مکہ میں منتقل ہو گئے اور معاویہ بڑاٹئر کی وفات تک وہیں مقیم رہے۔ انہوں نے بزید کی بیعت کو پند نہیں کیا۔ لیکن پھر بھی مکہ ہی میں رہے جب تک کہ بزید نے لشکر بھیجا اور مکہ کا محاصرہ کر لیا۔ اس وقت ابن زبیر کمہ ہی میں موجود تھے۔ چنانچہ اس محاصرہ میں مسور بن مخرمہ کو بھی منجنیق سے پھینکا ہوا ایک پھرلگا۔ یہ اس وقت نماز پڑھ رہے۔ اس پھر میں موجود تھے۔ یان کی شمادت واقع ہوئی۔ یہ واقعہ رہے الاول ۱۲ھ کی چاند رات کو ہوا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

#### باب بهد كامعاوضه (بدله) اداكرنا

(۲۵۸۵) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے اور ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ طاق کیا ہدیہ قبول فرمالیا کرتے۔ لیکن اس کابدلہ بھی دیدیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو وکیج اور محاضر نے بھی روایت کیا گرانہوں نے اس کو ہشام سے 'انہوں نے اپ باپ

١ - بَابُ الْـمُكَافَأَةِ فِي الْـهِبَّةِ
 ٢٥٨٥ - حَدَّثَنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُّثَنَا عِيْسَى

بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَام عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ

الله يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا)). لَمْ يَذْكُوْ

وكِيْعٌ وَمُحَاضِرٌ: ((عَنْ هِشَام عَنْ أَبِيْهِ

#### ے انہوں نے حفرت عائشہ <sup>°</sup>ے کے الفاظ نہیں کھے۔

المراجع المراجع المراجع المعالم المراجع الفاظ لم يذكر وكبع و محاضر عن هشام عن ابيه عن عانشة كا مطلب بيركم وكبيج اور محاضر مر وو راویوں نے اس صدیث کو ہشام سے ' انہوں نے اپنے باپ سے ' انہوں نے حضرت عائشہ ہے وصل نہیں کیا' بلکہ مرسانا ہشام سے روایت کیا۔ ترفدی اور بزار نے کہا اس مدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس نے وصل کیا۔ حافظ نے کما و کیع کی روایت کو تو ابن الی شیبہ نے نکلا' اور محاضر کی روایت مجھ کو نہیں ملی۔ بعضے مالکیہ نے اس حدیث ہے بہہ کابدلہ کرنا واجب رکھا ہے اور حفیہ اور شافعیہ اور جہور کے نزدیک واجب نہیں متحب ہے۔ قطلانی نے کہا ہم بالمعاوضہ اگر معین اور معلوم معاوضہ کے بدل ہو تو بیج کی طرح

#### ١٢ - بَابُ الْهَبَّةِ لِلْوَلَدِ

درست ہو گا اور اگر معاوضه مجمول ہو تو ہیہ صحیح نہ ہو گا۔

عَنْ عَائشَةً)).

وَإِذَا أَعْطَى بَعْضَ وَلِدِهِ شَيْنًا لَمْ يَجُزُ حَتَّى يَقْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِي الآخَرَ مِثْلَهُ، وَلاَ يُشْهَدُ عَلَيْهِ. وقَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ: ((اغدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ)). وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَرْجِعَ فِي عَطِيْتِهِ؟ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَال وَلِدِهِ بِالْمَعْرُوفِ وِلاَ يَتَعَدِّي)).

وَاشْتِرَى النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عُمَرَ بَعِيْرًا ثُمُّ أَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ ((اصْنَعْ بهِ مَاشِنْتَ))

میں رجوع کرے مگر والد جو اپنی اولاد کو دے اور حنفیہ نے اس میں اختلاف کیا ہے ان کے نزدیک قرابت دار مانع رجوع بہہ ہے۔ ٢٥٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبِرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النَّفْمَانِ بْنِ بَشِيْرِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النَّهْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ: أَنَّ أَبَاهُ أَتِيَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلاَمًا. فَقَالَ: ((أَكُلُّ

((فَارْجِعْهُ)).

وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟)) قَالَ: لأَ، قَالَ:

#### باب این اڑے کو کچھ ہبہ کرنا

اور اینے بعض لڑکوں کو اگر کوئی چیز بہہ میں دی تو جب تک انصاف کے ساتھ تمام لڑکوں کو برابر نہ دے' میہ ہبہ جائز نہیں ہو گااور ایسے ظلم کے بہد پر گواہ ہونا بھی درست نہیں۔ نبی کریم ساتھیا نے فرمایا' عطایا کے سلسلہ میں اپنی اولاد کے درمیان انصاف کیا کرو' اور کیاباب ا پنا عطیہ واپس بھی لے سکتا ہے؟ اور باپ اپنے لڑکے کے مال میں سے دستور کے مطابق جبکہ ظلم کا ارادہ نہ ہو لے سکتا ہے۔ نبی کریم ما الله في عمر بنالله سے ايك اون خريدا 'اور پھراسے آب نے عبدالله بن عمر بن ﷺ کو عطا فرمایا اور فرمایا که اس کاجو چاہے کر۔

ت مرم المحدیث اور شافعی اور احمہ اور جمہور علماء کا یمی قول ہے کہ بہہ میں رجوع جائز نہیں۔ گرباپ جو اپنی اولاد کو بہہ کرے' اس میں رجوع کر سکتا ہے۔ ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے۔ کسی محض کو درست نہیں کہ اپنے عطیہ یا ہبہ

(۲۵۸۷) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا 'انہوں نے کہاہم کو امام مالک نے خبر دی ابن شماب سے 'وہ حمید بن عبدالرحمٰن اور محمہ بن نعمان بن بشیرے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی الله عنهمانے کها ان کے والد انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایکٹ فلام بطور بہہ دیا ہے۔ آپً نے دریافت فرمایا کیاایا ہی غلام اپنے دو سرے لڑکوں کو بھی دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نئیں' تو آپ نے فرملیا کہ پھر(ان سے بھی) واپس 

[طرفاه في: ۲۰۸۷، ۲۲۹۰].

معلوم ہوا کہ اولاد کے لئے ہدیا عطیہ کے سلط میں انصاف ضروری ہے جو دیا جائے سب کو برابر برابر دیا جائے ورنہ ظلم مورت کے وقت ہوگا۔ والد کے لئے قابت ہوا کہ وہ اولاد سے اپنا عطیہ واپس بھی لے سکتا ہے اور اولاد کے مال میں سے ضرورت کے وقت دستور کے موافق کھا بھی سکتا ہے۔ ابن حبان اور طبرانی کی روایت میں یوں ہے۔ آپ نے فرمایا میں ظلم پر گواہ نمیں بنتا۔ ہمارے امام احمد بن ضبل کا بی قول ہے کہ اولاد میں عدل کرنا واجب ہے اور ایک کو دو سرے سے زیادہ دینا حرام ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ نعمان کے باپ نے اس کو باغ دیا تھا اور اکثر روایتوں میں غلام نم کور ہے۔ حافظ نے کہا طاؤس اور ثوری اور اسحاق بھی امام احمد کے ساتھ متعنق ہیں۔ بعض مالکیہ کتے ہیں کہ ایسا ہمہ ہی باطل ہے اور امام احمد صحیح کہتے ہیں پر رجوع واجب جانتے ہیں اور جمور کا قول سے کہ اولاد کو جبہ کرنے میں عدل اور انصاف کرنا مستحب ہے۔ اگر کی اولاد کو زیادہ دے تو جبہ صحیح ہو گا لیکن مکروہ ہو گا 'حفیہ بھی اس کے قائل ہیں (وحیدی)

حافظ ابن حجرنے یمال عمل المخلیفتین کو نقل کیا ہے اور بتلایا ہے کہ اولاد کو بہہ کرنے میں مساوات کا حکم استحباب کے لئے ہے۔
مؤطا میں سند صحح کے ساتھ فدکور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق بڑاٹھ نے اپنے مرض وفات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنها سے فرمایا تھا،
انی کنت نحلت نحلا فلو کنت اختر تبه لکان لک وانما هو الیوم للوارث یعنی میں نے تچھ کو کچھ بطور بخشش دینا چاہا تھا، اگر تم اس کو
قبول کر لیتیں تو وہ تمارا ہو جاتا اور اب تو وہ وار تول ہی میں تقسیم ہو گا۔ حضرت عمر بڑاٹھ کا واقعہ طحاوی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ انہوں
نے اپنے بیٹے عاصم کو کچھ بطور بخشش دیا تھا۔ مانعین نے ان کا یہ جواب دیا ہے کہ شیخین کے ان اقدامات پر ان کے دیگر بچ سب
راضی تھے۔ اس صورت میں جواز میں کوئی شبہ نہیں۔ بسرطال بمتر واولی مساوات ہی ہے۔

## نهادِ فِي الْهِبَةِ بِالْبِهِبِ كَ اور كواه كرنا

الاحمان ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا حصین سے 'وہ عامر سے کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنما سے سنا' وہ منبر پر بیان کر رہے تھے کہ میر نے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا' تو عمرہ بنت رواحہ ' (نعمان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو اس پر گواہ نہ بنائیں میں راضی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ (حاضر خدمت ہو کر) انہوں نے عرض کیا کہ عمرہ بنت رواحہ سے اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انہوں نے کہا کہ بہلے میں آپ کو اس پر گواہ بنالوں' آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے دریافت فرمایا کہ اس جسماعطیہ تم نے اپنی تمام اولاد کو دیا ہے؟ انہوں نے دریافت فرمایا کہ اس جسماعطیہ تم نے اپنی تمام اولاد کو دیا ہے؟ انہوں نے دواب دیا کہ نہیں' اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور بی ہوئے اور بی اولاد کے درمیان انصاف کو قائم رکھو۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے اور بدیہ واپس لے لیا۔

۱۳ – بَابُ الإِشْهَادِ فِي الْهِبَّةِ فَالَ ٢٥٨٧ – حَدَّثَنَا أَبُو عُوانَةً عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرِ حَدَّثَنَا أَبُو عُوانَةً عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرِ وَشَيَ قَالَ: ((سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: اللهِ عَظْيَةً، فَقَالَتَ عُمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةً، لا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ رَصُولَ اللهِ بَنْتِ رَوَاحَةً عَظِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا بِنْتِ رَوَاحَةً عَظِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا بِنْتِ رَوَاحَةً عَظِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَدِكَ رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((أَعْظِيْتُ سَانِرَ وَلَدِكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ)). قَالَ: لاَ. قَالَ ((فَاتَقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ)). قَالَ: لاَ. قَالَ ((فَاتَقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ)). قَالَ: فَرَجَعَ، فَلَا اللهَ فَرَجَعَ،

اس واقعہ سے بہہ کے اوپر گواہ کرنا ثابت ہوا۔ نعمان بڑاتر کی والدہ نے، آنخضرت مالیکیا کو بہہ پر گواہ بنانا چاہا۔ ای سے ترجمۃ الباب ثابت ہوا۔

# ١٠- بَابُ هِبَةِ الرَّجُلِ الإَمْرَأَتِهِ وَالْمُرْأَةِ لِزَوْجَهَا

### باب خادند کا پی بیوی کو اور بیوی کا پنے خاوند کو پچھ مہہ کر دینا

ابراہیم نخعی نے کہا کہ جائز ہے۔ عمرین عبدالعزیز نے کہا کہ دونوں اپنا ہیہ دالیس نہیں لے سکتے۔ نی کریم النظامیا نے مرض کے دن عائشہ بڑاتیا اس نہیں لے گھر گزار نے کی اپنی دو سری ہویوں سے اجازت ہا گئی تھی (اور ازواج مطمرات نے اپنی اپنی باری ہبہ کردی تھی) اور آپ نے فرایا تھا کہ اپنا ہبہ والیس لینے والا محض اس کتے کی طرح ہے جو اپنی ہی قیا کہ اپنا ہبہ والیس لینے والا محض کے بارے میں جس نے اپنی ہوی سے چانا ہے۔ زہری نے اس محض کے بارے میں جس نے اپنی ہوی سے کہا کہ اپنا ہجھ مریا سارا مرجھے ہبہ کردے۔ (اور اس نے کردیا) اس کے تھوڑی ہی در بعد اس نے اپنی ہوی کو طلاق وے دی اور ہوی نے محض نے (اپنی مرکا ہبہ) والیس مانگا تو زہری نے کہا کہ اگر شوہر نے محض دورکہ کے لئے ایساکیا تھا تو اسے مہروالیس کرنا ہوگا۔ لیکن اگر ہوی نے اپنی خوش سے مرببہ کیا' اور شوہر نے بھی کی قتم کا دھو کہ اس سلیلے بی خوش سے مرببہ کیا' اور شوہر نے بھی کی قتم کا دھو کہ اس سلیلے میں اسے نہیں دیا' تو یہ صورت جائز ہوگی۔ اللہ تعلی کا فرمان ہے کہ میں اسے نہیں دیا' تو یہ صورت جائز ہوگی۔ اللہ تعلی کا فرمان ہے کہ دے دیں (تو لے سکتے ہو)

این اگر خاوند بیوی کو ہبہ کرے یا بیوی خاوند کو دونوں صورتوں میں ببہ نافذ ہو گا اور رجوع جائز نہیں۔ ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز ان ہر دو کے اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا ہے۔ ترجمہ باب اس سے نکاتا ہے کہ دو سری ازواج مطمرات نے اپنی اپنی باری کا حق آنخضرت میں کے بیہ کردیا۔

(۲۵۸۸) ہم ہے ابراہیم بن موئ نے بیان کیا کہ ہم کوہشام نے خبردی ' انہیں معر نے ' انہیں زہری نے ' کما کہ جمعے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبردی کہ حضرت عائشہ رہی ہے بیان کیا ' جب رسول کریم ماہی کے بیان کیا ' جب رسول کریم ماہی کے بیاری بوھی اور تکلیف شدید ہو گئی تو آپ نے اپنی یوبوں سے میرے گھریں ایام مرض گزارنے کی اجازت چاہی اور آپ کو بیوبوں نے اجازت دے دی تو آپ اس طرح تشریف لائے کہ دونوں قدم زمین پر رگڑ کھا رہے تھے۔ آپ اس وقت حصرت عباس بڑتھ اور ایک اور صاحب کے درمیان تھے۔ عبداللہ نے بیان عباس بڑتھ اور ایک اور صاحب کے درمیان تھے۔ عبداللہ نے بیان

٢٥٨٨ - حَدُّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ((قَالَتُ عَانِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَـمًا ثَقُلَ النّبِيُ فَلَى قَاشَتُهُ وَجَعُهُ اسْتَأَذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنْ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنْ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَةُ الأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ رَجُلِ آخَوَ. فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ :

فَذَكُونَ لَا بُنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقَالَ لِيْ: وهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ نُسَمَّ عَائِشَةُ ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ : هُوَ عَلِيٌ بْنُ أَبِي طَالِبٍ)). [راجع: ١٩٨]

کیا کہ پھر میں نے عائشہ وہ کہ آگا کی اس حدیث کاذکر ابن عباس سے کیا۔ تو انہوں نے مجھ سے پوچھا عائشہ نے جن کانام نہیں لیا 'جانے ہووہ کون تھے ؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ حضرت علی بن الی طالب وہ اللہ تھے۔

ر سول کریم ساتھ کا یہ مرض الوفات تھا۔ آپ حضرت میوند بڑے این کے گھرتھے۔ اس موقع پر جملہ ازواج مطہرات نے اپنی اپی باری حضرت عائشہ بڑے اور جملہ ازواج مطہرات نے اپنی اپنی باری حضرت عائشہ بڑے اور کا ای سے مقصد باب ثابت ہوا۔

(۲۵۸۹) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کماہم سے وہیب نے بیان کیا کماہم سے وہیب نے بیان کیا کماہم سے وہیب نے بیان کیا کا ہم سے والد نے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی الله عنمانے کہ نبی کریم ساڑھیا نے فرمایا کا بناہیہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جوقے کرکے پھرچائ جا تا

٩٨٥٧ – حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبْاسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُ عَبْ ((الْقَائِدُ فِي هِبَتهِ كَالْكَلْبِ يَقْيهُ)).

[أطرافه في : ۲٦٢١، ۲٦٢٢، ٦٩٧٥].

امام شافعی اور امام احد ؓ نے ای حدیث سے دلیل لی ہے اور بہہ میں رجوع ناجائز رکھا ہے۔ صرف باپ کو اس بہہ میں رجوع جائز رکھا ہے جو وہ اپنی اولاد کو کرے۔ بدلیل دو سری حدیث کے جو اوپر گزر چکی اور حضرت امام ابو حنیفہ ؓ نے اگر اجنبی مخض کو پچھ بہہ کرے تو اس میں رجوع جائز رکھا ہے جب تک وہ شے موہوب اپنے حال پر باتی ہو اور اس کا عوض نہ ملا ہو۔

١٥ - بَابُ هِبَةِ الْـمَرْأَةِ لِفَيْرِ زَوْجِهَا،
 وَعِنْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ، فَهُوَ جَائِزٌ
 إذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيْهَةً

باب اگر عورت اپنے خاوند کے سوااور کسی کو پچھ ہبہ کرے یا غلام لونڈی آزاد کرے اور ہبہ کے وقت اس کا خاوند موجود ہو 'تو ہبہ جائز ہے

لیکن شرط بیہ ہے کہ وہ عورت بے عقل نہ ہو۔ کیونکہ اگروہ بے عقل ہوگی نو جائز نہیں ہوگا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے" بے عقل لوگوں کو اپنا

فَإِذَا كَانَتْ سَفِيْهَةً لَـُم يَجُزْ،قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾ [النساء: ٥]

آئر اس عورت کا خاوند ہمہ کے وقت موجود نہ ہو' مرگیا ہو یا عورت نے نکاح ہی نہ کیا ہو تب تو بالاتفاق ہمہ درست ہے' عورت اگر دیوانی ہے تو ہمہ جائز نہ ہوگا۔ جمہور علماء کا ہمی قول ہے اور امام مالک ؒ کے نزدیک عورت کا ہمبہ جب اس کا خاوند موجود ہو بغیر خاوند کی اجازت کے صحیح نہ ہوگا گو وہ عقل والی ہو۔ گر تمائی مال تک نافذ ہوگا وصیت کی طرح۔

٢٥٩- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِم عَنِ ابْنِ
 جُرِيْج عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ
 عَبْدِ اللهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ الله عَنْهَا

قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِيْ مَالٌ إِلاُّ مَا أَدْخُلَ عَلَى الزُّبَير، فَأَتَصَدُّقُ؟ قَالَ: ((تَصَدُّقِيْ، وَلاَ تُوعِيْ فَيُوعَى عَلَيْكِ)). [راجع: ١٤٣٤]

٢٥٩١ - حَدَّثُنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرُوةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ ا للهِ اللهِ قَالَ: ((أَنْفِقِيْ، وَلاَ تُحْمِي فَيُحْصِيْ اللَّهُ عَلَيْكِ، وَلاَ تُوعِيْ فَيُوعِيَ ا للهُ عَلَيْكِ)). [راجع: ١٤٣٤]

کم ہے۔ ۲۵۹۲– حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ بُكَيْرِ عَنْ كُرَيْبِ مَولَى ابْنِ عَبَّاسِ: ((أَنَّ مَيْمُونَةَ بنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيُّ اللَّهِ، فَلَمَّا كَانَ يَومُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي؟ قَالَ: ((أَوَلَعَلْتِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَمَّا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخُوَالَكِ كَانَ أَعْظُمَ لَأُجْرِكِ)). وَقَالَ بَكُنُ بْنُ مُضَوَ عَنْ عَمْرِو عَنْ بُكَيْرِ عَنْ كُرَيْبٍ: ((إِنَّ مَيْمُونَةَ أَغْتَقَتْ. . )) [طرفه في: ٢٥٩٤].

٣٥٩٣ حَدُّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَن

میرے پاس صرف وہی مال ہے جو (میرے شوہر) زمیرنے میرے پاس رکھا ہوا ہے تو کیا میں اس میں سے صدقہ کر سکتی ہوں ؟ آپ نے فرمایا صدقه کرو جو رئے نه رکھو کمیں تم سے بھی۔ (الله کی طرف سے نہ) روک لیاحائے۔

(٢٥٩١) مم سے عبيدالله بن سعيد نے بيان كيا كما مم سے عبدالله بن نمیرنے بیان کیا'کہاہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا'ان سے فاطمہ بنت منذر نے اور ان سے اساء بنت الى بكر رضى الله عنمانے كه رسول الله مل يل في فرمايا ورج كياكر الناند كرا تاكد تهيس بهي كن كے نه طع ـ اور جوڑ كے نه ركھو كاكه تم سے بھى الله تعالى (اين نعتول کو) نہ چھیا لے۔

یعنی الله پاک بھی تیرے اوپر کشائش نمیں کرے گا اور زیادہ روزی نمیں دے گا۔ اگر خیرات کرے گی ، صدفہ دے گی تو الله پاک اور زیادہ دے گا۔ اس مدیث سے حضرت امام بخاریؓ نے یہ نکالا کہ خاوند والی عورت کا بہہ صبح ہے۔ کیونکہ بہہ اور صدقے کا ایک ہی

(۲۵۹۲) مم سے کی بن بکیرنے بیان کیا'ان سے لیٹ نے'ان سے یزید بن الی حبیب نے ان سے بکیرنے 'ان سے ابن عباس کے غلام كريب ف اور انبيل (ام المؤمنين) حضرت ميوند بنت عارث في خردی کہ انہوں نے ایک لونڈی نبی کریم النہائے سے اجازت لئے بغیر آزاد کردی۔ پھرجس دن نبی کریم سٹھیل کی باری آپ کے گھر آنے ک کو معلوم بھی ہوا' میں نے ایک لونڈی آزاد کر دی ہے۔ آپ نے فرمایا' اچھاتم نے آزاد کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں! فرمایا کہ اگر اس کے بجائے تم نے اپنے نھیال والوں کو دی ہوتی تو تہیں اس ے بھی زیادہ تواب ملتا۔ اس صدیث کو مکیرین مضربے عمرو بن حارث ے انہوں نے مکیرے انہوں نے کریب سے روایت کیا کہ میونہ " فے این لونڈی آزاد کردی۔ اخیرتک۔

(۲۵۹۳) ہم سے حبان بن موی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبردی 'انہیں پونس نے خبردی زہری ہے 'وہ

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانْ رَسُولُ اللهِ 🕮، إذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَٱلَّتُهُنَّ خَرَجَ مَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَومَهَا وَلَيلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَودَةً بنت زَمْقة وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِقَاتِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْنَفِيْ بِلَالِكَ رِضَا رَسُول

وأطرافه في : ۲۲۲۷، ۱۲۲۲، ۸۸۲۲،

١٩ - بَابُ بِمَنْ يُبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ؟

٣٩٤- وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرو عَنْ

كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْن عَبُّاس: أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ

النُّبِيُّ ﴿ أَغْتَفَتْ وَلِيْدَةً لَهَا، فَفَالَ لَهَا:

((وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخُوالِكِ كَانَ أَغْظُمَ

لأَجْرِكِ)). [راجع: ٢٥٩٢]

عروہ سے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم جب سفر كااراده كرتے تواني ازواج کے لئے قرعہ اندازی کرتے اور جن کا حصہ نکل آتا انہیں کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ آپ سٹھیا کا یہ ہمی طریقہ تھا کہ اپی تمام ازواج کے لئے ایک ایک دن اور رات کی باری مقرر کردی تھی 'البتہ (آخریس) سودہ بنت زمعہ رضی الله عنمانے اپنی باری عائشہ کو دے دی تھی، اس سے ان کامقصد رسول الله صلى الله عليه وسلم كى رضاحاصل كرنى

. , 64, 6364].

حضرت سودہ رہینیا کی عمر بھی کانی تھی' اور ان کو رسول کریم سے اللہ کی خوشنودی بھی مقصود تھی' اس لئے انسول نے ائی باری حفرت عائشہ رہی ہیں کو دے دی مقعد بلب سے کہ اس قسم کا بہہ جو باہی رضامندی سے ہو جائز و درست ہے۔

باب مربه كاولين حقدار كون ع؟

(۲۵۹۳) اور بکرین مفرنے عمروین حارث سے 'انہوں نے بکیرسے ' انبول نے ابن عباس کے غلام کریب سے (بیان کیا کہ) نی کریم مٹھائے کی زوجہ مطمرہ میمونہ وی این ایک اوندی آزاد کی تو رسول کریم سٹی نے ان سے فرمایا کہ اگر وہ تمہارے نھیال والوں کو دی جاتی تو تهمين زياده تواب ملتا

معلوم ہوا کہ تخانف کے اولین حقدار عزیز و اقرباء اور رشتہ دار ہیں۔

٧٥٩٥ - حَدُّكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارِ قَالَ حَدَّثُنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَر قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَيْدِ اللهِ - رَجُلِ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُوَّةً -عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ ۗ ا اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، إنَّ لِي جَارَيْن، فَإِلَى أَيُّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: ((إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا)).

(۲۵۹۵) ہم سے محربن بشار نے بیان کیا انہوں نے کما ہم سے محد بن جعفرنے بیان کیا 'کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ابو عمران جونی سے ان سے بنویتم بن موہ کے ایک صاحب طلحہ بن عبداللہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا' یارسول الله صلی الله علیه وسلم! میری دویروس بین او مجھے س کے محمر بربیہ بھیجنا جائے ؟ آپ نے فرمایا کہ جس کادروازہ تم سے قریب

[( اح: ١٠٠٢]

یہ اشارہ اس طرف ہے کہ رشتہ وارول کے بعد اس پروس کا حق ہے جس کا دروازہ زیادہ قریب ہے۔ فرمایا کہ آپس میں تحالف دیا کرواس سے محبت برھے گی۔

> ١٧ - بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِهِلَّةٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: ((كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ اللهِ هَدِيَّةً، وَالْيُومَ رِشُونَةً)).

٢٥٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شْقَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ ا للهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصُّعْبُ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِي - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﴿ - يُخْبِرُ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِمَارَ وَحْشِ وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ - أَوْ بَودُانْ - وَهُوَ مُحْرَمٌ فَرَدُهُ، قَالَ صَفْبٌ: فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدُّهُ هَدِيَّتِي قَالَ: ((لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ، وَلَكِنَّا خُرُمٍ)).

[راجع: ١٨٢٥] گویا کسی وجہ کی بنا پر بربیہ واپس بھی کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وجہ معقول اور شرعی ہو۔ وہ بدیہ بھی ناجاز جو کسی ناجاز مقصد کے حصول کے لئے بطور رشوت پیش کیا جائے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ارشاد کا یمی مقصد ہے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ فان کان لمعصية فلا يحل وهو الرشوة وان كان لطاعت فيستحب وان كان لجائز فجائز الن كامطلب بحى وبي ب جو فدكور مواكه رشوت كي مناه كے لئے ہو تو وہ حلال نہيں ہے اور اگر جائز كام كے لئے ہے تو وہ متحب ہے۔

> ٧٥٩٧- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُوْوَةً بْنِ الزُّبَيْرِ عَنَّ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((اسْتَعْمَلَ النَّبِي ﴿ رَجُلاً مِنَ الأزد يُقَالُ لَهُ ابْنُ الأُنْبِيَّة عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : هَذَا لَكُمْ وهَذَا أُهْدِيَ

باب جس نے کمی عذرے مدیہ قبول نہیں کیا حفرت عمربن عبدالعزيز رحمته الله عليه في كماكه بديه أو رسول الله صلى الله عليه وسلم كے عمد ميں مديد تھا الكن آج كل تو رشوت

(۲۵۹۱) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کماہم کو شعیب نے خردی ' انہیں زہری نے 'کما کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبردی' انسیں عبداللہ بن عباس جہ اللہ فے خردی کہ انہوں نے صعب بن جثامه ليثى رافت سے سنا وہ اصحاب رسول الله سائيل ميں سے تھے۔ ان كا بیان تھا کہ انہوں نے آنخضرت النائیا کی خدمت میں ایک گور خربدیہ كياتها. آپ اس وقت مقام الواء يا ودان بيس تح اور محرم ته- آپ نے وہ گور خروائی کر دیا۔ صعب بڑاٹھ نے کما کہ اس کے بعد جب آپ نے میرے چرے ہر (نارامنی کا اثر) ہدید کی واپس کی وجہ سے و يكها او فرمايا كه بديد وايس كرنا مناسب تونه تفا اليكن بات يه به كه ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔

(۲۵۹۷) ہم سے عبداللہ بن محد نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا زہری سے وہ عروہ بن زبیرسے وہ ابو حمید ساعدی اُ ے کہ قبلہ ازد کے ایک محالی کوجنیں ابن اتبیہ کتے تھے 'رسول آئ و کما کہ یہ تم لوگوں کا ہے (ایعنی بیت المال کا) اور یہ مجھے بدیہ ميس طاعيد اس يرني كريم التي الله فرماياكه وه اسية والديا افي والده

لِي. قَالَ: ((فَهَلاَّ جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيْهِ – أَو بَيْتِ أُمَّهِ – فَيَنْظُرُ يُهْدَي لَهُ أَمْ لاَّ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْنًا إِلاَّ جَاءَ بِهِ يَومَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُخَاءٌ، أَوبَقَرَةٌ لَهَا خُوارٌ، أَوْ شَاةً تَبْعَر – ثُمُّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرةَ إِبطَنِهِ – اللَّهُمُّ هَلْ بَلَقْتُ، اللَّهُمُّ هَلْ بَلْفْتُ، اللَّهُمُّ هَلْ بَلَقْتُ، اللَّهُمُّ هَلْ بَلْفْتُ. ثَلاَتًا)). [راجع: ٩٢٥]

کے گھریس کیوں نہ بیشارہا۔ دیکھتاوہاں بھی انہیں ہدیہ ملتاہے یا نہیں۔
اس ذات کی قتم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس (مال ذکوة)
میں سے اگر کوئی مخض کچھ بھی (ناجائز) لے لے گاتو قیامت کے دن
اسے وہ اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر اونٹ ہے تو وہ اپنی
آواز نکالتا ہو آئے گا' گائے ہے تو وہ اپنی اور اگر بکری ہے تو وہ اپنی
آواز نکالتی ہوگ۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یمال تک کہ ہم نے
آپ کی بعنل مبارک کی سفیدی بھی ویکھ لی (اور فرمایا) اے اللہ! کیا
میس نے تیرا تھم پہنچادیا۔ اے اللہ! کیا میں نے تیرا تھم پہنچادیا۔ تین
مرتبہ (آئے کی بی فرمایا)

اس سے ناجائز ہدیہ کی ندمت ثابت ہوئی۔ حاکم عامل جو لوگوں سے ڈالیاں وصول کرتے ہیں وہ بھی رشوت میں داخل ہیں۔ ایسے ناجائز مال حاصل کرنے والوں کو قیامت کے دن ایسے عذاب برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا جاہئے۔

١٨ - بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَّةً أَوْ وَعَدَ
 ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ

وَقَالَ عُبَيْدَةُ: إِنْ مَاتَا وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدَى لَهُ حَى فَهِيَ لِوَرَقِهِ، الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدَى لَهُ حَى فَهِيَ لِوَرَقِهِ الَّذِي وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَئِهِ الَّذِي الَّذِي أَهُمَا مَاتَ قَبَلُ أَهْدَى. وَقَالَ الْحَسَنُ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبَلُ فَهِي لِوَرَثِهِ الْمُهْدَى لَهُ إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ.

٢٥٩٨ حَدْثَنَا عَلِي بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ
 حَدْثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدْثَنَا ابْنُ الْمُنْكَلِدِ
 سَمِفْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَ لِي النّبِي اللهِ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ مَكَذَا (لَلاَقُا) ))، فَلَمْ يَقْدَمْ حَتَى تُوفِّي النّبِي هَا مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النّبِي هَا عَنْدَ النّبِي هَا عَدَةً أَرْدَينَ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ النّبِي هَا عَدَةً أَرْدَينَ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ النّبِي هَا اللّهِ اللّهَ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهَ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهَ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهَ اللّهِ اللّهِ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللللّهُ الل

باب اگر ہبدیا ہبد کا دعدہ کرکے کوئی مرجائے اور وہ چیز موہوب لہ (جس کو ہبد کی گئی اس) کو نہ پینجی ہو۔

اور عبیدہ بن عمر سلمانی نے کہا اگر جبہ کرنے والا مرجائے اور موہوب پر موہوب لہ کے در موہوب لہ کے وار قوہ موہوب لہ کے وار قوں کا ہو گا اور آگر موہوب لہ کا قبضہ ہونے سے پیشتر واہب مر جائے تو وہ واہب کے وار توں کو طے گا۔ اور امام حسن بھری نے کہا کہ فریقین میں سے خواہ کی کا بھی پہلے انتقال ہو جائے 'ہبہ موہوب لہ کے ور ٹاء کو طے گا۔ جب موہوب لہ کا ویکل اس پر قبضہ کرچکا ہو۔

(۲۵۹۸) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عید نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمہ بن المنکد ر نے بیان کیا انہوں نے جار بن تی سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم مٹی لیا ہے جھے سے وعدہ فرمایا 'اگر بحرین کا مال (جزیہ کا) آیا تو میں تمہیں انتا اثنا تین لپ مال دول گا۔ لیکن بحرین سے مال آنے سے پہلے بی آپ وفات فرما گئے اور حضرت ابو بکر بن تی نے ایک منادی سے باطان کرنے کے لئے کہا کہ جس سے نبی کریم مٹی لیا کا کوئی وعدہ ہویا آپ پراس کا کوئی قرض ہو تو وہ ہمارے باس آئے۔ چنانچہ میں آپ کے یہاں گیا اور کہا کہ نبی کریم

وَعَدَنِي فَحَثَّى لِي ثَلاَثًا)).[راجع: ٢٢٩٦]

حضرت امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ گویا آنخضرت من اللہ اے جابر کو مشروط طور پر بحرین کے مال آنے پر تمن لپ مال بہد فرمادیا' مگرنہ مال آیا اور نہ آپ پورا کر سکے۔ بعد میں حضرت صدیق اکبر بڑھ نے آپ کا وعدہ بورا فرمایا۔ ای سے مقصد باب طابت ہوا۔

باب غلام لونڈی اور سامان پر کیو نکر قبضہ ہو تا ہے ١٩ - بَابُ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْـمَتَاعُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ، اور عبدالله بن عمر في الله عن الله من ايك سركش اونث يرسوار تفاء فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ نی کریم سلی اللہ نے پہلے تو اسے خریدا ' پھر فرمایا کہ عبداللہ یہ اونٹ تو ا لله. لے لے۔

٢٥٩٩ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ (٢٥٩٩) مم سے قتید بن سعید نے بیان کیا کمامم سے لیث نے بیان كيا ابن الى مليكه سے اور وہ مسور بن مخرمہ بنافئ سے كه رسول الله حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةً عَن مُنْ اللَّهُ نِهِ عَنْدُ قَبَّا مِن تَقْسِم كِينِ اور مُخرمه بِخالِثُهُ كُو اس مِين سے ايك الْــمِسْوَر بْن مَخْرَمةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بھی نہیں دی۔ انہوں نے (مجھ سے) کہا' میٹے چلو' رسول الله ما آلاہ ما قَالَ: ((قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقَبِيةٌ وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةً مِنْهَا شَيْنًا، فَقَالَ مَخْرَمَةً : يَا خدمت میں چلیں۔ میں ان کے ساتھ چلا۔ پھرانہوں نے کہا کہ اندر جاؤ اور حضور اکرم ملی اس عرض کرو کہ میں آپ کا منظر کھڑا ہوا بُنيَ انْطَلِق بنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ اللهِ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، موں' چنانچہ میں اندر گیااور حضور اکرم مٹھیے کو بلالایا۔ آپ اس وقت قَالَ: فَدَعُوتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ انہیں قباؤں میں سے ایک قباینے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ تمارے لئے چھیا رکھی تھی اواب سے تماری ہے۔ مورنے مِنْهَا فَقَالَ: خَبَأْنَا هَذَا لَكَ. قَالَ : فَنَظَرَ بیان کیا کہ (میرے والد) مخرمہ را تھ نے قباکی طرف و یکھا۔ آنخضرت إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ).

مَا تُهِيمَ نِهِ فرمايا مخرمه! خوش ہوایا نہیں؟ [أطرافه في : ۲۲۵۷، ۳۱۲۷، ۵۸۰۰ 7 FAC, 771 FJ.

تربير مي المعضول في يول ترجمه كيا ب. والدف كها اب مخرمه راضي مواء ترجمه باب اس سے نكاتا م كه جب آپ في وہ المكن سیسی مخرسہ کو دی تو ان کا قبضہ بورا ہو گیا۔ جمہور کے نزدیک بہہ میں جب تک موہوب لہ کا قبضہ نہ ہو اس کی ملک بوری نہیں ہوتی اور مالکید کے نزدیک صرف عقد سے بہہ تمام ہو جاتا ہے۔ البت اگر موہوب لہ اس وقت تک قبضہ نہ کرے کہ واہب کسی اور کو وہ چزہبہ کر دے تو ہبہ باطل ہو جائے گا (وحیدی)

باب اگر کوئی ہبہ کرے اور موہوب لداس پر قبضہ کرلے ه ٧- بَابُ إِذَا وهَبَ هِبَّةً فَقَبضَها لیکن زبان سے قبول نہ کرے الآخرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ

مطلب سے کہ ہبدیں زبان سے ایجاب قبول کرنا ضروری نہیں اور شافعیہ نے اس کو شرط رکھا ہے۔ البتہ صدقہ میں زبان ت ایجاب و قبول کسی نے ضرور نہیں رکھا۔

٠٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَن الزُهْرِيُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﴿ فَقَالَ: هَلَكُتُ، فَقَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالَ: وَقَفْتُ بِأَهْلِي فِي رمَضَانْ. قَالَ: ((أَتَجدُ رَقَبَةُ ؟)) قَالَ: لاَ. قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْن مُتَنابِهَيْنِ ؟)) قَالَ: لا . قَالَ: ((فَتَسْتَطِيْمُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِيْنًا؟)) قَالَ: لاَ. قَالَ: لَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِمَرَقٍ وَالْمَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيْهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: ((اذَهَبْ بِهَذَا فَتَصَدُقَ بِهِ)). قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقُّ مَا بَيْنَ لاَبَنْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَخْوَجُ مِنًّا. قَالَ: ((اذْهَبُ فَأَطْمِمْهُ أَهْلَكَ)).

[راجع: ١٩٣٦]

١٧ - بَابُ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلِ فَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ : هُوَ جَائِزٌ. وَوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٌ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ لِرَجُلٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٌ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ لِرَجُلٍ دَيْنَه. وقَالَ النَّبِيُ ﴿: ((مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَتَّ فَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مَنْه)). فَقَالَ جَابِرٌ: (رَفُتُلُ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَسَأَلَ النَّبِيُ ﴿ وَلَيْتَعَلَيْهِ مَيْنٌ، فَسَأَلَ النَّبِيُ ﴾ غُرَمَاءُهُ أَنْ يَقبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَمِي)).

( ۲۲۰۰) ہم ے محدین محبوب نے بیان کیا کما ہم سے عبدالواحد بن زماد نے بیان کیا کما ہم سے معمرنے بیان کیا زہری سے وہ حمید بن عبدالرحمٰن ہے اور ان ہے ابو ہریرہ بناشر نے بیان کیا کہ ایک دیماتی رسول الله ملية مل فدمت من آيا اور كن لكاكه من توبلاك موكيا-آپ نے وریافت فرمایا کیابات ہوئی ؟ عرض کیا کہ رمضان میں میں نے اپنی بوی سے ہم بستری کرلی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا تمهارے پاس کوئی غلام ہے؟ کما کہ نہیں۔ پھر دریافت فرمایا اکیا دو مینے یے در بے روزے رکھ سکتے ہو؟ کما کہ نہیں۔ پھردریافت فرمایا ' کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے سکتے ہو؟ اس پر بھی جواب تھا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انصاری عن لائے۔ (عرق تھجور کے بتول كا بنا موا ايك نوكرا موا تماجس مين مجور ركمي جاتي تقى) آنخضرت لٹھ لیا نے اس سے فرمایا کہ اسے لے جا اور صدقہ کردے انہوں نے عرض کیا' یارسول اللہ! کیاایئے سے زیادہ ضرورت مندبر مدقہ کردوں؟ اور اس ذات کی قتم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ سارے مدینے میں ہم سے زیادہ محتاج اور کوئی گھرانہ نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا پھرجا'اپنے ہی گھروالوں کو کھلادے۔

## باب اگر کوئی ا پنا قرض کسی کو بهه کردے

شعبہ نے کہ اور ان سے عکم نے کہ یہ جائز ہے اور حسن بن علی بیسی نے ایک شخص کو اپنا قرض معاف کردیا تھا اور نبی کریم ساتھ کیا نے فرمایا ' اگر کمی کا دو سرے مخص پر کوئی حق ہے تو اسے ادا کرنا چاہئے یا معاف کرا لے۔ جابر بواٹھ نے کہا کہ میرے باپ شہید ہوئے تو ان پر قرض تھا۔ نبی کریم ساتھ کے ان کے قرض خواہوں سے کہا کہ وہ میرے باغ کی (صرف موجودہ) محجور (اپنے قرض کے بدلے میں) قبول کرلیں اور میرے والد پر (جو قرض باتی رہ جائے اسے) معاف کردیں۔

آب ہے۔ انگیر میں خوبی ہو یمال منقول ہے اس سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ حق قرض کو بھی شامل ہے جب اس کو معاف کرانے کا الکیرین سیرین محلم ویا تو معلوم ہوا کہ قرض کا معاف کرنا درست ہے۔ خواہ خود وہ قرضدار کو معاف کر دے یا دو سرے شخص کو وہ قرض دے ڈالے کہ تم وصول کر لو اور اپنے کام میں لاؤ۔ مالکیہ کے نزدیک غیر مخض کو بھی دین کا بہہ درست ہے اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک درست نہیں۔ البتہ مدیون کو دین کا بہہ کرنا سب کے نزدیک درست ہے۔

حضرت حسن بن على بن ابى طالب كى كنيت ابو محمد بـ . آخضرت النيام كه نواسے اور جنت كے بھول بي، جنت كے تمام جوانوں كے مردار، ساھ رمضان المبارك كى بندر ہويں تاريخ كو پيدا ہوئ وفات ٥٥ھ ميں واقع ہوكى اور جنت البقيع ميں دفن كئے گئے۔ ان سے ان كے بيٹے حسن بن حسن اور ابو ہريرہ اور برى جماعت نے روايت كى ہے۔

جب ان کے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہ کوفہ میں شہید ہوئے تو لوگوں نے حضرت حسن بڑاتھ کے ہاتھ پر بیعت کی جن کی تعداد چالیس بزار سے زیادہ تھی اور حضرت معاویہ کے سپرد خلافت کا کام پندرہویں جمادی الاول اسم میں کیا گیا۔ ان کے اور فضائل کتاب المناقب میں آئس گے۔

٧٩٠١ حَدُّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرِنَا عَيْدًا للهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَن ابْن شِهَابِ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَفْبِ بْنِ مَالِكِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِي الله عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: ((أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَومَ أُحُدِ شَهِيْدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهمْ، فَأَتَيْتُ رَسُـــولَ اللهِ 🕮 فَكُلُّمْتُهُ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبِوا، فَلَمْ يُقْطِهِمْ رَسُولَ اللهِ 🕮 حَاتِطِي وَلَمْ يُكْسِرُهُ لَهُمْ، وَلَكِنْ قَالَ: سَأَغْدُو عَلَيْكَ. فَهَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّحْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْتُهَا، فَقَضَيْتُهُمْ حَقُّهُمْ، وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقيَّة. ثُمَّ جنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرَثُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ لِقُمَرَ: ((اسْمَعْ - وَهُوَ جَالِسٌ - يَا عُمَرُ). فَقَالَ: أَلاَ يَكُونُ قَدْ عَلَمْنَا أَنَّكَ

رَسُولُ ا للهِ؟ وَا للهِ إِنَّكَ لَرَسُولُ ا للهِ؟)).

[راجع: ۲۱۲۷]

(۲۲۰۱) ہم سے عبدان نے بیان کیا کما کہ ہم کو عبداللہ نے خردی ' انسیں یونس نے خبر دی اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا ابن شماب سے 'وہ ابن کعب بن مالک سے اور انہیں جابر بن عبدالله "ف خردی کہ احد کی لڑائی میں ان کے باپ شہید ہو گئے (اور قرض چھوڑ گئے) قرض خواہوں نے تقاضے میں بدی شدت کی 'تو میں نی کریم مانیا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس سلسلے میں گفتگوکی' آپ نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے باغ کی تھجور لے لیں (جو بھی ہوں) اور میرے والد کو (جو باتی رہ جائے وہ قرض) معاف کر دیں۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر آپ نے میرا باغ انہیں نہیں دیا اور نہ ان کے لئے کھل مروائے۔ بلکہ فرمایا کہ کل صبح میں تمهارے یمال آؤل گا۔ صبح کے وقت آپ تشریف لائے اور تھجور کے درخوں میں شلتے رہے اور برکت کی دعا فرماتے رہے پھر میں نے پھل تو ارکر قرض خواہوں کے سارے قرض ادا کردیے اور میرے پاس تھجور کے بھی گئی۔ اس کے بعد میں رسول کریم طافیا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو واقعہ کی اطلاع دی۔ حضرت عمر والله بھی وہیں بیٹھے موے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا عمر! من رہے مو؟ حفرت عمر والله نے عرض کیا 'میں تو پہلے سے معلوم ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ قتم خدا ک!اس میں کسی شک وشبہ کی مخبائش ہی نہیں کہ آپ الله کے سیج رسول ہیں۔

مینی نے کما اس مدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آخضرت میں کے جار کے قرض خواہوں سے بیہ سفارش

فرمائی کہ باغ میں جتنامیوہ فکلے وہ اینے قرض کے بدلے لے لو اور جو قرضہ باتی رہے وہ معاف کر دو گویا باتی دین کا جابر کو بہہ ہوا۔

باب ایک چیز کئی آدمیوں کو بہد کرے تو کیاہے؟

اور اساء بنت ابی بکر فی قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا کہ میری بہن عائشہ فی وراثت میں مجھے غابہ (کی زمین) ملی تھی۔ معاویہ فی محمد اس کا ایک لاکھ (درہم) دیا لیکن میں نے اسے نہیں بیچا کی تم دونوں کو مدید ہے۔

یعنی مشاع کا بہہ جائز ہے مثلا ایک غلام یا ایک گھر چار آومیوں کو بہہ کیا۔ ہر ایک کا اس میں حصہ ہے۔ حفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے' وہ کتے ہیں جو چیز تقسیم کے قابل نہ ہو جیسے چی یا حمام اس کا تو بطور مشاع بہہ جائز ہے اور جو چیز تقسیم کے قابل ہو' جیسے گھروغیرہ اس کا بہہ بطور مشاع کے درست نہیں (وحیدی)

باب کا مطلب حفرت اساء کے اس طرز عمل سے نکاتا ہے کہ انہوں نے اپنی جائداد بطور مشاع کے دونوں کو ہبہ کر دی۔ قاسم بن محمد حضرت اساء کے بھینج تھے اور عبداللہ بھینچ کے بیٹے' غابہ مدینہ کے مصل ایک گاؤں تھا۔ جمال حضرت عائشہ کی کچھ زمین تھی۔ حضرت اساء نے ہر دو کو زمین بہہ فرمائی۔ اس سے ترجمۃ الباب نکاا۔

٢٩٠٧ - حَدَّثَنَا يَخْتَى بْنُ قَرَعَةً قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَهْلِ رَضِيَ الله عَنْهُ: ((أَنَّ النَّبِيُ عَلَامٌ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ عَلْمُ لَا عَلَيْهُ لَوْثِورَ لِيهِ أَعْطَيْتُ هُولُاءٍ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لأُوثِورَ بِنَصِيْنِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدًا. فَتَلَهُ فِي يَدِهِ)). [راجع: ٢٣٥١]

٢٢ - بَابُ هِبةِ الواحِدِ لِلْجَمَاعَةِ

وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي

عَتِيْق: وَرَثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ،

وَقَدْ أَعْطَانِي بهِ. مُعَاوِيَةُ مِانَةَ أَلْفٍ، فَهُوَ

لكما

(۲۲۰۲) ہم سے بیخی بن قرعہ نے بیان کیا 'کہا ہم سے امام مالک نے 'وہ ابو حازم سے 'وہ سل بن سعد اسے کہ نبی کریم ساٹھ بیا کی خدمت میں پینے کو پچھ لایا '(دودھ یا پانی) آپ نے اسے نوش فرمایا 'آپکے دائیں طرف بیٹھ طرف ایک بچہ بیٹھا تھا اور برے بوڑھے لوگ بائیں طرف بیٹھ ہوئے تھے 'آپ نے اس نیچ سے فرمایا کہ اگر تو اجازت دے (تو بچا ہوا پانی) میں ان برے لوگوں کو دے دول ؟ لیکن اس نے کہا کہ یارسول اللہ ! آپکے جو تھے میں سے ملنے والے کسی حصہ کامیں ایثار بیس کر سکتا۔ آخضرت ملٹھ بیل جیالہ جھکے کے ساتھ اس کی طرف سے میں کر سکتا۔ آخضرت ملٹھ بیل جیالہ جھکے کے ساتھ اس کی طرف

حافظ نے کہا' چونکہ آنخضرت ملی کے ابن عباس بھی سے یہ فرمایا کہ وہ اپنا حصد بوڑھوں کو بہد کر دیں اور بوڑھے کی تھے اور ان کا حصہ مشاع تھا' اس لئے مشاع کو بہد کا جواز لکا اور ثابت ہوا کہ ایک چیز کی اشخاص کو مشترک طور پر بہد کی جا سکتی ہے۔

باب جو چیز قضہ میں ہو یا نہ ہواور جو چیز بٹ گئی ہواور جو نہ بٹی ہو'اس کے ہبہ کابیان

اور نبی کریم مٹی کیا اور آپ کے اصحاب نے قبیلہ ہوازن کو ان کی تمام غنیمت ہمہ کردی علائکہ اس کی تقسیم نہیں ہوئی تھی۔ ٣٧- بَابُ الْهِبَّةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُ ﴿ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَاذِنْ مَا خَيِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ.

٣٠٩٠ - قال ثَابِتٌ حَدُّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ((أَتَيْتُ اللهُ عَنْهُ، ((أَتَيْتُ النَّبِي فَقَضَانِي وَزَادَنِي)) النَّبِي فَقَضَانِي وَزَادَنِي)) [راجع: ٤٤٣]

(۲۲۰۳) اور ثابت بن محد نے بیان کیا کہ ہم سے مسعر نے بیان کیا'
ان سے محارب نے اور ان سے جابر بڑا تھ نے کہ میں نبی کریم ساڑا ہے کی ان سے خدمت میں (سفر سے لوث کر) مبعد میں حاضر ہوا تو آپ نے (میر سے اوٹ کی) اور کچھ زیادہ بھی دیا۔

جو چیز قبضہ میں ہو اس کا ہبہ تو بالاتفاق درست ہے اور جو چیز قبضے میں نہ ہو اس کا ہبہ اکثر علماء کے زدیک جائز نہیں ہے۔

المیسی کے اس کا جواز ای طرح اس مال کے ببہ کا جواز جو تقسیم نہ ہوا ہو' باب کی حدیث سے نکالا اس لئے کہ

آخضرت طرح کے اس کا بال جو ابھی مسلمانوں کے قبضے میں نہیں آیا تھا' نہ تقسیم ہوا تھا' ہوازن کے لوگوں کو ببہ کر دیا۔ خالفین بیہ

کتے ہیں کہ قبضہ تو ہو گیا تھاکیو نکہ یہ اموال مسلمانوں کے ہاتھ میں تھے اگو تقسیم نہ ہوئے تھے۔

، ابت بن محد کا قول فرکور بقول بعض تعلیق نہیں ہے۔ کیونکہ بعض ننخوں میں یوں ہی حدثنا نابت لینی امام بخاری کہتے ہیں ہم سے ثابت نے بیان کیا۔

دوسری روایت میں جابر بڑاٹھ کا واقعہ ہے۔ شاید حضرت مجتد مطلق امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ ہے کہ وہ اونٹ بھی آپ نے جھے کو ہبہ کر دیا تو بقضہ سے پہلے بہہ جابت ہوا۔ آنحضرت سے پہلے نے جابر بڑاٹھ کو جو سونایا چاندی قیمت سے زیادہ دلوایا اسے جابر بڑاٹھ نے بطور تیرک بیشہ اپنے پاس رکھا اور خرچ نہ کیا۔ یہاں تک کہ یوم الحرة آیا۔ یہ لڑائی ۱۹۳ھ میں ہوئی۔ جب بزیدی فوج نے مینہ طیبہ پر حملہ کیا۔ حم مدینہ کا ایک میدان ہے وہاں یہ لڑائی ہوئی تھی۔ اس جنگ میں طالموں نے حضرت جابر اس تیرک نبوی کو چھین لیا۔ آج کل بھی جگہ جگہ بہت می چیزیں لوگوں نے تیرکات نبوی کے نام سے رکھی ہوئی ہیں۔ کیس آپ کے موتے مبارک جانے ہیں اور اس فدم مبارک کے نشان وغیرہ وغیرہ۔ گریہ سب بے سند چیزیں ہیں اور ان کے بارے میں خطرہ ہے کہ آخضرت سے بین اور ان کے بارے میں خطرہ ہے کہ آخضرت سے بینا کہ خود آخضرت سے فرمایا کہ جس نے میرے اور کوئی افتراء ہوں اور ایسے مفتری اپنے آپ کو زندہ دوزخی بنالیں۔ جیسا کہ خود آخضرت سے فرمای ہے۔

٣٩٠٤ حَدُّلْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدُّلْنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ حَدُّلْنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ قَالَ سَعِفْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((بِفْتُ مِنَ النَّبِيُّ اللهِ يَعْدَرًا فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ: ((الْتِ الْمَدْيْنَةَ قَالَ: ((الْتِ الْمَدْيْنَةَ قَالَ: ((الْتِ الْمَدْيْنَةَ قَالَ: ((الْتِ الْمَدْيْنَةَ قَالَ: ((الْتِ الْمَدْيِنَةَ قَالَ: ((الْتِ الْمَدْيَنَةَ قَالَ).

قَالَ شُعْبَةُ : أَرَاهُ ((فَوزُنَ لِي فَأَرْجَحَ، فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَومَ الْحَرَّةِ).[راجع: ٤٤٣]

(۲۹۰۴) ہم سے محر بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے فندر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے داللہ بھی شائل سے سائٹ آپ فرماتے سے کہ میں نے نبی کریم مائل کے سفر میں ایک اونٹ بیچا تھا۔ جب ہم مدینہ پنچ تو آپ نے فرمایا کہ معجد میں جاکر دورکعت نماز پڑھ 'پھر آپ نے وزن کیا۔ شعبہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ (جابر نے کہا) میرے لئے وزن کیا (آپ کے بیان کیا میرا خیال ہے کہ (جابر نے کہا) میرے لئے وزن کیا (آپ کے حکم سے حضرت بلال نے) اور (اس بلڑے کو جس میں سکہ تھا) جھکا دیا۔ (تاکہ مجھے زیادہ ملے) اس میں سے پچھے تھوڑا سامیرے پاس جب سے محفوظ تھا۔ لیکن شام والے (اموی لشکر) یوم حرہ کے موقع پر مجھ سے چھن کرلے گئے۔

حفرت مجتد اعظم امام بخاری راتیج نے ترجمہ الباب ثابت فرمانے کے لئے قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کا معاملہ پیش کیا ہے کہ سلامی لشکر کے تبضہ میں آنے کے بعد آنحضرت ماناتیا نے انہیں پھر ہوازن والوں کو ہبہ فرما دیا تھا۔ دو مرا واقعہ حضرت جابر بناته کا ہے جن سے آخضرت النجایم نے اونٹ خریدا' پھر مدینہ واپس آکر اس کی قیت اوا فرمائی اور ساتھ ہی مزید آپ نے اور بھی بطور بخشش ببه فرمایا۔ ای سے ترجمہ الباب ثابت ہوا۔

٥ - ٢٦ - حَدَّلُنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْفُلاَمِ: ((أَتَأْذَنْ لِي أَنْ أَعْطِيَ هَزُلاَء؟)) فَقَالَ الْفُلاَمُ : لاَ وَاللهِ، لاَ أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا. فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ)).

[راجع: ۲۳۵۱]

(۲۲۰۵) ہم سے قتیہ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے ابو حازم ے 'وہ سل بن سعد وفاقت سے کہ رسول الله طافیا کی خدمت میں کچھ ینے کو لایا گیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک بچہ تھا اور قوم کے برے لوگ بائیں طرف تھے۔ آپ نے بچے سے فرمایا کہ کیا تماری طرف ے اس کی اجازت ہے کہ میں بچاہوا پانی ان بزرگوں کو دے دول؟ تواس بيح نے كماكه نميں قتم الله كى إمين آپ سے ملنے والے اپنے حصہ کا ہرگز ایثار نہیں کر سکتا۔ پھر آنخضرت مائی اے مشروب ان کی طرف جھکے کیباتھ پڑھادیا۔

آری جرمے اگرچہ حق اس لڑے بی کا تھا گر آمخضرت میں کی سفارش قبول نہ کی جس پر آپ نے جھکے کے ساتھ اسے وہ پالہ دے ويا ـ طافظ صاحب فرمات بين والحق كما قال ابن بطال انه صلى الله عليه وسلم سال الفلام ان يهب نصيبه للاشياخ وكان نصيبه منه مشاعا غير منميز فدل علے صحة هبة المشاع والله اعلم (فتح) يعنى حق يرى ب كر آنخضرت من يرا نے الركے سے فرمايا كه وه اپنا حمد بزے لوگوں کو ہمہ کر دے 'اس کا وہ حصہ ابھی تک مشترک تھا۔ ای سے مشاع کے بہہ کرنے کی صحت ثابت ہوئی۔

> ٢٩٠٦ حَدُّثُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنَ جَبْلَةَ قَالَ: أَحْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةً عَنْ سَلَمَةً قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُل عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ دَيْنٌ، فَهَمَّ بهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: ((دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً)). وَقَالَ: ﴿(اشْتَرُوا لَهُ سِنَّا فَأَعْظُواهَا إِيَّاهُ))، فَقَالُوا: إِنَّا لاَ نَجِدُ سِنًّا إلا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنَّهِ. قَالَ: ((اِشْتَرُوهَا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمُ قَضَاءً)). [راجع: ٢٣٠٥]

(٢٧٠١) جم سے عبداللہ بن عثان بن جبلہ نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ مجھے میرے باپ نے خروی شعبہ سے ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنااور ان سے ابو ہربرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک مخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھا(اس نے سختی کے ساتھ تقاضا کیا) تو صحابہ اس کی طرف برھے۔ لیکن آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو' حق والے کو کچھ نہ کچھ کھنے کی گنجائش ہوتی ہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے ایک اونٹ ای کے اونٹ کی عمر کا خرید کراہے دے دو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اس سے اچھی عمر کا بی اونٹ مل رہاہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو خرید کردے دو کہ تم میں سب سے اچھا آدی وہ ہے جو قرض کے ادا کرنے میں سب سے احجابو

بعضوں نے کہا اس مدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ کیونکہ آخضرت مٹھی اپر رافع بواٹند کو وکیل کیا تھا۔ انہوں

نے اونٹ خریدا' تو ان کا قبضہ آخضرت طراح الفضہ تھا اس لئے قبضہ سے پہلے یہ بہد نہ ہوا اور اس کا جواب یہ ہے کہ ابو رافع صرف خریدنے کے لئے وکیل ہوئے تھے نہ بہد کے لئے' تو ان کا قبضہ بہد کے احکام میں آخضرت طراح کا قبضہ نہ تھا۔ پس امام بخاری کا مطلب حدیث سے نکل آیا اور غیر مقبوض کا بہہ ثابت ہوا (وحیدی)

باب اگر کئی شخص کئی شخصوں کو ہبہ کریں

(۲۷۰۷۱) جم سے یحیٰ بن بکیرنے بیان کیا ان سے لیث نے کہا ہم سے عقیل نے ابن شاب سے وہ عروہ سے کہ مروان بن محم اور مورین مخرمہ فے انہیں خبردی کہ رسول کریم طاقیا کی خدمت میں جب ہوازن کاوفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیری انہیں واپس کردیے جائیں تو آپ نے ان سے فرمایا میرے ساتھ جتنی بوی جماعت ہے اسے بھی تم دکھ رہے ہواور سب سے زیادہ کی بات ہی مجھے سب سے زیادہ پند ہے۔ اسلئے تم لوگ،ن دو چیزوں میں سے ایک ہی لے سکتے ہو'یا اپنے قیدی لے لویا اپنا مال۔ میں نے تو تمهارا پہلے ہی انظار کیا تھا۔ اور نبی كريم ملی ان ما نف سے والیسی پر تقریباً دس دن تک (مقام جعرانہ میں) ان لوگوں کا انتظار فرماتے رہے۔ پھرجب ان لوگوں کے سامنے یہ بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ آنخضرت ملٹی جا ان کی صرف ایک ہی چیز والیس فرما سکتے ہیں تو انہوں نے کما کہ ہم اپنے قیدیوں ہی کو (واپس لینا) پند کرتے ہیں۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کرمسلمانوں کو خطاب کیا' آپ نے اللہ کی اسکی شان کے مطابق تعریف بیان کی اور فرمایا' اما بعد! یہ تہمارے بھائی مارے پاس اب توبہ کر کے آئے ہیں۔ میرا خیال میہ ہے کہ اشیں ان کے قیدی واپس کر دوں۔ اس کئے جو صاحب این خوشی سے واپس کرنا چاہیں وہ ایسا کرلیں اور جو لوگ سے چاہتے ہوں کہ اپنے جھے کونہ چھوڑیں بلکہ ہم انہیں اسکے بدلے میں سب سے پہلی غنیمت کے مال میں سے معاوضہ دیں ' تو وہ بھی (اپنے موجودہ قیدیوں کو) واپس کر دیں۔ سب صحابہ نے اس پر کما' یارسول الله! ہم این خوشی سے انہیں واپس کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا لیکن واضح طور پراس وقت معلوم نه ہوسكاكه كون اپنى خوشى سے دينے

٢٤- بَابُ إِذَا وَهَبَ جَـمَاعَةً لِقُوم ٢٦٠٧، ٢٦٠٧– حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْر قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَم وَالنَّمِسْوَرَ بْنِ مَخْرَمَةً أَخَبْرَاهُ: ((أَنَّ النَّبِيُّ اللهُ قَالَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنْ مُسْلِمِيْنَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدُ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهِمْ، فَقَالَ لَهُمْ: ((مَعِيَ مَنْ تَرَونَ، وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَى أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إحدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبِي وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ) - وَكَانَ النَّبِيِّ انْتَظَرَهُمْ بضع عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مَنْ طَائِفُو - فَلَمَّا تَبِيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النِّبِيِّ ﴿ غَيْرُ رَادٌ إِلَيْهِمْ إِلاَّ إِحْدَى الطَّانِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلَهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَوُلاَءِ جَاؤُونَا تَائبِيْنَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدُ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبُّ مِنْكُمْ أَنْ يُطيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَخَبُّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظَّةِ حَتَّى نُمْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوُّل مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ)). فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّنُنا يَا رَسُولَ اللهِ لَهُمْ. فَقَالَ لَهُمْ: ((إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنْ مِنْكُمْ فِيْهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا

(102) P (102)

عَرِفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاوُهُمْ)). ثُمُّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِسِيِّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا)).

وَهَذَا الَّذِي بَلَفَنَا مِنْ سَهِي هَوَازِنٌ. هَذَا آخِرُ قُولِ الزُّهْرِيِّ. يَعْنِي فَهَذَا الَّذِي تَلَفَنَا.

كيلئ تيار ب اور كون نهيں - اس لئے سب لوگ (اينے نيمول ميس) واپس جائیں اور تمہارے چود ھری لوگ تمہارا معاملہ لا کرپیش کریں۔ چنانچہ سب لوگ واپس ہو گئے اور نمائندوں نے ان سے گفتگو کی اور واپس ہو کر آنخضرت ملتی ایم ہتایا کہ تمام لوگوں نے خوشی سے اجازت دے دی ہے۔ قبیلہ ہوازن کے قیریوں کے متعلق ہمیں میں بات معلوم ہوئی ہے۔ یہ زہری کا آخری قول تھا۔ لینی یہ که "قبیله ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں یمی بات معلوم ہوئی ہے"

باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ محابہ نے جو متعدد لوگ تھے ' ہوازن کے لوگوں کو جو متعدد تھے ' قدیوں کابہہ کیا۔

٧٥ - بَابُ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ

باب اگر کسی کو پچھ ہدیہ دیا جائے اس کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوں تواب اس کو دیا جائے جو زیادہ حقد ارہے

اس سے مقصود اس قول کا ابطال ہے الهدایا مشتری ایک بزرگ کے سامنے یہ قول بیان کیا گیا انہوں نے کہا' تنا خوشترک۔ اور ابن عباس بھات سے جو بیہ منقول ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے والے بھی اس مدید میں شریک ہوں گے یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

(٢٢٠٩) ہم سے ابن مقاتل نے بیان کیا کما ہم کو عبداللہ نے خبردی شعبہ ہے' انہیں سلمہ بن کہیل نے' انہیں ابو سلمہ نے اور انہیں ابو ہریرہ بناٹر نے کہ نی کریم ساتھ اے ایک خاص عمر کا اونث قرض لیا وض خواہ تقاضا کرنے آیا (اور نازیبا گفتگوکی) تو آپ نے فرمایا کہ حق والے کو کنے کا حق ہو تا ہے۔ چھر آپ نے اس سے اچھی عمر کا اونث اسے دلا دیا اور فرمایا کہ تم میں افضل وہ ہے جو ادا کرنے میں سب سے بہتر ہو۔

٢٦٠٩ حَدُّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﴿ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا، فَجَاءَ صَاحِبَهُ يَتَقَاضَاهُ؛ فَقَالُوا لَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً، ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنَّهِ وَقَالَ: أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). [راجع: ٢٣٠٥]

باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اس زیادتی میں دو سرے لوگ جو وہاں بیٹھے تھے شریک نہیں ہوئے۔ بلکہ ای کو ملی جس کا اونث آپ ير قرض تھا۔

. ٢٦١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيينَةً عَنْ عَمْرِو: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ اللَّهِ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيّ فِي سَفَرٍ، فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِغُمَرَ صَعْب، فَكَانَ يَتَفَدُّمُ النَّبِي ﴿ فَيَقُولُ أَبُوهُ: يَا عَبْدَ

(١٧١٠) جم سے عبداللہ بن محد نے بیان کیا کما جم سے ابن عیبند نے بیان کیا عمروسے اور ان سے ابن عمر بھافتانے کہ وہ سفر میں نبی کریم ما لیا کے ساتھ تھے اور عمر فاٹھ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے۔ وہ اونث آخضرت ملی ایس بھی آگے بوج جایا کرتا تھا۔ اس لئے الی کے والد (عمر بناتُد) كو تنبيه كرنى يرقى تقى كه اك عبداللد! نبي كريم ما الله الم ے آگے کسی کو نہ ہونا چاہے۔ پھرنی کریم الٹی آیا نے فرمایا اکہ عمرا است مجھے بھی دے۔ عمر بواٹھ نے عرض کیا یہ تو آپ ہی کا ہے۔ آنحضرت ملٹی اے اسے فرید لیا۔ پھر فرمایا عبد اللہ ایہ اب تیرا ہے۔ جس طرح تو چاہے اسے استعمال کر۔

الله لا يَتَقَدَّمُ النَّبِيُ الْمَاحَدُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُ الْحَدُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُ اللهِ أَحَدُ، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ لَكَ، فَاشْتَرَاهُ ثُمُّ قَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ)).

[راجع: ٢١١٥]

مطابقت ظاہر ہے کہ عبداللہ کے ساتھ والے اس اون میں شریک نہیں ہوئ ، حضرت امام بخاری ؓ نے اپنی دور رس نظر بھیرت سے اس امرکو ثابت فرمایا ہے کہ مجلس میں خواہ کتنے ہی لوگ بیٹھے ہوں ، ہدیہ صرف اس کو دیا جائے گا جو اس کا مستحق ہے۔ اس باریک بینی نے حضرت امام کو یہ مقام عطا فرمایا کہ فن حدیث کی گرائیوں تک پنچنا یہ صرف آپ کا حصہ تھا جس کی وجہ سے وہ امیر المؤمنین فی الحدیث سے مشہور ہوئے۔ اب آپ کے اس خدا داد منصب سے کوئی حمد کرتا ہے یا عناد 'اس سے انکار کرتا ہے تو وہ کرتا رہے۔ حدیث نبوی کی برکت سے اللہ تعالی نے آپ کو غیر فانی تجوایت دی جو تاقیام دنیا قائم رہے گی۔ ان شاء اللہ

## باب اگر کوئی شخص اونٹ پر سوار ہواور دو سرا شخص وہ اونٹ اس کو ہبہ کردے تو درست ہے

(۱۲۱۱) اور جمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے عمون نے بیان کیا کہ ہم ہم سے عمرو نے اور ان سے عبداللہ بن عمر بی اللہ ان کیا کہ ہم نبی کریم ماٹھ ایک ساتھ ایک سفر میں تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا۔ نبی کریم ماٹھ ایک غربی لائھ سے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بی دے چنانچہ آپ نے اسے خرید لیا اور پھر فرمایا عبداللہ! تو یہ اونٹ لے جا۔ (میں نے یہ تجھے کو بخش دیا)

حضرت عبداللہ اونٹ پر سوار تھے۔ آنخضرت ملی آیا ہے اس حالت میں اسے خرید لیا اور پھراز راہ نوازش عبداللہ کو اس حالت میں اسے بہہ فرما دیا' اس سے ترجمۃ الباب ثابت ہوا۔

## باب ایسے کیڑے کا تحفہ جس کا پہننا مکروہ ہو

كرابت عام ب تزيى بويا تحري المحديث حرام كو بهى مرده كه دية بي-

(۲۹۱۲) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کما ہم سے امام مالک نے نافع سے اور ان سے ابن عمر بھی نے بیان کیا کہ عمر بھی نے دیکھا کہ مسجد کے دروازے پر ایک ریشی حلہ (بک رہا) ہے۔ آپ نے رسول اللہ ملی لیے عرض کیا کہ کیا چھا ہو تا اگر آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور وفود کی ملاقات کے مواقع پر اسے زیب تن فرمالیا

## ٣٧- بَابُ إِذَا وَهَبَ بَعِيْرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ، فَهُوَ جَائِزٌ

٧٧ - بَابُ هَدِيَّةٍ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا

رابت عام بے عزی ہویا حری الہحدیث ح ۲۹۱۷ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةً عَنْ مَالِكِ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ بْنِ عُمَرَ رُنُ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَراء عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا فَلَبِسْتَهَا فَلَبِسْتَهَا کرتے۔ آنخضرت ملتی ایس کا جواب سے دیا کہ اسے وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہو گا۔ کچھ دنوں بعد آخضرت ملتی ہے ہیں کہ است سے (ریشی) حلے آئے اور آپ نے ایک حلہ ان میں سے حضرت عمر بڑا ہی کو بھی عنایت فرمایا۔ عمر بڑا ہی نے اس پر عرض کیا کہ آپ سے مجھے پہننے کے لئے عنایت فرما رہے ہیں حالا نکہ آپ خود عطارد کے حلوں کے بارے میں جو پچھ فرمانا تھا ، فرما چھے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے متہیں پہننے کے لئے نہیں بیانے کے لئے نہیں بیانے کے لئے نہیں بیانے عربی ایک مشرک بھائی کو دے دیا 'جو

يَومَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ. قَالَ : إِنَّمَا يَلْبِسُهَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ. ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ فَقَا عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ: أَكْسَوْتَنِيْهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدَ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَكْسُكُهَا لِتَلْبَسَهَا)). فَكُسَا عُمَرُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا)). [راجع: ٨٨٦]

عطار دبن حاجب بن ذرارہ بن عدس بن تمیم کا بھیجا ہوا ایک شخص تھا۔ پہلا جو ڑا جس کے خریدنے کی حضرت عمر بڑاتھ نے رائے دی تھی' وہی لایا تھا۔ آنخضرت ساڑھیا نے ریٹمی ملے کا ہدیہ حضرت عمر بڑاتھ کو چیش فرمایا جس کا خود استعمال کرنا حضرت عمر بڑاتھ کے لئے جائز نہ تھا۔ تفصیل معلوم کرنے کے بعد حضرت عمر نے وہ حلہ اپنے ایک غیر مسلم سکے بھائی کو دے دیا۔ اسی سے ترجمۃ الباب ثابت ہوا اور یہ بھی کہ اپنے عزیز اگر غیر مسلم یا بد دین ہیں تب بھی ان کے ساتھ ہر ممکن احسان سلوک کرنا چاہئے کیونکہ یہ انسانیت کا تقاضا ہے اور مقام انسانیت بسرحال ارفع و اعلیٰ ہے۔

٣١٦٦ - حَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ أَبُو جَعْفَرِ أَبُو جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّنَنا ابْنُ فُصَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَتَى النَّبِيُ اللهِ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا، وَجَاءَ عَلِيٌّ فَلَاكَرَتْ لَهُ ذَلِك، عَلَيْهَا، وَجَاءَ عَلِيٌّ فَلاَكَرَتْ لَهُ ذَلِك، فَلَاكُرَتْ لَهُ ذَلِك، فَلَاكُرَتْ لَهُ ذَلِك، بَابِهَا سِتْرًا مَوشِيًا، فَقَالَ: مَا نِيْ وَلِلدُّنْيَا؟)) فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَلَاكَرَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: ثَالَا ثَوْسِلُ وَلِلدُّنْيَا؟)) فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَلَاكَرَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: ثَالَ: ثُوسِلُ فَقَالَتْ: ثَالَ: ثُوسِلُ لَهَا، عَلِي فَلَاكَرَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: ثَالَ: ثُوسِلُ فَقَالَتْ: قَالَ: ثُوسِلُ بِهِمْ حَاجَةً)).

(۱۲۱۱۳) ہم سے ابو جعفر محمد بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے ابن فضیل نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے نافع سے اور ان سے ابن عمر بھی شخصے نے بیان کیا کہ نبی کریم ملٹی ہے حضرت فاطمہ شکے گھر تشریف کے اس کے بعد حضرت علی بڑا تھ گھر آئے تو فاطمہ بڑی تیا ندر نہیں گئے۔ اس کے بعد حضرت علی بڑا تھ گھر آئے تو فاطمہ بڑی تیا نے ذکر کیا (کہ آپ گھر میں تشریف نہیں لائے) علی بڑا تھ نے اس کا ذکر جب آنحضرت ملٹی ہے کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ لئکا دیکھا تھا (اس لئے واپس چلا اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ لئکا دیکھا تھا (اس لئے واپس چلا آیا) آپ نے فرمایا کہ مجھے دنیا (کی آرائش و زیبائش) سے کیا سروکار۔ حضرت علی بڑا تھ نے آگر ان سے آپ کی گفتگو کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ مجھے جس طرح کا چاہیں اس سلسلے میں تھم فرمائیں۔ (آنخضرت سٹی کے کو جب یہ بات پہنی تو) آپ نے فرمایا کہ فلال گھر میں اس سکسے میں تھم درمائی صرورت ہے۔

دروازہ پر کپڑا بطور پردہ لاکانا ناجائزنہ تھا' گر محض زیب و زینت کے لئے کپڑا لاکانا ہے۔ خانوادہ نبوت کے لئے اس لئے مناسب نہیں تھاکہ الفقر فعری ان کا طرہ امتیاز تھا۔ آپ نے جو اپنے لئے پند فرمایا اس کے لئے حضرت فاطمہ کو ہدایت فرمائی اور ایک موقع پر آیت

ہبہ کے سائل

کریمہ وللاخوۃ خیر لک من الاولٰی (الفنی: ۳) کی روشی میں ارشاد ہوا کہ میرے لئے میری آل کے لئے دنیادی تغیش اور ترفع لا کَق نہیں' اللہ نے ہمارے لئے' سب کچھ آخرت میں تیار فرمایا ہے۔

حضرت فاطمہ الزہرا بڑی تھا آنخضرت ساڑھیا کی بہت ہی پیاری بیٹی ہیں' ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ الکبری رہی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ آنخضرت ساڑھیا کی سب سے چھوٹی صاجزادی ہیں۔ دنیا و آخرت میں تمام عورتوں کی سروار ہیں۔ رمضان اھ میں ان کا نکاح حضرت علی ہو تھی ہو اور ذی المجہ میں تحصی عمل میں آئی۔ ان کے بطن سے حضرت علی بولٹر کے تین صاجزادے حضرت حسن و حضرت حسین حضرت محسن فریشی اور زینب' ام کلٹوم اور رقیہ تین صاجزادیاں پیدا ہو کیں۔ وفات نبوی کے چھ ماہ بعد مدینہ طیبہ میں بعمر ۲۸ سال انتقال فرمایا۔ حضرت علی ہے ان کو عسل دیا اور حضرت عباس بولٹر نے نماز جنازہ پڑھائی۔ شب میں وفن کی سیکی۔ عضرت حسن اور حسین بی بھی اور ان کے علاوہ صحابہ کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ وہی آئی فرماتی ہیں کہ آنخضرت ملی کیا کے علاوہ میں نے کسی کو ان سے زیادہ سچا نہیں پایا۔ انہوں نے فرمایا جبکہ ان دونوں کے درمیان کسی بات میں کبیدگی تھی کہ یارسول اللہ ملی کیا ہے ان ہی سے پوچھ کیجئے کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولتی ہیں۔ مزید مناقب اپنے مقام میں آئیں گے۔ (رضی اللہ عنما)

۳ اپریل ۲۰ و پی اس حدیث تک کعبہ شریف مکۃ المکرمہ میں بغورو فکر متن بخاری شریف پارہ دس کو پڑھا گیا۔ اللہ پاک قلم کو لغزش سے بچائے اور کلام رسول اللہ مٹاہیم کو صحیح طور پر سمجھنے اور اس کا صحیح ترجمہ لکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور تشریحات میں بھی اللہ یاک فہم و فراست نصیب کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

٣٩١٤ - حَدُّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدُّتُنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَنْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبِ عَنْ عَلِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَهْدَى إِلَى عَلِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَهْدَى إِلَى النّبِي فَلَى حُلّةً سِيَراء، فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ النّبِي فَلَى حُلّةً سِيَراء، فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ النّبِي فَي وَجْهِدٍ، فَلَبَسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الْفَضَبَ فِي وَجْهِدٍ، فَلْبَسْتُهَا ، يَنْ اللهُ عَنْهُ اللهُ الل

(۲۹۱۳) ہم سے حجاج بن منهال نے بیان کیا کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ جمعے عبد الملک بن میسرو نے خبردی کما کہ میں نے زید بن وہب سے سنا کہ حضرت علی بڑاٹھ نے بیان کیا کہ نبی کریم سائھ المائے ان وہب سے سنا کہ حضرت علی بڑاٹھ نے بیان کیا کہ نبی کریم سائھ المائے ایک ریشی حلہ ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے بہن لیا۔ لیکن جب غصے کے آثار روئے مبارک پر دیکھے تو اسے اپنی عور توں میں پھاڑ کر تقسیم کردیا۔

ابو صالح کی 'دوایت میں یوں ہے فالمموں کو بانٹ دیا' یعنی فاطمہ زہراء ؓ اور فاطمہ بنت اسد کو جو حضرت علی بڑاٹھ کی والدہ تھیں اور فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالسطلب کو اور فاطمہ بنت شیبہ یا بنت عتبہ بن رہیہ کو جو عقیل بن ابی طالب کی بیوی تھیں۔

## باب مشركين كابديه قبول كرلينا

اور ابو ہریرہ دخاتھ نے نی کریم طاق کیا سے روایت کیا کہ ابراہیم طالتا نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو وہ ایک ایسے شہر میں چنچ جمال ایک کافرباد شاہ یا (یہ کما کہ) فالم بادشاہ تھا۔ اس بادشاہ نے کما کہ انہیں (ایراہیم طالتا کو) آجر (ہاجرہ ) کو دے دو۔ نی کریم مالی کیا کی خدمت میں (خیبر کے یہودیوں کی طرف سے دشنی میں) ہدیہ کے طور پر بکری کا ایسا

٢٨- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النّبِيّ ﷺ: ((هَاجَرَ اللّهِيّ ﷺ): ((هَاجَرَ اللّهِيَ ﷺ): ((هَاجَرَ الْهُرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السّلَامُ بِسَارَةَ، فَلَدَخَلَ قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ فَقَالَ: أَعْطُوهَا آجَرَ)). وأهديَتُ لِلنّبِيِّ ﷺ شَاةً فِيْهَا سُمٌّ. وقالَ أَبُلةَ لِلنّبِيُّ وَأَهْدَى مَلكُ أَيْلةً لِلنّبِيُّ وقالَ أَبْلةً لِلنّبِيُّ

اللهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ

گوشت پیش کیا گیا تھاجس میں زہر تھا۔ ابو حمیدنے بیان کیا کہ ایلہ کے حاکم نے نبی کریم طال کیا کی خدمت میں سفید خچراور چادر ہدیہ کے طور تجیجی تھی اور نبی کریم سال کیا نے اسے لکھوایا کہ وہ اپنی قوم کے حاکم کی حیثیت سے باقی رہے۔ (کیونکہ اس نے جزید دینامنظور کرلیاتھا)

للمنظم ومة الجندل ایک شركانام تعاتبوك كے قریب وہال كابادشاہ اكيدر بن عبدالملك بن عبدالجن نفرانی تعا- حضرت خالد بن ولید اے گرفتار کر کے لائے۔ آنخضرت ملی کیا نے اسے آزاد فرما دیا کیونکہ وہ جزید دینے پر راضی ہو گیا تھا۔ اس نے ہدید مذكور آنخضرت النهايم كي خدمت اقدس ميں پيش كيا تھا۔

کتے ہیں حضرت سارہ بہت خوبصورت تھیں۔ ان کے حسن و جمال کی تعریف سن کر ہادشاہ نے ان کو بلا بھیجا۔ بعض لوگوں نے اس کانام عمرو بن امرء القیس بتلایا ہے۔ حضرت ہاجرہ اس کی بٹی تھی۔ بادشاہ نے حضرت سارہ کی کرامت دیکھ کر چاہا کہ اس کی بٹی اس مبارک خاندان میں وافل ہو کربر کوں سے حصہ پائے۔ حضرت ہاجرہ کو لونڈی باندی کمنا غلط ہے جس کا تفصیلی بیان پیھیے گزر چکا ہے۔

الميه نامى مقام فدكوره كمه سے مصرحاتے ہوئے سمندر كے كنارے ايك بندرگاہ تھى وہاں كے عيسائى حاكم كانام يوحنا بن اوب تھا۔ ان روایات کے نقل کرنے سے حضرت امام بخاری کا مقصد بیہ ثابت کرنا ہے کہ مشرکین و کفار کے ہدایا کو قبول کیا جا سکتا ہے جیسا کہ ان

روایات سے ظاہر ہے۔

بَحْرهِم)).

٣٦١٥ - حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يُنْهَى عَنِ الْحَرِيْرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَـمَنَادِيْلُ سَفْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا)). [طرفاه في: ٢٦١٦، ٣٢٤٨]. ٢٦١٦ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنْسِ: ((إِنَّ أَكَيدِرَ دُوْمَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ الله)). [راجع: د۲۲۱]

جس کا ذکر اس مدیث میں ہے۔

٧٦١٧ حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنْسِ

(٢١١٥) جم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کما جم سے یونس بن محمد نے بیان کیا' ان سے شیبان نے بیان کیا قادہ سے اور ان سے انس بناٹھ نے بیان کیا کہ نبی کریم ماٹھیام کی خدمت میں دبیر قتم کے ریشم کا ایک جبہ مدید کے طور پر پین کیا گیا۔ آپ اس کے استعال سے (مردول کو) منع فرماتے تھے۔ صحابہ کو بردی جیرت ہوئی (کد کتناعمدہ ریشم ہے) آپ نے فرمایا (تہیں اس پر جرت ہے) اس ذات کی فتم جس کے ہاتھ میں محمر کی جان ہے 'جنت میں سعد بن معاذ بناشہ کے رومال اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

(۲۷۱۷) سعید نے بیان کیا قمادہ سے اور ان سے انس بڑ پھنے نے کہ دومہ (تبوك كے قريب ايك مقام) كے اكيدر (نصراني) نے نبي كريم التي الله كياكي خدمت ميں مدييه بھيجاتھا۔

(١٦١٤) مم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کما ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے ' ان سے ہشام بن زیدنے اور ان سے انس بن مالک بھٹھ نے کہ ایک یمودی عورت نی کریم

بْنِ مَالِكِ رَضِيَ الله عَنْهُ: ((أَنْ يَهُودِيَّةُ أَتَتِ النَّبِيِّ ﴿ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا، فَقِيْلَ: أَلاَ نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: ((لاً)). فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ ﴿ )).

ما تیا کے خدمت میں زہر ملا ہوا بکری کا گوشت لائی 'آپ نے اس میں سے پچھ کھایا (لیکن فوراً ہی فرمایا کہ اس میں زہر پڑا ہوا ہے) پھر جب اسے لایا گیا (اور اس نے زہر ڈالنے کا قرار بھی کرلیا) تو کہا گیا کہ کیوں نہ اسے قتل کر دیا جائے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس زہر کا اثر میں نے بھشہ نبی کریم مائے کیا کہ تالومیں محسوس کمیا۔

ا الرّ سے مراد اس زہر کا رنگ ہے یا اور کوئی تغیر جو آپ کے تالوئے مبارک میں ہوا ہو گا۔ کتے ہیں بشر بن براء ایک محالی سیست کے اس کے علی سیست کے اس کے اس عورت کے قل سیست کے معالیا تھا وہ مرگئے۔ جب تک وہ مرے نہ تھے آپ نے محابہ کو اس عورت کے قل سے منع فرمایا۔ چونکہ آپ اپی ذات کے لئے کس سے بدلہ لینا نہیں چاہتے تھے۔ یہ بھی آپ کی نبوت کی ایک بری دلیل ہے۔ جب بشر مرگئے تو ان کے قصاص میں وہ عورت بھی ماری گئی۔ معلوم ہوا زہر خورانی سے اگر کوئی ہلاک ہو جائے تو زہر کھلانے والے کو قصاصاً قل کر سے ہیں اور حفیہ نے اس میں فلاف کیا ہے۔ دو مری صدیث میں ہے کہ آخضرت سے بیا نے وفات کے قریب ارشاد فرمایا اے عائشہ! جو کھانا میں نے خیبر میں کھالیا تھا، یعنی میں زہر آلود گوشت' اس نے اب اثر کیا اور میری شاہ رگ کاٹ دی۔ اس طرح اللہ تعالی نے آپ کو شمادت بھی عطا فرمائی (وحیدی)

اُس واقعہ سے ان غالی مبتد عین کی بھی تروید ہوتی ہے جو آخضرت سل النجام کو مطلقا عالم الغیب کہتے ہیں۔ طال مکد قرآن مجید میں صاف اللہ نے آپ سے اعلان کرایا ہے ﴿ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْفَيْبَ لَاَسْفَكُنُونُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَشَيٰى السُّوْءُ ﴾ (الاعراف: ١٨٨) لين میں غیب جائے والا ہو تا تو بہت می بھلائیاں جمع کر لیتا اور بھی کوئی تکلیف مجھ کو نہ پہنچ سکتی۔ پس جو لوگ عقیدہ بالا رکھتے ہیں وہ سراسر گمراہی میں

(۲۲۱۸) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے معتر بن سلیمان نے بیان کیا' ان سے اب عبر الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنمانے عثان نے بیان کیا دور ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ ہم ایک سو تعیں آدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفریس) تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا کی کے ساتھ الحریا ایک صاع کھانے کی بھی کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی کے ساتھ تقریباً ایک صاع کھانا (آٹا) تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھرایک لمبا ترونگا مشرک پریشان بال کھانا (آٹا) تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھرایک لمبا ترونگا مشرک پریشان بال بیریاں ہانکا ہوا آیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے دریافت فرمایا یہ بیجئے کے لئے ہیں۔ یا آپ نے (عطیہ کی بجائے) بہہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں بیچنے کے لئے ہیں۔ آپ نے اس سے بہہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں بیچنے کے لئے ہیں۔ آپ نے اس سے ایک بحری خریدی پھروہ ذری کی گئی۔ پھرنی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے اس کی کیلجی بھونے کے لئے کہا۔ قشم خدا کی ایک سو تمیں اصحاب ہیں اس کی کیلجی بھونے کے لئے کہا۔ قشم خدا کی ایک سو تمیں اصحاب ہیں اس کی کیلجی بھونے کے لئے کہا۔ قشم خدا کی ایک سو تمیں اصحاب ہیں اس کی کیلجی بھونے کے لئے کہا۔ قشم خدا کی ایک سو تمیں اصحاب ہیں اس کی کیلجی بھونے کے لئے کہا۔ قشم خدا کی ایک سو تمیں اصحاب ہیں اس کی کیلجی بھونے کے لئے کہا۔ قشم خدا کی ایک سو تمیں اصحاب ہیں اس کی کیلجی بھونے کے لئے کہا۔ قشم خدا کی ایک سو تمیں اصحاب ہیں

(108) NO STATE OF THE STATE OF سے ہرایک کو اس کلجی میں سے کاٹ کے دیا۔ جو موجود تھے انہیں تو

آپ نے فور أى دے ديا اور جو اس وقت موجود نہيں تھے ان كاحصہ محفوظ رکھ لیا۔ پھر بحری کے گوشت کو دوبری قابوں میں رکھا گیا اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ جو کچھ قابوں میں پچ کیا تھااسے اونٹ پر

رکھ کرہم واپس لائے۔ او کما قال

اس سے بھی کمی کافر مشرک کا ہدیہ قبول کرنایا اس سے کوئی چیز خریدنا ناجائز ثابت ہوا اور آنخضرت ساتھیا کا ایک عظیم معجزہ بھی ابت ہوا کہ آپ کی دعاہے وہ قلیل گوشت سب کے لئے کافی ہو گیا۔

باب مشركول كومدييه دينا

اور الله تعالی نے فرمایا کہ "جولوگ تم سے دین کے بارے میں لڑے نہیں اور نہ تہمیں تمهارے گھروں سے انہوں نے نکالا ہے تو اللہ تعالی ان کے ساتھ احسان کرنے اور ان کے معاملہ میں انصاف کرنے ہے تہیں نہیں روکتا"

اس آیت سے امام بخاریؓ نے یہ نکالا کہ مشرکوں اور کافروں سے دنیادی اخلاق اور سلوک منع نہیں ہے۔

(۲۷۱۹) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کما ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا' کما کہ مجھ سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا اور ان سے عبدالله بن عمرنے کہ عمر واللہ نے دیکھا کہ ایک شخص کے یمال ایک ریشی جو ڑا بک رہاہے۔ تو آپ نے نبی کریم طاق کا سے کما کہ آپ سے جوڑا خرید لیجئے تاکہ جمعہ کے دن اور جب کوئی وفد آئے تو آپ اے پنا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اسے تو وہ لوگ پینتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت سے ریشی جوڑے آئے اور آپ نے اُن میں سے ایک جو ڑا عمر بناتھ کو بھیجا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسے کس طرح پین سکتا مول جبکہ آپ خود ہی اس کے متعلق جو پچھ ارشاد فرمانا تھا ، فرما چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تہیں پیننے کے لئے نہیں دیا بلکہ اس لئے دیا کہ تم اسے چ دویا کسی (غیرمسلم) کو پہنادو۔ چنانچہ عمر رضی الله عنہ نے اسے مکے میں اینے ایک بھائی کے گھر بھیج دیا جو ابھی اسلام

الثَّلَاثِيْنَ وَالْمِانَةَ إِلاًّ وَقَدْ حَزُّ النَّبِيُّ ﴿ لَكُ حُزَّةً مِنْ سِوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا حَبَّأَ لَهُ، فَجَعَلَ مِنْهَا قِصْعَتَين، فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، فَفَضَّلَتِ الْقِصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَهِيْرِ. أَوْ كُمَا قَالَ )). [راجع: ٢٢١٦]

٢٩ - بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَقُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَن الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ﴾ [المتحنه : ٨]

٢٦١٩ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلِ تُبَاعُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ابْتَعْ هَذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَومَ الْجُمْعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ))، فَأَتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهَا بِحُلَلِ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ ٱلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا، تَبِيْعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا)). فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخِ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةً قَبْلَ أَنْ

نهيس لايا تقار

يُسْلَمُ)). [راجع: ٨٨٦]

معلوم ہوا کہ مشرکین کو ہدید دیا بھی جا سکتا ہے۔ اسلام نے دنیاوی معاملات میں اپنوں اور غیروں کے ساتھ بھیشہ روا داری و اشتراک باہمی کا ثبوت دیا ہے۔ اسلام کی چودہ سوسالہ تاریخ سے عیاں ہے کہ مسلمان جس ملک میں گئے ' تدن اور معاشرت میں وہاں کی قوموں میں خلط طط ہو گئے۔ جس زمین پر جا کر ہے اس کو گل و گلزار بنا دیا۔ کاش! معاندین اسلام ان حقائق پر غور کریں۔

. ٢٦٧- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ (۲۷۲۰) جم سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا کما جم سے ابو اسامہ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ نے بیان کیا ہشام سے ان سے ان کے باب نے اور ان سے اساء بنت ابی مرجی ان بیان کیا کہ رسول الله الله علی کے زمانے میں میری أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا والده (قتیله بنت عبدالعزی) جو مشرکه تھیں میرے یمال آئیں - میں قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَىَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي نے آپ سے بوچھا'میں نے یہ بھی کہا کہ وہ (مجھ سے ملاقات کی) بہت عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ ا للهِ 🕮 قُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَلِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةً، خواہش مندمیں 'وکیامیں اپنی والدہ کے ساتھ صلد رحی كر سكتى مول؟ آنخضرت ملی این فرمایا که بال این والده کے ساتھ صله رحی کر أَفَاصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: ((نَعَمْ، صَلَّى أُمُّكِ)).

آطرافه في : ۱۸۳، ۱۸۷۸، ۱۹۹۹، ۲۰۹۷۹.

اس کا بیٹا حارث بن مدر کہ بھی ساتھ آیا تھا۔ گراس کا نام محابہ میں نہیں ہے۔ شاید وہ کفر بی پر مرا۔ بیہ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ حضرت ابو بكر والتر كى يوى تقى - حضرت اساء وكي الله اى كى بطن سے پيدا موئى تھيں - حضرت ابو بكر والتر نے جالميت كى زمانے ميں طلاق دے دی تھی اور وہ اب بھی غیرمسلمہ تھی جو مدینہ میں اپنی بیٹی اساء کو دیکھنے آئی اور میوے اور تھی وغیرہ کے تخفے ساتھ لائی۔ حضرت احسن براؤ كا تھم ديا تھا۔ اس سے اسلام كى اس روش پر روشنى پرتى ہے جو وہ غيرمسلم مردوں عورتوں كے ساتھ براؤ پيش كرا ہے۔ باب سی کے لئے حلال نہیں کہ اپنادیا ہوا ہدیہ یا صدقہ

ه ٣- بَابُ لاَ يَحِلُّ لأَحَدِ أَنْ يَرْجِعَ

(۲۷۲۱) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کما ہم سے ہشام اور شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ ہم سے قادہ نے بیان کیاسعید بن ميب سے اور ان سے عبراللہ بن عباس بھن نے بيان كيا كه نبي كريم النَّايِم ن فرمايا اپناديا موامديه واپس لينه والاايسام جيماني كي ہوئی تے کا چائنے والا۔

## فِي هِبَتِهِ وَصَدَقْتِهِ

٧٦٢١ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالاً: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ : ((الْهَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْمَائِدِ فِي قَيتهِ)).

[راجع: ٢٥٨٩]

ظاہر مدیث سے یی نکاتا ہے کہ بہد اور صدقہ میں رجوع حرام ہے لیکن دوسری مدیث کی روسے وہ بہد مشتیٰ ہے جو باب اپنی اولاد کو کرے اس میں رجوع کرنا جار ہے۔ امام شافعی اور امام مالک کا یمی فتوی ہے اور امام ابو صنیفہ نے رجوع کو مروہ کما ہے حرام

٢٦٢٧ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارِكِ قَالَ حَدُّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدُّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدُّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللهُ عَنْ عِكْرِمَة قَالَ النَّبِيُ عَبَّاسٍ رَضِي اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُ عَنْهُدُ فِي (رَئَيْسَ لَنَا مَثَلَ السَّوْءِ، الَّذِيْ يَعُودُ فِي هِبَتهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْدِي)).

[راجع: ٢٥٨٩]

حَدُّنَا مَالِكَ عَنْ زَيْدِ بَنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ حَدُّنَا مَالِكَ عَنْ زَيْدِ بَنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ فَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ الله عَنْهُ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسِ فِي مَبِيْلِ اللهِ، فَأَضَاعَهُ اللّذِي كَانَ عِنْدَهُ، مَبِيْلِ اللهِ، فَأَضَاعَهُ اللّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْهُ بَالِمُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيهُ مِنْهُ، وَظَنَنْتُ أَنْهُ بَالِمُهُ فِي اللّهِ عَنْ ذَلِكَ النّبِسي الله فَقَالَ: ((لا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكُهُ بِلِرْهَمِ وَاحِدٍ، فَإِنْ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ وَاحِدٍ، فَإِنْ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعْمُودُ فِي قَنْهُ إِنْ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ

(۲۹۲۲) ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کما ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کما ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کم کم ہم ہے الوب نے بیان کیا عکرمہ سے اور ان سے عبداللہ بن عباس بی اللہ اللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم اللہ اللہ فرمایا ہم مسلمانوں کو بری مثال نہ اختیار کرنی چاہئے۔ اس محض کی سی جو اپنا دیا ہوا مدید واپس لے لے 'وہ اس کتے کی طرح ہے جو اپنی تے خود چانا ہے۔

(۲۹۲۳) ہم سے یکی بن قزعہ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے بیان کیا ذید بن اسلم سے ان سے ان سے ان کے باپ نے کہ انہوں نے عمر بن خطاب سے سا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ کے رات میں جماد کے لئے (ایک شخص کو) دیا۔ جے میں نے وہ گھوڑا دیا تھا۔ اس نے اسے دبلا کر دیا۔ اس لئے میرا ارادہ ہوا کہ اس سے اپناوہ گھوڑا خرید لوں۔ میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ شخص وہ گھوڑا سے داموں پر بچ دے گا۔ لیکن جب میں نے اس کے بارے میں نی کریم داموں پر بچ دے گا۔ لیکن جب میں نے اس کے بارے میں نی کریم میں کون جہ فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو خواہ تمہیں وہ ایک بی درہم میں کون نہ دے۔ کیونکہ اپنے صدقہ کو واپس لینے والا ایک بی درہم میں کون نہ دے۔ کیونکہ اپنے صدقہ کو واپس لینے والا شخص اس کے کی طرح ہے جو اپنی بی قے خود جانا ہے۔

مروان بن علم نے بوچھا کہ تمہارے حق میں اس وعوی پر گواہ کون

اس محورت كانام ورد تعالى بي تميم دارى في آخضرت النظام كو تحفد كزرانا تعاادر آخضرت النظيم في الساح معرت عمر كو بخش ديا تعالى

### ٣١ - بَابُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﴿ أَعْطَى ذَلِكَ صُهُيًّا،

فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذَلِك؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ. فَدَعَاهُ، فَشَهِدَ لأَعْطَى رَسُولُ اللهِ عَلَى صُهَيبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، فَقَضَى مَرْوَانُ بشَهَادِتِهِ لَهُمْ)).

ہے؟ انہوں نے کما کہ عبداللہ بن عمر رفی فیا۔ مروان نے آپ کو بلایا تو آپ نے انہوں اللہ ملی کے انہوں اللہ ملی کے انہوں اللہ ملی کے انہوں اللہ عنہ کو دو مکان اور ایک مجرہ دیا تھا۔ مروان نے آپ کی گواہی پر فیصلہ ان کے حق میں کردیا۔

صرف عبدالله بن عربی کی شادت پر کو حاکم کو اطمینان ہو سکتا تھا۔ گر شرعا ایک آدی کی شادت کافی نہیں ہے۔ کو وہ کتنا ی معتبر ہو۔ مروان نے عبدالله بن عمر بی کی شادت لی ہوگی اور مدعیوں سے قتم ' ایک گواہ اور ایک مدی کی فتم پر فیصلہ کرنا جائز ہے۔ اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اکثر علاء کا یمی قول ہے ' حنفیہ اس کو جائز نہیں رکھتے۔

> ٣٧- بَابُ مَا قِيْلَ فِي الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى أَعْمَرَى وَالرُّقْبَى أَعْمَرَتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرِى: جَعَلْتَهُا لَهُ. ﴿اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا﴾ جَعَلَكُمْ عُمَّارًا.

"عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں روایات" میں نکائی میں نامین کے اس میں روایات

(اگر کسی نے کماکہ) میں نے عمر بھر کے لئے تمہیں یہ مکان دے دیا تو اسے عمریٰ کہتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اس کی عمر بھر کے لئے) مکان میں نے اس کی ملکت میں دے دیا۔ قرآنی لفظ ﴿ استعمر کم فیها ﴾ کامفوم یہ ہے کہ اس نے تمہیں زمین میں بسایا۔

(۲۹۲۵) ہم سے ابو تعیم نے بیان کیا' ان سے شیبان نے بیان کیا' ان سے کیٰ نے ' ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے جابر بڑاٹھ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ساتھ کے عمریٰ کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کا ہو جاتا ہے جسے ہمیہ کیا گیا ہو۔

٢٦٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدُّثَنَا شَيْمٍ قَالَ حَدُّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْتَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((قَضَى النَّبِيُ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَضَى النَّبِيُ اللهُ المَنْ وُهِبَتْ لَهُ)).

المرائی ہے مرکی کسی مخص کو مثلاً عمر بھر رہنے کے لئے مکان دینا۔ رقبی ہے بہ مثلاً کسی کو ایک مکان دے اس شرط پر کہ اگر دینے والا کینے میں ہوائے کہ مرجائے تو مکان بھر دینے والے کا ہو جائے گا۔ اس میں ہرایک دو سرے کی موت کو تک رہتا ہے۔ اس لئے اس کانام رقبی ہوا۔ یہ دونوں عقد جالمیت کے رمانے میں مروج تھے۔ جمہور علاء کے نزدیک دونوں صبح ہیں اور امام ابو حنیفہ نے رقبی کو منع رکھا ہے۔ اور جمہور علاء کے نزدیک عمری لینے والے کا ملک ہو جاتا ہے اور دینے والے کی طرف نہیں اوٹا۔ امام بخاری روائی کو منع رکھا ہے۔ اور جمہور علاء کے نزدیک عمری کا ذکر ہے رقبی کا نہیں۔ اور شائد کی طرف نہیں کو ایک سمجھا (وحیدی)

صافظ صاحب قرمات بيل. والعبرى بضم المهملة وسكون الميم مع القصر وحكى ضم الميم مع ضم اوله وحكى فتح اوله مع السكون ما وخود من العمر والرقبى بوزنها من المراقبة لانهم كانوا يفعلون ذلك فى الجاهلية فيعطى الرجل الدار ويقول له اعمرتك اياها اى ربحتها لك مدة عمرك فقيل لها عمرى لذلك و كذا قبل لها رقبى لان كلامنهما يرقب متى يموت الاخر لترجع اليه وكذا ورثته فيقومون مقامه فى ذلك هذا اصلها لغة واما شرعا فالجمهور على ان العمرى اذا وقعت كانت ملكا للاخذ ولا ترجع الى الاول الا ان صرح باشتراط ذلك و ذهب الجمهور الى صحة العمرى (فتح البارى)

خلاصہ یہ کہ لفظ عمریٰ عمرے ماخوذ ہے اور رقبی مراقبہ ہے۔ اس لئے کہ جاہیت میں دستور تھاکوئی آدمی بطور عطیہ کسی کو اپنا گھر اس شرط پر دے دیتا کہ یہ گھر صرف تیری مدت عمر تک کے لئے اُس مجھے بخشش کرتا ہوں ای لئے اے عمریٰ کما کیا اور رقبی اس لئے

کہ ان میں سے ہر ایک دو سمرے کی موت کا منتظر رہتا کہ کب وہ موہوٹ لہ انقال کرے اور کب گھر واہب کو واپس طے۔ ای طرح اس کے وارث منظر رہے۔ یہ لغوی طور پر ہے۔ شرعاً یہ کی جسور کے نزدیک کہ عمری جب واقع ہو جائے تو وہ لینے والے کی ملکت بن جاتا ہے اور اول کی طرف نہیں واپس ہو سکتا۔ گراس صورت میں کہ دینے والا صراحت کے ساتھ واپسی کی شرط لگا دے اور جمهور کے نزدیک عمری صحیح ثابت ہو جاتا ہے۔

> ٢٩٢٦ حَدُّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَس عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهَيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ اللَّهِ قَالَ: ((الْفُمْرَى جَائِزَةً)). وَقَالَ عَطَاءً: حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﴿ . نَحْوَهُ.

کسی کو کوئی چیز صرف اس کی عمر تک بخش دیناای کو عمریٰ کما گیا ہے۔

٣٣- بَابُ مَن اسْتَعَارَ مِنَ النَّاس الْفُرَسَ

٧٩٢٧ حَدُّثُنَا آدَمُ قَالَ حَدُّثُنَا شُمْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنسًا يَقُولُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﴿ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)).

[أطرافه في : ۲۸۲۰، ۲۸۵۷، ۲۸۵۳، FFAY: VFAY: A.PY: AFPY: PFP75 - 3 - 77 77 - F, 717F7.

المعام على عمر في بيان كيا كما مم سے مام في بيان کیا' ان سے قادہ نے بیان کیا' ان سے نفرین انس نے بیان کیا' ان سے بثیرین نبیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی كريم صلى الله عليه وسلم نے فرمايا عمريٰ جائز ہے اور عطاء نے كماكه مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کیا۔

## باب جس نے کسی سے گھو ڑا عاريتأليا

(۲۹۲۷) بم سے آدم نے بیان کیا کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا وقاده سے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے شا۔ آپ نے بیان کیا کہ مدين پر (دسمن كے حملے كا) خوف تھا۔ اس لئے نى كريم ماليكم في ابو طلحہ رہا تھ سے ایک گھوڑا جس کانام مندوب تھامستعار لیا مجرآب اس ير سوار ہوئے (صحابہ بھی ساتھ تھے) پھرجب واپس ہوئے تو فرمایا' ہمیں تو کی خطرہ کی چیز نظرنہ آئی البتہ یہ گھوڑا ہم نے سمندر کی طرح (تيزدوژ تا)يايا ـ

تربید مع دریا کی طرح تیز اور بے تکان جاتا ہے۔ دو سری روایت میں ہے۔ آپ نگی پیٹے پر سوار ہوئے آپ کے گلے میں ملوار پری اس واقعہ سے معلوم ہوتی ہے کہ الیلے تها دعمٰن کی خبر لینے کو تشریف لے گئے۔ سخاوت ایس کہ کسی ماتکنے والے کا سوال رد نہ کرتے۔ شرم اور حیا اور مروت ایس که کنواری او کی سے بھی زیادہ۔ عفت ایس که مجھی بدکاری کے پاس تک ند سے کے۔ حسن اور جمال ایبا کہ سارے عرب میں کوئی آپ کا نظیرنہ تھا۔ نفاست اور نظافت ایس کہ جدهرے نکل جاتے۔ درو دیوار معطر ہو جاتے۔ حسن خلق ایبا کہ دس برس تک حضرت انس بزایر خدمت میں رہے مجھی ان کو جھڑ کا تک نہیں۔ عدل اور انصاف ایسا کہ اپنے سکے چیا کی بھی کوئی رعایت نہ کی۔ فرمایا اگر فاطمہ بڑک تیا بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کوا ڈالوں 'عبادت اور ریاضت ایسی کہ نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں ورم کر گئے۔ بے ممعی ایسی کہ لاکھ روپے آئے 'سب معجد نبوی میں ڈلوا دیئے اور اس وقت بڑا دیئے۔ مبرو قناعت ایسی کہ دو دو مینے تک چولھا گرم نہ ہوتا۔ جو کی سو کھی روٹی اور کھجور پر اکتفاء کرتے۔ کبھی دو دو تین تین فاقے ہوتے۔ نگے بوریے پر لیٹتے۔ بدن پر نشان پڑ جاتا گرانلہ کے شکر گزار اور خوش و خرم رہتے۔ حرف شکایت زبان پر ند لاتے۔ کیا ان سب امور کے بعد کوئی احمق سے احمق بھی آپ کی نبوت اور پیغیری میں شک کر سکتا ہے ؟ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

## ٣٤- بَابُ الإِسْتِعَارَةِ لْلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاء

٢٩٢٨ - حدثَنا أبُو نَعَيْمٍ حَدَّثَنَا قَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْسَمَنَ قَالَ حَدَّثِنِي أَبِي قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا وَخَلْيُهَا دِرْعُ قِطْرٍ شَمَنُ حَمْسَةِ دَرَاهِمَ، فَقَالَتْ : ارْفَعُ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرُ فَقَالَتْ : ارْفَعُ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرُ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرُ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرُ إِلَى عَلْمِيتِي انْظُرُ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهَ اللهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ عَلَى عَلْمَ عَلْمَ الْمَدِينَةِ اللهَ الْمَدِينَةِ إِلَا أَرْسَلَتْ إِلَى تَسْعِيْرُهُ)).

## باب شب عروی میں دلمن کے لئے کوئی چیزعاریٹالیٹا

(۲۹۲۸) ہم سے ابو تعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے بیان کیا کہا کہ جھ سے میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنها کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ قطر (یمن کا ایک دبیز کھرورا کیڑا) کی قمیص فیتی پانچ در ہم کی پنے ہوئے تھیں۔ آپ نے (مجھ سے) فربایا۔ ذرا نظر اٹھا کے میری اس لونڈی کو تو دیکھ اسے گھرمیں بھی یہ کیڑے پہننے سے انکار ہے۔ حالا نکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ذمانے میں میرے پاس اس کی ایک قمیص تھی۔ جب کوئی لڑکی دلمن بنائی جاتی تو میرے یہاں آدمی بھیج کروہ قمیص عاریا منگالتی تھی۔

حضرت عائشہ بڑی ہے بنانا چاہتی ہیں کہ اب ہمارے گھروں میں جس طرح کے کپڑے پیننے سے ہماری باندیوں کو انکار ہے رسول کریم من کیا کے زمانے میں ہمارے ایسے کپڑے لوگ شادیوں میں استعمال کے لئے عاریاً لے جایا کرتے تھے۔ اس سے کپڑوں کا عاریاً لے حانا ثابت ہوا۔

## باب تحفه منیحه کی فضیلت کے بارے میں

(٢٦٢٩) ہم سے یکی بن بمیرنے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے امام ملک نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے امام ملک نے بیان کیا ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ر سول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرملی کیا بی عمرہ ہے ہدیہ اس دودھ دینے والی او نٹنی کا جس نے ابھی حال بی میں پچہ جنا ہو اور دودھ دینے والی بحری کا جو صبح و شام اپنے دودھ سے برتن بھردی ہے۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف اور اساعیل دودھ دینے والی او نٹنی

٣٥- بَابُ فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ
٢٦٢٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ عَنْ أَبِي الشَّعْمَ اللهَعْمَةُ اللَّهْحَةُ اللَّقْحَةُ اللَّهْ عَنْهُ الْمَنِيْحَةُ اللَّقْحَةُ اللَّهْ عَنْ مَالِكُيْ مَنحة، وَالشَّاة الصفيُ تَعْدُو بإنَاءِ اللهِ يُنُ وَتَرُوحُ بإنَاءِ). حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يُنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: ((نِعْمَ لَيُوسُفَ وَإِسْمَاعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: ((نِعْمَ لَيُوسُفَ وَإِسْمَاعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: ((نِعْمَ لَيْسُفَ وَإِسْمَاعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: ((نِعْمَ

کا) صدقہ کیاہی عمدہ ہے۔

الصَّدَقَةُ. . )). [طرفه في: ٢٥٦٠٨.

منیحہ عربوں کی اصطلاح میں دودھ دینے والی او نٹنی یا کسی بھی ایسے جانوروں کو کہتے تھے جو کسی دو سرے کو کوئی تحف کے طور نسینے پر دودھ چینے کے واسطے دے دے۔

منیحہ اور صدقہ میں فرق ہے۔ منیحہ حن معالمت اور صلہ رحی کے باب سے تعلق رکھتا ہے اور صدقہ کا منہوم بہت عام ہے۔ ہر میٹی بات کو بھی صدقہ کما گیا ہے اور ہر مناسب اور اچھ طرز عمل کو بھی۔ اس لحاظ سے منیحہ اور صدقہ میں عموم خصوص مطلق کا فرق ہے۔ ہر منیحہ صدقہ بھی ہے مگر ہر صدقہ منیحہ نہیں ہے۔ فافھم۔

المحدث الكبير حضرت مولانا عبد الرحل مباركورى مرحوم قرمات بيل. قال في القاموس منحة كمنعه وضربه اعطاه والاسم المنحة بالكسر ومنحة الناقة جعل له وبرها ولبنها وولدها وهي المنحة والمنبحة انتهى وقال الحافظ في الفتح المنبحة بالنون والمهسلة وزن عظيمة هي في الاصل العطية قال ابو عبيدة المنبحة عندالعرب على وجهين احدهما ان يعطى الرجل صاحبة صلة فتكون له والاخران يعطيه ناقة اوشاة والاول اعرف انتهى (تحفة الاحوذي يعطيه ناقة اوشاة والاول اعرف انتهى (تحفة الاحوذي عسم / ص : ١٣٣٩)

خلاصہ یہ کہ لفظ منحہ اور منیحہ اصل میں عطیہ بخش پر بولا جاتا ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ منیحہ عرب کے نزدیک دو طریق پر ہے۔ اول تو یہ کہ کوئی اس تمرط پر اول تو یہ کہ کوئی اس تمرط پر اس شرط پر دے کہ وہ اس کے دودھ وغیرہ سے فاکدہ اٹھائے اور ایک عرصہ بعد اسے واپس کر دے۔ قزاز نے کہا کہ لفظ منیحہ صرف او نٹنی یا بحری کے عطیہ پر بولا جاتا ہے۔ مگر اول معنی بی زیادہ مشہور و معروف ہیں)۔

٣٠٠٠ حَدُّثُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرِنَا ابْنُ وَهَبِ حَدُّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شِهَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنْ الْمَهَاجِرُونَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ مَكْةً وَلَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ يَغْنِي شَيْنًا، وَكَانَتِ مَكْةً وَلَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ يَغْنِي شَيْنًا، وَكَانَتِ الْمُهُمُ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الأَرْضِ وَالْمَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ لِمَارَ أَهْوَالِهِمْ كُلُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ لِمَارَ أَهْوَالِهِمْ كُلُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ الْعَمَلَ وَالْمَؤُونَةَ. وَكَانَتْ أَمُهُ أَمْ أَنْسِ أَمُ سُلَيْمٍ كَانَتْ أَمُهُ أَمْ أَنْسِ أَمُ سُلَيْمٍ كَانَتْ أَمُهُ مُنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةً، فَكَانَتْ أَعْطَتْ أَمُ أَنْسَ رَسُولَ اللهِ عَلَى عَذَاقًا، فَأَعْطَمُنُ اللهِ اللهِ عَذَاقًا، فَأَعْطَمُنُ اللهِ اللهِ عَذَاقًا، فَأَعْطَمُنُ أَنِي اللهِ اللهِ اللهِ عَذَاقًا، فَأَعْطَمُنُ أَنْ اللّهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُو

روسالا) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو ابن وہب نے خبردی یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جب مہاج بن مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے ساتھ کوئی بھی سامان نہ تھا۔ انسار زمین اور جا کداد والے تھے۔ انسار نے مہاج بن سے یہ معاملہ کر لیا کہ وہ اپنے باغات میں سے انہیں ہر سال پھل دیا کریں گے اور اس کے بدلے مہاج بن ان کے باغات میں کام کیا کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ام سلیم جو عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنما کی بھی والدہ تھیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو مجور کا ایک باغ ہدیہ دے دیا تھا۔ لیکن آپ نے وہ باغ اپنی لونڈی ام ایمن وی انہوں اللہ عنماکی والدہ تھیں ' انہوں اللہ عنماکی والدہ تھیں ' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو مجور کا ایک باغ ہدیہ دے دیا تھا۔ اللہ عنماکی والدہ تھیں ' عنایت فرمادیا۔ ابن شاب نے بیان کیا کہ مجھے اللہ عنماکی والدہ تھیں ' عنایت فرمادیا۔ ابن شاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبردی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم اس جب خبر کے یہودیوں کی جنگ سے فارغ ہوئے اور مدینہ تشریف بحب خبر کے یہودیوں کی جنگ سے فارغ ہوئے اور مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین نے انسار کو ان کے تحاکف والیس کردیے جو انہوں کو جب خوب کو انہوں کردیے جو انہوں کو تحاکف والیس کردیے جو انہوں کو تحاکف والیس کردیے جو انہوں

نے پھلوں کی صورت میں دے رکھے تھے۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کاباغ بھی واپس کردیا اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کے بجائے اپنے باغ میں سے (پچھ درخت) عنایت فرما دیئے۔ احمد بن شبیب نے بیان کیا' انہیں ان کے والد نے خبر دی اور انہیں یونس نے ای طرح البتہ (اپنی روایت میں بجائے مکانھن من حانطہ کے) مکانھن من حالصہ بیان کیا۔

[أطرافه في: ٣١٢٨، ٤٠٣٠، ٣١٢٠].

این بجائے من حانطہ کے اس روایت میں من خالصہ ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کی روایت میں یوں ہے کہ ایک شخص اپنی المین خص اپنی خص اپنی خص اپنی خص اپنی خص میں ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کی روایت میں یوں ہے کہ ایک شخص المین ہو آپ کو ملیں تو آپ نے اس شخص کے درخت بھیر دیئے۔ انس نے کہا میرے عزیزوں نے جھے ہے کہا تو آخضرت ما پہلے کے پاس جا اور جو درخت ہم نے آخضرت ما پہلے کو دیئے تھے وہ سب کے سب یا ان میں ہے کچھ واپس مانگ۔ آخضرت ما پہلے نے وہ درخت ام ایمن آپی آیا کو دے دیئے تھے۔ میں جب آپ کے پاس آیا تو آپ نے وہ درخت بھی کو دے دیئے۔ ام ایمن آئیں اور میرے کھے پڑ گئیں 'کہنے لگیں وہ درخت تو میں تھے کو کھی نمیں دول گی۔ آخضرت ما پہلے ان کو سمجھانے گئے۔ ام ایمن تو ان کے بدلے اتنے اسے درخت ان کے بدل میں درخت ان کے بدل درخت ان کے بدل میں جب کر نہ لول گی قتم اس خدا کی جس کے سواکوئی سچا معود نمیں۔ یمال تک کہ آپ نے دس گئے درخت ان کے بدل دینا قبول کے (دحیدی)

بُنُ يُونُسَ قَالَ حَدُّنَنَا الْأُوزَاعِيُ عَنْ بَنُ يُونُسَ قَالَ حَدُّنَنَا الْأُوزَاعِيُ عَنْ جَسَانَ بُنِ الْمَلِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ حَسَانَ بُنِ الْمَلِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بُن عَمْرٍو رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْ اللهِ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْ اللهِ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْ اللهِ عَنْهُ الْعَنْزِ اللهُ عَلَيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخِصْلَةِ مِنْهَا رَجَاءَ أَوْابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوعُودِهَا إِلاَ أَدْخَلَهُ اللهُ مَنْ اللهِ الْحَبْلَةِ مِنْهَا رَجَاءَ اللهُ الْجَنَّةِ الْعَنْزِ مَ مَنْ رَدِّ السَّلاَمَ، وَتَشْمِيْتِ مِنْ عَلَى اللهُ اللهُ عَمْلُ اللهُ اللهُ عَلَيْ الطَّرِيْقِ اللهُ اللهُ عَمْلَ اللهُ عَمْلُ اللهُ عَمْلُ اللهُ عَمْلُ وَلَا اللهُ عَمْلُ وَلَاكُونَ اللهُ اللهُ عَمْلُ اللهُ عَمْلُ اللهُ عَمْلُ اللهُ عَمْلُ اللهُ عَمْلُ وَلَاكُونُ وَلَا اللهُ عَمْلُ اللهُ اللهُ عَمْلُ اللهُ عَمْلُ اللهُ اللهُولِي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُولُ اللهُ ا

(۲۹۲۳) ہم سے مسدد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے اوزاع نے بیان کیا حسان بن عطیہ سے' ان سے ابو کبشہ سلولی نے اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چالیس خصلتیں جن میں سب سے اعلیٰ وارفع دودھ دینے والی بکری کاہدیہ کرنا ہے۔ الی بیں کہ جو مخص ان میں سے ایک درسے والی بکری کاہدیہ کرنا ہے۔ الی بیں کہ جو مخص ان میں سے ایک خصلت پر بھی عامل ہو گا تواب کی نیت سے اور اللہ کے وعدے کو سچا سے جست ہوئے تو اللہ تعالی اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے کیے حصلت پر بھی عامل ہو گا تواب کی نیت سے اور اللہ کے وعدے کو سچا کیا۔ حسان نے کہا کہ دودھ دینے والی بکری کے ہدیہ کو چھوڑ کر ہم نے کیا۔ حسان نے کہا کہ دودھ دینے والی بکری کے ہدیہ کو چھوڑ کر ہم نے سلام کاجواب دینا اور تکلیف دینے والی چیز کو راست سے ہٹا دینے وغیرہ کا شار کیا' تو سب پندرہ خصلتیں بھی ہم کو راستے سے ہٹا دینے وغیرہ کا شار کیا' تو سب پندرہ خصلتیں بھی ہم

#### عَشْرَةُ خَصْلَةً

آخضرت ملہ ای خصاتوں کو کی مصلحت ہے مہم رکھا۔ شاید یہ غرض ہو کہ ان کے سوا اور دو سری نیک خصلتوں میں لوگ ستی نه کرنے لگیں۔ مترجم کتا ہے کہ ایس عمدہ خصلتیں جن پر جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ متفرق احادیث میں چالیس بلکه زیادہ بھی ندكور موجود ہیں۔ یہ امرديكر ہے كه حضرت حسان بن عطيه كو ان سب كالمجموعى طور پر علم نه ہوسكا۔ تفصيل مزيد كے لئے كتاب شعب

الايمان امام بيهق كامطالعه مفيد مو كا.

٢٩٣٢ - حَدُّثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأُوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَثْنِي عَطَاءً عَن جَابِر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لِرِجَال مِنَّا فُضُولُ أرضين، فَقَالُوا: نؤاجرُهَا بِالنَّلُثُ وَالرُّبُعِ وَالنَّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((منُ كَانتُ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ ليَمْنحُهَا أَحَاهُ. فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكُ

٣٦٣٣ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُف قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثِنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدُّثَنِي أَبُو سَعِيْدٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ اللهِ اللهِجْرَةِ، فَقَالَ: ((وَيُحَكَ، اللهِجْرَةِ، فَقَالَ: ((وَيُحَكَ، إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيْدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلِ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْنًا؟)) قَالَ: نعَمَ. قَالَ: ((فَتَحْلُبُهَا يَومَ ورْدِهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاء الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْنًا)).

(۲۲۳۲) ہم سے محربن بوسف نے بیان کیا کما ہم سے اوزاعی نے بیان کیا' کما کہ مجیر سے عطاء نے بیان کیا' ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے بہت سے اصحاب کے پاس فالتو زمین بھی تھی' انہوں نے کما تھا کہ تمائی یا چوتھائی یا نصف کی بڑائی یر ہم کیوں نہ اسے دے دیا کریں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بونی چاہئے یا پھر کسی این بھائی کو ہدیہ کر دینی چاہئے اور اگر الیا نہیں کر سکتا تو پھر زمین اینے پاس ہی

(۲۲۳۳) اور محر بن يوسف نے بيان كيا ان سے اوزاعى نے بيان کیا'ان سے زہری نے بیان نے کیا'ان سے عطاء بن برید نے بیان کیا اور ان سے ابو سعید خدری بواٹھ نے بیان کیا کہ ایک دیماتی نی کریم الناليم كى خدمت ميں حاضر بوا اور آپ سے بجرت كے لئے يو چھا۔ آپ نے فرمایا 'خداتم پر رحم کرے۔ ججرت کا تو بڑا ہی دشوار معاملہ ہے۔ تمارے پاس اون بھی ہے؟ انہوں نے کماجی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا' اور اس کاصدقہ (زکوة) بھی ادا کرتے ہو؟ انہوں نے كماكه جي بال! آپ نے دريافت فرمايا' اس ميس سے كھھ مديد بھى دية بو ؟ انهول نے كماجى بال! آب نے دريافت فرمايا ، توتم اسے يانى پلانے کے لئے گھاٹ پر لے جانے والے دن دوہتے ہو گے ؟ انہوں نے کماجی ہاں! پھرآپ نے فرمایا کہ سمندروں کے پار بھی اگرتم عمل كروك توالله تعالى تمهارے عمل ميں سے كوئى چيز نهيں چھوڑے گا۔

ایک دیماتی نے دیگر مهاجرین کی طرح اپنا ملک چھوڑ کر مدینہ میں رہنا جاہا آپ جانتے تھے کہ اس سے ججرت نہ نیھ سکے گی۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ اینے ملک میں رہ کر نیک کام کرتا رہ ' میں کانی ہے۔ یہ واقعہ فتح مکہ کے بعد کا ہے جبکہ جبرت فرض نہیں رہی تھی۔

٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ عَمْرو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِذَاكَ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِذَاكَ - أَنَّ النَّبِي اللهُ خَرَجَ إِلَى أَرْضِ تَهْتَرُّ وَعَا، فَقَالُوا: ((لِمَنْ هَذِهِ؟)) فَقَالُوا: اكْتَرَاهَا فُلاَنْ. ((لِمَنْ هَذِهِ؟)) فَقَالُوا: اكْتَرَاهَا فُلاَنْ. فَقَالَ: ((أَمَّا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا اللهُ حَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا إِلَّهُ كَانَ لَهُ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا)). [راجع: ٢٣٣٠]

(۲۱۳۳) ہم ہے محر بن بشار نے بیان کیا کما ہم ہے عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم ہے مور نے ان سے بیان کیا ان سے عمود نے ان سے طاق س نے بیان کیا کہ مجھ ہے ان میں سب سے زیادہ اس (مخابرہ) کے جانے والے نے بیان کیا ان کی مراد ابن عباس بی ان سے تھی کہ نی جانے والے نے بیان کیا ان کی مراد ابن عباس بی ان سے تھی کہ نی کریم ساٹھ ایل ایک مرتبہ ایسے کھیت کی طرف تشریف لے گئے جس کی کے بیان کیا گئے اس کے اس کے جاب ان بیان کے نظایا کہ فلاں نے اسے کرایہ پرلیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر وہ ہدیتا دے دیتا تو اس سے بہتر تھا کہ اس پر ایک مقررہ اجرت میں اس کی ایک مقررہ اجرت

مطلب آنخضرت ملقیق کا یہ تھا کہ اگر زمین بیکار پڑی ہو تو اپنے مسلمان بھائی کو مفت زراعت کے لئے دے دے۔ اس کا کرایہ لینے ہے یہ امر افضل ہے اور کرایہ لینے ہے آپ نے منع نہیں فرمایا۔ دو سری روایت میں عمرو نے طاؤس ہے کما'کاش! تم بٹائی کرنا چھوڑ دو'کیو نکہ لوگ کتے ہیں کہ آنخضرت ملقیق نے اس ہے منع کیا ہے۔ انہوں نے کما عمرو! میں تو لوگوں کو فاکدہ پنچاتا ہوں اور صحابہ میں جو سب سے زیادہ علم رکھتے تھے یعنی ابن عباس بڑھ ' انہوں نے جھے سے بیان کیا' آخر تک۔ یہ نہ بھولنا چاہئے کہ عمد نبوی نہ صرف عرب بلکہ ساری دنیا میں انسانی' تدنی' معاشرتی ترقی کا ابتدائی دور تھا۔ اس دور میں غیرآباد زمینوں کو آباد کرنے کی سخت ضرورت تھی۔ بان بی مقاصد کے پیش نظر پغیبراسلام علیہ الف الف صلوۃ و سلام نے زمین کو آباد کرنے کے سلسلہ میں ہر ممکن آسائی و سمولت کو مد نظر رکھا اور اس کو زیادہ عوامی بنانے کی رغبت دلائی' مگر بعد کے زمانوں میں جاگیرداری نظام نے زمیندار اور کاشکار دو طبقے پیدا کر دیے جن کے نتائج بدکی شکین سزائیں آج تک یہ دونوں گروہ باہمی کش کی شکل میں جھکت رہے ہیں۔ کاش اسلامی نظام دنیا میں برکت سے نوع انسانی کو ان مصائب سے نجات مل سکے۔ آھین۔

٣٦- بَابُ إِذَا قَالَ : أَخْدَمْتُكَ هَذِهِ الْحَارِيَةَ عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: هَذِهِ عَارِيَةٌ. وَإِنْ قَالَ: كَسَوْتُكَ هَذَا النُّوبَ فَهذه هِبَة.

باب عام دستور کے مطابق کسی نے کسی شخص سے کما کہ بیہ الری میں نے تمہاری خدمت کے لئے دے دی تو جائز ہے بعض لوگوں نے کما کہ میں نے تمہیں بعض لوگوں نے کما کہ میں نے تمہیں بیکڑا بیننے کے لئے دیا تو کپڑا بہہ سمجھاجائے گا۔

مقسود امام بخاری کا حنفیہ پر رد کرنا ہے کہ لونڈی میں تو وہ کلام خاص عاریت پر محمول ہو گااور کپڑے میں ہبہ پر۔ یہ ترجیح بلا مرج اور تخصیص بلا مخصص ہے۔ بعضوں نے کماوان قال کسو تک ھذا النوب یہ الگ کلام ہے۔ بعض الناس کا مقولہ نہیں ہے۔

فَأَعْطُوٰهَا آجَرَ، فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنْ اللهِ كَبَتَ الْكَافِرَ، وَأَخْدَمُ وَلِيْدَةً؟)) وَقَالَ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ وَقَالَ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (وَقَالَ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (الجع: ٢٢١٧]

٣٧- بَابُ إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمُرِى وَالصَّدَقَة وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا.

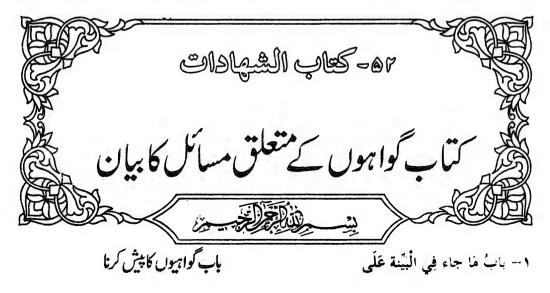
٣٦٣٦ - حَدُّثنا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفُيانُ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكُا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقْولُ: قَالَ عُمرُ أَسْلَمَ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقْولُ: قَالَ عُمرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ الله، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ سَبِيْلِ الله، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ فَقَالَ: ((لا تَشْتَرِه ولا تَعْدْ في صَدَقَتِكَ)). [راجع: ٤٩٠]

دے دیا۔ پھروہ واپس ہو کیں اور ابراہیم سے کما' دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک لڑکی خدمت کیلئے بھی دے دی۔ ابن سیرین نے کما' ان سے ابو ہریرہ بڑا تھ نے اور ان سے نی کریم طال کیا نے کہ بادشاہ نے ہاجرہ کو ان کی خدمت کیلئے دے دیا تھا

باب جب کوئی کسی شخص کو گھو ڑا سواری کے لئے ہدیہ کر دے تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح ہو تاہے (کہ اسے واپس نہیں لیا جا سکتا) لیکن بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ واپس لیا جا سکتا

(۲۷۲۳۷) ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبروی کہا
کہ میں نے مالک سے سنا انہوں نے زید بن اسلم سے بوچھا تھا تو
انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ
عمر بڑا تھ نے کہا میں نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں جہاد کیلئے ایک
شخص کو دے دیا تھا کھر میں نے دیکھا کہ وہ اسے بھی رہا ہے۔ اسلئے میں
نے رسول کریم ماٹی لیا سے بوچھا کہ اسے واپس میں ہی خرید لوں ؟
آپ نے فرمایا اس گھوڑے کو نہ خرید اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو

وہ جس کو دیا اس کی ملک ہو چکا اب اس میں رجوع جائز نہیں۔ باب اور حدیث میں یم مطابقت ہے۔



## مرعی کے ذمہ ہے

#### المدعى

مدی وہ مخص جو کسی حق یاشے کا دو سرے پر دعوی کرے۔ مدی علیہ جس پر دعویٰ کیا جائے۔ بار ثبوت شرعاً بھی مدی پر ہے اور عقل اور قیاس کا مقتضیٰ بھی کیی ہے۔

كيونكم الله تعالى في سورة بقره مين فرمايا بي كم "اب ايمان والوا جب تم آیس میں ادھار کامعاملہ کی مدت مقررہ تک کے لئے کرو تو اس کو لکھ لیا کرواور لازم ہے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا ٹھیک صحح کھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے۔ جیسا کہ اللہ نے اس کو سکھایا ہے۔ یں چاہئے کہ وہ لکھ دے اور چاہئے کہ وہ شخص لکھوائے جس کے ذے حق واجب ہے اور چاہے کہ وہ این پروردگار اللہ سے ڈر تا رہے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پھراگر وہ جس کے ذمے حق واجب ہے کم عقل ہویا سے کہ کمزور ہو اور اس قابل نہ ہو کہ وہ خود لکھوا سکے تولازم ہے کہ اس کا کار کن ٹھیک ٹھیک لکھوا دے اور اینے مردول میں سے دو کو گواہ کرلیا کرو۔ پھراگر دونوں مردنہ ہوں تو ایک مرد اور دوعور تیں ہو'ان گواہوں میں سے جنہیں تم پند کرتے ہو۔ تاکہ ان دو عور توں میں سے ایک دوسری کو یاد دلا دے اگر کوئی ا یک ان دونوں میں ہے بھول جائے اور گواہ جب بلائے جائیں تو انکار نه کریں اور اس (معالمے) کو خواہ وہ جھوٹا ہویا بڑا' اس کی میعاد تک لکھنے سے اکتانہ جاؤ' یہ کتابت اللہ کے نزدیک زیادہ سے زیادہ انصاف سے نزدیک ہے اور گواہی کو درست تر رکھنے والی ہے اور زیادہ لاکق اس کے کہ تم شبہ میں نہ باو' ، بجراس کے کہ کوئی سودا ہاتھوں ہاتھ ہو جے تم باہم لیتے دیتے ہی رہتے ہو۔ سوتم پر اس میں کوئی الزام نہیں کہ تم اسے نہ لکھو اور جب خرید و فروخت کرتے ہو تب بھی گواہ کر لیا کرو اور کسی کاتب اور گواہ کو نقصان نہ دیا جائے اور اگر ایسا کرو گ تو یہ تمہارے حق میں ایک گناہ ہو گا اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تهيس سكهاتاب اورائله مرچيز كابهت جانے والا ب" ـ اور الله تعالى كاارشاد هم كه "ات ايمان والو! انصاف ير خوب قائم رہنے والے اور الله کے لئے گوائی دینے والے بن کر رہو۔ جاہے تمارے یا لِقُولِهِ تَعَالَى: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِذًا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنِ إِلَى أَجَلِ مُسَمِّى فَاكْتُبُوهُ، وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ، وَلاَ يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلْمَهُ اللهُ، فَلْيَكْتُبُ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتْقِ اللَّهِ رَبُّهُ وَلاَ يَبْخَسُ مِنْهُ شَيْنًا، فَإِنْ كَانِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهَا أَوْ ضَعِيْفًا أَولاً يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُمِلُّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيَّهُ بِالْعَدُلِ. وَاسْتَشْهَدُوا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رَجَالُكُمْ. فإنْ لَمُ يَكُونَا رَجُلَيْن فَرَجُلٌ وَامْرَأَتان مـمَنْ تَرْضَونَ مِنَ الشُّهَداء أَنْ تَضِلُّ إِخْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِخْدَاهُمَا الْأَخْرَى، وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا، ولا تُسْأَمُوا أَنْ تَكْتُنُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبَيْرًا إِلَى أَجَلِهِ، ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عَنْدَ اللهِ وَأَقْوَمُ لِلشُّهَادَةِ وَأَدْنَى أَنْ لاَ تَوْتَابُوا، إلاَّ أَنْ تَكُونَ تِجَازَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ لاَ تَكْتُبُوهَا، وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعُتُمُ، وَلاَ يُضَارُّ كَاتِبٌ ولاَ شَهِيْد، وإنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَأَتَّقُوا اللهُ، وَيُعلِّمُكُمُ اللهُ، وَاللهُ بَكُلِّ شَيْء عَلِيْمٌ ﴾ [البقرة: ٢٨٢].

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُونُوا

قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ للهِ وَلَوْ علَى

أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِيْنَ إِنْ يَكُنْ

غَيْنَا أَوْ فَقِيْرًا فَاللهُ أَوْلَى بِهِمَا، فَلاَ تَتَبِعُوا الْهَوَى اللهَ وَاللهُ اللهَوَى اللهَ وَاللهُ اللهَوَى أَنْ تَعْدِطُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَو تُعْرِطُوا فِإِنْ اللهُ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيْرًا﴾ والنساء: ١٣٥].

(تمهارے) والدین اور عزیزوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ وہ امیر ہویا مفلس' الله (سرحال) دونوں سے زیادہ حق دار ہے۔ تو خواہش نفس کی پیروی نہ کرنا کہ (حق سے) ہٹ جاؤ اور اگر تم کجی کرو گے یا پہلو تهی کروگ نتو جو کتو ہو الله اس سے خوب خبردار ہے۔

اسلامیات کا ادفی ترین طالب علم بھی جان سکتا ہے کہ اسلامی تعلیم کا ظلامہ بنی نوع انسان کو اجتافی طور پر ایک بھڑن تنظیم اسلیمی تعلیم کا خلاصہ بنی نوع انسان کو اجتافی طور پر ایک بھڑن تر انجام دینے کی ساتھ ساتھ امور ونیاوی کو بھی احس طریق پر انجام دینے کی ضامن ہو۔ ای تنظیم کا دو سرا نام اسلامی شہریت ہے۔ جس میں ایک انسان کو دیوانی ' فوجداری ' اظاتی ' سیای ' اجتائی ' انفرادی بہت سے مسائل سے ساتھ پڑتا ہے۔ بعض دفعہ اس کو بدع بننا اور بعض دفعہ برع علیہ کی حیثیت سے عدالت کے کئرو میں عاضر ہونا پڑتا ہے۔ بعض او قات وہ گواہوں کی جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ ان جملہ مراحل زندگی کے پیش نظر ضروری تھا کہ بدنیت کے اور بہت سے مسائل کے ساتھ سائل شادات کو بھی بیان کرنا ضروری تعما اور سائل کے ساتھ مسائل شادات کو بھی بیان کرنا ضروری تجما اور امام بخاری درائیے نے اپنی جامع العجے میں اور بہت سے بدنی (شہری) سائل کے ساتھ مسائل شادات کو بھی بیان کرنا ضروری تجما اور اس سلم منازل کے باتھ سے نہ بہت کافی روشنی پڑتی ہے۔ اس سلمد میں مجتمد مطلق نے اول آیات قرآنی کو نقل فرمایا' جن سے واضح کیا کہ ایک مرد مومن کے لئے جس طرح نماز روزہ کی اسلامی نمائل نم براسمان کی جامعیت اور سیاست پر بہت کافی روشنی پڑتی ہے۔ اس سلمد میں مجتمد مطلق نے اول آیات قرآنی کو نقل فرمایا' جن سے واضح کیا کہ ایک مرد مومن کے لئے جس طرح نماز روزہ کی اسلامی نمائل فرائض بین' ای طرح معاملات میں بہت کچھ بتالیا گیا ہے گران امور پر زیادہ توجہ دلائی گئی ہے کہ بات کی مداخت کو دور کو اور کی کھی ہوں کے دور گواہوں کا ہونا بھی ضروری ہے مردوں میں سے باہمی لین دین کے معاملات کو زبائی تہ رکھا کو وہ کھی تو اور کہ کی گواہ رکھا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ گواہ مقرر کرنا نعی قرآنی سے جابت ہے۔ اب ای امر کی وہ جملہ تغییش ہوں گی۔ وہ وہ کہلہ تغییش اور کی جگہ تغییف اوریث کی روشنی میں بیان ہوں گی۔

حضرت امام ؒ نے شروع میں جو آیات قرآنی تقل کی ہیں' ان ہی سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں آیتوں میں گواہی دینے اور گواہ بنانے کا ذکر ہے اور یہ ظاہر ہے کہ گواہ کرنے کی ضرورت اس شخص کو ہوتی ہے جس کا قول قتم کے ساتھ مقبول نہ ہو تو اس سے یہ نکلا کہ مدی کو گواہ بیش کرنا ضروری ہے۔ امام بخاری کو اس باب میں وہ مشہور حدیث بیان کرنی چاہئے تھی جس میں یہ ہے کہ مدی پر گواہ ہیں اور منکر پر قتم ہے۔ اور شاید انہوں نے اس حدیث کے کھنے کا اس باب میں قصد کیا ہو گاگر موقع نہ ملایا صرف آیتوں پر اکتفا مناسب سمجی۔ (وحیدی)

باب اگرایک شخص دو سرے کے نیک عادات وعمدہ خصائل بیان کرنے کے لئے اگر صرف میہ کھے کہ ہم تواس کے متعلق اچھاہی جانتے ہیں یا میہ کھے کہ میں اس کے متعلق صرف اچھی ہی بات جانتا ہوں

٢ بَابُ إِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ أَحَدًا
 فَقَالَ: لا نَعْلَمَ إِلاَّ خَيْرًا
 قَالَ: مَا عَلِمْتُ إِلاَّ خَيْرًا

تعدیل اور تزکیہ کے معنی کسی مخص کو نیک اور سچا اور مقبول الشادة بتلانا۔ بعض لوگوں نے یہ کما ہے کہ یہ الفاظ تعدیل کے لئے کافی نہیں ہیں۔ جب تک صاف یوں نہ کے کہ وہ اچھا مخص ہے اور عادل ہے۔

اسلام نے مقدمات میں بنیادی طور پر گواہوں کے عاول اور نیک چلن ہونے پر بہت زور دیا ہے کیونکہ مقدمات میں فیطے کی بنیاد گواہ ہی ہوتے ہیں۔ گواہوں کی تعدیل کے لئے ایک تو میں راستہ ہے کہ حاکم کی عدالت میں کوئی معتمد آدمی اس گواہ کی عدالت اور نیک چلنی کی گواہی دے۔ دو سرایہ کہ حکومت کے خفیہ آدمی اس گواہ کے متعلق پوری معلومات حاصل کر کے حکومت کو مطلع کریں۔ گواہی میں جھوٹ بولنے والوں کی برائیوں میں بہت می احادیث وارد ہوئی ہیں اور جھوٹی گواہی کو کبیرہ گناہوں میں شار کیا گیا ہے۔

٢٦٣٧ - حَدُّثَنَا حَجَّاجٌ حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ غُمَرَ النُّمَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثُوبَانَ، وَقَالَ اللَّيْتُ: حَدَّثِنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبِرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ الْـمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَاصِ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا – وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا - حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإفْكِ مَا فَدَعَا رَسُولُ اللهِ اللهِ عَلِيًّا وَأَسَامَةَ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاق أَهْلِهِ، فَأَمَّا أَسَامَةُ فَقَالَ: أَهْلُكَ وَلاَ نَعْلَمُ إلاَّ خَيْرًا. وَقَالَتْ بَرِيْرَةُ: إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثِةُ السِّنْ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ يَقْذُرُنَا فِي رَجُل بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْل بَيْتِي، فَوَ اللهِ ما عَلَمْتُ مِنْ أَهْلِي إلاَّ خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رجُلاً مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إلاَّ خَيْرًا)).

(۲۷۳۷) ہم سے حجاج بن منهال نے بیان کیا کماہم سے عبداللد بن عمر نمیری نے بیان کیا کہ اہم سے ثوبان نے بیان کیا اور لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا' ان سے ابن شماب نے' ا نہیں عروہ این مسیب علقمہ بن و قاص اور عبیداللہ نے عائشہ رہی ہیں کی صدیث کے متعلق خبردی اور ان کی باہم ایک کی بات دوسرے ک بات کی تقدیق کرتی ہے کہ جب ان پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی تورسول الله طائع الله علی اور اسامه بین کوایی بیوی (عائشه بین ا ) کوایئے سے جدا کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے بلایا 'کیونکنہ آب پر اب تک (اس سلسلے میں) وحی نہیں آئی تھی۔ اسامہ بٹاٹنہ نے تو بد کماکہ آپ کی زوجہ مطمرہ (عائشہ ) میں ہم سوائے خیرے اور پچھ سی جانتے۔ اور بریرہ (ان کی خادمہ) نے کما کہ میں کوئی ایی چز نمیں جانتی جس سے ان پر عیب لگایا جاسکے۔ اتن بات ضرور ہے کہ وہ نو عمرائ ہیں کہ آٹا گوند ھتی اور پھرجا کے سور ہتی ہے اور بکری آکر اسے کھالیتی ہے۔ رسول کریم الناتیا نے (تہمت کے جھوٹ ثابت ہونے کے بعد) فرمایا کہ ایسے مخص کی طرف سے کون عذر خواہی كرے گاجو ميري بيوى كے بارے ميں بھى مجھے اذبت پہنچاتا ہے۔ قتم الله کی! میں نے اپنے گھرمیں خیر کے سوا اور پچھ نہیں دیکھااور لوگ ایک ایسے محص کانام لیتے ہیں جس کے متعلق بھی مجھے خیرے سوااور سيچھ معلوم نہيں۔

[راجع: ٩٣ ٢٥]

ام المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ بن ہو تھ ہو تھ ہو تھ اللہ اللہ عارض کا ایک مشہور ترین حادثہ ہے۔ جس میں آنحضرت الہ میرین کی اور حضرت عائشہ صدیقہ اور بہت سے اکابر صحابہ کو بہت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر اس بارے میں سورہ نور نازل ہوئی اور اللہ پاک نے حضرت عائشہ کی پاکدامنی ظاہر کرنے کے سلسلے میں کی شاندار بیانات دیئے۔ امام بخاری نے مطلب باب اس سے نکالا کہ حضرت اسامہ نے حضرت عائشہ کی تعدیل ان لفظوں میں بیان کی جو مقصد باب ہیں۔

اس الزام كا باني عبدالله بن الى منافق مردود تها جو اسلام سے دل ميس سخت كيند ركھتا تھا۔ الزام ايك نمايت بى باك دامن صحابى

صفوان بن معطل کے ساتھ لگایا تھا جو نمایت نیک صالح اور مرد عفیف تھا۔ یہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔ حدیث الک کی اور تفصیل اینے مقام بر آئے گی۔

٣- بَابُ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِيء، وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَال : وَكَذَلَكَ يُفْعَلْ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ. قَال الشُعْبيُ وَابْنُ سَيْرِيْنَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ: السَمْعُ شَهَادَةً. وقال الْحَسَنْ لَمْ يُشْهِدُوني عَلى شيْءٍ ، وَإِنْي سَمَعْتُ كذا .

باب جو اپنے شین چھپا کر گواہ بنا ہواس کی گواہی درست ہوائی درست ہودر عروبن حریث بن شین چھپا کر گواہ بنا ہواس کی گواہی درست بے ادر غربایا کہ جھوٹے بن ایمان کے ساتھ ایس صورت اختیار کی جاستی ہے۔ شعبی ' ابن سیرین 'عطاء اور قادہ نے کہا کہ جو کوئی کس سے کوئی بات سے تواس پر گواہ نہ بنائے اور حسن بھری رہائیا۔ نے کہا کہ اس طرح کہنا چاہئے کہ اگرچہ ان لوگوں نے جھے گواہ نہیں بنایا لیکن میں نے اس طرح کہنا چاہئے کہ اگرچہ ان لوگوں نے جھے گواہ نہیں بنایا لیکن میں نے اس اس طرح سے سناہے۔

آیے میں باب ہذا کے ذمل میں شروع میں عمرو بن حریث کانام آیا ہے ہے کمن صحابہ میں سے تھے۔ ان کے باپ بھی صحابی تھے۔ بخاری کر سین سے بھی سے بخاری سین سے بخاری سین سے بیار کی امام بیعتی نے وصل کیا۔ جملہ کذالک یفعل بالکاذب الفاجر (جو سین جموٹا ہے ایمان آدمی لوگوں کے سامنے کسی کا حق تسلیم کرنے سے ڈر تا مجنس جموٹا ہے ایمان آدمی لوگوں کے سامنے کسی کا حق تسلیم کرنے سے ڈر تا ہے۔ ایمانہ ہو کہ وہ لوگ اس پر گواہ بن جائیں اور تنمائی میں اقرار کرتا ہے تو اس کا اقرار چھپ کر من سکتے ہیں۔

آگے حدیث میں ابن صیاد کا ذکر آیا ہے۔ جس کا نام صاف تھا۔ وہ میودی لڑکا تھا اور عوام کو گمراہ کرنے اور اسلام سے بد نظن کرنے کے حدیث میں ابن صیاد کا ذکر آیا ہے۔ جس کا نام صاف تھا۔ وہ میودی لڑکا تھا اور عوام کو تھا۔ آنخضرت ما تھے۔ انخضرت ما تھے۔ انخضرت ما تھے۔ انخضرت ما تھے۔ انخضرت ما تھے۔ کو کرنے کے لئے درختوں کی آڑ میں اسے دیکھنے گئے۔ مییں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ایسے موقع پر چھپ کرکسی کی باتیں سننا درست سے اور جب سننا درست مواقع اس پر گوائی دے سکتا ہے۔

٣٩٨ – حذاتا الو اليمان قال أخبرا للعبب عن الزُّهْرِي قال سالِم: سمعت عبد لله لن عسر رضى الله عليهما يقول: الطلق رسول الله عليها الله الانصاري على أمان المحل التي فيها الله صبياد. حتى ذا دخل رسول الله المخطفق رسول الله المخطفق رسول الله المخطفة وهو لختل أن يسلم من ابن صبياد سينا قبل أن يواله. وابن صبياد مضطجع على فراشه في قطيفة. لذ فيها رمومة أو مومة. فرات أم الن صبياد النبئ على وهو مؤو

الاسم کوشیب کوشیب کے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کوشیب نے جردی نہری ہے کہ سالم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنماہ سنا آپ کتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کوساتھ لے کر مجبور کے اس بان کی طرف تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم باغ میں داخل ہوئے تو آپ درخوں کی آڑ میں چھپ کر چلئے گئے۔ آپ چاہتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھنے نہ پائے اور اس سے پہلے آپ اس کی باتیں سن سکیں۔ ابن صیاد ایک روئیں دار چادر میں زمین پرلیٹا ہوا تھا اور پچھ گئا ارہا تھا ہ ابن صیاد کی مال نے دار چادر میں زمین پرلیٹا ہوا تھا اور پچھ گئا ارہا تھا ہ ابن صیاد کی مال نے آپ ہیں تو وہ کئے گئی اے صاف! یہ محمد (المجابح) آ رہے ہیں۔ ابن آ رہے ہیں۔ ابن قوہ کئے گئی اے صاف! یہ محمد (المجابح) آ رہے ہیں۔ ابن

DESCRIPTION (123)

صیاد ہوشیار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اسے اپنے حال پر رہنے دیتی تو بات ظاہر ہو جاتی۔

يَتْقِي بِجُذُوعِ النَّحْلِ، فَقَالَتْ لاَبْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ، هَذَا مُحَمَّدٌ. فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ. قَالَ النَّبِيُ ﷺ: ((لَوْ تَرَكَنْهُ بَيْنَ)).

[راجع: ١٣٥٥]

ابن صیاد مدیند میں ایک یمودی لڑکا تھا جو ہو مارا کرتا تھا کہ مجھ پر بھی وتی اترتی ہے۔ حالانکہ اس پر شیطان سوار تھا۔ اکثر نیم ب ہو ثی میں رہتا تھا اور دیوائگی کی ہاتیں کرتا تھا۔ آنخضرت ملٹھ کیا نے ایک مرتبہ چاہا چھپ کر اس کی بڑکو سنیں اور وہ آپ کو دکھ نہ سکے۔ یمی واقعہ یمال ندکور ہے۔ اور اس سے حضرت امام نے ترجمہ الباب کو ثابت فرمایا ہے۔

٣٩٧٠ - حَدَّتُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
 حَدَّتَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَانِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا جَاءَتِ المُوَأَةُ وَلَاعْةَ الْقُرَظِيِّ النّبِي اللهِ عَنْهَا جَاءَتِ المُوَأَةُ رَفْاعْةَ الْقُرَظِيِّ النّبِي اللهِ عَنْهَا اللهِ عَنْدَ وَبُعْتُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَإِنْمَا مَعَهُ مِثْلُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَإِنْمَا مَعَهُ مِثْلُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَإِنْمَا مَعَهُ مِثْلُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَإِنْمَا مَعَهُ مِثْلُ اللهِ عَبْدَ النَّهِي عَسَيلته اللهِ وَاعَدَّ اللهِ وَالْمَا مَعْهُ مِثْلُ إِلَى وَاعَدَ اللهِ عَنْدَ اللهِ عَنْدَ اللهِ عَنْدَ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْدَ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْدَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْدَ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْدَ اللهِ عَنْدَ اللّهِ اللهِ اللهِ عَنْدَ اللّهِ اللهِ عَنْدَ اللّهِ اللهِ اللهِ عَنْدَ اللّهِ اللهِ عَنْدَ النّهِ اللهِ عَنْدَ النّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْدَ اللّهِ اللهِ عَنْدَ اللّهِ اللهِ اللهِ

الاسلام) ہم سے عبداللہ بن محمہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا زہری سے اور ان سے عائشہ بڑی ہیں نے کہ رفاعہ قرظی بڑا ہیں بیوی رسول اللہ سائے ہیا کی خدمت میں حاضر ہو کیں اور عرض کیا کہ میں رفاعہ کی نکاح میں بھی۔ پھر مجھے انہوں نے طلاق دے دی اور قطعی طلاق دے دی۔ پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زمیر بڑا ہی سے شادی کرلی۔ لیکن ان کے پاس تو (شرمگاہ) اس کیڑے کی گاٹھ کی طرح ہے۔ ایکن تو اس وقت تک ان سے اب شادی نہیں کر عتی جب کیکن تو اس وقت تک ان سے اب شادی نہیں کر عتی جب تک تو عبدالرحمٰن بن زمیر کا مزانہ چکھ لے اور وہ تمہارا مزانہ چکھ لیں۔ اس وقت ابو بکر بڑا ہی فدمت نبوی میں موجود تھے اور فالد بن لیں۔ اس وقت ابو بکر بڑا ہی فدمت نبوی میں موجود تھے اور فالد بن سعید بن عاص بڑا ہے دروازے پر اپنے لئے (اندر آنے کی) اجازت کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا 'ابو بکر! کیااس عورت کو نمیں دیکھتے انہوں نے کہا 'ابو بکر! کیااس عورت کو نمیں دیکھتے نبی کریم سائے کے دانوں سے کہ رہی

[أطرافه في: ٥٢٦٠، ٢٦١٥، ٥٢٦٥.

VITO, TPVO, CTAC, 3A.7].

امام بخاری نے پیمیں سے یہ نکالا کہ چھپ کر گواہ بننا درست ہے۔ کیونکہ خالد دروازے کے باہر تھے۔ عورت کے سامنے نہ تھے۔ باوجود اس کے خالد نے ایک قول کی نسبت اس عورت کی طرف کی اور آنخضرت ملٹھیلے نے خالد پر اعتراض نہیں کیا۔ عبدالرحمٰن بن زبیر صاحب اولاد تھے گراس وقت شاید وہ مریض ہوں ... ای وجہ سے اس عورت نے اس کو کپڑے کی گاٹھ سے تعبیر کیا جس میں بہتی ہی حرکت نہیں ہوتی، یعنی وہ جماع نہیں کر سکتے۔ گر حضرت ابن زبیر نے عورت کے اس بیان کی تروید کی تھی۔

ے۔

اس مدیث سے بید مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ جب تک مطلقہ عورت از خود کی دو سرے مرد کے نکاح میں جاکر اس سے جمان نہ کرائے اور وہ خود اس کو طلاق نہ دے دے وہ پہلے خاوند کے نکاح میں دوبارہ نہیں جا سکتی۔ فرضی طالہ کرائے والول پر احت آئی ب

٤ - بَابُ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شُهُودٌ

بشِّيء فَقَالَ آخَرُونَ: مَا عَلِمْنَا

بِذَلِكَ يُحْكُمُ بِقُولِ مَنْ شَهِدَ

جیسا کہ فقہائے حفیہ کے ہاں رواج ہے کہ وہ تین طلاق والی عورت کو فرضی حلالہ کرانے کا فتوی دیا کرتے ہیں 'جو باعث لعنت ہے۔ باب جب ایک یا کئی گواہ کسی معاملے کے اثبات میں گواہی دیں اور دو سرے لوگ نیہ کمہ دیں کہ ہمیں اس سلسلے میں م المجھ معلوم نہیں تو فیصلہ اس کے قول کے مطابق ہو گاجس نے اثبات میں گواہی دی ہے

حیدی نے کما کہ یہ ایساہے جیسے بلال بواٹھ نے خردی تھی کہ نی کریم (کعبہ کے اندر) نماز نمیں بر ھی۔ تو تمام لوگوں نے بلال بڑھڑ کی گواہی کو تشلیم کرلیا۔ اس طرح اگر دو گواہوں نے اس کی گواہی دی کہ فلاں شخص کے فلال پر ایک ہزار درہم ہیں اور دوسرے دو گواہول نے گواہی دی کہ ڈیڑھ ہزار درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ کی گواہی دینے والول کے قول کے مطابق ہو گا۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ : هذا كَمَا أَخْبَرَ بِلاَلِ أَنَّ النُّبِيُّ عِلَى صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ، وَقَالَ الْفَصْلُ: لُم يُصَلِّ، فَأَحَد النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلاَّلِ. كَذَلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدان أَنَّ لِفُلاَن عَلَى فُلاَن أَلْفَ درْهَم، وشَهدَ آخَرَان َ بأَلْفِ وخُـمْسمِائَةِ ، يُقْضَى بِالزِّيَادَةِ.

(۲۲۲۰) مے حبان نے بیان کیا کما کہ مم کو عبداللہ نے خردی کما ہم کو عمر بن سعید بن الی حسین نے خردی کما کہ مجھے عبداللہ بن الی ملیکہ نے خبردی اور انہیں عقبہ بن حارث واللہ نے کہ انہوں نے ابو اہاب بن عزیز کی لڑی سے شادی کی تھی۔ پھرایک خاتون آئیں اور کنے لگیں کہ عقبہ کو بھی میں نے دودھ پلایا ہے اور اسے بھی جس سے اس نے شادی کی ہے۔ عقبہ بھٹھ نے کما کہ مجھے تو معلوم نہیں كه آپ نے مجھے دودھ بلايا ہے اور آپ نے مجھے پہلے اس سلسلے ميں کچھ بتایا بھی نہیں تھا۔ پھرانہوں نے آل ابو اہاب کے یہاں آدی بھیجا کہ ان سے اس کے متعلق ہو چھے۔ انہوں نے بھی میں جواب دیا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے دودھ پلایا ہے۔ عقبہ بھاتھ اب رسول الله النايل كي خدمت مين مدينه حاضر موئ اور آپ سے مسله يو چها-آے نے فرمایا' اب کیا ہو سکتا ہے جبکہ کما جا چکا۔ چنانچہ آپ نے

حضرت فضل بن الله كاكمنا تھاكہ ميں نے آپ ملى الله على كوكعبد ميں نماز پرھتے نہيں ديكھا۔ ان كو اس بارے ميں علم نہ تھا۔ حضرت بلال کی شہادت تھی کہ انہوں نے آنخضرت ملتی ا کو کعب میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اکثریت بھی ان کے ساتھ تھی۔ الندا ان ہی کی بات کو مانا گیا۔ ٢٦٤٠ حَدَّثَنَا حَبَّالَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ ا للهِ قَالَ أَخْبَرُنَا عُمرُ بْنُ سَعِيْكِ بْن أَبِي خُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَة: ((عَنْ عُقْبَة بْنِ الْحَارِثُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لأبي إهَابِ بْن عَزِيْز، فَأَتَتُهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عَقْبَة وَالَّتِي تَزُوَّج. فْقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنُّكِ أَرُضَعُتنِي، وَلاَ أَخْبَرُتِني. فَأَرْسَلَ إلى آل أبي إهاب يَسْأَلُهُمْ فَقَالُوا: ما علمنا أرْضعَتْ صاحبتنًا. فَرَكِب إلَى النّبيُّ اللّٰهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَالُهُ. فَقَالَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ: ((كَيْفَ وَقَدْ قَبُلَ؟)) فَفَارِقُهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ)).

دونوں میں جدائی کرا دی اور اس کا نکاح دو سرے شخص سے کرا دیا۔

ترجمہ بلب اس طرح ٹابت ہوا کہ عقبہ اور اس کی المبیہ کے عزیز کا بیان نفی میں تھا اور دودھ پلانے والی عورت کا بیان اثبات میں تھا۔ آخضرت ملتی ہے اس عورت کی گواہی قبول فرمائی۔ معلوم ہوا کہ گواہی میں اثبات نفی پر مقدم ہے۔

٥- بَابُ الشُّهَدَاء الْعُدُول

[راجع: ۸۸]

وقول اللهِ تعالَى: ﴿ وَأَشْهِدُوا ذُويُ عَدْلُ مَنْكُمْ -و- مَـسَنُ تَرْضُونَ مِن الشُّهِداءِ الطلاق: ٢ والبقرة: ٢٨٧

أَخْبَرَنَا شَعِيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخْبَرَنَا شَعِيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي خَمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةً قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةً قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ اللَّحَطَّابِ رَضِي الله عَنْهُ يَقُولُ: ((إِنَّ أَنَاسَا الْحَطَّابِ رَضِي الله عَنْهُ يَقُولُ: ((إِنَّ أَنَاسَا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِاللَّوحِي قَلِهِ أَنْقَطَعَ، وَإِنْمَا لَا خُيْرًا أَمِنَاهُ وَقَرَبْنَاهُ وَلِيْسَ لَلْخُذُكُمْ الآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا هِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ، لَنَا مَنْ أَطْهَرَ لَنَا مُوْءًا لَمْ نَامَنَهُ فِي مِنْ سَرِيْرَتِهِ شَيْءً، الله يُحَاسِبُهُ فِي مَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَامَنَهُ فِي وَلَمْ نَامَنَهُ وَلَيْسَ مَنْ شَوْيُرَتِهِ شَيْءً، الله يُحَاسِبُهُ فِي مَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَامَنَهُ وَلَيْسَ وَلَمْ أَنْ اللهُ يُحَاسِبُهُ فِي وَلَمْ نَامَنَهُ وَلَا الله سَرِيْرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُويُورَتِهُ حَسنَةً)).

اور الله تعلی کے سورہ طلاق میں قربایا کہ مہائیے میں سے دوعادل آدمیوں کو گواہ بنا لو"۔ اور (الله تعالی نے سورہ بقرہ میں فرمایا کہ) 'دگواہوں میں سے جنہیں تم پند کرو"۔

(۲۹۲۲) ہم سے تھم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبردی

زہری ہے کہا کہ مجھ سے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن عتبہ نے اور انہوں نے عمربن خطاب بن تو سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ مان بیا کے زمانے میں لوگوں کاوی کے ذریعہ موافذہ ہو جا تھا۔ لیکن اب وجی کا سلسلہ ختم ہو گیااور ہم صرف انہیں امور میں موافذہ کریں گے جو تہمارے عمل سے ہمارے سامنے خبر کرے گا ہم ہوں گے۔ اس لئے جو کوئی ظاہر میں ہمارے سامنے خبر کرے گا ہم اسے امن دیں گے اور اپنے قریب رکھیں سامنے خبر کرے گا ہو ہو کوئی ہمارے سامنے ظاہر میں برائی کرے گاتو ہم بھی اسے امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اس کی تقدیق کریں گے فواہ دہ کی سے اور نہ ہم اس کی تقدیق کریں گے خواہ دہ کی کہتا ہے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

آیہ کے است عمر بن تو کے تول سے ان بے و تونوں کا رد ہوا جو ایک بدکار فاس کو درولیش اور ولی سیمھیں۔ اور بید دعویٰ کریں کہ سیمین کا طاہری اعمال سے کیا ہوتا ہے ول اچھا ہونا چاہیے۔ کہو ' جب حضرت عمر بناتھ ایسے شخص کو دل کا طال معلوم نہیں ہو سکتا تھا تو تم بچارے کس باغ کی مولی ہو۔ دل کا طال بجز اللہ کریم کے کوئی نہیں جانتا۔ پغیر صاحب کو بھی اس کا علم وجی یعنی اللہ کے بتلانے سے ہوتا۔ حضرت عمر بناتھ نے قاعدہ بیان کیا کہ ظاہر کی رو سے جس کے اعمال شرع کے موافق ہوں اس کو اچھا سمجھو اور جس کے اعمال شرع کے خلاف ہوں اس کو اچھا سمجھو۔ اب اگر اس کا دل بالفرض اچھا بھی ہو گا جب بھی ہم اس کے برا سمجھو۔ اب اگر اس کا دل بالفرض اچھا بھی ہو گا جب بھی ہم اس کے برا سمجھو میں کوئی مؤاخذہ وار نہ ہوں گے کوئلہ ہم نے شریعت کے قاعدے پر عمل کیا۔ البتہ ہم اگر اس کو اچھا سمجھیں گے تو گانہ گار ہوں گے۔ (وحیدی)

ترجمہ باب اس سے نکلا کہ فاس بدکار کی بات نہ مانی جائے گی لینی اس کی شمادت مقبول نہ ہو گی۔ معلوم ہوا کہ شاہد کے لئے عدالت ضروری ہے۔ عدالت سے مرادیہ ہے کہ مسلمان آزاد' عاقل' بالغ' نیک ہو' تو کافریا غلام یا مجنون یا نابالغ یا فاسق کی گوامی مقبول نہ ہوگی (وحیدی)

یہ بھی مقصد ہے کہ عادل گواہ کے ظاہری حالات کا درست ہونا ضروری ہے ورنہ اس کو عادل نہ مانا جائے گا۔ اسلام کا فتوئی ظاہری حالت پر ہے۔ باطن اللہ کے حوالہ ہے۔ اس بیس ان نام نماد صوفیوں کی بھی تردید ہے جن کا ظاہر سراسر خلاف شرع ہوتا ہے اور باطن میں وہ ایماندار عاشق خدا و رسول بنتے ہیں۔ ایسے مکار نام نماد صوفیوں نے ایک خلقت کو گمراہ کر رکھا ہے۔ ان بیس سے بعض تو است میں وہ ایماندار عاشق خدا و رسول بنتے ہیں۔ ایسے مکار نام نماد صوفیوں نے ایک خلقت کو گمراہ کر رکھا ہے۔ ان بیس سے بعض تو است میں میں ہیں کہ حوالے ہیں۔ برگز جرگز قاتل قبولیت نہیں ہیں بلکہ وہ خود گمراہ اور مخلوق کے گمراہ کرنے والے ہیں۔ ہرگز جرگز قاتل قبولیت نہیں ہیں بلکہ وہ خود گمراہ اور مخلوق کے گمراہ کرنے والے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رطیقی کا مشہور قول ہے کہ کل حقیقة لا یشهد له الشرع فهو زندقة مروه حقیقت جس کی شمادت شریعت سے نہ ملے وہ بد دین اور با ایمانی اور زندیقیت ہے۔ نعوذ بالله من شر ورانفسنا من سیات اعمالنا

٣- بَابُ تَفْدِيْلُ كُمْ يَجُوزِ؟

باب سی گواہ کو عادل ثابت کرنے کے لئے کتنے آدمیوں کی گواہ کو ابی ضروری ہے؟

(۲۲۲۲) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا 'کماہم سے حماد بن ذید نے بیان کیا ثابت سے اور ان سے حفرت انس بڑا تھ نے کما کہ رسول اللہ مٹھ لیے کہا ہے۔ اور ان سے حفرت انس بڑا تھ نے کما کہ رسول اللہ مٹھ لیے کہا ہے۔ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس میت کی تحریف کی ' آپ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دو سرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی کی ' یا اس کے سوا اور الفاظ (ای مفہوم کو ادا کرنے کے لئے) کے (راوی کو شبہ ہے) آپ مٹھ لیے اس پر بھی کرنے کے لئے) کے (راوی کو شبہ ہے) آپ مٹھ لیے اس جنازہ فرمایا کہ واجب ہو گئی اور پہلے جنازے پر بھی کی فرمایا۔ کے متعلق بھی فرمایا کہ واجب ہو گئی اور پہلے جنازے پر بھی کی فرمایا۔ آپ مٹھ لیا کہ ایمان والی قوم کی گوائی (بارگاہ اللی میں مقبول آپ یہ لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔

(۲۲۳۳) ہم سے موئی بن اساعیل نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن ابی فرات نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا ابو الاسود سے کہ میں مدینہ آیا تو یمال وبا پھیلی ہوئی تھی 'لوگ بڑی تیزی سے مررہے تھے۔ میں حضرت عمر بڑا تی فدمت میں تھا کہ ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس میت کی تعریف کی تو حضرت عمر بڑا تی نے کہا کہ واجب ہوگئی۔ پھر تیمرا گزرا لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی مصرت عمر بڑا تی کہا کہ واجب ہوگئی۔ پھر تیمرا گزرا تو لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی کی برائی کی محضرت عمر بڑا تی کے اس کے لئے بھی میں کہا کہ واجب ہوگئی برائی کی محضرت عمر بڑا تی نے اس کے لئے بھی میں کہا کہ واجب ہو

٢٦٤٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبِ قَالَ حَدُّنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ حَدُثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: مُرَّ عَلِى النَّبِيِّ الله عَنْهُ قَالَ: مُرَّ عَلِى النَّبِيِّ الله بِحِنَازَةٍ، فَأَثْنُوا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)). ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأَثَنُوا عَلَيْهَا شَرًا - أَوْ قَالَ : غَيْرَ ذَلِكَ - فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)). فَقِيْلَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لِهَذَا وَجَبَتْ. قَالَ: لِهَذَا وَجَبَتْ. قَالَ: ((شَهَادَةُ القَومِ. الْمُؤْمِنُونَ شَهَدَاءُ اللهِ فِي الأَرْضِ)). [راجع: ١٣٦٧]

٣٦٤٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ قَالَ حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ قَالَ: عَبْدُ اللهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ قَالَ: ((أَتَيْتُ الْسَمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُنْ مَوتًا ذَرِيْعًا، فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُ، فَمَرَّتْ جِنَازَةً فَأَنْنَى خَيْرًا فَقَالَ عَمْرُ : وَجَبَتْ. ثُمُ مُرُ بِأُخْرَى فَأَلْنَى خَيْرًا فَقَالَ عَمْرُو جَبَتْ ثُمُ مُرُ

مُرُّ بِالنَّالِئَةِ فَأْثِنِي شَراً فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيْوَ الْمُؤْمِنِيْنِ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بَخِيْرِ أَذْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ)). قُلْنَا وَاثْنَان؟ وَثَلاَثَة؟ قَالَ: ((وَاثْنَان)). ثُمَّ لَمْ نَسْأَلُهُ عَنِ قَالَ: ((وَاثْنَان)). ثُمَّ لَمْ نَسْأَلُهُ عَنِ

٧- بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الأَنْسَاب،

وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيْضِ ، وَالْمَوتِ الْقَدِيْمِ

وَقَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ: ((أرضَعَتنِي وَأَبَا سَلَمَةَ

گئے۔ میں نے پوچھا امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی۔ انہوں نے کما
کہ میں نے اس طرح کماہے جس طرح نبی کریم سٹی لیا نے فرمایا تھا کہ
جس مسلمان کے لئے چار آدمی اچھائی کی گواہی دے دیں اے اللہ
تعالیٰ جنت میں داخل کرتا ہے۔ ہم نے آخضرت سٹی لیا سے پوچھا اور
اگر تین دیں؟ آپ نے فرمایا کہ تین پر بھی۔ ہم نے پوچھا اور اگر دو
آدمی گواہی دیں؟ فرمایا و پر بھی۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق آپ
سے نہیں یوچھا۔

اس حدیث سے امام بخاریؒ نے بیہ نکالا کہ تعدیل اور تزکیہ کے لئے کم سے کم دو مخصوں کی گواہی ضروری ہے۔ امام مالک تشیر بین اور شافعی کا یمی قول ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک کی بھی گواہی کافی ہے (قسطلانی)

حدیث کا مطلب یہ کہ جس کی مسلمانوں نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس کی برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔ جس کا مطلب رائے عامہ کی تصویب ہے۔ سی جس آوازہ طلق کو نقارہ خدا کہتے ہیں۔ مجتمد مطلق امام بخاری کا ان روایات کے لانے کا مقصد یہ ہے کہ تعدیل و تزکیہ میں رائے عامہ کا کافی وظل ہے۔

باب نسب اور رضاعت میں جو مشہور ہو 'اس طرح پرانی موت پر گواہی کابیان

اور نبی کریم طرح کیا نے فرمایا کہ مجھے اور ابو سلمہ بڑھٹے کو تو یبہ (ابولہب کی باندی) نے دودھ پلایا تھا۔ اور رضاعت میں احتیاط کرنا۔

کی ہاندگی). و التشکت فینے فید میں احتیاط کرتا۔

المجھنے کے المعتب بین بہت تک رضاعت میں احتیاط کرتا۔

المجھنے کے المجھنے کی جب تک رضاعت اچھی طرح ثابت نہ ہو سی سائی بات پر عمل نہ کرنا۔ مقصود امام بخاری کا اشارہ ہے حضرت عائشہ میں میں میں میں میں میں میں کا بین میں میں میں کہ سوچ سمجھ کر کسی کو اپنا رضاعی بھائی قرار دو۔ منعقدہ باب کے بین میں مرف بر بنائے شہرت شمادت دینا درست ہے گو گواہ نے اپنی آ کھ سے بھا میں میں میں میں میں میں میں میں کرد ہے ہوں۔

ان واقعات کو نہ دیکھا ہو۔ پر انی موت سے مراد یہ ہے کہ اس کو چالیس یا بچاس برس گزر چکے ہوں۔

(۲۲۲۳) ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم کو حکم نے خبردی انہیں عواک بن مالک نے انہیں عودہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ بڑی ہو نے بیان کیا کہ (پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد) افلی بولین نے جھ سے (گھر میں آنے کی) اجازت چاہی تو میں نے ان کو اجازت نہیں دی۔ وہ بولے کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں حالا نکہ میں آپ کا (دودھ کا) پچا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے ؟ تو انہوں نے بتایا کہ میرے بھائی (وائل) کی عورت نے آپ کو میرے

٢٩٤٤ - حَدُنَنا آدَمُ قَالَ حَدُنَنا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَإلِكِ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزَّبِيرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلِي أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنَ
لَهُ، فَقَالَ: أَتَحْتَجَبِيْنَ مِنْي وَأَنَا عَمُكِ؟
فَقُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرْضَعَتْكِ
امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنْ أَخِي. فَقَالَتْ: سَأَلْتُ عَنْ

ذَلِكَ رَسُولِ اللهِ ﴿ فَقَالَ: ﴿ صَدَقَ أَفْلَحُ الْذَنِي لَهُ)).

[أطرافه في: ٤٧٩٦، ٢٠١٣، ٥١١١، ۲۲۹ ، ۲۵۱۲].

٢٩٤٥ حَدُّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدُّنْنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدُّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النُّبِيُّ ﷺ فِي بنْتِ حَـمْزَةَ: ((لاَ تَحِلُ لِي ، يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النُّسَبِ، هِيَ بنْتُ أَحِي مِنَ الرُّضَاعَةِ)). [طرفه في: ١٠٠٠].

رشتہ میں بھی رضاعت کالمحوظ رکھنا ضروری ہے۔

النائي وودھ پيتے تھے حضرت حزو بنائد كے بھى دودھ پينے كا وى زماند تھا۔ اور دونوں حضرات نے ابو اسب كى باندى ثويب كا دودھ پیا تھا۔ حضرت حمزہ افاتھ کی لڑکی جن کا نام المد یا عمارہ بتایا جاتا ہے' کے متعلق یہ مدیث آپ نے ای بنیاد پر بیان کی تھی۔ قسطلانی نے کما' ان میں سے جار رشتے متثیٰ ہیں جو نب سے حرام ہوتے ہیں' لیکن رضاع سے حرام نمیں ہوتے۔ ان کا ذکر کتاب النکاح میں آئے گاان شاء اللہ تعالی۔

٧٩٤٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ عَمْرَةَ بنتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَانِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَّوْجَ النَّبِيِّ ﴿ اللَّهِ عَنْهَا اللَّهُ عَنْهَا اللَّهُ عَنْهَا اللَّهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﴿ كَانَ عِنْدُهَا، وأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوتَ رَجُل يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، - قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَاهُ فَلاَثًا، لِعَمُّ حَفْصَةً مِنَ الرُّضَاعَةِ - فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتُأْذِنُ فِي بَيتِكَ.

بھائی ہی کادودھ بلایا تھا۔ حضرت عائشہ رہی نیانے بیان کیا کہ پھریس نے یج کما ہے۔ انسیں (اندر آنے کی) اجازت دے دیا کرد(ان سے بردہ

رضاعت میں مرف اکیلے افلے کی گواہ کو تسلیم کیا گیا، باب کا بھی مقصد ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ گواہ کو پر کھنا بھی ضروری ہے۔ (۲۹۲۵) ہم ے مسلم بن ابرائیم نے بیان کیا کما ہم ے مام نے بیان کیا' کما ہم سے قمادہ نے بیان کیا جابر بن زید سے اور ان سے عبدالله بن عباس رضى الله عنمان بيان كياكه ني كريم صلى الله عليه و سلم نے حزہ کی صاحزادی کے باب میں فرمایا کہ یہ میرے لئے ملال نیں ہو سکتیں' جو رہتے نب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں وی دودھ کی دجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ یہ تو میرے رضائی بھائی کی اوکی ہیں۔

(٢٦٢٢) مم سے عبداللہ بن يوسف في بيان كيا انبول في كما بم كو المام الك في خروى عبدالله بن الى بكرسے وه عمود بنت عبدالرحمٰن ے اور انہیں نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطهروام المومنین حفرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنمانے خردی کہ رسول کریم صلی الله عليه وسلم ان كے يهال تشريف فرماتھ۔ حفرت عائشہ صديقه رضی الله عنهانے ایک محالی کی آواز سی جو (ام المومنین) حفصہ " کے گریس آنے کی اجازت چاہتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنمانے کما كه يس في كما كارسول الله ! ميرا خيال بيد حفصه ك دوده ك چاہیں۔ انہوں نے عرض کیا ارسول اللہ! یہ محالی آپ کے گریں (جس میں حفصہ دہتی ہی) آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ انہوں

قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ (أُرَاهُ فُلاَثَا، لِعَمَّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ)). فَقَالَتْ عَاشِمَةُ: لَوْ كَانَ فُلاَنْ حَيَّا لِعَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ – لِعَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ – دَخَلَ عَلَيْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ اللهِ (رَنَعَمْ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ يَحْرُمُ مِنْهَا مَا يَحْرُمُ مِنْ الْولاَدَةِ).

نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا میرا خیال ہے یہ فلال صاحب وفصہ کے رضای پچا ہیں۔ پھر حضرت عائشہ نے بھی اپنے ایک رضای پچا کے متعلق پوچھا کہ آگر فلال زندہ ہوتے توکیاوہ بے حجاب میرے پائ آگئے تتے ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! دودھ سے کھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں۔

[طرفاه في: ٥٠٩٥، ٥٩٩٥].

الحمداللہ کہ ۱ اپریل 2ء میں حرم نبوی مدینہ المنورہ میں اس پارنے کے متن کی قرآت غور و فکر کے ساتھ یمال سے شروع کی گئ اور دعا کی گئی کہ اللہ پاک اپنے پیارے نبی میں اس پارے پیارے ارشادات کے سجھنے اور ان کا بھترین اردو ترجمہ مع تشریح کرنے کی توفیق بخشے اور اس خدمت حدیث نبوی کو میرے لئے اور میرے جملہ متعلقین و مخلصین کے لئے قبول فرما کر ذریعہ سعادت دارین بنائے اور حاتی مرحوم بلاری پیارو قریش بنگاوری کو جنت نصیب کرے جن کے جج بدل کے سلسلہ میں مجھ کو مدینہ منورہ کی میہ حاضری نصیب ہوئی۔ اللہم اغفرلہ وارحمه واکرم نزلہ ووسع مدخلہ امین یا رب الفلمین

778٧ حَدُّقَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَلِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَسِيهِ عَنْ مَسْرُوقِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهَ عَنْ أَسِهِ عَنْ مَسْرُوقِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهَ وَعِنْدِي عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى النَّبِيُ فَلَى وَعِنْدِي رَجُلٌ وَقَالَ: ((يَا عَائِشَةَ مَنْ هَذَا؟)) قُلْتُ: أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ مِنَ أَخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ أَنْظُرُنْ مَنْ أَخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ السُفيَان. السُمُجَاعَةِ)). تَابَعَهُ ابْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَان. المُمْجَاعَةِ)). تَابَعَهُ ابْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَان. المُعْفَان. المُعْفَانِ فَالْمَانِهُ اللَّهُ الْمُنْ مُهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَان.

(۲۹۴۷) ہم سے محر بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبردی انہیں اشعث بن ابو شعاء نے ' انہیں ان کے والد نے ' انہیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رہی ہونے بیان کیا کہ نبی کریم سائے ہا (گھر میں) تشریف لائے تو میرے یماں ایک صاحب (ان کے رضائی بھائی) بیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا 'عائشہ! بیہ کون ہے ؟ میں نے بیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا 'عائشہ! بیہ کون ہے ؟ میں نے عرض کیا کہ بیہ میرا رضائی بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا عائشہ ذرا دیکھ بھال کرچلو 'کون تممارا رضائی بھائی ہے۔ کیونکہ رضاعت وہی معتبر بھال کرچلو 'کون تممارا رضائی بھائی ہے۔ کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو کم سی میں ہو۔ محمد بن کثیر کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمٰن بین مہدی نے سفیان ثوری سے روایت کیا ہے۔

یچ کا ای زمانہ میں کی عورت کے دودھ پینے کا اعتبار ہے جبکہ بچ کی زندگی کے لئے وہ ضروری ہو لینی مرت رضاعت جو دو
سال کی ہے۔ اگر اس کے اندر دو بچ کی مال کا دودھ پیکس تو اس کا اعتبار ہوگا اور دونوں میں حرمت ثابت ہوگی ورنہ حرمت ثابت
نہیں ہوگی۔ مرت رضاعت حولین کاملین خود قرآن مجید ہے ثابت ہے لینی پورے دو سال 'اس سے زیادہ دودھ بپانا غلط ہوگا۔ حنیہ کے
نزدیک سے مدت تین ماہ اور زائد تک ہے جواز روئے قرآن مجید صبح نہیں ہے۔

٨ - بَابُ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ
 وَالزَّانِي وَقُولِ ا للهِ تَعَالَى:

باب زناکی تهمت لگانے والے اور چور اور حرام کار کی گواہی کابیان آ بہتر منے ا کنینے کے خرض امام بخاری کی باب اور تفصیلات ذیل سے میہ ہے کہ قاذف اگر توبہ کرنے تو آئندہ اس کی گواہی مقبول ہو گی۔ آیت کنینے کے کہ نگلتا ہے اور جمہور علماء کا بھی ہی قول ہے۔ حنفیہ کتے ہیں کہ توبہ کرنے سے وہ فاسق نہیں رہتا' لیکن اس کی گواہی بھی مقبول نہ ہوگی۔ بعضوں نے کما اگر اس کو حد لگ کمی تو گواہی قبول ہوگی حد سے پہلے مقبول نہ ہوگی۔

تفعیلات ندکورہ میں مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے۔ ندکورہ تینوں شخصوں نے ان کی نسبت بیان کیا کہ انہوں نے ام جمیل ایک عورت سے زناکیا ہے لیکن چوتھ گواہ زیاد نے یہ بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک چادر میں دیکھا' مغیرہ کی سانس چڑھ رہی تھی' اس سے زیادہ میں نے کچھ نہیں دیکھا۔ حضرت عمر براٹھ نے ان تینوں کو حد قذف لگائی۔

حضرت امام ابو حنیفہ روایت قازف کی گوائی قبول نہیں کرتے تھے۔ لیکن نکاح میں قاذف کی شمادت کو جائز قرار دیے ہیں۔ حالا نکد کا معالمہ بھی کچھ غیراہم نہیں ہے۔ ایک مرد مسلمان کے لئے عمر بھر بلکہ اولاد در اولاد حلال حرام کا سوال ہے۔ لیکن امام صاحب قاذف کی گوائی نکاح میں قبول مانتے ہیں ای طرح رمضان کے چانہ میں بھی قاذف کی شمادت کے قائل ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ان کا پہلا قول کہ قاذف کی شمادت قائل قبول نہیں وہ قول غلط ہے۔ جس کی غلطی خود ان ہی کے دیگر اقوال صححہ ہو رہی ہے۔ اس باب میں مسلک سلف ہی صحح اور واجب السلیم ہے کہ قاذف کی شمادت مقبول ہے۔ حضرت امام شافعی اور اکثر سلف کا قول ہے کہ قاذف جس مسلک سلف ہی صحح اور واجب السلیم ہے کہ قاذف کی شمادت مقبول ہے۔ حضرت امام شافعی اور اکثر سلف کا قول ہے کہ قاذف کو ہو گئے تو قاذف جس سے کہ جب وہ نیک کام دیادہ کرنے گئے تو ہم سمجھ جا کیں گئے کہ اس نے قوبہ کی اب اپنے شین جھلاتا ضروری نہیں۔ حضرت امام بخاری کا بھی میلان ای طرف معلوم ہو تا ہے۔ کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کی روایت غزوہ توک میں ذکور ہوگی۔ ان سے امام بخاری کا بحد کیا کہ تکفرت ساتھیوں کی روایت غزوہ توک میں ذکور ہوگی۔ ان سے امام بخاری ہے بعد قوبہ کی تکلیف نہیں دی۔ کیونکہ آتخضرت ساتھیوں کی روایت غزوہ توک میں ذاکور ان کے ساتھیوں کو سزا دیتے کے بعد قوبہ کی تکلیف نہیں دی۔

الفاظ ترجمۃ الباب وقال بعض الناس کے تحت حضرت حافظ ابن تجر فرماتے ہیں۔ هذا منقول عن الحنفية واحتجوا في رد شهادة الممحدود باحادیث قال الحفاظ لا بصح منها شنی النج لینی یمال حنفیہ مراد ہیں جن سے یہ معقول ہے کہ قاذف کی شادت جائز نہیں اگرچہ اس نے توبہ کر لی ہو اس بارے میں انہول نے چند احادیث سے استدلال کیا ہے 'گر حفاظ حدیث کا کہنا ہے ہے کہ ان میں سے کوئی بھی حدیث جو وہ اپنی دلیل میں پیش کرتے ہیں صحیح نہیں ہے۔ ان میں زیادہ مشہور حدیث عمرو بن شعیب عن ابیه عن جدہ کی ہے۔ جس کے لفظ ہے ہیں۔ لا تجوز شهادة خانن ولا خاننة ولا محدود فی الاسلام اس حدیث کو ابوداؤد اور این ماجہ نے روایت کیا ہے اور جس کے لفظ ہے ہیں۔ لا تجوز شهادة خانن ولا خاننة ولا محدود فی الاسلام اس حدیث کو ابوداؤد اور این ماجہ نے روایت کیا ہے اور حدیث می نہیں ہے۔ اور ابو ذرع نے اسے حدیث می خان میں یہ بھی کما ہے لا بصح لینی ہے حدیث می خان ابو ذرع نے اسے مکر کما ہے۔

﴿ وَلاَ تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا، وَأُولَئِكَ مُمُ الْفَاسِقُونَ. إِلاَّ الَّذِيْنَ تَابُوا ﴾ [النور: 3-0] وَجَلَدَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةً وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدِ وَنَافِعًا بِقَدْفِ الْمُفِيْرَةِ، ثُمَّ اسْتَتَابِهُمْ وَقَالَ: مَنْ تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ. وَأَجَازَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُنْبَةً وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْنِيُ وَعَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْنِيُ وَمُحَارِبُ بْنُ وَالشَّعْنِيُ وَمُحَارِبُ بْنُ وَالشَّعْنِيُ وَمُحَارِبُ بْنُ

اور الله تعالی نے (سورہ نور میں) فرمایا 'ایسے ترست لگانے والوں کی گواہی کبھی نہ مانو ' کی لوگ تو بدکار ہیں ' مگرجو توبہ کرلیں۔ تو حضرت عربیٰ تی نے ابو بکرہ ' شبل بن معبد (ان کے ماں جائے بھائی) اور تافع بن حارث کو حد لگائی مغیرہ پر تہمت رکھنے کی وجہ ہے۔ پھران سے توبہ کرائی اور کماجو کوئی توبہ کرلے اس کی گواہی قبول ہوگی۔ اور عبدالله بن عتبہ اور عمر بن عبدالعزیز اور سعید بن جبیر اور طاق س اور مجاہد اور شعبی اور عکرمہ اور زہری اور محارب بن داتر اور شریح اور معادید بن قرہ نے بھی توبہ کے بعد اس کی گواہی کو جائز رکھا ہے اور ابو الزناد بن قرہ نے بھی توبہ کے بعد اس کی گواہی کو جائز رکھا ہے اور ابو الزناد

دِثَارِ وَشُرَيْحٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرُّةً. وَقَالَ أَبُو الزُّنَادِ: الأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِيْنَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ رَبُّهُ قُبلَتُ شَهَادَتُهُ. وَقَالَ الشُّعْبِي وَقَتَادَةُ: إِذَا أَكَذِبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَقُبلَتْ شَهَادَتُهُ. وَقَالَ الْعُورِيُّ: إذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَٰتُهُ، وَإِنْ اسْتُقْضِيَ الْـمُحْدَودُ فَقَصَايَاهُ جَائِزَةٌ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ. ثُمُّ قَالَ:لاَ يُجُوزُ نِكَاحٌ بِفَيْرِ شَاهِدَيْنِ، فَإِنْ تُزَوَّجَ بشَهَادَةِ مَحْدُودَيْن جَازَ، وَإِنْ تَزَوُّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ. وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ وَالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلْأُل رَمَضَانَ. وَكَيْفَ تَعْرَفُ تَوْبَتَهُ.

وَقَدْ نَفَى النِّبِي ﴿ الزَّانِيَ سَنَةً، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَلاَمٍ كَفْبِ بْنِ مَالِكِ وَصَاحِبَيْهِ حَتَى مضى خَمْسُونِ لَيْلَةً.

٣٦٤٨ حَدُّثَنَا إسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدُّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثِنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرُوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: ((أَنَّ الْمُرَأَةُ سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأْتِيَ بِهَا رَسُولُ ا للهِ اللهِ اللهِ اللهُ الله عَائِشَةُ: فَحَسُنَتْ تَوبِتُهَا وَتَزوَّجَتْ، وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

آأطرافه في : د٣٤٧، ٣٧٣٢،

نے کہا ہمارے نزدیک مین طیب میں توبہ تھم ہے جب قاذف اپنے قول سے پھرجائے اور استغفار کرے تو اس کی گواہی قبول ہو گی اور شعبی اور قنادہ نے کہا جُب وہ اینے تئیں جھٹلائے اور اس کو حدیث جائے تو اس کی گواہی قبول ہوگی۔ اور سفیان ثوری نے کماجب غلام کو حد فڈن بڑے اسکے بعد وہ آزاد ہو جائے تو اس کی گواہی قبول ہو گی۔ اور جس کو حد قذف پڑی ہو اگر وہ قاضی بنایا جائے تو اس کافیصلہ نافذ ہو گا۔ اور بعض لوگ (امام ابو حنیفہ رایھیے) کہتے ہیں قاذف کی گواہی قبول نه ہو گی گو دہ توبہ کر لے۔ پھر میہ بھی کہتے ہیں کہ بغیر دو گواہوں کے نکاح درست نہیں ہو تا اور اگر حد قذف پڑے ہوئے گواہوں کی گواہی سے نکاح کیاتو نکاح درست ہو گا۔ اگر دو غلاموں کی گواہی ہے کیا تو درست نہ ہو گا اور ان ہی لوگوں نے حد قذف بڑے ہوئے لوگوں کی اور لونڈی غلام کی گواہی رمضان کے چاند کیلئے درست رکھی ہے۔ا{ اور اس باب میں یہ بیان ہے کہ قاذف کی توبہ کیو نکر معلوم ہو گی اور آنخضرت مانھیے نے تو زانی کو ایک سال کے لئے اخراج کیااور آپ نے کعب بن مالک بڑھڑ اور ان کے دونوں ساتھیوں سے منع کر دیا کوئی بات نہ کرے۔ پیاس را تیں ای طرح گزرس۔

ا{ (طالا نکه یہ بھی ایک قسم کی گواہی ہے۔ تو جب محدود فی القذف کی گواہی حفیہ نے ناجائز رکھی ہے تو اس کو کیوں جائز رکھتے ہیں) (۲۲۲۸) ہم سے اساعیل نے بیان کیا کما جھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا اور ان سے بونس نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے بونس نے بیان کیا'ان سے این شماب نے'انسیں عروہ بن زبیرنے خبر دی کہ ایک عورت نے فتح مکہ پر چوری کرلی تھی۔ پھراسے رسول اللہ ملی کے خدمت میں حاضر کیا گیا اور آپ کے حکم کے مطابق اس کا ہاتھ کاك ديا گيا۔ حضرت عائشہ رئين نے بيان كيا كہ پھرانہوں نے اچھی طرح توبہ کرلی اور شادی کرلی۔ اس کے بعد وہ آتی تھیں تو میں ان کی ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا کرتی تھی۔

3.73, ٧٨٧٢, ٨٨٧٢, ٠٠٨٢].

یہ عورت مخودی قریش کے اشراف میں سے تھی۔ اس نے آخضرت سی کے گھرے ایک چادر چرالی تھی جیسے کہ ابن ماجہ اس کی روایت میں اس کی صراحت نہ کور ہے اور ابن سعد کی روایت میں زیور چرانا نہ کور ہے۔ ممکن ہے کہ ہردو چیزیں چرائی ہوں۔ باب کا مطلب معرت عائشہ کے قول فحست توبتھا سے نکاتا ہے۔ طحاوی نے کما چور کی شمادت بالاجماع مقبول ہے جب وہ توبہ کر لے۔ باب کا مطلب سے تھا کہ قاذف کی توبہ کیو کر مقبول ہوگی لیکن حدیث میں چور کی توبہ نہ کور ہے تو امام بخاری نے قاذف کو چور رہے۔ باب کا مطلب سے تھا کہ قاذف کی توبہ کیور کی توبہ نے کور ہے تو امام بخاری نے قاذف کو چور رہے تیاس کیا۔

7789 حَدُّثَنَا يَخْتَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدُثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((عَنْ رَسُولِ اللهِ طَالِدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((عَنْ رَسُولِ اللهِ طَلْدِ أَنْهُ أَمْرَ فِيْمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبِ عَامٍ)). [راجع: ٢٣١٤]

(۲۹۲۹) ہم سے بچیٰ بن بکیرنے بیان گیا کہ اہم سے لیٹ نے بیان کیا عقیل سے وہ ابن شہاب سے ان سے عبید اللہ بن عبداللہ نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ان لوگوں کے لئے جو شادی شدہ نہ ہوں اور زناکریں۔ یہ تھم دیا تھا کہ انہیں سو کو ڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا مطمد کی ادا یہ

حضرت امام بخاری کا مقصد اس روایت کے لانے سے یہ ہے کہ جب حدیث میں غیر محسن کی سزا میں ندکور ہوئی کہ سوکو ڈے مارو اور ایک سال کے لئے جلا وطن کرو اور توبہ کا علیحدہ ذکر نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا ایک سال تک بے وطن رہنا می توبہ ہے۔ س کے بعد اس کی شمادت قبول ہوگی۔

# ٩ - بَابُ لا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَورٍ إِذَا أُشْهِدَ

به ٢٩٥- حَدُّنَا عَبْدَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ النّيْمِيُ عَنِ اللهِ قَالَ النّيْمِيُ عَنِ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((سَأَلَتْ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْسَمُوهِبَةِ لِيْ مِنْ مَالِهِ، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوهبَهَا لِيْ مَنْ مَالِهِ، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوهبَهَا لِيْ اللّهِي اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّه

## باب اگر ظلم کی بات پر لوگ گواہ بنانا چاہیں نو گواہ نہ ہے

(۲۲۵۰) ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبردی کہا ہم کو ابو حیان تیمی (یجی بن سعید) نے انہیں شعبی نے اور ان سے نعمان بن بشر بی شی نے بیان کیا کہ میری مال نے میرے باب سے مجھے ایک چیز ہبہ دینے کیلئے کہا (پہلے تو انہوں نے انکار کیا کیونکہ دو سری بیوی کے بھی اولاد تھی) پھر راضی ہو گئے اور جھے وہ چیز ہبہ کر دی ملی گواہ نہ بنا کی مال کہ جب تک آپ نبی کریم طابق کو اس معاملہ میں گواہ نہ بنا کیں میں اس پر راضی نہ ہول گی۔ چنانچہ والد میرا ہاتھ کی گر کر نبی کریم طابق کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں ابھی نو عمر تھا۔ کی کرائے میں کی کہ میں کی کہ دری ہیں۔ آپ مائی ہے ایک وریافت فرمایا کی جیزا سے بہہ کرنے کیلئے کہ دری ہیں۔ آپ مائی ہے دریافت فرمایا کی

تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ)). وَقَالَ أَبُو حَرِيْزٍ عَنِ الشَّفْمِيُّ: ((لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ)). [راجع: ٢٥٨٦]

اس کے علاہ اور بھی تہمارے لڑکے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں 'ہیں۔ نعمان اللہ بیان کیا کہ ہاں 'ہیں۔ نعمان اللہ بیان کیا میرا خیال ہے کہ آنخضرت ملٹھ کیا نے اس پر فرمایا تو مجھ کو ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنا۔ کہ آپ نے فرمایا میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنا۔

گواہ پر اگریہ کلامرہ کہ بیہ ظلم ہے تو اس کا فرض ہے کہ اس کے حق میں ہر گز گواہی نہ دے ورنہ وہ بھی اس گناہ میں شریک مائے گا۔

٣٩٥١ - حَدُّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدُّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدُّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : سَمِعْتُ زَهْدَمَ قَالَ : سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النّبِيُ خَصَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النّبِيُ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النّبِيُ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النّبِي اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النّبِي أَمُّ اللّذِيْنَ يَلُونَهُمْ وَلَيْنِ أَوْ ثَلاَثَة - قَالَ عُمْرَانُ: لاَ أَدْرِي النّبِي اللهُ بَعْدَ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثَة - قَالَ النّبِي اللهُ بَعْدَكُمْ قَومًا يَحُونُونَ وَلاَ النّبِي اللهُ بَعْدَكُمْ قَومًا يَحُونُونَ وَلاَ النّبِي اللّهُ بَعْدَكُمْ قَومًا يَحُونُونَ وَلاَ يُونَى وَلاَ يَوْدُنُونَ وَلاَ يَعْدَوُنُ وَلاَ يَعْدَوُنُونَ وَلاَ يَوْدُونَ وَلاَ يَعْدُونَ وَلاَ يَعْدَوُنُ وَلاَ يَعْدَوُنُ وَلاَ يَعْدَوْنَ وَلاَ يَعْدَوْنَ وَلاَ يَعْدُونَ وَلاَ يَعْدُونَ وَلاَ يَعْدَوْنَ وَلاَ يَعْدَوْنَ وَلاَ يَعْدَوْنَ وَلاَ يَعْدَوْنَ وَلاَ يَعْدَوْنَ وَلاَ يَعْدَوْنُ وَلاَ يَعْدُونُونَ وَلاَ يَعْدَرُونَ وَلاَ يَعْمَوْنَ وَلاَ يَعْدَوْنَ وَلاَ يَعْدَوْنَ وَلاَ يَعْدَوْنَ وَلاَ يَعْدَوْنَ وَلاَ يَعْدَوْنُونَ وَلاَ يَعْدَرُونَ وَلاَ يَعْدَرُونَ وَلاَ يَقُونَ، وَيَطْهَرُ فِيهِمُ اللّهُمَنَ ).

(۲۹۵۱) ہم سے آدم نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہ ہیں نے زہرم بن مصرب ؓ سے سا کہ ہیں نے عمران بن حصین بڑا تر سے سااور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ماڑ ہیں جمران بن حصین بڑا تر سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ (صحابہ) ہیں چروہ لوگ جو اس کے بعد آئیں گے۔ (تابعین) چروہ لوگ جو اس کے بھی بعد آئیں گے (بج تابعین) عمران نے بیان کیا کہ میں نہیں جات آئخضرت میں تین گے (بج تابعین) عمران نے بیان کیا کہ میں نہیں جات آئخضرت میں تین کا چر جو رہوں جات آئخضرت میں دیا تہ ہوگا۔ ان سے گوائی دینے کے لئے نہیں آپ نے فرمایا کہ تہمارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو چور ہوں گے ، جن میں دیا ت کانام نہ ہوگا۔ ان سے گوائی دینے کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ لیکن وہ گوائیاں میں عام ہوگا۔

[أطرافه في: ٣٦٥٠، ٢٤٢٨، ٢٦٩٥].

صدیث کے جملہ ویشهدون ولا یستشهدون پر حافظ این حجر قراتے ہیں۔ ویعارضه ما رواه مسلم من حدیث زید بن خالد مر فوغا الا اخبر کم بخیر الشهداء الذی یاتی بالشهادة قبل ان یسالها واختلف العلماء فی ترجیحهما فجنح ابن عبدالبر الی ترجیح حدیث زید بن خالمه کونه من روایة اهل المدینة فقد مه علے روایة اهل العراق وبالغ فزعم ان حدیث عمران هذا لا اصل له وجنح غیره الی ترجیح حدیث عمران لاتفاق صاحبی الصحیح علیه وانفراد مسلم باخراج حدیث زید بن خالد و ذهب اخرون الی الجمع بینهما الخ (فتح)

یعنی ویشهدون ولا یستشهدون سے زید بن فالد کی حدیث مرفوع معارض ہے 'جے امام مسلم نے روایت کیا ہے 'جس کا ترجمہ بی ہے کہ آتخضرت سے پہلے بی خود گواہی دے ہے کہ آتخضرت سے پہلے بی خود گواہی دے دی سے کہ آتخضرت سے پہلے بی خود گواہی دے دیں .... ہر دو احادیث کی ترجیح میں علماء کا اختلاف ہے۔ ابن عبدالبرنے حدیث ذید بن فالد (مسلم) کو ترجیح وی ہے کیونکہ یہ المل مینہ کی روایت ہے۔ ابن عبدالبرت سے۔ پس اہل عراق کی روایت سے۔ ابس کے بہاں عمل عہد انہوں نے یہاں تک

مبالغہ کیا کہ حدیث عمران ندکورہ کو کمہ دیا کہ اس کی کوئی اصل نہیں (حالانکہ ان کا ایباکمنا بھی صحیح نہیں ہے) دو سرے علاء نے حدیث عمران کو ترجیح دی ہے اس لئے کہ اس پر ہر دو اماموں امام بخاری و امام مسلم کا اتفاق ہے۔ اور حدیث زید بن خالد کو صرف امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ نیسراگروہ علاء وہ ہے جوان ہر دو احادیث میں تطبیق دینے کا قائل ہے۔

پہلی تطبیق بید دی گئی ہے کہ حدیث ذید میں ایسے مخض کی گوائی مراد ہے جے کمی انسان کا حق معلوم ہے اور وہ انسان خود اس سے لاعلم ہے ' پس وہ پہلے ہی جاکر اس صاحب حق کے حق میں گوائی دے کر اس کا حق ثابت کر دیتا ہے۔ یا ہیہ کہ اس شمادت کا کوئی اور عالم ذندہ نہ ہو پس وہ اس شمادت کے مستحقین ورثہ کو خود مطلع کر دے اور گوائی دے کر ان کو معلوم کرا دے۔ اس جواب کو اکثر علاء نے پند کیا ہے۔ اور بھی کئی توجیمات کی گئی ہیں جو فتح الباری میں ذکور ہیں۔ پس بھتر ہی ہے کہ ایسے تعارضات کو مناسب تطبیق سے اٹھایا جائے نہ کہ کس صحیح حدیث کا انکار کیا جائے۔

٢٩٥٧ - حَدُّتُنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَنِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنْ عُبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنْ عُبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ فَلَمَّا قَالَ: ((خَيْرُ النّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الّذِيْنَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ الّذِيْنَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ الّذِيْنَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ الدِيْنَ يَلُونَهُمْ يَمِيْنَهُ يَجِيْءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنَهُ شَهَادَتُهُ). قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: ((وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ)).

(۲۲۵۲) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبردی منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہیں عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن لی سند ہوں کیا کہ نبی کریم ملٹی ایم نے فرمایا سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں 'پھروہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے۔ پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے۔ پھر آئے گاجو فتم سے پہلے گواہی دیں گے اور اس کے بعد ایسے لوگوں کا زمانہ آئے گاجو فتم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے فتم کھائیں گے۔ ابراہیم نخعی روائی نے بیان کیا کہ ہمارے بڑے بزرگ شمادت اور عمد کالفظ زبان سے نکالنے پر ہمیں مارتے تھے۔

[أطرافه في: ٦٦٥٨، ٦٤٢٩، ٦٦٥٨].

مطلب یہ کہ اشھد باللہ یا علی عہد اللہ ایسی باتوں کے منہ سے نکالنے پر ہمارے بزرگ ہم کو مارا کرتے تھے تاکہ قتم کھانے کی عادت نہ پڑجائے۔ موقع بے موقع قتم کھانے کی عادت بهتر نہیں ہے قتم میں احتیاط لازی ہے۔ ۱۰ - بَابُ مَا قِیْلَ فِی شَهَادَةِ الزُّوْرِ بِاللہِ عَلَیْ اللہِ کِھوٹی گواہی دینا بڑا گناہ ہے

لِقُولِ اللهِ عَزُّوَجَلُّ ﴿ وَالْذِيْنَ لاَ يَشْهَدُونَ الزُّورَ ﴾ ، وَكِتْمَانِ ﴿ وَلا تَكْتُمُو الشُّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمُهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيْمٌ ﴾ تَلُووا أَلَسْنَتَكُمْ بالشُهَادَةِ.

الله تعالى نے (سورة فرقان میں) فرمایا بہشت کابالاخانہ ان کو ملے گاجو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اس طرح گواہی کو چھپانا بھی گناہ ہے۔ (الله تعالی نے سورة بقرہ میں فرمایا کہ) گواہی کو نہ چھپاؤ۔ اور جس مخص نے گواہی کو چھپایا تو اس کے دل میں کھوٹ ہے اور الله تعالی سب کچھ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (اور الله تعالی کا فرمان سورة نساء میں کہ) اگر تم نیچ دار بناؤ کے اپنی زبانوں کو (جھوٹی) گواہی دے کر میں کہ) اگر تم نیچ دار بناؤ کے اپنی زبانوں کو (جھوٹی) گواہی دے کر

اس آیت کی تغییر میں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ قال تلوی لسانک بغیر الحق و هی اللجلجة فلا تقیم الشهادة علی وجهها لینی مرادیہ ہے کہ تو اپنی زبان کو حق بات سے پھیر کر تو ژمو ژکر ہولے کہ جس سے گواہی صحیح طور پر ادانہ ہو سکے۔ شارع علیہ السلام کا (۲۲۵۳) ہم سے عبداللہ بن منیرنے بیان کیا کما ہم نے وہب بن

جرير اور عبدالملك بن ابراجيم سے سنا' انہوں نے بيان كياكہ جم سے

شعبہ نے بیان کیا' ان سے عبیداللہ بن الی بکر بن انس نے اور ان سے

انس رضی الله عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

كبيره گناہوں كے متعلق بوچھاگيا تو آپ نے فرماياكہ اللہ كے ساتھ

کی کو شریک ٹھرانا' مال باپ کی نافرمانی کرنا'کی کی جان لینا اور

جھوٹی گواہی دینا۔ اس روایت کی متابعت غندر' ابو عامر' بنر اور

مقصد سے کے جمال حق اور صداقت کی گوائی کا موقع ہو وہاں کھل کر صاف صاف لفظوں میں گوائی کا فرض اوا کرنا چاہے۔ کنامیہ

٣٩٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ وَهَبَ بْنَ جَوِيْرٍ وَعَبْدَ الْـمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ قَالاً: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْن أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسِ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((سُئِلَ النَّبِيُّ اللَّهِ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: الإشْرَاكُ باللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْس، وَشَهَادَةَ الزُّور)). تَابَعَهُ غُنْدَرّ

استعاره اشاره دغیره ایسے مواقع پر درست نمیں ہیں۔ وَأَبُو عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةً.

اطرفاه في: ۱۹۷۷، ۱۸۸۱].

آیج من ا کبیرہ گناہ اور بھی بہت ہیں۔ یمال روایت کے لانے سے حضرت امام کا مقصد جھوٹی گواہی کی فدمت کرناہے کہ یہ بھی کبیرہ تسیسی کا این میں داخل ہے جس کی ندمت میں اور بھی بہت می روایات وارد ہوئی ہیں۔ بلکہ جھوٹ بولنے 'جھوٹی گواہی دینے کو ا كبر الكبائز ميں شار كيا كيا ہے ليمنى بهت بى براكبيره كناه جھوٹى گواہى دينا ہے۔

عبدالعمدنے شعبہ سے کی ہے۔

٢٩٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بشْرُ بْنُ الْمُفَضُّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرُّحْمَٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ عَلَىٰ: ((أَلاَ أُنَبُّنكُمْ بِأَكْبِرِ الْكَبَائِرِ (ثَلاَثًا؟) قَالُوا: بَلَى يَارَسُولَ اللهِ. قَالَ: الإشراكُ باللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ - وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِنًا فَقَالَ -: أَلاَ وَقُولُ الزُّوْرِ)). قَالَ: فَمَا زَالَ يُكُرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيتَهُ سَكَتَ. وَقَالَ إسْمَاعِيْلُ بْنْ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا الْـجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غَبْدُ الرُّحْمَنِ .

(۲۲۵۲) مم سے مدد نے بیان کیا کما ہم سے بشرین مفضل نے بیان کیا کما ہم سے جریری نے بیان کیا ان سے عبدالرحلٰ بن ابی كره ف اور ان سے ان كى باب في بيان كياكه رسول الله مائي يام في فرمایا کیا میں تم لوگوں کو سب سے بوے گناہ نہ بتاؤں ؟ تین بار آپ نے ای طرح فرمایا۔ محلب نے عرض کیا اس یارسول الله! آپ نے فرمایا' الله کاکسی کو شریک محمرانا' مال باب کی نافرمانی کرنا' آپ اس وتت تك نيك لكائے ہوئے تھے ليكن اب آپ سيدھے بيٹھ گئے اور فرمایا 'بال اور جھوٹی گواہی بھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت ساتھ اللہ نے اس جملے کو اتن مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش! آپ خاموش ہو جاتے۔ اساعیل بن ابراہیم نے بیان کیا ان سے جربری نے بیان کیا ا اوران سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا۔

[أطرافه في: ٢٧٩٥، ٣٧٢٦، ٤٧٢٢،

آب کو بار باریہ فرمانے میں تکلیف ہو رہی تھی ' محابہ نے شفقت کی راہ سے بید جابا کہ آپ بار بار فرمانے کی تکلیف نہ اٹھائیں۔ خاموش ہو رہیں جبکہ آپ کی بار فرما چکے ہیں۔ علماء نے گناہوں کو صغیرہ اور کیرہ دو قسموں میں تقتیم کیا ہے 'جس کے لئے دلائل بت

17919

س - کھ کا ایا خیال ہے کہ صغیرہ گناہ کوئی نہیں ، گناہ سب ہی کبیرہ بن ۔ امام غزالی فرماتے بن الکار الفرق بین الکبیرة والصغیرة لا بلیق بالفقید لینی وین کی سمجھ رکھنے والوں کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کے فرق کا انکار کریں۔ آپ نے جھوٹی گواہی کو بار بار اس لئے ذکر فرمایا کہ یہ بہت ہی بواگناہ ہے۔ اور بہت سے مفاسد کا پیش فیمہ 'آپ کا مقصد تھا کہ مسلمان برگز اس کا ار تکاب نه کرس۔

> ١ ١ – بَابُ شَهَادَةِ الْأَعْمَى وَأَمْرِهِ وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ

وَقَبُولِهِ فِي التَّاذِيْنِ وَغَيْرِهِ . وَمَا يُعْرَفُ بِالأَصْوَاتِ. وَأَجَازَ شَهَادَتُهُ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاء. وَقَالَ الشُّعْبِيُّ: تَجُوزُ شَهَادَٰتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلاً. وَقَالَ الْحَكَمُ: رُبُّ شَيْءٍ تَجُوزُ فِيْهِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسِ لَوْ شَهِدَ عَلَى شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهُ؟ وَكَانَ أَبْنُ عَبَّاسِ يَبْعَثُ رَجُلاً، إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ. وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَإِذَا قِيْلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكَفْتَينِ. وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارِ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَعَرَفَت صَوتِي، قَالَتْ سُلَيْمَان؟ ادْخُلْ **فَإِنَّكَ مَمْلُوكَ مَا بَقِيَ عَلَيْك شَيْء.** وَأَجَازَ سَمُرةُ بْنُ جُنْدُبِ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنتقِبَة.

باب اندھے آدمی کی گواہی اور اس کے معاملہ کابیان اور اس کااپنا تکاح کرنایا کیس دو سرے کا تکاح کرانا کیا اس کی خرید و فروخت یا اس کی اذان وغیرہ جیسے امامت اور اقامت بھی اندھے کی درست ہے ای طرح اندھے کی گواہی ان تمام امور میں جو آواز ہے مستجھے جاسکتے ہوں۔ قاسم ، حسن بھری ابن سیرین ، زہری اور عطاء نے بھی اندھے کی گواہی جائز رکھی ہے۔ امام شعبی نے کما کہ اگروہ ذہین اور سجھدار ہے تو اس کی گواہی جائز ہے۔ تھم نے کما کہ بہت سی چیزوں میں اس کی گواہی جائز ہو سکتی ہے۔ زہری نے کہاا چھا بتاؤ اگر ابن عباس بن الله كسى معامله ميس كوابي ديس توتم اسے رد كريكتے ہو؟اور ابن عباس بواللهُ (جب نابينا مو كئ تص تو) سورج غروب مونے ك وقت ایک شخص کو بھیجے (تاکہ آبادی سے باہر جاکر دیکھ آئیں کہ سورج پوری طرح غروب ہو گیایا نمیں اور جب وہ آ کر غروب ہونے كى خروية تو) آپ افطار كرتے تھے۔ اى طرح آپ طلوع فجرك متعلق پوچھے اور جب آپ سے کماجاتا کہ ہاں فجر طلوع ہو گئ تو دو رکعت (سنت فجر) نماز برصد سلیمان بن بیار روافد نے کما کہ عائشہ انسول نے میری آواز پیچان لی اور کماسلیمان اندر آجاد کیونکہ تم غلام ہو۔ جب تک تم پر (مال كتابت ميں سے) كچھ بھى باقى رہ جائے گا۔ سمرہ بن جندب ٹے نقاب پوش عورت کی گواہی جائز قرار دی تھی۔

سیرے عطاء کے اثر کو اثرم نے وصل کیا۔ قطلانی نے کما مالکیہ کا یمی ندہب ہے کہ اندھے کی گواہی قول میں اور بسرے کی گواہی فعل میں درست ہے۔ اور گواہ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ آئکھوں والا اور کانوں والا ہو۔ اور حضرت عبدالله بن عباس جہن کے اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا اس آدی کا نام معلوم نہیں ہوا۔ اس اثر سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اندھا اپنے معاملات میں دوسرے آدی پر اعماد کر سکتا ہے حالائکہ وہ اس کی صورت نہیں دیکھا۔ سلیمان بن بیار فدکور حضرت عائشہ کے غلام تھے اور حضرت عائشہ غلام سے پردہ کرنا ضروری نمیں جانتی تھیں خواہ اپناغلام ہو یا کسی اور کا۔ سلیمان بن سیار مکاتب تھے۔ ان کابدل کتابت ابھی ادا نمیں ہوا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب تک بدل کتابت میں سے ایک پیہ بھی تھے پر باتی ہے تو غلام بی سمجما جائے گا۔ نقاب ڈالنے والی عورت

کا نام معلوم نهیں ہوا۔ (وحیدی)

٧٦٥٥ حَدُّلْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْن مَيْمُونِ قَالَ أَخْبَرَنَا لِمِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَاهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﴿ رَجُلاً يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ((رَحِمَهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كُذَا وَكُذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا)). وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ ا أَهُ عَنْ عَالِشَةً: ((تَهَجُّدُ النَّبِي ﴿ فِي يَيْتِي، فَسَمِعَ صَوتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَصَوْتُ عَبَّادِ هَذَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا)).

(٢١٥٥) م سے محد بن عبيد بن ميمون نے بيان كيا كما م كوعيلى بن یونس نے خردی' انہیں ہشام نے' انہیں ان کے باپ نے' اور ان ے عائشہ رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ن ایک مخض کومسجد میں قرآن پڑھتے ساتو فرمایا کہ ان پر الله تعالی رحم فرمائے مجھے انہوں نے اس وقت فلاں اور فلاں آیتیں یاد دلادیں جنہیں میں فلال فلال سورتوں میں سے بھول گیا تھا۔ عبادین عبداللہ وایت میں عائشہ سے میں است میں عائشہ سے میہ زیادتی کی ہے کہ نبی کریم مان اللہ نے میرے گھریس تہور کی نماز پڑھی۔ اس وقت آپ نے عباد بڑاللہ کی آواز سنی کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے پوچھاعائشہ! کیا يد عبادكي آواز ہے؟ ميس نے كماجي بال! آپ نے فرمايا اے الله! عبادير رحم فرما ـ

[أطرافه في: ۲۲۰۰، ۳۸، ۲۵،۰۰، ۵۰۲۲].

اس مدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ظاہر ہے کہ آنخضرت سائے کیا نے عبداللہ بن بزید یا عباد کی صورت نہیں دیکھی۔ صرف آواز سی اور اس پر اعماد کیا' تو معلوم موا که اندها آدمی بھی آواز س کر شمادت دے سکتا ہے۔ اگر اس کی آواز پیچان ہو۔ امام زہری میں بتلا رہے ہیں کہ نابینا کی گوائی قبول ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عباس جھن ہیں۔ بھلا یہ ممکن ہے کہ نابینا ہونے کی وجہ سے کوئی ان کی گواہی قبول نہ کرے۔

٢٦٥٦ حَدُّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةً قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ غَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﴿ : ((إِنَّ بِلاَّلاَّ يُؤَذِّنُ بِلَيْلِ، لَكُلُوا وَاشْرَبُوا خَتَّى يُؤَذَّنَّ - أَوُّ قَالَ : حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ - ابْنِ أُمَّ مَكْتُومِ)) وَكَانَ ابْنُ أُمَّ مَكْتُومٍ رَجُلاً أَعْمَى

(٢٧٥٧) م سے مالک بن اساعیل نے بیان کیا کمامم سے عبدالعزیز بن ائی سلمہ نے بیان کیا کما ہم کو ابن شاب نے خردی سالم بن عبداللہ سے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ رسول كريم صلى الله عليه وسلم في فرمايا البال بنافر رات ميس اذان دیتے ہیں۔ اس لئے تم لوگ سحری کھائی سکتے ہو یہاں تک کہ (فجر کے لئے) دو سری اوان بکاری جائے۔ یا (یہ فرمایا) یمال تک کہ عبداللہ ابن ام المتوم كي اذان من لو- عبدالله ابن ام كمتوم رضى الله عنه تابيناتي اور جب تک ان سے کمانہ جاتا صبح ہو گئی ہے 'وہ اذان نہیں دیتے 138

لا يُؤَذُّنْ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ: أَصْبَحْتَ.

[راجع: ٦١٧]

اس صدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ لوگ ابن ام مکتوم بڑاتُر کی اذان پر اعتماد کرتے 'کھانا پینا چھوڑ دیتے۔ حالا نکہ وہ نابینا تھے۔ اس سے بھی نابینا کی گواہی کا اثبات مقصود ہے اور ان لوگوں کی تردید جو نابینا کی گواہی قبول نہ کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔

ès

(۱۹۵۵) ہم سے زیاد بن کی نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن وروان نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن وروان نے بیان کیا عبداللہ بن ابی ملیکہ سے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے یمال چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے باپ مخرمہ رائلہ علیہ و سلم کے یمال چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے باپ مخرمہ مکن ہے آپ ان میں سے کوئی مجھے بھی عنایت فرمائیں۔ میرے والد ممکن ہے آپ ان میں سے کوئی مجھے بھی عنایت فرمائیں۔ میرے والد رحضور اکرم ماتی ہے گھر پہنچ کر) دروازے پر کھڑے ہو گئے اور باتیں کرنے گئے۔ آپ ن کی آواز پہان کی اور باہر تشریف لائے ایک کرنے بات کی تابعی تھی آپ اس کی خوبیاں بیان کرنے گئے۔ اور فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے ہی لئے الگ کر رکھی تھی موف تمہارے ہی لئے۔

آ پہر من اللہ ماحب فرماتے ہیں فان فیہ انه اعتمد علی صوته قبل ان یوی شخصه لینی اس حدیث سے مسلہ یوں ثابت ہوا کہ سیست النہ میں است کرنے ہوئے کے مسلہ یوں ثابت ہوا کہ سیست آخضرت میں کی اس کے آئے تو معلوم ہوا کہ اندھا آدی بھی آواز سے تو شمادت دے سکتا ہے اگر اس کی آواز پیچائتا ہو۔ اس سے آخضرت میں کی غراء پروری بھی ظاہر ہے کہ آپ غریوں کا کس حد تک خیال فرماتے تھے۔ میں ہے۔

باب عورتوں کی گواہی کابیان

اور (سوره بقره میس) الله تعالی کا فرمانا که ''اگر دو مرد نه بهوں تو ایک مرد اور دوعور تیس (گواہی میں پیش کرو)

(۲۲۵۸) ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا 'انہوں نے کہاہم کو حجہ بن جعفر نے خبردی 'انہیں عیاض جعفر نے خبردی 'انہیں عیاض بن عبد اللہ نے اور انہیں ابو سعید خدری بڑا تھ نے کہ نبی کریم ماٹی ہے نے فرمایا 'کیاعورت کی گواہی مردکی گواہی کے آدھے کے برابر نہیں ہے ؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یمی تو ان کی عقل ہے ؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یمی تو ان کی عقل

١٢ - بَابُ شَهَادَةِ النّسَاء

وَقُولِهِ تَعَالَى: ﴿ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلِّ وَامْرَأَتَانَ ﴾ [البقوة: ٢٨٧] مريمَ أخْبَرَنَا البنُ أبي مَوْيَمَ أخْبَرَنَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عَيْاضٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أبي سَعِيْدٍ اللهِ عَنْ اللهِ اللهِ عَنْ اللهِ عَلَيْ اللهِ عَنْ اللهِ عَلَيْ اللهِ

شَهَادَةِ الرُّجُلِ؟ قُلْنَ بَلَى. قَالَ: فَلَلِكَ مِنْ كَانْقُصَان ٢-

نُقْصَانِ عَقْلِهَا)). [راجع: ٣٠٤]

جب تو اللہ تعالی نے دو عورتوں کو ایک مرد کے برابر قرار دیا۔ تمام محکاء کا اس پر انقاق ہے کہ عورت کی خلقت بہ نبت مرد کے ضعیف ہے۔ اس کے قوئی دمافیہ بھی جسمانی قوئی کے طرح مرد سے کزور ہیں۔ اب اگر شاذونادر کوئی عورت ایس نکل آئی کہ جس کی جسمانی یا دمافی طاقت مردوں سے زیادہ ہو تواس سے اکثری فطری قاعدے میں کوئی خلل نہیں آ سکا۔ یہ صحیح ہے کہ تعلیم سے مرد اور عورت کے قوئی دمافی میں اس طرح ریاضت اور کرت سے قوائے جسمانی میں ترقی ہو گئی ہے۔ گرکی حال میں عورت کی صنف کی فضیلت مرد کے صنف پر ظابت نہیں ہوئی۔ اور جن لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ تعلیم اور ریاضت سے عورتی مردوں پر فضیلت حاصل کر سمتی ہیں۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ اس لئے کہ بحث نوع ذکور اور نوع نواں میں ہے نہ کی خاص محض نہ کریا موثن میں۔ قبطلانی نے کہا کہ رمضان کے چاند کی روایت میں ایک محض کی شمادت کافی ہے اور اموال کے دعادی میں ایک گواہ اور مدی کی قشم پر فیصلہ ہو سکتا ہے ای طرح اموال اور حقوق میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شمادت پر بھی اور حدود' نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شمادت پر بھی اور حدود' نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شمادت بر بھی اور حدود' نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شمادت بر بھی اور حدود' نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شمادت بر بھی اور حدود' نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شمادت بر بھی اور حدود' نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شمادت بر بھی اور حدود' نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شمادت بر بھی اور حدود' نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شمادت بر بھی اور حدود' نکاح اور قصاص میں

حضرت امام شافعیؓ نے اپنی محترمہ والدہ کا واقعہ بیان کیا کہ وہ مکہ شریف کی ایک عدالت میں ایک عورت کے ساتھ پیش ہوئیں۔ تو حاکم نے امتحان کے طور پر ان کو جدا جدا کرنا چاہا۔ فوراً اُنہوں نے کما کہ ایبا کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے ﴿ اَنْ تَصِنلَّ اِخْدَاهُمَا فَتَذَكِّرَ اِخْدُهُمَا الْاُخْرٰی ﴾ (البقرة : ۲۸۲) ان دوگواہ عورتوں میں سے اگر ایک بھول جائے تو دو سری اس کو یاد ولا دے اور بیہ جدائی کی صورت میں ناممکن ہے۔ حاکم نے آپ کے استدلال کو تشلیم کیا۔

نهادة والإماء والعبيد بانديون اورغلامون كي كوابي كابيان

اور حضرت انس بڑا تھ نے کہا کہ غلام اگر عادل ہے تو اس کی گواہی جائز ہے، ابن ہے، شریح اور زرارہ بن اوفی نے بھی اسے جائز قرار دیا ہے۔ ابن سیرین نے کہا کہ اس کی گواہی جائز ہے، سوا اس صورت کے جب غلام اپنے مالک کے حق میں گواہی دی۔ (کیونکہ اس میں مالک کی طرفداری کا احتمال ہے) حسن اور ابر ہیم نے معمولی چیزوں میں غلام کی گواہی کی اجازت دی ہے۔ قاضی شریح نے کہا کہ تم میں سے ہر شخص غلاموں اور باندیوں کی اولاد ہے۔

ساس الله الله الله المناع والفييلو وقال أنس : شهادة الفيد جائزة إذا كان عدلاً. وأجازة شريع وزرارة بن أوفى. وقال ابن سيرين: شهادته جائزة إلا العبد لسيده. وأجازة المحسن وإبراهيم في الشيء التافه. وقال شريع: كُلُكُمْ بنو عيد وإماء.

مطلب سے کہ تم سب اللہ کے لونڈی غلام ہو اور اللہ ہی کے لونڈی غلاموں کی اولاد ہو' اس لئے کسی کو کسی پر فخر کرنا جائز نسیں ہے۔ ہمارے امام احمد بن حنبل نے اس کے موافق حکم دیا ہے کہ لونڈی غلام کی جب وہ عادل اور ثقتہ ہوں گواہی مقبول ہے۔ گر ائمہ ثلاثہ نے اس کو جائز نہیں رکھا۔ حضرت امام بخاری لونڈی غلاموں کی شمادت جب وہ عادل ثقہ ہوں ثابت فرما رہے ہیں۔ ترجمہ الباب میں نقل کردہ آثار سے آپ کا معا بخولی ثابت ہو تا ہے۔

٢٦٥٩ حَدَّثْنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ
 جُرَيْجِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةً عَنْ عُقْبَةً بْنِ

(٣٦٥٩) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کما ہم سے ابن جرت کے نے وہ ابن الی ملیکہ سے ان سے عقبہ بن حارث بن اللہ نے (دو سری سند) امام

الْحَارِثِ ح. وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ قَالَ: صَدَّتَنِي قَالَ: صَدَّتَنِي عَلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّتَنِي عَلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّتَنِي عَلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّتَنِي عَقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ: أَنَّهُ عَقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ: أَنَّهُ فَجَاءَتْ أَمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ، قَالَ فَجَاءَتْ أَمَّةً . سَودَاءُ فَقَالَتْ: قَدْ فَجَاءَتْ أَمَّةً . سَودَاءُ فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا. فَذَكَوْتُ ذَلِكَ لِلنّبِي اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ الللّ

بخاری نے کہ اور ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم سے یکیٰ
بن سعید نے بیان کیا ان سے ابن جر بخ نے بیان کیا کہ ہیں نے ابن
ابی ملیکہ سے سنا کہ اکہ جھ سے عقبہ بن حارث بڑا تھ نے بیان کیا کہ ہیں اب کیا اللہ کہا کہ اس کے بیان کیا کیا اللہ کہا کہ ایس نے یہ حدیث ان سے سن کہ انہوں نے ام یکیٰ بنت ابی المباب سے شادی کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھرا یک سیاہ رنگ والی باندی آئی اور کہنے گئی کہ میں نے تم دونوں کو دووہ پلایا ہے۔ میں نے ہم رونوں کو دووہ پلایا ہے۔ میں نے پھرلیا ہی مدا ہو گیا۔ میں نے پھرلیا ہی سامنے جاکراس کاذکر کیا تو آپ نے سامنے جاکراس کاذکر کیا تو آپ نے سامنے جاکراس کاذکر اس عورت نے تادیا ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودہ پلایا تھا۔ چنانچہ اس عورت نے تادیا ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودہ پلایا تھا۔ چنانچہ اس نے تادیا ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودہ پلایا تھا۔ چنانچہ آپ نے انہیں ام یکی کوانے ساتھ رکھنے سے منع فرادیا۔

اس حدیث میں ذکر ہے کہ ایک لونڈی کی شادت آنخضرت النہ کیا نے قبول فرمائی اور اس کی بنا پر ایک محابی عقبہ بن حارث اور ان کی عورت میں جدائی کرا دی' معلوم ہوا کہ لونڈی غلاموں کی شادت قبول کی جاسحتی ہے' جو لوگ اس کے خلاف کہتے ہیں ان کا قول درست نہیں :

## ١٤ - بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

٢٦٦٠ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
 سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةً عَنْ عُقْبَةَ بْنِ
 الْحَارِثِ قَالَ: ((تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَجَاءَتِ
 امْرَأَةً فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ
 النبي قَلْ فَقَالَ: وَكَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ؟ دَعْهَا
 عَنْكَ. أَوْ نَحْوَهُ)). [راجع: ٨٨]

## باب دودھ کی مال کی گواہی کابیان

(۲۷۲۹) ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا عمر بن سعید سے 'وہ ابن ابی ملیکہ سے 'ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی تھی۔ پھر ایک عورت آئی اور کھنے گئی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ اس لئے میں نبی کریم میں ہے ایک ہی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تہمیں بتا دیا گیا (کہ ایک ہی عورت تم دونوں کی دودھ کی مال ہے) تو پھر اب اور کیا صورت ہو سکتی ہے۔ ابی بیوی کو اپنے سے جدا کر دے یا ای طرح کے الفاظ آپ نے فرمائے۔

معلوم ہوا کہ رضاع کے بارے میں ایک ہی عورت مرضعہ کی شادت کافی ہے جیسا کہ اس مدیث سے ظاہر ہے' اس سے مرضعہ کی شمادت کا بھی اثبات ہوا۔

١٥ - بَابُ تَعْدِيْلِ النَّسَاءِ بَعْضِهِنَ
 بَعْضًا

باب عورتوں کا آپس میں ایک دو سرے کی انچھی عادتوں کے بارے میں گواہی دینا

(۲۲۲۱) ہم سے ابو رہیج سلیمان بن داؤد نے بیان کیا' امام بخاری نے کما کہ اس مدیث کے بعض مطالب جھ کو امام احمد بن یونس نے سمجائے۔ کماہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا ان سے ابن شماب زہری نے بیان کیا' ان سے عروہ بن زبیر' سعید بن مسیب' علقمہ بن وقاص لین اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتب نے اور ان سے نی کریم من زوجه مطرو حفرت عائشہ وی فیان نے وہ قصہ بیان کیا ،جب تهمت لگانے والوں نے ان پر تهمت لگائی لیکن الله تعالی نے خود انسیس اس سے بری قرار دیا۔ زہری نے بیان کیا (کہ زہری سے بیان كرف والے 'جن كاسنديس زہرى كے بعد ذكر ہے) تمام راويوں نے عائشه رفي في اس حديث كاايك ايك حصد بيان كياتها ، بعض راويول کو بعض دوسرے راوبوں سے حدیث زیادہ یاد تھی اور وہ بیان بھی زیادہ بمتر طریقہ یر کر سکتے تھے۔ بسرحال ان سب راویوں سے میں نے یہ حدیث بوری طرح محفوظ کرلی تھی جے وہ عائشہ رہی آفیا سے بیان كرتے تھے۔ ان راويوں ميں برايك كى روايت سے دو سرے رادى کی تقدیق ہوتی تھی۔ ان کابیان تھا کہ عائشہ رہی ای کمارسول اللہ ملی ہے بسر سفر میں جانے کا ارادہ کھرتے تو اپنی بیوبوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کاپانسہ نکلنا سفر میں وہی آپ کے ساتھ جاتی۔ چنانچہ ایک غزوہ کے موقع جس میں آپ بھی شرکت کر رہے تھ ای نے قرع ولوایا اور میرا نام نکلا۔ اب میں آپ کے ساتھ تھی۔ یہ واقعہ یدے کی آیت کے نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ خیریں ایک ہودج میں سوار رہتی' اس میں ہیٹھے بیٹھے مجھ کو اتارا جاتا تھا۔ اس طرح ہم چلتے رہے۔ پھرجب رسول الله سائيل جمادے فارغ موكروايس موك اور ہم مدینہ کے قریب پہنے گئے تو ایک رات آپ نے کوچ کا اعلان كروايا - مين ميه حكم سنتے عى الحلى اور الشكر سے آگے براھ كنى - جب حاجت سے فارغ ہوئی تو کجاوے کے پاس آگئی۔ وہاں پہنچ کر جو میں نے اپنا سینہ شولا تو میرا عفار کے کالے گینوں کا بار موجود سیل تھا۔ اس لئے میر، وہاں دوبارہ مینی (جمال قضاء حاجت کے لئے گئی تمی)

٧٦٦١ حَدُّثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ - وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ أَحْمَدُ - قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَن ابْن شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصِ اللَّيْثِيُّ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْن عُتْبَةً عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوجَ النَّبِيُّ اللَّهِ حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِنْهُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدَيْثِهَا- وَبَعْضُهُمْ أَوْعَى مِنْ بَغْض وَأَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا – وَوَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةً، وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدُّقُ بَعْضًا. زَعْمُوا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((كَانْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيُّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِيٍّ فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَهْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابَ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِ وَأُنْزَلُ فِيْهِ. فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنُونَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ آذَنْ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ، فَقُمْتُ حِيْنَ آذَنُوا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأَنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرُّحْلِ ۚ فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِيْ مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاوَهُ.

اور میں نے ہار کو تلاش کیا۔ اس تلاش میں دریہو گئی۔ اس عرصے میں وہ اصحاب جو مجھے سوار کراتے تھے' آئے اور میرا مودج اٹھا کر میرے اونث ير ركه ديا۔ وه يي سمجھ كه ين اس ين بيشي عول - ان دنول عورتیں ہلی بھلکی ہوتی تھیں ' بھاری بھر کم نہیں۔ گوشت ان میں زیادہ نہیں رہتا تھا کیونکہ بہت معمولی غذا کھاتی تھیں۔ اس لئے ان لوگوں نے جب مودج کو اٹھایا تو اسیس اس کے بوجھ میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوا۔ میں یول بھی نو عمر ائر کی تھی۔ چنانچہ اصحاب نے اونٹ کو ہانک دیا اور خود بھی اس کے ساتھ چلنے لگے۔ جب اشکر روانہ مو چكا تو مجصے اپنا بار ملا اور ميں يزاؤكى جكه آئى۔ ليكن وہال كوئى آدى موجود نه تفاد اس لئے میں اس جگه مئی جمال پہلے میرا قیام تفاد میرا خیال تھاکہ جب وہ لوگ مجھے نہیں پائیں گے تو بہیں لوث کے آئیں ك- (انى جكه پنني كر) ميں يوں بى جيشى بوئى تقى كه ميرى آكھ لگ مئى اور ميس سوكى- صفوان بن معطل سلمى ثم زكوانى بنافية الشكرك پیچیے تھے (جو لشکریوں کی گری پڑی چیزوں کو اٹھا کر انہیں ان کے مالک تک پنچانے کی خدمت کے لئے مقرر تھے) وہ میری طرف سے . گزرے توایک سوئے ہوئے انسان کاسابیہ نظریز ااس لئے اور قریب بنچ - برده کے عکم سے پہلے وہ مجھے رکھ چکے تھے۔ ان کے اٹاللہ بڑھنے ے میں بیدار ہو گئی۔ آخر انہوں نے اپنا اونٹ بھلیا اور اس کے ا گلے یاؤں کوموڑ دیا (تاکہ بلاکسی مدد کے میں خود سوار ہوسکوں) چنانچہ میں سوار ہوگئ اب وہ اونٹ پر جھے بھائے ہوئے خوداس کے آگے آگے جلنے لگے۔ ای طرح ہم جب اشکرے قریب بنیج تو لوگ بھری دوسريس آرام كے لئے پراؤ ڈال كچے تھے۔ (اتن بى بات تھى جس كى بنیادیر) جے ہلاک ہوناتھاوہ ہلاک ہوا اور تہمت کے معاملے میں پیش بیش عبدالله بن ابی این سلول (منافق) تھا۔ پھر ہم مدینہ میں آ گئے اور میں ایک مینے تک بیار رہی۔ تهمت لگانے والوں کی باتوں کاخوب چرچا ہو رہاتھا۔ این اس باری کے دوران مجھے اس سے بھی براشبہ ہو اتھا كه ان دنول رسول الله ما الله ما كاوه لطف و كرم بهي مين نهيس ديمتي

فَأَقْبُلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيْرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكُبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيْهِ، وَكَانَ النَّسَاءُ إذَا ذَلِكَ بِحَفَاقًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللُّحْمُ. وَإِنَّمَا يَأْكُلُنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطُّعَام فَلَمْ يَسْتَنْكِر الْقَومُ حِيْنَ رَفَعُوهُ ثِقَلَ الْـهَوْدَج فَاحْتَمَلُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةً السَّنَّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَهِ اسْتَمَرُ الْجَيْشُ، فَجنْتُ مَنْزَلَهُمْ وُلَيْسَ فِيْهِ أَحَدٌ، فَأَمَمْتُ مَنْزَلِي الَّذِيْ كُنْتُ بِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونَني فَيَرْجِعُونَ إِلَيِّ. فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبْتني عَيْنَايَ فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطِّل السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذُّكُوانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إنسان نَائِمٌ، فَأَتَانِيْ، وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ باسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلْتَهُ فَوطِيءَ يَدَهَا فَرَكِبُتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلةَ حَتَى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَوْلُوا مُعَرِّسِيْنَ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الإفْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيَ ابْنُ سَلُولَ. فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُونَ مِن قَوْلِ أَصْحَابِ الإِفْكِ، وَيَرِيْبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لاَ أَرَى مِنَ النَّبِيِّ اللَّهِ اللطفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِيْنَ أَمْرَضُ، إِنَّمَا يَدْخُلُ فَبُسَلَّمُ ثُمُّ يَقُولُ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) لأَ

تقى جن كامشاہره اپنى بچىلى بياريوں ميں كر چكى تقى۔ پس آپ گھر ميں جب آتے تو سلام کرتے اور صرف اتا دریافت فرما لیتے مزائے کیا ب ؟ جو باتيں تهمت لگانے والے بھيلا رہے تھے ان ميں حے كوئى بات مجھے معلوم نہیں تھی۔ جب میری صحت کچھ ٹھیک ہوئی تو (ایک رات) میں ام مطح کے ساتھ مناصع کی طرف گئی۔ یہ ہماری تضاء حاجت کی جگہ تھی' ہم یمال صرف رات ہی میں آتے تھے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب ابھی ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء شیں ب تھے۔ میدان میں جانے کے سلطے میں (قضاء حاجت کے لئے) مارا طرز عمل قديم عرب كي طرح تها مين اور ام مطح بنت آني رجم چل رہے تھے کہ وہ اپن چادر میں الجھ کر گریٹیں اور ان کی زبان سے نکل گیا، مسطح برباد ہو۔ میں نے کما ، بری بات آپ نے این زبان سے نکالی ایسے مخص کو برا کہ ربی ہیں آپ ،جو پدر کی اڑائی میں شریک تھا۔ وہ کئے لگیں'اے!جو کچھ ان سب نے کماہےوہ آپ نے سب سنا ، پھرانہوں نے تھمت لگانے والوں کی ساری باتیں سائیں اور ان باتن کو س کر میری بیاری اور برده گئی۔ میں جب اپنے گھرواپس ہوئی تورسول الله الله الله الدر تشريف لائه اوروريافت فرمايا مزاج كيهاب ؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے والدین کے یمال جانے کی اجازت ویجے۔ اس وقت میرا ارادہ سے تھا کہ ان سے اس خبر کی تحقیق روں گی۔ آنخضرت ملی الم نے مجھے جانے کی اجازت دے دی اور میں جب گھر آئی تو میں نے اپنی والدہ (ام رومان) سے ان باتوں کے متعلق یو چھا' جو لوگوں میں چھلی ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا' بیل اس طرح کی باتوں کی پروانہ کر' خدا کی قتم! شاید ہی ایسا ہو کہ تجھ جیسی حسین و خوبصورت عورت کسی مرد کے گھر میں ہو اور اس کی سو کنیں بھی ہوں' پھر بھی اس طرح کی باتیں نہ چھیلائی جایا کریں۔ میں نے کما سجان الله! (سوکنوں کا کیا ذکر) وہ تو دو سرے لوگ اس طرح کی ہاتیں كررہے ہيں۔ انہول نے بيان كياكہ وہ رات ميں نے وہ رائرى ' صبح تک میرے آنسونہیں تقمتے تھےاور نہ نیند آئی۔ مبح ہوئی تورسول

أَشْعُرُ بِشَيء مِنْ ذَلِكَ حَنَّى نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَناصِعِ مُتَبِرُّزُنَا، لاَ نَخْرُجُ إِلاَّ لَيْلاً إِلَى لَيْل، وَٰذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرَ ِ الْغَرَبِ الْأُولَ فِي الْبَرِّيةِ أَوْ فِي النَّنزُّه. فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَح بِنْتُ أَبِي رُهُم نَمْشِيْ، فَعَثَرَتُ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ. فَقُلْتُ لها: بنس مَا قُلْتِ ، أَتسبينَ رَجُلاً شَهدَ بَدُرا؟ فَقَالَتْ: يَا هَنْتَاهُ، أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا: فَأَخْبَرَتْنِي بِقُولِ أَهْلِ الإِفْكِ، فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرَضِي. فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلُّمَ فَقَالَ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) فَقُلْتُ: انْذَنْ لَيْ إِلَى أَبُوَيُّ - قَالَتْ: وَأَنَا حِيْنَئِذٍ أُرِيْدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا - فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَتَيْتُ أَبَوَيٌ ، فَقُلْتُ لأُمِّي: مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَّيَّةُ ، هَوَّنِي عَلَى نَفْسِكِ الشَّأْنُ، فَوَا اللهَ لَقَلُّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيْنَةٌ عِنْدَ رَجُنِ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلاَّ أَكْثِرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسِ بهَذَا؟ قَالَتْ: فَبتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلاَ أَكْتَحِلُ بنَوم. ثُمُّ أَصْبَحْتُ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ اللهِ عَلِيٌّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَسَامَةً بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْنَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِي فِرْاق

الله طاليم في يوى كوجدا كرنے كے سلسلے ميں مشورہ كرنے ك لئے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید و می افیا کیونکہ وی (اس سلط مين) اب تك نهيل آئي تقي - اسامه والله كو آب كي بيويون ے آپ کی محبت کاعلم تھا۔ اس لئے اس کے مطابق مشورہ دیا اور کما' آپ کی بیوی یارسول الله! والله ' ہم ان کے متعلق خیر کے سوا اور كي نيس جائة - حفرت على والله في ما يرسول الله! الله تعلل في آپ ير كوئى تنكى نهيں كى ہے ، عورتي ان كے سوا بھى بت بي ـ باندی سے بھی آپ دریافت فرالیجے 'وہ مجی بات بیان کریں گی۔ چنانچہ رسول الله مليد من بريه رفي في الله الدي عائشه رفي في كل خاص خادمه مقى) اور دريافت فرمايا 'بريره! كياتم في عائشه من كوئى اليي چزديمى ہے جس سے تہیں شبہ ہوا ہو۔ بربرہ وہی ہیانے عرض کیا، نہیں اس ذات کی فتم جسنے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ مسن ان میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس کاعیب میں ان پرلگاسکوں۔ اتنی بات ضرور ہے کہ وہ نو عمراؤی ہیں آٹا گوندھ کر سوجاتی ہیں چر بکری ہو کر عبداللہ بن الى ابن سلول كے بارے ميں مدد جاتى۔ آپ نے فرمایا 'ایک ایے محض کے بارے میں میری کون مدد کرے گاجس کی اذیت اور تکلیف وی کاسلسلہ اب میری یوی کے معاملے تک پہنچ چکا ہے۔ اللہ کی فتم 'اپنی ہوی کے بارے میں خیر کے سوا اور کوئی چیز مجھے معلوم نہیں۔ پر نام بھی اس معاطے میں انہوں نے ایک ایے آدمی کالیا ہے جس کے متعلق بھی میں خیر کے سوا اور پچھ نہیں جانتا۔ خود میرے گرمیں جب بھی وہ آئے ہیں تو میرے ساتھ ہی آئے۔ (ب س كر) سعد بن معاذ بناتي كرك بوت اور عرض كيا يارسول الله! والله میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ مخص (جس کے متعلق تہمت لگانے کا آپ نے اشارہ فرملیا ہے) اوس قبیلہ سے ہو گاتو ہم اس کی گردن مار دیں گے (کیونکہ سعد بڑاٹھ خود قبیلہ اوس کے سردار تھے) اوراگروہ خزرج كا آدى موا'تو آب ميس عكم ديں 'جو بھى آپ كا عكم

أَهْلِهِ، فَأَمَّا أَسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ أَمَامَةُ: أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَلاَ نَقْلَمُ وَاللهِ الاَّ خَيْرًا. وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ، وَالنَّسَاءُ سِوَاهَا كَلِيْرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقُكَ. فَدَعَا رَسُولُ اللهِ 🦓 بَرِيْرَةَ فَقَالَ: ((يَا بَرِيْرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيْهَا شَيْئًا يُرِيْبُكِ؟)) فَقَالَتْ بَرِيْرَةُ : لاَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بالْحَقّ، إنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ أَنْهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنُّ تَنَامُ عَنِ الْمَجِيْنِ فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَومِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ ا للهِ بْن أَبَيّ ابْن سَلُولَ، فَقَالَ رَسُولُ ا للهِ اللهُ: ((مَنْ يَعْذُرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَفَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي، فَوَ اللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلاً مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلاَّ خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إلا مَعِي)). فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَادِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَا وَاللهِ أَعْذُرُكَ مِنْهُ، إِنْ كَانَ مِنَ الأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْـخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيْهِ أَمْرَك. فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةً وَهُوَ سَيْدُ الْخَزْرَجِ - وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلاً صَالِحًا ، وَلَكِن احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ – فَقَالَ : كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ، وَاللهِ لاَ تَقْتُلهُ وَلاَ تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ. فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْر

فَقَالَ كَذَبْتَ لِعَمْرُ اللهِ، واللهِ لِنَقْتُلُنَّهُ، فَإِنُّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ. فَثَارِ الْحَيَّانِ الأوسُ وَالْحَزْرَجُ حَتَّى هَمُوا، وَرَسُولُ اللهِ ﴿ عَلَى الْمِنْهَ . فَنَزَلَ فَخَفْضَهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ. وَبَكَيْتُ يُومِي لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلاَ أَكْتَحِلُ بنُوم، فَأُصْبَحَ عندي أَبُوايَ وقد بَكَيت لَيْلَتَهُن ويومًا حَتَّى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقّ كَبدِيْ. قَالَتْ: فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَان عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذْ اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَار فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ 🕮 لَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَومِ لِيْلَ فَى مَا قِيْلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ مَكَثُ شَهْرًا لاَ يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ. قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ ثُمُّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَفَنِي عَنْكِ وَكَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بِرِيْنَةً فَسَيْبَرُنُكِ ا للهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلَمَمْتِ فَاسْتَهْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إَلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اغْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمُّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْدِ)) فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ 🚳 مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، وَقُلْتُ لاَبِي: أَجِبُ عَنَّى رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: وَا للهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ لأُمِّي: أَجِيْبِي عَنِّي رَسُولَ اللهِ ﴿ إِيْمَا قَالَ. قَالَتْ : وَا لِلَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ ا للهِ 🥮. قَالَتْ : وَأَنَا جَارِيَةٌ حِدِيْثِةُ السُّنُّ

ہو گاہم تقیل کریں گے۔ اس کے بعد سعد بن عبادہ بڑاتھ کھڑے ہوئے جو قبیلہ خزرج کے مردار تھے۔ حالائکہ اس سے پہلے اب تک بت صالح بتھے۔ لیکن اس وقت (سعد بن معاذ براتھ کی بات بر) حمیت سے غصہ ہو گئے تھے اور (معدین معاذ بہاتھ سے) کہنے لگے خدا کے دوام و بقا کی قتم! تم جموث بو لتے ہو' نہ تم اے قتل کر کتے ہو اور نہ تمارے اندراس کی طاقت ہے۔ پھراسید بن تفیر بوالتہ کھڑے ہوئے (سعد بن معاذ بن في يكيا زاو بعائى) اور كماً فداكى فتم! بم اس قل كرديں مج (اگر رسول الله ملي يم كا حكم ہوا) كوئى شبه نہيں رہ جاتا كه تم بھی منافق ہو۔ کیونکہ منافقوں کی طرفداری کر رہے ہو۔ اس پر اوس و خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور آگ برصنے ہی والے تھ کہ رسول الله طائع جو ابھی تک منبرر تشریف رکھتے تھے۔ منبرے اترے اور لوگوں کو نرم کیا۔ اب سب لوگ خاموش ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو گئے۔ میں اس دن بھی روتی ربى- نه ميرك آنو تقمة تح اورنه نيند آتى تقى- پرميرك پاس میرے ماں باپ آئے۔ میں دو راتوں اور ایک دن سے برابرروتی رہی تھی۔ ایسامعلوم ہو تا تھا کہ روتے روتے میرے دل کے عکرے ہو جائیں گے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مال باپ میرے پاس بیٹے ہوئے تھے کہ ایک انصاری عورت نے اجازت چاہی اور میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ ہم سب اسی طرح تھے کہ رسول الله طاق الدر تشریف لائ اور بیٹھ گئے۔ جس دن سے میرے متعلق وہ باتیں کی جارہی تھیں جو مجھی نہیں کی گئیں تھیں۔ اس دن سے میرے پاس آپ نہیں بیٹھے تھے۔ آپایک مینے تک انظار کرتے رہے تھے۔ لیکن میرے معاملے میں کوئی وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی۔ عائشہ رہی ہوائے بیان کیا کہ پھر آپ نے تشد بڑھی اور فرمایا عائشہ! تمهارے متعلق مجھے یہ یہ باتیں معلوم ہوئیں۔ اگرتم اس معاملے میں بری ہو تو اللہ تعالی بھی تمهاری برأت ظاہر كردے گااور اگرتم نے كناه كياہے تو الله تعالى سے مغفرت چاہو اور اس کے حضور توبہ کرو کہ بندہ جب اینے گناہ کاا قرار کرے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو منی آب نے این گفتگو خم کی میرے آنسواس طرح ختک ہو گئے کہ اب ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اینے باب سے کما كد آپ رسول الله النجام عصرے متعلق كئے۔ ليكن انهول ف كما ولله كى المجه نيس معلوم كه آخضرت النيام سع محص كياكمنا عَيْاجٌ - مِين في اين مل س كماكه رسول الله ما يَا في الح و يحمد فرمايا اس کے متعلق آنحضور ملی الم سے آپ بی کچھ کہتے انہوں نے بھی يى فرما ديا كه فتم الله كن إ محص معلوم نيس كه محص رسول الله من الله سے کیا کہنا چاہئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نو عمراز کی تھی۔ قرآن مجھے زیادہ یاد نہیں تھا۔ میں نے کما الله گواہ ہے ، مجھے معلوم ہوا کہ آب لوگوں نے بھی اوگوں کی افواہ سی ہیں اور آپ لوگوں کے دلوں میں وہ بات بیٹھ گئ ہے اور اس کی تصدیق بھی آپ لوگ کر چکے ہیں' اس لئے اب اگر میں کہوں کہ میں (اس بہتان سے) بری ہوں'اور الله خوب جانتا ہے کہ مین واقعی اس سے بری ہوں تو آپ لوگ میری اس معاملے میں تصدیق نہیں کریں گے۔ لیکن اگر میں (گناہ کو) اپنے ذمه لے اول عالا تکه الله تعلی خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں' تو آپ لوگ میری بات کی تصدیق کردیں گے۔ قتم اللہ کی! میں اس وقت این اور آپ لوگول کی کوئی مثال بوسف علائل کے والد (یعقوب علیہ السلام) کے سوانسیں پاتی کہ انہوں نے بھی فرمایا تھا 'دلیس صر جمیل" صربی بمترب اورجو کچھ تم کتے مواس معاملے میں میرا مدد گار اللہ تعالی ہے"۔اس کے بعد بستریر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کرلیا اور مجھے امید تھی کہ خود اللہ تعالی میری برأت کرے گا۔ لیکن میراید خیال بھی نہ تھا کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی۔ میری ایی نظرمیں حیثیت اس سے بہت معمولی تھی کہ قرآن مجید میں میرے متعلق کوئی آیت نازل ہو۔ ہال مجھے اتنی امید ضرور تھی کہ آپ کوئی خواب دیکھیں گے جس میں الله تعالی مجھے بری فرماوے گا۔

لاَ أَقْرَأَ كَثِيْرًا مِنَ الْقُرْآن، فَقُلْتُ: إنَّى وَا اللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِفْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بهِ النَّاسُ وَوَقَرَ فِيْ أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بهِ، وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيْنَةً – وَا لِلَّهُ يَعْلَمُ أنَّى لَبِرِيْنَةً - لاَ تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ، وَلَئِن اغْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ - وَاللَّهُ يَفْلَمُ أَنِّي بَرَيْئَةً - لَتُصَدُّقُنَّى. وَا للهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلاً إلا أَبَا يُوسُفَ إذْ قَالَ: ﴿ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَا اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ﴾. ثُمُّ تَحَوَّلُتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئنِيَ ا لله. وَلَكِنْ وَا اللهِ مَا ظُنَّنْتُ أَنْ يُنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحُيًّا، وَلَأَنَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَنَكَلُّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النُّوم رُؤْيًا تُبرُّنُني، فَوَ اللهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلاَ خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أَنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاء، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْفَرَقِ فِي يَومِ شَاتٍ. فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﴿ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أُوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ لِي: ((يَا عَائِشَةُ احْمَدِي اللهُ، فَقَدْ بَرَّأَكِ اللهُ)). قَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: لاَ وَا للهِ لاَ أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلاَ أَحْمَدُ إلاَّ اللهُ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوا بالإفْكِ عُصْبَةً مِنْكُمْ ﴾ [النور: ١١] الآيات. فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي

الله گواہ ہے کہ ابھی آپ اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے اور نہ اس وفت گریس موجود کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہونے لگی اور (شدت وحی سے) آپ جس طرح لینے لینے ہو جایا کرتے تھے وہی کفیت آپ کی اب بھی تھی۔ لینے کے قطرے موتوں کی طرح آپ کے جسم مبارک سے گرنے گئے۔ حالا تکه سردی کاموسم تھا۔ جب وحی كاسلسله ختم مواتو آپ بنس رے تے اورسب سے پالاكلمه جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا' وہ یہ تھا اے عائشہ! اللہ کی حمد بیان کر کہ اس نے ممہس بری قرار دے دیا ہے۔ میری والدہ نے کما بٹی جا رسول الله ملتجام ك سامنے جاكر كھڑى ہو جا۔ ميں نے كما انسي فتم الله كي ميس آپ كے ياس جاكر كھڑى نہ موں گى اور ميس تو صرف الله كى حمد و ثنا كرول كى ـ الله تعالى في بيه آيت نازل فرمائي تقى "جن لوكول نے تہمت تراثی کی ہے۔ وہ تم ہی میں سے پچھ لوگ ہیں۔"جب اللہ تعالی نے میری برات میں یہ آیت نازل فرمائی ' تو ابو بکر وہائی نے جو مطح بن اثانة بنات كا خراجات قرابت كى وجد سے خود بى اٹھاتے تھے کہا کہ قتم اللہ کی اب میں مطح پر بھی کوئی چیز خرج نہیں کرول گا کہ وہ بھی عائشہ پر تہمت لگانے میں شریک تھا۔ اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی۔ "تم میں سے صاحب فضل وصاحب مال اوگ قتم نه کھائیں۔ اللہ تعالی کے ارشاد غفور رحیم تک"۔ ابو بکر بڑھٹر نے کما' خدا کی قتم! بس میری یمی خواہش ہے کہ الله تعالی میری مغفرت کر دے۔ چنانچہ مطح بناتر کوجو آپ پہلے دیا کرتے تھے وہ چردیے لگے۔ رسول الله ملي الله على في الله المومنين) سع بهي میرے متعلق پوچھاتھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ زینب! تم (عائشہ ا کے متعلق) کیا جانتی ہو؟ اور کیا دیکھاہے؟ انہوں نے جواب دیا میں اینے کان اور اپنی آ نکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کہ جو چیز میں نے دیکھی مویانه سنی مووه آپ سے بیان کرنے لگوں) خدا گواه ہے کہ میں نے ان میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ عائشہ رضی اللہ عنهانے بیان کیا کہ یمی میری برابر کی تھیں 'لیکن الله تعالی نے اسیس تقوی کی وجه

) (147) b قَالَ أَبُوبَكُو الصَّدِّيْقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ – وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أَثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ - وَاللهِ لاَ أَنْفِقُ عَلَى مِسْطَح شَيْنًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةً، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَلاَ يَأْتُلِ أُولُو الْفَصْلِ مِنكُمْ وَالسُّعَةِ – إِلَى قُولِهِ - غَفُورٌ رُحِيْمٌ﴾ فَقَالَ أَبُوبَكُرِ بَلَى وَا لِلَّهِ، إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ ا اللَّهَ لِيُّ، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحِ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشِ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: ((يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ؟ مَا رَأَيْتِ؟)) فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا. قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِنِي، فَعَصَمَهَا اللهِ بِالْوَرَعِ)). قَالَ.: وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةً وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ. قَالَ : وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيْعَة بْنِ أبي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ مِثْلَهُ. [راجع: ٢٥٩٣]

ے بچالیا۔ ابو الربیج نے بیان کیا کہ ہم سے فلع نے بیان کیا ان سے ہشام بن عودہ نے ان سے عودہ نے ان سے عائشہ اور عبداللہ بن زیر رضی اللہ عنم نے ای حدیث کی طرح۔ ابو الربیج نے (دو سری سند میں) بیان کیا کہ ہم سے فلیح نے بیان کیا ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور یکیٰ بن سعید نے اور ان سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے ای حدیث کی طرح۔

آ جبتد مطلق حفرت امام بخاری رافتے ہے طویل حدیث ندکورہ عنوان کے تحت اس لئے لائے ہیں کہ اس میں بریرہ رفینینا کی مسلم کا اس میں بریرہ رفینینا کی اس میں بریرہ رفینینا کی گوائی کا ذکر ہے کہ حضور اکرم ملینیا نے ان سے حضرت عائشہ رفینینا کے متعلق پوچھا اور انہوں نے آپ کے خصائل و افلاق پر اطمینان کا اظہار کیا۔ اس طرح حدیث میں حضرت زینب رفینینا کی گوائی کا بھی ذکر ہے۔

واقعہ افک اسلامی تاریخ کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ محدثین کرام نے اس ہے بہت ہے سائل کا استخراج کیا ہے۔ خود حضرت الم بخاری اس حدیث کو کئی جگہ لائے ہیں اور مختلف مسائل اس ہے نکالتے ہیں۔ واقعہ کی تفعیلات خود حدیث میں موجود ہیں۔ شروع میں آخضرت سائے کیا کو اس ہے خت رنج پنچا کہ آپ کی شان نبوت پر ایک دصہ لگ رہا تھا۔ گر تحقیق حق کے بعد آپ نے عبداللہ بن ابی منافق کو اس الزام میں تگلین سزا دبی چاتی کیونکہ اس الزام کا تراشنے والا اور اس کو ہوا دینے والا وہ بہ بخت تھا۔ حضرت عائشہ فی جنب اس الزام کا ذکر سنا تو روتے روتے ان کا برا حال ہو گیا بلکہ بخار بھی چڑھ آیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام رومان نے آپ کو بہت سمجھایا بجھایا۔ گر آپ کے رنج میں اضافہ بی ہو رہا تھا۔ آپ کا کھانا پینا' سونا سب ختم ہو رہا تھا۔ آ تر آخضرت ما تو انہوں نے حضرت عائشہ کی برات پر شمادت وی' حضرت علی جائشہ کے مشورہ کے مطابق المینان کے لئے اسامہ بن زید ہے مشورہ لیا تو انہوں نے بھی صاف صاف آپ کی معصومیت پر گوائی دی اور حضرت عائشہ کی برات تر مصومیت پر گوائی دی اور حضرت عائشہ کی برات سے مسومیت پر گوائی دی اور حضرت عائشہ کی برات میں سورہ نور بازل ہوئی جس میں اللہ تعالی نے اسے ﴿ بهنان عظیم ﴾ قرار دیا۔

سبحان الله! حضرت عائشہ صدیقتہ وہ الله کے فضل و شرف کا کیا ٹھکانا کہ آپ کی شان میں قرآن نازل ہوا' جو قیامت تک پڑھا جایا کرے گا۔ آپ کے فضا کل بے شار ہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنے محبوب رسول طائعیا کی ازواج مطرات میں شرف خاص سے نوازا کہ رسول کریم طائعیا نے آپ کی گود میں آپ کے گھر میں انقال فرمایا' پھروہی گھر قیامت تک کے لئے اللہ کے محبوب نبی طائعیا کی آرامگاہ میں تبدیل ہوگیا۔ (طائعیا)

حافظ صاحب فرماتے ہیں والفوض منه سواله صلی الله علیه وسلم بریرة عن حال عائشة وجوابها ببرانتها واعتماد النبی صلی الله علیه وسلم علی قولها حتی خطب فاستعذر من عبدالله بن ابی و کذلک سواله من زینب بنت جحش عن حال عائشة وجوابها ببراتها ایضا وقول عائشة فی حق زینب هی التی کانت تسامینی فعصمها الله بالورع ففی ذلک مراد الترجمة (فتح) آنخضرت متحقیل کا حضرت عائشة کی متحلق میان دینا اور اسلے بیان پر آنخضرت متحقیل کا اعتاد کر لینا نمی متحود باب کی متحود باب کے بیان پر آنخضرت متحقیل کا اعتاد کر لینا نمی متحود باب کی متحلق باب کے بارے میں خطبہ دیا اور اسلے متحلق مسلمانوں سے اپیل فرمائی۔ ایسا بی حضرت زینب سے حضرت عائشة کے متحلق بوچھنا اور ان کا حضرت عائشة کی برأت میں جواب دینا جس کے متحلق حضرت عائشة نے فرمایا کہ وہ بھی میری سوکن تھی محرت عائشة باب کا اثبات فرمایا کہ وہ بھی میری سوکن تھی محرت الباب کا اثبات

حضرت سعد بن عبادہ کی خفگی محض اس غلط فنی پر محق کہ سعد بن معاذ قبیلہ اوس سے پرانی عدادت کی بنا پر ایبا کہ رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رہے تھا کا مقصد کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نمایت صالح آدی متھ مگر غلط فنمی نے ان کی حمیت کو جگا دیا تھا۔ (رضی اللہ عنم اجمعین)

١٦ - بَابُ إِذَا زَكَى رَجُلٌ رَجُلاً كَفَاهُ
 وَقَالَ أَبُو جَـمِيْلَةَ: وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمًا
 رَآنِي عُمَرُ قَالَ: عَسَى الْفُوَيْرُ أَبُؤسًا، كَأَنَّهُ

رُآنِي عُمَرُ قَالَ: عَسَى الْفُوَيْرُ الْبُوسَا، كَانَهُ يَّهُمُنِي. قَالَ عَرِيْفِي: أَنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ.

قَالَ: كَذَلِكَ، اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتهُ.

باب جب ایک مرد دو سرے مرد کو اچھا کے تو یہ کافی ہے اور ابو جیلہ نے کہا کہ میں نے ایک لڑکا رائے میں پڑا ہو پایا۔ جب مجھے حضرت عمر بڑا تھ نے دیکھا تو فرمایا 'ایسانہ ہویہ غار آفت کا غار ہو' گویا انہوں نے مجھ پر برا گمان کیا' لیکن میرے قبیلہ کے سردار نے کہا کہ یہ صالح آدمی ہیں۔ حضرت عمر بڑا تھ نے فرمایا کہ الی بات ہے تو پھر اس نیچے کو لے جا'اس کا نفقہ ہمارے (بیت المال کے) ذے رہے گا۔

تر میں ایک فخص کا تزکیہ کانی ہے اور شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک کم سے کم دو فخص تزکیہ کے لئے ضروری ہیں۔ سیست کو ای مثال عرب میں اس موقع پر کمی جاتی ہے جہاں ظاہر میں سلامتی کی امید ہو اور در پردہ اس میں ہلاکت ہو۔ ہوا یہ تھا کہ کچھ لوگ جان بچانے کو ایک غار میں جاکر چھے، وہ غار ان پر گر پڑا تھا یا دشمن نے وہیں آکر ان کو آلیا۔ جب سے یہ مثل جاری ہوگئ۔ حضرت عمر میں سمجھ کئے کہ اس نے حرامکاری نہ کی ہو اور یہ لڑکا اس کا نطفہ ہو گرایک فخص کی گوائی پر آپ کا دل صاف ہو گیا اور آپ نے اس نچے کا بیت الملل سے وظیفہ جاری کر دیا۔

تعدیل کا مطلب سے کہ کسی آدمی کی عمدہ عادات و خصائل اور اس کی صداقت اور سنجیدگی پر گواہی دینا' اصطلاح محدثین میں تعدیل کا یمی مطلب ہے کہ کسی راوی کی ثقابت ثابت کرنا۔

7٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ الْحَبْرَاءَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَدْاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَنْهَى رَجُلِ عِنْدَ النَّبِيِّ قَالَ: أَنْهَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ قَالَ: ((وَيْلَكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ (مِرَارًا). صَاحِبِكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ (مِرَارًا). ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَحَاهُ لاَ مُمَادِحًا أَحَاهُ لاَ مَصَالِبَةً فَلْيَقُلْ: أَحْسَب فُلاَنًا. وَاللهُ مَصِيبُهُ. وَلا أَزَكِي على اللهِ أَحَدًا. وَمَدِيبُهُ كَذَا وَكَذَا. إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مَنْهُ). [طرفاه في: ١٠٦١، ٢٠٦١].

١٧ - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الإِطْنَابِ فِي

(۲۲۱۲) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا' کہا ہم کو عبد الوہاب نے خبر دی' کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا' ان سے عبد الرحمٰن بن ابی کبرہ نے اور ان سے ان کے باپ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول کریم ساتھ کے سامنے دو سرے شخص کی تعریف کی' تو آپ نے فرمایا افسوس! تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی۔ تو نے اپنے ساتھی کی تعریف کرنی ضروری ہوجائے کہ اگر کسی کے لئے اپنے کئی بھائی کی تعریف کرنی ضروری ہوجائے تو یوں کے کہ میں فلال شخص کو ایسا سجھتا ہوں' آگے اللہ خوب جانتا تو یوں کے کہ میں فلال شخص کو ایسا سجھتا ہوں' آگے اللہ خوب جانتا ہوں دہ ایسا ایسا ہے اگر اس کا حال جانتا ہو۔

باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جو جانتا ہو بس

#### وہی کیے

(۲۹۹۳) ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے اساعیل بن ذکریا نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ساکہ ایک مخص دوسرے کی تعریف کر رہا تھا اور مبالغہ سے کام لے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اس مخص کوہلاک کردیا۔ اس کی بیشت تو ژدی۔

الْـمَدْحِ، وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمَ
٢٦٦٣ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاء حَدَّثَنِي بُرِيْدُ
بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُ هُ،
رَجُلاً يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِي مَدْحِهِ
وَجُلاً يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ ويُطْرِيْهِ فِي مَدْحِهِ
فَقَالَ: ((أَهْلَكُتُمْ – أَوْ قَطَعْتُمْ – ظَهْرَ

چونکہ گواہ کی تعدیل اور تزکیہ کا بیان ہو رہا ہے الذا یہ بٹلا دیا گیا کہ کمی کی تعریف میں حد سے گزر جانا اور کمی کے سامنے اس کی تعریف کرنا شرعاً یہ بھی غرموم ہے کہ اس سے سننے والے کے دل میں عجب و خود پندی اور کبر پیدا ہونے کا احمال ہے۔ الذا تعریف میں مبالغہ ہر گزند ہو اور تعریف کمی کے منہ پر نہ کی جائے اور اس کی بابت جس قدر معلومات ہوں بس ان پر اضافہ نہ ہو کہ سلامتی ای میں ہے۔

اور الله تعالى كافرمان كه

وَقَالَ مُفِيْرَةُ: اخْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ لِنَقِي عَشْرَةَ سَنَة. وَبُلُوغُ النَّسَاءِ فِي الْحَيْضِ لِقَولِهِ عَزَّوجَلُّ: ﴿ وَاللَّالِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ - إِلَى قَرْلِهِ - أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنْ ﴾ [الطلاق: 3]. وَقَالَ الْحُسَنُ بْنُ صَالِحٍ: أَذْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدُةً بِنْتَ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ سَنَة.

١٨ - بَابُ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمُ
 وَقُولِ اللهِ تَعَالَى ﴿ وَإِذَا بَلَغَ الأَطْفَالَ
 مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا ﴾ [النور: ٥٩]

وافل ہوتے وقت) اجازت لینی چاہئے۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں احتلام کی عمر کو پنچاتو میں بارہ سال کا تھا اور اؤکیوں کا بلوغ حیض سے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ ''عور تیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں'' اللہ تعالی کے اس ارشاد ﴿ ان یضعن حملهن ﴾ تک۔ حسن بن صالح نے

کما کہ میں نے اپنی ایک بروس کو دیکھا کہ وہ اکیس سال کی عمر میں

باب بچوں کابالغ مونااور ان کی شمادت کابیان

":ب تهمارے بچے احتلام کی عمر کو پہنچ جائیں تو پھرانہیں (گھرول میں

دادى بن چكى تھيں۔

م معلی و بسوی سند. حضرت امام بخاری روئید کا مقصد باب به معلوم ہوتا ہے کہ بنچ کی عمر بندرہ سال کو پہنچ جائے تو وہ بالغ سمجما جائے گا اور اس کی گواہی قبول ہوگی۔ یوں بنچ بارہ سال کی عمر میں بھی بالغ ہو سکتے ہیں۔ گرید انقاتی امر ہے۔ عور توں کے لئے حیض آ جانا بلوغت کی دلیل ہے۔ وقد احمد العلماء علی ان الحیص بلوغ فی حق النساء (فتح) لینی علماء کا اجماع ہے کہ عور توں کا بلوغ ان کا حالقتہ ہونا ہی ہے)

٢٦٦٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ

(۲۲۲۳) ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کما کہ ہم سے ابو اسامہ ۔ نے بیان کیا کما کہ مجھ سے عبیداللہ نے بیان کیا کما کہ مجھ سے

قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللللَّاللَّهُ اللللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّ عَرْضَهُ يَومَ أُحُدٍ وَهُوَابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجَزِّنِي، ثُمُّ عَرْضَنِي يَومَ الْخَنْدَق وَأَنَّا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةً فَأَجَازَنِي)) قَالَ نَافِعٌ: فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وهُوَ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْجَدِيْثَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَحَدٌ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ، وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِـمَنْ بَلَغَ خَـمْسَ عَشْرَةً. [طرفه في : ٤٠٩٧].

٣٦٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيٍّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدُّنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارِ عَنْ أَبِي سَهِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ اللَّهِ النَّبِيُّ اللَّهِ قَالَ: ((غُسْلُ يَومِ الْجُمُعَةِ وَاجِبُ عَلَى كُلُّ مُحْتَلِمٍ)). [راجع: ٥٥٨]

نافع نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن عمر اللہ انہ بیان کیا کہ احد کی لڑائی کے موقع ہر وہ رسول الله سی اللہ علیہ کے سامنے (جنگ ير جانے كے لئے) پيش موئ تو انسي اجازت سي ملي اس وقت ان کی عمرچودہ سال تھی۔ پھر غزوہ خندق کے موقع پر پیش ہوئے تو اجازت مل گئ ۔ اس وقت ان کی عمر بندرہ سال تھی۔ نافع نے بیان کیا کہ جب میں عمر بن عبدالعزیز روائیے کے یہاں ان کی ظافت کے زمانے میں گیاتو میں نے ان ہے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ چھوٹے اور بوے کے درمیان (پندرہ سال بی کی) حد ہے۔ پھر انہوں نے اینے حاکموں کو لکھا کہ جس بیجے کی عمر پندرہ سال کی ہو جلئے (اس کافوجی وظیفہ) بیت المال سے مقرر کردیں۔

معلوم ہوا کہ پندرہ سال کی عمر ہونے پر بنچ پر بشری احکام جاری ہو جاتے ہیں اور اس عمر میں وہ گواہی کے قاتل ہو سکتا ہے۔ (٢٧١٥) مم سے على بن عبدالله نے بيان كيا انبول نے كما مم سے سفیان نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے صفوان بن سلیم نے بیان کیا ان سے عطاء بن بیار نے اور ان سے ابو سعد خدری رضی اللہ عند نے کہ نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، برمالغ پر جمعہ کے دن عسل داجب ہے۔

یہ اس امرکی طرف اشارہ ہے کہ شری واجبات انسان پر اس کے بالغ ہونے ہی پر نافذ ہوتے ہیں۔ شاوت بھی ایک شری امرہے جس كے لئے بالغ مونا ضرورى ہے۔ بلوغت كى آخر مد بدره سال ہے جيساك كچيلى روايت ميں فدكور موا۔ اس سے امام بخارى نے بيد بھی نکالا کہ احتلام ہونے سے مرد جوان ہو جاتا ہے کو اس کی عمریدرہ سال کو نہ پیٹی ہو۔

> ١٩ - بَابُ سُوَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِيَ : هَلْ لَكَ بَيُّنَةٌ ؟ قَبْلَ الْيَمِيْنِ

٢٦٦٦، ٢٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُجَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنِ - وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ - لَيَفْتَطِعَ بِهَا مَالَ

باب مدعیٰ علیہ کو قتم دلانے سے پہلے حاکم کامری سے بیہ يوچمناتيرے پاس گواه بين؟

(۲۲۲۲ ۲۷) ہم سے محمد نے بیان کیا کما ہم کو ابو معاویہ نے خروی اور انہیں اعمش نے الہیں شقیق نے اور ان سے عبداللد بناتھ نے بیان کیا کہ رسول اللہ میں اللہ علی اے فرمایا ،جس مخص نے کوئی ایس فتم کھائی 'جس میں وہ جھوٹا تھا کی مسلمان کامال چھینے کے لئے ' تو وہ الله تعلى سے اس طرح ملے كاكم الله تعالى اس ير غضبناك مو كا۔ انهول نے بیان کیا کہ اس پر اشعث بن قیس بن فی اے کما کہ خداگواہ بے 'یہ حدیث میرے بی متعلق آنحضور ساتھ کیا نے فرمائی تھی۔ میرا ایک یمودی سے دیٹ کا افکار کر رہا تھا۔ یمودی میرے حق کا افکار کر رہا تھا۔ اس لئے بیس اس نبی کریم ساتھ کیا کی خدمت بیس لایا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا (کیونکہ بیس مدعی تھا) کہ گواہی پیش کرنا تممارے بی ذمہ ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ بیس نے عرض کیا گواہ تو میرے پاس کوئی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ بیس بول پڑا 'کواہ تو میرے پاس کوئی کھاؤ۔ اشعث بنا تی نے بیان کیا کہ بیس بول پڑا 'یارسول اللہ! پھر تو یہ قتم کھائے۔ اشعث بنا تی نے بیان کیا کہ بیس بول پڑا 'یارسول اللہ! پھر تو یہ قتم کھائے۔ گااور میرا مال بھنم کرجائے گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ای واقعہ پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ''جو لوگ اللہ کے عمد اور قدموں سے معمول یو نجی خریدتے ہیں آخر آیت تک''

امْرِىء مُسْلِم أَقِيَ الله وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ). قَالَ: فَقَالَ الأَصْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: فَيُ وَاللهِ كَانَ ذَلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النّبِيِّ فَقَالَ لَي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ (أَلَكَ بَيْنَةٌ؟) قَالَ: قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولَ اللهِ إِذَا يَخْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي. وَسُولَ اللهِ إِذَا يَخْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي. وَسُولَ اللهِ إِذَا يَخْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي. قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً فِي يَشْتُرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً فِي يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً فِي اللهِ وَاللهَ اللهِ اللهِ وَالْهَا اللهِ اللهِ وَالْهَا اللهِ اللهِ وَالْهَا اللهِ اللهُ وَالْهَا اللهِ اللهِ وَالْهَا اللهِ اللهِ اللهِ وَالْهَا اللهِ اللهُ وَاللهُ وَاللهِ وَاللهُ وَاللهُ وَالْهَا اللهِ اللهُ وَالْهَالِكُ وَلَا اللهِ اللهِ وَالْهَا اللهِ اللهِ وَاللهِ اللهِ وَاللهِ اللهُ وَاللهِ اللهِ وَاللهُ وَاللهِ اللهُ وَاللهُ وَاللهِ اللهِ وَاللهُ وَاللهِ اللهِ اللهِ اللهُ وَاللهِ اللهِ اللهِ وَاللهُ وَاللهِ اللهِ وَاللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ المُ

[راجع: ٢٣٥٦، ٢٣٥٧]

عدالت کے لئے ضروری ہے کہ پہلے مدی سے گواہ طلب کرے۔ اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدیٰ علیہ سے قتم لے' اگر مدیٰ علیہ جھوٹی قتم کھاتا ہے تو وہ تخت گنگار ہوگا' گرعدالت میں بہت لوگ جھوٹ سے بچنا ضروری نہیں جانتے حلائکہ جھوٹی گوائی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ ایسے بی جھوٹی قتم کھاکر کسی کا مال ہڑپ کرنا اکبر الکبائز لینی بہت بی بڑا کبیرہ گناہ ہے۔

باب دیوانی اور فوجداری دونوں مقدموں میں مدعیٰ علیہ سے قتم لینا

اور نی کریم سال استان اردی سے) فرمایا کہ تم اپ دوگواہ پیش کروورنہ مرعیٰ علیہ کی قتم پر فیصلہ ہو گا۔ قتیبہ نے بیان کیا' ان سے سفیان نے بیان کیا' ان سے سفیان نے بیان کیا' ان سے سفیان نے بیان کیا' ان سے (کوفہ کے قاضی) ابن شرمہ نے بیان کیا کہ (مدینہ کے قاضی) ابو الزناد نے جھے سے مدعی کی قتم کے ساتھ صرف ایک گواہ کی گواہ ی گواہ ی کے کافذ ہو جائے کے) بارے میں گفتگو کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعلی فرماتا ہے "اور تم اپ مردول میں سے دو گواہ کرلیا کرو' پھر اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عور تیں ہوں' جن گواہوں سے کہ تم مطمئن ہو' تاکہ اگر کوئی ایک ان دو میں سے بعول جائے تو دسری اسے یاد دلا دے "۔ میں نے کہا کہ اگر مدعی کی قتم کے ساتھ صرف ایک گواہ کی کیا ضرورت تھی

٧ - بَابُ الْيَمِيْنِ عَلَى الْـمُدَّعَى
 عَلَيْهِ فِي الأَمْوَالِ وَالْـحُدُودِ

وَقَالَ النّبِيُ اللّهِ : ((شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِيْنهُ))
وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدُّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ آبْنِ شُبُرْمَةَ
كَلّْمَنِي أَبُو الزّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشّاهِدِ
وَيَمِيْنِ الْمُدّعِي، فَقُلْتُ: قَالَ اللهُ تَعَالَى:
﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ. فَإِن لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ لَمُ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنَ لَمُ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنَ لَمُ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنَ لَمُنْ الشُهَدَاءِ أَنْ تَضِلُ إِخْدَاهُمَا لَمُنْ يُكتَفى أَنْ يُكتَفى إِلَيْنِ الْمُدْعِي فَمَا اللّهُ يَعْلَى إِنْ الشَّهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِيْنِ الْمُدْعِي فَمَا

کہ اگر ایک بھول جائے۔ تو دو سری اس کو یاد دلا دے۔ دو سری عورت کے یاد دلانے سے فائدہ بی کیا ہے؟

تَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرُ إِحْدَاهُمَا الْأَخْرَى، مَا كُه آگر كَانَ يَصْنَعُ بِلِاكْرِ هَلِهِ الْأُخْرَى. عورت.

آئے ہے۔ اہل میند اور امام شافتی اور اور امام مالک کے استاد ہیں۔ اہل میند اور امام شافتی اور احمد اور اہلحدیث سب

اس کے قائل ہیں کہ اگر مدگی کے پاس ایک بی گواہ ہو تو مدگی ہے تتم لے کر ایک گواہ اور تتم پر فیصلہ کر دیں گے۔ مدگی

کی تتم دو سرے گواہ کے قائم مقام ہو جائے گی اور بید امر حدیث صحیح ہے ثابت ہے جس کو امام مسلم نے ابن عباس ہے نکالا کہ
آنخضرت ساتھ نے نے ایک گواہ اور ایک تتم پر فیصلہ کیا اور اسحاب سنن نے اس کو ابو ہریرہ اور جابر سے نکالا۔ ابن تزیمہ نے کما بہ حدیث صحیح ہے۔

این شرمه کوف کے قاضی تھے۔ الل کوف جیے معرت امام ابو حنیفہ ملٹھ اسے جائز نہیں کہتے اور می حدیث کے برظاف آیت قرآن سے استدلال کرتے ہیں۔ حالا تکم آیت قرآن حدیث کے برظاف نہیں ہو سکتی اور قرآن کا جانے والا اور سیجے والا آنخضرت ساتھا سے دیاوہ کوئی نہ تھا (دحیری)

آیت سے این شرمہ نے جو استدلال کیا ہے وہ میچ شیں ہے کو تھے قرآن مجید میں معالمہ کرنے والوں کو یہ تھم دیا ہے کہ وہ معالمہ کرتے وقت دو مردوں یا ایک مرد دو عورتوں کو گواہ کرلیں۔ دو عورتی اس لئے رکھی ہیں کہ وہ ناقص العقل اور ناقص الحفظ ہوتی ہیں۔ ایک بھول جائے تو دو سری اس کو یاد دلا دے اور یہ ظاہر ہے کہ مدی سے جو شم لی جاتی ہے وہ اس وقت جب نصاب شادت کا پورا نہ ہو' اگر ایک مرد اور دو عورتی یا دو مرد موجود ہوں تب مدی سے تتم لینے کی ضرورت نہیں۔

امام شافعی نے فرمایا ' بمین مع الشاہد کی مدیث قرآن کے ظاف نیس ہے۔ بلکہ مدیث بیل بیان ہے اس امر کا جس کا ذکر قرآن میں نہیں ہے اور اللہ تعالی نے خود ہم کو یہ تھم دیا ہے کہ ہم اس کے تیفیرکے تھم پر چلیں اور جس چیڑے آپ نے منع فرمایا ہے اس سے باز رہیں۔ بیل (مولانا وحید الزمال مرحوم) کہتا ہوں قرآن بیل تو یہ ذکر ہے کہ اپنے پاؤں وضو میں وحود ' پھر حنفیہ موزوں پر مسے کیوں جائز کتے ہیں۔ ای طرح قرآن بیل یہ ذکر ہے کہ اگر پائی نہ پاؤ تو تیم کرو اور حنفیہ اس کے برخلاف ایک ضعیف مدیث کی رو سے نبیذ تمرک وضو کیوں جائز سجھتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ نبیذ تمرکی ضعیف اور مجمول مدیث ضعیف قرار دے کر اس سے کتاب اللہ پر دیاوت جائز سجھتے ہیں اور یمین مع الشاہد کی صحیح اور مشہور مدیث کو رو کرتے ہیں۔ وہل ہذا لا ظلم عظیم منه (وحیدی)

صدیث ہذا کے ذیل مرحم کھتے ہیں لینی جب دی کے پاس گواہ نہ ہوں۔ بیعی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مرفوعاً یوں نکالا البینة علی من ادعی والیمین علی من انکو معلوم ہوا کہ دئ علیہ پر ہر حال میں شم کھاتا لازم ہو گا۔ جب دی کے پاس شادت نہ ہو' خواہ دی اور جمور علاء کا یمی قول ہے' لیکن امام مالک کتے نہ ہو' خواہ دی اور جمور علاء کا یمی قول ہے' لیکن امام مالک کتے ہیں کہ دی علیہ سے اس وقت شم فی جائے گی۔ جب اس میں اور دی میں ارتباط اور معاملات ہوں۔ ورنہ ہر محض شریف آدمیوں کو تشم کھلانے کے لئے جموثے دعوے ان بر کرے گا (وحیدی)

٢٦٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ فَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ اللهُ عَدَّثَنَا نَافِعُ اللهُ عُمَرَ عَنِ اللهِ أَبِي مُلَيْكَةً قَالَ: ((كَتَبَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيِّ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيِّ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيِّ اللهُ قَضْمَ بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)).

(۲۲۱۸) ہم سے ابو تعیم نے بیان کیا کہ ہم سے نافع بن عرفے بیان کیا کا ان سے ابن الی اللہ عنمانے کیا کا ان سے ابن الی اللہ عنمانے کلے ان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنمانے کلے ان کی کھانے کا فیصلہ کما تھا۔ "
کافیصلہ کما تھا۔ "

[راجع: ۲۵۱٤]

(۵۰ ۲۷۲۹) ہم سے عثال بن الی شینہ نے بیان کیا کماہم سے جریر نے بیان کیامنصور سے ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ عبدالله الله الله نے کما کہ جو مخص (جھوٹی) جم کی کا مال حاصل کرنے کے لئے کھائے گاتو اللہ تعالى سے وہ اس حال ميس ملے گاكہ اللہ ياك اس ير غضبتاك مو كا۔ اس كے بعد الله تعالى نے (اس حديث كى) تصديق لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ "جو لوگ اللہ کے عمد اور اپن قسموں سے تهورى يوخى خريدت بين- عذاب اليم" تك . پراشعث بن قيس ماری طرف تشریف لائے اور بوچھے گے کہ ابو عبدالرحمٰن (عبدالله بن مسعود رالتی) تم سے کون می حدیث بیان کر رہے تھے۔ ہم نے ان کی میں صدیث بیان کی تو انہوں نے کما کہ انہوں نے صحح بیان کی 'ب آیت میرے بی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرا ایک مخص سے جھڑا تھا۔ ہم اپنامقدمہ رسول الله مٹی اے پاس کے گئے تو آپ نے فرملیا کہ یاتم دو گواہ لاؤ ورنداس کی فتم پر فیصلہ ہو گا۔ میں نے کما کہ (گواہ ميرے پاس سيس بيل ليكن اگر فيصله اس كى قتم ير موا) پھر توب ضرور ہی فتم کھالے گااور کوئی پروانہ کرے گا۔ نبی کریم مٹھانے نے ب س كر فرمايا كہ جو مخص بھى كى كامال لينے كے لئے (جھوٹى) فتم كھائے توالله تعالى سے وہ اس حال ميں ملے گاكہ وہ اس ير عضبتاك مو كا۔ اس کی تصدیق میں اللہ تعالی نے فرکورہ بالا آیت نازل فرمائی تھی' پھر انہوں نے ہی آیت تلادت کی۔

٢٦٦٩، ٢٦٦٩ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بنُ أَبي شَيْبَةَ قَالَ حَدُّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ أَبِي وَائِلِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْن يَسْتَحِقُ بِهَا مَالاً لَقِيَ اللهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَّهَانُ، ثُمُّ أَنْزَلَ اللهُ عَزُّوجَلُّ تَصَّدِيْقَ ۚ ذَٰلِكَ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتُرُونَ بِعَهْدِ ا للهِ وَأَيْمَانِهِمْ - إِلَى - عَذَابٌ أَلِيْمُ ﴾. ثُمُّ إِنَّ الْأَشْفَتُ بَنْ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ: مَا يُحَدُّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرُّحْمَنِ؟ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ: فَقَالَ: صَدَقَ، لَفِي أَنزِلَتْ، كَانَ يَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلِ خُصُومَةٌ فِي شَيْء، فَاحْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِيْنُهُ. فَقُلْتُ: إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلاَ لِيُبَالِي: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يُمِيْن يَسْتَحِقُ بِهَا مَالاً - وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ - لَقِيَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)). فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيْقَ ذَلِكَ. ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الآية)). [راجع: ٢٥٥٦، ٢٣٥٧]

ا بعض حفیہ نے اس مدیث سے بد ولیل لی ہے کہ مین مع الشاہد پر فیصلہ کرنا درست نمیں اور بد استدلال فاسد ہے کہ مورد دو میں مع الشاہدین کی شق میں داخل ہے تو مطلب بد ہے کہ دو گواہ لا اس طرح سے کہ دو مرد موں یا ایک مرد اور دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک قتم ورنہ مری علیہ سے قتم لے۔ یہ حنیہ اتنا غور نہیں کرتے کہ اللہ اور پیفیرکے کلام کو باہم مانا بهترے یا ان میں مخالفت ڈالنا' ایک پر عمل کرنا' ایک کو ترک کرنا۔ (وحیدی)

الحدالله كدحرم نوى مدينة المنوره يس ٩ ايريل ١٩٧٥ء كو حضور ك مواجد شريف يس بيف كريسال تك متن كويغور يرهاكيا.

باب اگر کسی نے کوئی دعویٰ کیایا (اپنی عورت پر) زناکا جرم لگایا اور گواہ لانے کے لئے مملت جابی قرمملت دی جائے

٢١ – بَابُ إِذَا ادَّعَى أَوْ قَلَافَ فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنةَ وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ البئنة

جیے حملب دیکھنے کے لئے مملت دی جائے گی۔ اگر مملت کے بعد ایک گواہ لایا اور دو سرا گواہ حاضر کرنے کے لئے اور مملت جاہے تو پھر مملت دی جائے گی۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيَّ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدُّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيَّ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدُّثَنَا عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنْ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النّبِيُّ اللّهِيَّ اللّهِيَّ اللّهِيَّ اللّهِيَّ اللّهِيَّ اللّهِيَّ اللّهِيَّ اللّهِيَّ اللّهِيَّ اللّهِيَّةَ وَلَا مَلَّ اللّهِيَّ اللّهِيَّ اللّهِيَّةِ وَلَا مَلًا اللّهِيَّ اللّهَ اللّهِيَّ اللّهَ اللّهَ اللّهَ اللّهَ اللّهَ اللّهَانِيَ اللّهَ اللّهَانِيَ اللّهَانِيَ اللّهَانِيَ.

(۱۲۹۵) ہم سے محر بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے ابن الی عدی نے بیان کیا اور ان نے بیان کیا اور ان سے عکرمہ نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنما نے بیان کیا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن عماء کے ساتھ تہمت لگائی تو آپ نے فرمایا کہ اس پر گواہ لا ورنہ تہماری پیٹھ پر حدلگائی جائے گی۔ انہوں نے کمایا رسول اللہ ! کیا ہم میں سے کوئی مختص اگر اپنی عورت پر کی دوسرے کو دیکھے گا تو گواہ دھونڈ نے دوڑے گا؟ آنخضرت صلی اللہ علیہ و سلم برابر یمی فرمات رہے کہ گواہ لا ورنہ تہماری پیٹھ پر حدلگائی جائے گی۔ پھر لعان کی حدیث کاذکرکیا۔

[طرفاه في : ٧٤٧، ٥٣٠٧].

مطلب یہ ہے کہ دعویٰ کرنے یا کی پر تہت نگانے کے بعد اگر مدی کے پاس فوری طور پر گواہ نہ ہوں تو اتنا اس امر کی مسلت دی جائے گی کہ وہ گواہ طاش کر کے عدالت میں پیش کرے۔ ہلال بن امیہ کے سامنے اس کا اپنا چشم دید واقعہ تھا اور خود اپنی یہوی کا معالمہ تھا' دو سری طرف ارشاد رسول پاک سے بیا کہ شری قانون کے تحت چار گواہ پیش کو' اس نے جران و پریٹان ہو کریہ بات کی جو حدیث میں فہ کور ہے۔ آخر اللہ پاک نے اس مشکل کا حل لعان کی صورت میں خود بی پیش فرمایا اور رسول کریم سے بال کے لعان کے متعلق مفصل حدیث ارشاد فرمائی۔ اس سے یہ بھی طابت ہوا کہ جملہ احادیث نبوی کا اصل مافذ قران کریم بی ہے' اس حقیقت کے پیش نظر قرآن مجید متن ہے اور حدیث نبوی اس کی شرح ہے جو لوگ محمن قرآن مجید پر عمل کرنے کا نعوہ بلند کرتے اور احادیث نبوی کی تحقیق نبوی کی تحقیق بیں۔ جس کا متجہ ہلاکت' جائی' احادیث نبوی کی تحقیق بیں۔ جس کا متجہ ہلاکت' جائی' احادیث نبوی کی تحقیق اور دوزرخ ہے۔ خدا کی مار ان لوگوں پر جو قرآن مجید اور حدیث نبوی میں تعناد طابت کریں۔ قرآن پر ایمان کا دعوئ کریں اور حدیث نبوی میں اور دوزرخ ہے۔ خدا کی مار ان لوگوں پر جو قرآن مجید اور حدیث نبوی میں تعناد طابت کریں۔ قرآن پر ایمان کا دعوئ کریں اور حدیث نبوی میں انداد طابت کریں۔ قرآن پر ایمان کا دعوئ کریں اور حدیث کا نکار کریں۔ ﴿ قَانَا لَهُ اللّٰ اللّٰہ ا

انساف کی نظرے دیکھا جائے تو فتہ انکار حدیث کے بانی وہ لوگ ہیں جنہوں نے احادیث نبوی کو بنیات کے درجہ ہیں رکھ کر ان کی اہیت کو گرا دیا۔ حدیث نبوی جو بسند صحیح عابت ہو اسکو محض ظن کمہ دینا بہت بدی جرآت ہے اللہ ان فقهاء پر رحم کرے جو اس تخفیف حدیث کے حرکلب ہوئے جنہوں نے فتہ انکار حدیث کا دروازہ کھول دیا۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو صراط منتقیم نصیب کرے۔ آھیں۔

> ٧٧- بَابُ الْيَمِيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ٧٦٧٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ

باب عصری نماز کے بعد (جھوٹی) قتم کھانا اور زیادہ گناہ ہے (۲۷۲۲) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کما ہم سے جریر بن (156) S عبدالحميد نے بيان كيا اعمش سے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ بناٹھ نے بیان کیا کہ رسول الله مان کے فرمایا تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالی ان سے بات بھی نہ کرے گانہ ان کی طرف نظراٹھا کر دیکھے گااور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ انہیں سخت ورد ناک عذاب ہو گا۔ ایک وہ مخص جو سفر میں ضرورت سے زیادہ پانی لئے جا رہا ہے اور کی مسافر کو (جے پانی کی ضرورت ہو) نہ دے۔

دوسرا وہ مخص جو کسی (خلیفہ المسلمین) سے بیعت کرے اور صرف دنیا کے لئے بیت کرے کہ جس سے اس نے بیعت کی اگروہ اس کا مقصد بورا کردے تو یہ بھی وفاداری سے کام لے 'ورنہ اس کے ساتھ بیت وعمد کے خلاف کرے۔ تیسراوہ مخص جو کسی سے عصر کے بعد

روبیہ مل رہا تھااور خریدار اس سلمان کو (اس کی قتم کی وجہ سے) لے لے۔ حالا نکہ وہ جھوٹاہے۔

کسی سامان کا جھاؤ کرے اور اللہ کی قشم کھالے کہ اسے اس کا اتنا اتنا

حَدُّنَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَن الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلاَ يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَصْل مَاء بطَريْق يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيْلِ. وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلاً لاَ يُبَايِفُهُ إلاَّ لِللَّمْنَيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفَى لَهُ وَإِلاًّ لَـمْ يَفُو لَهُ. وَرَجُلُ سَاوَمَ رَجُلاً بِسِلْمَةٍ بَقْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَأَخَذُهَا)). [راجع: ٢٣٥٨]

تنوں گناہ جو یمال ندکور ہوئے اخلاقی اعتبار سے بھی بہت ہی برے ہیں کہ ان کی جس قدر خدمت کی جائے کم ہے۔ حضرت امام بخاری فیکورہ تیسرے مخص کی وجہ سے یمال این حدیث کو لائے۔ تجارت میں جھوٹ بول کر مال فروخت کرنا ہروقت ہی گناہ ہے گر عمر کے بعد ایس فتم کھانا اور بھی بدتر گناہ ہے کہ دن کے اس آخری حصہ میں بھی وہ جھوٹ بولنے سے بازنہ رہ سکا۔

> ٢٣ - بَابُ يَخْلِفُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَلاَ يُصْرَفُ مِنْ مَوضِعِ إِلَى غَيْرِهِ

باب مدعیٰ علیه پرجمال فتم کھانے کا حکم دیا جائے وہیں قتم کھالے یہ ضروری نہیں کہ سی دو سری جگہ پر جاکر فتم کھائے

قَضَى مَرْوَانُ بِالْيَمِيْنِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي، فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ، وَأَبِي أَنْ يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَتَعَجَّبُ مِنْهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ: ((شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ)) فَلَمْ يَخُصُّ مَكَانًا دُوْنَ مَكَان.

اور مروان بن علم نے زید بن ثابت بنافر کے ایک مقدمے کا فیصلہ منبرر بیٹے ہوئے کیااور (مرعیٰ علیہ ہونے کی وجہ سے)ان سے کماکہ آپ میری جگه آکر قتم کھائیں۔ لیکن زید رفاقد اپنی ہی جگه سے قتم . کھانے لگے اور منبر کے پاس جاکر فتم کھانے سے انکار کردیا۔ مروان کواس پر تعجب ہوا۔ اور نبی کریم مٹھیا نے (اشعث بن قیس سے) فرمایا تھاکہ دو گواہ لا ورنہ اس (یمودی) کی قتم پر فیصلہ ہو گا۔ آپ نے كى خاص جگه كى تخصيص نهيں فرمائي ـ

مثلاً مری کے کہ مجد میں چل کر قتم کھاؤ ، تو مرئ علیہ پر ایا کرنا لازم نہیں۔ حنفیہ کا یمی قول ہے اور حنابلہ بھی اس کے قائل

ہیں اور شافعیہ کے نزدیک اگر قاضی منامب سمجھ تو ایبا تھم دے سکتا ہے کو مدعی اس کی خواہش نہ کرے۔ مروان کے واقعہ کو امام مالک ؓ نے موطا میں وصل کیا ہے۔ زید بن ثابت اور عبداللہ بن مطبع میں ایک مکان کی بابت بھڑا تھا۔ مروان اس وقت معاویہ ؓ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ اس نے زید کو منبر پر جاکر ہم کھلنے کا تھم دیا۔ زید نے انکار کیا اور زید کے قول پر عمل کرنا بہتر ہے ' مروان کی رائے کے مطابق منقول ہے کہ منبر کے پاس ہم کھائی جائے' امام شافعی رائے کے مطابق منقول ہے کہ منبر کے پاس ہم کھائی جائے' امام شافعی نے کہا مصحف پر ہم دلانے میں قباحت نہیں (وحیدی)

اشعث بن قیس اور بہودی کا مقدمہ گذشتہ سے پوستہ حدیث میں گزر چکا ہے، یمال ای طرف اشارہ ہے اگر پھے اہمیت ہوتی تو آخضرت مٹھ کیا یہودی سے تورات ہاتھ میں لے کر قتم کھانے کا حکم فرماتے یا ان کے گرجا میں قتم کھانے کا حکم دیتے۔ گرشرعاً ان کی قتم کے بارے میں کوئی ضرورت نہیں۔

٣٦٤٣ - حَدُّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلُ لَقَالَ (٣٦٤٣) حَدُّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عبدالواحد وَالله عَنْ أَبِي عبدالله عَنْ الله عَنْ عَنِ الله عَنْ عَبدالله عَنْ الله عَنْ أَبِي عَنْ الله عَنْ عَلَى يَمِيْنِ فَحْصُ فَتَم الله يَقْعَلُ الله وَهُوَ عَلَيْهُ عَنِي بَعْمَ كُم يَعْمِينُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عِنَا الله وَهُوَ عَلَيْهُ يَهُمُ كُم عَضْمُ كُم عَنْ الله وَهُوَ عَلَيْهُ يَهُمُ كُم عَنْهُمُ كُم عَنْهُمُ كُم عَنْهُمُ كُم عَنْهُمُ كُم عَنْهُمُ كُم عَنْهُمُ كُمْ عَنْهُمُ كُم عَنْهُمُ كُم عَنْهُمُ كُم عَنْهُمُ كُم عَنْهُمُ كُمُ عَنْهُمُ كُمْ عَنْهُمُ كُمُ عَنْهُ عَنْهُمُ كُمُ عَنْهُمُ عَلَيْهُ عَنْهُمُ كُمُ عَنْهُمُ كُمُ عَنْهُمُ كُمُ عَنْهُمُ عَنْهُمُ عَنْهُمُ كُمُ عَنْهُمُ عَنْهُمُ عَنْهُمُ كُمُ عَنْهُمُ كُمُ عَنْهُمُ كُمُ عَنْهُمُ عَنْهُم

(۲۹۷۳) ہم سے مویٰ بن اسلیل نے بیان کیا کما ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا محش سے ان سے ابو واکل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ماڑھیا نے فرایا 'جو فخص فتم اس لئے کھا تا ہے تاکہ اس کے ذریعہ کی کا مال (ناجائز طور پر) ہضم کرجائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گاکہ اللہ پاک اس پر مضم کرجائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گاکہ اللہ پاک اس پر مضمناک ہوگا۔

قتم میں تاکید و تغلیظ کی خاص مکان جیسے معجد وغیرہ یا کی خاص وقت جیسے عصریا جعد کے دن وغیرہ سے نہیں پیدا ہوتی۔ جہال عدالت ہے اور قانون شریعت کے اعتبار سے مرکی علیہ پر قتم واجب ہوئی ہے ' اس سے قتم اس وقت اور وہیں لی جائے۔ قتم لینے کے لئے نہ کی خاص وقت کا انظار کیا جائے اور نہ کی مقدس جگہ اسے لے جایا جائے۔ اس لئے کہ مکان و زمان سے اصل قتم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ام بخاری روٹینے میں بتانا چاہتے ہیں۔

## ٢ - بَابُ إِذَا تَسَارَعَ قُومٌ فِي ٱلْيَمِيْن

٣٩٧٤ - حَدُّتَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدُّتَنَا عَبْدُ الرُّزُاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَّ اللهُ عَنْهُ: ((أَلَّ النَّبِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَّ اللهُ عَنْهُ: ((أَلَّ النَّبِيُّ عَنْ عَلَى قَومٍ الْيَمِيْنَ فَاسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ أَيْهُمْ يُخْلِفُ)).

# باب جب چند آدمی ہوں اور ہرایک قتم کھانے میں جلدی کرے تو پہلے کس سے قتم لی جائے

(٣٩٤٣) ہم سے اسحاق بن نفرنے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرذاق نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرذاق نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرذاق نے بیان کیا 'انہیں معمرنے خبردی 'انہیں ہمام نے اور انہیں ابو ہریہ ہوئا ہوئے نے کہ رسول کریم مائی آئے انے چند آو میوں سے قتم کھانے کے لئے کہ ایک مائی آگے بوھے۔ تو آنخضرت مائی الم نے تھم دیا کہ قتم کھانے۔ کے سب ایک ساتھ آگے بوھے۔ تو آنخضرت مائی الم کون قتم کھائے۔ کھانے کے لئے ان میں باہم پانسہ ڈالاجائے کہ پہلے کون قتم کھائے۔

ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ دو مخصول نے ایک چیز کا وعویٰ کیا اور کسی کے پاس گواہ نہ تھے۔ آپ نے فرمایا ، قرنہ ڈالو اور جس کا نام نکلے وہ قتم کھا لے۔ حاکم کی روایت میں یوں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور دونوں نے گواہ چیں

باب الله تعالى كاسوره آل عمران ميس فرمان كه

"جو لوگ اللہ کو درمیان میں دے کراور جھوٹی قتمیں کھا کر تھوڑا

(٢١٤٥) محص اسحاق نے بیان کیا کما کہ جم کو برید بن ہارون نے

خِردی' انسیں عوام نے خردی' کما کہ مجھ سے ابراہیم ابو اسلیل

مككى نے بيان كيا اور انهوں نے عبدالله بن الى اوفى رضى الله عنه كو

یہ کتے ساکہ ایک محض نے اپنا سلمان دکھاکر اللہ کی قتم کھائی کہ

اے اس سامان کا اتاروپیہ مل رہاتھا' حالا نکہ اتنا نمیں مل دہاتھا۔ اس

یر یہ آیت نازل ہوئی کہ "جو لوگ اللہ کے عمد اور اپن قسول کے

ذريعه تحورى قيت حاصل كرتے بين" - ابن الى اوفى رضى الله عنه

نے کماکہ گاہوں کو بھانے کے لئے قیمت بردھانے والا سود خود کی طرح

كئ - آب نے آدھوں آدھ اونٹ دونوں كو دلا ديا اور ابوداؤدكى روايت ميں ہے كه آب نے قرعه كا علم ديا اور جس كا نام قرعه ميں نكلا اش کو ولا وما۔

مول ليتي". (آخر آيت تك)

٣٥- بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً ﴾.

٢٩٧٥ حَدُّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْقَوَّامُ حَدَّثَنِي إبْرَاهِيْمُ أَبُو إسْمَاعِيْلَ السَّكسَكِي سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُولْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ﴿﴿أَقَامَ رَجُلُّ سِلْعَتَهُ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا. فَنْزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنَّا قَلِيْلاً ﴾)) [آل عمران : ٧٧]. وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: ((النَّاجِشُ آكِلُ رِبًّا خَائِنٌ)).

[راجع: ۲۰۸۸]

قاضی کے سامنے عدالت میں جھوٹ بولنے والوں کی ذمت یر جو جھوٹی فتم کھاکر غلط بیانی کریں حضرت امام بخاری نے خاص

خائن ہے۔

استدلال فرمایا ہے۔ یوں جھوٹ بولنا ہر جگہ ہی منع ہے۔ ٢٦٧٦، ٢٦٧٦ حَدَّثَنَا بِشُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعَفَرِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ اللَّهِ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنِ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلِ - أَوْ قَالَ أَخِيْهِ - لَقِيَ اللهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَاثُ)). وَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيْقَ ذَلِكَ فِي الْقُرْآن: ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ فَمَنًا قَلِيْلاً ﴾ الآية. فَلَقِيَنِي الأَسْفَتُ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللهِ

(۲۷۵۲۵۲) ہم سے بشرین فالدنے بیان کیا کما ہم سے محمد بن جعفرنے بیان کیاشعبہ سے ان سے سلیمان نے ان سے ابو واکل نے اور ان سے عبداللہ واللہ علی کریم سی اللے اے فرمایا جو شخص جھوٹی فتم اس لئے کھائے کہ اس کے ذریعہ کسی کا مال لے سکے ا انہوں نے یوں بیان کیا کہ اپنے بھائی کامال لے سکے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں طے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہو گا۔ اللہ تعالی نے اس کی تصدیق میں قرآن میں میہ آیت نازل فِرمائی که "جولوگ اللہ کے عمد اور این (جھوئی) قسمول کے ذرایعہ معمولی او نجی حاصل کرتے ہیں"۔ الخ پر جھ سے اشعث بڑافد کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے بوچھاکہ عبداللد بن مسعود بنافر نے آج تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کی تھی۔

میں نے ان سے بیان کر دی تو آپ نے فرمایا کہ بیر آیت میرے عی واقع کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

أَنْ زِلَتْ. [راجع: ٢٣٥٧،٢٣٥٦] واقعے كے سلسلے ميں نازل ہوتى تھى۔ عدالت غيب دال نميں ہوتى۔ كوئى شخص غلط بيانى كر كے جموثى قسميں كھاكر فيصلہ اپ حق ميں كرا لے علائكہ وہ ناحق پر ب تو ايسا شخص عنداللہ لمجون ہے وہ اپنے پيك ميں آگ كا انگارہ كھا رہا ہے۔ قيامت كے دن وہ اللہ كے غضب ميں كر فار ہو گا۔ اس كو يہ حقيقت خوب ذہن نشين كر لينى چاہئے۔ جو لوگ قاضى كے فيصلہ كو ظاہر و باطن ہر حال ميں نافذ كتے ہيں ان كى غلط بيانى كى طرف بحى يہ اشارہ ہے۔

### باب كيونكر فتم لي جائ

سورہ توبہ میں اللہ تعالی نے فرمایا "وہ لوگ آپ کے سامنے اللہ کی قتم کھاتے ہیں 'تم کو راضی کرنے کے لئے " اور سورہ نساء میں "پھر تیرے پاس اللہ کی قتم کھاتے آتے ہیں کہ ہماری نیت تو بھلائی اور ملاپ کی تھی" قتم میں یوں کماچائے باللہ 'تاللہ 'واللہ (اللہ کی قتم) اور نبی کریم ملے کے فرمایا 'اور وہ مخض جو اللہ کی قتم عمرے بعد کھاتا ہے۔ اور اللہ کے سواکی کی قتم نہ کھائیں۔

٣٦ – بَابُ كَيْفَ يُسْتَخَلَفُ؟ قَالَ تَعَالَى : ﴿يَحْلِفُونَ بِا للهِ لَكُمْ ﴿ وَقَوْلُهُ عَزُ وَجَلٌ : ﴿ ثُمَّ جَاؤُوكَ يَحْلِفُونَ بِا لللهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلاَّ إِحْسَاناً وَتَوفِيْقًا ﴾. بِا لللهِ وَتَا للهِ وَوَ للهِ. وَقَالَ النَّبِيُ ﷺ: فَقَالُ: بِا للهِ وَتَا للهِ وَوَ للهِ. وَقَالَ النَّبِيُ ﷺ: ((وَرَجُلُ حَلَفَ بِا للهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْر)) وَلاَ يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللهِ.

الْيُومَ؟ قُلْتُ: كَلَا وَكَذَا. قَالَ: فِي

بعض ننول میں اور دو آیتیں بھی ذکور ہیں ﴿ وَیَعْلِفُونَ بِاللهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ﴾ (التوبہ: ۵۱) اور ﴿ فَیَقْسِمْنِ بِاللهِ لِنَشَهَا اَحْنَ مِنْ اللهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ﴾ (الماكدة: ۱۰۵) - اور آیتوں كے لانے سے امام بخاری کی غرض بہ ہے كہ فتم میں تغلیظ بعنی تخی ضروری نہیں صرف الله کی قتم كافی ہے۔ عرب میں بالله ' تالله ' والله بیہ تیوں کلے فتم میں كے جاتے ہیں۔ مضمون باب میں آخری جملہ ولا یعلف بغیر الله بید حضرت امام بخاری كاكلام ہے۔ غیرالله کی فتم كھاتا جائز نہیں۔

٣٩٧٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ عَمَّهِ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ يَقُولُ : جَاءَ رَجُلَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ عَنْ يَشُولُ اللهِ عَنْ يَسْأَلُهُ عَنِ مَسَلَّالُهُ عَنِ اللهِ مِنْ اللهِ عَلَى اللهِ عَنْ يَسْأَلُهُ عَنِ اللهِ مِنْ اللهِ عَنْ يَسْأَلُهُ عَنِ مَسَلَّالًا عَنْ اللهِ مِنْ اللهِ عَنْ يَسْأَلُهُ عَنِ اللهِ مِنْ اللهِ عَلَى اللهِ مِنْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ ا

(۲۹۷۸) ہم ہے اساعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہ جو ہے امام مالک نے بیان کیا ان ہے ان کے بھابو سیل نے ان ہے ان کے والم مالک نے بیان کیا ان ہے ان کے بھابو سیل نے ان ہے ان کے والم والد نے اور انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ بھی ہے اگر میں آئے اور اسلام کے متعلق پوچھنے لگے۔ آخضرت میں آئے اور اسلام کے متعلق پوچھنے لگے۔ آخضرت میں آئے اور اسلام کے متعلق پوچھنے لگے۔ آخضرت میں ایک علاوہ بھی جھ رات میں پانچ نمازیں اوا کرنا۔ اس نے پوچھاکیا اس کے علاوہ بھی جھ پر کچھ نماز اور ضوری ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں 'یہ دو سری بات روزے ہیں۔ اس نے پوچھاکیا اس کے علاوہ بھی جھ پر کچھ (روزے) واجب ہیں ؟ آپ نے فرمایا نہیں 'سوا اس کے جو تم اپنے طور پر نفل رکھو۔ طور پر نفل رکھوں کے سامنے رسول اللہ سائی ہیں کے دیو تم اپنے طور پر نفل رکھو۔ طور پر نفل رکھوں کے دیو تم اپنے طور پر نفل رکھوں کے سامنے رسول اللہ سائی ہیں کے دیو تم اپنے طور پر نفل رکھوں کے دیو تم اپنے طور پر نفل ایک سامنے رسول اللہ سائی ہیں کے دیو تم اپنے کیا کے دیو تم اپنے کے دیو تم اپنے کو دیو تی تو تم اپنے کیا کہ ان کے سامنے رسول اللہ سائی کے دیو تم اپنے کے دیو تم اپنے کے دیو تم اپنے کو دیو تھوں کے دیو تم اپنے کے دیو تم تاریخ کے دیو تم تاریخ کے دیو تم تاریخ کے دیو تاریخ کے دیو

﴿ الزَّكَاةَ)). قَالَ: هَلْ عَلَيٌ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لاَ، إِلاَّ أَنْ تَطُّوَّعَ)) فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَا لَهِ لاَ أَزِيْدُ عَلَى هَذَا وَلاَ أَنْقُصَ. قَالَ رَسُولُ ا لَهِ ﴿ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ ال

ز گوق کا بھی ذکر کیا تو انہوں نے پوچھا کیا (جو فرض ز گوق آپ نے بتائی ہے) اس کے علاوہ بھی جھے پر کوئی خیرات واجب ہے؟ آخضرت ملی کے فرملیا کہ نہیں 'سوااس کے جو تم خود اپنی طرف سے نقل دو۔ اس کے بعد وہ صاحب سے کہتے ہوئے جانے لگے کہ اللہ گواہ ہے نہ میں ان میں کوئی زیاد تی کروں گااور نہ کوئی کی۔ رسول اللہ میں کہتے فرملیا اگر میں کوئی خرایا اگر اس نے بچے کما ہے تو کامیاب ہوا۔

لین جنت میں جائے گا۔ باب کا مطلب اس سے نکلا کہ اس نے قتم میں لفظ واللہ استعمال کیا۔ قتم کھانے میں یمی کافی ہے۔ واللہ ' باللہ ' تاللہ ہے سب قسمیہ الفاظ ہیں۔

٣٩٧٩ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُويْرِيَّةٌ قَالَ : ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ أَنَّ النبي اللهِ قَالَ: ((مَنْ كَانْ حَالِفًا فَلْيَحْلِفُ بِاللهِ أَو لَيْحَلِفُ بِاللهِ أَو لِيَصْمُت)).

(٢٩٤٩) ہم سے موئی بن اساعیل نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ ہم سے جو رہید نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ ہم سے جو رہید نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنماسے بیان کیا کہ نمی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا' اگر کسی کو قتم کھائے ، ورنہ خاموش اگر کسی کو قتم کھائے ، ورنہ خاموش رہے۔

[أطرافه في: ٣٨٣٦، ٢١٠٨، ٢٦٤٦، ١٦٤٨].

اس میں اشارہ ہے کہ عدالت میں قتم وی معتبر ہوگی جو اللہ کے نام پر کھائی جائے۔ غیراللہ کی قتم ناقال اعتبار بلکہ محناہ ہوگی۔ دوسری روایت میں ہے جس نے غیراللہ کی قتم کھائی اس نے شرک کیا۔ پس قتم مچی کھانی چاہئے اور وہ صرف اللہ کے نام پاک کی قتم ہو ورنہ خاموش رہنا بھتر ہے۔

> ٧٧ - بَابُ مَنْ أَفَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِيْنِ

# باب جس مری نے (مری علیہ کی) قتم کھالینے کے بعد گواہ پیش کئے

تواس کے گواہ تبول ہوں گے' اہل کوفہ اور شافع اور اجر کا یمی قول ہے۔ امام مالک کستے ہیں کہ اگر مدمی کو اپنے گواہوں کا علم نہ تما اور اس نے مدعیٰ علیہ سے تشم لے لی' چر گواہوں کا علم ہوا تو گواہ قبول ہوں گے اور جو گواہوں کا علم ہوتے ہوئے اس نے گواہ پیش نہیں کئے اور قتم لے لی قو اب گواہ منظور نہ ہوں گے۔ (وحیدی)

وَقَالَ النّبِيُّ اللَّهُ: ((لَقَلُ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجْتِهِ مِنْ بَعْضٍ). وَقَالَ طَاوُسٌ وَإِيْرَاهِيْمُ: البَيْنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَادِلَةُ أَحَقُ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَادِلَةُ أَحَقُ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ.

٩٨٠- حَدَّثُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

اور نبی کریم مٹھیے نے فرمایا تھا کہ یہ ممکن ہے کہ (مدعی اور مدعیٰ علیہ میں کوئی) ایک دوسرے سے بہتر طریقہ پر اپنا مقدمہ پیش کر سکتا ہو۔ طاؤس' ابراہیم اور شرح بران بلے نے کہا کہ عادل مواہ جھوٹی فتم کے مقابلے میں قبول کئے جانے کا زیادہ مستحق ہے۔

(۲۲۸۰) مم سے عبداللہ بن مسلم نے بیان کیا امام مالک سے ان

مَالِكِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا أَنْ رَسُولَ اللهِ شَلَّ قَالَ: ((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيْ، وَلَقَلْ بَمْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِن بَقْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيْهِ شَيْنًا بِقَولِهِ فَإِنْمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ، فَلاَ يَأْخُذُهَا)). [راحع: ٢٤٥٨]

ے ہشام بن عودہ نے 'ان سے ان کے باپ نے 'ان سے زینب نے
اور ان سے ام سلمہ رہی ہیں نے کہ رسول کریم مٹی کیا نے فرمایا 'تم لوگ
میرے یمال اپنے مقدمات لاتے ہو اور بھی ایبا ہو تا ہے کہ ایک تم
میں دو سرے سے دلیل بیان کرنے میں بڑھ کر ہو تا ہے (قوت بیانیہ
بڑھ کر رکھتا ہے) پھر میں اس کو اگر اس کے بھائی کاحق (فلطی سے) دلا
دول 'تو وہ (حلال نہ سمجھے) اس کو نہ لے 'میں اس کو دونہ نے کا ایک کھڑا

اس مدیث میں امام مالک اور شافعی اور امام احمد اور جمهور علاء کا ندہب ثابت ہوا کہ قاضی کا عکم طاہراً نافذ ہوتا ہے نہ کہ المستر المائی مین قاضی اگر غلطی ہے کوئی فیصلہ کر دے تو جس کے موافق فیصلہ کرے عنداللہ اس کیلئے وہ شے درست نہ ہوگ اور حننے کا رد ہوا جن کے نزدیک قاضی کی تفا طاہراً اور باطنا دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہیں۔ مدیث ہے بھی یمی نکلا کہ پنجر صاحب کو بھی دھوکا ہو جانا ممکن تھا اور آپ کو علم غیب نہ تھا اور جب آپ ہے جو سارے جمال ہے افضل تھے غلطی ہو جانا ممکن ہوا تو اور کسی قاضی یا جمتد یا امام یا عالم کی کیا حقیقت اور کیا ہت ہے اور بڑا بے و توف ہے وہ مختص جو کسی جمتد یا چرکو خطا ہے معموم سمجھ۔ (وحیدی) یا جمتد یا امام یا مالم کی کیا حقیقت اور کیا ہت ہو اور بڑا بے و توف ہے وہ مختص جو کسی جمتد یا چرکو خطا ہے معموم سمجھ۔ (وحیدی)

وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ ﴿ وَاذْكُو فِي الْكِتَابِ اور امام حَسَ الْمُ الْحَسَنُ ﴿ وَاذْكُو فِي الْكِتَابِ عليه الصلوة والساؤة والساؤقين ابْنُ الأَشْوَع بالُوغد وذكر ذلك وعدے كے بح وَعَنْ سَمُرةً. وَقَالَ الْمِسُورُ بُنُ مَخْرَمَة: لَكَ حَمَ وَإِنْهَا اللهِ وَعَنْ سَمُرةً. وَقَالَ الْمِسُورُ بُنُ مَخْرَمَة: بِحَدَيْثِ فَوَقَى لِي )). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ اللهِ وَعَدْ اللهِ اللهِ وَعَدْنِي فَوَقَى لِي )). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ اللهُ اللهِ الله

اور امام حسن بھری روائی نے اس کو پورا کردیا۔ اور حضرت اساعیل علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر اللہ تعالی نے اس وصف سے کیا ہے کہ وہ وعد سے کیا ہے کہ وہ وعد سے کے بچے تھے۔ اور سعید بن الاشوع نے وعدہ پورا کرنے کے لئے تھم دیا تھا۔ اور سمرہ بن جندب بڑائی سے ایسائی نقل کیا' اور مسور بن مخرمہ بڑائی نے کما کہ جس نے نبی کریم سٹھ کے اسانی نقل کیا' آپ اپن ایک داماد (ابوالعاص) کا ذکر فرما رہے تھے' آپ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا' ابو عبداللہ (امام بخاری) نے کما کہ اسحاق بن ابراہیم کو جس نے دیکھا کہ وہ وعدہ پورا کرنے کے وجوب پر اسحاق بن ابراہیم کو جس نے دیکھا کہ وہ وعدہ پورا کرنے کے وجوب پر استان بن ابراہیم کو جس دیل لیتے تھے۔

امام بخاری اور بعض علاء کا یمی قول ہے کہ وعدہ پورا کرنا چاہے 'اگر کوئی نہ کرے قو قاضی پورا کرائے گا۔ لیکن جمہور علاء کتے ہیں کہ وعدہ پورا کرنا متحب ہے اور اخلاقا ضروری ہے۔ پر قاضی جراً اے پورا نہیں کرا سکا۔ ازروئ درایت امام بخاری بی کا قول ضحح ہے کہ عدالت فیصلہ کرتے وقت ایک تھم جاری کرتی ہے گویا مرفی علیہ سے وعدہ لیتی ہے کہ وہ عدالت کے فیصلہ کو تشلیم کرتے ہوئے گویا اس پر عمل در آخر کرنے کا وعدہ کر رہا ہے۔ اب گھر جاکروہ اس تھم پر عمل نہ کرے اور مدمی کو کورا جواب دے تو عدالت پولیس کے ذریعہ اپنے فیصلہ کا نفاذ کرائے گی۔ حضرت امام کا یمی خشاہے اور دنیا کا یمی قانون ہے۔ اس مقصد سے حضرت امام بخاری نے گئی احادیث اور شام کا یمی خشاہے اور دنیا کا یمی قانون ہے۔ اس مقصد سے چھر جائے اور عدالت کی احادیث اور آثار نقل کر دیے ہیں۔ اگر عدالت تھم کو کوئی فیض جاری نہ ہونے دے اور شلیم کے وعدہ سے پھر جائے اور عدالت

كُمْ نَهُ كُرَ مَكُ وَبِهِ مُحْنُ الْكَ تَمَاشُهُ بَنَ كُره مِاكُ كَا٢٩٨١ – حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنْ
عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
أَخْبَرَهُ قَالَ: اخْبَرَنِي أَبُوسُفْيَانَ أَنْ هِرَقْلَ
قَالَ لَهُ: ((سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُوكُمْ؟ فَرَعَمْتَ
قَالَ لَهُ: ((سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُوكُمْ؟ فَرَعَمْتَ
قَالَ لَهُ: (السَّلْقَةُ وَالصَّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَقَافِ وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَهِذِهِ وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَهُذَهِ وَالْوَلَا وَالْوَا وَالْوَلَا وَالْوَلَوْلَا وَالْوَلَا وَلَوْلَا وَلَا لَا اللّهُ وَلَا اللّهُ الْوَلَا وَالْوَالَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَلَا لَا اللّهُ وَلَا لَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَالْوَلَا وَلَا لَالْوَالَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَلَا وَالْوَالَا وَالْوَالَا وَالْوَالَا وَالْوَلَا وَالْمُؤْلِقِ وَالْوَالَا وَالْوَالَالَوْلَا وَالْمُؤْلِقِ وَالْوَالَا وَالْعَلَا وَالْمِلْوَالَا وَلَا الْعُلَالَا وَالْعَلَالَا وَالْعَلَا وَالْعَلَا وَالْعَلَا وَالْوَالَا وَالْوَالَا وَالْعَلَا وَالْعَلَالَا وَالْوَالَا وَالْوَالْوَالْوَالَا وَالْوَالْوَالْوَالْوَالْوَالْوَالَالَا وَلَالَ

(۲۹۸۱) ہم سے ابراہیم بن حزہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے
ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ان سے صالح بن کیمان نے ان سے
ابن شماب نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنما نے انہیں خردی انہوں نے بیان کیا کہ انہیں ابو
سفیان رضی اللہ عنہ نے خردی کہ ہرقل نے ان سے کہا تھا کہ میں
نے تم سے پوچھا تھا کہ وہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) حمیس کس بات کا
عکم دیتے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ حمیس نماز سچائی عفت عدر کے
پورا کرنے اور امانت کے اوا کرنے کا عکم دیتے ہیں۔ اور یہ نبی کی

تہ ہم آپ کے سامنے یہ نمیں ہوتا کہ ان کو کس مسلک کی موافقت کرنی ہے اور کس کی تردید۔ ان کے سامنے صرف کتاب الله اور سنت رسول اللہ ہوتی ہے۔ ان بی کے تحت وہ مسائل و احکام پیش کرتے ہیں۔ وہ کسی مجتد و امام کے مسلک کے نخالف ہوں یا موافق حضرت امام کو قطعاً یہ پرواہ نمیں ہوتی۔ پھر موجودہ دیو بندی ناشران بخاری کا کئی جگہ یہ لکھنا کہ یمال امام بخاری نے فلال امام کا مسلک افتتیار کیا ہے بالکل غلط اور حضرت امام کی شان اجتماد میں تنقیص ہے۔ اس جگہ بھی صاحب تفہم البخاری نے ایما بی الزام دہرایا ہے۔ وہ صاحب لکھتے ہیں کہ امام مالک روافیج کہتے ہیں کہ وعدہ کرنے کا تھم بھی قضا کے تحت آ سکتا ہے اور امام بخاری روافیج نے بھی غالب اور بالم بخاری روافیج ایماری بیاری ایماری بیاری ایماری بیاری ایماری بیاری ایماری بیاری ب

سے ہے الموا یقیس علی نفسه مقلدین کا چوکلہ کی رویہ ہے وہ مجتد مطلق امام بخاری کو بھی ای نظرے دیکھتے ہیں جو بالکل غلط

(۲۲۸۲) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اساعیل بن جعفر نے بیان کیا ان سے ابو سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر نے بیان کیا اور ان سے عامر نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریوہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کمی تو جھوٹ کمی' امانت دی گئی تو اس نے اس میں خیانت کی اور وعدہ کیا تو اسے پورا مسلم نہیں کیا۔

(٣٧٨٣) جم سے ابراہیم بن مویٰ نے بیان کیا کما جمیں بشام نے خرر دی ان سے ابن جرتج نے بیان کیا انہیں عمرو بن دینار نے خردی ' ٣٦٨٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بِنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي

عَمْرُو بْنُ دِيْنَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيَّ عَنْ جَايِرِ بْنِ عَلِي عَنْ الله عَنْهُمْ قَالَ : جَايِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُمْ قَالَ : ((لَمَّا مَاتَ النَّبِيُ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرِ مَالُ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيُ فَقَالَ أَبُوبِكُر: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِي ﷺ دَيْنَ الْبَويَ اللهِ اللهُ اللهِ الل

انسیں جمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہا نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بر رضی اللہ عنہ کے پاس (بحرین کے عامل) علاء بن حضری بڑاٹن کی طرف سے مال آیا۔ ابو بکر بڑاٹن نے اعلان کرا دیا کہ جس کسی کا بھی نی کریم مٹری پار پر کوئی قرض ہو یا آنخضرت مٹری کا اس سے وعدہ ہو تو وہ ہمارے باس آئے۔ جابر بڑاٹن نے بیان کیا کہ اس پر میں نے ان سے کہا کہ جمح باس آئی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ جمح عطا نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ اتنا اتنا مال جمحے عطا فرمائیں گے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اپنے فرمائیں گے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ پر بانچ سو بھر پانچ سو اور پھر بانچ سو گن

گویا حضرت صدیق بڑی نے عمد نبوی کو بورا لر دکھایا' اس سے بھی یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ وعدہ کو بورا کرنا ہی ہو گا خواہ مذربعہ عدالت ہی ہو۔

٣٦٨٤ - حَلَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَلَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنِ شَلَيْمَانَ حَلَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شَجَاعٍ عَنْ سَالِمِ الأَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ((سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْحِيْرَةِ: أَيُّ الأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى؟ الْحِيْرَةِ: أَيُّ الأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى؟ قُلْتُ: لاَ أَدْرِي حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى حَبِر الْعَرَبِ فَأَسْأَلُهُ. فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ الْعَرَبِ فَأَسْأَلُهُ. فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبْسِ فَقَالَ: قَضَى أَكْثَرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا، إِنَّ عَبْسِ فَقَالَ: قَضَى أَكْثَرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا، إِنْ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ: قَضَى أَكْثَرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا، إِنْ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ: قَضَى أَكْرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا، إِنْ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ: قَالَ قَالَ فَعَلَ)).

(۲۲۸۲) ہم ہے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو سعید بن عبدان نے خبردی ان سے مروان بن شجاع نے بیان کیا ان سے سالم افلس نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ جرو کے یہودی نے جمح سے پوچھا موٹی طالق نے (اپ مرکے اداکر نے میں) کون می مدت پوری کی تھی ؟ (یعنی آٹھ سال کی یا دس سال کی ، جن کا قرآن میں ذکر ہے) میں نے کہا کہ جمحے معلوم نہیں ال ! عرب کے بوٹ نے کہا کہ جمحے معلوم نہیں ال ! عرب کے بوٹ نے کہا کہ جمحے معلوم نہیں اول ! عرب کے بوٹ نے بین ہا دوں گا) جو دونوں مدتوں میں بمتر تھی۔ بوٹی مدت پوری کی (دس سال کی) جو دونوں مدتوں میں بمتر تھی۔ رسول اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کے جب کی سے دعدہ کرتے تو پورا کرتے تھے۔

ت جمع ان جملہ احادیث سے حضرت امام نے وعدہ پورا کرنے کا وجوب ثابت کیا 'خصوصاً جو وعدہ عدالت میں کیا جائے وہ نہ پورا کنیسی کے قواس سے جبراً اسے پورا کرایا جائے گا۔ ورنہ عدالت ایک تماشہ بن کر رہ جائے گی۔

حضرت موی طِنظ کے سامنے آٹھ سال اور دس سال کی مدتیں رکھی گئی تھیں۔ حضرت شعیب نے ان سے فرمایا تھا کہ میں چاہتا ہوں اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کی شادی تمہارے ساتھ کر دوں۔ بشرطیکہ تم آٹھ برس میری نوکری کرواور اگر دس برس پورا کرو تو یہ تمہارا احمان ہو گا۔ حدیث کے آخری جملہ کا مطلب یہ کہ اللہ کے رسول وعدہ خلاف ہر گز نہیں ہو سکتے۔ بیس سے ترجمہ باب لکانا (164) P (164)

ہے۔ دو سری روایت میں یوں ہے کہ سعید نے کما' مجروہ یہودی مجھ سے ملا تو میں نے جو این عباس بینے نے فرمایا تھاوہ اسے ہتلا دیا۔ وہ کنے لگا این عباس بینی ب شک عالم ہیں۔ این عباس بین نے یہ آنخضرت مائی اسے ساتھا اور آپ نے یہ حضرت جرائیل سے پوچھا تھا۔ جرائیل نے اللہ پاک سے جس کے جواب میں اللہ پاک نے فرمایا تھا کہ موٹ نے وہ میعاد پوری کی جو زیادہ کبی اور زیادہ بھتر تھی۔

باب مشركول كي كوابي قبول نه موكى

اور شعبی نے کما کہ دو سرے دین والوں کی گواہی ایک سے دو سرے کے خلاف لینی جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالی کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ "۔ "، م نے ان میں باہم دشنی اور بغض کو ہوا دے دی ہے"۔

ابو مررہ رضی اللہ عنہ نے بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ اللہ کتاب کی (ان کی نم مجی روایات میں) نہ تقدیق کرواور نہ کاذیب بلکہ یہ کمہ لیا کرو کہ اللہ بر اور جو کھے اس نے نازل کیا سب بر ہم ایکان لائے۔ الآبة

٣٩ – بَابُ لا يُسْأَلُ أَهْلُ الشَّرُك عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وقَالِ الشَّغْبِيُّ: لا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْمِللِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضِ لِقَولِهِ تَعَالَى: ﴿ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَعْضَاءَ ﴾ [المائدة : ١٤].

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَة عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لأ تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكتابِ وَلاَ تُكَذَّبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿آمَنَا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ﴾ الآية)).

مشرکوں کی مواہی مشرکوں پر نہ مسلمانوں پر قبول ہوگی۔ حنفیہ کے نزدیک مشرکوں کی مواہی مشرکوں پر قبول ہوگی۔ اگرچہ ان کے غرجب مختلف ہوں۔ کیونکہ آنخضرت مٹائج کے ایک یمودی مرد اور ایک یمودی عورت کو چار یمودیوں کی شمادت پر رجم کیا تھا۔

حَدُّنَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بُنِ عُنْهُمَا عَنْ عُنْهِ ابْنِ شَهَابِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُنْبَةَ عَنِ ابْنِ شَهَابِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُنْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْسَمُسْلِمِيْنَ، كَيْفَ تَسْأَلُونِ أَهْلَ الْكِتَابِ وَكَنَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ أَوْلَهُ لَمْ يُسَبُ ؟ وَقَدْ وَكِنَابُكُمُ اللَّهِ تَقْوالُونَهُ لَمْ يُسَبُ ؟ وَقَدْ حَدَّثُكُمُ اللَّهِ اللَّهِ تَقُولُونَهُ لَمْ يُسَبُ ؟ وَقَدْ حَدَّثُكُمُ اللَّهُ أَنْ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدُلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ وَعَيْرُوا بِأَيْدِيْهِمُ الْكِتَابِ بَدُلُوا مَا كَتَب اللَّهُ وَعَيْرُوا بِأَيْدِيْهِمُ الْكِتَابِ بَدُلُوا مِا يَنْهُمُ وَاللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ كَتَب اللَّهُ وَعُيْرُوا بِأَنْ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ لَيَمَا كُمْ فَقَالُوا: ﴿ وَاللَّهُ مِنَ الْهِلْمِ عَنْ مُسَاءَلِتِهِمُ لَا مَنْهُمْ رَجُلاً قَطُ يَسْأَلُكُمْ عَن اللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلاً قَطُ يَسْأَلُكُمْ عَن وَاللّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلاً قَطُ يَسْأَلُكُمْ عَن وَاللّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلاً قَطُ يَسْأَلُكُمْ عَن

یونس سے ان سے این شہاب نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن بن اللہ بوئی بن باللہ تعالی کی طرف سے سب سے بعد میں ناذل ہوئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہواوراس میں کی قتم کی آمیزش بھی نہیں ہوئی ہے۔ اللہ تعالی تو تمہیں پہلے بی بناچکا ہے کہ اہل کتاب نے اس کتاب کو بدل دیا جو اللہ تعالی نے انہیں دی تھی اور خودہی اس میں تغیر کر ویا اور پھر کھنے کے اللہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے۔ ان کا مقصد اس موف سے تھا کہ اس طرح تھوڑی ہوئی (دنیا کی) عاصل کر عیس۔ دیا اور پھر کھنے کہ اس طرح تھوڑی ہوئی (دنیا کی) عاصل کر عیس۔ یہ پھے کو نہیں روکا۔ اللہ کی قتم! ہم نے ان کے کمی آدی کو بھی نہیں دیکھا کہ وہ ان آیات کے متعلق تم سے بچھتا ہو جو تم پر نہیں دیکھا کہ وہ ان آیات کے متعلق تم سے بچھتا ہو جو تم پر

(تمہارے نبی کے ذریعہ) نازل کی گئی ہیں۔

الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ)).

رَأَطرافه في : ٣٦٣٧، ٢٥٢٢، ٢٥٢٣].

اسلام نے تقد عادل گواہ کے لئے جو شرائط رکھی ہیں۔ ایک غیر مسلم کا ان کے معیار پر اترنا ناممکن ہے۔ اس لئے علی العوم اس کی گواہی قابل قبول نہیں۔ حضرت امام بخاری ای مسلک کے ولائل بیان فرما رہے ہیں۔ یہ امر دیگر ہے کہ امام وقت مام مجاز کسی غیر مسلم کی گواہی اس بنا پر قبول کرے کہ بعض دو سرے متند قرائن سے بھی اس کی تقدیق ہو۔ جیسا کہ آخضرت مام مخار یہودی کو اور یہودی عورت کو زنا کے جرم میں شکساری کا تھم دیا تھا۔ بسرحال قاعدہ کلیہ وی ہے جو حضرت امام نے بیان فرمایا ہے۔

٣٠- بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْـمُشْكِلاَتِ
 وَقَولِهِ: ﴿ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلاَمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكُفُلُ
 مَرْيَمَ ﴾ [آل عمران: 18].

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الأَقْلاُمُ مَعَ الجرْيةِ، وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الْجريةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ. وَقَوْلِهِ: ﴿فَسَاهَمَ ﴾ أَقَرَعَ ﴿فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴾ مِنَ الْمَسْهُومِيْنَ [الصافات: ١٤١].

وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: ((عَرَضَ النّبِيُ اللّهُ عَلَى قَوم الْيَبِي اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللهُ الله

#### باب مشکلات کے وقت قرعد اندازی کرنا

اوراللہ تعالی کارشاد کہ "جبوہ اپی قلمیں ڈالنے گے (قرعہ اندازی کے لئے تاکہ) فیصلہ کر سیس کہ مریم کی کفالت کون کرے"۔ حضرت ابن عباس بی نے نے (آیت نہ کورہ کی تغییر میں فرمایا) کہ جب سب لوگوں نے (نہر اردن میں) اپنے اپنے قلم ڈالے، تو تمام قلم پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہہ گئے۔ لیکن ذکریا مایلی کا قلم اس بہاؤ میں اوپر آگیا۔ اس لئے انہوں نے ہی مریم ملیما السلام کی تربیت اپنے ذمہ لی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد فساھم کے معنے ہیں پس انہوں نے قرعہ ڈالا۔ ﴿ فَكُانُ مِن الممدحضين ﴾ (میں مدحضین کے معنی ہیں) ﴿ من المسھومین ﴾ (بین قرعہ انہیں کے نام پر نکلا) حضرت ابو ہریہ ہوئے کی بناپر) المسھومین ﴾ (بینی قرعہ انہیں کے نام پر نکلا) حضرت ابو ہریہ ہوئے کی بناپر) کے لوگوں سے قسم کھانے کے لئے فرمایا، تو وہ سب (ایک ساتھ) کے ہو گوں سے قسم کھانے کے لئے قرمایا، تو وہ سب (ایک ساتھ) آگے برطے۔ اس لئے آپ نے ان میں قرعہ ڈالنے کے لئے تکم فرمایا تاکہ فیصلہ ہو کہ سب سے پہلے قسم کون آدمی کھائے۔

جمهور علاء کے نزدیک قطع نزاع کے لئے قرعہ ڈالنا جائز اور مشروع ہے۔ ابن منذر نے حضرت امام ابو حنیفہ سے بھی اس کا جواز نقل کیا ہے۔ پس آیات اور حدیث سے قرعہ اندازی کا ثبوت ہوا۔ اب اگر کوئی قرعہ اندازی کا انکار کرے تو وہ خود غلطی میں مبتلا ہے۔

(۲۲۸۲) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے معلی ما ہم سے معلی ہاں کیا کہا ہم سے معلی ہارے والد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے کہا کہ ہم سے شعبی نے بیان کیا انہوں نے نعمان بن بشیر بی شیاستا سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی کریم ماٹی ہے نے فرمایا اللہ کی حدود میں سستی برتے والے اور اس میں

ص لا ہے۔ پس ایات اور صدیث سے و عدائدازی ۲۹۸۶ – حَدَّثَنَا عُمَوُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِی قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّعْمَانُ بْنَ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا یَقُولُ: قَالَ النبي على (مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَومِ اسْتَهَمُّوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضَهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضَهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضَهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضَهُمْ فِي أَسْفَلِهَا فَكَانَ الْلَايْنَ فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُونَ بِالْمَاءِ عَلَى الْلِينَ فِي أَعْلاَهَا، فَتَاذُوا بِهِ، فَأَخَذَ فَأَسًا فَجَعَلَ يَنْفُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَأَتُوهُ فَقَالُوا: مَا لَك؟ قَالَ: السَّفِينَةِ، فَأَتُوهُ فَقَالُوا: مَا لَك؟ قَالَ: تَاذَيْتُمْ بِي وَلا بُدً لِيْ مِنَ الْسَمَاء، فَإِن أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجُوا أَنْفُسَهُمْ). وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ)).

بتلا ہو جانے والے کی مثال ایک ایس قوم کی ہے جس نے ایک کشتی (پر سفر کرنے کیلئے جگہ کے بارے میں) قرعہ اندازی کی۔ پھر نتیج میں کچھ لوگ ینچے سوار ہوئے اور اس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی اوپر کی منزل سے گزرتے تھے اور اس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ اس خیال سے نیچے والا ایک آدمی کلماڑی سے کشتی کا پنچے کا حصہ کا شخ لگا۔ (تاکہ پنچے ہی سے سمندر کاپانی لے لیا کرے) اب اوپر والے آئے اور کہنے لگے کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ تم لوگوں کو (میرے اوپر آنے جانے سے) تکلیف ہوتی تھی اور میرے لئے بھی پانی ضروری تھا۔ اب آگر انہوں نے نیچے والے کا ہاتھ پکڑلیا تو انہیں بھی نجات دی اور خود بھی نجات پائی۔ لیکن آگر اسے یوں ہی جھوڑ دیا' تو انہیں بھی ہلاک کیا اور خود بھی ہلاک ہو گئے۔

اس سے قرعہ اندازی کا ثبوت ہوا۔ حضرت امام کا اس حدیث کو یمال لانے کا یمی مقصد ہے اور اس سے امریالمعروف اور نمی عن المنکر کی تأکید شدید بھی ظاہر ہوئی کہ برائی کو روکنا ضروری ہے ورنہ اس کی لپیٹ بیس سب ہی آ سکتے ہیں۔ طاقت ہو تو برائی کو ہاتھ سے روکا جائے۔ ورنہ زبان سے روکنے کی کوشش کی جائے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دل بیس اس سے سخت نفرت کی جائے اور یہ ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے۔ المحدلللہ حکومت عربیہ سعودیہ بیس دیکھا کہ محکمہ امریالمعروف والنی عن المنکر سرکاری سطح پر قائم ہے اور ساری مملکت بیس درجہ ہے۔ المحدللہ حکومت عربیہ سعودیہ بیس دیکھا کہ محکمہ امریالمعروف والنی عن المنکر سرکاری سطح پر قائم ہے اور ساری مملکت بیس اس کی شاخیس پھیلی ہوئی ہیں، جوابیخ فرائض انجام دے رہی ہیں۔ اللہ پاک ہر جگہ کے مسلمانوں کو یہ توفیق بخشے کہ وہ اس طرح اجتماعی طور پر بنی نوع انسان کی یہ اعلیٰ ترین خدمت انجام دیں اور انسانوں کی بھلائی و فلاح کو اپنی زندگی کا لازمہ بنا لیس۔ آئین یا رب العلمین۔

المُعَيْبٌ عَنِ الرُّهُرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي حَارِجَةُ اللَّهُ عَنِ الرُّهُرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي حَارِجَةُ اللَّهُ عَنِ الرُّهُرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي حَارِجَةُ اللَّهُ رَيْدِ الأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَمُ الْعَلاَءِ الْمَرَأَةُ اللَّهُ عَمْمَانَ اللَّهُ الْعَلاَءِ المُرَاقَةُ اللَّهُ عَمْمَانَ اللَّهُ الْعَلاَءِ اللَّنْصَارُ اللَّكُنَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْعَلاَءِ: فَسَكَنَ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلاَءِ: فَسَكَنَ اللَّهُ الل

(۲۹۸۷) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا' کہا ہم کو شعیب نے خبردی
زہری سے' ان سے خارجہ بن زید انصاری نے بیان کیا کہ ان کی رشتہ
دار ایک عورت ام علاء نامی نے جنہوں نے رسول اللہ مٹی ہے
بیعت بھی کی تھی' انہیں خبردی کہ انصار نے مماجرین کو اپنے یمال
نیمرانے کے لئے پانے ڈالے تو عثان بن مظعون بڑت کا قیام ہمارے
مصے میں آیا۔ ام علاء بڑی ہیا نے کہا کہ پھر عثان بن مظعون بڑت ہمارے
گھر تھرے اور کچھ مدت بعد وہ بیار پڑ گئے۔ ہم نے ان کی تیمارداری
کی گر کچھ دن بعد ان کی وفات ہو گئی۔ جب ہم انہیں کفن دے چکے تو
رسول اللہ مٹی ہیل تشریف لائے۔ میں نے کما' ابو السائب! (عثمان بڑا تشریف لائے۔ میں نے کما' ابو السائب! (عثمان بڑا تشریف کا رحمتیں نازل ہوں' میری گواہی ہے کہ اللہ
کی کنیت) تم پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں' میری گواہی ہے کہ اللہ

ا اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ. فَقَالَ لِي النَّبِي اللَّهِ اللَّهِ ((وَمَا يُدْرِيْكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ ؟)) فَقُلْتُ: لاَ أَدْرِيْ بَأْبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿إِأَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَاءَهُ وَا للهِ الْيَقْينُ، وَإِنِّي لأَرجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَا لِلَّهِ مَا أَدْرِي – وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ– مَا يُفْعَلُ بهِ)). قَالَتْ: فَوَ اللهِ لاَ أَزَكَّى أَحَدًا بَهْدَهُ أَبَدًا، وَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ. قَالَتْ: فَنِمْتُ فَأَرِيْتُ لِفُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي، فَجَنْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ﴿ (ذَلِكَ عَمَلُهُ)). [راجع: ١٢٤٣]

تعالی نے اینے یمال تمهاری ضرور عزت اور برائی کی موگی۔ اس پر آخضرت الني إن فرمايا بيربات تهيس كيب معلوم مو كى كد الله تعالى نے ان کی عزت اور برائی کی ہوگی۔ میں نے عرض کیا میرے مال اور باب آب ير فدا مول مجھ يه بات كى ذريعه سے معلوم نيس موئى ب - پھر آخضرت الله الم ان فرمان عثان كاجمال تك معامله ب أوالله گواہ ہے کہ ان کی دفات ہو چکی اور میں ان کے بارے میں اللہ سے خیری کی امید رکھتا ہوں الیکن اللہ کی قتم! اللہ کے رسول ہونے کے باوجود مجھے بھی بیا علم نمیں کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہو گا، ام علاء ر الله كا الله كى فتم! اب اس كے بعد ميں كسى مخص كى ياك مجھی بیان نمیں کرول گی۔ اس سے مجھے رنج بھی ہوا (کہ آخضرت النائل كر سامنے ميں نے ايك الي بات كى جس كامجھے حقیقى علم نسيس تھا) انہوں نے کما (ایک دن) میں سو رہی تھی، میں نے خواب میں حضرت عثان والتو كالح كے ايك بهتا موا چشمه ويكھا۔ ميں رسول الله ما الله من خدمت میں حاضر موئی اور آپ سے خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بہ ان کاعمل (نیک) تھا۔

آ الله اور رسول بی کو عاصل ہے اور کسی وقع منتی ہونے کا تھم لگانا یہ منصب صرف اللہ اور رسول بی کو حاصل ہے اور کسی کو بھی حق نہیں کہ کسی کو مطلق جنتی کہ سکے۔ روایت میں قتم کے لئے لفظ واللہ بار بار آیا ہے اس غرض سے امام بخاری اس کو یمال لائے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے۔ میرا حال کیا ہونا ہے اور عثان کا حال کیا ہونا ہے۔ یہ موافق ہے اس آیت کے جو سور و احقاف مِس ہے۔ ﴿ وَمَاۤ اَدْرِىٰ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلاَ بِكُمْ ﴾ (الاحقاف: ٩) ليني مِن نبيس جانا كه ميرے ساتھ كيا ہو كا اور تممارے ساتھ كيا ہو گا۔ حدیث میں قرعہ اندازی کا دکرے 'باب کے مطابق یہ بھی ایک توجیہ ہے۔

پادریوں کا یہ اعتراض کہ تمهارے پنیمرکو جب اپن نجات کاعلم نہ تھا تو دو سروں کی نجات وہ کیے کرا سکتے ہیں۔ محض لغو اعتراض ہے۔ اس لئے کہ اگر آپ سے پغیرنہ ہوتے تو ضرور این علی کے لئے یوں فراتے کہ میں ایباکروں گا ویباکروں گا مجمع سب اختیار ے۔ سے راست باز بیشہ اکساری سامنے رکھتے ہیں۔ ای بنا پر آپ نے الیا فرمایا۔

(٢٦٨٨) م سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کمامم کو عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبروی زہری سے 'انہیں عروہ نے خبردی اور ان ے عائشہ و اللہ علی کیا کہ رسول اللہ مالی جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ اندازی فرماتے اور جن کانام نکل آتا' انہیں اینے ساتھ لے جاتے۔ آپ کا یہ بھی معمول تھا کہ اپنی ہر بیوی

٣٩٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلِ قَالَ أُخْبِرَنَا عَبْدُ اللهِ أُخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ 🕮 إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيُّتُهُنَّ خَرَجَ کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر کر دی تھی۔ البتہ سودہ بنت زمعہ رفی تھی۔ البتہ سودہ بنت زمعہ رفی تی اپنی باری آپ کی ذوجہ عائشہ رفی تی کو رضاحاصل عائشہ رفی تی کو رضاحاصل ہو۔ (اس سے بھی قرعہ اندازی ثابت ہوئی)

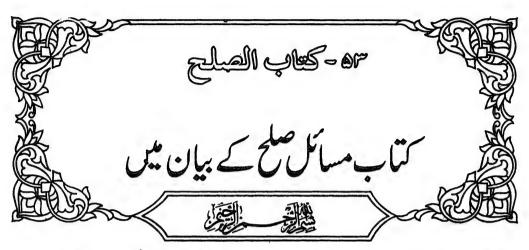
(۲۹۸۹) ہم سے اساعیل نے بیان کیا کہ جھ سے امام مالک نے بیان کیا 'ان سے ابو جلرکے غلام سی نے بیان کیا 'ان سے ابو صل کے نے اور ان سے ابو ہریرہ بڑھ نے کہ رسول کریم سڑھیا نے فرمایا 'اگر لوگوں کو معلوم ہو تاکہ اذان اور صف اول میں کتنا ثواب ہے اور پھر (انہیں اس کے حاصل کرنے کے لئے) قرعہ اندازی کرنی پڑتی 'تو وہ قرعہ اندازی بھی کرتے اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ نماز سویرے اندازی بھی کرتے اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ نماز سویرے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو لوگ ایک دو سرے سبقت کرنے کئیں اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی کتنی فضیلتیں بیں قواگر گھنوں کے بل آنا پڑتا تو پھر بھی آتے۔

سَهْمَهَا خَرَجَ بِهَا مَقَهُ. وَكَانَ يَفْسِمُ لِكُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَرِمَهَا وَلَيْلَتَهَا. غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْقَةَ وَهَبَتْ يَومَهَا وَلَيْلَتَهَا لِقَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللهِ ﷺ)). [راحم: ٣٥٩٣]

٣٦٨٩ - حَدُّنَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدُّنِي مَالِكُ عَنْ أَبِي مَالِكُ عَنْ أَبِي مَالِكُ عَنْ أَبِي مَالِكُ عَنْ أَبِي مَالِحُ عَنْ أَبِي مَالِحٍ عَنْ أَبِي مَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ رَسُولَ اللهِ فَقَطَ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسِ مَا فِي النَّدَاءِ وَالصَّفُ الأُولِ ثُمَّ لَمْ يَجدُوا فِي النَّهَجِيْرِ لاسْتَهَمُّوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي النَّهْجِيْرِ لاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ وَلَوْ وَلَوْ وَلَوْ وَلَوْ عَنْوا)). [راجع: ٢١٥]

ان جملہ احادیث سے حضرت امام نے قرعہ اندازی کا جواز نکالا اور بتلایا کہ بہت سے معاملات ایسے بھی سامنے آ جاتے ہیں کہ ان کے فیصلہ کے لئے بہتر طریقہ قرعہ اندازی ہی ہوتا ہے۔ پس اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ بعض لوگ قرعہ اندازی کو جائز نہیں کتے ' بیر ان کی عقل کا قصور ہے۔

حدیث ہذا ہے اذان پکارنے اور صف اول میں کھڑے ہونے کی بھی انتمائی فضیلت ثابت ہوئی اور نماز سویرے اول وقت پڑھنے کی بھی جیسا کہ جماعت المحدیث کا عمل ہے کہ فجر' ظمر' عصر' مغرب اول وقت ادا کرنا ان کا معمول ہے۔ خاص طور پر عصر و فجر میں تاخیر کرنا عنداللہ محبوب نہیں ہے۔ عصر اول وقت ایک مثل سامیہ ہو جانے پر اور فجر فلس میں اول وقت پڑھنا' آخضرت مٹڑھیا کا یمی طرز عمل تھا۔ جو آج تک حرمین شریفین میں معمول ہے۔ وہاللہ التوفیق)



باب لوگول میں صلح کرانے کا ثواب

اور سورہ نساء میں اللہ تعالی کا فرمان کہ "ان کی اکثر کانا پھونسیوں میں خیر نہیں 'سوا ان (سرگوشیوں) کے جو صدفہ یا اچھی بات کی طرف لوگوں کو ترغیب دلانے کے لئے ہوں یا لوگوں کے درمیان ملح کرائیں اور جو محف یہ کام اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرے گاتو جلد ہی ہم اسے اجر عظیم دیں گے اور اس باب میں یہ بیان ہے کہ امام خود اپنے اصحاب کے ساتھ مختلف مقامات پر جاکر لوگوں میں صلح کرائے۔

١- بَابُ مَا جَاءِ فِي الإصْلاَحِ بَيْنَ النَّاسِ
 وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿لاَ خَيْرَ فِي كَثِيْرٍ مِنْ
 نَجُواهُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ
 إصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْقَلْ ذَلِكَ ابتِفَاءَ
 مَرْضَاةِ اللهِ فَسَوفَ نُؤْثِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴾
 [النساء: ١١٤].

وَخُرُوحِ الإِمَامِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصَلِّعَ بَيْنَ النَّاسِ بَأَصْحَابِهِ.

جہد مرح اللہ بخاری رطفے نے صلح کی نضیلت میں اس آیت پر اقتصار کیا' شاید ان کو کوئی حدیث صحیح اس باب میں اپی شرط پر استین میں اس آیت کی دور است نے بناؤں جو روزے اور نماز اور صدقے سے افضل نہیں میں استین میں میں تم کو وہ بات نہ بناؤں جو روزے اور نماز اور صدقے سے افضل ہے' وہ کیا ہے آپس میں ملاپ کر وینا۔ آپس میں فساد نہیوں کو میٹ دیتا ہے۔ صلح کے مقابلے پر فساد جھڑا جس کی قرآن مجید نے شدت سے برائی کی ہے اور بار بار بنایا ہے کہ اللہ پاک جھڑے فساد کو دوست نہیں رکھتا۔ وہ بسرطال صلح' امن' ملاپ کو دوست رکھتا ہے۔

٢٦٩٠ حُدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مُوثِيمَ قَالَ
 حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ
 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ رَضِيَ الله عَنْهُ : ((أَنْ نَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوفِ كَانَ بَيْنَهُمْ مُنَىٰءٌ، فَحَرَجَ إِلَيْهِمْ النبي الله عَيْهُ أَنَاسٍ مِنْ

(۲۹۹۰) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کما ہم سے ابو غسان نے بیان کیا کما ہم سے ابو غسان نے بیان کیا کا کہ جھے سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے بیان کیا کا ان سے سل بن سعد رہائی نے بیان کیا کہ (قباء کے) بنو عمرو بن عوف میں آپس میں کچھ بھرار ہو گئی تھی تو رسول اللہ سٹی کیا اس کی اصحاب کو ساتھ لے کر ان کے یمال ان میں صلح کرانے کے لئے گئے اور نماز کا ساتھ لے کر ان کے یمال ان میں صلح کرانے کے لئے گئے اور نماز کا

أَصْحَابِه يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَحَضَرَتِ الصَّلاةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِي ﴿ فَجَاءَ بِلاَلَّ فَأَذُّنَّ بِالصَّلاَةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ ﴿ فَجَاءَ إِلَى أبي بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيُّ ﴿ خُبسَ، وَقَد حَضَرَتِ الصَّلاَّةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَوُمُّ النَّاسَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ. فَأَقَامَ الصَّلاةَ فَتَقَدُّمَ أَبُوبَكُر، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ه يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصُّفِّ الأُوَّل، فَأَخَذَ النَّاسُ بالتَّصْفِيْح حَتَّى أَكْثَرُوا، وَكَانَ أَبُوبَكُرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلاَةِ، فَالْتَفَتَ فَإذًا هُوَ بالنَّبيِّ 角 وَرَاءَهُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ يُصَلِّي كَمَا هُوَ، فَرَفَعَ أَبُوبَكُرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللهُ، ثُمُّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصُّفِّ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﴿ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((يَا أَيْهَا النَّاسُ، إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلاَتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيْحِ، إِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنَّسَاء، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ ا للهِ، فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُهُ أَحَدَّ إلاَّ الْتَفَتَ. يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنْعَكَ حِيْنَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلُّ بالنَّاس؟)) فَقَالَ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لإبْن أبي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَي النَّبِيُّ

وقت ہو گیا' لیکن آپ تشریف نہ لا سکے۔ چنانچہ بلال رہاتھ نے آگ برم كراذان دى البحى تك جونكه آنخضرت مليدا تشريف سي لائ تھے۔ اس کئے وہ (آنخضرت سائھیاءی کی ہدایت کے مطابق) ابو بکر بڑاتھ کے پاس آئے اور ان سے کما کہ حضور النجائے وہیں رک گئے ہیں اور نماز کاوقت ہو گیا ہے گیا آپ لوگوں کو نمازیر ھادیں گے ؟ انہوں نے كماكه بال اگرتم چاہو۔ اس كے بعد بلال بنات نے نماز كى تحبير كى اور ابو بر بن آھے برھے۔ (نماز کے درمیان) نبی کریم مٹھیم صفول کے ورمیان سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آپنے۔ لوگ باربار ہاتھ پر ہاتھ مارنے گئے۔ مرابو بکر بھٹ نمازیس کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے (گرجب بار بار اليا بواتو) آپ متوجہ ہوئے اور معلوم كيا كه رسول الله النيا آپ كے يجهم بير آخفرت الني النا الله النا الله ك اشارے سے انسي حكم دياكہ جس طرح وہ نماز پرها رہے ہيں' اسے جاری رکھیں۔ لیکن ابو بکر بڑا تھ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد بیان كى اور الشي ياوَل يتي آكة اور صف مين ال كئ - جرنى كريم التيام آکے برھے اور نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کی طرف متوجه موے اور انسیں ہدایت کی که لوگو! جب نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگتے ہو۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لئے ہے۔ (مردول کو)جس کی نماز میں کوئی بات پیش آئے تواے سجان اللہ كمنا چاہے "كيونكه بيد لفظ جو بھى سے گاوہ متوجه مو جائے گا۔ اے ابو براجب میں نے اشارہ بھی کردیا تھاتو پھر آپ اوگوں کو نماز کیوں سیس پڑھاتے رہے ؟ انہوں نے عرض کیا' ابو تحافہ کے موئے نمازیر حائے۔

﴿ ﴿ ﴾ ﴾ [راجع: ٨٦٤] یہ حدیث بیجھے بھی گزر چکی ہے۔ یہاں حضرت مجمتد مطلق امام بخاری اس حدیث کو اس لئے لائے کہ اس میں آپ کے بمقام قباء بنو عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے جانے کا ذکر ہے۔ معلوم ہوا کہ صلح کو اتی اہمیت ہے کہ اس کے لئے بری ہے بری شخصیت بھی چیش قدی کر سکتی ہے۔ بھلا رسول کریم مٹھیجا ہے افضل' بمتراور برا کون ہو گا۔ آپ خود اس پاک مقصد کے لئے

تا تشريف لے محے۔ (علم)

یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں نادانی سے کچھ لغزش ہو جائے تو وہ بسرحال قاتل معلق ہے۔ مگرامام کو چاہئے کہ غلطی کرنے والوں کو

آئدہ کے لئے بدایت کردے۔

7997 - حَدُّثَنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي أَنُّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((قِيْلَ لِلنَّبِيُ ﴿ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ قَالَ: ((قِيْلَ لِلنَّبِي ﴿ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ فَنَ أَبَيْ النَّبِي ﴿ وَرَكِبَ بَنَ أَبَيْ النَّبِي ﴿ وَرَكِبَ مَمْدُونَ مَعَهُ مِمَارًا، فَانْطَلَقَ الْمُسْلُمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ مَ وَمَارًا، فَانْطَلَقَ الْمُسْلُمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ مَ وَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتَنُ مِمَارِكَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْهُمْ: وَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتَنُ مِمَارِكَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْهُمْ: وَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتَنُ مِمَارِكَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْهُمْ: وَاللهِ لَكُولُ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْكَ. فَعَضِبَ لِقَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، وَاللهِ لَكُلُ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ أَوْمِهِ، وَاللهِ لَكُلُ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ الْمُؤْمِنِينَ الْحَرِيْدِ فَصَحَابَهُ، فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْحَرِيْدِ وَالْأَيْدِي وَالنَّعَالِ، فَبَلَعَنَا أَنْهَا أَنْولَتُ اللهِ فَوَانِ مَن الْمُؤْمِنِينَ الْتَعَلُوا وَالْحَوْلِهِ فَوَانِ مَنَ الْمُؤْمِنِينَ الْمَتَلُوا وَالْحُولِهِ اللهِ وَلِيْلُولُولُولُ وَاللّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَلُوا وَالْمُولُولُ اللهِ فَيَالَ أَنْهَا أَنْوَلَتُ وَاللّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَلُوا وَلَالُمُولُ اللّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْمُعْمَالُهُ وَالْمُحْوالِ اللهِ فَالْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِلُ مِنْ الْمُؤْمِولُ اللهُ وَاللّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُعْمَالُولُ وَاللّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِلُولُ اللّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِلُ اللّهِ اللّهِ اللّهُ الْمُؤْمِلُولُ اللّهُ الْمُؤْمِلُ اللّهُ اللّهُ الْمُؤْمِلُ اللّهُ اللّهُ اللْمُؤْمِلُ اللّهُ اللْمُؤْمِلُ الللللّهُ اللّهُ الللْمُولُولُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللْمُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُو

(۲۹۹۱) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتر نے بیان کیا کہا کہ ش نے اپنے باپ سے سا اور ان سے انس بڑاتھ نے بیان کیا کہ نی کریم ساتھ کے سے عرض کیا گیا گر آپ عبداللہ بن ابی (منافق) کے یہاں تشریف لے چلتے تو بہتر تھا۔ آخضرت ساتھ کیا اس کے یہاں ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ صحابہ رضوان اللہ علیم پیدل آپ کہ ہمراہ تھے۔ جدھر سے آپ گزر رہے تھے وہ شور زشین تھی۔ جب نی کریم ساتھ کیا اس کے یہاں پنچ تو وہ کہنے لگا ذرا آپ دور بی رہے آپ صحابی کریم ساتھ کیا اس کے یہاں پنچ تو وہ کہنے لگا ذرا آپ دور بی رہے آپ محالی کے گدھے کی ہو نے میرا دماغ پریشان کردیا ہے۔ اس پر ایک انساری صحابی ہو لے کہ اللہ کی قتم! رسول اللہ ساتھ ہے کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبو دار ہے۔ عبداللہ (منافق) کی طرف سے اس کی قوم کا ایک خوشبو دار ہے۔ عبداللہ (منافق) کی طرف سے اس کی قوم کا ایک مختص ان صحابی کی اس بات پر غصہ ہو گیا اور دونوں نے ایک دو سرے کو برا بھلا کہا۔ پھر دونوں طرف سے دونوں کے حمایتی مضتعل ہو گئے اور ہاتھ بیائی 'چھڑی اور جوتے تک نوبت پنچ گئی۔ ہمیں معلوم ہوا ہو کہ کہ یہ آیت ای موقع پر نازل ہوئی تھی۔ "اگر مسلمانوں کے دوگروہ آپ شیل ٹر پڑیں تو ان میں صلح کرا دو"۔

المجارات ال

اہل اسلام کا باہمی قتل و قبال انتا ہرا ہے کہ اس کی جس قدر فدمت کی جائے کم ہے۔ اللهم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا بعض متعقب مقلد علماء نے اپنے مسلک کے سوا دو سرے مسلمانوں کے خلاف عوام میں اس قدر تعصب پھیلا رکھا ہے کہ وہ دو سرے مسلمانوں کو بالکل اجنبیت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ ایسے علماء کو خدا نیک سمجھ عطاکرے' آمین۔ خاص طور پر المحدیث سے بغض و عناد الل بدعت کی نشانی ہے جیساکہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی نے تحریر فرمایا ہے۔

## ٢ بَابُ لَيْسَ الْكَاذِبُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاس

7٦٩٧ – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابِ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ عَنْ ابْنِ شِهَابِ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ ابْنِ شِهَابِ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ ابْنِ شَهَابِ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَقْبَةَ أَخْبَرَتُهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ عَقْبَةَ أَخْبَرَتُهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ عَقْبَةَ أَخْبَرَتُهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ عَقْبَةً يَقْولُ : ((لَيْسَ الْكَذَابُ الّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَوْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا)).

# باب دو آدمیوں میں میل ملاپ کرانے کے لئے جھوٹ بولنا گناہ نہیں ہے

(۲۲۹۲) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا صالح بن کیسان سے 'ان سے ابن شہاب نے '
انسیں حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ نے انسیں خبر دی اور انہوں نے نبی کریم مٹی کیا کو یہ فرماتے ساتھا کہ جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کرے اور اس کے لئے کی اچھی بات کی چغلی کھائے یا اس سلسلہ کی اور کوئی اچھی بات کہ دے۔

مثلاً دو آدمیوں میں رنج ہو اور یہ طاپ کرانے کی نیت ہے کہ وہ تو آپ کے خرخواہ ہیں یا آپ کی تعریف کرتے ہیں۔

مثلاً دو آدمیوں میں رنج ہو اور یہ طاپ کرانے کی نیت ہے کہ وہ تو آپ کے خرخواہ ہیں یا آپ کی تعریف کرتے ہیں۔

مثلاً مجھوٹ بولنے کی اجلات ہے۔ ایک تو لڑائی میں' دو سرے مسلمانوں میں آپس میں میل جول کرانے میں' تیسرے اپنی یہوی

سے۔ بعضوں نے اور مقاموں کو بھی جمال کوئی مسلحت ہو' اننی پر قیاس کیا ہے۔ وہ کتے ہیں جھوٹ بولنا جب منع ہے جب اس سے

نقصان پیدا ہو یا اس میں کوئی مسلحت نہ ہو' بعضوں نے کما جھوٹ ہر حال میں منع ہے اور ایسے مقاموں میں توریہ کرنا بہتر ہے۔ مثلاً

کوئی ظالم سے بوں کے میں تو آپ کے لئے دعا کیا کرتا ہوں اور مطلب یہ رکھ الملهم اغفر للمسلمین کما کرتا ہوں' اور ضرورت کے

وقت تو جھوٹ بولنا بالانقاق جائز ہے۔ ضرورت سے ذکورہ صلح صفائی کی ضرورت مراد ہے' یا کی ظالم کے ظلم سے بچنے یا کی کو بچانے

کے لئے جھوٹ بولنا ، حدیث اندا الاعدال بالنیات کا یہ بھی مطلب ہے۔

### باب حاکم لوگوں سے کیے ہم کو لے چلو ہم صلح کرادیں

(۲۲۹۳) ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ اولی اور اسحاق بن محمد فروی نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا' ان سے ابو حازم نے بیان کیا اور ان سے سمل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قباء کے کیا اور ان سے سمل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قباء کے

## ٣- بَابُ قَولِ الإِمَامِ لأَصْحَابِهِ : اذْهَبُوا بنا نُصْلِحُ

٣٩٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدُّثَنَا عَبْدُ الْفَوْيْنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأُويْسِيُ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَرْوِيُّ قَالاً : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ

لوگوں نے آپس میں جھڑا کیااور نوبت یمال تک پینچی کہ ایک نے

دومرے ير پھر چينكے ' آخضرت صلى الله عليه وسلم كوجب اس كى

باب سورهٔ نساء میں اللّٰہ کابہ فرمانا

اگرمیاں بیوی صلح کرلیں توصلح ہی

(۲۲۹۴) ہم سے قتیب بن سعید نے بیان کیا کما ہم سے سفیان توری

نے بیان کیا ہشام بن عروہ سے 'ان سے ان کے والد نے اور ان سے

حضرت عائشہ بی فیا نے (اللہ تعالی کے اس فرمان کی تغییر میں فرمایا)

"اگر کوئی عورت اینے شوہر کی طرف سے بے توجهی دیکھے" تواس

سے مراد ایسا شوہر ہے جو اپنی بیوی میں الی چیزیں پائے جو اسے بند

نہ ہوں' عمر کی زیادتی وغیرہ اور اس لئے اسے اپنے سے جدا کرنا جاہتا

ہو اور عورت کیے کہ مجھے جدا نہ کرو (نفقہ وغیرہ) جس طرح تم چاہو

اطلاع دی گئی ' تو آپ نے فرمایا۔ چلو ہم ان میں صلح کرائیں گے۔

بْنِ سَمْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنْ أَهْلَ لَهَاءَ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامَوا بِالْحِجَارَةِ، فَأُخْبِرَ

رَسُولُ اللهِ ﷺ بذَالِكَ فَقَالَ : ((اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحَ بَيْنَهُمْ)). [راجع: ٦٨٤]

کویا آپ ساتھ کے اے صلے کے لئے خود پیش قدی فرمائی ای باب کا مقصد ہے۔ باہمی جھڑے کا ہونا ہر وقت ممکن ہے ، محراسلام کا نقاضا بلکہ انسانیت کا نقاضا ہے کہ حس تدبیرے ایسے جمکروں کو ختم کر کے باہمی انفاق کرا دیا جائے۔

> ٤ - بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ أَنْ يَصَالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا، وَالصُّلْحُ

> > خَيْرٌ ﴾ [النساء: ١٧٨]

٢٦٩٤ حَدُّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةً عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَانِشَةَ رَضِيَ اللَّه عَنْهَا: ((وَإِن امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إعْرَاضًا ﴾ قَالَتْ: ((هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنْ امْرَأَتِهِ مَا لاَ يُعْجِبُهُ كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيْدُ فِرَاقَهَا، فَتَقُولُ: أَمْسِكْنِي، وَاقْسِمْ لِي مَا شِئْتَ

[راجع: ۲٤٥٠]

قَالَتْ: فَلا بَأْسَ إِذَا تُوَاضَيَا)).

دیے رہنا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر دونوں اس پر راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پر اگر مرد قرار داد مے موافق اس کی باری میں دو سری عورت کے پاس رہے یا اس کو خرچ کم دے تو گئگار نہ ہو گا۔ کیونکہ عورت نے اپنی رضا مندی سے اپنا حق ساقط کر دیا' جیسا کہ حضرت سودہ نے اپنی رضا سے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی اور آخضرت بڑھیے ان کی باری کے دن حضرت عاتشہ وہنا کے یمال رہا کرتے تھے۔ میاں یوی کا باہی طور پر صلح صفائی سے رہنا اسلام میں بری اہمیت رکھتا ہے۔

> باب اگر ظلم کی بات پر صلح کریں تووه صلح لغوب

(۲۹۵٬۹۲۱) ہم سے آدم نے بیان کیا کما ہم سے ابن الی ذئب نے بیان کیا کما ہم سے زہری نے بیان کیا ان سے عبیداللہ بن عبداللہ ٥- بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْح جَور فَالْصُلْحُ مَرْدُودٌ

٢٦٩٥، ٢٦٩٦ - حَدُثُنَا آدَمُ قَالَ حَدُثُنَا ابْنُ أَبِي ذِنْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ

ف اور ان سے ابو مربرہ اور زید بن خالد جبنی بی افتا ف بیان کیا کہ ایک دیماتی آیا اور عرض کیا کارسول الله! مارے درمیان کتاب الله سے فیصلہ کر دیجئے۔ دو سرے فریق نے بھی کی کما کہ اس نے بچ کما ہے۔ آپ مارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کردیں۔ دیماتی نے کما کہ میرالز کاس کے یمال مزدور تھا۔ پھراس نے اس کی بوی سے زناکیا۔ قوم نے کما تمہارے اڑے کو رجم کیا جائے گا، لیکن میں نے اپنے الركے كے اس جرم كے بدلے ميں سو بكرياں اور ايك باندى دے دى۔ پر میں نے علم والوں سے او چھاتو انہوں نے بتلیا کہ اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ تمہارے لڑے کو سو کو ڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے ملک بدر کردیا جائے۔ نبی کریم الٹی اے فرمایا میں تمهارا فیصلہ کتاب اللہ ہی سے کروں گا۔ باندی اور بکریاں تو تمہیں کو واپس لوٹادی جاتی ہیں' البتہ تممارے لڑکے کو سو کو ڑے لگائے جائیں گے اورایک سال کے لئے ملک بدر کیاجائے گااور انیس تم (یہ قبیلہ اسلم ك ايك محالي تھ)اس عورت كے كرجاد اور اسے رجم كردو (اكروه زنا کا اقرار کر لے) چنانچہ انیس گئے 'اور (چونکہ اس نے بھی زنا کا اقرار كرلياتهااس لئے)اسے رجم كرديا۔

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْن خَالِدٍ الْـجُهَنِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالاً: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْض بَيْنَا بِكِتَابِ اللهِ. فَقَامَ خَصْمهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا فَرَنَي بِامْرَأَتِهِ، فَقَالُوا لِي: عَلَى ابْنِكَ الرُّجْمُ، فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِاتَةٍ مِنَ الْفَنَم وَوَلِيْدَةٍ، ثُمُّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَعْرِيْبِ عَامٍ. فَقَالَ النَّبِي اللَّهِ: ((الْأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْفَنَّمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ. وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلِ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا. فَفَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَها)).

[راجع: ۲۳۱٤، ۲۳۱3]

آیم بھی اس کا بوی کے خاوند سے سو بحریاں اور ایک لونڈی دے کر صلح کرلی۔ بلب کا مطلب اس سے لکتا ہے کہ آنخضرت میں ا سينيك فرمايا و تيري بكريال اور لوندي تحمه كو واپس مليس كل كيونكه بيه ناجائز اور خلاف شرع صلح تقي. ابن دقيق العيد نے كما اس حدیث سے یہ نکلا کہ معاوضہ ناجائز کے بول جو چزلی جائے اس کا پھیردینا واجب ہے الینے والا اس کا مالک نہیں ہوتا۔ روایت میں الل علم ے مراد وہ صحابہ ہیں جو آنخضرت من جہام کی زندگی میں فتوی دیا کرتے تھے۔ جیسے خلفائے اربعہ اور معاذ بن جبل اور الی بن كعب اور زيد بن ثابت اور عبدالرحمٰن بن عوف (رمنیٰ الله عنم)

یہ بھی معلوم ہوا کہ جو مسئلہ معلوم نہ ہو اہل علم سے اس کی تحقیق کرلینا ضروری ہے اور یہ تحقیق کتاب و سنت کی روشنی میں مونى جائب ندك محض تقليد ك اندهر على محوكري كمائى جاكي ، آيت ﴿ فَسْنَلُوْ آ اَمْلَ اللَّهِ كُولِ إِنْ كُنْتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ ﴾ (النحل: ٣٣) كا

ہی مطلب ہے۔

٧٦٩٧ - حَدُّثَنَا يَعْقُوبُ حَدُّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْدَثُ فِي أَمْرِنَا

(٢١٩٤) م سے يعقوب نے بيان كيا انہوں نے كما م سے ابرائيم بن سعدنے بیان کیا' ان سے ان کے باپ نے بیان کیا' ان سے قاسم بن محرف اور ان سے عائشہ رضی الله عنمانے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ،جس نے مارے دین میں از خود کوئی

هَذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدِّي). رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ

بْنِ جَفْفَرِ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي

الى چېز ئكالى جو اس ميس نتيس تقى تو ده رد ہے۔ اس كى روايت عبدالله بن جعفر مخری اور عبدالواحد بن الی عون نے سعد بن ابراہم سے کی

عَونَ عَنْ سَفْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ. مراللہ بن جعفر کی روایت کو اہام مسلم نے اور عبدالواحد کی روایت کو دار قطنی نے وصل کیا۔ اس مدیث سے بد نظا کہ جو صلح برخلاف تواعد شرع ہو وہ لغو اور باطل ہے اور جب معاہدہ صلح باطل محمرا تو جو معاوضه کمی فریق نے لیا وہ واجب الرد ہو گا۔

ب مدیث شریعت کی اصل الاصول ہے۔ اس سے ان تمام بدعات کا جو لوگوں نے دین میں نکال رکھی ہیں بورا رد ہو جاتا ہے۔ جیسے تيجه' فاتحه' چهلم' شب برات كا طوه' محرم كا تحجيزا' تعزيه' شده' مولود' عرس' قبرول بر غلاف و پيول ڈالنا' ان بر ميلے كرنا وغيره وغيره' بيه جمله امور اس لئے بدعت سید ہیں کہ زمانہ رسالت اور زمانہ محابہ و تابعین میں ان کا کوئی وجود نہیں ملتا ، جیسا کہ کتب تاریخ و سیر موجود ہے۔ گر کسی بھی متند کتاب میں کسی بھی جگہ ان بدعات سید کا ثبوت نہیں ملے گا۔ اگر سارے اہل بدعت بھی مل کر زور لگائیں تو ناکام رہیں گے۔ بسرطال بدعت سے برہیز کرنا اور سنت نبوی کو معمول بنانا بے حد ضروری ہے۔ کسی نے پیج کما ہے

ملک سنت ہے اے سالک چلا جا بے وحرثک جنت الفردوس کو سیدهی محی ہے یہ سروک

٣- نَاتُ كُنْفَ يُكْتَتُ: هَذَا مَا صَالَحَ فُلاَنُ ابْنُ فُلاَن وَإِنْ لَمْ يَنْسُبُهُ إِلَى قَبِيْلِتِهِ أَوْ نَسَبِهِ

باب صلح نامه میں یہ لکھنا کافی ہے "نیہ وہ صلح نامہ ہے جس ير فلال ولد فلال اور فلال ولد فلال في صلح كي اور خاندان اورنسب نامه لکھنا ضروری نہیں ہے۔" (اگر دونول شخص مشهور ومعروف بول)

(٢٦٩٨) بم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کماکہ بم سے فندر نے بیان کیا کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا انہوں نے براء بن عازب روائھ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ جب رسول الله ملی است حدید کی صلح (قریش سے) کی تو اس کی دستاویز حضرت على بناتش نے لکھی تھی۔ انہوں نے اس میں لکھا محمد اللہ کے رسول (النيال) كى طرف سے مشركين في اس ير اعتراض كياكه لفظ محرك ساتھ رسول الله نه لكھو 'اگر آپ رسول الله موتے توجم آپ ے اڑتے بی کوں؟ آخضرت النجائے فضرت علی بوالت سے فرمایا کہ رسول الله كالفظ مثارو على بزاتي نے كماكه ميں نے كماكه ميں تواسے نہیں مٹاسکیا' تو آنخضرت ماٹھیانے خوداینے ہاتھ سے وہ لفظ مٹادیا اور

٢٦٩٨ - حَدَّثَنَا مُجَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ قَالَ حَدُّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إسْحاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَّاءَ بْنَ عَارْبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَـمَّا صَالَحَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ أَهْلَ الْـحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيُّ رضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ بَيْنَهُمْ كِتَابًا، فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: لاَ تَكْتُبُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، لَوْ كُنْتَ رَسُولاً لَمْ نُقَاتِلُكَ. فَقَالَ لِعَلِيَّ: أَمْحُهُ. قَالَ عَلِيٌّ: مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ. فَمَحَاهُ

رَسُولُ اللهِ اللهِ إِلَّهِ مِنْ الْحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدُولُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ الل

مشركين كے ساتھ اس شرط پر صلح كى كه آپ اپنا اصحاب كے ساتھ (آئندہ سال) تين دن كے لئے كمه آئيں اور ہتھيار ميان ميں ركھ كر داخل ہوں'شاگردوں نے پوچھاكه ﴿ جلبان السلاح ﴾ (جس كايمال ذكر ہے)كيا چيز ہوتى ہے؟ تو انہوں نے بتاياكه ميان اور جو چيزاس كے اندر ہوتى ہے(اس كانام طبان ہے)

ملح نامہ میں مرف محر بن عبداللہ لکھا گیا۔ ای سے ترجمہ الباب ثابت ہوا۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ کی موقع پر اگر میں است مالیہ کوئی نامناسب مطالبہ کریں جو ضد کی حد تک پہنچ جائے تو مجوراً اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ آج جبکہ اہل اسلام اقلیت میں ہیں اور معاندین اسلام کی اکثریت ہے تو مجوراً مسلمانوں کے سامنے ایسے بہت سے مسائل ہیں جن کو بادل ناخواستہ تسلیم کرنے ہی میں سلامتی ہے۔ ایسے امور کے لئے امید ہے کہ عنداللہ مؤاخذہ نہ ہوگا۔

آ تخضرت میں اسلام کی فتح مین دیکھ رہے تھے۔ ای لئے حدید کے موقع پر مصلی آپ نے مشرکین کی کی ایک ناملاب باتوں کو تسلیم کرلیا اور آئدہ خود مشرکین مکہ بی کو ان کی خلط شرائط کا خمیازہ بھکتنا پڑا۔ کی ہے المحق بعلوا ولا بعلی علیه

(1999) ہم سے عبیداللہ بن مویٰ نے بیان کیاا سرا کیل سے ان سے ابو اسحال نے اور ان سے براء بن عازب بواٹھ نے بیان کیا کہ رسول والول نے آپ کو شریس داخل نہیں ہونے دیا۔ آخر صلح اس پر ہوئی که (آئندہ سال) آپ مکہ میں تین روز قیام کریں گے۔ جب صلح نامہ ككماجانے لكاتواس ميں لكماكياكه بيروه صلح نامه ب جو محمد رسول الله الله المالة على المركين في كماكه بم قوات نيس مانة . اكر میں علم ہوجائے کہ آپاللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کونہ روکیں۔ بس آپ صرف محد بن عبدالله بير - آخضرت النظيان فرمايا كه مي رسول الله بھی ہوں اور محدین عبداللہ بھی ہوں۔ اس کے بعد آپ نے علی بن اللہ سے فرمایا کہ رسول اللہ کالفظ منادو' انموں نے عرض کیا' نيس خداك فتم! من تويد لفظ مجى نه مناؤل گا. آخر آپ نے خود دستاویز لی اور لکھا کہ بیاس کی دستاویز ہے کہ محد بن عبداللہ نے اس شرط پر صلح کی ہے کہ مک میں وہ بتھیار میان میں رکھے بغیروافل نہ ہول کے۔ اگر مکہ کا کوئی مخص ان کے ساتھ جانا چاہے گا او وہ اے ساتھ نہ لے جائیں گے۔ لیکن اگر ان کے امحاب میں سے کوئی فخص ٧٩٩٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْوَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَّاءِ رَضِي ا اللهُ عَنْهُ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ 🐞 فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَنِي أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةً، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ 🕮، فَقَالُوا: لاَ نُقِرُ بِهَا، فَلَو نَعْلَمُ أَنَّكَ رَمُولُ ا للهِ مَا مَنْعُنَاكَ، لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ ا للهِ. قَالَ: ((أَنَا رَسُولُ اللهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ))، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٌّ: ((امْحُ)): ((رَسُولَ اللهِ)) قَالَ: لاَ وَاللهِ لاَ أَمْـحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ الله الله الْكَتَابَ فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، لاَ يَدْخُلُ مَكَّةَ سَلاَحٌ إِلاَّ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لاَ يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبِعَهُ، وَأَنْ لاَ يَمْنَعُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيْمَ بِهَا. فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الأَجَلُ أَتُوا عَلَيًا فَقَالُوا: قُلْ فَحَرَجَ النّبِيُ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الأَجَل. لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الأَجَل. لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الأَجَل. فَخَرَجَ النّبِي عُلِيًّا، فَتَبَعْتُهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةً وَقَالَ لِفَاطِمَةً عَلَيْهَا السّلاَمُ: دُونَكِ ابْنَة عَمِّكِ اخْمَلِيهَا. فَاخْتَصَمَ فِيها عَلِي فَأَخَذَ بِيَدِهَا عَمِي وَقَالَ لِفَاطِمَةً عَلَيْهَا السّلاَمُ: دُونَكِ ابْنَة وَجَمْفَرِ. فَقَالَ عَلِيّ: أَنَا أَحَقُ بِهَا وَهِي ابْنَة عَمِي وَقَالَ رَيْدُ : ابْنَة وَجِي ابْنَة أَخِي وَقَالَ رَيْدُ : ابْنَة أَخِي وَقَالَ رَيْدُ : ابْنَة أَخِي وَقَالَ رَيْدُ : ابْنَة أَخِي. فَقَصَى بِهَا النّبِي فَقِي لِخَالَتِها وَقَالَ : ((أَلْحَالَةُ بِمَنْوِلَةِ الأَمْ))، وقَالَ لِمَلِي: ((أَلْتَ مِنْ يَ وَأَنَا مِنْكَ)). وقَالَ لِجَمْفَرِ: ((أَلْتَ أَخُونَا وَمُولَانَا)). [راجع: ١٨٥١] ((أَنْتَ أَخُونَا وَمُولَانَا)). [راجع: ١٨٧١]

مکہ میں رہنا جاہے گاتو اسے وہ نہ روکیں گے۔ جب (آئندہ سال) آپ مکه تشریف لے گئے اور (مکه میں قیام کی) مدت بوری ہو گئ ' تو قریش علی بڑائد کے پاس آئے اور کما کہ اپنے صاحب سے کئے کہ مدت بوری ہو گئ ہے اور اب وہ ہمارے یہاں سے چلے جائیں۔ چنانچہ نی کریم ملتی امک سے روانہ ہونے لگے۔ اس وقت حمزہ بناتھ کی ایک بچی چیا چیا کرتی آئیں۔ علی بناٹھ نے انہیں اپنے ساتھ لے لیا ' پھر فاطمہ ملیماالسلام کے پاس ہاتھ پکڑ کرلائے اور فرمایا 'اپنی چھا زاد بسن کو بھی ساتھ لے لو' انہوں نے اسکو اپنے ساتھ سوار کرلیا' پھرعلی' زید اور جعفر رسی این کا جھکڑا ہوا۔ علی بھاٹھ نے فرمایا کہ اس کا میں زیادہ مستحق ہوں' یہ میرے بچاکی بی ہے۔ جعفر بناٹر نے فرمایا کہ یہ میرے بھی چیا کی بچی ہیں۔ زید بنائش نے فرمایا کہ میرے بھائی کی بچی ہے۔ نبی کریم سائی کیا نے بچہ کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے ' پھر علی مُناتِّر سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہواور میں تم ہے ہوں۔ جعفر بناتھ سے فرمایا کہ تم صورت اور عادات واخلاق سب میں مجھ سے مشابہ ہو۔ زید بخاتیہ سے فرمایا که تم ہمارے بھائی بھی ہو اور ہمارے مولا بھی۔

ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ ترجمہ میں صرف فلال بن فلال کھنے پر اقتصار کیا اور زیادہ نسب نامہ خاندان وغیرہ نہیں کھوایا۔ روایت ہذا میں جو آپ کے خود کھنے کا ذکر ہے یہ بطور معجزہ ہوگا ورنہ در حقیقت آپ نی ای تھے اور کھنے پڑھنے سے آپ کا کوئی تعلق نہ تھا۔ پھراللہ نے آپ کو علوم الاولین والا خرین سے مالا مال فرمایا۔ جو لوگ حضور ملتی جا کے ای ہونے کا انکار کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں ' ای ہونا بھی آپ کا معجزہ ہے۔

#### باب مشركين كے ساتھ صلح كرنا

اس باب میں ابوسفیان کی حدیث ہے۔

عوف بن مالک روائد نے نبی کریم طال کے روایت کیا کہ ایک دن آئے گاکہ پھر تمهاری رومیوں سے صلح ہو جائے گی۔

اس باب میں سل بن حنیف اساء اور مسور ری آی کی بھی نبی کریم مالی است روایات ہیں۔

(۱۰۵۲) ہم سے محد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن نعمان نے بیان کیا کہا ہم سے محد بن رافع نے بیان کیا کان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر بی اس کیا کہا ہم سے فلیح نے بیان کیا کان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر بی سے کہ رسول کریم ملی کیا محرہ کااحرام باندھ کر نکا اور قریش نے آپ کے آپ نے تو اللہ جانے سے روک دیا۔ اس لئے آپ نے قربانی کا جانور حد یہ بی می ذریح کر دیا اور سر بھی وہیں منڈوالیا اور کفار کھ سے آپ نے اس شرط پر صلح کی تھی کہ آپ آئندہ سال عمرہ کفار کھ سے آپ نے اس شرط پر صلح کی تھی کہ آپ آئندہ سال عمرہ

٧- بَابُ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ:
 فيْهِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةً بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَيْنَ الأَصْفَرِ)). وَفِيْهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَأَسْمَاءُ،

وَقِيْهِ سَهْلُ بْنُ خُنيْفِ وَأَسْمَاءُ، وَالْسَمَاءُ، وَالْسَمَاءُ، وَالْسِمِنُورُ عَنِ النَّبِيِّ اللَّهِ.

حَدُّثَنَا سُفْيَانُ بُنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بُنِ عَازِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْبَرَاءِ بُنِ عَازِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْبَرِيُ اللهِ الْسَمُسْرِكِيْنَ يَومَ قَال ((صَالَحَ النبِيُ اللهُ الْسَمُسْرِكِيْنَ يَومَ اللّهُ مِنَ السَمُسْرِكِيْنَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ السَمُسْرِكِيْنَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ السَمُسْرِكِيْنَ لَمْ يَرُدُّوهُ. وَعَلَى أَنْ السَمُسْرِكِيْنَ لَمْ يَرُدُّوهُ. وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلاَثُهُ أَيَامٍ، وَلاَ يَدْخُلَهَا إِلاَ بِحِلُبُانَ السَلاَحِ: السَيْفِ يَدْخُلَهَا إِلاَ بِحِلْبُانَ السَلاَحِ: السَيْفِ يَدْخُلُهَا إِلاَ بِحِلْبُانَ السَلاَحِ: السَيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ. فَجَاءَ أَبُو جَنْدَل يَحْجُلُ يَعْجُلُ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ. فَجَاءَ أَبُو جَنْدَل يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدُهُ إِلَيْهِمْ)).[راحع: ١٧٨١] في قُيُودِهِ فَرَدُهُ إِلَيْهِمْ)).[راحع: ١٧٨١] في قُيُودِهِ فَرَدُهُ إِلَيْهِمْ)).[راحع: ١٧٨١] شَفْيَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ يَذْكُو مُؤَمَّلُ عَنْ السَلاَحِ: ((إِلاَ بِجُلُبًا لِهُ السَّيْفِ السَلْمَاتِ)). السَلامَ)).

٧٧٠١ حَدُّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ قَالَ حَدُّثَنَا شُورَيْجُ بْنُ النَّعْمَانِ قَالَ حَدُّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: (رَأَنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَى خَرَجَ مُعْتَمِرًا، فَحَالَ كُفَّارٌ فُرَيْشٍ بَينَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ، وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْيِيَةِ، وَقَاضَاهُمْ هَدْيَهُ، وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْيِيَةِ، وَقَاضَاهُمْ

عَلَى أَنْ يَفْتَمرَ الْقَامَ الْمُقْبِلَ، وَلاَ يَحْمِلَ سَلَاحًا عَلَيْهِمْ إلاَّ سُيُوفًا، وَلاَ يُقِيْمَ بِهَا إلاَّ مَا أَحَبُوا. فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كُمَا كَانَ صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلاَثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ).

[طرفه في : ٢٥٢٤].

ہوئ ' پھرجب تین دن گزر چکے تو قریش نے مکہ سے چلے جانے کے لئے کمااور آپ وہاں سے واپس چلے آئے۔

اگرچہ مشرکین کی بی شرطیں بالکل نامناسب تھیں "گر رحمہ" للعالمین ساتھیا نے بہت سے مصالح کے پیش نظران کو تتلیم فرمالیا۔ پس مصلتا دب كر صلح كرلينا بهي بعض مواقع پر ضروري موجاتا ہے۔ اسلام سراسر صلح كا حاي ہے۔ ايك روايت ميں ہے كه جو فخص فساد کو مٹانے کے لئے اپنا حق چھوڑ کر بھی صلح کر لے' اللہ اس ہے بہت ہی بہتر اجر عطا کرتا ہے۔ حضرت حسن اور حضرت امیر معاویہ ہیں۔'' کی میلی بھی ای قشم کی تھی۔

> ٢٧٠٢ حَدُّثَنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْل بْن أَبِي حَثْمَةً قَالَ: ((انْطَلَقَ عَبْدُ ا للهِ بْنُ سَهْلِ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَومَئِذٍ صُلْحٌ. ..)).

[أطرافه في : ٣١٧٣، ٦١٤٣، ٦٨٩٨،

ای سے کافروں کے ساتھ صلح کرنا ثابت ہوا۔ صلح کے متعلق اسلام نے خاص بدایات ای لئے دی ہیں کہ اسلام سراسر امن اور صلح كاعلمبردار ہے۔ اسلام نے جنگ و جدال كو بھى پند نہيں كيا، قرآن مجيد ميں صاف بدايت ہے۔ ﴿ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا ﴾ (الانفال: ١١) اگر دشمن صلح كرنا چاہ تو آپ ضرور صلح كے لئے جمك جائے۔ قرآن مجيد ميں جمال مجى جنگى احكامات بين وہ صرف مدافعت کے لئے ہیں 'جارحانہ ہدایت کیس بھی نہیں ہے۔

د نوں صلح تھی۔

٨- بَابُ الصُّلِحِ فِي الدِّيَة

٣٠٧٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأنْصَارِيُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَنسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ الرُّبَيِّعَ – وَهِيَ ابْنَةُ النَّصْرِ – كَسَرَتْ ثَنيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الأَرشَ

باب دیت یر صلح کرنا (لینی قصاص معاف کرکے دیت پر راضی ہو جانا)

(۲۷۰۲) ہم سے محمد بن عبداللہ انساری نے بیان کیا کما مجھ ہے حمید نے بیان کیا اور ان سے انس را اللہ نے بیان کیا کہ نفر کی بیٹی رہے مانگا اور ان لوگوں نے معافی چاہی 'لیکن معاف کرنے ہے انہوں نے

(اور وہ بھی نیام میں ہول گی) اور قریش جتنے دن چاہں گے اس سے

زیادہ مکہ میں نہ ٹھبر سکیں گے۔ (لینی تین دن) چنانچہ آنخضرت ماٹھایے

نے آئندہ سال عمرہ کیا اور شرائط کے مطابق آئے مکہ میں داخل

(۲۵۰۲) جم سے مسدد نے بیان کیا کما جم سے بشرنے بیان کیا کما جم

ے کی نے بیان کیا' ان سے بشرین بیار نے اور ان سے سل بن

الی حثمه بناتلهٔ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن

زیر رضی اللہ عنما خیبر گئے۔ خیبر کے یہودیوں سے مسلمانوں کی ان

انکار کیا۔ چنانچہ نی کریم ملی الم اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئ تو آپ نے بدله لینے کا تھم دیا (بعنی ان کابھی دانت تو ڑ دیا جائے)انس بن نفر مٹاتئہ نے عرض کیا' یارسول اللہ! ربیع کا دانت کس طرح توڑا جاسکے گا' نمیں اس ذات کی قتم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے' اس كا دانت نهيں تو ڑا جائے گا۔ آنحضور ملتي الم نے فرمايا انس! كتاب الله كافيصله توبدله لين (قصاص) بي كاب- چنانچه به لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ کے پھھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قتم کھالیں تو اللہ تعالی خود ان کی فتم یوری کرتا ہے۔ فزاری نے (این روایت میں) حمید سے اور انہوں نے انس بڑاٹھ سے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ وہ لوگ راضی ہو گئے اور تاوان لے لیا۔

وَطَلَبُوا الْفَقْوَ، فَأَبُوا. فَأَتَوُا النَّبَــــيُّ اللَّهِ فَأَمَرُهُمْ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنسُ بْنُ النَّضو: أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيْعِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ تُكْسَرُ ثَنيُّتُهَا. فَقَالَ: ((يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ)). فَرَضِيَ الْقُومُ وَعَفُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لأَبَرُهُ)). زَادَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ: ((فَرَضِيَ الْقَومُ وَقَبِلُوا الأَرْشَ)). [أطرافه في: ٢٨٠٦، ٤٤٩٩، ٤٥٠٠،

دیت پر صلح کرنا ثابت ہوا۔ حضرت انس بن نفر ؓ نے اللہ کی قتم اس امید پر کھائی کہ وہ ضرور ضرور فریق ثانی کے دل موڑ دے گا اور وہ قصاص کے بدلہ دیت پر راضی ہو جائیں گے۔ چنانچہ اللہ نے ان کی قتم کو پورا کر دیا اور فریق ٹانی دیت لینے پر راضی ہو گیا'جس ر آتخضرت ملہ یا سے متعولان بارگاہ الی کی نشان دہی فرمائی کہ وہ ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ پاک سے متعلق اپنے دلول میں کوئی سچا عزم کرلیں اور اس کو پورے بھردے یر درمیان میں لے آئیں تو وہ ضرور ضرور ان کا عزم پورا کر دیتا ہے اور وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ انبیاء علیم السلام اور اولیائے کاملین میں ایس بست سی مثالیس تاریخ عالم کے صفحات پر موجود ہیں اور قدرت کا سے قانون اب بھی جاری ہے۔

#### ٩- بَابُ قُولُ النَّبِيِّ ﴿ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

((ابْني هَذَا سَيُّد، وَلَعَلُّ اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِنَتَيْن عَظِيْمَتَيْن، وَقُولِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ﴾.

٢٧٠٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: ((اسْتَقْبَلَ وَاللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٌّ مُعَاوِيَةً بِكَتَائِبَ أَمْثَال الْجَبَال، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاص: إنِّي

## باب حفرت حس بن علی کے متعلق نبی کریم مالی ایم کاب فرمانا که میرایه بیناہے

مسلمانوں کا سردارہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بزے گروہوں میں صلح کرا دے اور اللہ یاک کاسورہ حجرات میں بیہ ارشاد که "پی دونوں میں صلح کرا دو"۔

(۲۵۰۴) ہم سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عیبند نے بیان کیا' ان سے ابو مویٰ نے بیان کیا کہ میں نے حفرت امام حسن بقری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ قتم اللہ کی ! جب حسن بن علی می او (معاوید بنات کے مقابلے میں) بہاڑوں جیسا الشكر لے كريني، تو عمروبن عاص والله في كما (جو امير معاويد والله ك

لأرى كَتَائِبَ لا تُولِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةً - وَكَانَ وَالله خَيْرَ الرُّجَلَيْنِ - أَيْ عَمْرُو، إِنْ قَتَلَ هَوُلاَء وَهَوُّلاَء هَوُّلاَء هَن لِي بَأْمُور النَّاس، مَن لِي بِنِسَانهِمْ، مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ؟ فَبَعَثَ الَّذِهِ رَجُليْن مِنْ قُرَيْش مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْس -عَبِدَ الرُّحْـمَنِ بْنَ سَمُرَةً وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِر بْن كُرَيْز - قَالَ : اذْهَبَا إِلَى هَٰذَا الرُّجُلُ فَاعْرِضًا عَلَيْهِ وَقُولاً لَهُ وَاطْلَبَا إلَيْهِ. فَأَتَيَاهُ فَدَخَلاَ عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالاً لَهُ فَطَلَبَا إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٌّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطُّلِّبِ قَدْ أَصَبُّنَا مِنْ هَذَا الْمَال، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا. قَالاً: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا. وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ. قَالَ: فَمَنْ لِيْ بِهَذَا؟ قَالاً: نَحْنُ لَكَ بِهِ. فَمَا سَأَلَهُمَا شَيُّنًا إِلاَّ قَالاً: نَحْنُ لَكَ بهِ. فَصَالَحَهُ. فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدُ سَمِعْتُ أَبَا بَكُرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْسَمِنْبَو - وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٌّ إِلَى جَنْبِهِ - وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سُيِّد،وَلَعَلُ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِنتَين عَظِيْمَتَيْن مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)). قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: إِنَّمَا لَبُتَ لَنَا سِمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةً

[أطرافه في : ٣٦٢٩، ٣٧٤٦، ٢٧١٠٩.

بهَذَا الْحَديث.

مشيرخاص تھے) كەميں ايسالشكر دىكھ رہا ہوں جو اپنے مقابل كونيست و نابود کئے بغیرواپس نہ جائے گا۔ معاویہ منافذ نے اس پر کہا اور قتم اللہ كى وه ان دونول اصحاب مين زياده التحص تص كمه اعلى عمرو! اكر اس لشكرنے اس لشكر كو قتل كرديا على اس كوكرديا ، تو (الله تعالى كى بارگاہ میں) لوگوں کے امور (کی جواب دہی کے لئے) میرے ساتھ کون ذمہ داری لے گا' لوگوں کی بیوہ عورتوں کی خبر کیری کے سلسلے میں میرے ساتھ کون زمہ دار ہو گا۔ لوگوں کی آل اولاد کے سلسلے میں میرے ساتھ کون ذمہ دار ہو گا۔ آخر معاویہ بناٹھ نے حسن بناٹھ کے یمال قرایش کی شاخ بنو عبد مش کے دو آدمی بھیج۔ عبدالرحمٰن بن سرہ اور عبداللہ بن عامر بن كريز' آب نے ان دونوں سے فرمايا كم حسن بن علی بناٹنز کے یہاں جاؤ اور ان کے سامنے صلح پیش کرو' ان ے اس پر گفتگو کرو اور فیصلہ انہیں کی مرضی پر چھوڑ دو۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور آپ سے گفتگو کی اور فیصلہ آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ حسن بن علی بنافی نے فرمایا ، ہم بنوعبد المطلب کی اولاد ہیں اور ہم کو ظافت کی وجہ سے روپیے بیبہ خرچ کرنے کی عادت ہو گئی ہے اور مارے ساتھ یہ لوگ ہیں ہیہ خون خرابہ کرنے میں طاق ہی ابغیر روبيد دي مان والے نيس وه كن كل حفرت امير معاديد بالله آپ کو اتا انگا روبید دین پر راضی بین اور آپ سے صلح چاہتے ہیں۔ فیصلہ آپ کی مرضی یر چھوڑا ہے اور آپ سے بوچھا ہے۔ حضرت حسن بن الله نے فرمایا کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ ان دونوں قاصدوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ حضرت حسن نے جس چیزے متعلق بھی پوچھا' تو انہوں نے میں کماکہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ آخر آپ نے صلح کرلی کھر فرمایا کہ میں نے حضرت ابو بکرہ بھالتہ سے سناتھا' وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول الله ملی کیا کو منبرر بیہ فرماتے ساہے اور حسن بن علی بناٹھ آنخضرت طال اے پہلومیں تھے، آب مجمی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور مجمی حسن بڑھئر کی طرف اور فرماتے کہ میراید بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالی

مسلمانوں کے دوعظیم گروہوں میں صلح کرائے گا۔ امام بخاری نے کہا بھے سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک اس حدیث سے حسن بھری کاابو بکرہ بڑائھ سے سننا ابت ہوا ہے۔

راوی کے قول و کان خیر الوجلین میں اشارہ حضرت امیر معاویہ اور عمرو بن عاص بین کی طرف ہے کہ حضرت معاویہ عمرو بن عاص بین ہے بہتر تھے جو جنگ کے خواہل نہیں تھے۔

#### باب کیاا مام صلح کے لئے فریقین کو اشارہ کرسکتاہے؟

(۵۰ کا) ہم سے اساعیل بن ابی اولیں نے بیان کیا کہ جھے سے میرے بھائی عبدالحمید نے بیان کیا' ان سے سلیمان بن ہلال نے' ان سے بی بیلی عبدالرحمٰن نے' ان سے بی بیلی بن سعید نے' ان سے ابو الرجال محمد بن عبدالرحمٰن نے' ان سے اب ان کی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنها سے سا' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے دروازے پر دو جھڑا کرنے والوں کی آواز سی جو بلند ہوگی اور تقاضے میں کچھ نری برتنے کے لئے کہ رہاتھا اور دو سرا کہتا تھا کہ اللہ کی قتم! میں سے نمیں کروں گا۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اللہ کی قتم! میں ہے اور فرمایا کہ اس بات پر اللہ کی قتم کھانے والے ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ اس بات پر اللہ کی قتم کھانے والے صاحب کمال ہیں؟ کہ وہ ایک اچھا کام نہیں کریں گے۔ ان صحابی نے عرض کیا' میں ہی ہوں یا رسول اللہ! اب میرا بھائی جو چاہتا ہے وہی جھے کو جھی پیند ہے۔

# ١ - بَابُ هَلْ يُشِيْرُ الإِمَامُ بالصُّلْح؟

و ٢٧٠ حَدُّنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُويْسٍ فَال: حَدُّنَي أَحِي عَنْ سُلَيْمَانِ عَنْ يَخْيى بَنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرِّحَالِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنْ أَمَّهُ عَمْرَةً بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةُ رَضِي الرُّحْمَنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةُ رَضِي الرُّحْمَنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةُ رَضِي الرُّحْمَنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ مَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمْ، وَلَوْ يَقُولُ: ((سَعِعَ رَسُولُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ

آنخضرت سل ان اوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے' ترجمہ باب اس سے نکاتا ہے کہ آپ نے اس محض کو پوچھا تھا وہ کمال ہے جو اچھی بات نہ کرنے کے لئے قتم کھا رہا تھا۔ گویا آپ نے اس کے فعل کو برا سمجھا اور صلح کا اشارہ کیا۔ وہ سمجھ گیا اور آپ کے پوچھتے ہی خود بخود کہنے لگا میرا مقروض جو چاہے وہ مجھ کو منظور ہے۔ اس مخص نے آنحضرت والتیا کے ادب و احرام میں فوراً ہی آپ کا اشارہ یا کر مقروض کے قرض میں تخفیف کا اعلان کر دیا۔ بردوں کے احترام میں انسان اینا کچھ نقصان بھی برداشت کر لے تو بھتر ہے۔

> ٧٧٠٦ حَدُّثَنَا يَحْيَى بُنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفُو بْنِ رَبِيْعَةِ عَنِ الْأَعْرَج قَالَ: ((حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَفْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدِ الأَسْلَمِيُّ مَالٌ، فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَمَرُّ بِهِمَا النَّبِي اللَّهِ فَقَالَ: يَا كَعْبُ - فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ : النَّصْفَ - فَأَخَذَ نِصْفَ مَا لَهُ عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا)).

(٢٤٠١) م سے يحيٰ بن بكيرنے بيان كيا كمام سے ليث نے بيان كيا ان سے جعفر بن ربعہ نے 'ان سے اعرج نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالله بن كعب بن مالك في بيان كيا اور ان سے كعب بن مالك بن الله نے کہ عبداللہ بن حدرد اسلمی بڑھٹر پر ان کا قرض تھا' ان سے ملا قات موئی توانهوں نے ان کا پیچھاکیا' (آخر تحرار میں) دونوں کی آواز بلند مو منی - نبی کریم صلی الله علیه و سلم اد هرسے گزرے تو آپ نے فرمایا ، اے کعب! اور این ہاتھ سے اشارہ کیا بیسے آپ کمہ رہے ہوں کہ آدھا (قرض کم کردے) چنانچہ انہوں نے آدھا قرض چھوڑ دیا اور آدهاليا۔

[راجع: ٥٧٤]

۔ اسلامی تعلیم میں ہے کہ اگر مقروض نادار ہے تو اس کو ڈھیل دینا یا پھرمعاف کر دینا ہی بہتر ہے۔ جو قرض خواہ کے اعمال خیر میں كلما جائ كا- ﴿ وَإِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَنْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ ﴾ (البقرة: ٢٨٠) آيت قرآني كا يمي مطلب ب-

> ١١ - بَابُ فَضْلِ الإِصْلاَحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ

٧٧٠٧- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرُّزَّاق قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ سُلاَميَ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَومٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ)).

[طرفاه بي: ۲۸۹۱، ۲۹۸۹].

لین جو صدقہ واجب تھا وہ لوگوں کے درمیان عدل کرنے سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی نعتوں کا شکریہ بھی ہے کہ لوگوں کے درمیان انساف کیا جائے یہ بھی ایک طرح کا صدقہ بی ہے جس کے نتائج بہت دور رس ہوتے ہیں' ای لئے آپس میں میل ملاب کرا دینے کو نفل نماز اور نفلی روزہ سے بھی زیادہ اہم عمل بتلایا کمیا ہے۔

باب لوگوں میں آلیں میں ملاپ کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت کابیان

(۷۵-۷) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا 'کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبردی کماہم کو معمر نے خبردی جام سے اور ان سے ابو ہررہ بناللہ ساٹھ جو ژول میں ہے) ہرجو ژیر ہراس دن کاصدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع ہو تا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔

١٧- بَابُ إِذَا أَشَارَ الإِمَامُ بِالصُّلْحِ باب الرحاكم صلح كرنے كے لئے اشاره كرے اور كوئى فراق

فَأَبَى، حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيْنِ.

#### نہ مانے تو قاعدے کا تھم دے دے

عم میں ہے کہ جس کا کھیت اوپر ہو وہ مینڈول تک پانی بھرجانے کے بعد اپنے ہمایہ کے کھیت میں پانی چھوڑ وے۔

(١٤٥٨) جم سے ابو اليمان نے بيان كيا كما جم كوشعيب نے خروى ان سے زہری نے بیان کیا' انسیں عودہ بن زبیرنے خروی کہ زبیر فائد بیان کرتے تھے کہ ان میں اور ایک انصاری صحابی میں جوبدر کی لڑائی میں بھی شریک تھے 'مدینہ کی چقر لی زمین کی نالی کے باب میں جھڑا موا۔ وہ اپنا مقدمہ رسول الله طرفيم كى خدمت ميس لے محكة وونوں حفرات اس نالے سے (اپنے باغ) سیراب کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ اللهائيان فرمايا وبيراتم يعلى سيراب كراو كراسي يردوى كو بهى سيراب كرنے دو' اس ير انصاري كو غصه آگيا اور كها' يارسول الله! كيااس وجہ سے کہ یہ آپ کی پھو پھی کے اوے ہیں۔ اس پر رسول الله سال الله الله الله ك چرك كارنگ بدل كيااور آپ نے فرمايا اے زبير! تم سيراب كرو اور پانی کو (اینے باغ میں) اتنی در تک آنے دو که دیوار تک چڑھ جائے۔ اس مرتبہ رسول الله طائعیا نے زبیر راتات کو ان کا پوراحق عطا فرمایا' اس سے پہلے آپ نے الیا فیملہ کیا تھا'جس میں حضرت زبیر و الشاري صحابي دونول كي رعايت مفي ليكن جب انصاري نے رسول الله ملي الله على عصد دلايا تو آپ ف زير بالله كو قانون ك مطابق بوراحق عطا فرمایا۔ عروہ نے بیان کیا کہ زبیر بڑاٹھ نے بیان کیا اللہ كى ! ميراخيال ب كه يه آيت اى واقعه پر نازل موئى تقى "پس مركز نہیں! تیرے رب کی قتم' بیالوگ اس وقت تک مومن نہ ہول گے جب تک این اختلافات میں آپ کے فیلے کودل وجان سے سلیم نہ مَ ٢٧٠٨ حَدُّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا شَعْيْبٌ عَنِ الزَّهْرِيُ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُرُوةً بَنُ الزَّبْيْرِ أَنَّ الزَّبْيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَنُ الزَّبْيْرِ أَنَّ الزَّبْيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلاً مِنَ الأَنصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولُ اللهِ فَي شِرَاحٍ مِنَ الْحَرُّةِ كَانَ يَسْقِيَانِ بِهِ كِلاَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ كَانَ يَسْقِيَانِ بِهِ كِلاَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ كَانَ يَسْقِيَانِ بِهِ كِلاَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ فَي الزَّبْرُ ثُمُّ أَرْسِلُ إِلَى جَارِكَ)). فَعَضِبَ الأَنْصَارِيُ فُقَالَ : إِلَى جَارِكَ)). فَعَضِبَ الأَنْصَارِيُ فُقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ فَي ثُمْ قَالَ: ((اسْقِ، ثُمُّ قَالَ: ((اسْقِ، ثُمُّ قَالَ: ((اسْقِ، ثُمُّ قَالَ: (راسْقِ، ثُمُّ وَالْخَرْرَ)). فَاسْتُوعَى وَجُهُ رَسُولُ اللهِ فَي حِيْنَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُبْنِو.

وَكَانْ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ أَشَارَ عَلَى الزَّبَيْرِ بِرَأْي سَعَةٍ لَهُ وِلِلأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا الزَّبَيْرِ بِرَأْي سَعَةٍ لَهُ وِلِلأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ الأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللهِ اللهِ السَّوَعَى لِلزَّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيْحِ الْحُكْمِ، قَالَ عُرْوَةً قَالَ الزَّبَيْرُ: وَاللهِ مَا أَحْسِبُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ إِلاَّ فِي ذَلِكَ: ﴿فَلاَ وَرَبُّكَ لاَ نَزَلَتْ إِلاَّ فِي ذَلِكَ: ﴿فَلاَ وَرَبُّكَ لاَ يَوْمِنُونَ فِيْمَا شَجَرَ لَئِيهُمْ الآية ) [النساء: 30].

كرليس-" [راجع: ٢٣٦٠]

آیت کریمہ سے ان مقلدین جامدین کا بھی رد ہوتا ہے جو صحیح احادیث پر اپنا ائمہ کے اقوال کو ترجیح دیتے اور مختلف جلول بمانوں سے فیصلہ نبوی کو ٹال دیتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ مجہ اللہ الیالغہ جلد اول' من : ۳۲۵ سام فرماتے ہیں۔ ''پس اگر جمیں

رسول معصوم کی حدیث به سند میچ بہنیے جس کی اطاعت خدانے ہم پر فرض کی ہے اور مجتند کا ذہب اس سے مخالف ہو ادر اس کے باوجود ہم مدیث میچ کو چھوڑ کر مجمند کی تخیین اور نفی بات کی پروی کریں تو ہم سے برھ کر ظالم کون ہو گا اور ہم اس وقت کیا عذر پیش كريں محے جب كه لوگ الله رب العالمين كے سامنے حاضر ہول كے۔" دو سرى جگه حضرت شاہ صاحب نے الى تقليد كو آيت ﴿ إِتَّخَذُوْا آخْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَزْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللَّهِ ﴾ (التوبه: ٣١) كامصداق قرار ديا ٢٠- (جمة الله البالغه)

> ١٣- بَابُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَاء وَأَصْحَابِ الْمِيْرَاثِ، وَالْمَجَازَفَةِ فِي ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسِ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَخَارَجَ الشُريْكَان فَيَأْخُذَ هَذَا دَيْنًا وَهَذَا عَيْنًا فَإِنْ تُويَ لَأَحَلِهِمَا لَمْ يُرجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ.

باب میت کے قرض خواہوں اور وار توں میں صلح کابیان اور قرض كالندازه سے اداكرنا

اور عبدالله بن عباس بينها نے كماكه اكر دو شريك آيس ميس بير تحمرا لیں کہ ایک (اینے حصہ کوبدل) قرض وصول کرے اور دو سرانقد مال لے لے تو کوئی حرج نہیں۔ اب اگر ایک شریک کا حصہ تلف ہو جائے (مثلاً قرضہ دوب جائے) تو وہ اینے شریک سے مجھ نہیں لے

(٥٩-٢٧) مجھ سے محربن بشارنے بيان كيا كما ممسے عبدالوہاب نے بیان کیا' ان سے عبداللہ نے بیان کیا' ان سے وہب بن کیان نے اور ان سے جابر بن عبداللہ جی اللہ اللہ اللہ عبال کیا کہ میرے والدجب شمید ہوئے تو ان یر قرض تھا۔ میں نے ان کے قرض خواہوں کے ساہنے یہ صورت رکھی کہ قرض کے بدلے میں وہ (اس سال کی تھجور ك) كيل لے ليں۔ انہوں نے اس سے انكار كيا كيونكة ان كاخيال تھا کہ اس سے قرض ہورا نہیں ہو سکے گا، میں نی کریم ساتھا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب کیل قو از کر مرد (وہ جگہ جمال کھجور خٹک کرتے تھے) میں جع کر دو (تو مجھے خردو) چنانچہ میں نے آپ کو خردی۔ آپ تشریف لائے۔ ساتھ میں ابو بکراور عمر بھی فتا ہے ۔ آپ دہاں تھجور کے ڈھیر پر بیٹھے اوراس میں برکت کی دعافرمائی ' پحرفرمایا که اب این قرض خواہوں کو بلالا اور ان كا ترض ادا كردك ، چنانچه كوئي هخص ايساباتي نه رباجس كا میرے باپ پر قرض رہا اور میں نے اسے ادان کر دیا ہو۔ پھر بھی تیرہ وسق تھجور باقی چ گئی۔ سات وسق بجوہ میں سے اور چھ وسق لون میں ے ' یا جھ وسل مجوہ میں سے اور سات وسل لون میں سے ' بعد میں

٧٧٠٩ حَدَّثِنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ ا للهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا النَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبُوا، وَلَمْ يَرُوا أَنَّ فِيْهِ وَلَاءً، فَأَتَيْتُ النَّبِيُّ ﴿ فَذَكُرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِذًا جَدَدْتُهُ فَوَضَعْتُهُ فِي السُورِيدِ آذَنْتُ رَصُولَ اللهِ ١١). فَجَاءَ وَمَقَهُ أَبُوبَكُر وَغُمَرُ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمُّ قَالَ: ((ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأُوْلِهِمْ)). فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إلا قَضَيْتُهُ، وَفَضَل ثَلاَثَةَ عَشَرَ وَسُقًا: سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَسِئَّةً لَوْنٌ، أَوْ سِئَّةٌ عَجْوَةً وَسَيْعَةً لَوْنٌ. فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ اللهِ الْمَفْرِبَ فَلْكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَضَحِكَ

(186) A (186)

میں رسول اللہ سالی اسے مغرب کے وقت جاکر طلاور آپ ہے اس کا ذکر کیا تو آپ ہے اور فربایا 'ابو بحراور عمر کے یمال جاکر انہیں بھی یہ واقعہ بتا دو۔ چنانچہ میں نے انہیں بٹلایا ' تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ مٹھی کے وقت مٹھی کے وقت میں جو گا۔ ہشام نے وہ ب سے اور انہوں نے جابر سے عصر کے وقت (جابر کی حاضری کا) ذکر کیا ہے اور انہوں نے نہ ابو بکر بڑھ کے کاذکر کیا اور نہوں نے نہ ابو بکر بڑھ کا ذکر کیا اور نہوں نے نہ ابو بکر بڑھ کے کا ذکر کیا اور انہوں نے نہ ابو بکر بڑھ کے کا ذکر کیا اور نہوں تے ہواں کیا کہ (جابر نے کہا) میرے والد اپنے پر تمیں وسی قرض چھوڑ گئے تھے اور ابن اسحاق نے وہب سے اور انہوں نے جابر سے اور انہوں نے جابر سے اور انہوں نے جابر سے اور انہوں ہے جابر سے خبر کی نماز کاذکر کیا ہے۔

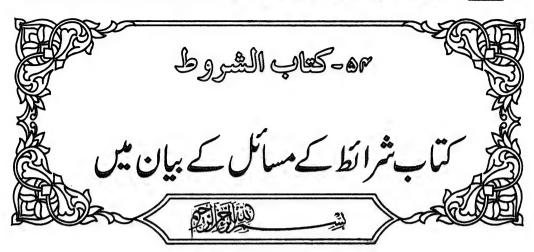
فَقَالَ: ((ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرِهُمَا))، فَقَالاً: لَقَدْ عَلِمْنَا – إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ فَقَالاً: لَقَدْ عَلِمْنَا – إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهَبٍ عَنْ جَابِرٍ: ((صَلاَةَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهَبٍ عَنْ جَابِرٍ: ((صَلاَةَ الْمَصْرِ)) وَلَمْ يُذْكُرُ ((أَبَا بَكُو)) وَلاَ ((ضَحِكَ)) وَقَالَ: ((وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ ثَلاَثِيْنَ وَسُقًا دَيْنًا)). وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهَبٍ عَنْ جَابِرٍ ((صَلاَةَ الظَّهْرِ)).

[راجع: ٢١٢٧]

ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ بجوہ مدینہ کی مجور میں بہت اعلیٰ قتم ہے اور لون اس سے کمتر ہوتی ہے۔ آنخضرت سُلَظِم کی دعا کی رحا کی رحا کی رحمت سے حضرت جابر بڑاتھ جن کو یہ فیضان کی برکت سے حضرت جابر بڑاتھ جن کو یہ فیضان نبوی حاصل ہوا۔ مضمون باب کی ہرشق حدیث ہذا سے ثابت ہے۔

## باب کھے نفذوے کر قرض کے بدلے صلح کرنا

(۱۵۱۹) ہم سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا کہا ہم سے عثان بن عرف بیان کیا انہیں یونس نے خبردی اور لیٹ نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا ان سے ابن شماب نے انہیں عبداللہ بن کعب نے خبردی اور انہیں کعب بن مالک رفاقت نے خبردی کہ انہوں نے ابن ابی حدرد رفاقت سے ابنا قرض طلب کیا ، جو ان کے ذمہ تھا۔ یہ رسول اللہ مٹائیل کے عمد مبادک کا واقعہ ہے۔ مبحد کے اندر ان دونوں کی آواز آئی بلند ہو گئی کہ رسول اللہ مٹائیل نے بھی سی۔ آپ اس وقت اپنے جرے میں تشریف رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ باہر آئے اور اپنے جمرہ کا پردہ اٹھا کر کعب بن مالک رفاقت کو آواز دی۔ آپ نے بائر آپ لیارا اے کعب! انہوں نے کمایارسول اللہ 'میں حاضر ہوں۔ پھر آپ لیارا اے کعب! انہوں نے کمایارسول اللہ 'میں حاضر ہوں۔ پھر آپ نیارا اے کعب! انہوں نے کمایارسول اللہ 'میں حاضر ہوں۔ پھر آپ نیارا اے کعب! انہوں نے کمایارسول اللہ ' میں حاضر ہوں۔ پھر آپ نیار نیا کہ میں نے کر دیا یا رسول اللہ ! آپ نے (ابن ابی حدرد رفاقت نے کماکہ میں نے کر دیا یا رسول اللہ ! آپ نے (ابن ابی حدرد رفاقت نے کمایا کہ اب اٹھو اور قرض اداکر دو۔ (حدیث اور باب میں رفاقت سے فرمایا کہ اب اٹھو اور قرض اداکر دو۔ (حدیث اور باب میں



### باب اسلام میں داخل ہوتے وقت اور معاملات بھے و شراء میں کون سی شرطیں لگاناجائز ہے؟

١- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الإسْلام، وَالأَحْكَام، وَالْمُبَايَعَةِ ٧٧١١، ٧ ٢٧١ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرُوان وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِي ا للهُ عَنْهُمَا يُخْبِرَان عَنْ أَصْحَابِ رَسُول اللهِ اللهِ عَالَ : ((لَـمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرُو يَومَنِذٍ كَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرِو عَلَى النَّبِيُّ ﴿ أَنَّهُ لاَ يَأْتِيْكَ مِنَّا أَحَدُّ – وَإِنْ كَانْ عَلَى دِينِكَ – إِلاَّ رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ. فَكَرَهَ الْـمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْتَعَصُّوا مِنْهُ، وَأَنِّي سُهَيْلٌ إلاَّ ذَلِكَ فَكَاتَهَهُ النِّسِيُّ ﴿ عَلَى ذَلِكَ، فَرَدُّ يومَنِذِ أَبَا جَنْدَلِ إِلَى أَبِيْهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرُو، وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ الاُّ رَدُّهُ فِي تِلْكَ الْـمَدُّةِ

وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا. وَجَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، وَكَانَتُ أُمُّ كُلْنُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بَنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِـمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللهِ بَنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِـمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللهِ فَيَ يَوْمَئِذٍ - وَهِي عَاتِقٌ - فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأُلُونَ النّبِي فَلَمُ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ فَلَم يَرْجِعُهَا إِلَيْهِمْ لِمَا أَنْزَلَ الله فِيهِنَّ: ﴿إِذَا عَلَمُ عَلَيْهِمْ فَلَم جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنْ اللهُ أَعْمَ إِلَى قَوْلِهِ - وَلاَ هُمْ يَحِلُونَ لِهُنَّ ﴾ [الممتحنة : ١٠].

[راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥]

٣ ٢٧١٣ - قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبُونِنِي عَائِشَةُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهَلهِ وِ الآيةِ: ﴿يَا أَيُهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْآيةِ: ﴿يَا أَيُهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ - إِلَى الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ - إِلَى عَلْوَهُ: قَالَتْ عُرُوةُ: قَالَتْ عَلْوَةُ: قَالَتْ عَلْوَةُ: قَالَتْ عَلْوَةُ قَالَ عَلْوَةُ قَالَ عَلْوَةً فَا لَكُنْ مَا عَلْمَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ عَلْوَلُهُ اللهِ اللهُ ا

فدمت میں (کمہ سے بھاگ کر آیا) آپ نے اسے ان کے حوالے کر دیا۔ خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ رہا ہو۔ لیکن چند ایمان والی عور تیں بھی ہجرت کر کے آگئ تھیں' ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنما بھی ان میں شامل تھیں جو اسی دن (کمہ سے نکل کر) آپ کی خدمت میں آئی تھیں' وہ جوان تھیں اور جب ان کے گھروالے خدمت میں آئی تھیں' وہ جوان تھیں اور جب ان کے گھروالے آئے اور رسول اللہ ملی تھیں فرمایا' بلکہ عورتوں کے متعلق اللہ تحالی انہیں ان کے حوالے نہیں فرمایا' بلکہ عورتوں کے متعلق اللہ تحالی (سورہ ممتحنہ میں) ارشاد فرما چکا تھا کہ "جب مسلمان عورتیں تممارے بیاں ہجرت کر کے پہنچیں تو پہلے تم ان کا امتحان لے لو 'یوں تو ان کے ایمان کے متعلق جانے والا اللہ تعالی ہی ہے۔ اللہ تعالی کے اس ارشاد میں کے۔ دو کا دو مشرکین ان کے لئے حلال نہیں ہیں الخے۔ "

(۱۲۷۱۳) عوہ نے کہا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنمانے خبردی کہ رسول کریم سائیلیا ہجرت کرنے والی عورتوں کا اس آیت کی وجہ سے امتحان لیا کرتے تھے ''اے مسلمانو! جب تمہارے یہاں مسلمانی عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو تم ان کا امتحان لے لو'' غفور رحیم تک۔ عودہ نے کہا کہ حضرت عائشہ بڑی ہیا نے کہا کہ ان عورتوں سے جو اس شرط کا اقرار کرلیتیں تو رسول اللہ مائیلیا فرماتے کہ میں نے تم سے بیعت کرتے تھے۔ قتم اللہ کی! بیعت کرتے تھے۔ قتم اللہ کی! بیعت کرتے وقت آپ کے ہاتھ نے کہی عورت کے ہاتھ کو کبھی نمیں کرتے وقت آپ کے ہاتھ نے کہی جموا' بلکہ آپ صرف زبان سے بیعت لیا کرتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں سے بیعت لینے میں صرف زبان سے کمہ دینا کانی ہے' ان کو ہاتھ لگانا درست نہیں جیسے ہمارے زمانہ کے بعض جائل پیر کرتے ہیں۔ خدا ان سے سمجھے اور ان کو ہدایت کرے۔ صلح حدیب شرائط معلومہ کے ساتھ کی ممنی 'جن میں بعض شرطیں بظاہر مسلمانوں کے لئے ناگوار بھی تھیں' مگر بسرحال ان ہی شرائط پر صلح کا معاہدہ لکھا گیا' اس سے ثابت ہوا کہ ایسے مواقع پر فریقین مناسب شرطیں لگا سکتے ہیں۔

٢٧٠١ حَدُّثَنَا أَبُو نُقَيْمٍ قَالَ حَدُّثَنَا

(۲۵۱۲) ہم سے ابو تعیم نے بیان کیا کماکہ ہم سے سفیان نے بیان

سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيْرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَايَفْتُ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهُ الشَّمَرَطُ عَلَيٌّ: ((وَالنَّصْح لِكُلُّ مُسْلِمٍ)). [راجع: ٥٧]

٢٧١٥- ُحَدُّثُنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُّثُنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلاَةِ وَإِيْنَاءِ الزَّكَاةِ وَالنَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)). [راجع: ٥٧]

٧- بَابُ إِذَا بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَتْ ٢٧١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ اللَّهِ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ أَبْرَتْ فَشَمَرُتُهَا لِلْهَائِعِ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

[راجع: ۲۲۰۳]

مطلب سے کہ تع و شراء میں ایس مناسب شرطوں کا لگانا جائز ہے۔ پھر معاملہ شرطوں کے ساتھ بی طے سمجما جائے گا۔ پوند کاری ك بعد أكر خريد في والا اى سال ك يحل كى شرط لكا في " تو يحل اس كا موكا ورند مالك بى كا رب كا

> ٣- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْبُيُوعِ ٧٧١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنْ عَاثِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتُهُ: أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْنًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُوا

کیا' ان سے زیاد بن علاقہ نے بیان کیا کہ میں نے جریر رضی اللہ عنہ ے سنا'آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ الم اللہ علی سے بیت ک تو آپ نے مجھ سے ہرمسلمان کے ساتھ خیرخوای کرنے کی شرط پر بيت كى تقى۔

(٢٤١٥) مم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کما مم سے یجیٰ نے بیان کیا' انہوں نے کماہم سے اساعیل نے بیان کیا' ان سے قیس بن الى حازم نے اور ان سے جرمر بن عبدالله رضى الله عنه نے بيان كيا كدرسول الله صلى الله عليه وسلم سے ميں في نماز قائم كرنے ' ذكوة ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیرخوای کرنے کی شرطوں کے ساتھ بیعت کی تھی۔

مردو احادیث میں بیعت کے شرائط نماز قائم کرنے وغیرہ کے متعلق ذکر ہے' ای لئے ان کو یمال لایا گیا۔

باب پیوندلگانے کے بعد اگر تھجور کادرخت بیچے؟

(۲۵۱۱) جم سے عبداللہ بن يوسف فے بيان كيا كما جم كو امام مالك نے خروی انسیں نافع نے اور انسیں عبداللہ بن عمر اللہ فے کہ رسول الله ستُلطِيم نے فرمایا ،جس نے کوئی ایسا تھجور کا باغ یچا جس کی پوند کاری ہو چکی تھی تو اس کا پھل (اس سال کے) پیچنے والے ہی کا ہو گا۔ ہاں اگر خریدار شرط لگادے۔ (تو پھل سمیت بیج سمجی جائے گی)

باب بع میں شرطیں کرنے کابیان

(کاکا) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کما ہم سے لیث نے بیان کیا' ان سے این شماب نے' ان سے عروہ نے اور انہیں عائشہ وی کے خردی کہ بریرہ عائشہ وہ اللہ کے یمال اپ مکاتبت کے بارے میں ان سے مدد لینے کے لئے آئیں' انہوں نے ابھی تک اس معاملے میں (اینے مالکوں کو) کچھ دیا شیس تھا۔ عائشہ بڑی فیا نے ان سے فرمایا کہ اینے مالکول کے یمال جا کرزان سے دریافت کرو) اگر وہ ب

صورت بیند کریں کہ تماری مکاتبت کی ساری رقم میں ادا کردول اور تماری ولاء میرے ساتھ قائم ہو جائے تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہ نے اسکا تذکرہ جب اپنے مالکوں کے سامنے کیاتو انہوں نے انکار كيا اور كماكه وه (عائشة) اكر چابي تويد كارثواب تمهارے ساتھ كر سكتى بيں ليكن ولاء تو ہمارے ہى ساتھ قائم ہوگى۔ عائشہ و اُلي في فيا فيا الله ذكررسول الله مل الله على الو آپ نان ع فرماياك تم انسيس خريد كر آزاد كردو ولاء تو بسرطال اى كے ساتھ قائم ہوتى ہے جو آزاد كر

أَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونُ وَلاَؤَكِ لِي فَعَلْتُ. فَذَكَرَتْ ذَلِكُ بَرِيْرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبُوا وَقَالُوا: إنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلُ وَيَكُونَ لَنَا وَلاَوْكِ. فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ 🕮 فَقَالَ لَهَا: ((ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أُغْتَقَ)). [راجع: ٥٦]

تج میں خلاف شرع شرطیں لگانا جائز نہیں' اگر کوئی ایس شرطیں لگائے بھی تودہ شرطیں باطل ہو گئی' باب اور حدیث کا یمال کی مقصد ہے۔

باب اگریجیے والے نے کسی خاص مقام تک سواری کی شرط لگائی توبیہ جائز ہے

(١٨١٨) جم سے ابو هيم فضل بن دكين نے بيان كيا كما جم سے زكريا نے بیان کیا کما کہ میں نے عامرے سنا انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر بن الله نے بیان کیا کہ وہ (ایک غروہ کے موقع پر) اپنے اونٹ پر سوار آرب تھے 'اونٹ تھک گیاتھا۔ حضور اکرم طافیظ کااد حرسے گزر ہوا' تو آپ نے اونٹ کو ایک ضرب لگائی اور اس کے حق میں دعا فرمائی ' چنانچہ اونٹ اتی تیزی سے چلے لگا کہ مجھی اس طرح نمیں چلاتھا پھر آپ نے فرمایا کہ اسے ایک اوقیہ میں مجھے چ دو۔ میں نے انکار کیا مر آپ کے اصرار پر پھریں نے آپ کے ہاتھ پر چ دیا الین اپ گھر تك اس پر سوارى كومتشنى كراليا- پرجب بم (مدينه) پنج محد. تو میں نے اونٹ آپ کو پیش کردیا اور آپ نے اس کی قیمت بھی ادا کر دى كين جب مين والي مون لكاتو ميرك يحص ايك صاحب كو مجص بلانے کے لئے بھیجا (میں حاضر جوا تو) آپ نے فرمایا کہ میں تمهارا اونث کوئی لے تھوڑا ہی رہا تھا' اپنا اونٹ لے جاؤ' یہ تمہارا ہی مال ہے۔ (اور قیت واپس سیس لی) شعبہ نے مغیرہ کے واسطے سے بیان كيا ان سے عامر ف اور ان سے جابر واللہ ف بيان كياك رسول الله

٤- بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّابَّةِ إِلَى مَكَان مُسَمَّى جَازَ

٢٧١٨ حَدُّثَنَا أَبُو لُفَيْمٍ قَالَ حَدُّثَنَا زَكُرِيَّاءُ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلَى جَمَلِ لَهُ قَدْ أَغْيَا، فَمَرُّ النَّبِيُّ اللَّهِ فَصَرَبَهُ، فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهُ. ثُمُ قَالَ: ((بِعَيْنِهِ بِأُوقِيْةٍ))، قُلْتُ: لاَ، ثُمَّ قَالَ: ((بِعَيْنِهِ بِوُقِيَةٍ)) فَبِعْتُهُ، فَاسْتَثْنَيْتُ حِمَلاَنَهُ إِلَى أَهْلِي. فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ، ثُمُّ انْصَرَفْتُ، فَأَرْسَلَ عَلَى أَثْرِي قَالَ: ((مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ، فَخُذْ جَمَلَكَ ذَلِكَ فَهُوَ مَالُكَ)). وَقَالَ شُفْبَةُ عَنْ مُفِيْرَةً عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ: ((أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ)). وَقَالَ إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيْرِ عَنْ مُفِيْرَةً: ((فَيِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِيْ فَقَارَ ظُهْرِهِ

ما فیلم نے مدینہ تک اونٹ پر مجھے سوار ہونے کی اجازت دی تھی' اسحاق نے جریر سے بیان کیا اور ان سے مغیرہ نے کہ (جابر والله نے فرمایا تھا) لیں میں نے اونٹ اس شرط پر چے دیا کہ مدینہ پہنچنے تک اس يرين سوار رجول كا عطاء وغيره في بيان كياكه (رسول الله ما يُلام فرمایا تھا) اس پر مدینہ تک کی سواری تمهاری ہے۔ محمد بن مشکدر نے جابر بن الله سے بیان کیا کہ انہوں نے مدینہ تک سواری کی شرط لگائی تھی۔ زید بن اسلم نے جابر بھاتھ کے واسطہ سے بیان کیا کہ (رسول اللہ سٹھیل نے فرمایا تھا) مدینہ تک اس پرتم ہی رہو گے۔ ابو الزبیرنے جابر والتر سے بیان کیا کہ مدینہ تک کی سواری کی آنحضور ما اللہ اے مجھے اجازت دی تھی۔ اعمش نے سالم سے بیان کیااور ان سے جابر نے کہ (رسول الله الله الله النهياك فرمالا) النه المرتك تم اى برسوار موك جاؤ-عبیداللہ اور ابن اسحاق نے وہب سے بیان کیا اور ان سے جابر ماللہ نے کہ اونٹ کو رسول اللہ ملھا کے ایک اوقیہ میں خریدا تھا۔ اس روایت کی متابعت زید بن اسلم نے جابر رہائٹھ سے کی ہے۔ ابن جرت نے عطاء وغیرہ سے بیان کیااور ان سے جابر بناٹھ نے (کہ نبی کریم ماہیل نے فرمایا تھا) میں تمهارا بد اونٹ چار دینار میں لیتا ہوں' اس حساب ے کہ ایک دیناروس درہم کاموتاہے، چار دینار کاایک اوقیہ موگا۔ مغیرہ نے شعبی کے واسطہ سے اور انہوں نے جابر بنالتہ سے (ان کی روایت میں اور) اسی طرح ابن المسکد ر اور ابو الزبیرنے جابر بناشر سے این روایت میں قیمت کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اعمش نے سالم سے اور انهول نے جابر بناتھ سے اپنی روایت میں ایک اوقیہ سونے کی وضاحت كى ہے۔ ابو اسحاق نے سالم سے اور انبول نے جابر رواف سے اپن روایت میں دوسو درہم بیان کئے ہیں اور داؤد بن قیس نے بیان کیا' ان سے عبیداللہ بن مقسم نے اور ان سے جابر بڑھئ نے کہ آنحضور خریداتھا۔ میراخیال ہے کہ انہوں نے کہا کہ چار اوقیہ میں (خریداتھا) ابو نفرہ نے جابر افاقت سے روایت میں بیان کیا کہ بیس دینار میں خریدا

حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ). وَقَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ: ((لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْــٰمَدِيْنَةِ)). وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَلِرِ عَنْ جَابِرِ: ((شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ)). وقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرِ : ((وَلَكَ ظُهْرُهُ حَتَّى تَرْجِعَ)). وَقَالَ أَبُو الزُّابَيْرِ عَنْ جَابِرِ: ((أَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ)). وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِم عَنْ جَابِرِ: ((تَبَلُّغُ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِكَ)). وُقَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهَبِ عَنْ جَابِرٍ: ((اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِوَقِيْةٍ)). وَتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاء وَغَيْرِهِ عَنْ جَابِر: ((أَخَذْتُهُ بَأَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ) وَهَذَا يَكُونُ ۖ أُوْقِيَةٌ عَلَى حِسَابِ اللَّيْنَارِ بَعَشَرَةِ دَرَاهِمَ. وَلَمْ يَبَيِّن الشُّمَنَ مُغِيْرَةُ عَنِ الشُّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ، وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ الأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ ((أَوْقِيَّةُ ذَهَبٍ)). وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَالِم عَنْ جَابِرٍ ((بِسِمِانَتَي دِرْهَمِ)) وَقَالَ دَاوُذُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ ((اشْتَرَاهُ بِطَرِيْقِ تَبُوكَ، أَحْسِبُهُ قَالَ: بَأَرْبَعَ أَوَاقَ)). وَقَالَ أَبُو نَصْرَةَ عَنْ جَابِر: ((اشْتَرَاهُ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا)). وَقُولُ الشُّعْبِيُّ ((بِأُوقِيَةٍ)). أَكْثَرُ الإِشْتِرَاطُ أَكْثَرُ وَأَصَحُ عِنْدِي، قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ. [راجع: ٤٤٣]

تھا۔ شجی کے بیان کے مطابق ایک اوقیہ بی زیادہ رواتوں میں ہے۔ ای طرح شرط لگانا بھی ذیادہ روائتوں سے ثابت ہے اور میرے نزدیک صحیح بھی ہی ہے 'بہ ابو عبدالله (امام بخاری ملتی) نے فرمایا۔

المعتبر المعتبر المام بخاری کی وسعت علم يمال سے معلوم ہوتی ہے كہ ايك وريث كے كتنے كتنے طريق ان كو محفوظ تھے۔ حاصل ان سب روایات کے ذکر کرنے سے یہ ہے کہ اکثر روانتوں میں سواری کی شرط کاذکر ہے 'جو ترجمہ باب سے معلوم ہوا کہ تج یں ایس شرط لگانا ورست ہے۔ امام بخاری کے بعد مارے شخ حافظ این جر کا مرتبہ ہے۔ شاید کوئی کلب مدیث کی ایس ہون جو ان كي نظرے نه كررى مو اور صحح بخارى تو الحمد كى طرح ان كو حفظ ياد متى - ياالله! بم كو عالم برزخ مي امام بخارى اور ابن تيميه اور حافظ این جرکی زیارت نصیب کراور حقیر محد داؤد راز کو بھی ان بزرگوں کے خادموں میں شار فرمانا۔ آمن۔

> ٥- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَعَامِلَةِ ٢٧١٩ حَدُّثُنَا أَبُو الْيَمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُمَيْتٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الأَغْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيُّ هُ: اقْسِمْ بَيْنَا وَبَيْنَ إِخُوانِنَا النَّخِيْلُ. قَالَ: ((لا)). لْقَالُوا: تَكُفُونَنَا الْمَؤُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي النَّمَرَةِ، قَالُوا سَمِعْنَا وَأَعْطِنَا)).

> > [راجع: ٢٣٢٥]

• ٢٧٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَعْطَى رَسُولُ اللهِ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزَرَعُوهَا، الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزَرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخُرُجُ مِنْهَا)).

[راجع: ٥٨٢٢]

٩- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النَّكَاح وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ

#### باب معاملات میں شرطیں لگانے کابیان

(٢٤١٩) مم سے ابو اليمان نے بيان كيا كما مم كو شعيب نے خروى ، ان سے ابو الزناونے بیان کیا'ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ والله عليهم في بيان كياكه انصار رضوان الله عليهم في تي كريم النيام سامنے (مؤافات کے بعد) یہ پیش کش کی کہ ہمارے تھجور کے باغات آپ ہم میں اور ہارے بھائیوں (مهاجرین) میں تقسیم فرمادیں الیکن آنخضرت النظام فرمایا کہ نسیں۔ اس پر انسار نے مماجرین سے کما کہ آپ اوگ مارے باغوں کے کام کر دیا کریں اور مارے ساتھ چل میں شریک ہو جائیں ، مهاجرین نے کما کہ ہم نے س لیا اور ہم ایای کرس کے۔

(۲۵۲۰) ہم سے مویٰ نے بیان کیا کما ہم سے جوریہ بن اساء نے بیان کیا' ان سے نافع نے اور ان سے عبدالله رضی الله عنه نے که رسول الله صلى الله عليه وسلم نے خيبركي زهن يهوديوں كواس شرط ير دی تھی کہ اس میں کام کریں اور اسے بوئیں تو آدھی پیدا وار انہیں دی جایا کرے گی۔

دو احادیث سے ثابت ہوا کہ معاملات میں مناسب اور جائز شرطیں لگانا اور فریقین کا ان پر معاملہ طے کرلینا درست ہے۔ باب نکاح کے وقت مرکی شرطیں اور حضرت عمر بخات نے فرمایا کہ حقوق کی اقطعیت شرائط کے بورا

كرنے ہى سے ہوتى ہے اور تہيں شرط كے مطابق ہى طے گا۔ مور

نے بیان کیا کہ نی کریم مٹائی سے میں نے ساکہ آپ نے اپنے ایک

داماد کاذکر فرمایا اور (حقوق) دامادی (کی ادائیگی میس) ان کی بری تعریف

کی اور فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جب بھی کوئی بات کمی تو بچے کمی اور

الشُّرُوط، وَلَكَ مَا شَرَطْتَ. وَقَالَ الْمِسْوَرُ ((سَمِعْتُ النَّبِيُّ اللَّهِ ذَكُرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهِرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ: حَدُّثِنِي فَصَدَّقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي)).

٧٧٧١ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

((أَحَقُ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ)). [طرفه في: ١٥١٥].

٧- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَزَارَعَةِ

٢٧٢٢ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ

حَدُّثَنَا ابْنُ غُيِّنَةَ قَالَ حَدُّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيْدِ قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيُّ قَالَ:

مَسَمِقْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

يَقُولُ: ((كُنَّا أَكْثَرَ الأَنْصَارِ حَقْلاً، فَكُنَّا

نُكْرِي الأَرْضَ، فَرَبُّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ

تُخْرِجْ ذِهِ. قُنْهِيْنَا عَنْ ذَلِكَ، وَلَمْ نُنْهَ عَنِ

وعدہ کیاتواس میں پورے نکلے۔ (٢٢٢) جم سے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا كما جم سے ليث نے بیان کیا' کما کہ مجھ سے بزید بن الی صبیب نے بیان کیا' ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی الله عند نے بیان کیا کہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'وہ شرطیں جن کے ذریعہ تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو طال کیا ہے' بوری کی جانے کی سب سے زیادہ

جن میں ایجاب و قبول اور مرکی شرطیں بری اہمیت رکھتی ہیں۔ کوئی مخص مریند حواتے وقت دل میں نہ ادا کرنے کا خیال ر کھتا ہو تو عندالله اس كا نكاح حلال نه ہو گا۔ قطلانی نے كما مراد وہ شرطیں ہيں جو عقد نكاح كے مخالف نہيں ہيں ' جيسے مباشرت يا نان نفقه ك متعلق شرطیں الین اس قتم کی شرطیں کہ دو سرا نکاح نہ کرے گایا لونڈی نہ رکھے گاا یا سفر میں نہ لے جائے گاا یوری کرنا ضروری نسي بلكه يه شرطين لغو مول گي - امام احمد اور المحديث كابي قول ب كه مرضم كي شرطين يوري كرني برسي گي كونكه حديث مطلق ب-مروہ شرطیں جو کتاب و سنت کے خلاف ہوں۔

مستحق ہیں۔

باب مزارعت کی شرطیں جو جائز ہیں

(۲۷۲۲) ہم سے مالک بن اساعیل نے بیان کیا کماہم سے ابن عیب نے بیان کیا کماہم سے کی بن سعید نے بیان کیا کماکہ میں نے صنظلہ زرقی سے سنا انہوں نے کما کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ے سا' آپ بیان کرتے تھے کہ ہم اکثر انسار کاشتکاری کیا کرتے تھے اور ہم زمین بٹائی پر دیتے تھے۔ اکثر ایسا ہو تاکہ کسی کھیت کے ایک کھڑے میں بیدا وار ہوتی اور دوسرے میں نہ ہوتی اس لئے ہمیں اس سے منع کردیا گیا۔ لیکن جاندی (رویے وغیرہ) کے لگان سے منع نهيل كياكيا.

الْوَرق)). [راجع: ٢٢٨٦] لین وہ مزارعت منع ہے جس میں یہ قرارداد ہو کہ اس قطعہ کی پیدا دار ہم لیں مے 'اس قطعہ کی تم لینا' کیونکہ اس میں دھوکا

ہے۔ شاید اس قطعہ میں کھے پیدا نہ ہو۔

# ٨ - بَابُ مَا لا يَجُوزُ مِنَ الشُرُوطِ في النَّكَاح

٣٧٧٣ حَدَّنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا مَفْمَرٌ عَنِ الزَّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ فَهِ قَالَ: ((لاَ يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ يَزِيْدَنُ عَلَى بَيْعِ أَخِيْهِ، وَلاَ يَخْطُبُنُ عَلَى خِطْبَتِهِ. وَلاَ تَسْأَلِ وَلاَ يَخْطُبُنُ عَلَى خِطْبَتِهِ. وَلاَ تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكُفِىءَ إِنَاءَهَا)).

[راجع: ۲۱٤٠]

#### باب جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں ان کابیان

(۲۷۲۳) ہم سے مسدد نے بیان کیا'کما ہم سے بزید بن ذریعے نے بیان کیا' ان سے معید بیان کیا' ان سے زہری نے' ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ بڑھڑ نے کہ نبی کریم ملٹی کیا نے فرمایا' کوئی شمری کسی دیماتی کا مال تجارت نہ بیچے۔ کوئی شخص بخش نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی لگائی ہوئی تیمت پر بھاؤ بڑھائے۔ نہ کوئی شخص اپنے نہ اپنی کی لگائی ہوئی تیمت پر بھاؤ بڑھائے۔ نہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کی لگائی ہوئی تیمت پر بھاؤ بڑھائے۔ نہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کی لگائی ہوئی تیمت پر بھاؤ بڑھائے۔ نہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے بیغام نکاح کی موجودگی میں اپنا بیغام بھیج اور نہ کوئی کورت (کسی مرد سے) اپنی بمن کی طلاق کا مطالبہ کرے (جو اس مرد کے نکاح میں ہو) تاکہ اس طرح اس کاحصہ بھی خود لے لے۔

کوئی سوکن اپنی بمن کو طلاق دلوانے کی شرط لگائے تو یہ شرط درست نہ ہوگی 'باب اور حدیث میں اس سے مطابقت ہے۔

باب جو شرطیس حدوداللد میں جائز نہیں ہیں 'ان کابیان
نے بیان کیا' کما ہم سے قتیہ بن سعید نے بیان کیا' کما ہم سے لیث
نے بیان کیا' ان سے ابن شماب نے' ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعود نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن فالد جہنی بڑی ہے ان بیان کیا کہ ایک دیماتی صحافی رسول اللہ اللہ اللہ اللہ کاواسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ سے کردیں۔ دو سرے فریق نے جو ہوں کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ سے کردیں۔ دو سرے فریق نے جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کما کہ جی ہاں! کتاب اللہ سے بی ہمارا فیصلہ فرمائیے' اور مجھے (اپنا مقدمہ پیش کرنے کی) اجازت د ہوئے۔ آنخضرت مائی ہے کہ میرا بیٹا ان مقدمہ پیش کر۔ اس نے بیان کرنا شروع کیا۔ کہ میرا بیٹا ان مقام ہوا کہ (زنا کی سزا میں) میرا لڑکا رجم کر دیا جائے گاتو جب مجھے معلوم ہوا کہ (زنا کی سزا میں) میرا لڑکا رجم کر دیا جائے گاتو میں نے اس کے بدلے میں سو بحریاں اور ایک باندی دی ' پھر علم والوں سے اس کے بدلے میں سو بحریاں اور ایک باندی دی ' پھر علم والوں سے اس کے بدلے میں سو بحریاں اور ایک باندی دی ' پھر علم والوں سے اس کے بدلے میں سو بحریاں اور ایک باندی دی ' پھر علم والوں سے اس کے بدلے میں سو بحریاں اور ایک باندی دی ' پھر علم والوں سے اس کے بارے میں پوچھاتو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے والوں سے اس کے بارے میں پوچھاتو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑک

فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنْمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِانَةٍ وَتَفْرِيْبُ عَام، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (﴿ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بكِتَابِ اللهِ: الْوَلِيْدَةُ وَالْفَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ. اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِن اغْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا)). قَالَ: فَفَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَت، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجَمَتْ)).

[راجع: ۲۳۱٤، ۲۳۱۵]

ترجیدے اور ایک اور ایک اوندی اس کی طرف سے فدیہ دے کر اسکو چھڑا لیا ، توجمہ باب بیس سے نکاتا ہے کیونکہ اس نے زناکی مد کے بدلے سے شرط کی سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کی طرف سے دول گا۔ آخضرت مٹھیے نے اس کو باطل اور لغو قرار دیا۔ حدود اللہ کے حقوق میں سے ہیں۔ جو بندوں کی باہمی صلح سے ٹالی نہیں جا کتی۔ جب بھی کوئی ایسا جرم ثابت ہو گا حد ضرور جاری كى جائے گى۔ البتہ جو سزائيں انسانی حقوق كى وجہ سے دى جاتى بين ان مين باہمى صلح كى صورتين نكالى جائے ہيں۔ زائيہ عورت كے لئے چار گواہوں کا ہوتا ضروری ہے جو چیٹم دید بیان دیں' یا عورت و مرد خود اقرار کر لیس سے بھی یاد رہے کہ حدود کا قائم کرنا اسلامی شرعی اسٹیٹ کاکام ہے۔ جہال قوانین اسلامی کا اجراء مسلم ہو۔ اگر کوئی اسٹیٹ اسلامی ہونے کے دعویٰ کے ساتھ صدود اللہ کو قائم نہیں کرتی تو وہ عنداللہ سخت مجرم ہے۔ زانی مرد غیر شادی شدہ کی حدود ہے جو یمال فذکور ہوئی ارجم کیلئے آخر میں ظیفہ وقت کا حکم ضروری ہے۔

• ١- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ النمُكَاتب إذًا رَضِيَ بالْبَيْع عَلَى أَنْ

٢٧٢٦ حَدَّثَنَا خَلاَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ((دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيٌّ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اشْتَرِيْنِي، فَإِنَّ أَهْلِي يَبِيْعُونِي فَأَعْتِقِيْنِي. قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَتْ: إِنَّ أَهْلِيْ لاَ يَبِيْمُونِي حَتَّى يَشْتَرطُوا

کو (زناکی سزا میں کیونکہ وہ غیرشادی تھا) سو کو ڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہرید ر کر دیا جائے گا۔ البتہ اس کی بیوی رجم کر ہاتھ میں میری جان ہے 'میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ بی سے کرول گا۔ باندی اور بریاں تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کو ژے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ اچھا انیں! تم اس عورت کے یہاں جاؤ 'اگروہ بھی (زناکا) اقرار کرلے 'تو اسے رجم کردو (کیونکہ وہ شادی شدہ تھی) بیان کیا کہ انیس بڑاتھ اس عورت کے یمال گئے اور اس نے اقرار کرلیا' اس لئے رسول اللہ مان کا کے حکم سے وہ رجم کی گئی۔

باب اگر مکاتب این بھے پراس لئے راضی ہو جائے کہ اے آزاد کردیا جائے گاتواس کے ساتھ جو شرائط جائز ہوسکتی بن ان كابيان

(٢٢٢١) جم سے خلاد بن يكيٰ نے بيان كيا كما جم سے عبدالواحد بن ايمن كى نے بيان كيا ان سے ان كے باب نے بيان كيا كه ميس عائشہ آئیں'انہوں نے کتابت کامعاملہ کرلیا تھا۔ مجھ سے کہنے لگیں کہ اے ام المؤمنين! مجص آپ خريدلين كونكه ميرے مالك مجصے يحيني رآماده بن كيرآب مجھے آزاد كروينا۔ حضرت عائشہ بي فيان نے فرمايا كه بال (میں ایبا کرلول گی) لیکن بریرہ رہی تھانے نے پھر کما کہ میرے مالک مجھے ای وقت بیجیں گے جب وہ ولاء کی شرط اپنے لئے لگالیں۔ اس پر عائشہ رہی ہے نے ناکا لیں۔ اس پر عائشہ رہی ہے نے ناکا کہ جر جھے ضرورت نہیں ہے۔ جب نی کریم میں ہے نائی آپ کو معلوم ہوا (راوی کو شبہ تھا) تو آپ نے فرملیا کہ بریرہ (رہی کا کیا معالمہ ہے؟ تم انہیں خرید کر آزاد کردو 'وہ لوگ جو چاہیں شرط لگالیں۔ حضرت عائشہ رہی ہے کہا کہ میں نے بریرہ کو خرید کر آزاد کر دیا اور اس کے مالک نے ولاء کی شرط اپنے لئے محفوظ رکھی۔ آخضرت میں تھی خرمایا کہ ولاء اس کے مالک میں خرایا کہ ولاء اس کے مالک ہے وابی شرط لگاتے رہیں۔ ہوتی جو وابیں شرط لگاتے رہیں۔

وَلاَئِي. قَالَتْ: لاَ حَاجَةً لِي لِيْكِ. فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﴿ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَمْهُ – فَقَالَ: ((مَا شَأْنُ بَرِيْرَةً ؟ فَقَالَ: اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا وَلْيَشْتَرِطُوا مَا شَاؤُوا)). قَالَتْ: فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْعَرَطَ أَهْلُهَا وَلاَءَهَا، فَقَالَ النّبِيُ ﴿ اللهِ لاَهُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ)). [راجع: ٢٥٦]

معلوم ہوا کہ غلط شرطوں کے ساتھ جو معاملہ ہو وہ شرطیں ہر گز قابل تسلیم نہ ہوں گی ادر معاملہ منعقد ہو جائے گا۔

باب طلاق کی شرطین (جو منع بین)

ابن مسیب ، حسن اور عطاء نے کہا خواہ شرط کو بعد میں بیان کرے یا پہلے ، ہرحال میں شرط کے موافق عمل ہو گا۔ ١ - بَابُ الشُّرُوطِ فِي الطَّلاَقِ
 وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَاءً: إِنْ
 بَدَأَ بِالطَّلاَقِ أَوْ أَخْرَ فَهُوَ أَحَقُ بِشَرْطِهِ.

یعنی طلاق کو مقدم کرے شرط اس کے بعد کے۔ مثلاً یوں کے انت طالق ان دخلت الداد شرط کو مقدم کرکے طلاق بعد میں رکھے مثلاً یوں کے ان دخلت الداد فانت طالق ہر حال میں طلاق جب ہی پڑے گی جب شرط پائی جائے ' یعنی وہ عورت گھر میں جائے۔ ان تیوں اثروں کو عبدالرزاق نے وصل کیا ہے (وحیدی)

٣٧٧٧ - حَدُّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُرْعَرَةً قَالَ حَدُّثَنَا شُعْبَةً عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَدُّقَنَا شُعْبَةً عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللهِ عَنْ التَّلَقِي، وَأَنْ يَتَاعَ اللهُ عَالَى اللهُ عَنْ التَّلَقِي، وَأَنْ يَتَاعَ اللهُ عَلَى التَّلَقِي، وَأَنْ يَتَاعَ اللهُ عَرَائِيَّ.

وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا، وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَومٍ أَخِيْهِ. وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ، وَعَنْ النَّصْرِيَّةِ)). تَابَعَهُ مُعَاذَّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةً. وَقَالَ غُنْدَرُّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: ((نُهِيَ)). وَقَالَ آدَمُ: ((نُهِيَا)). وَقَالَ النَّصْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالِ ((نُهِيْنَا)). وقَالَ النَّصْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالِ ((نُهِيْنَا)). [راجع: ٢١٤٠]

(2

ترجمہ باب صدیث کے لفظ وان نشنوط المواۃ طلاق اختھا سے نکلا کیونکہ اگر وہ سوکن کی طلاق کی شرط کر لے اور خاوند کی سید میں میں میں۔ بخش وھوکا دینے کی میں شرط کے موافق طلاق دے دے تو طلاق پڑ جائے گی ورنہ شرط لگانے کی ممانعت سے کوئی فائدہ نہیں۔ بخش وھوکا دینے کی نیت سے نرخ بردھاتا تاکہ دو سرا مختص جلد اس کو خرید لے با کی بی ہوئی چیز کی برائی بیان کرنا تاکہ خریدار اس کو چھوڑ کر دو سری طرف چلا جائے اور تصریہ خریدار کو دھوکا دینے کے لئے جانور کا دودھ اس کے تھنوں میں روک کر رکھتا۔

معاذین معاذی روایت اور عبدالصمد اور غندری روایتوں کو امام مسلم نے وصل کیا اور عبدالرحمٰن بن ممدی کی روایت حافظ صاحب کو موصولاً نہیں ملی اور حجاج کی روایت کو امام بیہتی نے وصل کیا اور آدم کی روایت کو انہوں نے اپنے نسخہ میں وصل کیا اور نفر کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے وصل کیا۔ (الحمدللہ کہ یارہ ۱۰ یورا ہوا)

الحمد للد! آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۵۰ء یوم جعد بخاری شریف پاره ۱۰ کے متن مبارک کی قرآت سے فراغت حاصل ہوئی 'جبکہ مجد نبوی میں گنبد خضراء کے دامن میں آخضرت ملی کے مواجہ شریف کے سامنے بیٹا ہوا ہوں اور دعاکر رہا ہوں کہ پرور دگار اس مظیم ضدمت حدیث میں مجھے کو خلوص اور کامیابی عطا فرما جبکہ تیسرے بیارے حبیب کے ارشادات طیبات کی نشرواشاعت زندگی کا مقصد وحید قرار دے رہا ہوں۔ مجھے کو اس کے ترجمہ اور تشریحات میں لغزشوں سے بچائیو 'اس خدمت کو احسن طریق پر انجام دینے کے لئے میرے دل و دماغ میں ایمانی و روحانی روشنی عطا فرما کر قدم قدم پر میری رہنمائی فرمائیو۔ میرا ایمان ہے کہ یہ مبارک کتاب تیرے حبیب کے ارشادات طیبات کا ایک بیش بما ذخیرہ ہے۔ جس کی نشرو اشاعت آج کے دور میں جماد اکبر ہے۔ اے اللہ ! میرے جو جو بھائی جمال ارشادات طیبات کا ایک بیش میرے ساتھ مکن اشتراک و مساعدت فرما رہے ہیں' ان سب کو جزائے خیرعطا فرما اور قیامت کے دن جب جب بی شہرے المی شفاعت سے ان کو سرفراز کر اور ان سب کو جنت نصیب فرمان' آمین یارب العالمین۔

(٢ مفر ١٩٠٠ه يوم الجمعه- مدينه طيب)

المحدللد کہ ترجمہ اور تشریحات کی بخیل ہے آج فراغت حاصل ہوئی' اس سلسلہ ہیں جو بھی محنت کی گئی ہے اور لفظ لفظ کو جس محری نظر ہے ویکا گیا ہے وہ اللہ ہی بہتر جانبا ہے۔ پھر بھی غلطیوں کا امکان ہے' اس لئے اہل علم ہے بھید اوب ورخواست ہے کہ جمال بھی کوئی لفزش نظر آئے مطلع فرما کر میری دعائیں حاصل کریں۔ الانسان مو کب من الخطاء وانسسیان مشہور مقولہ ہے۔ سال بھر سے ذائد عرصہ اس پارے کے ترجمہ و تشریحات پر صرف کیا گیا ہے اور متن و ترجمہ کو کتنی بار نظروں ہے گزارا گیا ہے' اس کی گئی خود مجھ کو یاد نہیں۔ یہ محنت شاقہ محض اس لئے برداشت کی گئی کہ یہ جناب سرکار دو عالم رسول کریم اتبد مجتبیٰ مجمد مصطفیٰ ما گئی کے یہ جناب سرکار دو عالم رسول کریم اتبد مجتبیٰ مجمد مصطفیٰ ما گئی کے یہ جناب مرکار دو عالم سول کریم اتبد مجتبیٰ مجمد مصطفیٰ ما گئی ہے۔ فرایمن عالیہ کا بیش بما ذخیرہ ہے۔ اس میں غور و فکر وسیلہ نجات دارین ہے۔ اور اس کی خدمت و اشاعت موجب صد اجر عظیم ہے۔ فرایمن عالیہ کا بیش بما ذخیرہ ہے۔ اس میں غور مو کئی کہ رسول ما گئی کی رضاحاصل کرنے کے لئے انجام دی جا رہی ہے۔ اس میں ظومی یا اللہ! یہ خشا تیرا کام ہے۔ جس طرح یہ دسوال بڑء تو نے پورا کرایا ہے' اس سے بھی زیادہ بمتر دو سرے بیں پاروں کو بھی پورا کرا کی تور دریا ہے۔ اس جی خدیر دسرے بیں پاروں کو توفی دہتو کہ میں جانے کے بعد بھی خدمت حدیث کا یہ مہارک سلسلہ جاری رکھنے کی میرے عزیزوں کو توفین دبخو کہ سب بکھ اور میرے دنیا سے جانے کے بعد بھی خدمت حدیث کا یہ مہارک سلسلہ جاری رکھنے کی میرے عزیزوں کو توفین دبخو کہ سب بکھ

جو ہوا تیرے بی کرم سے ہوا جو ہو گا تیرے بی کرم سے ہو گا

تیرے بی قبضہ قدرت میں ہے تو ﴿ فَقَالْ لِمَا يُرِيْدُ ﴾ ہے۔ بے شک ہرچزير تو قادر ہے

خادم حدیث نبوی محد داوُد راز السلنی الدحلوی ربیواه منطع کو ژگاؤل (مریاند بھارت) کیم محرم الحرام ۱۳۹۱ھ



# بنناله الخزالجين

## گيار *ہوا*ل پارہ

٢٧٢٨ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ – يَزِيْدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ، وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِقَتْهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ - قَالَ: إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَدَّثَنِي أَبَيُّ بْنُ كَعْبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مُوسَىٰ رَسُولُ اللهِ. . فَذَكَرَ الْحَدِيْثُ قَالَ: ((أَلَـمْ أَقُلُ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴾: كَانَتِ الْأُوْلَى نِسْيَانًا، وَالْوُسْطَى شَرْطًا، وَالْثَالِثَةُ عَمْدًا. ﴿ قَالَ لاَ تُؤَاخِذُنِي بِمَا نَسِيْتُ وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا لِهِ، ﴿ لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ ﴾، ﴿ فَانْطَلَقًا. . فَرَجَدَا جِدَارًا يُرِيْدُ أَنْ يَنْقَصْ فَأَقَامَهُ ﴾ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسِ: ((أَمَامَهُمْ مَلِكٌ)). [راجع: ٧٤]

(۲۷۲۸) م سے ابراہیم بن مویٰ نے بیان کیا کماکہ مم کوہشام بن یوسف نے خبردی انسیں ابن جرج نے خبردی کما کہ مجھے یعلی بن مسلم اور عمروبن دینار نے خبر دی سعید بن جبیر سے اور ان میں ایک دوسرے سے زیادہ بیان کر تاہے' ابن جرتے نے کمامجھ سے بیہ حدیث یعلیٰ اور عمرو کے سوا اوروں نے بھی بیان کی ' وہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابن عباس بھات کی خدمت میں حاضر تھے ' انہوں نے کما کہ مجھ سے الی بن کعب مٹاٹھ نے بیان کیا انہوں نے کما کہ رسول الله سالی اللہ عن فرمایا خصرے جو جاکر ملے تھے وہ موی علائل تھے۔ پھر آخر تک مدیث بیان کی کہ خضر ملائل نے موسیٰ ملائل سے کما کیامیں آپ کو پہلے ہی نہیں بتا چکا تھاکہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سكتة (موى ملائلة) كي طرف سے) يهلا سوال تو بھول كر ہوا تھا " ج كاشرط کے طور پر اور تبیرا جان بوجھ کر ہوا تھا۔ آپ ٹے خصر سے کما تھاکہ " بیں جس کو بھول گیا آپ اس میں مجھ سے موافذہ نہ سیجے اور نہ میرا كام مشكل بناؤ" دونول كوايك لركاملاجي خضر طلائل في قتل كرديا بهروه آگے برھے تو انہیں ایک دیوار ملی جو گرنے والی تھی لیکن خضرنے اسے درست کر دیا۔ ابن عباس بھن نے ﴿ ورآنهم ملک ﴾ ک بجائے ﴿ امامهم ملک ﴾ يراها ہے۔

کہ اسکے آگے ایک بادشاہ تھا۔ حضرت خضر طلاق اور جضرت موی طلاق کے درمیان زبانی شرطیس ہو کیں 'ای سے مقصد باب ثابت ہوا۔ (امام بخاری اور کثیر علماء کے نزدیک حضرت خضر طلاق وفات پا چکے ہیں۔ والله اعلم بالصواب واليه المرجع والماب۔

#### ١٣- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَلاَءِ

#### باب ولاء ميس شرط لگانا

ولاء ایک حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے آزاد کئے ہوئے غلام یا لونڈی پر حاصل ہوتا ہے لیکن اگر وہ مرجائے تو آزاد کرنے والا بھی اس کا ایک وارث ہوتا ہے عرب لوگ اس حق کو چھ ڈالتے اور ببہ کرتے ' آخضرت نے اس سے منع فرمایا۔

(٢٧٢٩) جم سے اساعیل نے بیان کیا کما جم سے امام مالک نے بیان كيا انهول في بشام بن عروه سے ان سے ان كے والد في اور ان ے عائشہ رہی فیا نے بیان کیا کہ میرے پاس بریرہ رہی فیا آئیں اور کئے لکیں کہ میں نے اینے مالک سے نو اوقیہ جاندی پر مکاتبت کرلی ہے ' مرسال ایک اوقیہ دینا ہو گا۔ آپ بھی میری مدد کیجئے۔ عائشہ ری مینا فرمایا که اگرتهمارے مالک چاہیں تومین ایک وم انہیں اتنی قیمت ادا کر سكتى بول ليكن تمهارى ولاء ميرے ساتھ قائم ہوگى- بريره ورائن اليا مالکوں کے یمال گئیں اور ان سے اس صورت کا ذکر کیا لیکن انہوں نے ولاء کے لئے انکار کیا۔ جبوہ ان کے یمال سے واپس ہو کیں تو رسول الله سالية مجى تشريف فراحته انسول نے كماكه ميں نے اين مالکوں کے سامنے میہ صورت رکھی تھی' لیکن وہ کہتے تھے کہ دلاء انہیں کے ساتھ قائم رہے گی۔ نبی کریم سٹھیا نے بھی یہ بات سی اور فرمایا که تو انسیں خرید لے اور انسیں ولاء کی شرط لگانے وے۔ ولاء تو اس کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے۔ چنانچہ عائشہ بھی بیانے اليابي كيا بحررسول الله التيلم محابه ميس كنة اور الله تعالى كي حمد وشاء کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیاہے کہ وہ الی شرطیں لگاتے ہیں جن كاكوئى بعة كتاب الله ميس نهيس ہے اليي كوئى بھى شرط جس كا پية كتاب الله مين نه مو باطل ب خواه سو شرطيس كيون نه لكالي جائين الله كافيصله بى حق باورالله كى شرطيس بى يا كدار بي اور ولاء تواى كوطے گى جو آزاد كرے گا۔ ٧٧٢٩ حَدُّثَنَا إسْمَاعِيْلُ حَدُّثَنَا مَالِكُ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرُوةً عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ: ((جَاءَتْعِي بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقِ، فِي كُلِّ عَامِ أُوثِيَةً، فَأَعِيْنِينِي. فَقَالَتْ: إِنْ أَحَبُوا أَنْ أَعُدُهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلاؤُكِ لِي فَعَلْتُ. فَلَهَبَتْ بَرِيْرَةُ إلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ، فَأَبُوا عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ – وَرَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ جَالِسٌ - فَقَالَتْ: إنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَأَبُوا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ الْوَلاَءُ لَّهُمْ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﴾ فَأَخْبَرَتْ عَاثِشَةُ النَّبِيُّ اللهُ عَمَّالَ: (خُدْيْهَا وَاشْتَرطِيْ لَهُمُ الْوَلاَءَ، (خُدْيْهَا وَاشْتَرطِيْ لَهُمُ الْوَلاَءَ، فَإِنَّمَا الْوَلاَّءُ لِـمَنْ أَعْتَقَ)). فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ. ثُمُّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمُّ قَالَ: ((مَا بَالُ رِجَال يَشْتَرطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتُ فِي كِتَابُ اللهِ؟ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِانَةَ شَرْطِ، قَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ اللهِ أَوْلَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

[راجع: ٥٦]

مقصد باب سی کہ ولاء میں ایسی غلط شرط لگانا منع ہے جس کا کوئی ثبوت کتاب اللہ سے نہ ہو۔ ہاں جائز شرطیں جو فریقین طے کرلیں وہ تسلیم ہوں گی۔ اس روایت میں نو اوقیہ کا ذکر ہے۔ وو سری روایت میں پانچ کا جس کی تطبق یوں دی گئی ہے کہ شاید نو اوقیہ پر معاملہ ہو اور پانچ باتی رہ گئے ہوں جن کے لئے بریرہ بھی او معرت عائشہ بھی تا ہے اس آنا پڑا یا ممکن ہے نو کے لئے راوی کا وہم ہو اور پانچ

200

ی صحیح ہو۔ روایات سے پہلے خیال کو ترجع معلوم ہوتی ہے جیسا کہ فتح الباری میں تفصیل کے ساتھ ذکور ہے۔ باب مزارعت میں مالک نے کاشتکار سے بیہ شرط لگائی کہ ٤ ٧ - بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ ((إِذَا شِنْتُ أَخْرَجْتُكَ))

جب میں جاہوں گا' تھے بے دخل کرسکوں گا لینی مزارعت میں کوئی مدت معین نہ کرے بلکہ زمین کا مالک یوں شرط کرے کہ میں جب چاہوں گا تھے کو بے دخل کر دوں گا' پی

شرط بھی جائز ہے بشرطیکہ ہر دو فرنق خوشی سے منظور کریں۔ مقصد یہ ہے کہ ترنی و معاشرتی امور میں باہمی طور پر جن شرطوں کے ساتھ معالمات ہوتے ہیں' وہ شرطیں جائز حدود میں ہوں تو ضرور قابل تنکیم ہوں گی جیسا کہ پہل مزارعت کی ایک شرط ذرکور ہے۔ ( ۲۵۳۵) بم سے ابواجد مرارین حویہ نے بیان کیا کہ ابم سے محد بن کی ابو عسان کنانی نے بیان کیا کہ اہم کو امام مالک نے خردی نافع ے اور ان سے عبداللہ بن عمر بھے اے کما کہ جب ان کے ہاتھ یاؤل خیبروالوں نے تو ڑ ڈالے تو عمر بناٹند خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' کی جاکداد کامعاملہ کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ جب تک اللہ تعالی تہيں قائم رکھے ہم بھی قائم رکھیں كے اور عبداللہ بن عمروبال اپ اموال کے سلسلے میں گئے تو رات میں ان کے ساتھ مار پیٹ کامعاملہ کیاگیاجس سے ان کے باؤل ٹوٹ گئے۔ خیبر میں ان کے سوا اور کوئی مارا دسمن نيس وبي مارے دسمن بيں اور انسي پر مميں شبہ ہے اس کئے میں انہیں جلا وطن کر دینا ہی مناسب جانتا ہوں۔ جب عمر بنات نے اس کا پخت ارادہ کر لیا تو بنوالی حقیق (ایک یمودی خاندان) کا ا يك فخص نفا' آيا او ركمايا اميرالمؤمنين كيا آپ جميں جلاوطن كرديں ك حالانكه محمد الني يا في ميس يهال باقى ركها تها اور جم سے جاكداد كا ایک معاملہ بھی کیا تھااور اس کی ہمیں خیبر میں رہنے دینے کی شرط بھی آپ نے لگائی تھی۔ عربواللہ نے اس پر فرمایا کیاتم یہ سمجھتے ہو کہ میں رسول الله طافي كم كافرمان بحول كيامول-جب حضور طافي المات كما تفاكه تمهارا کیا حال ہو گاجب تم خیبرے نکالے جاؤ کے اور تمهارے اونث تہيں راتوں رات لئے پھريں گے۔ اس نے كمايہ تو ابو القاسم (حضور سُنْ لِيا) كااكِ فداق تھا۔ عمر والله نے فرمایا خداكے دستمن! تم نے جھوٹی بات کی۔ چنانچہ عمر والتر نے انہیں شرید رکر دیا اور ان کے پھلول کی

• ٢٧٣ - حَدُّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدُّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِّي أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَـمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ اللهُ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمُوالِهِمْ وَقَالَ: نُقِرُكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ، وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ خُرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَقُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرجْلاَهُ، وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌ غَيْرَهُمْ، هُمْ عَدُونَا وَتُهْمَتنا، وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلاَءَهُمْ. فَلَمَّا أَجْتَمِعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَتَاهُ ِ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْـمُؤْمِنِيْنَ، أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرُّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَال وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا؟ فَقَالَ عُمَرُ: أَظَنَنْتَ أَنَّى نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: ((كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِن خَيْبَرَ تَقْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ)). فَقَالَ: كَانَ ذَلِكَ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ. فَقَالَ: كَذَّبْتَ يَا عَدُوًّ ا للهِ. فَأَجْلاَهُمْ عُمَرُ، وَأَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانْ لَهُمْ مِنَ النَّمَرِ مَالاً وَإِبِلاً وَعُرُوضًا

مِنْ أَفْتَابٍ وَحِبَالِ وَغَيْرَ ذَلِكَ)).

رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةً عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَحْسِبُهُ عَنْ غَمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ الْبِي النَّبِيِّ الْعَالَةُ الْعَتْمَرَةُ.

کچھ نفذ قیمت کچھ مال اور اونٹ اور دوسرے سامان لیعن کجادے اور رسیوں کی صورت میں اوا کردی۔ اس کی روایت حماد بن سلمہ نے عبیداللہ سے نقل کی ہے جیسا کہ مجھے بقین ہے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر میں ہے سے اور انہوں نے نمی کریم میں ہیں ہے مخضر طور بر۔

روایت کے شروع سند بی ابو احمد مرار بن حویہ ہیں۔ جامع الصیح بی ان سے اور ان کے شخ سے صرف یکی ایک حدیث مودی ہے۔ حضرت عمر بن تی نے بیٹے عبداللہ کو پیداوار وصول کرنے کے لئے خیر بھیجا تھا۔ وہاں بد عمد یہودیوں نے موقع پاکر حضرت عبداللہ کو ایک چھت سے نیچے و تھیل دیا اور ان کے ہاتھ پیر تو ڈ دیئے۔ ایک بی شرارتوں کی وجہ سے حضرت عمر بن تی نیز موجد کے بعودیوں سے کر لیا تھا اور کئے خیبر سے یہودیوں سے کر لیا تھا اور کوئی مدت مقرر نہیں کی بلکہ یہ فریا کہ یہ معاملہ ختم کر دیا جائے گا۔ ای بنا پر حضرت عمر بن تی بلکہ یہ جب اللہ چاہے گا یہ معاملہ ختم کر دیا جائے گا۔ ای بنا پر حضرت عمر بن تی محمد خالفت بی ان کو بے وخل کر کے دو مری جگہ نتقل کرا دیا۔ اس بد عمد قوم نے کہی کی کے ساتھ وفا نہیں کی اس لئے یہ قوم ملحون اور مطرود قرار پائی۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ زیمن کا مالک اگر کا شکار کا کوئی قصور دیکھے تو اس کو بے دخل کر سکتا ہے گو وہ کام شروع کرچکا ہو گراس کے کام کا بدل دینا ہو گا جسے کہ حضرت عمر بن تی کیا۔

ہاب جماد میں شرطیں لگانا اور کافروں کے ساتھ صلح کرنے میں اور شرطوں کا لکھنا

(۲۷۴ ۱۳۲) مجھ سے عبداللہ بن مجھ مندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہا بھے کو معمر نے خبردی کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی اور ان سے مخرمہ بڑا تی اور مروان نے وونوں کے بیان سے ایک دو سرے کی حدیث کی تقدیق بھی ہوتی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ سٹے تیا صلح حدیبیہ کے موقع پر (کمہ) جا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ سٹے تیا خلد بن ولید قریش کے (دو سرے تھے ابھی آپ راستے ہی میں تھے فرایا خلد بن ولید قریش کے (دو سو) سواروں کے ساتھ ہماری نقل و حرکت کا اندازہ لگانے کے لئے مقام غیم میں مقیم ہے (یہ قریش کا مقدمہ الجیش ہے) اس لئے تم لوگ دابنی طرف سے جاؤ کی خدا کی قتم خالہ کو ان کے متعلق بھی بھی علم نہ ہو سکا اور جب انہوں نے اس لئے کا خابر اٹھتا ہوا دیکھاتو قریش کو جلدی جلدی جدی خبرو سے تھے۔ ادھر نبی کریم میں ہے اس گھائی پر اور جب انہوں نے اس گھائی پر افریع کے۔ ادھر نبی کریم میں ہے جائے رہے بیان تک کہ آپ اس گھائی پر خبرو سے کے۔ ادھر نبی کریم میں ہے جائے رہے بیان تک کہ آپ اس گھائی پر سے حکہ میں اثر تے ہیں تو آپ مٹائیز کی سواری پیٹھ گئی۔ صحابہ بہتے جس سے حکہ میں اثر تے ہیں تو آپ مٹائیز کی سواری پیٹھ گئی۔ صحابہ بہتے جس سے حکہ میں اثر تے ہیں تو آپ مٹائیز کی سواری پیٹھ گئی۔ صحابہ بہتے جس سے حکہ میں اثر تے ہیں تو آپ مٹائیز کی سواری پیٹھ گئی۔ صحابہ بہتے جس سے حکہ میں اثر تے ہیں تو آپ مٹائیز کی سواری پیٹھ گئی۔ صحابہ کی میں اثر تے ہیں تو آپ مٹائیز کی سواری پیٹھ گئی۔ صحابہ کیا

10 - بَابُ الشُّرُ وطِ فِي الْجَهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحُرْبِ، وَكِتَابَةِ الشُّرُ وطِ مَعَ أَهْلِ الْحُرْبِ، وَكِتَابَةِ الشُّرُ وطِ مَحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ مَدَّرَنِي عَرْوَةُ مُحَمَّدٍ الرُّزَاقِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ فَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ فَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بَنُ الزَّبَيْرِ عَنِ الْمِسْورِ بْنِ مَخْرَمَةَ فَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَمَرُوانَ - يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِهِ - قَالاً: ((خَرَجَ رَسُولُ حَدِيثَ صَاحِهِ - قَالاً: ((خَرَجَ رَسُولُ حَدِيثَ صَاحِهِ - قَالاً: (( إِنَّ خَالِدَ بْنَ الطَّرِيْقِ قَالَ النِي شَيِّةٍ حَتَّى كَانُوا بِيعْضِ الطَّرِيْقِ قَالَ النِي شَيِّةٍ حَتَّى كَانُوا بِيعْضِ الطَّرِيْقِ قَالَ النِي شَيِّةٍ فَي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً، الْوَلِيْدِ بِالْفَعِيْمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً، الْوَلِيْدِ بِالْفَعِيْمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النِي فَو اللهِ مَا شَعَرَ الْمُؤَيْثِ وَسَارَ النِي فَو اللهِ مَا شَعَرَ النَّهِ الْمَالَقَ يَرْكُضُ نَذِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النِي فَا لَيْمِي فَالَا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النِي فَا اللهِ مَا وَسَارَ النِي فَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا لَيْمُ الْمُؤْمِلُ وَسَارَ النَّي الْمُؤْمِلُ وَسَارَ النِي فَا لَوْمُ الْمَالَقَ يَرْكُضُ نَذِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النِي أَلَا لَيْمُ الْمَالَقَ يَرَّكُسُ نَذِيْرًا لِقُويْشٍ وَسَارَ النِي أَلِي الْمُؤْمِلُ وَسَارَ النِي أَلَا النَّهِ مَا اللهِ الْمُؤْمِلُ وَاللّهِ الْمُؤْمِلُ وَلَا لَهُ وَاللّهِ مَا اللّهِ مَا اللّهِ مَا اللّهِ الْمَالَقُولُولُ وَاللّهِ الْمُؤْمِلُ اللّهِ الْمُ اللّهُ اللهِ اللهِ اللّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ

الدونغي كوافيا و كملئوجا جا كهن لكركيزي وواغي على سرز الخي

(اونفیٰ کو اٹھانے کیلئے حل حل کنے لگے لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ اکھی۔ محابہ نے کما کہ قصواء اڑمی آگ نے فرمایا قصواء اڑی نہیں اور نہ ب اس کی عادت ہے' اسے تو اس ذات نے روک لیا جس نے ہاتھیوں (کے لشكر)كو (كمه) ميں داخل ہونے سے روك ليا تھا۔ پھر آپ نے فرمايا كه اس ذات کی قتم جس کے ہاتھ میری جان ہے قریش جو بھی ایسامطالبہ رکھیں مے جس میں اللہ کے گھر کی برائی ہو تو میں ان کامطالبہ منظور کر اول گا. آخر آپ نے او نٹنی کو ڈاٹناتو وہ اٹھ گئی۔ راوی نے بیان کیا کہ پھرنی کریم من من محاب سے آگ فکل گئے اور حدیدیہ کے آخری کنارے تد (ایک چشمہ یا گڑھا) پر جمال پانی کم تھا' آپ نے بڑاؤ کیا۔ لوگ تھو ڑا تھو ڑا پانی استعال كرنے لكے انهوں نے پانى كو محمرنے ہى نسيس ديا سب تھينج والا۔ اب رسول كريم النيايات بياس كى شكايت كى كى تو آب في اي تركش میں ہے ایک تیر نکال کردیا کہ اس گڑھے میں ڈال دیں بخدا تیر گاڑتے ہی پانی انسیں سیراب کرنے کے لئے البلنے لگا اور وہ لوگ بوری طرح سیراب مو گئے۔ لوگ اس حال میں تھے کہ بدیل بن ور قاء خزاعی بڑاتھ اپن قوم خزاعد کے کئی آدمیوں کو لے کر حاضر ہوا۔ بدلوگ تمامد کے رہنے والے اور رسول الله من المياك محرم رازبرے فيرخواه تھے۔ انموں نے فروى ك میں کعب بن لوئی اور عامر بن لوئی کو بیچے چھوڑ کر آ رہا ہوں۔ جنہوں نے حدیبیہ کے پانی کے ذخیروں پر اپنا پڑاؤ ڈال دیا ہے' ان کے ساتھ بکثرت رودھ دينے والى اونٹنيال اپنے شئے سئے بچوں كے ساتھ ہيں۔ وہ آپ سے اڑیں گے اور آپ کے بیت اللہ چنچے میں ر کاوٹ ہول گے۔ لیکن آپ نے فرمایا ہم کی سے الرنے نہیں آئے ہیں صرف عموہ کے ارادے سے آئے ہیں اور واقعہ تویہ ہے کہ (مسلسل) لڑا تیوں نے قریش کو بھی مرور حرویا ہے اور انہیں بڑا نقصان اٹھانا بڑا ہے' اب اگر وہ چاہیں تو میں ایک مت ان سے صلح کا معاہدہ کر لول گا' اس عرصہ میں وہ میرے اور عوام ( کفار مشرکین عرب ) کے درمیان نہ پڑیں چراگر میں کامیاب ہو جاؤں اور (اس کے بعد) وہ چاہیں تو اس دین (اسلام) میں وہ بھی داخل ہو سکتے ہیں (جس میں اور تمام لوگ داخل ہو چکے ہوں گے) لیکن اگر مجھے کامیابی

هُ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالنَّنيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنهَا بَرَكَت بهِ رَاحِلْتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَل. فَٱلْحُتْ. فَقَالُوا خَلاَّتِ الْقَصْوَاء. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا خَلَأَتِ القَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ. وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ)). ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لاَ يَسْأَلُونَنِي خُطَّةً يَعِظَّمُونَ فِيْهَا حُزُمَاتِ اللهِ إلا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا. ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ)). قَالَ: فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبَيَّةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيْل الْمَاء يَتَبَرِضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلَبُّثُهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ، وَشَكِيَ إِلَى رَسُولِ ا للهِ الله الْعَطْشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمُّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيْهِ، فَوَ اللهِ مَا زَالَ يَجِيش لَهُمْ بالرِّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرِ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةً -وَكَانُوا عَيْبَة نُصْح رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ – فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَفْبَ بْنَ لُؤِيًّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤِيٌّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَمَعَهُمُ الْعُوذُ الْـمَطَافِيْلُ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُوكَ عَنِ الْبَيْتِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّا لَـمْ نَجِيْء لِقِتَالِ أَحَدٍ، وَلَكِنَّا جَنْنَا مُفْتَمِرِيْنَ، وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَأَضِرَاتُ بِهِمْ، فَإِنْ شَازُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخِلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ الْنَاسِ، فَإِنْ أَظْهَرَ فَإِنْ شَاؤُوا أَنْ يَدْخُلُوا

فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوا. وَإِلاَّ فَقَدْ جَمُّوا. وَإِلاَّ هُقَدْ جَمُّوا. وَإِنْ هُمْ أَبُوا فَوَ الَّذِيْ نَفْسِي بِيدِهِ لِأَقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِيْ هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي، وَلَيْنْفِذَنَ اللهُ أَمْرَهُ)) فَقَالَ بُدَيْلُ: سَالِفَتِي، وَلَيْنْفِذَنَ اللهُ أَمْرَهُ)) فَقَالَ بُدَيْلُ: مَا اللهَّهُمْ مَا تَقُولُ. قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى مَا اللهُ عُلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ الله

فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ. فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَيْ قَوم، أَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: أَوَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَهَلْ تَتَّهِمُونِي؟ قَالُوا: لاً. قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ، فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِنْتُكُمْ بأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: إِنَّ هَذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِيه. قَالُوا اثْتِهِ. فَأَتَاهُ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيُّ ﴿ فَقَالَ النَّبِيُّ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيلِ. فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ: أَيْ مُحَمَّدُ، أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَأْصَلْتَ أَمَرَ قَوْمِكَ، هَلْ سَمِعْتَ بأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ قَبْلُكَ؟ وَإِنْ تَكُن الْأَخْرَى، فَإِنِّي وَا للَّهِ لاَ أَرَى وُجُوهًا، وَإِنِّي لأَرَى أَشْوَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْقًا أَنْ يَفِرُّوا

نہیں ہوئی تو انہیں بھی آرام مل جائے گا اور اگر انہیں میری پیش کش ے انکار ہے تو اس ذات کی قتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تک میرا سرتن سے جدا نمیں ہو جاتا میں اس دین کے لئے برابراڑا ربول گایا پر الله تعالی اسے نافذی فرما دے گا۔ بدیل نے کما کہ قریش تك آپ كى گفتگو ميں پنچاؤل گا چنانچه وہ واپس ہوے اور قراش ك یال پنچ اور کماکہ ہم تمہارے پاس اس مخص (نی کریم مٹھیم) کے یمال ے آ رہے ہیں اور ہم نے اسے ایک بات کتے نا ہے' اگر تم جاہو تو تمارے سامنے ہم اسے بیان کر سکتے ہیں۔ قریش کے ب و قونوں نے کما که ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ تم اس شخص کی کوئی بات ہمیں ساؤ۔ جولوگ صائب الرائے تھے' انہوں نے کماکہ ٹھیک ہے جو کھھ تم نے سا ہے ہم سے بیان کردو۔ انہوں نے کما کہ میں نے اسے (آنخضرت ملت لیا) کو ید کتے ساہ اور پر جو کھ انہوں نے آنحضور مٹھیا سے ساتھا سب بیان كرديا۔ اس ير عروه بن مسعود بوائي (جواس وقت تك كفار كے ساتھ تھے) كمرت موسة اور كمااے قوم ك لوكو! كياتم مجمد پرباپ كى طرح شفقت نمیں رکھتے۔ سبنے کماکیوں نمیں! ضرور رکھتے ہیں۔ عروہ نے چر کماکیا میں بیٹے کی طرح تمهارا خیرخواہ نہیں ہوں' انہوں نے کما کیوں نہیں ہے۔ عروہ نے چرکماتم لوگ مجھ پر کسی قتم کی تھت لگا سکتے ہو؟ انہوں نے کما کہ نہیں۔ انہوں نے پوچھاکیا تہیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے عکاظ والوں کو تمہاری مدد کے لئے کہا تھا اور جب انہوں نے انکار کیاتو میں نے اسيخ گرانے 'اولاد اور ان تمام لوگوں کو تمهارے پاس لا کر کھڑا کر دیا تھا جنهول نے میرا کمنا مانا تھا؟ قرایش نے کما کیول نمیں (آپ کی باتیں درست ہیں) اس کے بعد انہوں نے کہا دیکھو اب اس مخص (نی کریم میں ایک ا تمهارے سامنے ایک اچھی تجویز رکھی ہے 'اسے تم قبول کرلواور مجھے اس ك إس (تفتكو) ك لئ جاني دو سب في كما آپ ضرور جائي. چناني عردہ بن مسعود بڑھن آنخضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ے معتلو شروع کی۔ آپ مان ان سے بھی وہی باتیں کمیں جو آپ بدیل ے کمہ چکے تھے مودہ بڑاتھ نے اس وقت کما۔ اے محمد ماڑیا کم! بنادُ اگر آپُ

نے اپی قوم کو تباہ کر دیا تو کیا اپنے سے پہلے کسی بھی عرب کے متعلق ساہے کہ اس نے اپنے خاندان کانام و نشان مٹادیا ہو لیکن اگر دو سری بات واقع ہوئی (لین ہم آپ پر غالب ہوئے) تو میں تو خدا کی شم تمهارے ساتھیوں کا منہ دیکھتا ہوں یہ پنج میل لوگ می کریں گے 'اس وقت میہ سب لوگ بھاگ جائیں گے اور آپ کو تنما چھوڑ دیں گے۔ اس پر ابو بکر ڈٹاٹھ ہولے امصص ببظر اللات (اب جا! لات بت كى شرمگاه چوس لے)كيا بم رسول الله من الله على الله عنها كالله عنها كالله عنها كو تما يهوروس گے۔ عروہ نے یو چھابد کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ابو بکر بختر ہیں۔ عروہ نے کما اس ذات کی فتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمهارا مجھ پر ایک احمان نہ ہو تا جس کا اب تک میں بدلہ نہیں دے سکا ہوں تو تہيں ضرور جواب ديتا۔ بيان كياكه وہ نبي كريم طان كيا سے چر كفتگو كرنے لگے اور مفتلو کرتے ہوئے آپ کی ڈاڑھی مبارک پکرلیا کرتے تھے۔ مغیرہ بن شعبہ بڑاللہ نبی کریم ملی اللہ کے پاس کھڑے تھے ' تکوار لٹکائے ہوئے اور سرير خود پنے۔ عردہ جب بھي ني كريم منتيا كى ڈاڑھى مبارك كى طرف ماتھ لے جاتے تو مغیرہ بناتھ تکوار کی کو تنی کوان کے ہاتھ پر مارتے اور ان ے کتے کہ رسول اللہ مٹھا کی ڈاڑھی سے اپنا ہتھ الگ رکھ۔ عردہ بناتر نے اپنا سراٹھایا اور پوچھاپ کون صاحب ہیں؟ لوگول نے بتایا کہ مغیرہ بن شعبہ۔ عروہ نے انہیں مخاطب کر کے کہا اے دغا باز! کیا میں نے تیری دغا بازی کی سزا ہے تھے کو نہیں بچلیا ؟ اصل میں مغیرہ بڑاٹھ (اسلام لانے سے پیلے) جاہیت میں ایک قوم کے ساتھ رہے تھے پھران سب کو قتل کرکے ان كامال لے ليا تھا۔ اس كے بعد (مدينہ) آئے اور اسلام كے حلقہ بكوش ہو كنة (تورسول الله الني الله على خدمت من ان كامال بهي ركه ديا كه جو جابين اس کے متعلق تھم فرمائیں)لیکن آنحضور مٹھیا نے فرمایا تھاکہ تیرااسلام تو میں قبول کرتا ہوں' رہا ہد مال تو میرااس سے کوئی واسطہ نہیں۔ کیونکہ وہ دغابازی سے ہاتھ آیا ہے جے میں لے نہیں سکتا ' پھر عروہ روافتہ گھور گھور کر رسول کریم مان کیا کے اصحاب کی نقل و حرکت دیکھتے رہے۔ پھرراوی نے بیان کیا کہ قتم اللہ کی اگر مجمی رسول اللہ مائیلیائے بلغم بھی تھو کا تو آپ کے

وَيَدَعُوكَ، فَقَالَ لَهُ أَبُوبَكُر: امْصِصْ بَبَظْر اللاَتِ، أَنْحِنُ نَفِرُ عَنْهُ وَنَدَعُهُ، فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالُوا: أَبُوبَكُر. قَالَ: أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بيَدِهِ، لَوْ لاَ يَدُّ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لأَجَبُّنُكَ. قَالَ: وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النُّبَى ﴿ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْحَيْتِهِ، وَالْـمُفِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيّ الله وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرِ، فَكُلُّمَا أَهْوَىٰ عُرُورَةُ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ رَسُولِ اللهِ الله السُّيْفِ وَقَالَ لَهُ: لَهُ بَنْعُلُ السُّيْفِ وَقَالَ لَهُ: أُخُّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللهِ اللهِ

فَرَفَعَ عُرُوةُ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا الْمُفِيْرَةُ بْنُ شَعْبَةً. فَقَالَ: أَى غُدَر، أَلَسْتُ أَسْعَى فِي غُدْرِتِكَ؟ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ صَحِبُ قُومًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالُهُمْ ثُمُّ جَاءَ فَأَمَّلُمَ. فَقَالَ النَّبِي اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ((أمَّا الإسْلاَمُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ)). ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بَعَيْنِيهِ. قَالَ: فَوَ اللَّهِ مَا تَنخُمُ رَسُولُ اللهِ ﴿ نَحَامَةُ الاَّ وَقَفَتْ في كُفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بَهَا وَجُهَهُ وَجَلْدَهُ، وَإِذَا أَمْرَهُمْ ابتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تُوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُولِهِ، وَإِذَا تَكَلُّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُجدُّونَ إلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قُوم، وَا للهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ، وَوَفَدتُ عَلَى

) (205) » قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيُّ، وَا لِلْهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظَّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﴿ مُحَمَّدًا، وَاللَّهِ إِنْ تَنَخُّمَ نُخَامَةً إلاَّ وَلَقَمَتْ فِي كُفٍّ رَجُل مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجُهَهُ وَجَلْدَهُ، وَإِذًا أَمَرَهُمْ ابتَدَرُوا أَمْرَهُ، وإذا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُولِهِ، وَإِذَا تَكَلُّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ النَّظَرَ إِلَيْهِ تَفْظِيْمًا لَهُ. وَإِنَّهُ قَد عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطُّةَ رُشْدٍ فَاقْبُلُوهَا ۚ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ: دَعُونِي آتِيْهِ، فَقَالُوا: اثْتِهِ. فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيُّ ﴿ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (هَذَا فُلاَنَّ، وَهُوَ مِنْ قُومٍ يُعَظَّمُونَ الْبُدْنَ، فَابْعَثُوهَا لَهُ))، فَبُعِثَتْ لَهُ، وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ. فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا يَنْبَغِي لِهَزُلاَءِ أَنْ يُصَدُّوا عَن الْبَيْتِ. فَلَمَّا رَجَعَ إلَى أَصْحَابِهِ قَالَ رَأَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلْدَتُ وَ أَشْعِرَتْ فَمَا رَأَى يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزَ بْنُ حَفْص فَقَالَ: دَعُونِي آتِيْهِ. فَقَالُوا: اثْتِهِ. فَلَمَّا أَشْرَكَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ ﴿ ((هَذَا مِكْرَزٌ، وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ)). فَجَعَلَ يُكَلَّمُ النُّبِي ﴿ فَهَيْنَمَا هُوَ يُكَلَّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرُو. قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي أَيُوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرُو قَالَ

النُّبِيُّ اللَّهِ: ((لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرَكُمْ)).

اصحاب نے این ہاتھوں پر اسے لے لیا اور اسے این چرے اور بدن بر الله كى كام كا أكر آپ نے علم ديا تو اس كى بجا آورى يس ايك وومرے ير لوگ سبقت لے جانے كى كوشش كرتے۔ آب وضوكرنے کے توابیامعلوم ہوا کہ آپ کے وضو کے پانی پر اڑائی ہو جائے گی ایعنی ہر مخص اس پانی کو لینے کی کوشش کرتا تھا) جب آپ تفتگو کرنے لگتے تو سب ر فاموشی چھاجاتی۔ آپ کی تعظیم کاب حال تھاکہ آپ کے ساتھی نظر بحر کر آپ کود کھ بھی نہیں سکتے تھے۔ خیر عردہ جبایے ساتھیوں سے جاکر ملے تو ان سے کما اے لوگو! قتم اللہ کی میں بادشاہوں کے دربار میں بھی دفد لے کر گیا ہوں 'قیصرو کسریٰ اور نجاشی سب کے دربار میں لیکن اللہ کی قتم میں نے کبھی نمیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے ساتھی اس کی اس درجہ تعظیم كرتے ہوں جتنى محد النظام كا اصحاب آپ كى كرتے ہيں۔ فتم الله كى اگر محر اللي إلى الله على تحوك ديا توان كا اصحاب في است الني المحول إ لے لیا اور اسے ایے چرے اور بدن پر ال لیا۔ آپ نے انسی اگر کوئی حكم ديا تو ہر شخص نے اسے بجالانے ميں ايك دو سرے پر سبقت كى كوجش كى ـ آپ نے اگر وضوكياتوايامعلوم موتاكه آپ كے وضور لڑائی ہو جائے گی۔ آپ نے جب الفتاكو شروع كى تو ہر طرف خاموشى چھا مئی۔ ان کے دلوں میں آپ کی تعظیم کاب عالم تھاکہ آپ کو نظر بحر کر بھی نمیں و کھ سکتے۔ انہوں نے تمہارے سامنے ایک بھلی صورت رکھی ہے، منہیں چاہے کہ اے قبول کرلو۔ اس پر بنو کنانہ کا ایک شخص بولا کہ اچھا جھے بھی ان کے یمال جانے دو' لوگوں نے کہائم بھی جا سکتے ہو۔ جب ب رسول الله ملی اور آپ کے اصحاب رضوان الله علیهم اجمعین ک قریب پنچ تو حضور اکرم میں نے فرمایا کہ بد فلال مخص ہے' ایک ایک قوم کا فرد جو بیت الله کی قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں۔ اس لئے قرمانی کے جانور اس کے سامنے کردو۔ محابہ پٹنے قرمانی کے جانور اس کے ملفے کردیے اورلبیک کتے ہوئے اس کا استقبال کیاجب اس نے یہ منظر و یکھا تو کمنے لگا کہ سجان اللہ قطعاً مناسب نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کو کعب سے روکا جائے۔ اس کے بعد قرایش میں سے ایک دو سمرا فخص مرز بن

(206)» **(3)** 

قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيْثِهِ : فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ : هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا.

فَدَعَا النَّبِي ﴿ الْكَاتِبَ، فَقَالَ النَّبِي ﴿ الْكَاتِبَ، فَقَالَ النَّبِي ﴿ أَكْتُبُ ((بسم اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحيمِ))، قَالَ سُهَيْلٌ: أَمَّا ((الرَّحْمَن)) فَوَ اللَّهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ، وَلَكِنِ اكْتُبُ ((باسْـمِك اللَّهُمَّ)) كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: وَاللَّهِ لاَ نَكْتُبُهَا إلاَّ ((بسم ا لله الرُّحـمنِ الرَّحيمِ)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﴿ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللّ اكْتُبُ ((باسْمِكَ اللَّهُمُّ)). ثُمَّ قَالَ: ((هَذَا مَا قَاضِي عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ) فَقَالَ سُهَيْلٌ وَا للهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ ا للهِ اللهُ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلاَ قَاتَلْنَاكَ، وَلَكِنِ اكْتُبُ ((مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ))، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبُتُمُونِي، اكْتُبُ ((مُحَمَّدُ بُنُ عَبْدِ ا للهِ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذَلِكَ لِقُولِهِ: ((لاَ يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظَّمُونَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللهِ إلا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا)). فَقَالَ لَهُ النَّبِي اللَّهِ ((عَلَى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوفَ بهِ)). فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللهِ لاَ تَتَحَدُّثُ الْمَوَبُ أَنَّا أَخِذْنَا ضُغْطَة، وَلَكِنْ ذَلكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَكُتِبَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلَى أَنَّهُ لاَ يَأْتِيْكَ مِنَّا رَجُلَّ – وَإِنْ كَانَ عَلَى دِيْنِكَ - إلاّ رَدَدْتَهُ إلَيْنَا. قَالَ الْمُسْلِمُونَ: سُبْحَانَ اللهِ، كَيْفَ يُوَدُّ إِلَى

حفص نای کھڑا ہوا اور کئے لگا کہ مجھے بھی ان کے یہاں جانے دو۔ سب نے کماکہ تم بھی جاسکتے ہو جبوہ آنحضرت ساتھ اور محابہ سے قریب ہوا تو آب نے فرمایا کہ یہ مرز ہے ایک بدترین مخص۔ پھروہ نبی کریم ملی ا سے گفتگو کرنے لگا۔ ابھی وہ گفتگو کرہی رہا تھا کہ سمیل بن عمرو آگیا۔ معمر نے (سابقہ سند کے ساتھ) بیان کیا کہ مجھے ابوب نے خردی اور انہیں عرمہ نے کہ جب سمیل بن عمو آیا تو نی کریم مٹھیے نے (نیک فالی کے طوریر) فرمایا تمهارا معامله آسان (سل) ہوگیا۔ معمرنے بیان کیا که زہری نے اپنی حدیث میں اس طرح بیان کیا تھا کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو کہنے لگاکه جارے اور اپنے درمیان (صلح) کی ایک تحریر لکھ لو۔ چنانچہ نبی کریم من يم في المراب كو بلوايا اور فرماياكه لكهوبسم الله الرحمٰن الرحيم سميل كن لكارحمن كوالله كي قتم من نسي جاناكه وه كياچيز ب- البته تم يول لکھ سکتے ہوباسمک الملهم جیسے پہلے لکھا کرتے تھے مسلمانوں نے کما کہ فتم الله کی ہمیں بسم الله الرحمٰن الرحیم کے سوا اور کوئی دو سرا جملہ نہ لکھنا چاہے۔ لیکن آنخضرت سی اللہ اے فرمایا کہ باسمک اللهم بی لکھنے دو۔ پھر آپ نے لکھوایا یہ محمد رسول الله کی طرف سے صلح نامه کی دستاویز ہے (الله الله على الرجمين بيد معلوم مو تاكد آپ رسول الله بين توند ہم آپ کو کعہ سے روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے۔ آپ تو صرف اتنا لَكُفَّ كَه "محربن عبدالله" اس ير رسول كريم النيايا ف فرمايا الله كواه ب کہ میں اس کاسچارسول ہوں خواہ تم میری تکذیب ہی کرتے رہو' تکھو جی "محرین عبداللد" زمری نے بیان کیا کہ بیر سب کچھ (نرمی اور رعایت) صرف آپ کے اس ارشاد کا نتیجہ تھا (جو پہلے ہی آپ بدیل باللہ سے کمہ ع سے اللہ تعالی اللہ علی ہے جو بھی السامطالبہ کریں گے جس سے اللہ تعالی کی حرمتوں کی تعظیم مقصود ہوگی تو میں ان کے مطالبے کو ضرور مان اول گا' اس کئے بی کریم میں اے سیل سے فرمایا لیکن صلح کے لئے پہلی شرط بی ہوگی کہ تم لوگ ہمیں بیت اللہ کے طواف کرنے کے لئے جانے دو گے۔ سمیل نے کما قتم اللہ کی ہم (اس سال) ایبا نہیں ہونے دیں گے ورنہ عرب کمیں گے کہ ہم مغلوب ہو گئے تھے (اس لئے ہم نے اجازت دے

أُوَّلُ مَا أَقَاضِيْكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدُّهُ إِلَىَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ الْكِتَابَ (إِنَّا لَمْ نَقْض الْكِتَابَ بَهْدُ)). قَالَ: فَوَ اللهِ إِذَا لَمْ أُصَالِحُكَ عَلَى شَيْءِ أَبَدًا. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَأَجِزُهُ لِي))، قَالَ: مَا أَنَا بِمُجِيْزِهِ لَكَ، قَالَ: ((بَلَى فَافْعَلْ))، قَالَ: مَا أَنَا بِفَاعِل. قالَ مِكْرَزٌ: بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ. قَالَ أَبُوجَنْدَل: أَيْ مَعشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، أُرَدُ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جَنْتُ مُسْلِمًا؟ أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيْتُ؟ وكَانَ قَدْ عُذَّبَ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي اللهِ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَأَتَيْتُ نَبِي اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الله ا اللهِ حَقًّا؟ قَالَ: ((بَلَى)). قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقُّ وَعَلُونًا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: ((بَلَى)). قُلْتُ : فَلِمَ نُعْطِي الدُّنيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ: ((إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَسْتُ أَعْصِيْهِ، وَهُوَ نَاصِرِيْ)). قُلْتُ: أَوَلَيْسَ كُنْتَ تَحَدُّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ: ((بَلَى، فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيْهِ الْعَامَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: لاَ. قَالَ: ((فَإِنَّكَ آتِيْهِ وَمُطَوِّكٌ بِهِ)). قَالَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكُر فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَيْسَ هذَا نَبِيُّ اللهِ حَقًّا؟ قَالَ:

دی) البتہ آئندہ سال کے لئے اجازت ہے۔ چنانچہ یہ بھی لکھ لیا۔ پھر سمیل نے کھاکہ یہ شرط بھی (لکھ لیجئے) کہ جاری طرف کاجو مخص بھی آپ کے یمال جائے گاخواہ وہ آپ کے دین ہی پر کیوں نہ ہو آپ اسے ہمیں واپس كرديں گے۔ مسلمانوں نے (بيہ شرط من كركما) سجان الله! (ايك شخص كو) مشرکوں کے حوالے کس طرح کیا جاسکتا ہے جو مسلمان ہو کر آیا ہو۔ ابھی يى باتيں مو ربى تھيں كه ابو جندل بن سهيل بن عمرو بناتھ اپنى بيزيوں كو مسينة ہوئے آپنيے وہ مكہ كے نشبي علاقے كى طرف سے بھاكے تھے اور اب خود کو مسلمانوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ سہیل نے کمااے محمد ! بیے پہلا مخض ہے جس کے لئے (صلح نامہ کے مطابق) میں مطالبہ کرتا ہوایا کہ آپ ہمیں اے واپس کردیں۔ آخضرت مل الے اے فرمایا کہ ابھی تو ہم نے اصلح نامہ کی اس دفعہ کو) صلح نامہ میں لکھا بھی نہیں ہے (اس لئے جب صلح نامہ طے یا جائے گااس کے بعد اس کا نفاذ ہونا چاہئے) سہیل کہنے لگا کہ اللہ کی فتم پھریں کی بنیاد پر بھی آپ سے صلح نہیں کروں گا۔ نی کریم سائیلم نے فرمایا اچھا جھے پر اس ایک کو دے کر احسان کر دو۔ اس نے کما کہ میں اس سليل ميں احسان بھي نہيں كرسكاء آخضرت نے پھر فرمايا كه نہيں تمهين احمان کر دینا چاہئے لیکن اس نے یمی جواب دیا کہ میں ایسا کبھی نہیں کر سكاً۔ البتہ كرزنے كماكہ چلئے ہم اس كاآپ يراحمان كرتے ہيں مگرااس كى بات نيس چلى) ابو جندل والله نے كما مسلمانو! ميس مسلمان موكر آيا ہوں 'کیا مجھے مشرکوں کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا؟ کیا میرے ساتھ جو کچھ معاملہ ہوا ہے تم نہیں دیکھتے ؟ ابو جندل بڑاٹنہ کو رائے میں بزی سخت اذیتیں پنچائی گئیں تھیں۔ راوی نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب ہنا تھے کہا آخريس ني كريم الليليم كي خدمت مين حاضر بوا اور عرض كياكيابه واقعه اور حقیقت نمیں کہ آپ اللہ کے نی بین ؟ آپ نے فرمایا کوں نمیں! میں نے عرض کیا کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کیا ہمارے دستمن باطل پر نہیں ہیں ؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں! میں نے کما پھراپنے دین کے معاطم میں کیوں دبیں۔ آنحضور نے فرمایا میں اللہ کارسول ہوں اس کے تھم عدولی نہیں کر سكنا اور وہى ميرا مدد گار ہے۔ ميں نے كماكيا آپ ہم سے يہ نميس فرات

تھے کہ ہم بیت اللہ جائیں گے اور اس کاطواف کریں گے؟ آپ مان کا ا فرایا کہ ٹھیک ہے لیکن کیا میں نے تم سے یہ کہا تھا کہ ای سال ہم بیت الله پنج جائي گے۔ عمر واللہ نے بیان کیا کہ میں نے کمانسی (آپ نے اس قد کے ساتھ نیں فرمایا تھا) آپ نے فرمایا کہ چراس میں کوئی شبہ نیس کہ تم بیت الله تک ضرور پنچو کے اور ایک دن اس کاطواف کروگے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھریں ابو بکرواٹھ کے یمال کیا اور ان سے بھی یی بوچماکہ ابو برا کیایہ حقیقت نمیں کہ آخضرت (اللہ یا) اللہ کی بی بن انہوں نے بھی کما کہ کیوں شیں۔ میں نے بوچھاکیا ہم حق پر نسیں ہیں ؟ اور کیا ہمارے و مثمن باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کما کیوں نہیں! میں نے کما کہ پر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کریں۔ ابو بکر ہوڑ نے کما جناب! بلاشک و شبہ وہ اللہ کے رسول ہیں' وہ اینے رب کی عظم عدولی نہیں کر سکتے اور رب بی ان کامددگار ہے اس کی رس مضبوطی سے پکرلو 'خدا گواہ ہے کہ وہ حق پر ہیں۔ میں نے کماکیا آنحضور مم سے بد نہیں کتے تھے کہ عنقریب ہم بیت الله پنچیں کے اور اس كاطواف كريں محد انهول نے فرالا کہ یہ بھی صحیح بے لیکن کیا آخضرت نے آپ سے یہ فرمایا تھا کہ ای مل آب بیت الله پنج جائیں گے۔ میں نے کما کہ نمیں۔ مجرابو برواتھ نے کما پراس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کہ آپ ایک نہ ایک دن بیت اللہ منجیس کے اور اس کاطواف کریں گے۔ زہری نے بیان کیا کہ عمر اللہ نے فرمایا بعد میں میں نے اپنی اس عجلت پندی کی مکافات کے لئے نیک اعمال كے۔ كرجب صلح نامدے آپ فارغ ہو كيك تو محابہ رضوان الله عليم ے فربلیا کہ اب اٹھو اور (جن جانوروں کو ساتھ لائے ہو ان کی) قربانی کراو اور سربھی منڈوالو۔ انہوں نے بیان کیا کہ اللہ گواہ ب محابہ جس سے ایک مخص بھی نہ اٹھااور تین مرتبہ آپ نے بیہ جملہ فرمایا۔ جب کوئی نہ اٹھاتو حضرت النجيم ام سلمد كے فيمد ميں كئے اور ان سے لوگوں كے طرز عمل كا ذکر کیا۔ حضرت ام سلمہ نے کمااے اللہ کے نی! کیا آپ یہ پیند کرس گے کہ باہر تشریف لے جائیں اور کسی سے کچھ نہ کمیں بلکہ اپنا قربانی کا جانور ذری کر لیس اور اینے عجام کو بلا لیس جو آپ کے بال مونڈ دے۔ چنانچہ

بَلَى. قُلْتُ: أَلْسُنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوْنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: فَلَمْ نُفطِي الدُّنيَّةَ فِي دِيْنِنَا إِذًا؟ قَالَ: أَيُّهَا الرِّجُلُ، إِنَّهُ لَرَسُولُ اللہِ ﷺ، وَلَيْسَ يَعْصِي رَبُّهُ، وَهُوَ نَاصِرُهُ، فَاستَمْسِكُ بِفَرْزِهِ فَوَ اللهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ. قُلْتُ: أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ ﴿ إِلَّهِ مَا أَفَأَخْبَرَكَ أَنْكَ تَأْتِيْهِ الْمَامَ؟ قُلْتُ: لَّأَ. قَالَ: فَإِنْكَ آتِيْهِ وَمُطَوِّفٌ بهِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ: فَعَمِلْتُ لِذَلِكَ أَعْمَالاً. قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ 🕮 لأَصْحَابِهِ: ((قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا)). قَالَ: فَوَ اللهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ، حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمُّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةً: يَا نَبِيُّ اللهِ أَتْحِبُ ذَلِك؟ اخْرُجْ، ثُمُّ لاَ تُكَلَّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُو حَالِقَكَ لَيْحُلِقَكَ. فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مَنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ: نَحَرَ بُدْنَهُ، ودَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ. فَلَمَّا رَأُوا ذَلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا، وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا، حَتِّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا. ثُمَّ جَاءَهُ نِسُوةٌ مُؤْمِنَاتٌ، فَأَنزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ يَا آَيُهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْنَجِنُوهُنَّ - حَتَّى بَلَغَ - بِمُصِمِ الْكُوَافِرِ ﴾ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَومَنَا آنخضرت مانین باہر تشریف لائے۔ کسی سے کچھ نہیں کمااور سب کچھ کیا' این جانور کی قربانی کرلی اور این حجام کو بلوایا جس نے آگ کے بال مونڈے۔ جب صحابہ نے دیکھاتو وہ بھی ایک دو سرے کے بال مونڈنے لگے 'الیا معلوم ہو تا تھا کہ رنج وغم میں ایک دو سرے سے از پڑیں گے۔ پھر آنحضور ملی ایک کے پاس (مکہ سے) چند مومن عور تیں آئیں تواللہ تعالی نے یہ تھم نازل فرمایا' اے لوگو! جو ایمان لا تھے ہو جب تمهارے پاس مومن عور تنل بجرت كرك آئيں توان كاامتخان ك لو- بعصم الكوافر تک۔ اس دن حضرت عمر من الله في دو بيويوں كو طلاق دى جو اب تك مسلمان نہ ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک نے تو معاوید بن الی سفیان بہے سے نکاح کر لیا تھا اور دو سری سے صفوان بن امیہ نے۔ اس کے بعد رسول الله ما الله ما مدينه واليس تشريف لائ تو قريش ك ايك فرد ابو بصير بناٹھ (کمہ سے فرار ہو کر) حاضر ہوئے۔ وہ مسلمان ہو چکے تھے۔ قریش نے انہیں واپس لینے کے لئے دو آدمیوں کو جیجا اور انہوں نے آ کر کما کہ مارے ساتھ آپ کامعابرہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ آنخضرت ساتھ آپ کا ابو بصير بناٹھ کو واپس کردیا۔ قریش کے دونوں افراد جب انہیں واپس لے کرلوٹے اور ذوالحلیف پنیچ تو تھجور کھانے کے لئے اترے جوان کے ساتھ تھی۔ ابو بصير بوالله نے ان میں سے ایک سے فرمایا فتم اللہ کی تمهاری کوار بہت اچھی معلوم ہوتی ہے ' دو سرے ساتھی نے تکوار نیام سے نکال دی۔ اس فخص نے کہا ہاں اللہ کی قتم نمایت عمدہ تکوار ہے 'میں اس کابار ہا تجربہ کر چکا ہوں۔ ابو بصیر زائز اس پر بولے کہ ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ اور اس طرح ا بن قبضہ میں کرلیا پھراس محض نے تلوار کے مالک کو الی ضرب لگائی کہ وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا' اس کا دو سرا ساتھی بھاگ کر مدینہ آیا اور مسجد میں دوڑ تا ہوا۔ داخل ہوا نبی کریم مٹھیا نے جب اسے دیکھاتو فرمایا یہ مخص کچھ خوف زدہ معلوم ہو تا ہے۔ جب وہ آنخضرت مالیا کے قریب پہنچاتو كينے لگاالله كى قتم ميرا سائقى تو مارا كيا اور ميں بھى مارا جاؤں گا(اگر آپ لوگول نے ابو بصیر کو نہ رو کا) اتنے میں ابو بصیر بھی آ گئے اور عرض کیا اے الله كے ني الله كى قتم الله تعالى نے آپ كى ذمه دارى بورى كردى "آپ

امْرَأْتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشُّرْكِ، فَتَزَوَّجَ إِخْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَالْأَخْرَى صَفْوَانَ بْنُ أُمَيَّةً. ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيْرِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِم، فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبَهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا: الْمَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا، فَدَفَعَهُ إِلَى الرُّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَفَا ذَا الْحُلَيْفَةُ، فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْر لَهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيْرِ لأَحَدِ الرَّجَلَيْنِ: وَا لَلَّهِ إِنِّي لأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلاَنٌ جَيِّدًا، فَاسْتَلَّهُ الآخَرُ فَقَالَ : أَجَلُ وَا للهِ إِنَّهُ لَـجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ. فَقَالَ أَبُو بَصِيْرٍ: أَرنِي أَنْظُوْ إِلَيْهِ، فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ، وَفَرُّ الآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِيْنَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقْدُو، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِيْنَ رَآهُ: ((لَقَدُ رَأَى هَذَا ذُعْرًا))، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﴿ قَالَ: قُتِلَ وَا اللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ. فَجَاءَ أَبُو بَصِيْرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيُّ اللهِ، قَدْ وَاللهِ أَوْفَى اللهُ ۚ ذِمُّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ، ثُمَّ أَنْ جَانِيَ اللَّهُ مِنْهُمْ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَيْلُ أُمَّهِ مِسْفَرٌّ حَرُّب لُوْ كَانْ لَهُ أَحَدًى، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ؛ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيْفَ الْبَحْرِ. قَالَ: وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنِ سُهَيْلِ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيْرٍ، فَجَعَلَ لاَ يَخُوُجُ مِنْ قُرَيْشِ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إلاَّ لَحِقَ بِأَبِي بَصِيْر، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ

مجھے ان کے حوالے کر چکے تھے لیکن اللہ تعالی نے مجھے ان سے نجات ولائي. آخضرت سن الله في فرمايا (تيري مال كي خرالي) اكر اس كاكوئي ايك بھی مددگار ہو تا تو پھراڑائی کے شعلے بھڑک اٹھے۔ جب انہوں نے آپ كى برالفاظ سے توسمجھ كئے كہ آب كركفار كے حوالے كرويں كے اس لئے وہاں سے نکل گئے اور سمندر کے کنارے پر آگئے۔ راوی نے بیان کیا کہ اپنے گھروالوں سے (مکہ سے) چھوٹ کر ابو جندل بن سہیل بناٹنز بھی ابو بصیر بڑاتھ سے جالے اور اب سے حال تھا کہ قریش کا جو محض بھی اسلام لاما ( بجائے مدینہ آنے کے) ابو بصیر بناٹھ کے یمال (ساحل سمندریر) چلا جا؟۔ اس طرح سے ایک جماعت بن می اور الله کواہ ہے یہ لوگ قریش کے جس قافلے کے متعلق بھی من لیتے کہ وہ شام جارہاہے تواہے راہے ى ميں روك كرلوث ليت اور قافله والول كو قل كروية - اب قرايش نے نی کریم می ایم کے یمال اللہ اور رحم کا واسط دے کرور خواست میمیم کند آپ کسی کو بھیجیں (ابو بصیر بڑھٹر اور ان کے دو مرے ساتھیوں کے یہاں کہ وہ قریش کی ایذا سے رک جائیں) اور اس کے بعد جو شخص بھی آپ ك يهال جائ كا (كمد سے) اسے امن ب. چنانچه آنخضرت ما اللہ اللہ ان کے یمان اپنا آدی بھیجا اور اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "اور وہ ذات پروردگار جس نے روک دیا تھا تممارے ہاتھوں کو ان سے اور ان کے ماتھوں کو تم سے (لعنی جنگ نمیں ہو سکی تھی) وادی مکہ میں (حدیب

میں) بعد میں اس کے کہ تم کو غالب کر دیا تھا ان پر یمال تک کہ بات

جالمیت کے دور کی بے جا حمایت تک پہنچ عمی تھی۔" ان کی حمیت

(جالمیت) یہ تھی کہ انہوں نے (معابدے میں بھی) آپ کے لئے اللہ کے

نی ہونے کا اقرار نہیں کیا اس طرح انہوں نے بھم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمیں لکھے دیا اور آپ کے بیت اللہ جانے سے مانع بے۔

عِصَابَةً، فَوَ اللهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشِ إِلَى الشَّاْمِ إِلاَّ اغْتَرَضُوا لَهَا. فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَدُوا أَمُوالَهُمْ. فَأَرْسَلَتْ فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَدُوا أَمُوالَهُمْ. فَأَرْسَلَ النّبِيُ فَرَيْشٌ إِلَى النّبِيِّ فَلَا تُناهِدُهُ بِا لِلهِ وَالرَّحِمَ لَمَا أَرْسَلَ النّبِيُ اللهِ إِلَيْهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهِ بَعَالَى: ﴿وَهُو اللّهِي كُفَ أَيْدِيكُمْ عَنْهُمْ اللّهِي كُفَ أَيْدِيهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيكُمْ عَنْهُمْ اللّهِي كُفَ أَيْدِيهُمْ عَنْهُمْ وَأَيْدِيكُمْ عَنْهُمْ وَاللّهِ عَلَيْهُمْ وَأَيْدِيكُمْ عَنْهُمْ وَاللّهِمْ لَمْ وَكُنْ مَا اللّهِ وَكَانَتْ حَمِينَتُهُمْ أَنْهُمْ لَمْ يُقِولُوا بِيسِمْ اللّهِ لِيلَا اللهُ وَكُولُوا بِيسْمِ اللّهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ

٣٧٧٣ - وَقَالَ عَقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ:
 ((قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ
 ا للهِ اللهِ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ. وَبَلَفَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْهُ لَمَّا أَنْهُ لَمَّا أَنْهُ لَمَّا أَنْهُ لَمَّا أَنْهُ لَمَّا أَنْوَلَ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ

[راجع: ۲۷۱۳]

مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ، وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ لاَ يُمْسِكُوا بِعِصَم الْكُوَالِمِ، أَنَّ عُمَزَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طَلَّقَ امْرَأَتَين -: قَرِيْبَةَ بنْتِ أَبِي أُمَيُّةً، وَابْنَةَ جَرُولَ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ قَرِيْبَةَ مُعَاوِيَةُ وَتَزَوَّجَ الْأُخْرَى أَبُو جَهْم. فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوا بِأَذَاء مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ﴾ [المتحنة: ١١] وَالْعَقَبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرَتْ امْرَأَتَهُ مِنَ الْكُفَّارِ، فَأَمَرَ أَنْ يُفطِى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوجٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنِ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاق نِسَاء الْكُفَّارِ اللاَّتِيْ هَاجَرْنْ، وَمَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيْسَمَانِهَا. وَبَلَغَنا أَنَّ أَبَا بَصِيْر بْنَ أَسَيْدِ النُّقَفِيُّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﴿ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ، فَكَتَبَ الْأَخْنَسُ بْنُ شُرَيْقِ إِلَى النبي الله يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مسلمان وہ سب کچھ ان مشرکوں کو واپس کر دیں جو انہوں نے اپنی ان بیوبوں پر خرچ کیا ہو جو (اب مسلمان ہو کر) جرت كر آئى بين اور مسلمانون كو تحكم دياكه كافرعورتون كوايخ نكاح میں نہ رکھیں تو عمر والتہ نے اپنی دو بیوایوں قریبہ بنت الی امیہ اور ایک جرول خزاعی کی لڑکی کو طلاق دے دی۔ بعد میں قریبہ سے معاویہ نے شادی کرلی تھی (کیونکہ اس وقت معاویہ مسلمان نہیں ہوئے تھے)اور ووسری بیوی سے ابو جہم نے شادی کر لی تھی لیکن جب کفار نے مسلمانوں کے ان اخراجات کوادا کرنے سے انکار کیاجو انہوں نے اپنی (كافره) يوبول يرك تص تو الله تعالى في يه آيت نازل فرماكي "اور تہاری بیویوں میں سے کوئی کافروں کے یہاں چلی مٹی تو وہ معاوضہ تم خود ہی کے لو" بیہ وہ معاوضہ تھاجو مسلمان کفار میں ہے اس ہخص کو دیے جس کی بیوی ہجرت کر کے (مسلمان ہونے کے بعد کسی مسلمان ك تكاريس آئى مو) يس الله في اب بير تحم دياكه جس مسلمان كى ہوی مرتد ہو کر (کفار کے یہاں) چلی جائے اسکے (مرو نفقہ کے) اخراجات ان کفار کی عورتوں کے مرسے ادا کردیئے جائیں جو ہجرت كرك آگئ بين (اوركى مسلمان نان سے فكاح كرليا ہے) اگرچه مارے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ کوئی مماجرہ بھی ایمان کے بعد مرتد ہوئی ہوں اور ہمیں یہ روایت بھی معلوم ہوئی کہ ابو بصیر بن اسيد ثقفي والد جب عي كريم اللهاكي خدمت مين مومن ومهاجرك حیثیت سے معاہدہ کی مرت کے اندرہی حاضرہوئے تواخس بن شریق نے بی کریم مالی کا کو ایک تحریر کھی جس میں اس نے (ابو بصیر کی والسي كا)مطالبه آپ سے كيا تھا۔ پھرانمول نے مديث يورى بيان كى۔

یہ واقعہ او کا ہے آخضرت ساتھ ہیں کے دن ذی قعدہ کے آخر میں مدینہ سے عمرہ کا ارادہ کرکے نکلے۔ آپ کے ساتھ سات سو مسلمان سے اور سر اونٹ قربانی کے ، ہر دس آدی میں ایک اونٹ۔ ایک روایت میں آپ کے ساتھ بوں کی تعداد چودہ سو بہتائی ہے۔ آپ نے بسر بن سفیان کو قرایش کی خبرلانے کے لئے بھیجا تھا' اس نے واپس آکر بتلایا کہ قرایش کے لوگ آپ کے آنے کی تخبر سن کر ذی طوی میں آگے ہیں اور خالد بن ولید ان کے سواروں کے ساتھ کراع الحجیم نامی جگہ میں آٹھرے ہیں 'یہ جگہ کہ سے دو میں کر ذی طوی میں آئی واری سے موجود ہیں۔ روایت میں قصوی او نمنی کا ذکر ہے' اس پر آخضرت میں ہواری

كرتے تھے 'يه تمام اونوں ميں آگے رہتی 'آپ نے اس ير سوار ہو كر چرت كى تھى۔ روايت ميں تمامہ كا ذكر ہے 'يه مكه اور اس ك اطراف کی بستیوں کو کتے ہیں۔ تھ گرمی کی شدت کو کتے ہیں' یہ علاقہ بے حد گرم ہے' ای لئے تمامہ نام سے موسوم ہوا۔ کعب بن لوی قرایش کے جد اعلیٰ میں۔ عود المطافيل كالفظ جو روايت میں آيا ہے اس كے دو معنى میں ایك بجه دار اونٹيال جو ابھي بجه جني مول اور کافی دودھ دے رہی ہوں۔ دو سرے انسانوں کے بال نیے۔ دونوں صورتوں میں مطلب سے ہے کہ قرایش کے لوگ ان چشموں یر زیادہ ونوں تک رہنے کے لئے اپنے اونٹ اور اونٹنیاں اور بال نیچ لے کر آئے ہیں تاکہ وہ عرصہ تک آپ سے جنگ کرتے رہیں۔ عروہ بن مسعود جو قریش کے نمائندہ بن کر آپ سے صلح کی مفتکو کرنے آئے تھے 'یہ چھ سال بعد خود مسلمان ہو کر مبلغ اسلام کی حیثیت ے اپنی قوم میں گئے تھے۔ آج یہ آمخضرت ملتہ ایک سمجھانے کا خیال لے کر آئے تھے حضرت ابو بكر والفر نے جب اس كايہ جمله سا ك يد متفرق قبائل كے لوگ جو مسلمان موكر آپ كے ارد كرد جع بين ور صورت فكست آپ كو چھوڑ كر بھاگ جائيں گے ،جوابا از راہ غصہ کما تھا کہ تو واپس جاکر اپنے معبود لات کی شرمگاہ چوس لے' یہ خیال ہر گزنہ کرنا کہ ہم لوگ آنخضرت ساتھ کیا کو چھوڑ کر ملے جائیں گے۔ مغیرہ بن شعبہ جس کو عروہ نے غدار قرار دیا تھا۔ کہتے ہیں یہ عروہ کے بھیتے تھے' ایک ہونے والی جنگ میں جو مغیرہ کی قوم ے متعلق تھی' عروہ نے چے بچاؤ کرا دیا تھا۔ اس احمان کو جنلا رہے تھے۔ بنو کنانہ میں سے آنے والے کانام حلیس بن علقمہ حارثی تھا۔ وہ حبشیوں کا سردار تھا' آپ نے اس کے بارے میں جو فرمایا وہ بالکل صحیح ثابت ہوا کہ اس نے قربانی کے جانور کو دیکھ کر'مسلمانوں سے لبیک کے نعرے س کر بڑے اچھے لفظوں میں مسلمانوں کا ذکر خیر کیا اور مسلمانوں کے حق میں سفارش کی۔ مسلم حدیبیہ کامتن لکھنے والے حفرت علی کرم اللہ وجمہ تھے۔ جن وفعات کے تحت یہ صلح نامہ لکھا گیا ان کا اختصاریہ ہے (۱)دس سال تک باہمی صلح رہے گی مردو طرف کے لوگوں کی آمدورفت میں کسی کو روک ٹوک نہ ہوگی (۲)جو قبائل چاہیں قریش سے مل جائیں اور جو قبائل چاہیں وہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو جائیں ، حلیف قبائل کے حقوق بھی ہی ہوں گے (٣)اگلے سال مسلمانوں کو طواف کعبہ کی اجازت ہو گی اس وقت ہتھیار ان کے جسم پر نہ ہوں گے کو سفر میں ساتھ ہوں (۳)اگر قریش میں سے کوئی مخص نبی سٹھیا کے پاس مسلمان ہو کر چلا جائے تو قریش کے طلب کرنے پر وہ مخص واپس کر دینا ہو گا لیکن اگر کوئی مخص اسلام چھوڑ کر قریش سے جاملے تو قرایش اسے واپس نہ کریں گے۔ آخری شرط س کر سوائے حضرت ابو بکر صدیق بڑائھ کے سارے مسلمان گھبرا اٹھے۔ حضرت عمرفاروق بڑائھ اس بارے میں زیادہ پر جوش تھے لیکن نبی کریم طابیا نے ہنس کراس شرط کو بھی منظور فرمالیا۔

معاہدہ کی آخری شرط کی نبت قریش کا خیال تھاکہ اس ہے ڈر کر آئندہ کوئی مخض مسلمان نہ ہوگا لیکن یہ شرط ابھی کسی بھی نہ گئی تھی کہ اس مجلس میں ابو جندل پنچ گئے جن کو مسلمان ہونے کی وجہ ہے قریش نے قید کر رکھا تھا اور اب وہ موقع پا کر ذنجیروں سمیت ہی بھاگ کر اسلامی نظر میں بنچ گئے تھے۔ قریش کے نمائندہ سمیل نے کہا کہ اسے ہمارے حوالہ کیا جائے 'آنخضرت مالیہ اس نے فرمایا کہ عہد نامہ کے مصل ہو جانے پر اسکے خلاف نہ ہوگا بھی چونکہ یہ ناممل ہے النا ابو جندل کو واپس نہیں کیا جا سکتا' اس پر سمیل نے کہا کہ تب ہم صلح نہیں کر ہے۔ آخر ابو جندل واپس کر دیا گیا' ان حالات کو دیکھ کر' مسلمان بہت طیش میں آگئے اور عمر بڑا تو تو اس خواس نہیں کہ تھے۔ قریش میں قریم میں اس جواب کے اور عمر بڑا تو تو اس محد تعلیم کے اور عمر بڑاتو تو اس جواب کے اور عمر بڑاتو تو اس جواب کی قابل صد تحسین ہے کہ قدر گڑے کہ وہ اس جواب کوئی اثر نہیں لیا اور آخضرت مالی کے ہر قدم کی آپ تعریف ہی کرتے رہے۔ دصی اللہ عنہم اجمعین

باب قرض میں شرط لگانا

اور عبداللہ بن عمراور عطاء بن ابی رہاح بی اللہ نے کما کہ اگر قرض (کی ادا کیگی) کے لئے کوئی مت مقرر کی جائے تو یہ جائز ہے۔

١٦- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْقَرْض

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَعَطَاءٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِذَا أَجِلهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ. (۲۷۳۴) اورلیث نے کما کہ مجھ سے جعفرین ربعہ نے بیان کیا ان

ے عبدالرحمٰن بن ہرمزنے بیان کیا'ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کاذکر کیا

جنہوں نے بی اسرائیل کے کسی دوسرے مخص سے ایک ہزاراشرفی

قرض مانگااور اس نے ایک مقررہ مدت تک کے لئے وے دیا۔

) (213) » ٢٧٣٤ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَفْفَرُ بْنُ

رَبَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((عَنْ رَسُول اللهِ اللهُ أَنَّهُ ذَكِرَ رَجُلاً سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلِ مُسَمَّى)). [راجع: ١٤٩٨]

١٧ - بَابُ الْمَكَاتَبِ، وَمَا لاَ يَحِلُ مِنَ الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ ا للهِ

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي.الْمَكَاتَبِ: شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عُمَوَ - أَوْ عُمَوُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِن

اشْتَرَطَ مِانَةَ شَرْطٍ. وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: يُقَالُ عَنْ كَلَيمها، عَنْ عُمَر وَابْنِ عُمَر.

٧٧٣٥ حَدُّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدُّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَتْهَا بَويْرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَ: إنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ

الله ذَكَرَتُهُ ذَلِكَ، قَالَ النّبيلي الله ((ابْتَاعِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْنَقَ)) ثُمُّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﴿ عَلَى الْمِنْبَرِ

وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِيْ. فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ

فَقَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا<sup>ً</sup> لَيْسَتُ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَن اشْتَرَطَ شَرْطًا

معلوم ہوا کہ قرض دینے والا الی جائز شرطیں لگا سکتا ہے اور ادا کرنے والے یر لازم ہو گاکہ ان ہی شرائط کے تحت وقت مقرره پر وہ قرض اداکر دے۔ بن امرا کیل کے ان دو مخصوں کا ذکر پیچے تفصیل سے گزر چکا ہے۔

### باب مکاتب کابیان اور جو شرطین اس کی کتاب اللہ کے مخالف بين ان كاجائزنه مونا

مكاتب وہ لونڈى يا غلام جو اپني آزادى كے لئے شرائط مقررہ كے ساتھ اپنے آقاسے تحريرى معاہدہ كركے۔

اور جابر بن عبدالله بالله خاله نے مكاتب كے بارے ميں كماكه ان كى اليمنى مکاتب اور اس کے مالک کی) جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی اور ابن عمریا عمر بی ان (راوی کوشبہ ہے) کہا کہ ہروہ شرط جو کتاب اللہ کے مخالف ہو وہ باطل ہے خواہ ایسی سو شرطیں بھی لگالی جائیں۔ ابو عبد الله حضرت امام بخاری رواٹلیے نے کہا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ عمراور ابن عمر 

(۲۷۳۵) م سے علی بن عبداللہ مدی نے بیان کیا کما مم سے سفیان بن عیید نے بیان کیا ، کی بن سعید انصاری سے ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ وی اور ان کے بیان کیا کہ بربرہ وی افغالی مکاتبت کے سلسلے میں ان سے مدد مانگنے آئیں تو انہوں نے کما کہ اگر تم چاہو تهارے مالکول کو (بوری قیمت) دے دول اور تمهاری ولاء میرے ساتھ قائم ہوگی۔ پھرجب رسول الله الله يكم تشريف لائے تو آپ سے میں نے اس کاذکر کیا۔ آپ نے فرمایا انہیں تو خرید لے اور آزاد کر وے۔ ولاء تو بسرحال اس کے ساتھ قائم ہوگی جو آزاد کردے۔ پھر رسول الله طالية منرر تشريف لائة اور فرمايا ان لوگول كوكميا مو كياب جو اليي شرطين لگاتے ہيں جن كاكوئى پتة كتاب الله ميں نہيں ہے'

لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِن اشْتَرَطَ مِانَةُ شُرْطٍ)). [راجع: ٢٥٦]

جس نے بھی کوئی الی شرط لگائی جس کا پت کتاب اللہ میں نہ ہو تو خواہ الی سوشرطیں لگالے ان ہے کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا۔

حضرت بريره ك آ قا آزادي كے بعد ان كى ولاء كو اينے ساتھ ركھنا چاہتے تھے اور اى شرط ير وہ بريرہ رفينينا كو حضرت عائشہ بنينين کی پیفکش کے مطابق آزاد کرنا چاہتے تھے۔ ان کی یہ شرط باطل تھی کیونکہ ایسے لونڈی غلاموں کی ولاء ان کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو اینا روپیہ تربج کرکے ان کے آزاد کرانے والے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی فخص کوئی غلط شرط لگائے تو لگا تا رہے شرعاً وہ شرط باطل ہوگی اور قانون اے تنلیم نمیں کرے گا۔

#### ١٨- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الإشْتِرَاطِ وَالنُّنْيَا فِي الإقْرَار،

وَالشُّرُوطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا ۚ النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَإِذَا فَالَ مِانَةً إِلا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ وَقَالَ ابْنُ

عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ: قَالَ رَجُلٌ لِكُريَّهِ: أَدْخِلُ رِكَابَكَ، فَإِنْ لَمْ أَرْخَلُ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَم، فَلَمْ يَخْرُجْ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَائِمًا غَيْرَ مُكْرَهِ فَهُوَ عَلَيْهِ. وَقَالَ أَيُوبُ عَن ابْن سِيْرِيْنَ: إِنَّ رَجُلاً بَاعَ طَفَامًا وَقَالَ: إِنْ لَـمْ آتِكَ الأَرْبَعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ، فَلَمْ يَجِيء. فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِي: أَنْتَ أَخْلَفْتَ، فَقَضَى عَلَيْهِ.

٢٧٣٦ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبِرَنا شَعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ قَالَ: ((إِنَّ اللهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا، مِاتَةً

#### باب اقراريس شرط لگانايا استناء كرناجائز باوران شرطول كابيان

جو معاملات میں عموماً لوگوں میں رائج ہیں اور اگر کوئی بوں کے مجھے پر فلال کے سو درہم نکلتے ہیں گرایک یا وو

تو ننانوے یا اٹھانوے درہم دینے ہوں مے یعنی اگر بول کما سو نکلتے ہیں مگر ایک تو ننانوے دینے ہوں کے او راگر دو کا اعتزاء کیا تو ا معانوے دینے مول کے اور قلیل کا کثیرے احتاء بالاتفاق درست ہے۔ اختلاف اس احتاء میں ہے جو کثیر کا قلیل سے ہو۔ جمهور نے اس کو بھی جائز رکھاہے۔

اور ابن عون نے ابن سیرین سے نقل کیا کہ کسی نے اونث والے ے کماتواہے اون اندرلا کرباندھ دے اگریس تمہارے ساتھ فلال دن تک نہ جاسکاتو تم سو درہم مجھ سے وصول کرلینا۔ پھروہ اس دن تك نه جاسكاتو قاضى شريح رواتي نے كماكه جس نے اپني خوشي سے ا بين اوير كوئي شرط لكائي اور اس ير كوئي جربهي نسيس كيا كيا تعاتو وه شرط اس کو بوری کرنی ہوگی۔ ابوب نے ابن سیرین رحمت اللہ علیہ سے نقل کیا کہ کی مخص نے غلہ پھااور خریدار نے کما کہ اگر تمہارے یاس بدھ کے دن تک نہ آسکاتو میرے اور تہمارے درمیان بھ باقی نمیں رہے گی۔ پھروہ اس دن تک نمیں آیا تو شری ملتھ نے خریدار سے کماکہ تونے وعدہ خلافی کی ہے "آپ نے فیصلہ اس کے خلاف کیا۔ (۲۷۱۷) م سے ابوالیمان نے بیان کیا کما کہ مم کوشعیب نے خبر وی ان سے ابو الزناد نے بیان کیا ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہررہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ مٹھ کے فرمایا اللہ تعالی کے نانوے نام ہیں لینی ایک کم سو۔ جو فخص ان سب کو محفوظ رکھے گاوہ

جنت میں داخل ہو گا۔

إِلاَّ وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخُلَ الْجَنَّةَ)). أَطِرْفاه في : ١٤١٠، ٢٧٣٩٢.

اس مدیث میں آنخضرت مٹھیا نے مومیں سے ایک احتثاء کیا۔ معلوم ہواکیر میں سے قلیل کا احتثاء درست ہے۔ اللہ پاک کے سید نانوے نام اساء الحیٰی کملاتے ہیں۔ ان میں صرف ایک نام لیمی اللہ اسم ذاتی ہے اور باتی سب مفاتی نام ہیں۔ ان میں سے اکثر قرآن مجد میں بھی ذکور ہوئے ہیں' باتی احادیث میں۔ سب کو کیجا شار کیا گیا ہے۔ ہم نے اپنی مشہور کتاب مقدس مجموعہ کے آخر میں اساء الحیٰی کو مع ترجمہ کے ذکر کر دیا ہے۔

بب وقف میں شرطیں لگانے کابیان

(٢٤١٣٤) بم سے قتيب بن سعيد نے بيان كيا كماكہ بم سے محد بن عبدالله انساري نے بیان کیا' ان سے ابن عون نے 'کما کہ مجھے نافع نے خردی اسیں این عمر بھات کے کہ عمرین خطاب بواٹ کو خیبریں ايك قطعة زين في توآب رسول الله الله الله الله الله الله عاضر ہوئے اور عرض کیایارسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک زمین کا مکرا ملاہے اس سے بمتر مال مجھے اب تک مجمی شیں ملاقفا ای اس کے متعلق کیا تھم فراتے ہیں ؟ آپ نے فرایا کہ اگر جی جاہے تو اصل زمن این طکیت میں باتی رکھ اور پیدا وار صدقہ کردے۔ ابن عمر نے بیان کیا کہ پھرعمر بناتھ نے اس کواس شرط کے ساتھ صدقہ کردیا کہ نہ اسے پیچا جائے گانہ اس کامہہ کیاجائے گااور نہ اس میں وراثت چلے گی۔ اے آپ نے محاجوں کے لئے 'رشتہ داروں کے لئے اور غلام آزاد کرانے کے لئے اللہ کے دین کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے اور مهمانوں کیلئے صدقہ (وقف) کردیا اور بیر کہ اس کامتولی اگر وستور کے مطابق اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق وصول کر لے یا کسی محتاج کو دے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔ ابن عون نے بیان کیا کہ جب میں نے اس مدیث کا ذکر ابن سیرین سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (متولی)اس میں سے مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

١٩ - بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَقْفِ ٣٧٣٧ حَدُثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِ حَدُثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَون قَالَ: أَنْبَأَنِي نَافِعٌ عَن ابْن عُمَرَ رَضِي اللهُ عَنْهُ ((أَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيبَرَ، فَأَتَى النَّبيُّ ﴿ يَسْتَأْمِرُهُ فِيْهَا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالاً قُطُّ أَنْفُسَ عِنْدِي مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُ بِهِ؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدُّقْتَ بِهَا)). قَالَ: لْتَصَدُّقَ بِهَا غُمَرُ أَنَّهُ لاَ يُبَاغُ وَلاَ يُوهَبُ وَلاَ يُوْرَثُ. وَتَصَدُّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرَّقَابِ وَفِي سَبِيْلِ اللهِ وَأَبْنِ السَّبِيلِ وَالطُّيْفِ، وَلاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيْهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلِ)). قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ

[راجع: ٢٣١٣]

سِيْرِيْنَ فَقَالَ: ((غَيْرَ مُتَأَثَّلِ مَالاً)).

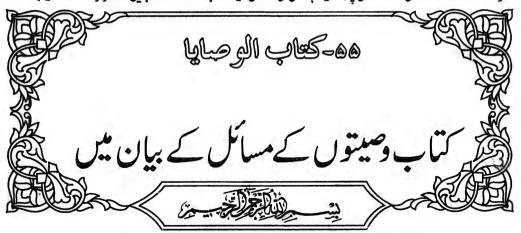
صدیث اور باب میں مطابقت ظاہر ہے' واقف اپنی وقف کو جس چس طور چاہے مشروط کر سکتا ہے' جیسا کہ یمال حضرت عمر بن تو کی شرطوں کی تفسیلات موجود ہیں' اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ واقف اپنی تجویز کردہ شرطوں کے تحت اپنے وقف پر اپنی ذاتی ملکت بھی باتی رکھ سکتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وقف کا متولی نیک نیتی کے ساتھ دستور کے مطابق اس میں سے اپنا خرچ بھی وصول کر سکتا ہے۔ اس وقف نامہ میں مصارف کی ایک مدنی سمیل اللہ بھی ذکور ہے جس سے مجلدین کی امداد مراد ہے اور وہ جملہ کام جن ے اللہ کے دین کی تبلیغ و اشاعت ہوتی ہو جیسے اسلامی مدارس اور تبلیغی ادارے وغیرہ وغیرہ۔

وقف کی تعریف میں امام شوکانی فرات ہیں ہو فی اللغة الحب یقال وقفت کذا بدون الف علی اللغة الفصیح ای حبسته وفی الشریعة حبس الملک فی سبیل الله تعالٰی للفقراء و ابناء السبیل یصرف علیهم منافعه و یبقی اصله علی ملک الواقف والفاظه و قفت و حبست و سبلت و ابدت هذه صرائح الفاظه و اما کنایة تصدقت و احتلف فی حرمت فقیل صریح وقیل غیر صریح (نیل الاوطان) یعنی وقف کا لغوی متن روکنا ہے 'کما جاتا ہے کہ میں نے اس طرح اس کو وقف کر دیا لیعنی روک دیا 'محمرا دیا اور شریعت میں اپنی کی ملکیت کو الله ک راست میں روک دیا 'وقف کر دینا کہ اس کے منافع کو فقراء اور مسافروں پر خرج کیا جائے اور اس کی اصل واقف کی ملکیت میں باتی رہے وقف کی صحت کے لئے الفاظ میں نے وقف کی ملکت میں نے اس کے منافع کا استعال اپنے لئے حرام قرار دے لیا' اس کو بعض نے وقف کے کہ میں نے اس کے منافع کا استعال اپنے لئے حرام قرار دے لیا' اس کو بعض نے وقف کے لئے لفظ صریح قرار دیا اور بعض نے غیر صریح قرار دیا ہے۔

حضرت عمرين خطاب كى صديث ك ذيل المم شوكائي فرات بين وفى الحديث فوائد منها ثبوت صحة اصل الوقف قال النووى وهذا مذهبنا يعنى ائمة الشافعية وَمذهب الجماهيرَ ويدل عليه ايضًا اجماع المسلمين على صحة وقف المساجد والسقايات ومنها فضيلة الانفاق مما يحب ومنها ذكر فضيلة ظاهرة لعمر عنه ومنها مشاورة اهل الفضل والصلاح فى الامور و طريق الخير ومنها فضيلة صلة الارحام والوقف عليهم والله اعلم (نيل)

لینی اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں جن میں سے اصل وقف کی صحت کا شہوت بھی ہے۔ بقول علامہ نودی ائمہ شافعیہ اور جماہیر کا یمی ندہب ہے اور اس پر عام مسلمانوں کا اجماع بھی دلیل ہے جو مساجد اور کنویں وغیرہ کے وقف کی صحت پر ہو چکا ہے اور اس حدیث سے خرج کرنے کی بھی فضیلت ہوئی جو اپنے محبوب ترین مال میں سے کیا جاتا ہے اور اس سے حضرت عمر مواشر کی فضیلت ہوئی اور اس سے اہل علم و فضل سے صلاح و مشورہ کرنا بھی ثابت ہوا اور صلہ رحمی کی فضیلت اور رشتہ ناطہ والوں کے لئے وقف کرنے کی فضیلت ہوئی۔

لفظ "وقف" مختلف احادیث میں مختلف معانی پر بولا گیا ہے جس کی تفصیل کیلئے کتاب لغات الحدیث بذیل لفظ "و او" کا مطالعہ کیا جائے۔



باب اس بارے میں کہ وصینتیں ضروری ہیں اور نی کریم ملی اللہ نے فرمایا کہ آدی کی وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہئے

١- بَابُ الْوَصَايَا وَقُولِ النَّبِيِّ ﴿
 (وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ))

وَقُولُ اللهِ تَعَالَى: ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ. فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُونَهُ، إِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ. فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصِ جَنَفًا أَوْ إِثْمَا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ، إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رُحِيْمٌ ﴾ جَنَفًا: مَيلًا. أَنْ الله عَلَيْهِ، عَالِل.

اور الله تعالی نے سور القروش فرمایا کہ "تم پر فرض کیا گیاہے کہ جب تم میں سے کی کو موت آتی معلوم ہو اور کچھ مال بھی چھوڑ رہا ہو تو وہ والدین اور عزیزول کے حق میں دستور کے موافق وصیت کر جائے۔ یہ لازم ہے پر ہیز گارول پر۔ پھر جو کوئی اسے اس کے سننے کے بعد بدل ڈالے سواس کا گناہ ای پر ہو گاجو اسے بدلے گا' بے شک الله بڑا سننے ڈالے سواس کا گناہ ای پر ہو گاجو اسے بدلے گا' بے شک الله بڑا سننے والا ہے۔ البتہ جس کسی کو وصیت کرنے والے سے متعلق کسی کی طرفداری یا حق تعلیٰ کاعلم ہو جائے پھروہ مومی لہ اور وارثوں میں (وصیت میں پھھ کسی کرکے) میل کرا دے تو اس پر کوئی وارثوں میں (وصیت میں پھھ کسی کرکے) میل کرا دے تو اس پر کوئی گائاہ نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشش کرنے والا نمایت رحم کرنے والا ہے (آیت میں) جنفا کے معنی ایک طرف جھک جانے کے ہیں' متحانف کے معنی آئیک طرف جھک جانے کے ہیں' متحانف کے معنی آئیک طرف جھک جانے کے ہیں۔

وصیت کتے ہیں مرتے وقت آدمی کا کچھ کمہ جانا کہ میرے بعد ایبا ایبا کرنا 'فلاں کو یہ دیتا فلاں کو یہ۔ وصیت کرنے والے کو موصی اور جس کے لئے وصیت کی ہو اس کو مومی لہ کہتے ہیں۔ آیت میراث نازل ہونے کے بعد صرف تمائی مال ہیں وصیت کرنا جائز قرار دیا گیا 'باتی مال حصہ داروں میں تقسیم ہوگا۔

أَخْبَرُنَا مَالِكَ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرُنَا مَالِكَ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ الل

(۲۷۳۸) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی نافع سے 'وہ عبداللہ بن عمر جی اوا سے کہ رسول اللہ ما آیا ہے نے خبر دی نافع سے 'وہ عبداللہ بن عمر جی اوا سے کہ رسول اللہ ما آیا ہی مسلمان کے لئے جن کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی مال ہو درست نہیں کہ دو رات بھی وصیت کو لکھ کراپنے پاس محفوظ رکھے بغیر گزارے۔ امام مالک کے ساتھ اس روایت کی متابعت مجمد بن مسلم نے عمرو بن دینار سے کی ہے 'انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنما سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کی عنما سے روایت کی

آیت شریفہ ﴿ کُیبَ عَلَیْکُمْ إِذَا حَصَرَ اَحَدَکُمْ الْمَوْتُ إِنْ تَوَكَ خَيْرَا الْوَصِيَّةُ ﴾ (البقرة: ١٨٠) آیت میراث سے پہلے نازل ہوئی۔
اس وقت وصیت کرنا فرض تھا۔ جب میراث کی آیت اتری تو وصیت کی فرضیت جاتی رہی اور وارث کے لئے وصیت کرنا
منع ہو گیا جیسا کہ عمرو بن خارجہ کی روایت میں ہے ان اللہ اعظے کل ذی حق حقه فلا وصیة لوارث (اخرجه اصحب السنن) اور اغیر
وارث کے لئے وصیت جائز رہ گئی۔ آیت شریفہ ﴿ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ ﴾ (البقرة: ١٨١) کا مطلب بیہ ہے کہ وصیت بدل وینا گاناہ ہے گر
جس صورت میں موصی نے خلاف شریعت وصیت کی ہو اور شمث سے زائد کمی کو ولا کروار وال کا حق تلف کیا ہو تو ایکی غلط وصیت کو بیل ڈالنا منع نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ موصی لہ اور دیگر وار تول میں صلح صفائی کرا دے اور مطابق شریعت فیصلہ کر کے وصیت کو

(218) P (218)

اصلاح کروے۔ وصیت الوجل مکتوب عندہ سے مضمون خود باب کی حدیث میں آگے آ رہا ہے گراس میں موء کا لفظ ہے اور لفظ رجل کے ماتھ سے حدیث نہیں ہلی۔ شاید حضرت امام بخاریؒ نے اسے بالمعنی روایت کیا ہو کیونکہ موء ' رجل ہی کو کہتے ہیں اور رجل کی قید اعتبار اکثر کے ہے ورنہ عورت اور مرد دونوں کی وصیت مجھے ہوئے میں کوئی فرق نہیں ' اسی طرح نابالغ کی وصیت بھی صحح ہے ' جب وہ عقل اور ہوش رکھتا ہو۔ ہمارے امام احمد بن حنبل اور امام مالک کا یمی قول ہے لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز کمال رکھا ہے۔ امام احمد نے ایسے لڑکے کی عمر کا اندازہ سات برس یا دس برس کا کیا ہے۔ وصیت کا ہروقت لکھا ہوا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے نہ معلوم کب اللہ پاک کا تھم ہو اور انسان کا اخروی سفر شروع ہو جائے ' للذا لازم ہے کہ اس سفر کے لئے ہروقت تیار رہے اور ایسے بعد کے لئے ضروری معاملات کے واسطے اسے جو بہتر معلوم ہو وہ لکھا ہوا اپنے پاس تیار رکھے۔ حدیث کی جروقت تیار رہے اور ایسے بعد کے لئے ضروری معاملات کے واسطے اسے جو بہتر معلوم میں وہ کو تھا ہوا اپنے پاس تیار رکھے۔ حدیث کی فی الدنیا کانک غریب کا بھی میں مطلب ہے کہ دنیا جس ہروقت مسافرانہ زندگی گزارونہ معلوم کب کوچ کا وقت آ جائے۔

٣٧٧٩ حَدُّنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدُّنَا رَهَيْرُ بْنُ الْحَارِثِ حَدُّنَا رَهَيْرُ بْنُ حَدُّنَا رَهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْحَقْفِيُ حَدُّنَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللهِ اللهِ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: ((مَا تَحِيْ وَلَوْ رَسُولُ اللهِ عَيْدَ مَوتِهِ دِرْهَمَّا وَلاَ تَرَكَ رَسُولُ اللهِ عَيْدًا وَلاَ أَمَةً وَلاَ شَيْنًا، إِلاَّ دَيْنَارًا وَلاَ عَبْدًا وَلاَ أَمَةً وَلاَ شَيْنًا، إِلاَّ مَعْلَمَا عَلْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلْمَا عَلْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلْمَا عَلْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَ عَلْمُ الْحَلْمِ عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَ عَلَيْمَا عَلَيْمَاعِيْمَ عَلَيْمَا عَلَيْمَاعَ عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَ عَلْمُ اللهِ عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَ عَلْمُ اللهِ عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ عَلْمَ الْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَاعِلَى اللهِ عَلْمَ عَلْمُ الْمَلْمَاعِلَى اللهِ عَلْمُ اللهِ عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَا عَلَيْمَاعِلَا عَلَيْمَا عَلَيْمَاعُوا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَاعَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمِ الْعِلْمُ عَلَيْمَا عَلَيْمَاعَ عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمُ عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلْمَاعِلَامِعْ عَلَيْمَا عَلَيْمَا عَلَيْمَاعِلَى عَلَيْمَاعِلَى عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمَاعِلَى عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمَاعِ عَلَيْمَاعِلَى عَلَيْمَاعِلَى عَلَيْمَاعِلَى عَلْمَاعِلَمَ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمَاعِلَى عَلَيْمَاعَلَى عَلَيْمَ عَلَيْمَا عَلَيْمَاعِلَى عَلَيْمَاعِلَى عَلَيْمَاعُلَمُ عَلَيْمَاعُلُمُ عَلَيْمَا عَلَيْمَاعِلَمُ عَلَيْمَاعِلَمُ ع

(۲۷۳۹) ہم سے ابرائیم بن حارث نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے یکی ابن ابی بکیر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم بعضی نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ نے بیان کیا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبتی بھائی عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے جو جو بریہ بنت حارث رضی اللہ عنہ اللہ عنہ اللہ علیہ وسلم نے' بن حارث رضی اللہ عنہ وسلم نے' المؤمنین) کے بھائی ہیں' بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے' اپنی وفات کے بعد سوائے اپنے سفید فچر' اپنے ہتھیار اور اپنی زمین اپنی وفات کے بعد سوائے اپنے سفید فچر' اپنے ہتھیار اور اپنی زمین کے جے آپ وقف کر گئے تھے نہ کوئی در ہم چھوڑا تھانہ دینار نہ غلام نہ باندی اور نہ کوئی چیز۔

. [ 2 3].

[أطرافه في : ۲۸۷۳، ۲۹۱۲، ۳۰۹۸،

لین اپنی صحت کی حالت میں آپ نے یہ زمین وقف فرما دی تھی پھر وفات کے وقت بھی اس کی تاکید فرما دی۔ بعضوں نے کما و رجعلها صدقة کی ضمیر تینوں کی طرف پھرتی ہے لیعنی خچراور ہتھیار اور زمین سب کو وقف کر دیا تھا۔

اس مدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ وقف کا اثر مرنے کے بعد بھی رہتا ہے تو وہ وصیت کے حکم میں ہوا۔

 تقی ۔ (اور کماب الله میں وصیت کرنے کے لئے تھم موجود ہے)

[طرفاه في: ٥٠٢٢، ٢٢٠٥].

اب کا مطلب اس سے لکلا کہ لوگوں پر وصیت کیے فرض ہوئی۔ اللہ کی کتاب پر چلنے کا تھم ایک جامع وصیت ہے جو کی جائے گا سے اس سے لکلا کہ لوگوں پر وصیت کیے فرض ہوئی۔ اللہ کی کتاب پر چلنے کا تھم ایک جامع وصیت ہے جو کی سیست کی اس وصیت پہ قائم رہے اور قرآن و حدیث پر چلتے رہے ان کی دن دوگئی رات چوگئی ترقی ہوئی گا اور جب سے قرآن و حدیث کو پس پشت ڈال دیا اور جرایک نے اپنی رائے اور قیاس کو اصل بنایا ، چھوٹ پڑ گئی الگ الگ خداہب بن گئے اور جر جگہ مسلمان متفرق ہو کر مغلوب ہو گئے۔ صبح مسلم میں ہے کہ آخضرت میں ہے کہ آخضرت میں ہے کہ آخضرت میں ہے کہ آخضرت میں ہے کہ بین کرتا ہوں۔ حضرت فرائی تھی کہ جزیرہ عرب کو یہودیوں سے پاک کر دینا ، ذی کافروں کی جر ممکن خاطر مدارات کرنا جیسے کہ میں کرتا ہوں۔ حضرت علی بن اللہ کی خوات وصی ہونے کی کوئی صبح حدیث کی جمی متند کتاب میں ہے۔

۲۷٤١ - حَدُّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا بِنِ الْمِرَاهِيْمَ عَنِ بِنِ الْمِرَاهِيْمَ عَنِ الْمِرَاهِيْمَ عَنِ الْمِرَاهِيْمَ عَنِ الْمُرَاهِيْمَ عَنِ الْمُرَاهِيْمَ عَنِ الْمُودِ قَالَ : ((ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا كَانَ وَصِيًّا، عَلِيًّا رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا كَانَ وَصِيًّا، فَقَالَتْ: مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي - أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي - أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي - أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي - فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَلَقَدِ الْخَنَثَ فِي حَجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَمَتَى حَجْرِي أَوْصَى إلَيْهِ؟)). [طرفه في : 804].

(۱۳۵۲) ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اساعیل بن علیہ نے خبر دی عبداللہ بن عون سے 'انہیں ابرا ہیم نخعی نے 'ان سے اسود بن برید نے بیان کیا کہ عائشہ رہی آفیا کے بیال کچھ لوگوں نے ذکر کیا کہ علی کرم اللہ وجہ (نبی اکرم کے) وصی تھے تو آپ نے کہا کہ کب انہیں وصی بنایا۔ میں تو آپ کے وصال کے وقت سر مبارک اپنی انہیں وضی بنایا۔ میں تو آپ کے وصال کے وقت سر مبارک اپنی کی مسینے پریا انہوں نے (بجائے سینے کے) کہا کہ اپنی گود میں رکھے ہوئے تھی پھر آپ نے (بانی کا) طشت منگوایا تھا کہ اسے میں (سر مبارک) میری گود میں جھک گیا اور میں سمجھ نہ سکی کہ آپ کی وفات ہو چکی میری گود میں جھک گیا اور میں سمجھ نہ سکی کہ آپ کی وفات ہو چکی ہے تو آپ نے علی کو وصی کب بنایا۔

حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ بیاری سے لے کروفات تک تو آنخضرت ساتھ کیا میرے بی پاس رہے میری بی گود میں انتقال فرمایا 'اگر حضرت علی بڑاٹھ کو وصی بناتے لیعنی اپنا خلیفہ مقرر کرتے جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں تو مجھے کو تو ضرور خبر ہوتی پس شیعوں کا یہ دعویٰ بالکل بلا دلیل ہے۔

٧- بَابُ أَنْ يَتْرُكُ وَرَثَتُهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ
 مِنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ

٢٧٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيِّمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَقَادِ بْنِ سَقَادِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَقَادِ بْنِ ابْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَقَادِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((جَاءَ النَّبِيُ اللهُ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةً، وَهُوَ يَكُرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا، وَكُورَ يَكُونُ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا، قَالَ: ((يَرْحَمُ اللهُ ابْنَ عَفْرَاءً)). قُلْتُ: يَا

# باب اپنے وار توں کو مالدار چھو ڑنااس سے بھتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں

(۲۷۳۲) ہم سے ابو تعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیید نے بیان کیا کہ نمی کریم ملٹھی (جمتہ الوداع میں) میری عیادت کو تشریف لائے میں اس وقت مکہ میں تھا۔ حضور اکرم اس مرزمین پر موت کو پند نہیں فرماتے تھے جمال سے کوئی ہجرت کر چکا ہو۔ آنحضور نے فرمایا اللہ ابن عفراء (سعد بن خولہ ) پر رحم

رَسُولَ اللهِ أَوْصَي بِمِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: ((لاً)). (لاَ)). قُلْتُ: فَالشَّطُرُ؟ قَالَ: ((لاً)). قُلْتُ: النَّلُثُ وَالنَّلُثُ، وَالنَّلُثُ وَالنَّلُثُ وَالنَّلُثُ وَالنَّلُثُ وَالنَّلُثُ مَنْ النَّكَ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي مَنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي صَدَقَةً ، حتى اللَّقْمَةُ تَرْفُعَهَا إِلَى فِي صَدَقَةً ، حتى اللَّقْمَةُ تَرْفُعَهَا إِلَى فِي المُواتِكَ، وعَسَى الله أَنْ يَرْفُعَكَ فَيَنْتَفِعَ المُرْأَتِكَ، وعَسَى الله أَنْ يَرْفُعَكَ فَيَنْتَفِعَ المُنْ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ. وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذِ إِلاَّ ابْنَةً)).

ایک روایت میں ہے کہ حفرت سعد بڑاٹر اس بیاری میں ناامیدی کی حالت کو پہنچ چکے تھے۔ آپ نے آنخضرت ماٹہا کے سامنے سارے مال کے وقف کر وینے کا خیال ظاہر کیا گر آنخضرت ماٹھا نے آپ کی وُھارس بندھائی اور آپ کی صحت کی بشارت وی چنانچہ آپ بعد میں تقریباً بچاس سال زندہ رہے اور تاریخ اسلام میں آپ نے بڑے عظیم کارنامے انجام ویئے (بڑاٹر) مؤرخین نے ان کے دس بیٹے اور بارہ بیٹیاں بٹلائی ہیں واللہ اعلم بالصواب

٣- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنَّلُثِ
 وَقَالَ الْحَسَنُ: لاَ يَجُوزُ للِلدَّ مِّيِّ وَصِيَّةٌ إلاَّ النَّلُث وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ ﴿ [المائدة: ٤٩].

#### باب تهائی مال کی وصیت کرنے کابیان

اور امام حسن بعری رطانی نے کہا کہ ذمی کافر کے لئے بھی تمائی مال سے زیادہ کی وصیت نافذ نہ ہوگی۔ اللہ تعالی نے سورہ مائدہ میں فرمایا کہ آپ ان میں غیر مسلموں میں بھی اس کے مطابق فیصلہ لیجئ جو اللہ تعالی نے آپ یر نازل فرمایا ہے۔

النبى صلى الله عليه وسلم من الثلث وهو الحكم بما انزل الله فمن تجاوز ما حده فقد اتى ما نهى عنه وقال ابن المنير لم يرد البخارى هذا وانما اراد الاستشهاد بالآية على ان الذى اذا تحاكم الينا ورثته لا تنفذ من وصيته الا بالثلث لانا لا نحكم فيهم الا بحكم الاسلام لقوله تعالى وان احكم بينهم بما انزل الله الآية (فتح الباري) عبارت كا غلاصه واي ب يو فركور بوا.

٣٤٧٣ حَدُّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِ حَدُّثَنَا سُغْيِدِ حَدُّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبْاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبِعِ، لأَنْ رَسُولَ اللهِ اللهُ الله

٢٧٤٤ حَدُّنَا مُحَمَّدُ بَنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدُّنَا مَرْوَانُ بْنِ حَدُّنَا مَرْوَانُ بْنِ حَدُّنَا مَرْوَانُ بْنِ مَعْدِعَ حَدُّنَا مَرْوَانُ بْنِ مَعْدِعَ حَدُّنَا مَرْوَانُ بْنِ مَعْدِعَ خَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّهِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللّهِ عَنْهُ قَالَ: ((مَرِضْتُ فَعَادَنِي النّهِ أَنْ لاَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَن لاَ يَوُدُنِي عَلَى عَقِبِي. قَالَ: ((لَعَلُ اللهَ يَوُدُنِي عَلَى عَقِبِي. قَالَ: ((لَعَلُ اللهَ يَوْفَعُكُ، وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا)). قُلْتُ أَرْبِيدُ أَنْ أَنْ أَوْصِي وَإِنَّمَا لِي ابْنَةً، قُلْتُ أُوصِي وَإِنَّمَا لِي ابْنَةً، قُلْتُ أُوصِي فَالنَّهُ عَلِيْرٌ لَى اللهُ فَاللّهُ عَلَيْرٌ إِللّهُ مَنْ كَنِيْرٌ ). قُلْتُ أَوْصِي فَاللّهُ وَالنّلُثُ كَنِيْرٌ ). قُلْتُ أَوْصِي وَإِنْمَا لِي النّهُ وَالنّلُثُ كَنِيْرٌ ). قُلْتُ أَوْصَي النّاسُ بِالنّلُثِ فَالَا لَهُ مَنْ اللّهُ بِاللّهُ اللهُ فَا اللّهُ اللّهُ فَا اللّهُ اللّهُ فَا اللّهُ اللّهُ فَاللّهُ اللّهُ فَا اللهُ اللهُ اللّهُ فَا اللّهُ اللهُ اللهُ فَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ فَا اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ فَا اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ الللهُ اللهُ ا

اس مدیث سے بھی تمائی تک کی وصیت کرنا جائز ثابت ہوا' ساتھ یہ بھی کہ شارع کا منشا وارثوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مال چھوڑنا ہے تاکہ وہ چیچیے محتاج نہ ہوں' وصیت کرتے وقت وصیت کرنے والوں کو یہ امر ملحوظ نظر رکھنا ضروری ہے۔

باب وصیت کرنے والااپنے وصی سے کھے کہ میرے بج کی دیکھ بھال کرتے رہنااور وصی کے لئے کس طرح ک

٤ - بَابُ قَولِ الْـمُوصِي لِوَصِيَّةِ :
 تَعَاهَدُ وَلَدِي.

وَمَا يُجُوزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدُّعْوَى

٢٧٤٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةً عَنْ مَالِكِ عَنِ ابْنِ شِهَابِ عَنْ عُرْوَةً بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيُّ ﴿ أَنَّهَا قَالَتْ: ((كَانَ غُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقُاصِ عَهِدَ إِلَى أَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقُاصِ أَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنْي، فَاقْبَضْهُ إِلَيْكَ. فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ كَانْ عَهِدَ إِلَى فِيْهِ. فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ أَمَة أَبِي وُلِدَ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). ثُمَّ قَالَ لِسَودَةَ بِنْتِ

عَلَى فِرَاشِهِ. فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللهِ اللهِ ابْنُ أَخِيْ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ ا للهِ ابْنُ أَخِيْ، كَانَ عَهِدَ إِلَيُّ فِيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةً: أخِي وَابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ ((هُوَ لَكَ يَا عَبُدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ زَمْعَةَ: ((احْتَجِبِي مِنْهُ)). لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِفُتْبَةً. فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهُ)).

٥- بَابُ إِذَا أَوِمَا الْمَوِيْضُ بِرَأْسِهِ

إشارَةً بيِّنةً جَازَت

٢٧٤٦ - حَدُّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَس رَضِيَ اللهُ

وعوے جائز ہیں؟

(۲۷۳۵) م عداللد بن مسلم قعنی نے بیان کیا کمام سے امام مالک نے ابن شاب سے وہ عردہ بن زبیرسے اور ان سے نبی كريم ما الله ملا وجد مطمره عائشہ وی افغانے بیان کیا کہ عتب بن ابی و قاص نے مرتے وقت این بھائی سعد بن الی و قاص بوائد کو یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کالرکا میرا ہے' اس لئے تم اے لیا چانچہ فتح مکہ ك موقع ير سعد بناتي ن ات لي اور كماكه مير، بعائى كالركا ہے۔ انہوں نے اس بارے میں مجھے اس کی وصیت کی تھی۔ پھر عبد بن زمعه بناتند اٹھے اور کنے لگے کہ بیاتو میرا بھائی ہے 'میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جناہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پھریہ دونوں نبی کریم سال الله کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سعد بن ابی و قاص والتر نے عرض كيايارسول الله ! يه ميرے بھائى كالركاہے ، مجھے اس نے وصیت کی تھی۔ لیکن عبد بن زمعہ بناٹھ نے عرض کیا کہ بیہ میرا بھائی اور میرے والد کی باندی کالرکاہے۔ نبی کریم سائیل نے فیصلہ بد فرمایا کہ لڑ کا تمہارا ہی ہے عبد بن زمعہ! بچہ فراش کے تحت ہو تاہے اور زانی کے جھے میں پھریں لیکن آپ نے سودہ بنت زمعہ رہی میں عالم کے اس لڑے سے بردہ کر کیونکہ آپ نے عتبہ کی مشابہت اس لڑے میں صاف یائی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد اس لڑک نے سودہ رہی ہیا کو کبھی نہ ويكها آآنكه آپالله تعالى سے جامليس.

لَيْسُونُ الله الله الله على الله على الله عليه في كما ميرك الرك كا خيال ركون اس كول لينا اور سعد في جو اين بعائي كوصي تق اس کا دعویٰ کیا۔ اس بچے کا نام عبدالرحمٰن تھا حالاتکہ آپ نے فیصلہ کر دیا کہ وہ زمعہ کا بیٹا ہے تو سودہ کا بھائی ہوا گرچونکہ اس کی صورت عتب سے ملتی تھی اس لئے احتیاطاً حضرت سودہ بھی او اس سے پردہ کرنے کا تھم دیا۔

باب اگر مریض این سرے کوئی صاف اشارہ کرے تواس ير حكم ويا جائے گا؟

(٢٤٩٨) م سے حبان بن الی عباد نے بیان کیا کما م سے مام نے بیان کیا قادہ سے اور ان ہے انس بڑاٹھ نے کہ ایک یہودی نے ایک (انصاری) لڑکی کا سردو پھروں کے درمیان میں رکھ کر کچل دیا تھا۔ لڑکی ے بوچھا گیا کہ تمهارا مراس طرح کس نے کیا ہے ؟ کیافلال مخف نے کیا؟ فلال نے کیا؟ آخر یمودی کا بھی نام لیا گیا (جس نے اس کا سر کیل دیا تھا) تو اڑی نے سرکے اشارے سے ہاں میں جواب دیا۔ چھروہ یودی بلایا گیا اور آخر اس نے بھی اقرار کرلیا اور نبی کریم النظام کے علم سے اس کابھی پھرسے سر کچل دیا گیا۔

عَنْهُ: (رأَنَّ يَهُودِيًا رَضَّ رأْسَ جَارِيَةِ بَيْنَ حَجَرَيْن، فَقِيْلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ؟ أَفُلاَنَّ أَوْ فُلاُنَّ؟ حَتَّى سُمَيَ الْيَهُودِيُّ فَأُومَأَتْ برَأْسِهَا، فَجِيْءَ بِهِ فَلَمْ يَزَلُ حَتَّى اغْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِي اللَّهِ فَرُضٌّ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ)).

[راجع: ٢٤١٣]

من شادت کی بنا پر نمیں دیا گیا ملک یمودی کے اقبال جرم پر النذا ایسے مظلوم کے سرکے اشارے سے بھی اہل قانون نے موت کے وقت کی شادت کو معتبر قرار دیا ہے کو آئی مرتے وقت اکثریج بی کتا ہے اور جھوٹ سے برمیز کرتا ہے۔

٣- بَابُ لاَ وَصِيتَ لِوَادِثِ بِاللهِ اللهِ وَارتُ كَ لَيْ وصيت كرناجائز نهيس ب

یہ مضمون صراحما ایک حدیث میں وارد ہے جس کو اصحاب سنن وغیرہ نے ابو امامہ اور ابن عباس بھت سے روایت کیا ہے گئیست کلیستی میں سند میں کلام ہے' ای لئے حصرت امام بخاری اس کو نہ لا سکے۔ امام شافعی نے اس روایت کو متواتر کما ہے اور

فخرالدین رازی نے اس کاانکار کیا ہے۔

٢٧٤٧ حَدُّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسِنْفِ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ الْمَالُ لِلْوَلْدِ، وَكَانَتِ الْوَصِيُّةُ لِلْوَالِدَيْن، فَنَسَخَ الله مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبُّ، فَجَعَلَ لِلذُّكُو مِثْلَ حَظُّ الأَنفَيْنِ، وَجَعَلَ لِلأَبْوَينِ لِكُلِّ وَاحِدِ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَوْآةِ التُّمُنَ وَالرُّبعَ، وَلِلزُّوجِ الشَّطْرَ وَالرُّبْعَ)). رطرفاه في : ۲۷۳۹، ۲۷۳۹].

(۲۷/۷۷) م سے محمد بن بوسف فریایی نے بیان کیا ور قاء سے انہوں نے ابن الی تجیج سے 'ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس والدین کے لئے وصیت ضروری تھی لیکن اللہ تعالی نے جس طرح چاہاس تھم کو منسوخ کر دیا پھرلڑکے کا حصہ دولڑ کیوں کے برابر قرار دیا اور والدین میں سے ہرایک کا چھٹا حصہ اور بیوی کا (اولاد کی موجودگ میں) آٹھوال حصہ اور (اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں) چوتھا حصہ قرار دیا۔ اس طرح شوہر کا (اولاد نہ ہونے کی صورت میں) آدھا اور (اولاد ہونے کی صورت میں) چوتھائی حصہ قرار دیا۔

اس صورت میں وصیت کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا۔

٧- بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ ٢٧٤٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَلاَء حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةً عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَ

## باب موت کے وقت صدقہ کرنا

(٢٤١٨) م سے محد بن علاء نے بيان كيا كما مم سے ابو اسامد نے بیان کیاسفیان توری ہے وہ عمارہ سے ان سے ابو زرعہ نے اور ان ے ابو ہربرہ و اللہ علی کیا کہ ایک محالی نے رسول اللہ مالی ا پوچھا یا رسول اللہ ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا بیہ کہ صدقہ تندرستی کی حالت میں کر کہ (تجھ کو اس مال کو باقی رکھنے کی) خواہش بھی ہو جس سے پچھ سرمایہ جمع ہو جانے کی تنہیں امید ہو اور (اسے خرچ کرنے کی صورت میں) مختاجی کا ڈر ہوا اور اس میں تاخیر نہ کر کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو کہنے بیٹھ جائے کہ اتنامال فلال کے

## باب الله تعالی کا (سور و نساء میں) یہ فرمانا کہ وصیت اور قرضے کی ادائیگی کے بعد حصے بیٹیں گے

لئے 'فلانے کو اتنادینا' اب تو فلانے کا ہو ہی گیا(تو تو دنیا سے چلا)

اور منقول ہے کہ قاضی شریح اور عمر بن عبدالعزیز اور طاؤس اور عطاء اور عبدالرحمٰن بن اذیبنہ ان لوگوں نے بیاری میں قرض کاا قرار ورست رکھاہے اور امام حسن بھری نے کماسب سے زیادہ آدمی کو اس وقت سياسمجمنا چاہئے جب دنیا میں اس کا آخری دن اور آخرت میں پہلا دن ہو اور ابراہیم نخعی اور حکم بن عتبہ نے کہااگر بیار وارث ے یوں کے کہ میرا اس پر کچھ قرضہ نہیں تو یہ ابراء صحح ہو گااور رافع بن خدیج (صحابی) نے یہ وصیت کی کہ ان کی بیوی فزاریہ کے وروازے میں جو مال بند ہے وہ نہ کھولا جائے اور امام حسن بھری نے كما أكر كوئى مرتے وقت اپ فلام سے كے ميں تجھ كو آزاد كرچكا تو جائز ہے۔ اور شعبی نے کما کہ اگر عورت مرتے وقت یوں کے میرا خاوند مجھ کو مردے چکاہے اور میں لے چکی ہوں تو جائز ہو گا اور بعضے لوگ (حنفیہ) کہتے ہیں بیار کا اقرار کسی وارث کے لئے دوسرے وارثوں کی بدمگمانی کی وجہ سے صحیح نہ ہو گا۔ پھریمی لوگ کہتے ہیں کہ امانت اور بضاعت اور مضاربت كااگر بيار اقرار كرے توضيح ہے۔ حالا نکه آمخضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایاتم بد گمانی سے بچے رہو' برگمانی برا جھوٹ ہے اور مسلمانو! (دوسرے وارثوں کا حق) مارلینا درست نہیں کیونکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے منافق کی نشانی یہ ہے کہ امانت میں خیانت کرے اور الله تعالی نے سورہ

رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ۚ قَالَ : ((أَنْ تَصَدُّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ، تَأْمُلُ الْهِنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ، وَلاَ تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَهَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ : لِمُهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَهَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ : لِفُلاَن كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلاَن كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنُ ). [راجع: ٩ أَ٤]

٨- بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿مِنْ بَعْدِ
 وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنِ ﴾[النساء: ٢٣]

وَيُذْكُرُ أَنَّ شُرَيْحًا وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْرِ وَطَاوُسًا وَعَطَاءً وَابْنَ أُذَينةً أَجَازُوا إِقْرَارَ الْمَوِيْضِ بِدَيْنِ. وَقَالَ الْحَسَنُ أَحَقُّ مَا يُصَدُّقَ بِهِ الرَّجُلُ آخَرَ يَومٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأُوُّلَ يَومٍ مِنَ الآخِرَةِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَالْحَكُمُ : إِذَا أَبُوا الْوَارِثَ مِنَ الدَّينِ بَرىءَ. وَأُوصَى رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ أَنْ لاَ تُكْشَبُفَ امْرَأْتَهُ الْفَزَارِيَّةُ عَمَّا أُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا. وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ لِـمَمْلُوكِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ: كُنْتُ أَغْتَقْتُكَ جَازَ. وَقَالَ الشُّعْبِيُّ: إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ عِنْدَ مَوتِهَا: إِنَّ زَوْجِي قَضَانِي وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ. وَقَالَ بَفْضُ النَّاسِ : لَا يَجُوزُ إِقْرَارُهُ لِسُوءِ الظُّنِّ بهِ لِلْوَرَثِهِ. ثُمُّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ: يَجُوزُ إقْرَارُهُ بِالْوَدِيْعَةِ وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ. وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظُّنُّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثَ)) وَلاَ يَحِلُ مَالُ الْـمُسْلِمِيْنَ لِقُولِ النَّبِــيُّ ﷺ: ((آيَةُ

نساء میں فرمایا اللہ تعالی تم کو یہ تھم دیتا ہے کہ جس کی امانت ہے 'اس کو پہنچادو۔ اس میں وارث یا غیروارث کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ اس مضمون میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنما سے مرفوع حدیث مروی ہے۔

الْـمُنَافِقِ إِذَا انْتُمِنَ خَانَ) وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ إِنَّ اللهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا اللهُ الْمُمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا ﴾ [النساء: ٥٨] فَلَمْ يَخُصُّ وَارِقًا وَلاَ غَيْرَةً. فِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو عَنِ النّبِيِّ ﷺ.

اس باب کے ذیل حضرت حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ ادادالمصنف والله اعلم بھذہ الترجمة الاحتجاج بما اختادہ من جواذ الموری بین الوصیة والدین فی الموران الموری بالدین مطلقا سواء کان المقر له واد ثا او اجنبیا ووجه الدلالة انه سبحانه و یعالٰی سوی بین الوصیة والدین فی تقدیمها علی المعیوات ولم یفصل فخوجت الوصیة للوادث بالدلیل الذی تقدم وبقی الاقراد بالدین علی حاله النے لیخی اس باب کے منعقد کرنے سے مصنف کا ادادہ اس امریر جحت پکڑنا ہے کہ انہوں نے مریض کا قرض کے بارے میں مطلقا اقراد کر لینا جائز قراد دیا ہے جس کے لئے مریض اقراد کر رہا ہے وہ اس کا وارث ہو یا کوئی اجنبی انسان ہو' اس لئے کہ آیت شریفہ میں اللہ پاک نے میراث کے اوپ وصیت اور قرض ہر دو کو برابری کے ساتھ مقدم کیا ہے۔ ان ہر دو میں کوئی فاصلہ نمیں فرمایا پس وصیت دلیل مقدم کی بنا پر وارث کے مشوخ ہو گئی اور قرض کا اقراد کر لینا پئی عالت پر قائم رہا۔ حضرت امام نے اپنے خیال کی تائید میں مختلف انمہ کرام و محد ثمین عظام کے اقوال استشاد کے طور پر نقل فرمائے ہیں۔

شار حین کھتے ہیں قال بعض النام ای الحنفیة یقولون لا یجوز اقرار المریض لبعض الورثة لانه مظنة انه یرید به الا ساء ة فی آخر الامر ثم ناقضوا حیث جوزوه اقراره للورثة بالودیعة و نحوه بمجرد والاستحسان من غیرد لیل بدل علی امتناع ذالک وجواز هذه ثم رد علیم مانه سوء ظن به وبانه لا یحل مال المسلمین ای المقرله لحدیث اذا اتمن خان کذا فی مجمع البحار لیخی حفیہ نے کما کہ بعض وارثوں کے لئے مریض کا اقرار قرض جائز نمیں اس گمان پر کہ ممکن ہے مریض وارث کے حق میں برائی کا اراوه رکھتا ہود اس پر پھر مناقصہ پیش کیا ہے بایں طور پر کہ احناف حضرات نے مریض کا ودلیت کے بارے میں کی وارث کے لئے اقرار کرنا جائز قرار دیا ہے حالانکہ یہ خیال محض استحسان کی بنا پر ہے جس کی کوئی دلیل نمیں جے اس کے اقتاع یا جواز پر پیش کیا جا سکے۔ حضرت امام بخاری ؓ نے پھر ان پر بایں طور رد فرمایا کہ یہ مریض کے ساتھ سوء ظن ہے اور بایں طور کہ جس کے لئے مریض اقرار کر رہا ہے' اس مسلمان کا مال پر بایں طور رد فرمایا کہ یہ مریض کے ساتھ سوء ظن ہے اور بایں طور کہ جس کے لئے مریض اقرار کر رہا ہے' اس مسلمان کا مال ہور کہ جس کے لئے مریض اورث وغیرہ کے لئے اقرار کیا ہے وہ مال اس وارث وغیرہ کی ادائے میں خوری ہے۔

علامہ عینی نے کہا امانت اور مضاربت کا اقرار اس لئے صحیح ہے کہ قرض میں لڑوم ہوتا ہے' ان چیزوں میں لڑوم نہیں۔ میں کتا ہوں گو لڑوم نہ ہو گروار ٹوں کا نقصان تو ان میں بھی محتمل ہے جیسے قرض میں اور جب علت موجود ہے تو تھم بھی وہی ہوتا چاہئے۔ اس لئے اعتراض امام بخاری کا صحیح ہے۔ حدیث ایا کم والمظن کو امام بخاری نے کتاب الادب میں وصل کیا۔ یہ حدیث لاکر امام بخاری نے مخلف کا ردکیا جو بد گمانی ناجوازی کی علت قرار ویتے ہیں۔ علامہ عینی نے کہا ہم بدگمانی کو تو علت بھی قرار نہیں دیتے پھریہ استدلال بے کار ہے اور اگر مان لیں تب بھی حدیث سے بدگمانی منع ہے اور یہ گمان نہیں ہے۔ میں کتا ہوں جب ایک مسلمان کو مرتے وقت جموع سمجھاتو اس سے بڑھ کراور کیا بدگمانی ہوگی۔ حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا ہے کہ مریض پر جب کی کا قرض ہو تو اس کا اقرار کرنا چاہئے۔ ورنہ وہ خیانت کا مرتکب ہوگا اور جب اقرار کرنا واجب ہوا تو اس کا اقرار معتر بھی ہوگا ورنہ اقرار کے واجب کرنے سے فائدہ بی کیا ہے اور آیت سے یہ نکالا کہ قرض بھی دو سرے کی گویا امانت ہے خواہ وہ وارث ہویا نہ ہو۔ پس وارث کے لئے اقرار صحیح

و گا۔ مینی کا یہ اعتراض کہ قرض کو امانت نہیں کہہ کے اور آیت میں امانت کی ادائیگی کا حکم ہے، صبح نہیں ہے۔ کیونکہ امانت سے یمال لغوی امانت مراو ہے لینی و مرے کا حق نہ کہ شرعی امانت اور قرض لغوی امانت میں واضل ہے۔ اس آیت کا شان نزول اس پر دلات کرتا ہے کہ آپ نے عثمان بن طلحہ شیمی ہے کی تنجی کی اور اندر گئے۔ اس تنجی کو حضرت عباس بڑا ہے نے مانگا اس وقت یہ آیت اتری، آپ نے وہ کنجی پھر شیمی کو وے دی جو آج کہ ان کے خاندان میں چلی آتی ہے۔ یہی وہ خاندان ہے جو قبل اسلام سے آج تک کعبہ شریف کی تنجی کا محافظ چلا آ رہا ہے۔ اسلامی دور میں بھی ای خاندان کو اس خدمت پر بحال رکھا گیا اور آج سعودی حکومت کے دور میں بھی یمی خاندان ہے جو کعبہ شریف کی گنجی کا محافظ ہے۔ اگر امیر حکومت سعودی بھی کعبہ میں داخل ہونا چاہیں تو حکومت نے دور میں بھی کو بند شریف کی گنجی کا محافظ ہے۔ اگر امیر حکومت سعودی بھی کعبہ میں داخل ہونا چاہیں تو اس خاندان سے ان کو یہ گئج کی حاصل کرنا ضروری ہے اور واپسی کے بعد واپس کر دینا بھی ضروری ہے۔ اس دور میں مجاز میں کتے ساس انقلابات آئے مگر اس نظام میں کی دور میں بھی فرق نہیں آیا۔ (اللہ تعالی اس نظام کو بیشہ قائم دائم رکھ آمین)

(۲۷۲۹) ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے الفعیل بن جعفر نے انہوں نے کہا ہم سے نافع بن مالک بن ابی عامر ابو سہیل نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوں نے ابور سنی اللہ عنہ سے انہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آئے نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کھے تو جھوٹ کے اور جب اس کے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو ظاف کرے۔

# باب الله تعالیٰ کے (سورۂ نساء میں) یہ فرمانے کی تفسیر کہ حصوں کی تقسیم وصیت اور دین کے بعد ہو گ

اور منقول ہے کہ آنخصرت سی ایک قرض کو وصیت پر مقدم کرنے کا حکم دیا اور (اس سورت میں) یہ فرمانے کی اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پنچاؤ تو امانت (قرض) کااوا کرنا نقل وصیت کے پورا کرنے سے زیادہ ضروری ہے اور آنخضرت ملی ایم نے فرمایا صدقہ وہی عمدہ ہے جس کے بعد آدمی مالدار رہے اور ابن عباس رضی اللہ عنمانے کماغلام بغیرا پنے مالک کی اجازت کے وصیت نہیں کر سکتا اور آنخضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا غلام اپنے مالک کے مال کا تکھمان ہے۔

(۲۷۵۰) مم سے محمد بن بوسف بیکندی نے بیان کیا کما مم کو امام

الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عَرْيُوةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ اللهِ عَنْ عَنْ اللهِ عَنْهُ عَنِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ اللهِ عَنْهُ عَنِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا النَّبِيِّ فَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا انْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلُفَ)). [راجع: ٣٣]

٩- بَابُ تَأْوِيْلِ قُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ مِنْ بَعْدِ وَصِيَةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنِ ﴾ [النساء: ١٢] وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنِ ﴾ [النساء: ١٢] وَيُذْكُرُ أَنَّ النَّبِيُ اللهِ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ. وَقُولِهِ: ﴿ إِنَّ اللهِ يَأْمُونُكُمْ أَنْ اللهِ يَوْدُوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا ﴾ فَأَذَاءُ الأَمانَةِ الْحَقُ مِنْ تَطَوَّعِ الْوَصِيةِ. وقَالَ النبي اللهِ اللهِ يَوْدُنِ أَهْلِهِ. ((لاَ صَدَقَةَ إِلاَ عَنْ ظَهْرِ غِنِيًّ)). وقَالَ النبي عَبْاسٍ: لاَ يُوصِي الْعَبْدُ إِلاَ يَإِذْنِ أَهْلِهِ. وقَالَ النبي اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ الله

. ٧٧٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

الأوْزَاعِيُ عَن الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْن الْـمُسَيِّبِ وَعُرُورَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمُّ قَالَ لِي: ((يَا حَكِيْمٌ، إِنَّ هَذَا النَّمَالَ خَضِرٌ خُلُوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بُسَخَاوَةٍ نَفْسِ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بَاشْرَافِ نَفْسَ لَمْ يُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)). قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ ا للهِ، وَالَّذِي بَعَثُكَ بِالْحَقِّ، لاَ أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْنًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا. فَكَانَ أَبُوبَكُو يَدْعُو حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فِيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْـمُسْلِمِيْنَ، إنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْفَيْء فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ. فَلَمْ يَرْزَأُ حَكِيْمِ أَحَدًا مِنَ النَّاس بَعْدَ النَّبِيِّ اللَّهِ حَتَّى تُؤُفِّي رَحِمَهُ اللهُ)).

[راجع: ١٤٧٢]

السَّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ السَّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا قَالَ: عَمْرَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ عَلَى يَقُولُ: ((كُلُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ عَلَى يَقُولُ: ((كُلُكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّمَامُ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّمُلُ رَاعٍ فِي وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّمُلُ رَاعٍ فِي وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّمُلُ رَاعٍ فِي

ادزاعی نے خبر دی 'انہوں نے زہری سے 'انہوں نے سعید بن مسیب اور عروه بن زبیرے که حکیم بن حزام (مشهور صحابی) نے بیان کیامیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے مانگا آپ نے مجھ کو دیا ' چرمانگا پھر آپ نے دیا' پھر فرمانے لگے حکیم یہ دنیا کاروہیہ پیسہ دیکھنے میں خوشنما اور مزے میں شیریں ہے لیکن جو کوئی اس کوسیر چشمی ہے لے اس کو برکت ہوتی ہے اور جو کوئی جان لڑا کرحرص کے ساتھ اس کو لے اس کو برکت نہ ہو گی۔ اس کی مثال الی ہے جو کما تا ہے لیکن سیر نہیں موتااوراويروالا(دين والا) باتھ نيچ والے (لينے والے) باتھ سے بمتر ہے۔ حکیم نے عرض کیایارسول اللہ! فتم اس کی جس نے آپ کو سچا پنیبر کر کے بھیجا میں تو آج سے آپ کے بعد کس ے کوئی چیز جھی نہیں لینے کا مرنے تک پھر( حکیم کاب حال رہا) کہ ابو بکرصدیق بھاتند ان كاسالانه وظیفه دینے كے لئے ان كوبلاتے 'وہ اس كے لينے سے انكار كرتے۔ كير حضرت عمر رضى الله عنه نے بھى اپنى خلافت ميں ان كو بلایا ان کاوظیفہ دینے کے لئے لیکن انہوں نے انکار کیا۔ حضرت عمر میں اللہ نے رکھاہے دیتا ہوں وہ نہیں لیتا۔ غرض حکیم نے آنخضرت النامیم کے بعد پھر کسی شخص سے کوئی چیز قبول نہیں کی (اپناوظیفہ بھی بيت المال مين نه ليا) يمال تك كه ان كي وفات : ﴿ كَنَّ اللَّهُ ان ير رحم

(ان ٢٦) ہم سے بشربن محر نے بیان کیا 'کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبردی کہا ہم کو یونس نے 'انہوں نے کہا بختہ کو سالم نے خبردی 'انہوں نے عبداللہ بن عمر ان انہوں نے کہا کہا میں نے خبردی 'انہوں نے عبداللہ بن عمر ان انہوں نے کہا میں نے آخفرت ساٹھ کیا ہے سنا' آپ فرماتے تھے تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم بھی نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور مردا پئی گھروالوں کا نگہبان ہے اور اپنی رعت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور مردا پئی گھروالوں کا نگہبان ہے اور اپنی رعت کے بارے میں پوچھا جائے گا

أَهْلِهِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيْتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةً وَمَسْؤُولَةٌ عَنْ رَعِيْتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيْتِهِ، قَالَ: وَحَسِيْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيْهِ)).

اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی تگہبان ہے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھی جائے گی اور غلام اپنے صاحب کے مال کا تگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ابن عمر شن ان کی ما میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

[راجع: ۸۹۳]

تی ہے میں کتاب العتق میں گزر بھی ہے' اس کی مناسبت ترجمہ سے مشکل ہے۔ بعضوں نے کما ہے غلام اپنے مالک کے مال میں کا مگیا ہوا ہے تو اس میں مالک اور غلام دونوں کے حق متعلق ہوئے' لیکن مالک کا حق مقدم کیا گیا کیو نکہ وہ زیادہ قوی ہے۔ اس طرح قرض اور وصیت میں قرض کو مقدم کیا جائے گا'کیو نکہ قرض کی اوائیگی فرض ہے اور وصیت ایک قتم کا تیرع لیعنی نفل ہے۔ شافعیہ نے کما کہ ان میں وارث داخل نہ ہوں گے۔ بعضوں نے کما داخل ہوں گے۔ امام ابو حنیفہ نے کما عزیزوں سے محرم ناطہ دار مراد ہوں گے باپ کی طرف کے ہوں یا اس کی طرف کے۔

١٠ بَابُ إِذَا وَقَفَ أُو أُوْصَى
 لأَقَارِبهِ،
 وَمَن الأَقَارِب؟

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: ((عَنِ النّبِيُ اللّٰهِي طَلْحَةَ: ((اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ)). فَجَعَلَهَا لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ)). فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأَبِي بْنِ كَعْبِ) وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةً عَنْ أَنَسٍ مِثْلِ حَدِيْثِ ثَابِتٍ: قَالَ: ((اجْعَلْهَا أَنَسٌ مِثْلِ حَدِيْثِ ثَابِتٍ: قَالَ: ((اجْعَلْهَا لَفَقَرَاءِ قُرَابَتِكَ))، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلَهَا لِفُقَرَاءِ قُرَابَتُكَ)، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلَهَا لِفُقَرَاءِ قُرَابَتُهُ حَسَّانَ وَأَبَي مِنْ أَبِي لِحَسَّانَ وَأُبَي مِنْ أَبِي لِحَسَّانَ وَأُبَي مِنْ أَبِي الْحَدَة وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهُلٍ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ حَرَامٍ مُنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةً بْنِ عَدِي طَلْحَة وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهُلٍ بْنِ النَّحَارِ، وَحَسَّانُ بْنِ عَمْرِو بْنِ وَيْدِ مَنَاةً بْنِ عَدِي لَى عَمْرِو بْنِ وَيْدِ مَنَاةً بْنِ عَمْرِو بْنِ وَيْدِ مَنَاةً بْنِ عَمْرِو بْنِ وَيْدِ مَنَاةً بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَارِ، وَحَسَّانُ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَارِ، وَحَسَّانُ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَارِ، وَحَسَّانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَارِ، وَحَسَّانُ بْنَ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَارِ مُو كَوَامُ النَّالِثُ مُوالِمَ وَهُو الأَبُ النَّالِثُ مُوالِمُ وَهُو الأَبُ النَّالِثُ مُوالِمُ وَهُو الأَلْبُ النَّالِثُ مُوالِمُ وَهُو الأَبُ النَّالِثُ مُوالِمٍ وَهُو الأَبُ النَّالِثُ مُوالِمٍ وَهُو الأَبُ النَّالِثُ مُوالِمَ وَهُو الأَبُ لَا لَيْكُولِهُ النَّالِي فَيَعْتَمِعَانِ

## باب اگر کسی نے اپنے عزیزوں پر کوئی چیزو قف کی یا ان کے لئے وصیت کی تو کیا حکم ہے اور عزیزوں سے کون لوگ مراد ہوں گے

اور ثابت نے انس رضی لللہ عنہ سے روایت کیا کہ آنخضرت صلی
اللہ علیہ و سلم نے ابو طلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے عزیزوں کو دے
دُال۔ انہوں نے حیان اور ابی بن کعب کو دے دیا (جو ابو طلحہ کے چیا
گی اولاد تھے) اور محمہ بن عبداللہ انصاری نے کہا بچھ سے میرے باپ
نے بیان کیا' انہوں نے ثمامہ سے' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے
ثابت کی طرح روایت کی' اس میں یوں ہے اپنے قرابت دار محاجوں
کو دے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہاتو ابو طلحہ نے وہ باغ حیان اور ابی
بن کعب کو دے دیا' وہ مجھ سے زیادہ ابو طلحہ سے یوں تھی کہ ابو طلحہ کا
اور حیان اور ابی بن کعب کی قرابت ابو طلحہ سے یوں تھی کہ ابو طلحہ کا
نام زید ہے وہ سمیل کے بیٹے' وہ اسود کے وہ حرام کے 'وہ عمرو بن زید
مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کے اور حیان فابت کے بیٹے'
دہ دادا ہے تو حرام بن عمرو بن مالک بن نجار کے اور حیان طاکہ بن جو پر
دادا ہے تو حرام بن عمرو بن ذید 'مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار

عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيٌ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيٍّ إِلَى سِتُّةِ آبَاءِ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكِ، وَهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَغْبُ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، فَعَمْرُو بْنُ مَالِكِ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَوْصَى

لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَانِهِ فِي الإِسْلاَمِ.

7۷۵٧ – حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَبْرَنَا مَالِكُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَلْمَحَةَ : ((أَرَى اللهِ عَلَيْهِ عَلْمَحَةَ : ((أَرَى قَالَ : ((قَالَ اللهِ عُلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلْمَحَةَ : ((أَرَى اللهِ عَلْمَحَة : (أَلَاهُ عَلَيْهِ اللهِ عَلْمَحَة : (أَلَاهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

١٩ - بَابُ هَلْ يَدْخُلُ النَّسَاءُ وَالْوَلَدُ
 في الأقارب؟

٣٧٥٣ حَدِّثْنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنْ

حمان اور ابوطلحہ کو ملادیتا ہے اور ابی بن کعب چھٹی پشت میں یعنی عمرو بن مالک میں ابوطلحہ کے ملتے ہیں' ابی کعب کے بیٹے' وہ قیس کے' وہ عبید کے' وہ زید کے' وہ معاویہ کے 'وہ عمرو بن مالک بن نجار کے تو عمرو بن مالک حسان اور ابوطلحہ اور ابی نینوں کو ملا دیتا ہے اور بعضوں نے بن مالک حسان اور ابوطلحہ اور ابی نینوں کو ملا دیتا ہے اور بعضوں نے (امام ابو یوسف امام ابو حنیفہ کے شاگرد نے) کما عزیزوں کے لئے وصیت کرے تو جتنے مسلمان باپ دادا گزرے ہیں وہ سب داخل موں گے۔

(۲۷۵۲) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' کما ہم کو امام مالک نے خبردی' انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے ' انہوں نے انہوں نے انہوں نے ابی رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے کما آنخضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ابو طلحہ سے فرمایا (جب انہوں نے اپناباغ بیرحاء اللہ کی راہ میں دینا چاہا) میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے عزیزوں کو دے دے۔ ابو طلحہ نے کما بہت خوب ایسا ہی کروں گا۔ پھر ابو طلحہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کردیا اور ابن عباس رضی اللہ عنما فریزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کردیا اور ابن عباس رضی اللہ عنما فریزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کردیا اور ابن عباس رضی اللہ عنما فریزوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈرا تو آنخضرت صلی اللہ علیہ و سلم قریش کے خاندانوں بی فہر' بی عدی کو پکار نے گئے (ان کو ڈرایا) اور ابو ہریرہ بڑائیز نے کماجب یہ آیت اتری ﴿ وانذر عشیر تک الاقربین اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو! (اللہ سے ڈرو)۔

## باب کیاعز بیزوں میں عور تیں اور بیچ بھی داخل ہوں گے

(۲۷۵۳) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کما ہم کو شعیب نے خردی ' انہوں نے زہری ہے 'کما مجھ کو سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبردی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کما جب (سورہ شعراء کی) یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اتاری اور اپنے نزدیک ناطے والوں
کو اللہ کے عذاب ہے ڈرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قریش کے لوگو! یا ایساہی کوئی اور کلمہ تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیک
اعمال کے بدل) مول لے لو (بچالو) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ
کام نہیں آنے کا (یعنی اس کی مرضی کے خلاف میں کچھ نہیں کر سکنے
کا) عبد مناف کے بیٹو! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں
آنے کا۔ عباس عبدالطلب کے بیٹے! میں اللہ کے سامنے تمہارے
کچھ کام نہیں آنے کا۔ صفیہ میری بچھو پھی! اللہ کے سامنے تمہارے
کچھ کام نہیں آنے کا۔ فاظمہ میری بچھو پھی! اللہ کے سامنے تمہارے
کے سامنے تیرے کچھ کام نہیں آئے گا۔ ابو الیمان کے ساتھ حدیث کو
کے سامنے تیرے کچھ کام نہیں آئے گا۔ ابو الیمان کے ساتھ حدیث کو
امنی نے بھی عبداللہ بن وہب سے 'انہوں نے یونس سے 'انہوں نے
انہوں نے بھی عبداللہ بن وہب سے 'انہوں نے یونس سے 'انہوں نے

أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((قَامَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهُ حَيْنَ أَنْزَلَ اللهُ عَزُّ وَجَلُّ: ﴿وَأَنْدِرُ اللهِ عَشْرَتُكَ الأَقْرَبِيْنَ ﴾ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ قَلَيْنَ ﴾ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ قُويَشُ – أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا – اشْتَرُوا أَنفُسَكُمْ، لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْنًا. يَا أَنفُسِكُمْ، لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْنًا. يَا عَبُل مِنَ اللهِ شَيْنًا. يَا عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْنًا. يَا صَفِيَّةً عَمَّةً رَسُولِ عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْنًا. يَا صَفِيَّةً عَمَّةً رَسُولِ عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْنًا. وَيَا اللهِ لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْنًا. وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِنْتِ مِنْ اللهِ شَيْنًا)). تَابَعَهُ فَالْمِ لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْنًا)). تَابَعَهُ أَصْنَعُ عَنِ ابْنِ وَهَب عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَصْنَعُ عَنِ ابْنِ وَهَب عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَضْبَعُ عَنِ ابْنِ وَهَب عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَضْبَعُ عَنِ ابْنِ وَهَب عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَصْنَعُ عَنِ ابْنِ وَهَب عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ وَهَب عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ اللهِ شَهْابِ. [طرفاه في: ٢٥ ٣٥ ٢) (٢٧٤)].

آ پیچیلی حدیث میں پہلے آپ نے قریش کے کل لوگوں کو مخاطب کیا جو خاص آپ کی قوم کے لوگ تھے۔ پھر عبد مناف اپنی اولاد کو۔ اس حدیث سے امام بخاری پیٹیسٹ چوتھے دادا کی اولاد کو۔ پھر خاص اپنی اولاد کو۔ اس حدیث سے امام بخاری نے بیٹ نکالا کہ قرابت والوں میں عور تیں داخل ہیں۔ کیونکہ حضرت صفیہ اپنی پھوپھی کو بھی آپ نے مخاطب کیا اور بیچ بھی اس لئے کہ حضرت فاطمہ وہایا۔

٣ - بَابُ هَلْ يُنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ؟
وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ رَضِيَ الله عَنهُ: لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلُ. وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ. وَكَذَلِكَ كُلُّ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةٌ أَوْ شَيْنًا للهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفَى بِهِ كَمَا يَنْتَفِى بِهِ كَمَا يَنْتَفِى بِهِ كَمَا يَنْتَفَى بِهِ كَمَا يَنْتَفِى بِهِ كَمَا يَنْتَفِى بَهِ كَمَا يَنْتَفِى بِهِ كَمَا يَنْتَفِى بَهِ كَمَا يَنْتَفِى عَيْرُهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ.

باب کیاو تف کرنے والا اپنے وقف سے خود بھی وہ فا کدہ اٹھا

سکتا ہے؟ اور حضرت عمر ہولتہ نے شرط لگائی تھی (اپنے وقف کے لئے)

کہ جو شخص اس کامتولی ہو اس کے لئے اس وقف میں سے کھالینے

سے کوئی حرج نہ ہو گا۔ (دستور کے مطابق) واقف خود بھی وقف کا

مہتم ہو سکتا ہے اور دو سرا شخص بھی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے

اونٹ یا کوئی اور چیز اللہ کے راستے میں وقف کی توجس طرح دو سرے

اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں خود وقف کرنے والا بھی اٹھا سکتا ہے اگر چہ

(وقف کرتے وقت) اس کی شرط نہ لگائی ہو۔

واقف اپنو وقف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جب اس چیز کو خود اپنے اوپر اور نیز دو سرول پر وقف کر دیا ہو یا وقف میں ایس سیستی فیرط کر لی ہو یا اس میں سے ایک حصہ اپنے لئے خاص کر لیا ہو یا متولی کو کچھ دلایا ہو اور خود ہی متولی ہو۔ قسطلانی نے کہا

شافعيه كاصحح مذبب سي ب كه اين ذات ير وقف كرنا باطل بـ

حفزت عمر کا اثر کتاب الشروط میں موصولاً گزر چکا ہے۔ امام بخاریؒ نے اس سے بید نکالا کہ جب وقف کے متولی کو حفزت عمر شرق نے اس میں سے کھانا یا پچھ فائدہ لینا درست ہو گا۔ اس لئے کہ جسی فی اس میں سے کھانا یا پچھ فائدہ لینا درست ہو گا۔ اس لئے کہ جسی وقف کرنے والا خود اس جائداد کا متولی ہوتا ہے۔ آخری مضمون میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کما اگر کوئی چیز فقیروں پر وقف کی اور وقف کی اور وقف کرنے والا فقیر نمیں ہے تو اس سے فائدہ اٹھانا درست نہیں۔ البتہ اگر وہ فقیر ہو جائے یا اس کی اولاد میں سے کوئی فقیر ہو جائے تو فائدہ اٹھانا درست نہیں۔ البتہ اگر وہ فقیر ہو جائے یا اس کی اولاد میں سے کوئی فقیر ہو جائے تو اس کے دور میں سے کوئی فقیر ہو جائے اور میں سے کوئی فقیر ہو جائے ہو بائد ہو کہ کا دور سے نہیں۔ البتہ اگر وہ نفیر ہو جائے اور سے کوئی فقیر ہو جائے ہوں کہ دور سے نہیں۔ البتہ اگر وہ نفیر ہو جائے اس کی اولاد میں سے کوئی فقیر ہو جائے ہوں سے نفیر ہو جائے ہوں سے کوئی فقیر ہو جائے ہوں سے کوئی سے کوئی فقیر ہو جائے ہوں سے کوئی سے

٢٧٥٤ - حَدُّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدُّتُنَا أَبُو
 عَوَانَةَ عَنْ قَتَادةَ عَنْ أَنَس رَضِيَ الله عَنْهُ:
 أَنَّ النَّبِيِّ قِلْظُ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ: ((ارْكَبْهَا))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ - فِي النَّالِئَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ - بَدَنَةٌ، فَقَالَ - فِي النَّالِئَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ - ((ارْكَبْهَا وَيْلَكَ - أَوْ وَيَسْحَكَ)).

[راجع: ١٦٩٠]

٢٧٥٥ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
 عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ هُرَيْرَةَ رَضُولَ اللهِ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنْهَا بَدَنَة، قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنْهَا بَدَنَة، قَالَ: ((ارْكَبْهَا وَيُلكَ)). فِي النَّانِيَةِ أَوْ فِي النَّائِيَةِ أَوْ فِي النَّائِيَةِ أَوْ فِي النَّائِيةِ أَوْ فِي النَّائِيةِ أَوْ فِي النَّائِيةِ أَوْ اللهِ اللهِ إِنْهَا بَدَنَة، أَوْ فِي النَّائِيةِ أَوْ فِي النَّائِيةِ أَوْ اللهِ اللهِ إِنْهَا بَدَنَة، أَوْ اللهِ اللهِ إِنْهَا بَدَنَة، أَوْ اللهِ اللهُ إِنْهَا بَدَنَةٍ أَوْ اللهِ اللهَ إِنْهَا بَدَنَةً إِنْهَا اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ إِنْهَا بَدَنَةً إِنْهَا بَدَنَةً إِنْهَا بَدَنَةً إِنْهَا اللهِ اللهِ إِنْهَا بَدَنَةً إِنْهَا بَدَنَةً إِنْهَا اللهِ اللهِ إِنْهَا اللهِ إِنْهَا اللهِ إِنْهَا اللهِ اللهِ إِنْهَا اللهِ إِنْهَا اللهِ اللهِ إِنْهَا إِنْهَا اللهَ إِنْهَا اللهِ إِنْهَا اللهِ إِنْهَا إِنْهَا اللهَائِلَةِ إِنْهَا لَهَا إِنْهَا إِنْهَا اللهِ إِنْهَا لَهِ إِنْهَا اللهِ إِنْهَا اللهِ إِنْهَا إِنْهَا اللهِ إِنْهَا اللهِ إِنْهَا إِنْه

(۲۷۵۴) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا کا اس بھائی نے کہ نبی کریم سائی لیا کیا ان سے قادہ نے اور ان سے انس بھائی نے کہ نبی کریم سائی لیا نے دیکھا کہ ایک شخص قربانی کا اونٹ ہانے لئے لئے جارہا ہے۔ آنخضرت مائی لیا ہے اس صاحب نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا افسوس! سوار بھی ہو جا (یا آپ نے ویلک کی بجائے ویحک فرمایا جس کے معنی بھی وہی ہیں)

اس حدیث سے حضرت امام بخاری ؒ نے بیہ نکالا کہ و تعنی چیز سے خود وقف کرنے والا بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے ' جانور پر مکان کو بھی قیاس کر کتے ہیں۔ اگر کوئی مکان وقف کرے تو اس میں خود بھی رہ سکتا ہے۔ بیہ بھی ظاہر ہوا کہ قربانی کے جانور پر بوقت ضرورت سواری کی جا سکتی ہے ' اگر وہ دودھ دینے والا جانور ہے تو اس کا دودھ بھی استعال میں لایا جا سکتا ہے۔ وہ جانور برائے قربانی متعین کرنے کے بعد عضو معطل نہیں بن جاتا۔ عام طور پر مشرکین اپنے شرکیہ افعال کے لئے موسوم کردہ جانوروں کو بالکل آزاد سیجھنے لگ جاتے ہیں جو ان کی نادانی کی دلیل ہے ' غیراللہ کے ناموں پر اس طرح جانور چھوڑنا ہی شرک ہے۔

باب اگر وقف کرنے والا مال وقف کو (اپنے قبضہ میں رکھے) دو سرے کے حوالہ نہ کرے تو جائز ہے اس لئے کہ عمر ہٹاٹٹر نے (خیبر کی اپنی زمین) وقف کی اور فرمایا کہ اگر

١٣ - بَابُ إِذَا وَقَفَ شَيْنًا قَبْلَ أَنْ
 يَدْفَعَهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزْ
 لأن عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُ أَوْقَفَ وَقَالَ: لاَ

جُنَاحَ عَلَى مَن وَلَيْهُ أَنْ يَأْكُلَ، وَلَمْ يَخُصُّ إِنَّ فَلَا يَكُلُ، وَلَمْ يَخُصُّ إِنِي وَلَمْ يَخُصُ إِن وَلَيْهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ. قَالَ النَّبِي ﷺ لأَبِي طَلْحَةَ: ((أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرُبِيْنَ))، فَقَالَ: أَفْعَلُ، فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمَّه.

اس میں سے اس کا متولی بھی کھائے تو کوئی مضا گفتہ نہیں ہے۔ یمال آپ نے اس کی کوئی تخصیص نہیں کی تھی کہ خود آپ ہی اس کے متولی ہوں گے یا کوئی دو سرا۔ نبی کریم طاق کیا نے ابو طلحہ زائی سے فرمایا تھا کہ میرا خیال ہے کہ تم اپنی ذمین (باغ بیرصاء صدقہ کرناچاہتے ہوتو) اپنے عزیزوں کو دے دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں ایساہی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے عزیزوں اور چھا کے لڑکوں میں بانٹ دیا۔

تھی ہے۔ جہور علاء کا کی قول ہے اور مالکیہ وقف کو اپنے بہت میں بھی رکھ سکتا ہے جیسا کہ حلمرت عمر بڑاتھ کے فعل سے خابت کی است کی جہور علاء کا کی قول ہے اور مالکیہ وغیرہ کے نزدیک وقف اس وقت تک صحح نمیں ہوتا جب تک مال وقف کو اپنے بہت ہو کا کر دو سرے کے بیٹے میں نہ دے۔ جہور کی دلیل حفرت علی اور حضرت فاطمہ دی تھی ہے افعال بیل۔ ان سب نے اپنے او قاف کو اپنے بی بہت میں رکھا تھا۔ اس کا نفع خیرات کے کاموں میں صرف کرتے۔ باب کے تحت وکر کردہ اگر حضرت عمر بڑاتھ متولی ہو کے معلوم ہوا کہ حضرت عربواتھ فو جو کی باب کا کی کی مطلب ہے۔ اس لئے وقف کو عام اولم خاص دو قسموں پر تقیم کیا گرایا ہے تو ان کو اس میں سے کھانا بھی درست ہو گا، باب کا کی مطلب ہے۔ اس لئے وقف کو عام اولم خاص دو قسموں پر تقیم کیا گرایا ہے جس سے مراد وہ او قاف ہوتے ہیں جن کا اصل مقصد کچھ تو امور دئی اور کار بائے خیر میں امداد کرنا ہے اور کچھ خاص اشخاص یا بھاص کی جماعت کی نفع رسانی ہے۔ وقف خاص جو کہ نوی معن استعمال کیا جاتا ہے اور علمات اسلام وقف کے باندھ دینا، حب کر دینا ہے اور اصل میں یہ لفظ گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کے باندھ دینا، حب کر دینا ہے اور اصل میں یہ لفظ گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کے باندھ مینا کہ بیا گان خدا کو اس سے فائدہ ہو کی اصطلاح میں وقف سے حراد کی کار خیر کے لئے اپنا مال دے دینا۔ وقف کی ترفی سے بھی کی گئی ہے کہ کی جائدہ شل اراضی و کی اصطلاح میں وقف کے خت ملک نہ شرط بھی لگا سکتا ہے۔ کی دو سرے مقام پر اس کی تفصیل آئے گا۔

١٤ - بَابُ إِذَا قَالَ: دَارِيْ صَدَقَةً
 اللهِ، وَلَمْ يُبيِّنْ لِلْفُقَرَاءِ

أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَضَعُهَا فِي الأَقْرَبِيْنَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ قَالَ النَّبِيُ ﷺ لأَبِي طَلْحَةَ حِيْنَ قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِيْرِحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لللهِ، فَأَجَازَ النَّبِيُ ﷺ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ يَجُوزُ حَتَّى يُبِيِّنَ لِمَنْ، وَالأَوْلُ أَصَحُ.

باب اگر کسی نے یوں کہا کہ میرا گھراللہ کی راہ میں صدقہ ہے 'فقراء وغیرہ کے لئے صدقہ ہونے کی کوئی وضاحت نہیں کی تو وقف جائز ہوا اب اس کو افتیار ہے اسے وہ اپ عز بردوں کو بھی کیو نکہ صدقہ کرتے ہوئے کسی کی تخصیص نہیں کی تقی۔ جب ابو طلحہ رفاقتہ نے کہا کہ میرے اموال میں جھے سب سے زیادہ پہندیدہ بیرحاء کاباغ ہے اور وہ اللہ کے راستے میں صدقہ ہے تو نبی کریم طاق کیا ہے اسے جائز قرار دیا تھا راستے میں صدقہ ہے تو نبی کریم طاق کیا ہے اسے جائز قرار دیا تھا راستے میں صدقہ ہے تو نبی کریم طاق کیا ہے دیں گے) رحالا تکہ انہوں نے کوئی تعیین نہیں کی تھی کہ وہ یہ کے دیں گے) لیکن بعض لوگ شافعیہ نے کہا کہ جب تک یہ نہ بیان کر دے کہ لیکن بعض لوگ شافعیہ نے کہا کہ جب تک یہ نہ بیان کر دے کہ

صدقه س لئے ہے 'جائز نہیں ہو گااور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

حفرت ابو طلحہ نے مجمل طور پر اپناباغ آخضرت مٹھ کے حوالہ کر دیا اور آپ نے واپس فرماتے ہوئے اسے ان کے قرابتداروں میں تقتیم کرنے کا تھم فرمایا 'کسی قرابت دارکی تخصیص نہیں کی۔ اس سے مقصد باب ثابت ہوا۔

باب کی خرف سے صدقہ ہے تو یہ بھی جائز ہے خواہ اس میں مال کی طرف سے صدقہ ہے تو یہ بھی جائز ہے خواہ اس میں بھی اس کی وضاحت نہ کی ہو کہ کس کے لئے صدقہ ہے خیری اس کی وضاحت نہ کی ہو کہ کس کے لئے صدقہ ہے خبر دی 'انہیں ابن جرت نے خبردی 'کما کہ جھے پھلیٰ بن مسلم نے خبر دی 'انہیں ابن جرت نے خبردی 'کما کہ جھے پھلیٰ بن مسلم نے خبر دی 'انہوں نے عکرمہ سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ ہمیں ابن عباس بڑی ہوا تو وہ ان کی ضدمت میں موجود نہیں تھے۔ انہوں نے آکر رسول بوا تو وہ ان کی خدمت میں موجود نہیں تھے۔ انہوں نے آکر رسول اللہ الجہ بھی والدہ کاجب انقال ہوا تو میں ان کی خدمت میں حاضر نہیں تھا۔ کیا آگر میں کوئی چیز صدقہ کروں تو ان کی خدمت میں حاضر نہیں تھا۔ کیا آگر میں کوئی چیز صدقہ کروں تو اس سے انہیں فاکدہ پہنچ سکتا ہے ؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے کما کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

وَإِنْ لَمْ يُبِينْ لِمَنْ ذَلِكَ

707 - حَدُّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَحْمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَحْمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سُمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبُاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تُوفِيَتْ أُمُّهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تُوفِيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أُمِّي تُوفِيتُ أَمُّهُ أَمِّي تُوفِيتُ أَمْهُ أَمِّي تُوفِيتُ أَمْهُ أَمِّي تُوفِيتُ أَمْهُ أَنَّ عَنْهَا وَلَيْتُ أُمْهُ أَمْهُ أَمْهُ أَنْ عَائِبٌ عَنْهَا وَلَيْتُ أَمْهُ إِنْ نَصَدَقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قَالَ: وَلَا يَعْمُونَ المَعْمُرَافَ مَدَافًا عَلَيْهَا)).

[طرفاه في: ۲۲۷۲، ۲۲۷۰].

حضرت سعد بن عبادہ غزوہ دومۃ الجندل میں آنخضرت مٹھیے کے ساتھ گئے ہوئے تھے ' پیچھے سے ان کی محترمہ والدہ کا انقال ہو گیا۔ مخراف اس باغ کا نام تھا یا اس کے معنی بہت میوہ دار کے ہیں۔

باب کسی نے اپنی کوئی چیزیا لونڈی 'غلام یا جانور صدقه یا وقف کیا تو جائز ہے

(مطلب یہ کہ مال مشترک مال منقولہ کابھی وقف ورست ہے) (۲۷۵۷) ہم سے کی بن کمیر نے بیان کیا کما ہم سے لیٹ نے بیان کیا 'ان سے عقیل نے 'ان سے ابن شملب نے کما کہ مجھے عبداللہ بن عبداللہ بن کعب نے خردی اور ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک براٹھ سے سنا' وہ بیان کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک براٹھ سے سنا' وہ بیان ١٦- بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ أَوْ وَقَفَ بَعْضَ مَالِةِ

أَوْ بَفْضَ رَقِيْقِهِ أَوْ دَوَابِهِ فَهُوَ جَائِقٌ ٢٧٥٧ - حَدَّثَنَا يَحْتَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اللهِ بْنِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَفْبٍ قَالَ: سَمِفْتُ كَفْبٍ قَالَ: سَمِفْتُ كَفْبٍ قَالَ: سَمِفْتُ

كَفْبَ بْنَ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ، قَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)). قُلْتُ : فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيبَرَ.

رأطرافه في : ۲۹٤٧، ۲۹٤٨، ۲۹٤٩، יספדי אאידי דספדי פאאדי

کرتے تھے کہ میں نے عرض کیایا رسول اللہ! میری توبہ (غزوہ تبوک میں نہ حانے کی) قبول ہونے کا شکرانہ یہ ہے کہ میں اینا مال اللہ اور اس کے رسول ملتی کے راہتے میں دے دوں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر این مال کاایک حصه اینیاس ہی باقی رکھو تو تمہارے حق میں بیہ بهتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ پھر میں اینا خیبر کا حصہ اپنے پاس محفوظ رکھتا

12777

1779. (7733 .£7YA

یہ کعب بن مالک وہ محالی میں جو اینے دو ساتھوں سمیت جنگ جوک میں آنحضرت ساتھ سی انکا تھے۔ آب ایک مت تک زیر عماب رہے۔ آخر اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول کی۔ اس کا مفصل ذکر کماب المغازی میں آئے گا۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ سارا مال خیرات کر دینا مکروہ ہے اور یہ بھی نکلا کہ مال منقولہ کا وقف کرنا بھی جائز ہے۔

رَدَّ الْوَكِيْلُ اِلَيْهِ

١٧ - بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيْلِهِ ثُمَّ اللهِ الرصدقة كے لئے سي كووكيل كرے اور وكيل اس كا صدقہ بھیردے

(۲۷۵۸) اور اساعیل بن جعفرنے بیان کیا کہ مجھے عبدالعزیز بن عبدالله بن ابی سلمہ نے خبردی' انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے (امام بخاریؓ نے کہا کہ) میں سمجھتا ہوں کہ بیہ روایت انہوں نے انس بن الله سے کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا (جب سورة آل عمران کی) یه آیت نازل ہوئی که "تم نیکی ہر گز نہیں پاسکتے جب تک اس مال میں ہے خرچ نہ کروجو تم کو زیادہ پیند ہے" توابو طلحہ ہوہتی رسول اللہ طاہیج كى خدمت ميں حاضر ہوئے اور عرض كيايار سول الله! الله تبارك و تعالی این کتاب میں فرماتا ہے کہ "تم نیکی ہر گز نسیں یا سکتے جب تک اس مال میں ہے خرج نہ کروجو تم کو زیادہ پیندے اور میرے اموال میں سب سے بیند مجھے بیرحاء ہے۔ بیان کیا کہ بیرحاء ایک باغ تھا۔ رسول الله ملتي يم اس ميں تشريف لے جايا كرتے 'اس كے سائے میں بیٹھتے اور اس کا پانی ہتے (ابو طلحہ نے کہا کہ) اس لئے وہ اللہ عزوجل کی راہ میں صدقہ اور رسول اللہ طَوْمِینَ کے لئے ہے۔ میں اس کی نیکی اور اس کے ذخیرۂ آخرت :وٹ کی امید رکھتا ہوں۔ پس

٢٧٥٨ - وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْن عَبْدِ اللهِ بْن أَبِي طَلْحَةَ لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ عَنْ أَنَس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرُّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ﴾ جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُول اللهِ اللهِ اللهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: ﴿ لَن تَنَالُوا الْبِرُّ حَتِّي تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ﴾ وَإِنَّ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَى بيْرِحَاءَ - قَالَ: وَكَانَ حَدِيْقَةً كَانَ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ الله وَيَشْرَبُ مِنْ مَانِهَا – فَهِيَ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ أَرْجُو بِرُّهُ وَذُخْرَهُ، فَضَعْهَا أَيْ رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ. فَقَالَ رَسُولُ

آیہ میں اس کے نکا کہ ابو طلحہ نے آنخضرت اللہ کیا تھا ایک ان کا صدقہ قبول فرما کر پھران ہی کو واپس کر دیا اور فرمایا کہ اے اپنے اقرباء میں تقلیم کر دو۔ حضرت حسان نے اپنا حصہ حضرت معاویہ کے ہاتھ جی ڈالا تھا جب لوگوں نے اعتراض کیا تو آپٹ نے فرمایا کہ میں تھجور کا ایک صاع رویوں کے ایک صاع کے بدل کیوں نہ پیچوں یعنی ایسی قیمت پھر کمال ملے گ گویا کھور چاندی کے ہم وزن بک رہی ہے۔ کتے ہیں صرف حسان کا حصہ اس باغ میں حضرت معاوید نے ایک لاکھ ورہم کو خریدا۔ چونکہ ابو طلحہ نے یہ باغ معین لوگوں پر وقف کیا تھا للذا ان کو اپنا حصہ بیخا درست ہوا۔ بعضوں نے کما ابو طلحہ نے ان لوگوں پر وقف کرتے وقت بیہ شرط لگا دی تھی کہ اگر ان کو حاجت ہو تو بچ سکتے ہیں ورنہ مال وقف کی بیچ درست نہیں۔ قصر بی حدیلہ کی تفصیل حافظ صاحب يول فرماتے من واما قصر بني حديلة وهو بالمهملة مصغر و وهم من قاله بالجيم فنسب اليهم القصر بسبب المجاورة والا فالذي بناه هو معاوية بن ابي سفيان وبنو حديلة بالمهملة مصغر بطن من الانصار وهم بنو معاوية بن عمرو بن مالك النجار وكانو بتلك البقعة فعرفت بهم فلما اشتري معاوية حصة حسان بني فيها هذا القصر فعرفت بقصر بني حديلة ذكر ذلك عمرو بن شيبة وغيره في اخبار المدينة ملكهم الحديقة المذكورة ولم يفقها عليهم اذلو وقفها ما ساغ لحسان ان يبيعها ووقع في اخبار المدينة لمحمد ابن الحسن المخزومي من طريق ابي بكر بن حزم ان ثمن حصة حسان مائة الف درهم قبضها من معاوية بن ابي سفيان (خلاصة فتح الباري) *اور ليكن* قصر بی حدیلہ حائے معملہ کے ساتھ اور جس نے اسے جیم کے ساتھ نقل کیا یہ اس کا وہم ہے۔ یہ پڑوس کی وجہ سے بنو حدیلہ کی طرف منسوب ہو گیا تھا ورنہ اس کے بنانے والے حضرت معاویہ بن الی سفیان ہیں اور بنو حدیلیہ انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ یہ بنو معاویہ بن عمرو بن مالک نجار ہیں جو یماں رہا کرتے تھے پس ان ہی ہے بیہ منسوب ہو گیا۔ پس جب حضرت معاویہ ؓ نے حضرت حسان ہاٹنز والا حصہ خرید لیا تو وہاں یہ قلعہ بنایا جو قصر بنو حدیلہ کے نام سے موسوم ہوگیا۔ اسے عمرو بن شیبہ وغیرہ نے اخبار المدینہ میں ذکر کیا نے 'حضرت حسان نے اپنا حصہ حضرت معاویہ کو چے دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر اس کو ان پر وقف کرتے تو اسے حسان فروخت نہیں کر سکتے تھے اور اخبار مدینہ میں ہے کہ حضرت معاویہ ﷺ نے حضرت حسان کو ان کے حصہ کی قیمت ایک لاکھ درجھم اداکی تھی۔ علامہ قسطلانی فرمات تی واجاب آخر بان ابا طلحة حين وقفها شرط جواز بيعهم عند الاحتياج فان الشرط بهذا الشرط قال بعضهم لجوازه والله اعلم لينن حنمزت

ابو طلح " نے جب اے وقف کیا تو حاجت کے وقت ان لوگوں کو پیچنے کی اجازت دے دی تھی اور اس شرط کے ساتھ وقف جائز ہے۔ لفظ حدیلہ کو بعض نے جیم کے ساتھ جدیلہ نقل کیا ہے۔ بعض نے کہا کہ وہ صبح حاء مضمومہ کے ساتھ حدیلہ ہے والله اعلم۔

١٨ – بَابُ قُولِ ا للهِ تَعَالَى:

﴿وَإِذَا حَضَرالقِسْمَةَ أُولُوالقُرْبَى وَالْيَتَامَي وَالْمُسَاكِيْنُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ ﴾

إب

(سورہ نساء میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جب (میراث کی تقیم) کے وقت رشتہ دار (جو وارث نہ ہوں) اور میتیم اور مسکین آ جائیں تو ان کو بھی ترکے میں سے کچھ کچھ کھلا دو (اور اگر کھلانا نہ ہو سکے تو) اچھی بات کہ کر زمی سے ٹال دو۔ "

جو لوگ خود وارث ہوں' ان کو تو پتیم اور مسکین اور دور کے ناطے والوں کو جو دارث نہیں ہیں تقتیم کے وقت کچھ دینا واجب تھا اور جو خود وارث نہ ہوں جیسے دارث اولی اس کو بیہ حکم تھا کہ نرمی سے جواب دے دو۔ بیہ تھم ابتدائے اسلام میں تھا پھر اس صدقے کا وجوب جاتا رہا اور بیہ آیت منسوخ ہوگئی' اب بعضوں نے کما اب بھی بیہ حکم باتی ہے آیت منسوخ نہیں ہے۔

(٢٤٥٩) جم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کما ہم سے ابو ٧٧٥٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَصْلِ أَبُو النُّعْمَان حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عوانہ نے بیان کیا ابو بشر جعفرے ان سے سعید بن جبیرنے اور ان ے ابن عباس بھنے نے فرمایا کہ کچھ لوگ مگان کرنے لگے ہی کہ بیہ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هَذِهِ آیت (جس کاذ کر عنوان میں ہوا) میراث کی آیت سے منسوخ ہو گئی ہے' نہیں فتم اللہ کی آیت منسوخ نہیں ہوئی البتہ لوگ اس پر عمل الآيَةُ نُسِخَتْ، وَلاَ وَاللهِ مَا نُسِخَتْ، وَلَكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ، هُمَا وَالْيَان: كرنے ميں ست ہو گئے ہيں۔ ترك ك لينے والے وو طرح ك وَال يَوثُ وَذَاكَ الَّذِي يَوْزُقُ، وَوَال الْأَ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو خود وارث ہوں اس کو تو چٹانے کا حکم ہے (عزیزوں علیموں اور مختاجوں کو جو تقسیم کے وقت آ جائیں) دو سراجو يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِيْ يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ، يَقُولُ لاَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أَعْطِيْكَ)). خود وارث نمیں ہو اس کو نرمی سے جواب دینے کا تھم ہے ، وہ ایوں

[طرفه في : ٤٥٧٦].

سند میں ندکور حضرت سعید بن جیر اسدی کونی جیں ، جلیل القدر تابعین میں سے ایک یہ بھی جیں۔ انہوں نے ابو مسعود 'ابن کی جی بی انہوں نے ابو مسعود 'ابن کی جی بی انہوں کے ابن نیر اور انس بڑکاتی ہے علم حاصل کیا اور ان ہے بہت سے لوگوں نے۔ ماہ شعبان ۹۵ھ میں جبکہ ان کی عمر انہاس مال کی تھی ' جاج بن بوسف نے ان کو قتل کرایا اور خود تحاج رمضان میں مرا اور بعض کے نزدیک ای سال شوال میں اور یوں بھی ہتے جی ماہ بعد مرا۔ اس کے بعد حجاج کی کے قتل پر قادر نہ ہوا۔ کیونکہ سعید نے اس کے لئے دعا کی تھی جبکہ حجاج ان کی شماوت کے چھ ماہ بعد مرا۔ اس کے بعد حجاج کی کے قتل پر قادر نہ ہوا۔ کیونکہ سعید بولے کہ اے تجاج! تھی جبکہ حجاج ان سے مخاطب ہو کر بولا کہ بتاؤ تم کو کس طرح قتل کیا جائے میں تم کو اس طرح قتل کروں گا۔ سعید بولے کہ اس جو کو قتل کروں تو بھی کو قتل کروں گا۔ حجاج بولا کیا تم چاہ ہو کہ مناف کر دوں۔ بولے کہ اگر عفو واقع ہوا تو وہ اللہ کی طرف سے ہو گا اور تیرے لئے اس میں کوئی برات و عذر نہیں۔ حجاج یہ من کر بولا کہ ان کو لے جاؤ اور قتل کر ڈالو۔ پس جب ان کو دروازہ سے باہر نکالا تو یہ نس یڑے۔ اس کوئی برات و عذر نہیں۔ حجاج یہ من کہ بولا کہ ان کو لے جاؤ اور قتل کر ڈالو۔ پس جب ان کو دروازہ سے باہر نکالا تو یہ نس یڑے۔ اس

کے میاں میں تم کو دینے کا اختیار نہیں رکھتا۔

کی اطلاع تجاج کو پنچائی گئی تو تھم دیا کہ ان کو واپس لاؤ۔ النفا واپس لایا گیا تو ان سے پوچھا کہ اب ہنے کا کیا سب تھا۔ بولے کہ مجھ کو اللہ کے مقابلے میں تیری بے باکی اور اللہ تعالیٰ کی تیرے مقابل میں حکم و بردباری پر تجب ہوتا ہے۔ جاج نے بید من کر تھم دیا کہ کھال بچھائی گئی پھر تھم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ اس کے بعد سعید بن جیر نے فرمایا کہ ﴿ وَجَهْتُ وَجَهِیَ لِلَّذِی اللهِ ﴾ (الانعام: 24) یعنی میں نے اپنا رخ سب سے موثر کر اس خدا کی طرف کر لیا ہے کہ جو خالق آسان و ذھین ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں۔ جاج نے بید من کر تھم دیا کہ ان کو قبلہ کی مخالف سمت کر کے مضبوط باندھ دیا جائے۔ سعید نے فرمایا ﴿ فَائِنَهُا وَالْوَا فَلَمْ وَجَهُمْ وَمِنْهَا لُغُوجِ حُکُمْ وَمِنْهَا لُغُوجِ حُکُمْ فَاللّٰهُ ﴾ (البقرة: 10) جس طرف بھی تم رخ کرو گے اس طرف اللہ ہے۔ اب تجاج نے تھم دیا کہ سرک بل اوندھا کر دیا جائے۔ سعید نے فرمایا کہ میں شادت دیتا اور جمت پیش کرتا ہوں' اس بات کی کہ اللہ کے سواکوئی اور معبود نہیں وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک خمیں اور اس بات کی کہ مجمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ یہ جمت ایمانی میری طرف سے سنبھال یماں تک کہ تو مجمد سے قیامت کے دن طے۔

پھر سعید نے دعائی اے اللہ! حجاج کو میرے بعد کی کے قتل پر قادر نہ کر۔ اس کے بعد کھال پر ان کو ذریح کر دیا گیا۔ لہتے ہیں کہ حجاج اس کے بعد پندرہ را تیں اور جیا' اس کے بعد حجاج کے پیٹ میں کیڑوں کی بیاری پیدا ہو گئی۔ حجاج نے حکیم کو بلوایا تاکہ معائنہ کر لے۔ حکیم نے ایک گوشت کا ایک سڑا ہوا محکوا اور اس کو دھاگے میں پرو کر اس کے محلے سے اتارا اور کچھ دیر تک جھوڑے رکھا' اس کے بعد حکیم نے اس کو نکالا تو دیکھا کہ خون سے بھرا ہوا ہے۔ حکیم سمجھ گیا کہ اب یہ بچنے والا نہیں۔ حجاج اپی بقیہ زندگی میں چیختا چلاتا رہتا تھا کہ مجھے اور سعید کو کیا ہوا کہ جب میں سوتا ہوں تو میرا پاؤں پکڑ کر ہلا دیتا ہے۔ سعید بن جبیر عواق کی کھلی آبادی میں دفن کئے گئے۔ غفراللہ لہ (اکمال)

١٩ - بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تُولِفَى
 فُجْأَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ،

وَقَضَاءِ النَّذُورِ عَنِ الْمَيَّتِ

• ٢٧٦- حَدُّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدُّثَنِي

مَالِكُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ اللَّهُ:

إِنَّ أُمِّي الْقُلْتَتْ نَفْسُهَا، وَأَرَاهَا لَوْ

تَكَلَّمَتْ تَصَدُّقَتْ، أَفَأَتَصَدُّقُ عَنْهَا؟ قَالَ:

((نَعَمْ، تَصَدُّقَ عَنْهَا)). [راجع: ١٣٨٨]

# باب اگر کسی کو اچانک موت آجائے تواس کی طرف سے خیرات کرنامتحب ہے اور میت کی نذروں کو پوری کرنا

(۴۷۲) ہم سے اساعیل بن ابی اولیں نے بیان کیا' کما کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا' ان سے اسا کے باپ نے اور ان سے مائشہ رہے ہوں نے کہ ایک صحابی (سعد بن عبادہ) نے رسول اللہ مائید میری والدہ کی موت اجانک واقع ہو گئ میرا خیال ہے کہ اگر انہیں گفتگو کاموقع ملتا تو وہ صدقہ کر تیں توکیا میں ان کی طرف سے خیرات کر سکتا ہوں ؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے خیرات کر سکتا ہوں ؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے خیرات کر

اس مدیث سے معلوم ہوا کہ ور ٹاء کی طرف سے میت کو خیرات اور صدقے کا ثواب پنیخا ہے۔ المحدیث کا اس پر اتفاق ہے لیکن معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ وو بری روایت میں ہے سعد نے پوچھا کوئی خیرات افضل ہے 'آپ نے فرمایا پانی بلانا۔ اس کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۲۷۱) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا کہ ہم کوامام مالک نے خبر دی ابن شہاب ہے' انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنمانے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیاہے اور اس کے ذمہ ایک نذر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ان کی طرف سے نذر بوری کردے۔

٢٧٦١ حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَن ابْن شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدٍ ا للهِ بْن عَبْدِ ا للهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ أَمِّي مَاتَتُ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، فَقَالَ: ((اقْضِهِ عَنْهَا)).

[طرفاه في: ۲۹۹۸، ۲۹۹۹].

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے کہ رسول کریم سی اللہ اے ان کو مال کی نذر بورا کرنے کا حکم فرمایا معلوم ہوا کہ مال باپ ک اس قتم کے فرائض کی ادائیگی اولاد پر لازم ہے۔

#### ٢٠- بَابُ الإشْهَادِ فِي الْوَقْفِ والصدقة

٢٧٦٢– حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْج أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَولَى بْنُ عَبَّاس يَقُوْلُ أَنْبَأَنَا ابْن عَبَّاسِ أَنَّ سَفْدَ بْنَ عُبَادَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَخَا بَنِي سَاعِدَةً - تُولُقّيتُ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﴿ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي تُولِّينَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدُّفْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا)).

#### [راجع: ۲۷۵٦]

لتَسَيِّرِ عِنْ الله عَلَى عَالِم عَلَى عَافِظ صاحب فرماتت بين قوله المحروف. كسر اوله وسكون المعجمة و آخره فاء اى المكان المشمر سمي بذلك لما يخرف منه اي يجني من الثمرة تقول شجرة مخراف و مثمار قاله الخطابي ووقع في رواية عبدالرزاق المنحرف بغير الف وهو اسم الحائط المذكور والحائط البستان (فتح) يعني مخراف كيل دار درخت كو كهتے ميں' اس باغ كا نام بي مخراف ہو گیا تھا۔

#### باب وقف اور صدقه پر گه اه کرنا

(۲۷۲۲) ایم سے ابراہیم بن موی نے بیان کیا کماکہ ہم کو ہشام بن یوسف نے خردی' انہیں ابن جریج نے خردی کما کہ مجھے یعلی بن مسلم نے خبردی انہوں نے ابن عباس بہت کے غلام عکرمہ سے سا اور انہیں ابن عماس پہنے نے خبر دی کہ قبیلہ بی ساعدہ کے بھائی سعد بن عبادہ بناٹنز کی ماں کا انتقال ہوا تو وہ ان کی خدمت میں حاضر نہیں تھے (بلکہ رسول اللہ ملٹائیم کے ساتھ غزوہ دومہ الجندل میں شریک تھے) اس کئے دہ اسم شرت ماہیم کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول الله! میری والدہ کا انقال ہو گیاہے اور میں اس وقت موجود نہیں تھاتو اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو انہیں اس کافائدہ پنیے گا؟ آب نے فرمایا کہ ہاں! سعد بڑاللہ نے اس پر کما کہ میں آپ کو گواہ بنا تا ہوں کہ میراباغ مخراف نامی ان کی طرف سے خیرات ہے۔

#### ٢١ - بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى:

﴿ وَآتُوا الْيَتَامَى أَمُوالَهُم وَلا تَتَبَدَّلُوا الْحَبِيْثَ بِالطَّيْبِ وَلاَ تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَ الِكُمْ إِنَّهُ كَانَ خُوبًا كَبِيْرًا. وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي الْمِتامِي فَانْكِجُوا مَا طَابِ لَكُمْ مِن النِّسَاء مِن النساء: ٢١-١٣].

اور تماری چیزگو خراب ہو گر حلال اور تھری ہے۔ ٣٧٦٣ حَدَّثُنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : ((كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ﴿ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النَّسَاءَ ﴾ قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيْمَةُ فِي حَجَر وَلِيِّهَا، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيْدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بَأَدْنَى مِنْ سُنَّةٍ نِسَائِهَا، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَال الصَّدَاق، وَأُمِرُوا بنِكَاحِ مِنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النَّسَاء، قَالَتْ عَائِسَةُ: ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ عَلَى بَعْدُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النَّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيْكُمْ

فِيْهِنَّ ﴾ قَالَتْ: فَبَيْنَ اللهُ فِي هَذِهِ أَنَّ

الْيَتِيْمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَال وَمَال

رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بسُنَّتِهَا

بِإِكْمَالِ الصُّدَاق، فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً

عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا

وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النَّسَاء. قَالَ: فَكُمَا

## باب سورهٔ نساء میں الله تعالی کابیه ارشاد که

"اور بتیموں کو ان کا مال پہنچا دو اور ستھرے مال کے عوض گندہ مال مت اور ان کا مال اینے مال کے ساتھ گذید کرکے نہ کھاؤ ب شک بیربت بردا گناہ ہے اور اگر تہہیں اندیشہ ہو کہ تم ینتیم لڑ کیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو دو سری عور تیں جو تہیں پیند ہوں' ان ہے نكاح كرلو"

یعنی این خراب چیزیتیم کے مال میں شریک کر بی اچھی چیز لے لی' ایبانہ کرو کیونکہ بیٹیم کا مال تمهارے لئے حرام اور گندہ ب

(۲۷۲۳) م سے ابوالیمان نے بیان کیا کما ہم کو شعیب نے خردی زہری سے کہ عروہ بن زبیر بھاٹھ ان سے حدیث بیان کرتے تھے' انہوں نے عاکشہ وہ اپنے سے آیت ﴿ وَانْ حَفْتُمُ انْ لَا تَقْسُطُوا فَي اليتمي فانكحوا ماطاب لكم من النساء ﴾ (ترجمه اوير گزر چكا) كا مطلب یو چھاتو عائشہ رہے نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ بیتیم لڑی ہے۔ جواہیے ولی کی زیر پرورش ہو' پھرولی کے دل میں اس کا حسن اور اس کے مال کی طرف سے رغبت نکاح بیدا ہو جائے مگراس کم مهربر جو ولی لڑکوں کا ہونا چاہئے تو اس طرح نکاح کرنے سے رو کا گیا لیکن ب کہ ولی ان کے ساتھ بورے مہری ادائیگی میں انصاف سے کام لیں (تو نکاح کرسکتے ہیں) اور انہیں لڑکیوں کے سوا دو سمری عورتوں سے نکاب الله الله الله عن يوجها تو الله عروجل في آيت نازل فرمائي كه "آپ ے لوگ عور توں کے متعلق پوچھتے ہیں' آپ کمہ دیں کہ اللہ تنہیں ان کے بارے میں ہدایت کرتا ہے" حضرت عائشہ نے کما کہ پھراللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کر دیا کہ بیٹیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہو اور (ان کے ولی) ان سے نکاح کرنے کے خواہش مند ہوں <sup>لیک</sup>ن یورا مردینے میں ان کے (خاندان کے) طریقوں کی پابندی نہ کر سکیں تو (وہ ان سے نکاح مت کریں) جبکہ مال اور حسن کی کی کی وجہ ت ان کی طرف انہیں کوئی رغبت نہ ہو تی ہو تو انہیں وہ چھوڑ دیتے اور

حَقْهَا)). [راجع: ٢٤٩٤]

يَتُوكُونَهَا حِيْنَ يَوْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيْهَا إِلاَّ أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا

ان کے سواکسی دوسری عورت کو تلاش کرتے۔ راوی نے کہاجس طرح ایسے لوگ رغبت نہ ہونے کی صورت میں ان بیتم لڑ کیوں کو چھوڑ دیے' ای طرح ان کے لئے یہ بھی جائز نمیں کہ جب ان الركوں كى طرف انسي رغبت موتوان كے بورے مركے معاطم ميں اور ان کے حقوق ادا کرنے میں انصاف سے کام لئے بغیران سے نکاح

للمنظم المريخ و روايات مين ذكور م كديتم الركيل جو اب ولى كى تربيت مين بوتى تحين اور وه لزكى اس ولى ك مال وغيره مين بوجہ قرابت کے شریک ہوتی تو اب دو صورتیں چین آتی تھیں ، کمی تو یہ صورت چین آتی کہ وہ لڑکی خوبصورت ہوتی اور ولی کو اس کے مال و جمال ہر دو کی رغبت کی وجہ سے اس سے نکاح کی خواہش ہوتی اور وہ تھوڑے سے مریر اس سے نکاح کر لیتا کونکہ کوئی دو مرا مخص اس لڑکی کا دعویدار نمیں ہوتا تھا اور مجمی بہ صورت پیش آتی کہ بیٹم لڑکی صورت شکل میں حسین نہ ہوتی گر اس كا وہ ولى يہ خيال كرتاكہ دو مرے كى سے اس كا نكاح كر دول كا تو لڑكى كا مال ميرے قبضے سے نكل جائے گا۔ اس مصلحت سے وہ نکلتے تو اس لڑکی ہے ملوعاً و کرھا کر لیتا مگر ویسے اس ہے کچھ رغبت نہ رکھتا۔ اس پر اس آیت کا نزول ہوا اور اولیاء کو ارشاد ہوا کہ اگر تم کو اس بات کا ڈر ہے کہ تم ایسی پیتم لڑکیوں کے بارے چی انصاف نہ کر سکو گے اور ان کے مراور ان کے ساتھ حسن معاشرت جین تم سے کو ہای ہوگی تو تم ان سے نکاح مت کرو بلکہ اور عور تیں جو تم کو مرغوب مول ان سے ایک چھوڑ چار تک کی تم کو اجازت ہے۔ قاعدہ شرعیہ کے مطابق ان سے فکاح کر او تاکہ یتیم اڑ کیوں کو بھی نقصان نہ پنچے کیونکہ تم ان کے حقوق کے عامی رہو کے اور تم بھی کی گناہ میں نہ برد گے۔ باب اور حدیث میں مطابقت طاہر ہے کہ بسرحال اولیاء کا فرض ہے کہ بیٹیم بجوں اور بچیوں کے مال کی ضدا تری کے ساتھ حفاظت کریں اور ان کے بالغ ہونے پر جیسے ان کے حق میں بہتر جائیں وہ مال ان کو ادا کر دیں۔ واللہ اعلم

کرس-

باب سورهٔ نساء میں الله کامیر ارشاد که

"اور تیموں کی آزمائش کرتے رہویماں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں تواگر تم ان میں صلاحیت د کی لوتو ان کے حوالے ان کامال کردو اور ان کے مال کو جلد جلد اسراف سے اور اس خیال سے کہ بیر برے ہو جائیں ك مت كما ذالو ' بلكه جو فخص الدار مو توييتم ك مال سے بچارب اور جو مخض نادار ہو وہ دستور کے موافق اس میں سے کھاسکتا ہے اور جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو ان بر گواہ بھی کرلیا کرو اور الله حسلب كرف والاكافى ب- مردول ك لي بهي اس تركه مين حصہ ہے جس کو والدین اور تردیک کے قرابت وار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لئے بھی اس ترکہ میں حصہ ہے جس کو والدین اور نزدیک قرابت دارچھوڑ جائیں۔ اس (متروکہ) میں سے تھوڑایا زیادہ

٢٧ - بَابُ قُولُ اللهِ تَعَالَى: ﴿ وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذًا بَلَفُوا النَّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا، وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ، وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَقْرُوفِ، فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ، وَكُفَى بِاللهِ حَسِيبًا. لِلرُّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تُرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرِبُونَ وَلِلنَّسَاء نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قُلُّ مِنْهُ أَوْ كُثُورَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ﴾ [النساء: ضرورایک حصہ مقررہے" آیت میں حسیبا کے معنی کافی کے ہیں۔

٣-٧]. حَسِيبًا يَفْنِي كَافِيًا.

جاہیت کے زمانہ میں عرب لوگ ترکہ میں صرف مردوں کا حق سیجھتے تھے عوروں کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا۔ اللہ نے یہ بری رسم باطل کر دی اور عورت مرد سب کا حصہ مقرد کر دیا ' اب بھی بہت ی جائل قوموں میں جو مسلمان میں گرائوی کا حصہ دینے کا رواح نہیں ہے۔ یہ سراسر ظلم اور باطل رسم ہے ' لڑی کو بھی اسلام نے حصہ دار ٹھرایا ہے ' اس کا بھی حصہ ادا کرنا ضروری ہے ' اسلام اور ادیان سابقہ میں عوروں کی حیثیت پر ایک پراز معلومات مقالہ آنریبل مولوی سید امیر علی ایم ۔ اے بیرسرایٹ لاء نے اپنی قانونی کتاب "جامع الاحکام فی فقہ الاسلام " میں حوالہ تھم کیا ہے جس کا اختصار درج ذیل ہے۔

"جو اصلاحیں شارع اسلام سی اور ان ہودیوں کی حالت میں نمایاں ترتی داقع ہوئی' عرب میں بھی اور ان ہودیوں میں جو جزیرہ نمائے عرب میں سکونت پذیر ہے۔ عورتوں کی حالت بہت ہی اہتر تھی۔ عورت اپنے باپ کے گھر میں کنیز کی حالت میں رہتی تھی اور اگر وہ نابالغ ہوتی تو اس کے باپ کو اس کے بی ڈالنے کا اختیار ہوتا تھا۔ اس کا باپ اور باپ کی وفات کے بعد اس کا بھائی جو چاہتا تھا اس کے ساتھ سلوک کرتا تھا بجز کسی خاص صورت کے بیٹی بالکل مجوب الارث تھی۔ مشرکین عرب میں عورت صرف ایک جا کداد مشول کی ساتھ سلوک کرتا تھا بجز کسی خاص صورت کے بیٹی بالکل مجوب الارث تھی اور ہر مخص کی ہوی مشل اور مشروکہ کے اس معقولہ سمجھی جاتی تھی اور بر مخص کی ہوی مشل اور مشروکہ کے اس کی بیٹی اور بیٹیوں کو بطور ترکہ پدری کے ملتی تھیں' اس وجہ سے سوتیلی ماؤں کی شاویاں اکثر سوتیلے بیٹوں کے ساتھ ہو جاتی تھیں' اس

مرم عجری کے بموجب عورت کی حیثیت انگلتان کی عورتوں کی حالت ہے بہتر و برتر ہے جب تک وہ ناکتھ ارہتی ہے ' اپنے باپ کے گھر میں رہتی ہے اور جب تک نابالغ رہتی ہے کسی قدر اپنے باپ کے یا اس کے قائم مقام کے افتیار رہتی ہے ' بالغ ہو جانے پر اس کو وہ تمام حقوق شری حاصل ہو جاتے ہیں جو بالغ اور رشید انسان کو طنے چاہئیں وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مال باپ کے ترکہ میں حصہ باتی ہے اور اگرچہ بیٹے اور بیٹی کے حصہ میں فرق ہے گریہ فرق بھائی اور بہن کے حالات کا منصفانہ لحاظ کر کے رکھا گیا ہے۔ شادی کے بعد بھی اس کے تشخص میں پچھ فرق نہیں آتا اور وہ ایک جداگانہ ممبر یعنی شریک سو سائی کی حیثیت میں باتی رہتی ہے اور اس کا وجود اس کے شوہر کے وجد کے ساتھ اسیختہ نہیں ہو جاتا' اس کا مال اس کے شوہر کا امل اس کا بال اس کا رہتا ہے اور اس کا وہ ایک ذاتی حق اپنی مکلیت میں رکھتی ہے' وہ اپنے قرضد اروں پر علانے عدالت میں نالش کر سکتی ہے اور کسی ول کو شریک کرنے یا اپ شوہر کے نام سے نالش کرنے کی ضرورت نہیں رکھتی۔ جب وہ اپنے باپ کے گھر سے اپنے شوہر کے مکان میں جا چکتی ہے جب بہ بھی اس کو سب حقوق شری وہی حاصل رہتے ہیں جو مرووں کو حاصل ہیں تمام ہواجت اور حقوق جو ایک عورت اور ذوجہ کو حاصل بھی اس کو سب حقوق شری وہی حاصل رہتے ہیں جو مرووں کو حاصل نہیں جب کا گھر سے اور حقوق جو ایک عورت اور ذوجہ کو حاصل بھی جس وہ اپنی جائیداد کو بلا اجازت شوہر شقل کر سکتی ہے اور وہ وصیت کر سکتی ہے' وہ اوروں کی جائیداد کی وصیہ اور ختام مقرر ہو سکتی ہیں مقرر ہو سکتی ہے۔ وہ اوروں کی جائیداد کی وصیہ اور ختام ہے۔

باب وصی کے لئے بیتم کے مال میں تجارت اور محنت کرنا درست ہے اور پھر محنت کے مطابق اس میں سے کھالینا درست ہے

(٢٤١٢) م سے بارون بن اشعث نے بیان کیا کما م سے بنوباشم

-بَابُ وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيْمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بَقَدْرِ عُمَالَتِهِ

٢٧٦٤ حَدُّثَنَا هَارُونُ بْنُ أَشْعَثِ

حَدُّتُنَا أَبُو سَعِيْدٍ مَولَى بَنِي هَاشِمٍ حَدُّتَنَا صَخْرُ بْنُ جُويْرِيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَصَدُّقَ بِمَالُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنْ عُمَرَ تَصَدُّقَ بِمَالُ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اللهِ اللهِ عَمْرُ: يَا رَسُولَ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ الهِ اللهِ ال

کے غلام ابو سعید نے بیان کیا' ان سے صخربی جوریہ نے بیان کیانافع سے اور ان سے ابن عمر بی ان کہ عمر بی تی نے کہ عمر بی تی ایک جا کداد رسول اللہ الی تی کے زمانہ میں وقف کر دی' اس جا کداد کانام شمخ تھا اور یہ ایک مجود کا ایک باغ تھا۔ عمر بی تی نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایک جا کداد ملی ہے اور میرے خیال میں نمایت عمدہ ہے' اس لئے میں نے چاہا کہ اسے صدقہ کر دوں تو نبی کریم ملی کی اور نہ اس کا کوئی اصل مال کو صدقہ کر کہ نہ بیچاجا سکے نہ بہہ کیاجا سکے اور نہ اس کا کوئی وارث بن سکے' صرف اس کا کھل (اللہ کی راہ میں) صرف ہو۔ چنانچہ عمر بی تی نے اسے صدقہ کر دیا' ان کا بیہ صدقہ غازیوں کے لئے' غلام آزاد کرانے کے لئے' محافروں کے گئے اور رشتہ داروں کے لئے تھا اور یہ کہ اس کے گراں کے لئے اس میں کوئی مضا گفتہ نہیں ہو گا کہ وہ دستور کے موافق اس میں سے مال جع کھائے یا اسپے سی دوست کو کھلائے بشرطیکہ اس میں سے مال جع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

[راجع: ٢٣١٣]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وقف کامتولی اپنی محنت کے عوض دستور کے موافق اس میں سے کھا سکتا ہے جیسا کہ حضرت عمر بڑائو نے اپنا باغ وقف فرمائے وقت طے کر دیا تھا۔ امام قسطلانی فرماتے ہیں ومطابقة الحدیث للترجمة من جهة ان المقصود جواز اخذ الاجرة من مال البتیم لقول عمر و لا جناح علی من ولیه ان یاکل منه بالمعوروف (قسطلانی) مطلب وہی ہے جو اویر ندکور ہوا۔

٣٧٦٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اللهِ أَسُو أَسِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اللهِ أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا: ﴿ وَمَنْ كَانَ غَبِيًّا فَلْيَاكُلُ فَلْيَسْتَعْفِفْ، وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاكُلُ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ قَالَتْ : أُنْزِلَتْ فِي وَالِي بِالْمَعْرُوفِ ﴾ قَالَتْ : أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْمَعْرُوفِ ﴾ قَالَتْ : أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْمَعْرُوفِ ﴿ وَالْحِيْدُ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرُ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ . [راحع: ٢٢١٢]

(۲۷۷۵) ہم سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا کما ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا ہما ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا ہمام سے ابو اسامہ نے بیان کیا ہمام سے ان سے ان سے والد نے اور ان سے عائشہ رفی ہے نے والد نے اور آن مجید کی اس آیت) ''اور جو شخص مالدار ہو وہ وستور بیتم کے مال سے بالکل روکے رکھے 'البتہ جو شخص نادار ہو تو وہ وستور کے مطابق کھا سکتا ہے "کے بارے میں فرمایا کہ بیتم ول کا دار ہو تو دستور بارے میں نازل ہوئی کہ بیتم کے مال میں سے اگر ولی نادار ہو تو دستور کے مطابق اس کے مل میں سے لے سکتا ہے۔

اس مدیث سے باب کا پہلا حصہ لینی تیموں کے مال میں نیک نیتی سے تجارت کرنا' پھر اپٹی محنت کے مطابق اس میں سے کھانا درست ہے۔

٣٣- بَابُ قُول اللهِ تَعَالَى:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَلوُك وَسَيَصْلُونَ سَيَصْلُونَ سَيَصْلُونَ سَيَعِيْرًا ﴾ [النساء: ١٠].

## باب سورهٔ نساء میں اللہ تعالیٰ کاارشاد کہ

"بِ شک وہ لوگ جو تیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاجاتے ہیں" وہ اپنے بیٹ میں آگ بی میں ایک بھرتے ہیں' وہ ضرور دہمتی ہوئی آگ بی میں جھونک دیئے جائیں گے"

ابن ابی حاتم میں ابو سعید خدری ہے حدیث معراج میں منقول ہے کہ آپ نے دوزخ میں ایسے لوگ دیکھے جن کے پیٹ اونوں کے پیٹ اونوں کے پیٹ اونوں کے پیٹ جیسے ہیں۔ جن میں دوزخ کا دہکتا ہوا پھر ڈالا جارہا ہے اور وہ پنچ سے نکل جاتا ہے۔ آپ کو بتلایا گیا کہ ہیہ وہ لوگ ہیں جو تیمیوں کا مال کھا جایا کرتے تھے۔

٢٧٦٦ حَدُّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ (٢٤٦١) مم سے عبدالعزيز بن عبدالله نے بيان كيا انهول نے كماك قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَّلِ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ مجھ سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا ان سے توربن زید مرنی نے بیان زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْفَيْثِ عَنْ أَبِي کیا' ان سے ابو غیث نے بیان کیااور ان سے حضرت ابو ہررہ رضی هُرَيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الله عنه نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا "سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں ' بچتے رہو۔ صحابہ نے بوچھا ((اجْتَنِبُوا السُّبْعَ الْتُمُوبِقَاتَ)). قَالُوا يَا یارسول الله! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ رَسُولَ ا للهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: ((الشُّرْكُ با للهِ، سی کو شریک ٹھرانا' جادو کرنا'کسی کی ناحق جان لینا کہ جے اللہ تعالی وَالسَّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ ا لله إلاًّ نے حرام قرار دیا ہے 'سود کھ منا' میتم کا مال کھانا' لڑائی میں سے بھاگ بالْحَقّ؛ وَأَكُلُ الرِّبَا، وَأَكُلُ مَالَ الْيَتِيْم، جانا ' پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عور تول پر تہمت لگانا۔ وَالتُّولِّي يَومَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ المُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْفَافِلاَتِ).

[طرفاه في : ٦٧٦٤، ٦٨٥٧].

کیرہ گناہوں کی تعداد ان سات پر ختم نہیں ہے اور بھی بہت ہے گناہ اس ذیل میں بیان کئے گئے ہیں۔ بعض علماء نے ان کی تفصلات پر مستقل کتابیں لکھی ہیں' بسرطال ہے گناہ ہیں جن کا مرتکب اگر بغیر توبہ کے مرگیا تو یقیقاً وہ ہلاک ہو گیا یعنی جنم رسید ہوا۔ باب کی مطابقت بیٹیم کا مال کھانے ہے جن کی ذمت آیت ذکورہ فی الباب میں کی گئی ہے۔ اس حدیث کے جملہ رادی مدنی ہیں اور حضرت امام نے اے کتاب الطب والمحاربین میں بھی نکالا ہے۔

٤٢- بَابُ قُول اللهِ تَعَالَى: باب الله تعالى كاسورة بقره مين بيه فرمانا كه

﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى، قُلْ إِصْلاَحْ لَهُمْ الْهُمْ الْهُمْ الْهُمُ الْمُصْلِح، وَلَوْ شَاءَ اللهُ الْمُصَلِح، وَلَوْ شَاءَ اللهُ الْمُصَلِح، وَلَوْ شَاءَ اللهُ اللهُ اللهُ الْمُصَلِح، وَلَوْ شَاءَ اللهُ الل

[البقرة : ٧٧٠] لأَعْنَتَكُمْ:

لأَخْرَجَكُمْ وَضَيُّقَ. وَعَنَتْ : خَضَفَت.

اور فساد پیدا کرنے والے کو خوب جانتا ہے اور آگر اللہ تعالی چاہتا تو متہیں تنگی میں جتلا کر دیتا' بلاشبہ اللہ تعالی غالب اور حکمت والا ہے'' (قرآن کی اس آیت میں) لا عنت کم کے معنی ہیں کہ تہمیں حرج اور تنگی میں جتلا کر دیتا اور (سور و طہ میں لفظ) تحنت کے معنی منہ جھک گئے'اس اللہ کے لئے جو زندہ ہے اور سب کاسنبھالنے والا۔

(۲۷۷۷) اور امام بخاری نے کہا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا' ان سے حماد بن اسامہ نے بیان کیا' ان سے ایوب نے' ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر ش اوکو کی وصی بنا تا تو وہ کبھی انکار نہ کرتے۔ ابن سیرین تابعی را این کے خور خواہوں اور ولیوں کو جمع کرتے تاکہ جا کواک ان کے لئے کوئی اچھی صورت پیدا کرنے کے لئے غور کریں۔ طاؤس ان کے لئے کوئی اچھی صورت پیدا کرنے کے لئے غور کریں۔ طاؤس تابعی روائید سے جب بیموں کے بارے میں کوئی سوال کیاجا تا تو آپ یہ آیت پڑھتے کہ "اور اللہ فساد پیدا کرنے والے اور سنوار نے والے کو خوب جانتا ہے۔" عطاء روائید نے بیموں کے بارے میں کہا والے کو خوب جانتا ہے۔" عطاء روائید نے بیموں کے بارے میں کہا اس کاول اس کے حصہ میں سے جسے اس کے لؤ کق ہو' ویبااس پر خرچ کرے۔

٣٧٦٧ - وَقَالَ لَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ قَالَ : مَا رَدُّ ابْنُ عُمَرَ عَلَى أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ قَالَ : مَا رَدُّ ابْنُ عُمَرَ عَلَى أَحَدٍ وَصَيْنُهُ. وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ أَحَبُ الأَشْيَاءِ إِلَيْهِ فِي مَالِ الْيَتِيْمِ أَنْ يَخْتُمِعَ إِلَيْهِ نَصَحَازُهُ وَأُولِيَاءُهُ فَيَنْظُرُوا يَخْتُمِعَ إِلَيْهِ نَصَحَازُهُ وَأُولِيَاءُهُ فَيَنْظُرُوا يَخْتُمِعَ إِلَيْهِ نَصَحَازُهُ وَأَولِيَاءُهُ فَيَنْظُرُوا اللهِ اللهِيْ هُو حَيْرٌ لَهُ. وَكَانَ طَاوُسٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْيَتَامَى قَرَأً: ﴿ وَاللّهُ يَنْفِقُ لَى عَلَمُ الْمُصَلِّحِ ﴾ . وَقَالَ يَعْلَمُ الْمُصَلِّحِ ﴾ . وقالَ يَعْلَمُ الْمُعْلِمِ فِي يَتَامَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ: يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانِ بِقَدْرِهِ مِنْ حِصَيْدٍ. اللهُ الْوَلِيُّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ بِقَدْرِهِ مِنْ حِصَيْدٍ.

تعلیم معلق نمیں ہے کوئکہ سلمان بن حرب معلق نمیں ہے کیونکہ سلمان بن حرب معلق نمیں ہے کیونکہ سلمان بن حرب امام بخاری کا قول وفال لنا سلیمان حدثنا حماد النع بی حدیث موصول ہونا کی لفظ سے نمیوخ میں سے ہیں اور تعجب ہے عینی سے کہ انہوں نے حافظ ابن حجریر یہ اعتراض جمایا کہ اس حدیث کا موصول ہونا کی لفظ سے نمیں لفظ سے نمیں پایا جاتا حالانکہ اس میں صاف قال لنا کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام بخاری نے سلمان سے نا اور یہ امام بخاری کا کمال احتیاط ہے کہ انہوں نے ایسے مقامت پر حدثنا یا احبرنا کا لفظ استعال نمیں فرمایا کیونکہ سلیمان نے امام بخاری کو یہ روایت بطور تحدیث کے نہ سائی ہوگی بلکہ وہ کی اور سے مخاطب ہوں گے اور امام بخاری نے س لیا ہوگا (وحیدی)

حدیث موصول یا متصل و معلق کی تعریف شیخ عبرالحق محدث والوی کے نفظوں میں ہیہ ہے۔ فان لم یسقط راو من الرواة من البین فالحدیث متصل ویسمی عدم السقوط اتصالا وان سقط واحد او اکثر فالحدیث منقطع وهذا السقوط انقطاع والسقوط اما ان یکون من اول السند ویسمی معلقاً وهذا الاسقاط تعلیقاً والساقط قد یکون واحد او قد یکون اکثر وقد یحدف تمام السند کما هو عادة المصنفین یقولون قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والتعلیقات کثیرة فی تراجم صحیح البخاری ولها حکم الاتصال لانه التزم فی هذا الکتاب ان لا یاتی الا بالصحیح رمقدمة مشکوة الیمی شد کے راویوں میں سے کوئی راوی ساقط نہ ہو' اس حدیث کو متصل (یاموصول) کمیں گے اور اس عدم سقوط کو دو سرا نام اتصال کا دیا گیا ہے اور اگر کوئی ایک راوی یا زیادہ ساقط ہوں پس وہ حدیث متقطع ہے اس سقوط کو انتظام کہتے ہیں۔ کبھی سقوط راوی سند میں سے ہوتا ہے' ایسی حدیث کو معلق کر جیں اور اس اسقاط کو تعلیق کہتے ہیں' ساقط بھی ایک

رادی ہوتا ہے بھی زیادہ جیسا کہ مصنفین کی عادت ہے کہ وہ بغیر سند بیان کئے قال رسول اللہ مٹھیے کہ دیتے ہیں اور اس قسم کی تعلیقات صحیح بخاری کے ابواب میں بکثرت ہیں اور ان سب کے لئے اتسال ہی کا علم ہے کیونکہ حضرت امام بخاری نے التزام کیا ہوا ہے کہ وہ اس کتاب میں صرف صحیح احادیث و آثار ہی کو نقل کریں گے۔

ترجمة الباب من فدكورہ آیت شریفہ ﴿ وَیَسْنَلُونَكَ عَنِ الْیَهٰمی ﴾ النج (البقرة: ۲۲۰) كاشان نزول ہے ہے كہ جب آیت ﴿ وَلاَ تَفْرَبُوْا مَانَ الْبَیْنِی ﴾ النج (البقرة: ۲۲۰) كاشان نزول ہے ہے كہ جب آیت ﴿ وَلاَ تَفْرَبُوْا مَانَ الْبَیْنِی ﴾ النج (الانعام: ۱۵۲) نازل ہوئی تو لوگوں نے خوف کے مارے تیبوں كا كھانا بینا سب بالكل الگ كر دیا پس وہ کچھ ﴿ جَا تَا قَرْبُ ہِمُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ مِنْ الْمُصْلِح ﴾ والمور نے نهى كريم اللّٰه يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللّ

٧٥ - بَابُ اسْتِخْدَامِ الْمَتِيْمِ فِي
 السَّفَرِوَالْحَضَرِ إِذَا كَانَ صَلاَحًا لَهُ
 وَنَظَرِ الأَمَّ أَوْ زَوْجِهَا لِلْمَيْمِ

٢٧٦٨ حَدُّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدُّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدُّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ كَثِيْرٍ حَدُّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنَ أَنْسٍ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((قَدِمَ رَسُولُ اللهِ اللهِ عَلَيْهَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةً بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولُ اللهِ إِنَّ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَنَسًا عُلاَمٌ كَيْسٌ فَلْيَخْدُمُكَ، قَالَ: فَخَدَمتهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، مَا قَالَ لِي فَخَدَمتهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، مَا قَالَ لِي لِشَيْءُ صَنَعتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟ وَلاَ لِشَيْءُ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟ وَلاَ لِشِيْءُ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟ وَلاَ هَكَذَا؟ وَلاَ هَكَذَا؟ ). [طرفاه في : ٢٩١١، ٢٠٣٨، ٢٩١١].

# باب سفراور حصر میں یتیم سے کام لینا جس میں اس کی بھلائی ہو اور مال اور سوتیلے باپ کا یتیم پر نظر ڈالنا

اساعیل بن علیہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہا ہم سے اساعیل بن علیہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہا ان سے انس بوائند نے بیان کیا کہ رسول اللہ سائن کیا ہمینہ تشریف لائن تو آپ کے ساتھ کوئی خادم نہیں تھا۔ اس لئے ابوطلح (جو میرے سوتیلے باپ تھے) میرا ہاتھ پکڑ کر آخضرت سائن کیا کی خدمت لے گئے اور عرض کی یارسول اللہ! انس سمجھ دار پچہ ہے۔ یہ آپ کی خدمت کیا کرے گا۔ انس بوائند کہتے ہیں کہ میں نے آپ کی سفراور حضر میں خدمت کی آپ نے جھے ہیں کہ میں نے آپ کی سفراور حضر میں خدمت کی آپ نے جھے ہیں کہ میں نے آپ کی سفراور حضر میں فدمت کی آپ نے جھے ہیں کہ میں نے آپ کی سفراور کی ایک خدمت نے کر دیا ہو ' یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام ہم نے اس طرح کیوں کیا' ای طرح کی ایسے کام کے متعلق جے میں نہ کر سکا ہوں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ قونے یہ نہیں کیا۔

حضرت ابو طلحہ نے جو حضرت انب کے سوتیلے باپ تھے' ان کو آخضرت ملٹائیا کی خدمت کے لئے وقف کر دیا جبکہ آپ ایک جنگ کے لئے نکل رہے تھے' اس سے مقصد باب ثابت ہوا۔ حضرت انس بڑاٹھ قابل صد مبارک باد ہیں کہ ان کو سفرو حضر میں پورے دس سال آخضرت ملٹائیا کی خدمت کا موقع حاصل ہوا اور آخضرت ملٹائیا کے اخلاق فاصلہ کا بہت قریب سے انہوں نے معائد کیا اور قیامت تک کے لئے وہ خادم رسول اللہ ملٹائیا کی حیثیت سے ونیا میں یادگار رہ گئے (بڑاٹھ وارضاہ) یہ ابو طلحہ زید بن سمل انصاری شوہرام سلیم (والدہ انس) کے ہی اور اس حدیث کے جملہ راوی بھری ہیں جس طرح کہ قسطلانی نے بیان کیا ہے۔

باب اگر کسی نے ایک زمین وقف کی (جو مشہور و معلوم

٢٦ - بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّن

#### الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ، وكذلك الصدقة

٢٧٦٩- حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَبِمعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الأَنْصَار بِالْمَدِيْنَةِ مَالاً مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بِيْرِحَاءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ النُّبيُّ ﴾ يَدْخُلُهَا ويَشْرَبُ مِنْ مَاء فِيْهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسُّ: فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿ لَن تَنالُوا الْبُرَ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبُرَ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ﴾ وَإِنَّ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَى بَيرِحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةً ا للهِ أَرْجُوا برُّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ، فَقَالَ: ((بَخْ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ - أَوْ رَابِحٌ، شَكُ ابْنُ مَسْلَمَةً - وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ)). قَالَ أَبُو طَلْحَةً: أَفْعَلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَسَمَهَا أَبُو طُلْحَةً فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ)).

وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ وَيَحيَى بْنُ يَحيَى عَنْ مَالِكِ: ((رَابِحٌ)).

[راجع: ١٤٦١]

## ہے)اس کی حدیں بیان نہیں کیں توبہ جائز ہو گا'اس طرح اليي زمين كاصدقه دينا

(٢٤٦٩) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کماہم سے امام مالک ن ان سے اسحاق بن عبداللہ بن الی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک بن اللہ علی سا' آپ بیان کرتے تھے کہ ابو طلح بن اللہ کھور کے باغات کے اعتبار سے مدینہ کے انصار میں سب سے بڑے مالدار تھے اور انہیں اپنے تمام مالوں میں معجد نبوی کے سامنے بیرحاء کا باغ سب سے زیادہ پیند تھا۔ خود نی کریم سال اللہ اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کامیٹھایانی پیتے تھے۔ انس بناٹھ نے بیان کیا کہ پھرجب ب آیت نازل ہوئی "نیکی تم ہر گز نہیں حاصل کرو گے جب تک اپنے اس مال سے نہ خرج کروجو تمہیں پیند ہوں" تو ابو طلحہ بڑاٹئر اٹھے اور آكررسول الله الله الله الله عرض كياكه يارسول الله! الله تعالى فرماتا ب کہ "تم نیکی ہرگز نہیں حاصل کر سکو گے جب تک اینے ان مالوں میں سے نہ خرچ کروجو تہیں زیادہ پند ہوں" اور میرے اموال میں مجھے سب سے زیادہ پیند بیرماء ہے اور یہ اللہ کے راستہ میں صدقہ ہے 'میں اللہ کی بارگاہ سے اس کی نیکی اور ذخیرہ آخرت ہونے کی امید ر کھتا ہوں' آپ کو جمال اللہ تعالی بتائے اسے خرچ کریں۔ آنخضرت ملی ای نے فرمایا شاباش بیہ تو برا فائدہ بخش مال ہے یا (آپ نے بجائے رابح کے) رائح کما'یہ شک عبداللہ بن مسلمہ راوی کو ہوا تھا۔۔۔اور جو کچھ تم نے کہامیں نے سب س لیا ہے اور میرا خیال ہے کہ تم اسے اين ناظے والوں كو دے دو۔ ابو طلحه نے عرض كيايارسول الله! ميں الیا ہی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے عزیزوں اور اپنے چھا کے لرُ كول مين تقتيم كر ديا - اساعيل عبدالله بن يوسف اور يجيٰ بن يجيٰ نے مالک کے واسط سے۔ رائح کے بجائے رائح بیان کیا ہے۔

ترجمہ باب کی مطابقت صاف ظاہر ہے کہ ابو طلحہ نے بیرجاء کو صدقہ کر دیا۔ اس کے حدود بیان نہیں گئے کیونکہ بیرجاء باغ مشہور و معروف تھا' ہر کوئی اس کو جانتا تھا اگر کوئی الی زمین وقف کرے کہ وہ معروف و مشہور نہ ہو تب تو اس کی حدود بیان کرنی ضروری لفظ بیرحاء دو کلموں ہے مرکب ہے پہلا کلمہ بیئر ہے جس کے معنی کنویں کے جیں دو سرا کلمہ حاء ہے اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ کسی مردیا عورت کا نام ہے یا کسی جگہ کا نام جس کی طرف یہ کنواں منسوب کیا گیا ہے یا یہ کلمہ اونٹوں کے ڈانٹنے کے لئے بولا جاتا تھا اور اس جگہ اونٹ بکٹرت چرائے جاتے تھے 'لوگ ان کو ڈانٹنے کیلئے لفظ حاء استعمال کرتے۔ اس سے یہ لفظ بیرحاء مل کر ایک کلمہ بن گیا۔ پھر مصرت ابو طلحہ کا سارا باغ بی اس نام سے موسوم ہو گیا کیونکہ یہ کنواں اس کے اندر تھالفظ بَنح بَنحِ واہ واہ کی جگہ بولا جاتا تھا۔

• ۲۷۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرُّحِيْمِ اَخْبُرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبْاسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا: وَرَأُنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَسُولِ اللهِ هَيَّالِنَّ أُمَّهُ لُولَيَتْ أَيْفَعُهَا إِنْ تَصَدُّقَتُ عَنْهَا؟ قَالَ: (رَفَعَمْ)). قَالَ: فَإِنْ لِي مِخْرَافًا، وَأَشْهِدُكَ رَبُعُلُمُ بَهِ عَنْهَا)).

[راجع: ۲۷۵٦]

یماں بھی اس باغ کی حدود کو بیان نہیں کیا گیا۔ اس سے مقصد باب ثابت ہوا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ ایصال ثواب کیلئے کوال یا کوئی باغ وقف کر دینا بمترین صدقہ جاریہ ہے کہ مخلوق اس سے فائدہ حاصل کرتی رہے گی اور جس کیلئے بنایا گیا اس کو ثواب ما کا رہے گا۔

٧٧- بَابُ إِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا بلب الركئ آدميول في المشترك زمين جو مشاع تقى مُسَرَك زمين جو مشاع تقى مُسَاعًا فَهُو جَائِزٌ (تقسيم نهيں ہوتی تقی) وقف كردى توجائز ہے۔

٧٧٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَسِ رَضِيَ النَّيَاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَمَرَ النَّبِيُّ اللَّهِ بَينَاءِ الْمُصَسْجِدِ فَقَالَ: ((يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي الْمُصَرِّخِي النَّجَارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا))، قَالُوا: لاَ وَاللهِ لاَ نَطْلُبُ بَعَائِطِكُمْ هَذَا))، قَالُوا: لاَ وَاللهِ لاَ نَطْلُبُ ثَمْنَهُ إِلاَّ إِلَى اللهِ)). [راجع: ٢٣٤]

(۱۷۵۲) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا ان سے ابو التیاح بربید بن حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عند نے انہوں نے کہا آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں) مجد بنانے کا حکم دیا اور بی نجار سے فرمایا تم اپنے اس باغ کا مجھ سے مول کرلو۔ انہوں نے کہا ہر گزنہیں خدا کی قتم ہم تو اللہ بی سے اس کامول لیں گے۔

آ گویا بی نجار نے اپی مشترکہ زمین مجد کیلئے وقف کر دی توباب کا مطلب نکل آیا لیکن ابن سعد نے طبقات میں واقدی کی استہ میں استہ کی ہے۔ اس صورت میں استہ کی ہے کہ آپ نے یہ زمین دس دینار میں خریدی اور ابو بکر صدیق بڑ شرخ نے قیت ادا کی۔ اس صورت میں بھی باب کا مقصد نکل آئے گا اس طرح سے کہ پہلے بی نجار نے اس کو وقف کرنا چاہا اور آپ نے اس پر انکار نہ کیا۔ واقدی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے قیت اسلئے دی کہ دو میتم بچوں کا بھی اس میں حصہ تھا (دجیدی) یہ حدیث ابواب البنائز میں بھی گرر بھی

## باب وقف کی سند کیو نکر لکھی جائے

زریع نے بیان کیا' کہا ہم سے مسدد بن مسرمد نے بیان کیا' کہا ہم سے بزید بن ذریع نے بیان کیا' کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا' عربیٰ ٹائغ کے اور ان سے عبداللہ بن عربیٰ ہی کہ ماٹھ ہی کہ کہ ماٹھ ہی کہ دمت میں ایک زمین ملی (جس کانام شمخ تھا) تو آپ نبی کریم ماٹھ ہی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ جھے ایک زمین ملی ہے اور اس سے عمدہ مال جھے کھی نہیں ملا تھا' آپ اس کے بارے میں جھے مشورہ دیتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا کہ اگر چاہے تو اصل جا کداد اپنے قبضے میں روک رکھ اور اس کے منافع کو خیرات کر دے۔ چنانچہ عمر بڑا ہی نے میں اس شرط کے ساتھ صدقہ (وقف) کیا کہ اصل زمین نہ نیچی جائے اور نہ وراثت میں کی کو ملے اور فقراء' رشتہ جائے اور نہ وراثت میں کی کو ملے اور فقراء' رشتہ دار' غلام آزاد کرانے' اللہ کے راستے (کے مجاہدوں) مہمانوں اور مسافروں کے لئے (وقف ہے) جو شخص بھی اس کامتولی ہواگر دستور مسافروں کے لئے (وقف ہے) جو شخص بھی اس کامتولی ہواگر دستور مضائفہ نہیں بشرطیکہ مال جمع کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ حضرت عمر بڑاتھ نے وقف کی یہ شرطیں کھوا دیں گرامام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو ابو داوُد نے نکالا۔ اس میں یوں ہے کہ حضرت عمر بڑاتھ نے یہ شرطیں معیقیب کی قلم سے لکھوا دیں جس میں یہ تھا کہ اصل جا کداد کو کوئی بچ یا بہہ نہ کر سکے 'ای کو دقف کھتے ہیں۔ ناطے والوں میں مالدار اور نادار سب آ گئے تو باب کا مقصد نکل آیا (وحیدی) حضرت عمر بڑاتھ کا یہ واقعہ عصر سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ نے شروع میں اس کا متولی حضرت حفصہ ام المؤمنین کو بنایا تھا اور یہ لکھا تھا کہ ھذا ما کتب عبداللہ عمر امیر المومنین فی ٹمغ انہ الی حفصة ما عاشت تنفق ٹمرة حیث اراها الله فان توفیت فالی ذوی الرای من اہلها وقف نامہ کا متن کھنے والے معیقیب سے اور گواہ عبداللہ بن ارتم۔ آخضرت میں ایک عمرارک عمد میں یہ زبانی وقف تھا' بعد میں حضرت عمر بڑاتھ نے ایک عمر میں سے برنانی وقف تھا' اللہ میں حضرت عمر بڑاتھ نے ایک عوم سے میں اسے باضابطہ تحریر کرا دیا (فتح الباری)

#### باب مالدار اور محتاج اور مهمان سب پر وقف کر سکتاہے

(۲۷۷۳) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا ان سے نافع نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن عمررضی اللہ عنمانے کہ عمررضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک

٩ ٧ – بَابُ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ وَالضَّيْفِ

٣٧٧٣ -. حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَونَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ۚ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَدَ مَالاً

بِخَيْبَرَ، فَأَتَى النَّبِيُ اللَّهِ فَأَخْبَرَهُ قَالَ: ((إِنْ فَيَهُ فَالَ: ((إِنْ فَيْتُ بَهَا فِي فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمُسَاكِيْنِ وَذِي الْقُرْبَى وَالْمَسْفُونِ. [راحم: ١٢١٣]

جائداد فی تو آپ نے نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کراس کے متعلق خردی۔ آنخضرت نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اس صدقہ کر دو۔ چنانچہ آپ نے فقراء 'مساکین ' رشتہ داروں اور مہمانوں کے لئے اسے صدقہ کردیا۔

حافظ ابن تجر فرات میں فیه جواز الوقف علی الاغنیاء لان ذوی القربی والضیف لم یقید بالحاجة وهو الاصح عند الشافعة (فتح) لین اس سے اغنیاء پر وقف کرنے کا جواز لکلا' اس لئے کہ قرابتداروں اور ممانوں کے لئے حاجت مند ہونے کی قید

نیں لگائی اور شافعیہ کے نزدیک میں منچ مسلک ہے۔

[راجع: ٢٣٤]

## باب معرك لئے زمين كاوقف كرنا

(۲۷۵۲) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کما ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا کما ہم سے عبدالصمد ابدان کیا کما کہ میں نے اپنے والد (عبدالوارث) سے سا'ان سے ابو التیاح نے بیان کیا کما کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ طق کیا مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مبحد بنانے کی جھ سے بنانے کے لئے تھم دیا اور فرمایا اے بنو نجار! اپنے باغ کی مجھ سے بنانے کے لئے تھم دیا اور فرمایا اے بنو نجار! اپنے باغ کی مجھ سے قیت لے لو۔ انہوں نے کما کہ نہیں اللہ کی قتم! ہم تو اس کی قیت صرف اللہ سے مانگتے ہیں۔

لجعل البخارى اداد الرد على من خص جواز الوقف بالمسجد وكانه قال قد نفذ وقف الارض المذكورة قبل ان تكون مهسجدا فدل على ان صحة الوقف لا تختص بالمسجد ووجه اخذه من حديث الباب ان الذين قالوا لا نطلب ثمنها الا الى الله كانهم تصدقوا بالارض المذكورة لحتم انعقاد الوقف قبل البناء فيوخذ منه ان من وقف ارضا على ان يبنيها مسجدا ينعقد الوقف قبل البناء (فتح) خلاصه اس عبارت كابيب كم معجد كنام ير تغير على كل زمين كا وقف كرنا درست م يحجم لوگ اس كو جائز نهيل كت ان كل ترديد كرناد امام بخاري كامتهد بونم بار تريد كرناد امام بخاري كامتهد بونم بار تريد كرناد امام بخاري كار كناد الله بخاري كار كار مقدد بونم بار تريد كرناد الارسة بالم بخاري كار كار مقدد بونم بالمورد بين كورونك كريا تعابد على معجد نبوى وبال تغير كى گئي.

باب جانو راور گھوڑے اور سلمان اور سونا چاندی وقف کرنا

زہری روائی سے ایسے مخص کے بارے میں فرمایا تھاجس نے ہزار دینار اللہ کے راستہ میں وقف کر دیے اور انہیں اپنے ایک تاجر غلام کو دے دیا تھا کہ اس سے کاروبار کرے اور اس کے نفع کو وہ مخص علی جاجوں اور تاطے والوں کے لئے صدقہ کیا۔ کیا وہ مخص ان اشرفیوں

٣٦- بَابُ وَقَفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوضِ وَالصَّامِتِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِيْنَارٍ فِي سَبِيْلٍ اللهِ، وَدَفَعَهَا إِلَى غُلاَمٍ لَهُ تَاجِرٍ سَبِيْلٍ اللهِ، وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِيْنَ وَالأَفْرَبِيْنَ هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رِبْحِ

ذَلِكَ الأَلْفِ شَيْنًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ ربْحَهَا صَدَقَةُ فِي الْمَسَاكِيْنِ؟ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا.

کے نفع میں سے کچھ کھاسکتاہے'اس نے اس نفع کو محتاج پر صدقہ نہ کیا ہوجب بھی اس میں سے کھانہیں سکتا۔

(٢٧٧٥) جم سے مسدو نے بيان كيا كما جم سے يكيٰ بن قطان نے

بیان کیا کما ہم سے عبیداللہ عمری نے بیان کیا کما کم محص الفع نے

بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر بھنے نے اپنا ایک گھوڑا اللہ کے

راستہ میں (جماد کرنے کے لئے) ایک آدی کو دے دیا۔ یہ گوڑا

آخضرت ملی ایک و حفرت عمر والله نے دیا تھا اس لئے کہ آپ جمادیں

کی کو اس پر سوار کریں۔ پھر عمر بناٹھ کو معلوم ہوا کہ جس شخص کو بیہ

گوڑا ملاتھا'وہ اس گوڑے کو بازار میں چے رہاہے۔ اس لئے رسول

ترجمة الباب كامقصد جاكداد منقوله كاوتف كرنا ہے. كراع كاف كے ضمه كے ساتھ محو روں كو كما جاتا ہے۔ لفظ عروض نقدى كے علاوہ دیگر اسباب پر بولا جاتا ہے اور صامت سونے چاندی پر مستعمل ہے (فتح) خلاصہ سے کہ جاکداد منقولہ اور غیر منقولہ بشرائط معلومہ سب كا وقف كرنا جائز ہے۔ كيونكه وہ اشرفيال الله كى راہ ميں نكاليں تو كويا صدقه كردين اب صدقے كامال اينے خرچ ميں كيونكر لاسكتا ے' اس اثر کو ابن وہب نے اینے مؤطامیں وصل کیا ہے (وحیدی)

> ٢٧٧٥ حَدُّثَنَا مُسَدُّدٌ حَدُّثَنَا يَحْيَى حَدُّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَس لَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ ﴿ لَيَحْمِلُ عَلَيْهَا رَجُلاً، فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيْعُهَا، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ أَنْ يَيْنَاعَهَا، فَقَالَ: ((لاَ

تُنْتَاعَهَا وَلاَ تُرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ)).

[راجع: ١٤٨٩]

مراسے نہ خرید۔ اینادیا ہوا صدقہ واپس نہ لے۔ ے کو حفرت عمر بڑاٹھ نے یہ محورا صدقہ دیا تھا مگر وقف کا تھم بھی صدقہ پر قیاس کیا' اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وقف میں تو اصل جائداد روک لی جاتی ہے اور صدقہ میں اصل جائداد کی ملیت منقل کی جاتی ہے اس لئے یہ قیاس صحح نہیں۔ اب یہ کمنا کہ لئے بازار میں کیو نکر کھڑا کر سکتا۔

٣٢ - بَابُ نَفَقَةِ الْقَيْمِ لِلْوَقْفِ

٧٧٧٦ حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَن الأَعْرَج عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ عَلَى: ((لا يَقْتَسِمْ وَرَثَتِي دِيْنَارَا وَلاَ دِرْهُمًا مَا تُوَكُّتُ - بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَالِي

بلب وقف كى جائداد كاامتمام كرنے والاا ينا خرچ اس ميں ہے لے سکتاب

(٢٤٤٦) مم سے عبداللہ بن يوسف تيسى في بيان كيا كما مم كوامام مالک نے خروی انہیں ابو الزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ مٹھا نے فرمایا جو آدی ميرے وارث بين وہ روبيد اشرفي اگر ميں چھوڑ جاؤل تو وہ تقسيم نہ كريس وه ميري يويول كا خرج اور جائداد كا اجتمام كرف والے كا

خرج نكالنے كے بعد صدقہ ہے۔

وَمَوُونَةِ عَامِلِي - فَهُوَ صَدَقَةً)). [طرفاه في : ٣٠٩٦، ٢٦٧٢٩.

معلوم ہوا کہ جو کوئی و تفی جائداد کا انظام کرے' اس کا وہ متولی ہو وہ اپنی محنت کا واجبی معاوضہ جائداد میں سے دلانے کا مستحق ہو

٣٧٧٧ حَدُّثُنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدُّثَنَا حَـمَّادٌ عَنْ أَيُوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهِ أَنْ يَأْكُلَ مَنْ وَلَيَهُ وَيُؤْكِلَ صَدِيْقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلِ مَالاً)). [راجع: ٢٣١٣] ٣٣ - بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِنُرًا اشْتَرَطُ

لِنفسِهِ مِثلَ دِلاء النمسلِمين

وَأُوَقَفَ أَنسٌ دَارًا، فَكَانَ إِذَا قَدِمَ نَزَلَهَا. وَتَصَدُّقَ الزُّبَيرُ بِدُوْرِهِ وَقَالَ لِلْمَرْدُودُةِ مِنْ بَنَاتِهِ: أَنْ تَسْكُنَ. غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَلاَ مُضِرًّ بِهَا، فَإِنْ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٍّ. وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيْبَهُ مِنْ دَارٍ عُمَر سُكْنَى لِذَوِي الْحَاجَةِ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ.

٢٧٧٨ - وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُفْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرُّحْمَن: ((أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللهُ، وَلاَ أَنْشُدُ إلاَّ أَصْحَابَ النُّبِيِّ ﷺ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

(2227) ہم سے قتیہ بن سعید نے بیان کیا کماہم سے حماد بن زید نے بیان کیا' ان سے ابوب سختیانی نے ' ان سے نافع نے اور ان سے عبدالله بن عمر بي الناك كه عمر بوالله كال الله وقف مي يه شرط لكاكي تھی کہ اس کامتولی اس میں ہے کھا سکتا ہے اور اٹیے دوست کو کھلا سكتاب يروه دولت نه جو زك.

باب كسى نے كوئى كنوال وقف كيااورائي لئے بھى اس ميں سے عام مسلمانوں کی طرح یانی لینے کی شرط لگائی یا زمین وقف کی اور دو سرول کی طرح خود بھی اس سے فائدہ لینے کی شرط کرلی توبیہ بھی درست ہے

اور انس بن مالک بڑائر نے ایک گھروقف کیا تھا (مدینہ میں) جب مجھی مينه آئے 'اس گرميل قيام كياكرتے تھے اور حفرت زير والله نے اینے گھروں کو وقف کر دیا تھا اور اپنی ایک مطلقہ لڑکی سے فرمایا تھا کہ وه اس میں قیام کریں لیکن اس گھر کو نقصان نہ پہنچائیں اور نہ اس میں کوئی دو سرا نقصان کرے اور جو خاوند والی بٹی ہوتی اس کو وہاں رہے کا حق نمیں اور این عمر بی اے حضرت عمر بواقد کے (وقف كرده) گريس رمخ كاحصه اين محتاج اولاد كودے ديا تھا۔

(۲۷۷۸) عبدان نے بیان کیا کہ مجھے میرے والدنے خبردی 'انہیں شعبہ نے' انہیں ابو اممال نے ' انہیں ابو عبدالرحمٰن نے کہ جب حفرت عثان غن بناته محاصرے میں لئے گئے تو (اپنے گھر کے) اور چڑھ کر آپ نے باغیوں سے فرمایا میں تم کو خداکی قتم دے کر ہوچمتا ہول اور صرف نی کریم مالیا کے اصحاب سے قسمید بوچھا ہول کہ کیاآپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جب رسول الله مالی اے فرمایا (252) S (252)

اللهُ قَالَ: ((مَنْ حَفَرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ))، فَحَفَرْتُهَا؟ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ جَهُزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ))، فَجَهَّزْتُهُ؟ قَالَ: فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ. وقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ: لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلَيْهُ أَنْ يَأْكُلَ، وَقَدْ يَلِيْهِ الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ، فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلُّ).

جو مخص بررومه کو کھودے گااور اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گاتواہے جنت کی بشارت ہے تو میں نے بی اس کنوس کو کھودا تھا۔ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ آنخضرت نے جب فرمایا تھا کہ جیش عسرت (غزوۂ تبوک پر جانے والے لشکر) کو جو مخص ساز و سامان سے لیس کر دے گاتو اسے جنت کی بشارت ہے تو میں نے ہی اسے مسلح کیا تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ کی ان باتوں کی سب نے تصدیق کی تھی۔ حضرت عمر والتر نے اپنے وقف کے متعلق فرمایا تھا کہ اس کا منتظم اگر اس میں سے کھائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ منتظم خود واقف بھی ہو سکتاہے اور مجھی دوسرے بھی ہو سکتے ہیں اور ہرایک کے لئے پہ جائزے۔

یعن کمی نے اپنے وقف سے خود بھی فائدہ اٹھانے کی شرط لگائی تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔ ابن بطال نے کما کہ اس مسلے میں کمی کابھی اختلاف نمیں کہ اگر کسی نے کوئی چیزوقف کرتے ہوئے اس کے منافع سے خودیا اینے رشتہ داروں کے نفع (اٹھانے) کی بھی شرط لگائی تو جائز ہے مثلاً کمی نے کوئی کنواں وقف کیا اور شرط لگائی کہ عام مسلمانوں کی طرح میں بھی اس میں سے پانی با کروں گا تو وہ پانی بھی لے سکتاہے اور اس کی بیہ شرط جائز ہوگی۔

حضرت زبیر بن عوام کے اثر کو دارمی نے اپنی مند میں وصل کیا ہے۔ آپ خاوند والی بٹی کو اس میں رہنے کی اس لئے اجازت نہ دیتے کہ وہ اپنے خادند کے گھر میں رہ سکتی ہے ہیہ اثر ترجمہ باب ہے اس طرح مطابق ہو تا ہے کہ کوئی بٹی ان کی کنواری بھی ہو گی اور صحبت سے پہلے اس کو طلاق دی گئی ہو گی تو اس کا خرچہ باپ کے ذمہ ہے اس کا رہنا گویا خود باپ کا وہاں رہنا ہے۔ حضرت عبدالله بن عمر کے اثر کو ابن سعد نے وصل کیا ہے " ہے وہ گھر تھا جس کو عمر ہواتھ وقف کر گئے تھے تو اثر ترجمہ باب کے مطابق ہو گیا۔ عبدان امام بخاریؓ کے بیخ تھے تو یہ تعلیق نہ ہوگی اور دار قطنی اور اساعیل ؒ نے اس کو وصل بھی کیا ہے۔ دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ حضرت عثان بڑاٹھ نے یہ کنواں خرید کر کے وقف کیا تھا' کھدوانا ندکور نہیں ہے لیکن شاید حضرت عثان بڑاٹھ نے اس کو پچھ وسیع کرنے کے لئے کھدوایا بھی ہو۔ یہ روایت لا کر امام بخاری نے اس کے دو سرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترفدی نے نکالا۔ اس میں یوں ہے کہ آنحضرت ملکاتی نے فرمایا کہ جو کوئی رومہ کا کنواں خرید لے اور دو سرے مسلمانوں کے ساتھ اپنا ڈول بھی اس میں ڈالے اس کو بہشت میں اس سے بھی عمدہ کنواں ملے گا۔ نسائی کی روایت میں ہے کہ حضرت عثان بڑائد نے یہ کنواں میں ہزاریا پیچیس ہزار میں خریدا تھا۔ ند کور جیش عرة یعنی تنگی کالشکر جس سے مراد وہ لشکر ہے جو جنگ تبوک میں آپ کے ساتھ کیا تھا' اس جنگ کا سامان مسلمانوں کے پاس بالكل نہ تھا۔ حضرت عثان بڑا نے آخضرت سٹھ کے اس ارشاد پر سب سلمان اپی ذات سے فراہم كر دیا جس پر آخضرت سٹھ اللہ نے ست بی زیادہ اظمار مسرت فرماتے ہوئے حضرت عثان کے لئے زندہ جنتی ہونے کی بشارت پش فرمائی۔ حضرت عثان نے جب اپی آزمائش کے دنوں میں محابہ کرام کو اس طرح مخاطب فرمایا جو اثر میں ندکور ہے تو بیشتر محابہ نے آپ کی تقدیق کی اور گواہی دی جن میں حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن الی و قاص ریمانی پیش پیش تھے۔ اس مدیث کے زمل میں حضرت عثان رہائی کے مناقب سے متعلق حافظ ابن حجرٌ نے کی ایک احادیث کو نقل کیا ہے الاحتیاج الی ذلک لدفع مضرة او تحصل منفعة وانما یکرہ ذلک عند المفاخرة

والكاثرة والعجب افتح) لينى اس سے اس امر كا جواز ثابت مواكم كى نقصان كو دفع كرنے ياكوئى نفع حاصل كرنے كے لئے آدى خود اسے مناقب بيان كر سكتا ہے كليكن الخراور خود پندى كے طور پر ايباكرنا كمروه ہے۔

٣٤- بَابُ إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لاَ لَطُلُبُ ثَـمَنَهُ إِلاً إِلَى اللهِ فَهُوَ جَائِزٌ

٢٧٧٩ حَدُّثَنَا مُسَدُّدٌ حَدُّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي النَّيَاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ الْوَارِثِ عَنْ أَنِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَ النَّبِيُّ اللَّهُ: ((يَا بَنِي النَّجُارِ ثَامِنُونِي بِحَايْطِكُمْ))، قَالُوا: لاَ لَطُلُبُ ثَـمَنَهُ إِلاَّ إِلَى اللَّهِ)). [راجع: ٣٣٤]

٣٥- بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى : ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَان ذَوَا عَدْل مِنْكُمْ أَوْ آخَرَان مِنْ غَيْرَكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبُّتُمْ فِي الأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيْبَةُ الْمَوتِ تَحْبسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلاَةِ، فَيُقْسِمَانَ بِاللهِ إِنْ ارْتَبْتُمْ لاَ نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى، وَلاَ نَكْتُمُ شَهَادَةَ ا للهِ إِنَّا إِذًا لَـ مِنَ الْآثِمِيْنَ. فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقًّا إثْـمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتُحِقُّ عَلَيْهِمُ الأُوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانَ بِا للهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اغْتَدَيْنَا، إنَّا إذًّا لَمِنَ الظَّالِمِيْنَ. ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَى وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدُّ أَيْـمَانٌ بَعْدَ أَيْـمَانِهِمْ، وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْـمَعُوا، وَاللَّهُ لاَ يَهْدِى الْقُومَ الْفَاسِقِيْنَ ﴾ [المائدة:

#### باب اگروقف کرنے والا یوں کے کہ اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے تو وقف درست ہو جائے گا

(۲۷۷۹) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم سٹھ نے فرمایا تھا اے بنو نجار! تم اپنے باغ کی قیت جھ سے وصول کر لو تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ کے سواکس سے نہیں چاہتے۔

باب (سورة ما كده ميس) الله تعالى كايه فرمانا

"مسلمانو! جب تم میں سے کوئی مرنے لگے تو آپس کی گواہی وصیت کے وقت تم میں ہے۔ (لیعنی مسلمانوں میں سے یا عزیزوں میں سے) دو معتر مخصول کی ہوتی جاہے یا اگر تم سفریس ہو اور وہال تم موت کی مصبت میں کر فار ہو جاؤ تو غیری لینی کافریاجن سے قرابت نہ ہو دو میں (میت کے وارثو) ان دونوں گواہوں کو عصر کی نماز کے بعد ( تم روك لواكر تم كو (ان كے سے ہونے ميں شبہ مو) تو وہ الله كى قتم کھائیں کہ ہم اس گواہی کے عوض دنیا کمانا نہیں چاہتے گو جس کے لئے گواہی دیں وہ اپنا رشتہ دار ہو اور نہ ہم خدا واسطے گواہی چھیائیں ك الساكرين توجم الله كے قصور وار بين كھرا كر معلوم ہو واقعي سے گواہ جھوٹے تھے تو دو سرے وہدو گواہ کھڑے ہول جو میت کے نزدیک کے رشتہ دار ہول (یا جن کو میت کے دو نزدیک کے رشتہ داروں نے گواہی کے لائق سمجھا ہو) وہ خدا کی قتم کھا کر کمیں کہ ہماری گواہی پہلے گواہوں کی گواہی سے زیادہ معترب اور ہم نے کوئی ناحق بات نمیں کی اساکیا ہو تو بے شک ہم گنگار ہول گے۔ یہ تدبیر الی ہے جس سے ٹھیک ٹھیک گواہی دینے کی زیادہ امیدیر تی ہے یا آنا تو ضرور ہو گا کہ وصی یا گواہوں کو ڈر رہے گا ایبانہ ہو ان کے قتم

F.1-V-17.

٠ ٢٧٨٠ وَقَالَ لِي عَلِي بُنُ عَبْدِ اللهِ : حَدُّثُنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدُّثُنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ عَن ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَاقَالَ: ((خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهُمٍ مَعَ تَـمِيْمِ الدَّارِيِّ وَعَدِيٌّ بْنِ بَدَّاء، فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بأَرْض لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُواً جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِنْ ذَهَبٍ، فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ أَمُّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا: ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَـمِيْمُ وَعَدِيٌّ، فَقَامَ رَجُلاَن مِنْ أَوْلِيَاتِهِ فَحَلَفَا: ۖ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ، قَالَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ ﴾.

٣٦ - بَابُ قَضَاء الْوَصِيِّ دُيُونَ الْـمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرِ مِنَ الْوَرَثَةِ

٧٧٨١ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقِ – أَوِ الْفَصْلُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْهُ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةً عَنْ فِرَاسٍ قَالَ: قَالَ الشُّعْبِيُّ َحَدُّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : ((أَنْ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يُومَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتُ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ

© (254) P (254) P (254) کھانے کے بعد پھروار توں کو فتم دی جائے اور اللہ سے ڈرتے رہو

اوراس كانتكم سنواور اور الله نافرمان لوگوں كو (راہ ير) شيس لگا تا۔ " (١٤٨٠) حفرت امام بخاري في كما بحه على بن عبدالله مدين في كما بم سے يكيٰ بن آدم نے كما بم سے ابن الى ذاكدہ نے انبول نے محد بن الى القاسم سے 'انہوں نے عبدالملك بن سعيد بن جبير ے 'انہوں نے اپنے باپ سے 'کہا ہم سے عبداللہ بن عباس بہت ے انہوں نے کہانی سہم کاایک مخص تتیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر کو نکلا' وہ ایسے ملک میں جاکر مرگیاجمال کوئی مسلمان نہ تھا۔ یہ دونوں مخص اس کا مترو کہ مال لیکر مدینہ واپس آئے۔ اسکے اسباب میں جاندی کا ایک گلاس م تھا۔ آخضرت سائیدا نے ان دونوں کو قتم کھانے کا حکم فرمایا (انہوں نے قتم کھالی) پھراپیا ہوا کہ وہ گلاس مكه ميں ملا انسول نے كما مم نے يه كلاس متيم اور عدى سے خريدا ہے۔ اس وقت میت کے دوعزیز (عمروبن عاص اور مطلب کھڑے ہوے اور انہوں نے قتم کھائی کہ یہ جاری گواہی متیم اور عدی کی مواہی سے زیادہ معترہے' یہ گلاس میت ہی کا ہے۔ عبداللہ بن عباس بین نے کماان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (جو اور گزری) ﴿ يايها الذين امنواشهادة بينكم ﴾ آثر آيت تك.

### باب میت پرجو قرضہ ہووہ اس کاوصی ادا کر سکتاہے گو دوسرے وارث حاضرنہ ہوں

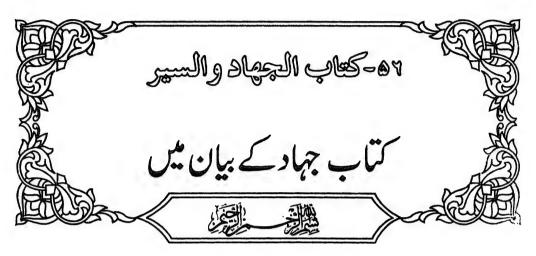
(٢٤٨١) مم سے محربن سابق نے بیان کیایا فضل بن یعقوب نے محمد بن سابق سے (یہ شک خود حضرت امام بخاری کو ہے) کما ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن ابو معاویہ نے بیان کیا ان سے فراس بن کیل نے بیان کیا' ان سے شعبی نے بیان کیا اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری بھاللہ فے بیان کیا کہ ان کے والد (عبدالله بھاللہ) احد کی الرائی میں شہید ہو گئے تھے۔ اپنے پیچھے چھ لڑکیاں چھوڑی تھیں اور قرض 

اللهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْتَ أَنْ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَومَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيْرًا، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْفُرَمَاءُ. قَالَ: ((اذْهَبُ فَبَيدِرْ كُلُّ تَمْر عَلَى نَاحِيَةٍ)). فَهَعَلْتُ، ثُمُّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدرًا ثَلاَثَ مَوَّاتٍ، ثُمُّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمُّ قَالَ : ((ادْعُ أَصْحَابَكَ))، فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدِّى أَمَانَةَ وَالِدِي، وَأَنَا وَاللَّهِ رَاضِ أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلاَ أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي تَمْرَةً، فَسَلم وَا للهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتَّى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ((أَغْرُوا بِي)) يَفْنِي هِيْجُوا بِي. ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾.[راجع: ٢١٢٧]

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا پارسول الله! آپ کوبیہ معلوم ہی ہے کہ میرے والد ماجد احد کی اڑائی میں شہید ہو چکے ہیں اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گئے ہیں میں چاہتا تھا کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں (آکه قرض میں کچھ رعایت کردیں) لیکن وہ یمودی تھے اور وہ نہیں مان اللئ رسول الله ما الله ما فرايا كم جاد اور كمليان من مرقتم كى كهجور الك الك كراوجب مين في ايهاى كراياتو آنخضرت كوبلايا قرض خواہوں نے آخضرت کو دیکھ کر اور زیادہ سخی شروع کردی تھی۔ آنحضرت نے جب سے طرز عمل ملاحظہ فرمایا تو سب سے بڑے مجورك د هيرك كرد آپ نے تين چكرلگائے اور وہيں بيھ كے چر فرمایا کہ اینے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ آپ نے ناب ناپ کردینا شروع کیا اور والله میرے والد کی تمام امانت ادا کردی الله گواه ہے کہ میں اتنے پر بھی راضی تھا کہ اللہ تعالی میرے والد کا تمام قرض ادا کردے اور میں این بنول کیلئے ایک کھور بھی اس میں سے نہ لے جاوال لیکن ہوا ہیہ کہ ڈھیرکے ڈھیر پچ رہے اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ مٹھیا جس ڈھیر ربیٹھے ہوئے تھے اس میں سے توایک تھجور بھی نہیں دی گئی تھی۔ ابو عبداللہ اہام بخاریؓ نے کہا کہ اغرو ابی (حدیث میں الفاظ) کے معنی ہیں کہ مجھ پر بھڑ کئے اور سختی کرنے لگے۔ اس معنی میں قرآن مجيدكي آيت ﴿ فاغرينابينهم العداوة والبغضاء ﴾ يس فاغرينا

آیت کا مفہوم ہے ہے کہ ہم نے بہود اور نصاری کے درمیان عداوت اور بغض کو بھڑکا دیا۔ حدیث کا لفظ اغروایی اغریبا ہی کے معنی میں ہے۔ جابر او آنخضرت سائیلا کو اس لئے لے گئے تھے کہ آپ کو دیکھ کر قرض خواہ نری کریں گے گر ہوا کہ وہ قرض خواہ اور زیادہ پیچھے پڑ گئے کہ ہمارا سب قرض ادا کرد۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ جب آنخضرت سائیلا جابر آپ کے پاس تشریف السن ہیں قواگر جابر ہے کل قرضہ ادا نہ ہو سکے گا تو آنخضرت سائیلا ادا کر دیں گے یا ذمہ داری لے لیس گے۔ اس غلط خیال کی بنا پر انہوں نے قرض وصول کرنے کے سلطے میں اور زیادہ سخت رویہ اختیار کیا جس پر آنخضرت سائیلا نے حضرت جابر بڑا تھے کے باغ میں دعا فرمائی اور جو بھی ظاہر ہوا وہ آپ کا کھلا معجزہ تھا۔ یہ حدیث اوپر کی بارگزر چکی ہے اور حضرت مجتمد مطلق امام بخاری نے اس سے کی آب مسائل کا استخراج فرمایا ہے۔ یہاں باب کا مطلب یوں نکلا کہ جابر بڑا تھ جو اپنا نقصان آپ کیا۔ آنخضرت سائیلا نے ان کو کئی بار سمجمایا کہ تم اپ دوسرے وارث ان کی جمنیں موجود تھیں ان قرض خواہوں نے اپنا نقصان آپ کیا۔ آنخضرت سائیلا نے ان کو کئی بار سمجمایا کہ تم اپ قرض کے بدل یہ ساری محبوریں لے لو' انہوں نے مجبوروں کو کم سمجھ کر قبول نہ کیا۔

المجد الله كه كتاب الشروط خم ہوكر آگے كتاب الجهاد شروع ہو رسى ہے۔ جس ميں معزت امام بخارى ّنے مسئلہ جماد كے اوپ پورى پورى روشنى ڈالى ہے۔ اللہ پاك خيريت كے ساتھ كتاب الجهاد كو خم كرائے۔ آمين والسلام على الموسلين والمحمد لله دب العالمين.



# ١ بَابُ فَضْلِ الْجَهَادِ وَالسَّيْرِ وَقُول ا للهِ تَعَالَى:

﴿إِنَّ اللهِ الشَّرَى مِنَ الْمُوْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي وَأَمُوالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَيْلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَعُدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التُوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ وَالْقُوْآنِ، وَمَنْ أَوْنَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللهِ فَاسْتَنْشِرُوا بَينِهِكُمُ الذِي بَعَهُدِهِ مِنَ الله فَاسْتَنشِرُوا بَينِهِكُمُ الذِي بَعَهُدُه مِن الله قَوْلِهِ - وَبَشْرِ النَّهِ الله عَنْهُمَا: الْمُدُودُ الله عَنْهُمَا: الْمُحُدُودُ الله عَنْهُمَا: الْمُحُدُودُ الطَّاعَةُ اللهُ عَنْهُمَا: الْمُحُدُودُ الطَّاعَةُ اللهُ عَنْهُمَا: الْمُحَدُودُ الطَّاعَةُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَنْهُمَا: الْمُحَدُودُ الطَّاعَةُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ال

باب جماد کی فضیلت اور رسول کریم النی الله تعالی نے مسلمانوں بیان میں اور الله تعالی نے فرمایا کہ "ب شک الله تعالی نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے ہیں کہ انہیں جنت ملے گی وہ مسلمان الله کے راستے میں جماد کرتے ہیں اور اس طرح (محارب کفار کو) یہ مارتے ہیں اور خود بھی مارے جاتے ہیں۔ الله تعالی کا یہ وعدہ (کہ مسلمانوں کو ان کی قربانیوں کے نتیج میں جنت ملے گی) سچا ہے "قررات میں انجیل میں اور قرآن میں اور الله سے بڑھ کراپنے وعدہ کا پورا کرنے والاکون ہو سکتا ہے ؟ پس خوش ہو جاؤتم اپنے اس سوداکی وجہ سے جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے "آخر جاؤتم اپنے اس سوداکی وجہ سے جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے "آخر ویشر المومنین ) تک۔ ابن عباس بھی انتہ فرمایا کہ اللہ کی صدول سے مراداس کے احکام کی اطاعت ہے۔

انجیل میں جماد کا تھم نہیں ہے گر انجیل میں قراۃ کا صحح اور کی کتاب ہونا ذکور ہے تو قراۃ کے سب احکام گویا انجیل میں بھی موجود ہیں۔ آیت ذکورہ میں آگ ﴿ وَالْحَفِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ ﴾ (التوب : ١٣) کے الفاظ بھی ہیں۔ ابن عباس بھن ہے ہے اس کی تغییرامام بخاریؒ نے نقل کر دی ہے 'اس کو ابن ابی حاتم نے اپنی تغییر میں نکالا ہے 'آیت کا شان نزول لیلہ العقب میں انسار کے بیعت کرنے سے متعلق ہے اور تھم قیامت تک کے لئے عام ہے۔ اس بیعت کے وقت معرت عبداللہ بن رواحہ نے کما تھا کہ یارسول اللہ! آپ

اپ رب کے لئے اور اپنی ذات کے لئے ہم ہے جو چاہیں عمد لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کے لئے عمد لیتا ہوں کہ صرف ای ایک کی عبادت کرد اور کی کو اس کا شریک نہ کرد اور اپنے لئے یہ کہ نفع و نقصان میں اپنے نفوں کے ساتھ جھے کو شریک کر لو' انہوں نے کما کہ اس کا بدلہ ہم کو کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا کہ جنت ملے گی' اس پر وہ بولے کہ یہ تو بہت ہی نفع بخش سودا ہے (فخ الباری)

مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلِ مُحَمَّدُ بْنُ سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((سَأَلْتُ رَسُولَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ عَلَى مِيْقَاتِهَا)). قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((الصَّلاَةُ عَلَى مِيْقَاتِهَا)). قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُ الْوَالِدَيْنِ)). قُلْتُ : ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((رُبُمُ بِرُ الْوَالِدَيْنِ)). قُلْتُ : ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((الصَّلاَةُ بِرُ الْوَالِدَيْنِ)). فَسَكَتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ عَلَى مِيْقَاتِهَا، وَلَوِ السَّتَرَدْتَهُ لَزَادَنِي)).

[راجع: ۲۷٥]

٣٧٨٣ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَخْتَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَخْتَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبْسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ عَبْسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَبْسَ اللهِ عَنْ اللهَ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَبْسَ اللهِ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَبْسُ اللهِ عَنْهُمُ وَلَكِنْ جَهَادٌ وَلَيُقَنِّ وَإِذَا السُتُنْفُرْتُمْ فَانْفُرُوا)).

[راجع: ١٣٤٩]

(۲۷۸۲) ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کما ہم سے محر بن سابق نے بیان کیا کہا ہم سے مالک بن مغول نے بیان کیا کہ میں نے ولید بن میرار سے سا'ان سے سعید بن ایاس ابو عمروشیانی نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن مسعود بڑا تی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ماتی ہو چھا کہ دین کے کاموں میں کون ساعمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا' میں نے پوچھا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا' میں نے پوچھا اور اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا' میں نے پوچھا اور اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جماد کرنا۔ پھر میں نے آپ سے زیادہ سوالات نہیں کے ورنہ آپ اس طرح ان کے جوابات عنایت فرماتے۔

الاحمال) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یکیٰ بن سعید قطان نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان توری نے بیان کیا کہ جم سعید قطان نے بیان کیا کہ ہم سے منصور بن معتمر نے بیان کیا جاہد سے انہوں نے طاؤس سے اور اللہ علیٰ کے ابن عباس بی افتی نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیٰ کے فرمایا فتح کمہ کے بعد اب ہجرت (فرض) نہیں رہی البتہ جماد اور نیت بخیر کرنا اب بھی باتی ہیں اور جب تہمیں جماد کے لئے بلایا جائے تو نکل کھڑے ہوا کرو۔

لین قیامت تک جماد فرض رہے گا' دو مری حدیث میں ہے کہ جب سے مجھ کو اللہ نے بھیجا قیامت تک جماد ہوتا رہے گا' یمال تک کہ اخیر میں میری امت دجال سے مقابلہ کرے گی۔ جماد اسلام کا ایک رکن اعظم ہے اور فرض کفالیہ ہے لیکن جب ایک جگہ ایک ملک کے مسلمان کافروں کے مقابلہ سے عابر ہو جائیں تو ان کے پاس والوں پر اس طرح تمام دنیا کے مسلمانوں پر جماد فرض ہو جاتا ہے اور اس کے ترک سے سب گنگار ہوتے ہیں۔ ای طرح جب کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھ آئیں تو ہر مسلمان پر جماد فرض ہو جاتا ہے بیماں تک کہ عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں پر بھی۔ ہمارے زمانہ جن چند دنیاوار خوشامد خورے جموثے دغاباز مولویوں نے کافروں کی فاطرے عام مسلمانوں کو بہکا دیا ہے کہ اب جماد فرض شیں رہا' ان کو خدا سے ڈرتا چاہے اور توبہ کرتا بھی ضروری ہے' جماد کی فرضیت قیامت تک باتی رہے گی۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ایک امام عاول سے پہلے بیعت کی جائے اور (محارب) کافروں کو حسب وردہ نوٹس دیا جائے آگر دہ اسلام یا جزیہ قبول نہ کریں' اس وقت اللہ پر بحروسہ کرکے ان سے جنگ کی جائے اور فتنہ اور فساد اور عورتوں اور بچوں کی خونریزی کی شریعت میں جائز شیں ہے (وحیدی)

لفظ جہاد کی تشریح ش حافظ این جمر فراتے ہیں والجھاد بکسر الجیم اصلہ لغة المشقة یقال جھدت جھادا بلغة المشقة وشرعا بذل المجھد فی قتال الکفار ویطلق ایضا علیے مجاھدة النفس والشبطان والفساق فاما مجاھدة النفس فعلی تعلم امور الدین نم علی المعمل بھا علی تعلیم مها واما مجاھدة الشبطان فعلے دفع مایاتی من الشبھات وما یزینه من الشبھات واما مجاھدة الکفار فتقع فبالید والمال واللسان والقلب واما مجاھدة الفساق فبالید نم اللسان نم القلب (فتح الباری) لینی لفظ جماد جم کے کرو کے ساتھ لفت میں مشقت پر بولا جاتا ہے والقلب واما مجاھدة الفساق فبالید نم اللسان نم القلب (فتح الباری) لینی لفظ جماد جم کے کرو کے ساتھ لفت میں مشقت پر بولا جاتا ہے اور شیطان اور فراق کے مجاہدات پر بھی بولا جاتا ہے لی نفس کے ساتھ جماد دینی علوم کا حاصل کرتا 'پھر ان پر عمل کرتا اور وہ سرول کو انہیں سکھانا ہے اور شیطان کے ساتھ جماد ہیں کہ اس کے لاتے ہو کہ شیمات کو دفع کیا جائے اور ان کو جو وہ شوات کو مزین کر کے پیش کرتا ہے اور شیطان کے ساتھ جماد ہی کہ اس کے لاتے ہو کا اور خوا کیا جائے اور ان کو بو وہ شوات کو مزین کر کے پیش کرتا ہے اور فاتی فاجر نوگوں کے ساتھ جماد ہی کہ پیش کرتا ہے اور خوا کی خوا ہی کہ بھر نوگوں کے ساتھ جماد ہی کہ پیش کرتا ہے اور دو کا خوا ہی کھروں کے ساتھ جماد ہی کہ پیش کرتا ہے اور دو کا خوا ہی کھروں کے بیا ہو کی برابر موادت میں عبادت ہی عبادت ہو عمل ہے برابر مو مو ایس کہ دو کر النی جماد سے بھری ان حدیث میں مناقض نہ میں عبادت کرنے ہے براہ ہماد کہ دو کر النی جماد سے بھری اضل ہو گا دور برجہ دور کو کی عمل دیوں میں تناقض نہ میں عبادت کو گا دور برجہ دور کر کی طرورت نہ جو تو ذکر النی سب سے اضل ہو گا۔ ایک روایت عبر ہے کہ آپ نے فرایا رجعنا من المجھاد الاصغر الی المجھاد الاکبر کی ضرورت نہ جو تو ذکر النی سب سے اضل ہو گا۔ ایک روایت عبر ہے کہ آپ نے فرایا رجعنا من المجھاد الاصغر الی المجھاد الاکبر نفر کر فوا کو اور ریاضت کو آپ جبرا ہو تو ذکر النی سب سے افضل ہو گا۔ ایک روایت عبر ہے کہ آپ نے فرایا رجعنا من المجھاد الاصغر الی المجھاد الاکبر کی نور بردی کی اور ریاضت کو آپ کی آپ جبرا کو آپ کی اور ریاضت کو آپ جبرا کو آپ کی اور ریاضت کو آپ جبرا کو آپ کی اور ریاضت کو آپ جبرا کر ایک کی اور ریاضت کو آپ کی اور کیا کی دور کر کر گی اور ریاضت کو آپ کی اور کر کر گی کو کر گیا

٣٧٨٤ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بُنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةً حَدُثَنَا حَبِيْبُ بُنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بَنْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا بَنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا أَنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، نَرَى الْجِهَادَ أَفُطَلُ الْعَمَلِ، أَفَلاَ نُجَاهِدُ، قَالَ: ((لَكِنُ الْجَهَادِ حَجِّ مَبْرُورٌ)).

(۲۷۸۴) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ سے بیان کیا اکثر بنت طلحہ سے اور ان سے عائشہ رہی ہے (ام المومنین) نے کہ انہوں پوچھا یارسول اللہ! ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد افضل اعمال میں سے ہے پھر ہم (عورتیں) بھی کیوں نہ جہاد کریں ؟ آپ نے فرمایا لیکن سب سے افضل جہاد مقبول جج ہے جس میں گناہ نہ ہوں۔

[راجع: ٢٥٢٠]

یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے، باب کا مطلب اس حدیث سے بول نکا کہ حضرت عائشہ رہے افتے جماد کو سب سے افضل کما اور

آ تخضرت اللي إنار نيس فرايا.

المُعْرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هِمَّامٌ حَدُثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ مَنْصُورِ جَحْدَدَة قَالَ: أَخْبِرنِي أَبُو حَصِيْنِ أَنْ خَحْدَدَة قَالَ: أَخْبِرنِي أَبُو حَصِيْنِ أَنْ ذَكُرَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرِيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدُّثَهُ قَالَ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ حَدَّثَهُ قَالَ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ حَدَّثَهُ قَالَ: ((لا أَجِدهُ)). قَالَ: هَلْ السَّعَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدُخلَ اللهِ مَسْعِدُكَ فَتَقْومَ وَلاَ تَفْتُرَ، وَتَصُومَ وَلاَ تَفْتُرَ، وتَصُومَ وَلاَ تَفْتُر، وتَصُومَ وَلاَ تَفْتُر، وتَصُومَ وَلاَ تَفْتُر، وتَصُومَ وَلاَ تَفْتُر، وتَصُومَ وَلاَ أَبُوهُرَيْرَةَ: إِنَّ فَرْسِ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُ فِي الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُ فِي طُولَهِ وَلاَ تَفْتُر، وتَصُومَ وَلاَ أَبُوهُ وَلاَ تَفْتُر، وتَصُومَ وَلاَ أَبُوهُ وَلاَ تَفْتُر، وتَصُومَ وَلاَ أَبُوهُ وَلاَ اللهُ هُرَادٍ لَيْسُتَنُ فِي اللهُ عَلَاكَ اللهُ حَسَنَاتَ ).

[راجع: ١٥٢٠]

(۲۷۸۵) ہم ہے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عفان بن مسلم نے خبردی کہا ہم ہے ہمام نے کہا ہم ہے محمد بن جوان کیا اور کیا کہ مجھے ابو حصین نے خبردی 'ان سے ذکوان نے بیان کیا اور ان سے ابو ہر یہ ہو ہی بیان کیا کہ ایک صاحب (نام نامعلوم) رسول اللہ ساتھ ہی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا اللہ ساتھ ہی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجے جو تواب میں جہاد کے برابر ہو۔ حضور اکرم نے فرمایا ایسا کوئی سے ہو کہ جب مجابد (جہاد کے لئے) نکلے تو تم اپنی مجد میں آگر برابر نماز پڑھی شروع کردو اور درمیان میں) کوئی سستی اور کابلی تہیں اور (نماز پڑھتے رہو اور درمیان میں) کوئی سستی اور کابلی تہیں کوئی سستی اور کابلی تہیں ابو ہریہ و بڑھ نے فرمایا کہ مجابد کا گھوڑا جب رسی میں بندھا ہوا زمین (پرپاؤں) مار تا ہے تو اس پر بھی اس کے لئے نیکیاں کاسی جاتی ہیں۔ ابو ہریہ و کول میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں باب سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں باب سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں باب سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں باب سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں باب سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں باب سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں باب سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں بیکھی جاتی ہیں۔

اور الله نے (سورہ صف میں) قرمایا کہ "اے ایمان والو!کیا میں تم کو ہات دلائے دکھ دینے والے عذاب سے وہ یہ ایک الی تجارت ہوتم کو نجات دلائے دکھ دینے والے عذاب سے وہ یہ کہ ایمان لاؤ الله پر اور اس کے رسول پر اور جماد کرواللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے 'یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو'اگر تم نے یہ کام انجام دیئے تو اللہ تعالی معاف کر دے گا تمہارے گناہ اور داخل کرے گا تم کو ایسے باغوں میں جن کے نیچ نمریں بہتی ہوں گی اور بہترین مکانات تم کو عطا کئے جائیں گے 'جنات عمریں بہتی ہوں گی اور بہترین مکانات تم کو عطا کئے جائیں گے 'جنات عدن میں یہ بوی بھاری کامیابی ہے "

(۲۷۸۱) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا انہوں نے کما کہ ہم کو شعیب نے خردی انہیں زہری نے انہوں نے کما کہ جھے سے عطاء

اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثُهُ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ بنَفْسِهِ وَمَالِهِ)). قَالُوا: ثُمُّ مَنْ؟ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ فِي شِعْبِ مِنَ الشُّعَابِ يَتْقِى اللَّهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شُرِّهِ)). [طرفه في: ٦٤٩٤].

بن مزید لیثی نے کمااور ان ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان كياكه عرض كياكيا يارسول الله صلى الله عليه وصلم ! كون فمخص سب ے افضل ہے؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرماياً وہ مومن جو الله کے رائے میں اپنی جان اور مال سے جماد کرے۔ محابہ نے یوچھااور اس کے بعد کون ؟ فرمایا وہ مومن جو بہاڑ کی کسی گھاٹی میں رہنا اختیار كرے الله تعالى كاخوف ركھتا مواور لوگوں كو چھو ركرائي برائى سے ان کو محفوظ رکھے۔

ا جب آدی نوگوں میں رہتا ہے تو ضرور کسی نہ کسی کی غیبت کرتا ہے یا غیبت سٹتا ہے یا کسی پر خصہ کرتا ہے' اس کو ایذا دیتا الشنہ میں ہے۔ تنائی اور عزات میں اس کے شرے سب لوگ بچے رہتے ہیں۔ اس مدیث سے اس نے دلیل لی جو عزات اور گوشہ نشینی کو اختلاط سے بہتر جانا ہے۔ جمهور کا غد جب کہ اختلاط افضل ہے اور حق بد ہے کہ بد مختلف ہے باختلاف اشخاص اور احوال اور زمانہ اور موقع کے۔ جس مخص سے مسلمانوں کو دین اور دنیاوی فائدے پنتیج ہوں اور وہ لوگوں کی برائیوں پر ممبر کر سکے اس کیلئے اختلاط افضل ہے اور جس مخص سے اختلاط سے گناہ سرزد ہوتے ہوں اور اس کی محبت سے لوگوں کو ضرر پنچا ہو' اس کیلئے عزات افضل ہے۔ اور حدیث میں ای الناس افضل کونیا آدی بمترہے جواب میں جو کچھ آنخضرت میں جا کھیے نے فرمایا حقیقت میں ایسا مسلمان دو سرے سب مسلمانوں سے افضل ہو گا کیونکہ جان اور مال دنیا کی سب چیزوں میں آدمی کو بہت محبوب ہیں تو ان کا اللہ کی راہ میں خرج كرنے والاسب سے بردر كر مو كا بعضوں نے كما لوگوں سے عام مسلمان مراد بيں ورند علاء اور صديقين مجابدين سے مجمى افضل بيں - ميں (مولانا وحید الزمان مرحوم) کمتا ہول کفار اور طحدین اور مخالفین دین سے بحث مباحثہ کرنا اور ان کے اعتراضات کا جو وہ اسلام پر کریں ' جواب دینا اور الیم کتابوں کا چھاپنا اور چھپواتا ہے بھی جہاد ہے (وحیدی) اس نازک دور میں جبکہ عام لوگ قرآن و حدیث ہے بے رغبتی کر رہے ہیں اور دن بدن جمالت و صلالت کے غار میں گرتے چلے جا رہے ہیں' بخاری شریف جیسی اہم پاکیزہ کتاب کا باترجمہ و تشریح شائع كرنا بھى جاد سے كم نسيں ہے اور ميں اپنے انشراح صدر كے مطابق يہ كئے كيلئے تيار بول كه جو حفرات اس كار خير ميں حصه لے كر اسکی محمیل کا شرف حاصل کرنے والے ہیں یقینا وہ اللہ کے دفتر میں اپنے مالوں سے مجابدین فی سبیل اللہ کے دفتر میں لکھے جا رہے ہیں

> ٢٧٨٧ - حَدُّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَن الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ أَنَّ أَبَا هُزَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ 1 للهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَثَلُ الْـمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ – وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِهِ - كَمَثُل الصَّائِمِ الْقَانِمِ. وَتَوَكَّلَ اللهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي مسيِّله بأن يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ

(٢٥٨٤) جم سے ابواليمان نے بيان كيا كما جم كوشعيب نے خروى ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خردی اور ان ے ابو مریرہ والله علی کے بیان کیا کہ میں نے رسول الله ملی کیا سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے رائے میں جماد کرنے والے کی مثال --- اور الله تعالى اس شخص كو خوب جانيا ہے جو (خلوص دل ك ساتھ صرف اللہ کی رضا كيلئے) اللہ كراست ميں جماد كرا ہے ---اس مخص کی س ہے جو رات میں برابر نماز پڑھتا رہے اور دن میں برابر روزے رکھتا رہے اور اللہ تعالی نے اپنے رائے میں جماد کرنے

يُرْجِعَهُ سَالِماً مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ)). [راجع: ٣٦]

والے کیلئے اس کی ذمہ داری لے لی ہے کہ اگر اسے شمادت دے گاتو اسے بے حساب و کتاب جنت میں داخل کرے گایا پھرزندہ وسلامت (گھر) تواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔

لینی نیت کا حال خدا ہی کو خوب معلوم ہے کہ وہ مخلص ہے یا نہیں 'اگر مخلص ہے تو وہ مجاہد ہوگا ورنہ کوئی دنیا کے مال و جاہ اور ناموری کے لئے لڑے وہ مجاہد فی سبیل اللہ نہیں ہے۔ مثال میں نماز پڑھنے سے نماز نفل اسی طرح روزہ رکھنے سے نفل روزہ مراد ہے کہ کوئی مخص دن بھرنفل روزے رکھتا ہو اور رات بھرنفل نماز پڑھتا ہو 'مجاہد کا درجہ اس سے بھی بڑھ کرہے۔

باب جهاداور شهادت کے لئے مرداور عورت دونوں کا دعاکرنا

(٢٤٨٨ ١٩٩) مم سے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا امام مالك سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن الى طلحه سے اور انہول نے انس بن مالک بڑاللہ سے سنا' آپ بیان کرتے کہ رسول اللہ ما اللہ ما حرام کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے (یہ انس کی فالہ تھیں جو عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں) ایک دن رسول اللہ ملتھایا تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور آیا کے سرے جو کمیں نکالنے لگیں'اس عرصے میں آپ سو گئے' جب بيدار ہوئے تو آپ مسكرا رہے تھے۔ ام حرام نے بيان كياييں ن يوچها يارسول الله ملي الله علي السير آپ بنس رب بي ؟ آپ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کے راہتے میں غزوہ کرنے کے لئے دریا کے پیج میں سواراس طرح جارہے ہیں جس طرح بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا جیسے بادشاہ تخت روال پر سوار ہوتے ہیں یہ شک اسحاق راوی کو تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیایا رسول اللہ! آپ دعا فرمائے کہ اللہ مجھے بھی انہیں میں سے کردے' رسول اللہ مانہ کیا نے ان کے لئے دعا فرمائی پھر آپ اینا سر رکھ کر سو گئے' اس مرتبہ بھی آپ جب بیدار ہوئے تومسرارہے تھے۔ میں نے بوچھایار سول اللہ! کس بات پر آب

٣- بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ

لِلرِّجَالِ وَالنَّسَاءِ وَقَالَ عُمَرُ: ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ.

٢٧٨٨، ٢٧٨٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكِ عَنْ إسْحَاقَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْجَةً عَنْ أَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمُّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمَهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَام تَحْتَ عُبَادَةً بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ ا للهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمُّ اسْتَيْقَظَ ، وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرضُوا عَلَىَّ غُزَاةً فِي سَبِيْلِ اللهِ، يَوْكُبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الأَسِرُّةِ- أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الأَسرَّة))، شَكَّ إسْحَاقُ – قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ هُمْ. ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ

بنس رہے ہیں ؟ آپ نے فرمایا میری امت کے کھے لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں غزوہ کے لئے جا رہے ہیں پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی فرمایا انہوں نے بیان کیا کہ میں ن عرض كيايار سول الله ما الله ما الله عن ميرك لئ وعا يجيم كم مجه بھی انسیں میں سے کردے۔ آخضرت سی انسیانے اس پر فرالیا کہ تو سب سے پہلی فوج میں شامل ہوگی (جو بحری رائے سے جماد کرے گی) چنانچہ حضرت معاویہ رفاقت کے زمانہ میں ام حرام رفی فیانے بحری سفر کیا پھرجب سمندر سے باہر آئیں تو ان کی سواری نے انہیں نیچے گرا دیا اورای حادثہ میں ان کی وفات ہو گئی۔ يَضْحَكُ. فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ ا للهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرضُوا عَلَيُّ غُزَاةً فِي سَبِيْلِ اللهِ - كَمَا قَالَ فِي الأول)) - قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الأَوِّلِيْنَ)). فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَن مُعَاوِيَةً بْن أَبِي سُفْيَانَ فَصُرعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ)). رأطرافه في: ٢٨٩٩، ٢٨٧٧، ١٩٨٤، ٢٨٢٢، ٧٠٠١]. [أطرافه في ٢٨٠٠، ٢٨٧٨، ٢٨٩٥،

37 P 7 , 7 A 7 7 , 7 . . V].

و معرت معاویہ بنافتہ اس وقت مصرے گور نرتے اور عنان بنافہ کی خلافت کا دور تھا، جب معادیہ بنافتہ نے آپ سے روم پر لليين الشكر كشى كى اجازت ما كى اور اجازت مل جانے ير مسلمانوں كاسب سے بہلا بحرى بيرا تيار ہوا جس نے روم كے خلاف جنگ کی۔ ام حرام بہن ایمی اینے شو ہر کے ساتھ اس لڑائی میں شریک تھیں اور اس طرح آنخضرت کی پیشین کوئی کے مطابق مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری جنگ میں شریک ہو کرشہید ہو کیں۔ فرضی الله عنها۔ شمادت کا وقوع اس وقت ہوا جب مسلمان جماوے لوث کرآ رہے تھے ، کو ام حرام خود نمیں اویس مراللہ کی راہ میں نکی اور نص قرآن و صدیث کی روے جو کوئی جماد کے لئے فکلے اور راہ میں اپنی موت سے مرجائے وہ بھی شہید ہے۔ پس ام حرام کو شہادت نصیب ہوئی اور اس طرح دعائے نبوی کا ظہور ہوا۔ حضرت ام حرام رہی این آپ کی دودھ کی خالہ ہوتی ہیں' اس لئے آپ ان کے ہاں آیا جایا کرتے تھے' وہ بھی آپ کے لئے ماں سے بھی زیادہ شفیق تھیں' (رہیمنظ ) روایت سے عورتوں کا جماد میں شریک ہونا ثابت ہوا۔ حضرت امام بخاری کا مطلب سے ہے کہ جیسے مرد سے دعاکر سکتا ہے یا اللہ مجھ کو تو مجاہرین میں کر' مجھ کو شمادت نصیب کر' ایسے ہی عورت بھی یہ دعا کر علق ہے۔ آنخضرت مٹائیز کے زمانے میں اور اس کے بعد خلفائے راشدین کے زمانوں میں بھی عورتیں مجاہدین کے ہمراہ رہی ہیں۔ ان کے کھانے پینے ' زخم پی کرنے کی خدمات عورتوں نے انجام دی ہیں۔ حضرت عمر بناتھ کی بید دعا قبول ہوئی اور آپ مدینہ میں ابو لولو مجوسی کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے (رضی الله عنه وارضاه) ٤- يَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي

باب مجاہدین فی سبیل اللہ کے درجات کابیان

سبيل كالفظ عربي زبان مين هذا سيلي وهذه سبيلي ندكر اور مؤنث دونوں طرح استعال ہو تاہے۔

سَبِيْلِ اللهِ. يُقُالَ هَذَهِ سَبِيْلِي، وهَذَا سَبِيْلِي

آ علامے اور کا مدیث میں فی سبیل اللہ کا لفظ آیا تھا تو امام بخاری کے اس مناسب سے سبیل کی تحقیق بیان کر دی کہ یہ لفظ عربی زبان میں ذکر اور مؤمث دونوں طرح بولا باتا ہے ھذہ مسیلی اور ھذا سبیلی دونوں طرح کہتے ہیں بعض نسخوں میں اس کے

يعد اتن عيارت اور ت وفال ابو عبدالله عزى واحدها غازي درجات لهم درجات ليني سوره آل عمران ركوع ١٦ ميل جو غزي كالفظ آيا

ہ تو غزی غازی کی جمع ہے اور هم درجات کا معنی لهم درجات ہے لینی ان کے لئے درج ہیں (دحیدی)

• ٢٧٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٌّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَار عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ آمَنَ با للهِ وَبرَسُولِهِ وَأَقَهُم الصَّلاَةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيْهَا)). فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلاَ نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِانَةَ دَرَجَةٍ أَعَدُهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ مَا بَيْنَ اللَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالأَرْض فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسْأَلُوهُ الْفِرْدُوسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّة - أَرَاهُ: وَفَوقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ - وَمِنْهُ تَفَجُّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ : ((وَفُوْقَهُ عَرْشُ الرُّحْمَنِ)).

(۲۷۹۰) ہم سے کچیٰ بن صالح نے بیان کیا کما ہم سے قلع نے بیان کیا'ان سے ہلال بن علی نے ان سے عطاء بن بیار نے اور ان سے ابو جريره رضى الله عنه في بيان كياكه رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا جو مخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز قائم كرے اور رمضان كے روزے ركھ نو الله تعالى يرحق ہے كہ وہ جنت میں داخل کرے گاخواہ اللہ کے راہے میں وہ جماد کرے یا ای جك ردا رب جمال بيدا موا تقاد محابه في عرض كيايارسول الله الله الله الله کیا ہم لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دیں۔ آپ نے فرمایا کہ جنت میں سو درج میں جو اللہ تعالی نے اپنے راستے میں جماد کرنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں'ان کے دو در جول میں اتنافاصلہ ہے جتنا آسان و زمین میں ہے۔ اس لئے جب الله تعالی سے مانکنا ہو تو فردوس مانکو کیونکہ وہ جنت کاسب سے درمیانی درجہ ہے اور جنت کے سب سے بلند درج برہے کی بن صالح نے کما کہ میں سمجھتا ہوں یوں کما کہ اس کے اور پروردگار کاعرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔ محمد بن قلیح نے اپنے والد سے و فوقه عوش الرحمٰن ہی کی روایت کی ہے۔

[طرفه في: ٧٤٢٣].

جین مرا اس کو بہت ہے کہ اگر کی کو جہاد نصیب نہ ہو لیکن دو سرے فرائض ادا کرتا ہے اور ای حال میں مرجائے تو آخرت میں استین کے بہت کے بہت کے بین اس کو بہت ملے گی گو اس کا درجہ مجاہدین سے کم ہو گا۔ محمد بن فلیح کے روایت کردہ اضافہ میں شک نہیں ہے جیسے بیلی بن سیمتنا ہوں۔ کہا بہشت کی نہوں سے وہ چار نہیں پانی اور دودھ اور شمد اور شراب کی مراد میں جن کاذکر قرآن شریف میں ہے۔

٣٧٩١ حَدُّثَنَا مُوسَى حَدُثَنَا جَرِيْرٌ حَدُثَنَا جَرِيْرٌ حَدُثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُ النَّبِيُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي النَّبِيُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَذْخَلاَنِي دَارًا هِي أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ، لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا،

(۲۷۹۱) ہم ہے موئی بن اساعیل نے بیان کیا کہ ہم ہے جریر نے '
کہ ہم ہے ابو رجاء نے 'ان سے سموہ بن جندب بناٹیڈ نے کہ نبی کریم
ماٹیڈیٹر نے فرمایا 'میں نے رات میں دو آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے
پھروہ مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھے اور اس کے بعد مجھے ایک
الیے مکان میں لے گئے جو نمایت خوبصورت اور بڑا یا کیزہ تھا' ایسا

قَالاً أَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاء)).

[راجع: ٥٤٨]

خوبصورت مکان میں نے مجھی نہیں دیکھاتھا۔ ان دونوں نے کہا کہ بیہ گھرشہ بدوں کا ہے۔

مفصل طور پر بید حدیث کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے۔ دو هخصوں سے مراد حضرت جرائیل و میکائیل ہیں جو پہلے آپ کو بیت المقدس لے گئے بتھے' بعد میں آسانوں کی سیر کرائی اور جنت و دوزخ کے بہت سے مناظر آپ کو دکھلائے۔ جسمانی معراج کا واقعہ الگ ہے جو بالکل حق اور حقیقت ہے۔

# باب الله کے رائے میں صبح وشام چلنے کی اور جنت میں ایک کمان برابر جگہ کی فضیلت

(۲۷۹۲) ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے (در ان سے فضل جہاد میں) بیان کیا کہا ہم سے حمید طویل نے اور ان سے انس بن مالک بڑا تھ نے کہ تبی کریم ماٹی کیا نے فرمایا اللہ کے راستے میں گزرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتے۔

(۲۷۹۳) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا' انہوں نے کہاہم سے محمد بن فلع نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے محمد بن فلع نے بیان کیا' انہوں نے کہا جمھ سے میرے والد نے بیان کیا ہلال بن علی سے' ان سے عبدالرحمٰن بن ابی نمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم آٹھ کیا نے فرمایا جنت میں ایک (کمان) ہاتھ جگہ دنیا کی ان تمام چیزوں سے بہترہے جن پر سورج طلوع اور فروب ہو تا ہے اور آپ نے فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام چیزوں سے بہترہے جن پر سورج طلوع اور ایک شام چیزوں سے بہترہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہو تا ہے۔

(۲۷۹۲) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے بیان کیا انہوں نے بیان کیا انہوں نے بیان کیا انہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راست میں گزرنے والی ایک صبح وشام دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بردھ کرے۔

٥- بَابُ الْفَدُووَ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيْلِ
اللهِ، وَقَابَ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ
اللهِ، وَقَابَ خَمْنَدُ عَنْ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ
اللهِ عَدُّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ اللهِ قَالَ ((لَفَدُوةٌ وَفِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).[طرفاه في: ٢٧٩٦، ٢٧٩٦]. وَمَا فِيهَا)).[طرفاه في: ٢٧٩٦، ٢٧٩٦]. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِي عَنْ أَبِي هُوَلِي قَالَ: ((لَقَابُ قُوسٍ فِي النَّيْنِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الشَّمْسُ عَنْ اللهِ عَنْ عَبْدِ الشَّمْسُ عَنْ عَبْدِ الشَّمْسُ عَنْ عَبْدِ الشَّمْسُ وَاللهِ الشَّمْسُ وَتَعْ وَاللهِ عَلْيُهِ الشَّمْسُ وَقَالَ: لَوْمَ وَقَالَ: لَهُ الْوَدَةُ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ وَتَعْرَبُهُ وَقَالَ: لَوْدَالَا اللهِ وَقَالَ: لَهُمُواتُ أَوْ وَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ

وَتَغْرُبُ)). [طرفه في: ٣٢٥٣]. ٢٧٩٤ – حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنَّ سَهْلِ بْنِ سَغْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ اللهِ قَالَ: ((الرَّوْحَةُ وَالْفَدُورَةُ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَفْصَلُ مِنَ الدَّنْيَا وَمَا فِيهَا)).[أطرافه في: ٢٨٩٢، ٣٢٥٠، ٣٤٥٥].

اللهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

جہاد فی سبیل اللہ کے فضائل میں بہت می آیات قرآنی اور احادیث نبوی وارد ہوئی ہیں ان ہی میں سے یہ احادیث بھی ہیں جو فضائل جہاد کو واضح لفظوں میں ظاہر کر رہی ہیں۔ قرون اوٹی کے مسلمانوں کی ذندگی شلد ہے کہ انہوں نے اسلام کو اور اس کے مقاصد عالیہ کو کما حقہ سمجھا تھا اور وہ اس بنا پر سر پر کفن باندھے ہوئے پوری دنیا میں سرگرداں اور کوشاں ہوئے اور ایک ایس تاریخ بنا گئے جو قیامت تک آنے والے اہل اسلام کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔

٣- بَابُ الْحُورِ الْعِيْنِ وَصِفْتِهِنَ يَحَرُ فَيْهَا الطَّرْفُ. شَدِيْدَةُ سِوَادِ الْعَيْنِ، شَدِيْدَةُ سِوَادِ الْعَيْنِ، شَدِيْدَةُ سِوَادِ الْعَيْنِ. وَزَوَّجْنَاهُمْ: أَنْكَخْنَاهُمْ.
 أَنْكَخْنَاهُمْ.

- ۲۷۹٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدُّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ حَدُّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ فَقَ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدِ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُوّهُ أَنْ مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُوّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، إِلاَّ الشَّهِيْدَ لَمَّا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، إِلَا الشَّهَادَةِ، فَإِلَى الدُّنْيَا فَيَقْتَلَ مَرَّةً فَإِلَى الدُّنْيَا فَيَقْتَلَ مَرَّةً أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيَقْتَلَ مَرَّةً أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيَقْتَلَ مَرَّةً أَخْرَى)). [طرفه في: ۲۸۱۷].

٢٧٩٦ - قَالَ: وَسَمِعْتُ أَنْسَ بْنَ مَالِكِ عَنِ النّبِيِّ فِي سَبِيْلِ عَنِ النّبِيِّ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، اللهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَلَقَابُ قَوسٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيدٍ - يَعْنِي سَوْطَهُ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. وَلَوْ أَنْ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْجَنّةِ اطَّلَعَتْ وَلَمَا اللّهُ مِنْ الدُّنْيَا وَمَا وَلَمَا اللهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنّةِ اطَّلَعَتْ وَلَمَا اللّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنّةِ اطَّلَعَتْ وَلَمَا اللّهُ مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا).

#### باب برسی آنکھ والی حورول کابیان 'ان کی صفات جن کو دیکھ کر آنکھ حیران ہو گی

جن کی آنکھوں کی پہلی خوب سیاہ ہوگی اور سفیدی بھی بہت صاف ہو
گی اور (سورہ دخان میں) زوجناھم کے معنی انکحناھم کے ہیں۔
(۲۷۹۵) ہم سے عبداللہ بن محر نے بیان کیا کما ہم سے معادیہ بن عمرونے بیان کیا کما ہم سے معادیہ بن عمرونے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو اسحاق نے بیان کیا ان سے تمید نے بیان کیا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کوئی بھی اللہ کا بندہ جو مرجائے اور اللہ کے پاس اس کی کچھ بھی نیکی جمع ہو وہ پھر دنیا ہیں آنا پہند نہیں کرتا کو اس کی سے سب پچھ مل جائے مگر شہید بھر دنیا میں ہے سب پچھ مل جائے مگر شہید بھر دنیا میں آنا چاہتا ہے کہ جب وہ (اللہ تعالی کے) یماں شمادت کی فضیلت کو دیکھے گاتو چاہے گا کہ دنیا میں دوبارہ آئے اور پھر قتل ہو (اللہ تعالی کے) یماں شمادت کی تعالی کے راستے میں)

(۲۷۹۱) اور میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سناوہ نی کریم صلی اللہ علیہ سلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ اللہ کے راست میں ایک صبح یا ایک شام بھی گزار دینا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ' سب سب بہترہ اور کس کے لئے جنت میں ہاتھ جگہ بھی یا (راوی کو شبہ ہے) ایک قید جگہ 'قید سے مراد کو ڑا ہے ' دنیا وما فیصا سے بہترہ اور اگر جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانگ بھی لے تو زمین و آسان اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ منور ہو جائیں اور خوشبو سے معطر ہو جائیں۔ اس کے سرکا دویٹہ بھی دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے ہو جائیں۔ اس کے سرکا دویٹہ بھی دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے برھ کرہے۔

آئی ہے۔ ایک طحرین بے دین حوروں کے نور او رخوشبو پر استبعاد پیش کرتے ہیں 'ان کا جواب یہ ہے کہ بھشت کا قیاس دنیا پر نہیں کی سیست کے خور او رخوشبو پر استبعاد پیش کرتے ہیں 'ان کا جواب یہ ہے کہ بھشت کا قیاس دنیا ہی ان کو دیکھیں ہو سکتا نہ بھشت کی ندیگی دندگی کی طرح ہے۔ بہت می چیزیں ہم دنیا ہیں دکیے نہیں سکتے گر آخرت ہیں ان کو دیکھیں کے 'دوزخ کا بلکے سے بلکا عذاب آدی بھی نہیں اٹھا سکتا پر آخرت ہیں آدمی کو ایکی طاقت دی جائے گی کہ وہ دوزخ کے عذابوں کا تخل کرے گا اور پھر زندہ رہے گا۔ الغرض اخروی امور کو دنیاوی حالات پر قیاس کرنے والے خود قیم و فراست سے محروم ہیں۔

#### بببشادت كي آرزوكرنا

(ک۹۵) ہم ہے ابو الیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبردی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سعید بن مسیب نے ان سے ابو ہریرہ بڑتھ نے بیان کیا کہ ش نے رسول اللہ الحالی ہے سا آپ فرما رہ جے اس ذات کی قتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مسلمانوں کے دلوں میں اس سے رنج نہ ہو تا کہ میں ان کو چھوڑ کر جملہ کے لئے نکل جاؤں اور جھے خود اتن سواریاں میسر نہیں ہیں کہ جملو کے لئے نکل جاؤں اور جھے خود اتن سواریاں میسر نہیں ہیں کہ جموثے ایے لئکر کے ماتھ جانے ہے بھی نہ رکتابو اللہ کے رائے میں فردہ کے لئے جا رہا ہو تا۔ اس ذات کی قتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری تو آزرو ہے کہ میں اللہ کے زائے میں قتل کیا جاؤں اور پھرزندہ کیا جاؤں اور پھرزند کیا جاؤں اور پھر کیا جاؤں اور پھر کیا جاؤں اور پھرزند کیا جاؤں اور پھر کیا جاؤں اور پھر کیا جائی کیا ک

٧- بَابُ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ

٧٩٩٧ - حَدُّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبِرَنَا شَعَيْبُ مِن الْمُسَيَّبِ عَنِ الرُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنْ أَلَمُ سَيْبِ أَنْ أَلَمُ سَيْبِ أَنْ أَلَمُ سَيْبِ أَنْ أَلَمُ سَيْبِ ((سَمِعْتُ النَّبِيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ لاَ أَنْ يَقُولُ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ لاَ أَنْ يَخُلُفُوا عَنِي، وَلاَ أَجِدُ مَا أَحْدِلُهُمْ عَلَيْهِ، مَا تَحَلَّفُتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْدُو فِي اللهِ أَنْ أَقْدُلُ اللهِ أَقْدُلُ اللهِ أَنْ أَقْدُلُ اللهِ أَنْ أَقْدُلُ أَنْ أَقْدَلُ أَنْ اللهِ أَنْ أَقْدُلُ أَنْ أَقْدَلُ أَنْ اللهِ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْ أَقْدَلُ )).

[راجع: ٣٦]

معلوم ہوا کہ شادت کی آرزد کرنا اس نیت ہے کہ اس سے شجر اسلام کی آبیاری ہوگی اور آخرت میں بلند درجات حاصل ہول گے۔ یہ جائز بلکہ سنت ہے اور ضروری ہے۔

٧٩٨ - حَدُّتَنَا يُوسُفُ بِنْ يَعْقُوبَ الصَفَّارُ حَدَّتَنَا إِسْمَاعِيْلُ بِنُ عَلِيَّةً عَنْ الصَفَّارُ حَدَّتَنَا إِسْمَاعِيْلُ بِنُ عَلِيَّةً عَنْ أَنَسِ بْنِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ النّبِي مَالِكِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ النّبِي مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ النّبِي اللهِ فَقَالَ (رَأَحَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَحَذَهَا عَبْدُ اللهِ أَنْ رَوَاحَةً فَأُصِيْبَ ثُمْ أَحَذَهَا حَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَقُتِحَ لَهُ)). وقَالَ: الوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَقُتِحَ لَهُ)). وقَالَ:

(۲۷۹۸) ہم سے یوسف بن یعقوب صفار نے بیان کیا' کہا ہم سے اساعیل بن علیہ نے' ان سے ایوب نے' ان سے حمید بن ہال نے اور ان سے انس بن مالک بزاخذ نے بیان کیا کہ رسول اللہ سل ای خطبہ دیا آپ نے فرمایا فوج کا جھنڈا اب زید نے اپنے ہاتھ میں لیا اور وہ جھی شہید کردیئے گئے وہ شہید کردیئے گئے اور اب مجمع بداللہ بن رواحہ نے لیا اور وہ بھی شہید کردیئے گئے اور اب کی ہدایت کا انظار کے بغیر خالد بن ولید نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں کے لیا۔ اور ان کے ہاتھ پر اسلامی لئکر کوفتے ہوئی۔ آپ سل ای فرمایا

((مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَناً)) قَالَ أَيُّوبُ: أَوْ قَالَ: ((مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَان)). [راحع: ١٤٤٦]

اور بمیں کوئی اس کی خوشی بھی نمیں متی کہ بید لوگ جو شمید ہو گئے
ہیں ہمارے پاس زندہ رہتے کیو ظکہ وہ بہت عیش و آرام میں چلے گئے
ہیں۔ ابوب نے بیان کیایا آپ نے بید فرلما کہ انہیں کوئی اس کی خوشی
بھی نمیں تھی کہ ہمارے ساتھ زندہ رہتے 'اس وقت آخضرت کی
آئھوں سے آنو جاری تھے۔

ا ہوا یہ تھا کہ ۸ھ میں آپ نے غزوہ مون کے لئے ایک اشکر روانہ کیا۔ زید بن حارث کو اس کا مردار مقرر کیا فرمایا اگر وہ میں ایک عردار بنانا اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن روانہ کو۔ انقاق سے یکے بعد دیگرے یہ تیوں مردار شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن روانہ کو۔ انقاق سے یکے بعد دیگرے یہ تیوں مردار شہید ہو گئے اور خالد بن ولید نے آخر میں افری جھنڈا اٹھالیا تاکہ مسلمان ہت نہ باریں کیونکہ لڑائی سخت ہو رہی تھی۔ گو ان کے لئے آخضرت میں تھیا نے بھی تہیں فرمایا تھا۔ آپ کافروں سے سمل تک لڑے کہ اللہ نے آپ کے ذریعہ اسلام کے افکار کو فتح نصیب فرمائی۔ دو سری روایت میں ہے کہ آپ نے خوش ہو کر خالد کے حق میں فرمایا کہ وہ اللہ کی تکواروں میں سے ایک تکوار ہے۔ مزید تعیاب تعیاب میں مون کے ذکر میں آئیں گی۔

# ٨- بَابُ فَصْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيْلِ ١ اللهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ

وَقُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ وَمَنْ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ ﴾ [النساء: ١٠٠] وقع: وجب.

باب اگر کوئی شخص جماد میں سواری سے گر کر مرجائے تو اس کاشار بھی مجاہدین میں ہوگا'اس کی فضیلت

اور سور ہ نساء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جو شخص اپنے گھرے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کی نبیت کر کے نگلے اور پھر راستے ہی میں اس کی وفات ہو جائے تو اللہ پر اس کا اجر (ہجرت کا) واجب ہو گیا (آیٹ میں)و قع کے معنی و جب کے ہیں۔

آ کہتے ہیں ایک مخص ضمرہ نامی جو مسلمان تھا' کہ میں رہ گیا تھا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿ الم نکن ادھن الله واسعة فنها حروا فیها ﴾ یعنی 'کیا الله کی زمین فراخ نہیں ہے کہ تم اس میں جرت کر جاؤ'' یہ آیت من کر انہوں نے بیاری میں مدید کا سفر شروع کر دیا مگر راستے ہی میں ان کو موت آگئ۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ جماد بھی اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ کوئی مخص جماد کو نظے مگر راستہ میں اپنی موت سے مرجائے تو اس کو بھی مجاہدین کا تواب ملے گا اور وہ عنداللہ شمیدوں سے لکھا جائے گا۔ مشہور حدیث انما لکل امری مانوی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ جرت اپنا دین ایمان بچانے کے لئے وارالحرب سے دارالاسلام میں چلے جائے کو کہتے ہی اور یہ قیامت تک کے لئے باقی ہے۔

٣٧٩٩، • ٢٧٩٩ حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْتُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عُنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ أَنَس عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ أَنَس بْنِ مَالِكِ عَنْ خَالَتِهِ أُمْ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتُ: ((نَامَ النَّبِيُ عَلَىٰ يَومًا قُرِيْبًا مِنْي، ثُمَّ قَالَتُ: ((نَامَ النَّبِيُ عَلَىٰ يَومًا قُرِيْبًا مِنْي، ثُمَّ

اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: ((أَنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيٌّ يَوْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأُسِرُّةِ))، قَالَ: فَادْعُ اللهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا. ثُمُّ نَامَ النَّانِيَةَ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ : مِثْلَ قَوْلِهَا، فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا، فَقَالَتْ: ادْعُ اللهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الأُوَّلِيْنَ)). فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةً بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوُّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةً، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرَّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصرَعَتْهَا فَماتَتْ)).

[راجع: ۲۷۸۸، ۲۷۸۸]

مسرارے تھ میں نے عرض کیا کہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں ؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سلمنے پیش کئے گئے جو غزوہ كرنے كے لئے اس بتے دريا ير سوار موكر جا رہے تھے جيسے بادشاہ تخت پرچڑھتے ہیں۔ میں نے عرض کیا پھر آپ میرے لئے بھی دعاکر دیجے کہ اللہ تعالی مجھے بھی انسیں میں سے بنادے۔ آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر دوبارہ آپ سو سئے اور پہلے کی طرح اس مرتبر بھی كيا (بيدار ہوتے ہوئے مسكرائے) ام حرام بي فيان نے پہلے بى كى طرح اس مرتبہ بھی عرض کی اور آپ نے وہی جواب دیا۔ ام حرام وہ اُلیانے عرض کیا آپ دعا کر دیں کہ اللہ تعالی مجھے بھی انہیں میں سے بنادے تو آنخضرت النابيل نے فرمايا تم سب سے پہلے لشکر کے ساتھ ہو گی چنانچہ وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت بناٹھ کے ساتھ مسلمانوں کے سب سے يلے بحرى بيزے ميں شريك موكيں- معاوية كے زمانه ميں غزوه سے لو منے وقت جب شام کے ساحل پر لشکر اترا تو ام حرام و اللہ اللہ کا قریب ایک سواری لائی گئی تاکہ اس پر سوار ہو جائیں لیکن جانور نے انهیں گرا دیا اور اس میں ان کاانتقال ہو گیا۔

انبیاء کے خواب بھی وی اور الهام ہی ہوتے ہیں۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی امت کے پچھ لوگ بڑی شان اور شوکت کے ساتھ بادشاہوں کی طرح سمندر پر سوار ہو رہے ہیں۔ آخر آپ کا یہ خواب بورا ہوا اور مسلمانوں نے عمد معاویہ میں ، حری بیرہ تیار كر كے شام ر حمله كيا، ترجمه باب اس طرح فكا كه ام حرام جانور سے اگرچه كركر مريں كر آنخضرت نے ان كو مجابدين بيں شائل فرمايا اور انت من الاولين سے آپ نے پیش کوئی فرمائی۔

#### ٩- بَابُ مَنْ يُنْكَبُ أَوْ يُطْعَنُ فِي سَبِيْلِ اللهِ

٧٨٠١ حَدُّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوضِيِّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إسْحَاقَ عَنْ أَنُسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَعَثَ النَّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْم إِلَى بَنِي عَامِرَ فِي سَبْعِيْنَ، فَلَمَّا قَدَّمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي: أَتَقَدَّمُكُمْ، فَإِنْ

#### باب جس کواللہ کی راہ میں تکلیف پنچے العنی اس کے کسی عضوكوصدمه جو)

(۲۸۰۱) ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کما ہم سے ہام نے ان سے اسحاق نے اور ان سے انس بناٹھ نے بیان کیا کہ نبی کریم مٹھالیام نے بنوسلیم کے ستر آدمی (جو قاری تھے) بنوعامر کے یہاں بھیج۔ جب يد سب حضرات (بر معونه ير) پنج تو ميرے مامول حرام بن ملحان رہا تھ نے کہامیں (بنوسلیم کے یہاں) آگے جاتا ہوں اگر مجھے انہوں نے اس بات کا امن دے دیا کہ میں رسول اللہ اللہ اللہ کی ہاتیں ان تک

أَمُّنُونِيْ حَتَّى أَبَلُفَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيْبًا. فَتَقَدُّمَ فَأَمُّنُوهُ، فَيَنْهَا يُحَدُّثُهُمْ عَن النَّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُوْمَؤُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ، فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرْ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَفْبَةِ. ثُمُّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلاَّ رَجُلاً أَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ، قَالَ همَامٌ: فَأَرَاهُ آخَرَ مَعَهُ، فَأَخْبَرَ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبُّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ، فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلِّهُوا قَومَنَا أَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبُّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، ثُمُّ نُسِخَ بَعْدُ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا؛ عَلَى رِعْلِ وَلَاكُوانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَبُنِي عُصَيَّةً الَّذِيْنَ عَصَوُا اللهُ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). [راجع: ١٠٠١]

بنچاؤل او بمترورنه تم لوگ ميرے قريب او موى چانچه وه ان ك يمال كے اور انهول نے امن بھي دے ديا۔ ابھي وہ قبيلہ كے لوگول كو رسول الله على إلى باتي ساعى رب تھ كه قبيله والول في اب ایک آدی (عامرین طفیل) کو اشارہ کیا اور اس نے آپ کے برچما پوست کردیاجو آرپار موگیا۔ اس وقت ان کی زبان سے نکا الله اکبر میں کامیاب ہو گیا کعبے کے رب کی قتم!اس کے بعد قبیلہ والے حرام ر و سرے ساتھوں کی طرف (جو سترکی تعدا میں تھے) برھے اورسب کو قل کردیا۔ البتہ ایک صاحب جو لنگڑے تھے 'پیاڑ برچ'ھ گئے۔ ہمم (راوی مدیث) نے بیان کیامی سجمتا ہوں کہ ایک صاحب اور ان کے ساتھی (پیاڑ پر چڑھے تھے) (عمرو بن امیہ ضری) اس کے بعد جرائیل نے نی کریم مالی کو خردی کہ آپ کے ساتھی اللہ تعالی ے جا طے ہیں پس اللہ خود بھی ان سے خوش ہے اور انہیں بھی خوش کردیا ہے۔ اس کے بعد ہم (قرآن کی دوسری آنتوں کے ساتھ ب آیت بھی) پڑھتے تھے (ترجمہ) ہماری قوم کے لوگوں کو یہ پیغام پنچادو كه جم اي رب س آطع بن كس مارا رب خود بهي خوش بادر میں بھی خوش کردیا ہے۔ اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہوگئ 'بی كريم النظيم في واليس دن تك صبح كي نماز من قبيله رعل وكوان بني لیان اور بی عصیہ کے لئے بد دعا کی تھی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ما الله المالي كى تقى ـ

ایک بھائی لینی حرام بن ملحان کو سر آدمیوں کے میٹے ہے سمو ہو گیاہے اور صحح یوں ہے کہ حضرت بیالیا نے ام سلیم کے ایک بھائی لینی حرام بن ملحان کو سر آدمیوں کے ساتھ بن عامر کی طرف بھیجا تھا۔ یہ سر آدی انصار کے قاری شے اور آپ نے دین کی تعلیم پھیلانے کے لئے قبیلہ بنی عامر کے ہل بھیج تھے جن کے خود اس قبیلہ نے درخواست کی لیکن رائے ہیں بنو سلیم نے دینا کی اور ان غریب قاریوں کو ناحق قتل کر دیا۔ بنو سلیم کا سردار عامر بن طفیل تھا۔ لعنت کے سلسلہ میں جن قبائل کا ذکر روایت میں آیا ہے ان آبوں میں سے ہے جن کی خلاوت منسوخ ہو گئی۔ میں آیا ہے ان آبوں میں سے ہے جن کی خلاوت منسوخ ہو گئی۔

(۲۸۰۲) ہم سے موی بن اسلیل نے بیان کیا کما ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا کا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا 'ان سے اسود بن قیس نے اور ان سے جندب بن سفیان دائھ کہ نی کریم سٹھیل کی الرائی کے موقع پر موجود تھے اور آپ کی

٧٨٠٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الأَسْوَدِ بْنُ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بِنِ سُفْيَانُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ انگلی زخمی ہو گئی تھی۔ آپ نے انگلی سے مخاطب ہو کر فرمایا تیری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سواکیا ہے اور جو کچھ طلا ہے اللہ کے راستے میں طلا ہے (مولناوحید الزمال مرحوم نے ترجمہ یوں کیا ہے)

ایک انگلی ہے تیری ہستی کی جو فرق جو خدا کی راہ میں زخمی ہوئی ہوئی باب جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا؟اس کی فضیلت کا باب جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا؟اس کی فضیلت کا

(۲۸۰۳) ہم سے عبداللہ بن پوسف تنیسی نے بیان کیا کماہم کو امام مالک نے خبردی ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو مختص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہوا اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ اس کے راستے میں کوئی زخمی ہوا ہو اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ اس کے راستے میں کوئی زخمی ہوا ہو گائمت کے دن اس طرح سے آئے گا کہ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا ہو گائر نگ تو خون جیسا ہو گا کہ اس میں خوشبومشک جیسی ہوگی۔

باب فرمان اللي كه

اے پینبر! ان کافروں سے کمہ دوتم ہمارے لئے کیا انتظار کرتے ہو' ہمارے لئے تو دونوں میں سے (شمادت یا فتح) کوئی بھی ہو اچھاہی ہے اور لڑائی ہے کبھی ادھر بھی ادھر۔

(۲۸۰۳) ہم سے کی بن بکیرنے بیان کیا 'کما ہم سے لیٹ نے بیان کیا 'کما ہم سے لیٹ نے بیان کیا 'کما ہم سے لیٹ نے بیان کیا ابن شماب سے 'انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ سے انہیں عبداللہ بن عبداللہ

﴿ كَانَ فِي بَفْضِ الْمُشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتُ السَّبَعُهُ فَقَالَ: ((هَلْ أَنْتِ إِلاَّ إِصْبَعُ دَمِيْتِ، وَفِي سَبِيْلِ اللهِ مَا لَقَيْتِ)). وَفِي سَبِيْلِ اللهِ مَا لَقَيْتِ)). [طرفه في: ١١٤٦].

١٠ - بَابُ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيْلِ اللهِ
 عَزَّ وَجَلَّ

٣٠٨٠٣ حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ هَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ هَنْ يَكْلَمُ أَحَدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ – وَاللهُ أَعْدَ فِي سَبِيْلِ اللهِ – وَاللهُ أَعْلَمُ يَمْنُ يُكُلِمُ فِي سَبِيْلِهِ – إِلاَّ جَاءَ يَومَ اللهِيَامَةِ وَجَرْحُهُ يَشْعَبُ وَاللَّوْنُ لَوْنُ اللهم، اللهِيَامَةِ وَجَرْحُهُ يَشْعَبُ وَاللّوْنُ لَوْنُ اللهم، وَاللَّوْنُ لَوْنُ اللهم، وَالرّيْحُ رِيْحُ الْمُوسُكِ)). [راجع: ٢٣٧]

١١ - بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى:

﴿قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلاَّ إِحْدَي الْـحْسُنَيْنِ﴾[التوبة: ٢٥] وَالْحَرْبُ سِجَالًا

٣٨٠٤ حَدْثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدْثَنَا اللّهِ ثَنَ ابْنِ شِهَابٍ اللّهِ ثَنِ عَبْدِ اللهِ أَنْ عَبْدَ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنْ عَبْدَ اللهِ أَنْ عَبْدَ اللهِ أَنْ عَبْدِ اللهِ أَنْ عَبْدَ اللهِ أَنْ عَبْدَ اللهِ أَنْ عَبْدَ اللهِ ال

هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: سَأَلَتُكَ كَيْفَ كَانَ قِنَالُكُمْ اللهُ وَدُولُ، اللهُ اللهُ

تم سے پوچھا تھا کہ ان کے لینی (نی کریم ساتھ) کے ساتھ تہاری لڑائیوں کاکیا انجام رہتا ہے تو تم نے بتایا کہ لڑائی ڈولوں کی طرح ہے ' بھی ادھر بھی ادھر بھی ادھر بھی ادھر بھی ادھر بھی اور بھی مارے حق میں ہوتا ہے ان کی اور بھی ان کے حق میں۔ انبیاء کا بھی کی حال ہوتا ہے کہ ان کی آزمائش ہوتی رہتی ہے (بھی فتح اور بھی ہارسے) لیکن انجام انہیں کے حق میں اچھا ہوتا ہے۔

لینی یا تو مسلمان اوتے اوٹ اپنی جان دے دے گایا پھر فتح حاصل ہوگی۔ ایمان لانے کے بعد مسلمانوں کے لئے دونوں انجام نیک اور ایجھ ہیں۔ فتح میں صورت کو تو سب اچھی سیحتے ہیں لیکن اوائی ہیں موت اور شادت ایک مومن کا آخری مقصود ہے 'اللہ کے رائے ہیں اور شافتیں اور ضافتیں اے خوب حاصل ہوتی رائے ہیں لڑتا ہے اور اپنی جان دے دیتا ہے 'جب اللہ کی بارگاہ میں پہنچتا ہے تو اس کی نواز شیس اور ضافتیں اے خوب حاصل ہوتی ہیں۔

#### ١٧ - بَابُ قُول اللهِ تَعَالَى:

#### باب الله تعالى كاارشادكه

''مومنوں میں کچھ وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو پچ کرد کھایا جو انہوں نے اللہ تعالی سے کیا تھا' پس ان میں پچھ تو ایسے ہیں جو (اللہ کے راستے میں شہید ہو کر) اپنا عمد پورا کر پچکے اور پچھ ایسے ہیں جو انتظار کررہے ہیں اور اپنے عمد سے وہ پھرے نہیں ہیں۔

آیت میں عمد سے مراد وہ عمد ہے جو صحابہ نے احد کے دن کیا تھایا لیلۃ العقبہ میں کہ آنخضرت کا ساتھ دیں گے اور کی طال میں منہ نہ موڑیں گے۔ بعض تو اپنا فرض ادا کر چکے جیسے انس بن نفر عبداللہ انصادی عزہ طلحہ وغیرہ بعض شادت کے منظر ہیں جیسے حضرات خلفائے اربعہ اور دو سرے صحابہ جو بعد میں شہید ہوئے اور عموم کے لحاظ سے قیامت تک آنے والے وہ جملہ مسلمان جو دلس میں ایسی تمنا رکھتے ہیں جعلنا الله منهم امین

نید نیسان کیا ان سے محد بن سعید خزاعی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلی نیسان کیا کہا ہم سے عبدالاعلی نیسان کیا کہ میں نے انس بڑا ہ سے جمید نے بیان کیا کہ میں نے انس بڑا ہ سے بوچھا نیسان کیا کہ میں نے انس بڑا ہ سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا اور ان سے انس بڑا ہ سی نیسان کیا اور ان سے انس بڑا ہ سی نیسان کیا اور ان سے انس بڑا ہ سی نے بیان کیا کہ میرے چھانس بن نفر رہ ہ ہو کے بیان کیا اور ان سے انس بڑا ہ ہو کے بیان کیا کہ میرے چھانس بن نفر رہ ہ ہو کے بیان کیا اور ان سے انس بڑا ہیں بہلی لڑائی میں حاضرت ہو میں کیا کہ اس لئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایس کیا گڑائی میں حاضری کا موقع دیا تو اللہ نے بھر جیسا اور کی کاموقع دیا تو اللہ تعالی دیکھ میر کین کے خلاف کس بھر جیسا اور کی کاموقع دیا تو اللہ تعالی دیکھ دیا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ پھر جیسا اور کی کاموقع دیا تو اللہ تعالی دیکھ دیا گؤائی کاموقع دیا تو اللہ تعالی دیکھ دیا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ پھر جیسا اور کی کاموقع دیا تو اللہ تعالی دیکھ دیا گؤائی کاموقع آیا

٥٠ ٢٨٠٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ
الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حُمَيْدِ
قَالَ: سَأَلْتُ أَنْسًا. ح حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ
زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ
الطُّويْلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:
((غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّصْرِ عَنْ قِتَالٍ
بَدْرٍ: فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، غِبْتُ عَنْ أَوَّلٍ.
قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ، لَئِنِ اللهُ أَشْهَدَنِي

فَلَمَّا كَانَ يَومُ أُحُدِ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ: اللَّهُمُّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَوُلاءِ، يَعْنِي أَصْحَابَهُ، وَأَبرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَوُلاَءِ، يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ. ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذِ، فَقَالَ : يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ، الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّصْرِ، إِنِّي أَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُونِ أَحُدٍ. قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَفْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا صَنَعَ.

قَالَ أَنسٌ: فَوَجَدْنَا بِهِ بِضُعًا وَثَمَانِيْنَ ضَرْبَةُ بِالسِّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْم، ووجدُنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثْلِ بِهِ الْمُشْرِكُونَ، فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلاَّ أَخْتَهُ بِبِنَانِهِ. قَالَ أَنسٌ: كُنّا نَرِّى – أَوْ نَطُنُ – بِبِنَانِهِ. قَالَ أَنسٌ: كُنّا نَرِّى – أَوْ نَطُنُ – أَنَّ هذِهِ الآيةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ أَشْبَاهِهِ: هِمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا الله عَلَيْهِ ﴾ إلى آخِر الآيةٍ)).

[طرفاه في: ٤٠٤٨ ، ٤٧٨٣].

٣ - ٢٨٠٦ وَقَالَ: إِنَّ أُخْتَهُ - وَهِي تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ - كَسَرَتْ ثَنِيَةَ امْرَأَةٍ فَأَمْرَ رَسُولُ الشِّيْعَ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسٌ: يَا رَسُولَ الشِّهِ، وَالَّذِي بَعَثْكَ بِالْتُحَقِّ لاَ يُكُسَرُ الشِّهَ، وَالَّذِي بَعَثْكَ بِالْتُحَقِّ لاَ يُكُسَرُ ثَنَيْتُهَا، فَرَضُوا بِالأَرشِ وَيَرَكُوا الْقِصَاصَ، فقال رَسُولُ اللهِ عَلَى اللهِ لاَبَرَّهُ مِنْ عِبَادِ اللهِ فقال رَسُولُ اللهِ عَلَى اللهِ لاَبَرَّهُ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لُو أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لاَبَرَّهُ)).

إراجع: ٢٧٠٣]

حضرت انس بن نفر نے ہو کما اس کا مطلب سے تھا کہ میں دونول کاموں سے ناراض ہوں' مشرک تو کم بخت ناپاک ہیں جو لنسینے لنیٹینے ان کے قطور میں ان سے قطوا بیزار ہوں اور مسلمان جن کو حق پر جم کر لڑنا چاہئے تھا دہ بھاگ نکلے ہیں' ان کی حرکت کو

اور مسلمان بھاگ نکلے تو انس بن نفرنے کما کہ اے اللہ! جو کچھ مسلمانوں نے کیا میں اس سے معذرت کرتا ہوں اور جو کھ ان مشرکین نے کیا ہے میں اس سے بیزار ہوں۔ پھروہ آگے برھے (مشرکین کی طرف) تو سعد بن معاذ بناید سے سامنا ہوا۔ ان سے انس بن نفر بزای نے کمااے سعد بن معاذ! میں تو جنت میں جانا ماہتا ہوں اور نفر (ان کے باپ) کے رب کی قتم میں جنت کی خوشبو احد بہاڑ ك قريب يا امول - سعد رفي في في كمآيارسول الله! جو انمول في كر و کھلا اس کی جھے میں جت نہ تھی۔ انس بڑاٹھ نے بیان کیا کہ اس کے بعد جب انس بن نفر بناتُهُ كو بهم نے پایا تو تکوار نیزے اور تیر کے تقریباً ای زخم ان کی جم پر تھے وہ شہید ہو چکے تھے ، مشرکول نے ان کے اعضاء كأث ديئے تھے اور كوئى فخص انسيں پيچان نہ سكاتھا' صرف ان کی بهن الگلیوں سے انہیں بھیان سکی تھیں۔ انس بڑھڑ نے بیان کیا ہم مجھتے ہیں (یا آپ نے بجائے نوی کے نظن کما) مطلب ایک بی ہے کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مومنین کے بارے میں نازل ہوئی مقى كە "مومنول مى كچە دەلوگ بىل جنهول نے اپ اس دعدے كو عاكرد كهاياجو انهول فالله تعالى عدكياتها" آخر آيت تك

(۲۸۰۲) انہوں نے بیان کیا کہ انس بن نفر بڑھ کی ایک بہن رہے تھے 'اس لئے بان بڑھ کے دانت تو ڑدیے تھے 'اس لئے رسول اللہ اللہ ہے ان سے قصاص لینے کا حکم دیا۔ انس بن نفر بڑھ کی ایک من نفر بڑھ کے مات کی قتم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنایا ہے (قصاص بیل) ان کے دانت نہ ٹوٹیس گے۔ چنانچہ مرعی تاوان لینے پر راضی ہو گئے اور قصاص کا خیال چھوڑ دیا 'اس پر رسول اللہ سڑھ کے فرمایا کہ اللہ کے کھے بندے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا مام لے کرفتم کھالیس تو اللہ خود ان کی قتم یوری کرویتا ہے۔

بھی ٹاپند کرتا ہوں اور تیری درگاہ میں معذرت کرتا ہوں کہ میں ان بھاگنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ یہ کہ کر انہوں نے کفار پر حملہ کیا اور کتنوں کو جنم رسید کرتے ہوئے آخر جام شادت نی لیا۔ بھاگنے والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو جنگ احد میں ایک درے کی حفاظت پر مامور کیا گیا تھا اور بتاکید کمہ دیا گیا تھا کہ تا اذن ہر گز درہ نہ چھوڑیں مگر انہوں نے شروع میں مسلمانوں کی فتح دیمی تو درہ خالی چھوڑ دیا اور جس میں سے کفار قریش نے دوبارہ وار کیا اور میدان احد کا نقشہ ہی بدل کیا 'جنگ احد اسلامی تاریخ کا ایک بہت ہی دروناک معرکہ ہے جس میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور اسلام کو بڑا زبردست نقصان بینیا۔ میدان احد میں تنج شہیدان ان ہی شمدائے احد کا یادگاری قبرستان ہے جزاھم اللہ جزاحسنا

بماراب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے سیاب بودای کی لگائی ہوئی ہے

٧٠٠٧ - حَدُّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الرُّهْرِيِّ حِ. وَحَدُّتَنِيْ إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدُّتَنِي أَسِمَاعِيْلُ قَالَ: حَدُّتَنِي أَسِمَاعِيْلُ قَالَ: حَدُّتَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ أُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بُنِ أَبِي عَبِيْقِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بُنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ الله عَنْ خَارِجَةَ قَالَ: ((نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَي الْمُصَاحِفِ فَقَالُتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الأَخْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رسُولَ اللهِ فَي يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ أَجِدُهَا إِلاَّ مَعَ خُزَيْمَةً بْنِ ثَابِتِ الأَنْصَارِيُّ اللهِ عَلَى شَهَادَة شَهَادَة مَنْ سُورَةِ اللهُ عَمَلُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَى مَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَمَلُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ ا

[أطرافه في: ٤٠٤٩، ٤٦٧٩، ٤٧٨٤، ٤٧٨٤، ٢٩٨٩، ٤٩٨٩،

د۲٤٧٦.

زہری ہے 'دو سری سند اور جھ ہے اساعیل نے بیان کیا' کہا کہ جھے
ہیرے بھائی نے بیان کیا' ان سے سلیمان نے 'میرا خیال ہے کہ
جھر بن غتیق کے واسطہ ہے' ان سے ابن شماب (زہری) نے اور ان
سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن طابت بڑھٹھ نے بیان کیاجب قرآن
جید کو ایک مصحف کی (کابی) صورت میں جمع کیا جانے لگا تو میں نے
سورہ احزاب کی ایک آیت نہیں پائی جس کی رسول اللہ مٹھیلا سے
برابر آپ کی تلاوت کرتے ہوئے سنتا رہا تھا (جب میں نے اسے
برابر آپ کی تلاوت کرتے ہوئے سنتا رہا تھا (جب میں نے اسے
تلاش کیا تو) صرف خزیمہ بن طابت انساری بڑھ کے یمال وہ آیت
بلاش کیا تو صول اللہ
جھے ملی۔ یہ خزیمہ بڑھ وہی ہیں جن کی اکیلے کی گواہی کو رسول اللہ
مٹھیل نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا۔ وہ آیت یہ تھی ﴿
مٹھیل نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا۔ وہ آیت یہ تھی ﴿
مٹھیل نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا۔ وہ آیت یہ تھی ﴿

(۵۰۵) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کما ہم کو شعیب نے خبردی

اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ قرآن شریف ایک شخص کی روایت پر جمع ہوا ہے کیونکہ یہ آیت سی تو بہت سے آدمیوں نے المستر سیریت میں جسے حضرت عمراور ابی بن کعب اور ہلال بن امیہ اور زید بن ثابت ریجاتی وغیرہم سے مگر اتفاق سے لکھی ہوئی کسی کے باس نہ ملی۔ یاس نہ ملی۔

حضرت خزیمہ کی شمادت کو آپ نے دو شمادتوں کے برابر قرار دیا' یہ خاص خزیمہ کے لئے آپ نے فرمایا تھا۔ ہوا یہ کہ آپ نے ایک مخض سے کوئی بات فرمائی' اس نے انکار کیا۔ خزیمہ نے کما میں اس کا گواہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تھے سے تو گواہی طلب نہیں کی گئر تو گواہی دیتا ہے۔ خزیمہ نے کما یارسول اللہ ؟ ہم آسان سے جو تھم اترتے ہیں ان پر آپ کی تصدیق کرتے ہیں ہے کوئی بری بات ہے۔ آپ نے خزیمہ کی شمادت پر فیصلہ کر دیا اور ان کی شمادت دو سرے دو آدمیوں کی شمادت کے برابر رکھی (وحیدی)

### باب جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل کرنا

اور ابو درداء بڑائی نے کہا کہ تم لوگ اپنے (نیک) اعمال کی بدولت جنگ کرتے ہو اور اللہ تعالی کا (سورۂ صف میں یہ) ارشاد کہ ''اے لوگ! جو ایمان لا چکے ہو ایمی باتیں کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے اللہ کے نزدیک یہ بہت برے غصے کی بات ہے کہ تم وہ کموجو خود نہ کرو' بے شک اللہ ان لوگوں کو پہند کرتا ہے جو اسکے راستے میں صف بناکر ایسے جم کرلڑتے ہیں جیسے سیسہ پلائی ہوئی ٹھوس دیوار ہوں''

١٣ – بَابُ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ وَقَالَ أَبُو الدُّرْدَاء إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ. وَقَالَ أَبُو الدُّرْدَاء إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ. وَقَوْلُونَ مَنْوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لاَ تَفْعَلُونَ. كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللهِ أَنْ تَقُولُونَ مَقْتًا عِنْدَ اللهِ أَنْ تَقُولُونَ مَقْتًا عِنْدَ اللهِ أَنْ تَقُولُونَ مِنْ اللهِ يُحِبُّ اللّذِيْنَ لَقَاتِلُونَ فِي سَبِيْلِهِ صَفًا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانَ مُوصَوَى اللهِ مَنْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ

ا مسلمانوں کی دو صفیں اللہ کو بہت ہی محبوب ہیں۔ ایک صف تو وہ جو نماز میں قائم کرتے ہیں کہ پیر سے پیرا کندھے سے

الکیسی کی سی کندھا طاکر اللہ کی عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ دو سری صف وہ جو وہ دشمن کے مقابلہ پر سیسہ پلائی ہوئی دیواروں

می شکل میں قائم کرکے جماد کرتے ہیں ' یہ ہر دو صفیں اللہ کو بہت محبوب ہیں اور صد افسوس کہ اس دور نازک میں سے ہر قتم کی حقیق صف بندی تو خواب و خیال میں بھی نہیں گرنمازوں کی صف بندی کا بھی برا صف بندی تو خواب و خیال میں بھی نہیں گرنمازوں کی صف بندی کا بھی برا صل ہے کی بھی مہید میں جاکر دیکھو صفوں میں ہرنمازی دو سرے نمازی سے اس طرح دور دور دیا نظر آئے گاگویا وہ دو سرا نمازی اور اس کے قدم چھونے سے کوئی گناہ کبیرہ لازم آ جائے گا

صفیں کے ول پریثان مجدہ بے ذوق کے انداز جنوں باقی نہیں ہے

٨٠٨- حَدْثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ
حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا
إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِفْتُ
الْبَرَّاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيُّ الْبَرِيُّ وَلَى اللَّبِيُّ اللهِ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيُّ اللهِ وَاللهِ وَاللهُ وَاللهِ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهِ وَاللهُ وَاللهِ وَاللهُ وَلِهُ وَاللهُ وَال

اسمال نے بیان کیا کہ اس محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہ اہم سے شابہ بن سوار فزاری نے بیان کیا کہ اہم سے اسما کیل نے بیان کیا ان سے ابو اسماق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب بڑا تھ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ مٹی لیا کی فدمت میں ایک صاحب زرہ پنے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! میں پہلے جنگ میں شریک ہوجاؤں یا پہلے اسلام لاؤل۔ آپ مٹی لیا نے فرمایا پہلے اسلام لاؤ پہر جنگ میں شریک ہونا۔ چنانچہ وہ پہلے اسلام لائے اور اس کے بعد پھر جنگ میں شریک ہونا۔ چنانچہ وہ پہلے اسلام لائے اور اس کے بعد جنگ میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ مٹی لیا نے فرمایا کہ عمل کم کیا لیکن اجر بست بیا۔

بعضوں نے کما یہ مخص عمرہ بن ثابت انساری تھا۔ ابن اسحال نے مغازی میں نکالا کہ حضرت ابد ہریرہ بڑاتھ لوگوں سے بوچھا کرتے سے کہ بھلا بتاؤ وہ کون مخص ہے جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور جنت میں چلاگیا، پھر کتے یہ عمرہ بن ثابت ہے۔ صدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر نیک کام کی قبولیت کے لئے پہلے مسلمان ہونا شرط ہے۔ غیر مسلم جو نیکی کرے دنیا میں اس کا بدلہ اسے طے گا اور آخرت میں اس کھمکے لئے بچھ نہیں۔

باب كسى كواچانك نامعلوم تيرلگااوراس تيرنے اسے مار ديا'

١٤ - بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهِمٌ غُووبٌ

اس کی فضیلت کابیان

(٢٨٠٩) بم سے محر بن عبداللہ نے بیان كيا' انہوں نے كما بم سے

حسین بن محد ابو احد نے بیان کیا' انہوں نے کما ہم سے شیبان نے

بیان کیا قادہ سے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

ام الرزيع بنت براء رضي الله عنهاجو حارثه بن سراقيه رضي الله عنه كي

والده تفین 'نی كريم ملي الله على خدمت مين حاضر موسي اور عرض كيا

اے اللہ کے نبی ! مار ش کے بارے میں بھی آپ مجھے کھ بتائیں ---

حارثہ بناتھ بدر کی الزائی میں شہید ہو گئے تھے'انسیں نامعلوم ست سے

ایک تیر آ کرنگا تھا۔۔۔ کہ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کر لوں اور اگر

کمیں اور ہے تو اس کے لئے روؤل وهوؤل۔ آپ نے فرمایا اے ام

٧٨٠٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةً حَدَّثَنَا أَنْسُ بْنُ مَالِكِ أَنَّ أُمُّ الرُّبيِّع بنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةً أَتَتِ النُّبِيُّ اللَّهِ فَقَالَتْ: يَا نَبِيُّ اللَّهِ أَلاَ تُحَدِّثِنِي عَنْ حَارِثَةَ – وَكَانَ قُتِلَ يَومَ بَدْرِ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ – فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاء. قَالَ: ((يَا أُمُّ حَارِثَةَ، إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ

حارثہ! جنت کے بہت سے درج ہیں اور تممارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔ أَصَابَ الْفِرْدُوسَ الأَعْلَى)). [أطرافه في: ٣٩٨٢، ٢٥٥٠، ٢٥٢٧]. روایت میں ام روچ کو براء کی بی بتانا راوی کا وہم ہے 'صحیح یہ ہے کہ ام روج نفر کی بی بیں اور انس بن مالک کی بھو بھی ہیں۔ ان کابیٹا حارہ نای بدر کی اوائی میں ایک نامعلوم تیرے شہید ہوگیا تھا' ان بی کے بارے میں انہوں نے یہ تحقیق فرائی۔ یہ س کرام حارثہ بنتی ہوئی گئی اور کئے لگیں حارثہ مبارک ہو! مبارک ہو! پہلے یہ سمجھیں کہ حارثہ وحمٰن کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا شاید اے جنت نه طع محربثارت نوی س كران كواطمينان موكيا۔ سجان الله عهد نبوي كي مسلمان عورتوں كاجھي كيا ايمان اوريقين تھاكه وہ اسلام کے لئے مرجانا موجب شادت و دخول جنت جانتی تھیں۔ آج کل کے مسلمان ہیں جو اسلام کے نام پر ہر ہر قدم پیچیے ہی ہٹتے جا رہے ہیں پھر بھلا ترقی اور کامیانی کیو تکر نصیب ہو۔ اقبال نے سیج کہا ہے ۔

آتھ کو بتا تا ہوں تقدیر ام کیا ہے شمشیرو سناں اول ' طاؤس و رباب آخر

١٥ – بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ ا للهِ هِيَ الْعُلْيَا

• ٧٨١ - حَدُّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدُّثَنَا شُفْبَةُ عَنْ عَمْرُو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيُّ ﴿ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذَّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ

باب جس مخص نے اس ارادہ سے جنگ کی کہ اللہ تعالیٰ ہی كاكلمه بلندرب اس كى فضيلت

(۲۸۱۰) ہم سے سلمان بن حرب نے بیان کیا کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے عمرو بن مرو نے' ان سے ابو واکل نے اور ان سے ابو موی اشعری بنات نے بیان کیا کہ ایک صحابی (لاحق بن ضمیرہ) نی كريم طاليا كي خدمت ميں حاضر ہوئے اور عرض كيا كه ايك فحض جنگ میں شرکت کرتا ہے غنیمت حاصل کرنے کے لئے ایک محض

لِيُرَى مَكَانَهُ، فَمَنْ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ : ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْمُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ)).

[راجع: ۱۲۳]

جنگ میں شرکت کرتا ہے ناموری کے لئے ایک مخص جنگ میں شرکت کرتا ہے تاکہ اس کی ہمادری کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں ے اللہ کے رائے میں کون اڑ تاہے؟ آپ مٹھیم نے فرمایا جو مخض اس ارادہ سے جنگ میں شریک ہو تاکہ اللہ عی کا کلمہ بلند رہے' صرف وہی اللہ کے راستہ میں لڑتا ہے۔

مقعد بیا کہ اصل چیز خلوص ہے اگر بیا ہے تو سب کچھ ہے ' بیان تو کچھ بھی نہیں۔ قیامت کے دن کتنے تخی ' کتنے قاری' کتنے مجابدین دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ بید وہ ہول مے جن کامقصد صرف ریا اور نمود تھا' ناموری اور شمرت طلبی کے لئے انہول نے سید كام كئے "اس لئے ان كوسيدها دوزخ ميں ذال ديا جائے گا داعاذناالله منها)

> ١٩ - بَابُ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبَيْلِ اللهِ وَقُولِ اللهِ تَعَالَى:

﴿ مَا كَانَ لَأَهُلِ الْمَدِيْنَةِ - إِلَى قَوْلِهِ -إِنَّ اللَّهُ لا يُضِينُعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴾ [التوبة: ١٢٠].

٢٨١١- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حِمْزَةَ قَالَ: حَدَّثِنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدَيْجِ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُوْ عَبْسِ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ 🗯 قَالَ: ((مَا اغْبَرُّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبيْل ا للهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ)). [راجع: ٩٠٧]

باب جس کے قدم اللہ کے رائے میں غبار آلود ہوئے اس كاثواب

اورسورة براة مي الله تعالى كاارشاد بكر ﴿ ماكان لاهل المدينه ﴾ الله تعالى ك ارشاد ﴿ إن الله لا يضيع اجر المحسنين ﴾ تك

(۲۸۱۱) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کماہم کو محمد بن مبارک نے خردی کا ہم سے کی بن حزو نے بیان کیا کما کہ مجھ سے برید بن الی مرم نے بیان کیا انسی عبایہ بن رافع بن خدیج نے خبردی کما کہ مجھے ابو عبس رضی اللہ عنہ نے خبردی' آپ کانام عبدالرحمٰن بن جبر ہے کہ رسول اللہ مٹھیا نے فرمایا جس بندے کے بھی قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے 'انہیں (جہنم کی) آگ چھوئے ؟ (بیہ ناممکن

تریم مرد اللہ میں ایات باب کا ترجمہ یہ ہے " میند والوں کو اور جو ان کے آس پاس گنوار رہتے ہیں ' یہ مناسب نہ تھا کہ اللہ کے پیفیر والول کو خدا کی راہ میں پاس مو' بھوک مو' اس مقام پر چلیں جس سے کافر خفا موں' دشمن کو کچھ بھی نقصان پنچائیں' مر مر کے بدل ان یانجوں کاموں میں ان کا نیک عمل خدا کے پاس لکھ لیا جاتا ہے' بے شک اللہ نیوں کی محت بریاد نہیں کرتا۔ " اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ اللہ کی راہ میں اگر آدی ذرا بھی چلے اور پاؤل پر گرد بڑے تو بھی ثواب ملے گا، جب اللہ کی راہ میں یاؤں گرد آلود ہونے سے یہ اثر ہو کہ دوزخ کی آگ چھوئے بھی نہیں تو وہ لوگ کیسے دوزخ میں جائیں گے جنہوں نے اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں کوشش کی ہو گی۔ اگر ان سے کچھ قصور بھی ہو گئے ہیں تو اللہ جل جالہ سے امید معلق ہے۔ اس حدیث سے عبدین کو خوش ہونا چاہئے کہ وہ دوزخ سے محفوظ رہیں گے (وحیدی)



#### باب الله كراسة من جن لوكول يركرد يرى مو ١٧- بَابُ مَسْحِ الْفُبَارِ عَنِ النَّاسِ ان کی گرد یو نچھنا فِي سَبِيْلِ اللهِ

٢٨١٢ - حَدُّثُنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسِ قَالَ لَهُ وَلِعَلِيٌّ بْنِ عَبْدِ اللهِ: انْتِيَا أَبَا سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْنِهِ. فَأَتَيْنَا وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقَيَانِهِ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ فَاحْتَبَى وَجَلَسَ فَقَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَكَانَ عَمَارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرُّ بِهِ النَّبِي ﴿ وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْفُبَارَ وَقَالَ: ((وَيْحَ عَمَّار تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ).

[راجع: ٤٤٧]

(٣٨١٢) ہم سے ابراہيم بن موىٰ نے بيان كيا كما ہم كو عبدالوہاب ثقفی نے خردی کماہم سے خالد نے بیان کیا عرمہ سے کہ ابن عباس جی ان سے اور (اپنے صاحرزادے) علی بن عبداللہ سے فرمایا تم دونول ابو سعید خدری بنائد کی خدمت می جاو اور ان سے احادیث نبوی سنو۔ چنانچہ ہم حاضر ہوئے اس وقت ابو سعید اپ (رضاعی) بھائی کے ساتھ باغ میں تھے اور باغ کو پانی دے رہے تھے'جب آپ نے ہمیں دیکھا تو (ہمارے پاس) تشریف لائے اور (چادر اوڑھ کر) گوٹ مار کر بیٹھ گئے' اسکے بعد بیان فرمایا ہم مسجد نبوی کی ا**ن**ٹیں

(جرت نبوی کے بعد تقمیر معجد کیلئے) ایک ایک کر کے ڈھو رہے تھے

لكن عمار وو دو المنيس لا رب تن است مين ني كريم ماليد ادهر

مرزے اور ان کے سمرے غبار کوصاف کیا پھر فرمایا افسوس! عمار کو

ایک باغی جماعت مارے گی میہ تو اسیس اللہ کی (اطاعت کی) طرف

دعوت دے رہاہو گالیکن وہ اسے جنم کی طرف بلارہے ہوں گے۔ حضرت عمار بن یا سرز والله کے فضائل و حالات پہلے بیان ہو بھے ہیں۔ یہاں مراد جنگ صفین سے ہے جس میں یہ حضرت علی ا ساتمیوں میں تھے اور ۳۵ میں یہ وہاں عی ۹۳ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ آخضرت میں اراہ شفقت و محبت ان کا سر کرد و غبار ے صاف کیا' اس سے ان کی بہت بری فضیلت ابت ہوئی اور باب کا مقصد بھی ثابت ہوا۔

### جنگ اور گر دو غمار کے بعد غسل كرنا

(۲۸۱۳) ہم سے محد بن سلام نے بیان کیا کما ہم کو عبدہ نے خبردی ہشام بن عروہ سے 'انہیں ان کے والد نے اور انہیں عاکشہ ری اللہ ا کہ رسول الله سال جا جب جنگ خندق سے (فارغ ہو کر) واپس ہوئ اور بتصیار رکھ کر عسل کرنا چاہا تو جبراکیل علیہ السلام آئے' ان کا سرغبارے اٹا ہوا تھا۔ جبریل طائل نے کہا آپ نے ہتھیار ا تار دیے' الله كي قتم ميس في تواجى تك بتصيار نيس اتارے بيس- آپ ف

#### ١٨ - بَابُ الْفُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْفُبَار

٣ ٧٨١٣ حَدُّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَام بْن غُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهَا: ((أَنْ رَسُولَ ا للهِ ﴿ لَكُمَّا رَجَعَ يَومَ الْخَنْدَق وَوَضَعَ السُّلاَحَ وَاغْتَسَلَ، فَأَتَاهُ جَبْرِيْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ ((وَضَعْتَ السُّلاَحَ؟ فَوَ اللهِ مَا وَضَعْتُهُ)).

(278) S

فَقَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: ((فَأَيْنَ؟)) قَالَ: هَا هُنَا. وَأَوْمَاً إِلَى بَنِي قُرَيْظَةٍ – قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ)).

دریافت فرمایا تو پھراب کمال کاارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ادھراور بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ عائشہ رہی تی بیان کیا کہ پھر رسول اللہ مٹی کیا نے بنو قریظہ کے خلاف لشکر کشی کی۔

[راجع: ٤٦٣]

بنو قریظ کے یہود نے جنگ خندق میں مسلمانوں سے معاہدہ کے ظاف مشرکین مکہ کا ساتھ دیا تھا اور یہ اندرونی سازشوں میں تیزی کے ساتھ معروف رہے تھے' اس لئے ضروری ہوا کہ ان کی سازشوں سے بھی مدینہ کو پاک کیا جائے چنانچہ اللہ نے ایسا عی کیا اور سے سب مدینہ سے نکال دیۓ گئے' باب اور مدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

١٩ – بَابُ فَضْل قُول اللهِ تَعَالَى : ﴿ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوا فِي سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءً عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ. فَرحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَصْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَنْ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَخْزَنُونَ. يَسْتَبْشِرُونَ بِيعْمَةٍ مِنَ اللهِ وَفَضْل وَأَنَّ اللهُ لاَ يُضِيْعُ أَجْرَ الْـمُؤْمِنِيْنَ﴾[آل عمران: ١٧٩، ١٨١] ٢٨١٤ - حَدُّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ((دَعَا رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِنُو مَعُونَةً. ثَلاَثِيْنَ غَدَاةً، عَلَى رِعْل وَذَكُوَانَ وَعُصَيَّةً عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ. قَالَ أَنَسٌ : أُنْزِلَ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوا بِبِنْرِ مَعُونَةَ قُرْآَنٌ قَرَأْنَاهُ ثُمُّ نُسِخَ بَعْدُ : بَلُّغُوا قَومَنَا أَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبُّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ)).

[راجع: ١٠٠١]

باب ان شہیدوں کی فضیلت جن کے بارے میں ان آیات کا نزول ہوا "وہ لوگ جو اللہ کے زاتے میں قتل کردیے گئے انہیں ہرگز مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس ذندہ ہیں (وہ جنت میں) رزق پاتے رہے ہیں ان (نعتوں) سے بے حد خوش ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطاکی ہیں اور جو لوگ ان کے بعد والوں میں سے ابھی ان سے نہیں جا ملے ان کی خوشیاں منا رہے ہیں کہ وہ بھی (شہید ہوتے ہی) بے ڈر اور بے غم ہو جائیں گے۔ وہ لوگ خوش ہو رہے ہیں اللہ کے انعام اور فضل پر اور اس پر کہ اللہ ایمان والوں کا رہے منابع نہیں کرتا۔"

(۲۸۱۳) ہم سے اساعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہ اکہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور ان سے انس بن مالک بن بی بیان کیا اسحاق بن عبداللہ بن معونہ (مُن اَللہ علی بی اسکان کیا کہ اصحاب بئر معونہ (مُن اَللہ علی بی کہ جن لوگوں نے قل کیا تھا ان پر رسول اللہ طی بی نے تمیں دن تک صبح کی نماز میں بد دعا کی تھی۔ یہ رعل ' ذکو ان اور عصیہ قبائل کے لوگ تھے جنوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ انس بن بن اللہ نے بیان کیا کہ جو (۲۰ قاری) صحابہ بئر معونہ کے موقع پر شہید کر دیے گئے تھے ' کہ جو (۲۰ قاری) صحابہ بئر معونہ کے موقع پر شہید کر دیے گئے تھے ' ان کے بارے میں قرآن کی ہے آیت نازل ہوئی تھی جسے ہم مدت تک پڑھتے رہے بعد میں آیت منسوخ ہوگی تھی (اس آیت کا ترجمہ بیہ پڑھتے رہے کا ترجمہ بیہ بی جہاری قوم کو پہنچادو کہ ہم اپنے رب سے آ ملے ہیں 'ہمارا رب ہم سے راضی ہیں۔ "

٣٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيٌ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((اصْطَبَحَ نَاسٌ الْحَمْرَ يَومَ أُحُدِ، ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاء. فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَومِ؟ قَالَ : لَيْسَ هَذَا فِيْهِ)).[طرفاه في: ٤٤١٨ ٤٠٤٤].

(۲۸۱۵) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا عموسے انہوں نے جابر بن عبداللہ بڑا اللہ علی عصوب نے جابر بن عبداللہ بڑا اللہ علی اللہ علی کہ کھے صحابہ نے جنگ احد کے دن صبح کے وقت شراب فی ابھی تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی) پھروہ شہید ہو گئے۔ سفیان بولی حدیث سے پوچھا گیا کیا ای دن کے آخری جھے میں (اان کی شمادت ہوئی) تھی جس دن انہوں نے شراب ٹی تھی ؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

لین اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ ای دن شام کو شراب پی تھی بلکہ صبح کو پینے کا ذکر ہے ' جنگ احد جب ہوئی اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔ شہید کی فضیلت اس حدیث ہے یوں نکل کہ اللہ نے جابر بڑھ کے باپ ہے کلام کیا جنہوں نے یہ آردو کی کہ میں پھر دنیا میں بھیج دیا جاؤں پھر انہوں نے اللہ سے یہ دعا کی کہ میرا حال میرے ماتھیوں کو پہنچا دے۔ اس پر یہ آیت اتری ﴿ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ فَیلُوْا فِی سَبِیْلِ اللهِ اَمْوَاتًا ﴾ (آل عمران: ۱۹۹) اس روایت کو ترفی نے نکالا ہے اور حضرت امام بخاری ؓ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس روایت میں ان شداء سے متعلق شراب نوشی کا ذکر ضمنا آگیا ہے' بعد میں شراب کی حرمت نازل ہونے پر جملہ اصحاب نبوی نے شراب کے برتن تک تو ڑکر اپنے گھروں سے باہر پھینک دیئے تھے بڑکاتی ہے۔ حافظ ابن تجر فرمات ہیں مطابقت اس محل نبوی نے شراب کے برتن تک تو ڑکر اپنے گھروں سے باہر پھینک دیئے تھے بڑکاتی ۔ حافظ ابن تجر فرمات ہیں مطابقت مشکل ہے گریہ کر دیا ہے ہو کہ اس مطابقت مشکل ہے گریہ کہ مراد یہ ہو کہ اس النحوف والحزن وانما کان ذالک لان کانت یو منذ مباحة (فتح) لینی حدیث اور باب میں مطابقت مشکل ہے گریہ کہ مراد یہ ہو کہ اس دن ان شہیدوں نے شراب پی تھی جس سے ان کی شمادت میں کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ اللہ نے موت کے بعد ان کی تو وہ مباح تھی۔ بعد میں ان سے خوف و غم کو دور کر دیا۔ یہ اس لئے کہ اس دن تک شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی اس لئے وہ مباح تھی۔ بعد میں حرمت نازل ہو کر وہ قیامت تک کے لئے حرام کر دی گئی۔

#### باب شهیدول پر فرشتول کا سامه کرنا

# ٢٠ بَابُ ظِلِّ الْمَلاَثِكَةِ علَى الشَّهيْد

٢٨١٦ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَصْلِ قَالَ: أَخْبِرَنَا ابْنُ غَيَيْنَةً قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: ((جِيْءَ بأبي إلى النبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثَلَّ بِهِ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ، فَنَهَانِي قَومِي، فَسَمِعَ صَوتَ صَائِحَةٍ، فَقِيْلَ: ابْنَةُ عَمْرٍو – أَوْ أَخْتُ عَمْرِو – فَقَالَ: ((لَمْ تَبْكِي، أَوْ لاَ تَبْكِي،

# جهاد کے بیان میں کے انگری کی ان میں ان می

مَا زَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ تُظِلَّهُ بِأَجْنِحَتِهَا)). قُلْتُ لِصَدَقَةَ: أَفِيْهِ حَتَّى رُفِعَ؟ قَالَ: رُبُّمَا قَالَهُ)).

٢١ – بَابُ تَمَنَّى الْـمُجَاهِدِ أَنْ

يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا

٧ ٨ ١ ٧ - حَدُثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ حَدُّثَنَا غُنْدُرٌ

حَدَّثَنَا شُغْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ

أَنَسَ بْنَ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

قَالَ: ((مَا أَحَدُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ

إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْء، إلاَّ

الشُّهيْدُ يَتَمَنِّي أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ

[راجع: ١٢٤٤]

کی بمن) یا عمرو کی بمن ہیں (شہید کی چی شک رادی کو تھا) آپ نے فرمایا رو کیوں رہی ہیں یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) رو کیس نہیں ملائکہ برابر ان پراپنے پروں کا سامیہ کئے ہوئے ہیں۔ امام بخاری گئے ہیں کہ میں نے صدقہ سے پوچھا کیا حدیث میں سے بھی ہے کہ (جنازہ) اٹھائے جانے تک تو انہوں نے بتایا کہ سفیان نے بعض او قات سے الفاظ بھی حدیث میں بیان کئے تھے۔

#### باب شهید کادوباره دنیامین واپس آنے کی آر زو کرنا

(۲۸۱۷) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کما ہم سے غندر نے بیان کیا کما ہم سے فتدر نے بیان کیا کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا کما کہ میں نے قادہ سے سنا کہ ایک میں نے قادہ سے سنا کہ بی کریم صلی اللہ علیہ و مسلم نے فرمایا کوئی مخص بھی ایسانہ ہو گاجو جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں دوبارہ آنا پند کرے 'خواہ اسے ساری دنیا مل جائے سوائے شہید کے۔ اس کی بیہ تمناہوگی کہ دنیا میں دوبارہ واپس جاکردس مرتبہ اور قتل ہو (اللہ کے داستے میں) کیونکہ وہ شمادت کی عزت وہال دیکھتا اور قتل ہو (اللہ کے داستے میں) کیونکہ وہ شمادت کی عزت وہال دیکھتا

[راجع: ٢٧٩٥] ٢٢ – بَابُ الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ

مَوَّاتِ، لَمَّا يَوى مِنَ الْكُورَامَةِ).

باب جنت کا تکواروں کی چمک کے ینچے ہونا

اس باب کے ذیل حضرت حافظ ابن حجر قراتے ہیں قال ابن المنیو کان البخاری اداد ان السیوف لما کانت لها بارقة کان لها ایضا ظل قال القرطبی وهو من الکلام النفیس الجامع الموجز المشتمل علی ضروب من البلاغة مع الوجازه وعلوبة اللفظ فانه افاض الحض علی المجھاد و الاخبار بالثواب علیه والحض علی مقاربة العدو و استعمال السیوف کالاجتماع حین الرفض حتی تضیر السیوف نظل المتقاتلین وقال ابن الجوزی المراد ان الجنة تحصل بالجهاد والظلال جمع ظل واذا تدانی المخصمان صار کل منهما تحت ظل سیف صاحبه لحرصه حل دفعه علیه و لا یکون ذالک الا عند التحام القتال (فتح الباری) ظلامہ عبارت کا بید کہ گویا امام بخاری نے بیہ مراد لی ہے کہ جب تکواروں کی چمک ہوتی ہے تو ان کا سایہ بھی ہوتا ہے۔ قرطبی نے کما کہ بیہ بہت بی نفیس کلام ہے جامع مختر جو فصاحت و بلاغت کی بہت بی تعمول پر مشتمل ہے جو بہت بی طاوت اور عذوبت اپنے اندر رکھتا ہے اور وحمٰن سے قریب ہونے اور تعمون کی بھی ترغیب ہو کہ سایہ اقلی تعمول کرنے کی بھی ترغیب ہو کہ سایہ اقلی تک کہ فریقین کی تکواریں جمع ہو کر سایہ اقلی مونے ہوئے ہیں۔ ابن جوزی نے کما مراد یہ ہے کہ جنت جماد سے صاصل ہوتی ہے اور ظلال ظل کی جمع ہو اور جب وو دحمٰن تکواریں ہونے گئی ہیں۔ ابن جوزی نے کما مراد یہ ہے کہ جنت جماد سے صاصل ہوتی ہے اور ظلال ظل کی جمع ہے اور جب وو دحمٰن تکواریں ہونے گئی ہیں۔ ابن جوزی نے کما مراد یہ ہے کہ جنت جماد سے صاصل ہوتی ہے اور ظلال ظل کی جمع ہے اور جب وو دحمٰن تکواریں ہونے گئی ہیں۔ ابن جوزی نے کما مراد یہ ہے کہ جنت جماد سے صاصل ہوتی ہے اور ظلال ظل کی جمع ہے اور جب وو دحمٰن تکواریں

لے کرایک دو سرے پر حملہ آور ہوتے ہیں تو ہرایک پر بھواروں کا سلیہ پڑتا ہے اور وہ مدافعت کی کوشش کرتا ہے اور یہ لڑائی کے گرم ہونے پر ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ جماد اور اعلاء کلمۃ اللہ بی وہ عمل ہیں جو اسلام کی سربلندی کا واحد ذریعہ ہیں گرجماد کے لئے شریعت نے کچے اصول و ضوابط مقرر کئے ہیں اور یہ جماد محض مدافعت اعداء کے لئے ہوتا ہے۔ اسلام نے جارحانہ جنگ کی ہر گز اجازت نہیں دی ہے۔ آیت قرآئی ﴿ اذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا وان الله علی نصوهم لقدیر ﴾ (الج : ٣٩) اس پر کھلی دلیل ہے کہ اہل اسلام کو جب وہ مظلوم ہوں مدافعانہ جماد کی اجازت ہے

وَقُالَ الْمُفِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: أَخْبَرَنَا نَبِيُنَاصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا: مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ عَنَّا اللَّهِ النَّارِ؟ أَلَيْسَ قَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ ((بَلَي))

- ٢٨١٨ حَدُّنَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدُّنَنَا أَبُو إِسْحَاقَ حَدُّنَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْوِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضُو مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ – وَكَانْ كَاتِبَاهُ – قَالَ : كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رضِيَ الله عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ بَنْ أَبِي أَوْفَى رضِيَ الله عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ قَالَ: ((وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّة تَحْتَ ظِلاَلِ ((وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ ا

[أطراف في: ٣٨٣٣، ٢٩٦٦، ٣٠٢٤، ٧٢٣٧].

### ٣٧- بَابُ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجهَادِ

٢٨١٩ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَوُ بْنُ
 رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ:
 سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنْ

اور مغیرہ بن شعبہ بڑا تھ نے بیان کیا کہ ہمیں ہمارے نی مٹائیل نے اپنے رب کا یہ بیغام دیا ہے کہ ہم میں سے جو بھی (اللہ کے راستے میں) قتل کیا جائے 'وہ سید ها جنت میں جائے گا اور عمر بڑا تھ نے نی کریم مٹائیل سے پوچھا تھا کیا ہمارے مقتول جنتی اور ان کے (کفار کے) مقتول وزخی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا کیوں نہیں۔

(۲۸۱۸) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے بیان کیا موری بن عقبہ سے ' ان سے عمر بن عبیداللہ کے مولی سالم ابو النفر نے ' سالم عمر بن عبیداللہ کے کا تب بھی تھے' بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی اللہ صلی اللہ علی اللہ علم اللہ عنمانے عمر بن عبیداللہ کو لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے لیقین بانو جنت تکواروں کے سائے کے بینے علیہ و سلم نے فرمایا ہے لیقین بانو جنت تکواروں کے سائے کے بینے کے اس روایت کی متابعت اولی نے ابن ابی الزناد کے واسطم سے کی اور ان سے موک بن عقبہ نے بیان کیا۔

# باب جو جماد کرنے کے لئے اللہ سے اولاد مانگے اس کی نضیات

(۲۸۱۹) لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن رہید نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن ہرمزنے بیان کیا انہوں نے کما کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

که سلیمان بن داؤد ملیماالسلام نے فرمایا آج رات اپنی سویا (راوی کو شک تھا) نانوے بوبوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک ایک شموار جنے گی جو اللہ تعالی کے رائے میں جماد کریں گے۔ ان کے سائقی نے کما کہ ان شاء اللہ بھی کمہ لیجئے لیکن انہوں نے ان شاء الله سیس کما۔ چانچہ صرف ایک بیوی حاملہ موسی اور ان کے بھی آدھا کیے پیدا ہوا۔ اس ذات کی قتم جس کے ہاتھ میں محمد اللہ ایکا کی جان ہے اگر سلیمان مالئ اس وقت ان شاء الله كمد ليت تو (تمام بيويال حاملہ ہوتیں اور) سب کے یمال ایسے شمسوار یجے پیدا ہوتے جو اللہ کے رائے میں جماد کرتے۔

رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السُّلاَمُ: لأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى مِانَةِ امْرَأَةٍ - أَوْ تِسْعِ وَتِسْفِيْنَ - كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ : قُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ تَحْمِلُ مِنْهُنَّ إلاَّ امْرَأَةً وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقٌ رَجُلِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيْلِ اللهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ)).

[أطرافه في: ٦٦٣٩، ٥٢٤٢، ٦٦٣٩،

. 1773 6737].

مزید تعیالت حفرت سلیمان والل کے ذکر میں آئیں گی۔ ان شاء الله۔ باب جنگ کے موقع پر بمادری اور

# ٢٤- بَابُ الشُّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ

#### والحبن

• ٢٨٧ - حَدُثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْن وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ 🕮 أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ. وَلَقَدْ فَزَعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ، فَكَانَ النَّبِيُّ اللَّهُ سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسِ، وَقَالَ: ((وَجَدُنَاهُ بَحْرًا)).

[راجع: ٢٦٢٧]

(۲۸۲۰) جم سے احد بن عبدالملك بن واقد نے بيان كيا كما جم سے حمادین زیدنے بیان کیا عاب بطنی سے اور ان سے انس بن مالک بنافتہ نے کہ نی کریم مان کی اسب سے زیادہ حسین (خوبصورت) سب سے زیادہ بمادر اور سب سے زیادہ فیاض تھے' مرینہ طیبہ کے تمام لوگ (ایک رات) خوف زده تھ (آواز سائی دی تھی اور سب لوگ اس کی طرف بوھ رہے تھے) لیکن ٹی کریم مٹھیم اس وقت ایک گوڑے پر سوار سب سے آگے تھے (جب واپس ہوئے تو) فرمایا اس گھوڑے کو

بزولي كابيان

(دو رائے میں) ہم نے سمندریایا۔

المعنی بے تکان چلا بی جاتا ہے کمیں رکتا یا اڑتا نہیں ہے۔ آخضرت مٹھی رات کے وقت بنس نفیس میکہ و تنا آواز کی طرف تشریف کے گئے اور وحمن کا کچھ بھی ڈر نہ کیا۔ سجان اللہ شجاعت الیی سخاوت الیی مسن و جمال طاہری ایہا ' كالات بالحنى ايب وقت الي رحم وكرم اياكه بهى سائل كو محروم نيس كيا كبي كسى سع بدلد لينا نيس جابا جس في معانى جاي معاف کر دیا۔ عبادت اور خدا تری ایس که رات رات بحر نماز پڑھتے پڑھتے پاؤل ورم کر گئے' تدبیر اور رائے ایس که چند روزی میں عرب كى كايا پليث كر ركه دى ، برے برے بمادروں اور اكروں كو نيجا دكھا ديا ، ايسے عظيم بيغمبرير لاكھوں بار درود و سلام۔

٢٨٢١ - حَدُّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرِنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعَمٍ أَنْ مُحَمَّد بْنَ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعَمٍ أَنْ مُحَمَّد بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنْهُ يَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﴿ وَمَعَهُ النَّاسُ مَنْالُونَهُ مَتَّى اصْطَرُوهُ إِلَى صَمْرَةٍ فَخُطِفَتْ رِدَاءُهُ فَوَلَقَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَوَقَفَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ وَلَا كَتَى النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ وَلَا كَتَعِدُونِي بَخِيْلاً وَلاَ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَد هَذِهِ الْمِصَاءِ نَعَمَا لَقَالَ لَا يَجِدُونِي بَخِيْلاً وَلاَ لَوْ الْمَعْلُونِي بَخِيْلاً وَلاَ كَلُوبًا وَلاَ جَبُانًا﴾

[طرفه في: ٣١٤٨].

یہ اس لئے فرمایا کہ بخیلی کے نتائج میں جھوٹ اور بردلی اور سخاوت کے نتائج میں صداقت اور بمادری لازم ہیں' یہ جنگ حنین سے واپسی کا واقعہ ہے۔ مزید تغییلات کتاب المفازی میں آئیں گی۔

٧٥- بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ

حَدُّتُنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدُّتُنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ السَمَاعِيْلَ عَدُّتُنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدُّتُنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمرَو بْنَ مَيْمُونِ الأَوْدِيُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمرَو بْنَ مَيْمُونِ الأَوْدِيُ قَالَ: ((كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْفِلْمَانَ اللهِ هَوُلاَءِ الْكَيْمَاتِ كَمَا يُعْلَم الْمُعَلِّمُ الْفِلْمَانَ اللهِ هَوُلاَءِ الْكَيْمَاتِ كَمَا يُعْلَم الْمُعَلِّمُ الْفِلْمَانَ اللهِ هَوَ كَانَ اللهِ الْمُعَلِّمُ اللهُمُ إِنِّي يَتَعَوَّذُ مِنْهُ نَ دُبُرَ الصَّلاَةِ: ((اللَّهُمُ إِنِّي يَتَعَوَّذُ بِكَ مِنْ الْمُعُنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَرَدُ الْعُمْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مَنْ فِنْنَةِ اللهُ الْمُعْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مَنْ فِنْنَةِ اللهُ اللهُ اللهُ مَنْ الْمُعُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِنْنَةِ اللهَ الْمُعْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فَنِنَةِ اللهُ اللهُ

[أطرافه في: ٦٣٧٥، ٦٣٧٤، ٢٣٧٤،

(۲۸۲۱) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا'کما ہم کو شعیب نے خبردی'
ان سے زہری نے بیان کیا' انہیں عمربن محمد بن جہیر بن مطعم نے خبر
دی' انہیں محمد بن جہیر نے خبردی کما کہ جمعے جبیر بن مطعم بڑاتھ نے خبر
دی کہ وہ رسول اللہ سڑاتھ کے ساتھ چل رہے تھے' آپ کے ساتھ
اور بہت سے محلہ بھی تھے۔ وادی حنین سے واپس تشریف لا رہے
تھے کہ پچھ (بدو) لوگ آپ کو لیٹ گئے۔ بالآخر آپ کو مجبوراً ایک
بول کے درخت کے پاس جانا پڑا۔ وہاں آپ کی چادر مبارک بول
کے کلنے میں الجھ گئی تو ان لوگوں نے اسے لے لیا (آگ جب آپ
انہیں پچھ عنایت فرمائیں تو چادر واپس کریں) آپ سٹانے اوہاں کھڑے
ہو گئے اور فرمایا میری چادر جمع دے دو'اگر میرے پاس درخت کے
کافٹوں جانے بھی اونٹ بکریاں ہو تیں تو میں تم میں تقسیم کردیتا' جمعے تم
کانٹوں جانے میں اور خبو ٹااور بردل یاؤ گے۔

#### باب بزدلى سے خداكى يناه مانگنا

(۲۸۲۲) ہم ہے موئی بن اساعیل نے بیان کیا کہا ہم ہے ابو عوانہ نے بیان کیا کہا ہم ہے موئی بن اساعیل نے بیان کیا کہا ہم ہے موبی الملک بن عمیر نے بیان کیا کا انہوں نے عمود بن میمون اووی ہے سنا انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی و قاص بخات اللہ اللہ بی میمون اووی ہے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی و قاص بخات کو اسے بیان کی میں کی میں کی میں میں کہا ہمانہ کے بعد ان کو اللہ کی بناہ ما نگتے تھے (دعاکا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ! کمات کے ذریعہ اللہ کی بناہ ما نگتا ہوں اس سے تیری بناہ ما نگتا ہوں کہ عمر بن سے ذیل جھ میں پہنچا دیا جاؤں اور تیری بناہ ما نگتا ہوں میں دنیا کے فتوں سے اور تیری بناہ ما نگتا ہوں قبر کے عذاب سے " پھر میں دنیا کے فتوں سے اور تیری بناہ ما نگتا ہوں میں کے سب سے ذیل جھ میں پہنچا دیا جاؤں اور تیری بناہ ما نگتا ہوں میں کے سب سے دیل جھ میں بہنچا دیا جاؤں اور تیری بناہ ما نگتا ہوں قبر کے عذاب سے " پھر میں دنیا کے فتوں سے اور تیری بناہ ما نگتا ہوں قبر کے عذاب سے " پھر میں کی تھدیق کی۔

٣٨٢٣ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَ النَّيُّ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْز وَالْكَسَل، وَالْجُيْن وَالْهَرَم. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

(۲۸۲۳) مے مددنے بیان کیا کمامے معترفے بیان کیا کہ میں نے اینے والد سے سا' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک وہ اللہ علی انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ علی فرمایا کرتے تے "اے اللہ! يس تيرى ياه مائكا مول عاجزى اور ستى سے 'بردل اور برحایے کی ذلیل صدود میں پہنچ جانے سے اور میں تیری بناہ مانگنا مول زندگی اور موت کے فتول سے اور میں تیری یاہ مانگا مول قبر کے عزابے"۔

[أطرافه في: ۲۲۲۷، ۲۳۲۷، ۲۳۲۱].

بوهاب کی ذلیل صدود جس میں انسان کا دماغ ماؤف ہو جاتا ہے اور وہ بجوں جیسی حرکتیں کرنے لگتا ہے۔ ہوش و حواس اور عقل وشعور غائب ہو جاتے ہیں الی عمر میں چنچ سے مجی پناہ ما تلن چاہے' ایسے بی عاجزی کافی' بردل' زندگی اور موت کے فتے اور قبر کا عذاب يه سب الي بي كه جرمملان كوان سے بناه ماكلى ضرورى بـ بلبجو مخص این اڑائی کے کارنامے بیان کرے 'اس کا

٧٦ - بَابُ مَنْ حَدَّثُ بِمَشَاهِدهِ فِي

المحرب

قَالَ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ.

٢٨٧٤ حَدُّنَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَمِيْدِ حَدُّنَنَا حَاتُمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْن يَزِيْدَ قَالَ: ((صَحِبتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسُودِ وَعَبْدَ الرُّحْـمَنِ بْنَ عَوفِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَمَا سَمِقْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُول ا اللهِ اللهُ أَنَّى سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدَّثُ

بيان '

اس باب من ابوعثان في سعد بن الى وقاص عن روايت كياب

ب ووسرے مسلمانوں کی مت برهانے کے لئے جائز بے نہ کہ ریا اور ناموری کے لئے۔

(۲۸۲۴) ہم سے قتید بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کما ہم سے حاتم نے بیان کیا محدین ہوسف سے 'ان سے سائب بن بزید رضی اللہ عند نے بیان کیا کہ میں طلحہ بن عبیداللہ 'سعد بن الی و قاص 'مقداد بن اسود اور عبدالرحمٰن بن عوف مِينَة على محبت ميں بيٹھا ہوں ليكن ميں نے کسی کو رسول اللہ ما کھا کی صدیث بیان کرتے مہیں سا۔ البتہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے سا کہ وہ اور کی جنگ کے متعلق بیان کیا کرتے

عَنْ يُومِ أُحُدٍ)).[طرف في: ٤٠٦٢].

ووسرے محلبہ بطور احتیاط کثرت روایت سے بر میز کرتے تاکہ کمیں غلط بیانی ہو کر باحث کناہ مظیم نہ ہو پھر بھی ان جملہ حضرات کی مرویات موجود ہیں جو بہت ہی زمہ داری کے ساتھ انہول نے روایت کی ہیں۔ جنگ احدیث آخضرت ساتھ کے پاس صرف طلحہ اور سعد رہ کئے تھے اور طلحہ کا ہاتھ شل ہو کیا تھا' انہوں نے مشرکوں کے دار اپنے ہاتھ پر لئے اور آخضرت مٹائیز کو بچایا۔ سعد دہ بزرگ ہیں **\** جن كو كافروں كا تيرسب سے يملے آكر لگا جيساكد كتاب المفازي ميں آئے گا۔

> ٧٧ - بَابُ وُجُوبِ النَّفِيْرِ، وَمَا يَجبُ مِنَ الْجهَادِ وَالنَّيَّةِ وَقُولِهِ ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بَأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللهِ، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لاتَّبَعُوكَ، وَلَكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقُّةُ، وَسَيَحْلِفُونَ بِا للهِ ﴾ [التوبة: ٤١] الآية. وقوله: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيْلِ اللهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ؟ أَرَضِيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ – إِلَى قَوْلِهِ – عَلَى كُلُّ شَيْءِ قَدِيْرٌ﴾ [التوبة: ٣٨].

يُذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (انْفِرُوا ثُبَّاتٍ: سَرَايَا مُتَفَرِّقِيْنَ). يُقَالُ: وَاحِدُ النَّبَاتِ ثُبَة.

٧٨٢٥- حَدُّثُنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدُّثَنَا يَخْيَى حَدَّلْنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَن طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ((أَنَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ يَومُ الْفَتْح: ((لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْح، وَلَكِنْ جهَادٌ وَزِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)).

[راجع: ١٣٤٩]

## باب جماد کے لئے نکل کھڑا ہوناواجب ہے اور جماد کی نیت ركف كاواجب مونا

اور سور هُ توبه مِيں الله تعالیٰ کا ارشاد "که نکل پ<u>ڑو ملکے</u> ہویا بھاری اور ایے ال سے اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جماد کرو سے بمترب تمهارے حق میں اگر تم جانو اگر کھے مال آسانی سے مل جانے والا ہو آ اور سفر بھی معمولی ہو تا توبیالوگ (منافقین) اے پیفیبر! ضرور آپ کے ساتھ ہولیتے لیکن ان کو تو (تبوک) کاسفری دور دراز معلوم ہوا اور پیہ لوگ اب الله كي فتم كھائيس مح "الآية اور الله كاارشاد" اے ايمان والو! تمهيل كياموكياب كه جب تم س كماجاتاب كه نكلوالله كى راه میں جماد کے لئے تو تم زمین پر ڈھر ہو جاتے ہو کیاتم دنیا کی زندگی پر آخرت کے مقابلہ میں راضی ہو گئے ہو؟ سودنیا کی زندگی کاسلمان تو آ نزت کی زندگی کے سامنے بہت ہی تھو ڑاہے" اللہ کے ارشاد "اور الله برچزر قادرے" تك حضرت عبدالله بن عباس بي الله الله آیت کی تغیریں) منقول ہے کہ جدا جدا مکویاں بنا کرجماد کے لئے نكلو كماجاتا كرفيات (جمع) كامفرو أبة م-

(۲۸۲۵) ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا' ہم سے میکیٰ قطان نے بیان کیا کما ہم سے سفیان توری نے بیان کیا کما کہ مجھ سے منصور نے بیان کیا مجاہر سے ' انہوں نے طاؤس سے اور انہوں نے ابن ہونے کے بعد (اب مکہ ے مین کے لئے) بجرت باتی شیں ہے الیان غلوص نیت کے ساتھ جماداب بھی ہاتی ہے اس لئے جب تہیں جماد كے لئے بلایا جائے تو نكل كمرے ہو۔

ا یہ آیتی غزدہ تبوک کے بارے میں نازل ہوئیں۔ تبوک مکہ سے شہر مدینہ کے شال کی مرحد پر واقع ہے۔ مدینہ منورہ سے و کی مانت بارہ منزلوں کی ہے۔ شام پر اس وقت عیمائیوں کی حکومت تھی، آتخضرت من کا فروہ حنین سے فارغ ہو کر مدید منورہ واپس ہوے تو آپ کو خرطی کہ عیمائی فوجیس مقام جوک میں جمع ہو رہی ہیں اور مدید پر حملہ کرنے کی تیاریوں میں ملی موئی ہیں' جن کی آپ نے خود بی پرمد کر مدافعت کرنی چاہی۔ چنانچہ تمیں بزار فوج آپ کے ساتھ ہوگی' لیکن موسم مخت گری کا تھا' عمل سے زندگی بنی ہے جنت بھی جنم بھی ۔ یہ فاک اپی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے۔ ۲۸ - بَابُ الْکَافِدِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ، ، ماب کافراگر کفرکی حالت میں مسلمان کو مار۔

باب کافراگر گفری حالت میں مسلمان کو مارے پھر مسلمان ہوجائے 'اسلام پر مضبوط رہے اور اللّٰہ کی راہ میں مارا جائے تواس کی فضیلت کابیان

(۲۸۲۱) ہم سے عبداللہ بن بوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام الک نے خبردی ابو الرتاو سے انہوں نے اعرب سے اور انہوں نے ابو ہریرہ بڑاتھ سے کہ رسول اللہ مٹھ کے نے فرمایا (قیامت کے دن) اللہ تعالی ایسے وو آدمیوں پر بنس دے گا کہ ان میں سے ایک نے دو مرے کو قتل کیا تھا اور پھر بھی دونوں جنت میں داخل ہو گئے۔ پہلا وہ جس نے اللہ کے راستے میں جماد کیاوہ شہید ہوگیا اس کے بعد اللہ تعالی نے قاتل کو توبہ کی توفیق دی اور وہ بھی اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔ اس طرح دونوں قاتل و متعقل بالآخر جنت میں داخل ہو گئے۔

٣٨٦٦ حَدُثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفُ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَغْرَجِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَغْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهُ أَنْ رَسُولَ اللهِ عَنْهُ إِلَى رَجُلَيْنِ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَلَى الْهَبَتُهُ أَنْهُ اللهِ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهِ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهِ عَلَيْهُ اللهِ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهَ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهَ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهُ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ ال

ثُمُّ يُسْلِمُ فَيَسَدُّدُ

بَعْدُ وَيُقْتَلَ

این قاعدہ تو یہ ہے کہ قاتل اور متنول ایک ساتھ جنت یا جنم میں جمع نہ ہوں' اگر متنول اور شہید (اللہ کے رائے کا) جنتی استیں کا قاتل جنم میں جائے گا لیکن اللہ پاک خود اپنی قدرت کے گائبات طاحظہ فراتا ہے تو اے بنی آ جاتی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ایس کے طاحت کا فروں کی طرف ہے لاتے ہوئی ایک کافروں کی طرف ہے لاتے ہوئی ہوئے شہید ہوگیا اور اس طرح قاتل اور متنول دونوں جنت میں حالت نصیب ہوئی اور اس کے بعد وہ مسلمانوں کی طرف ہے لاتے ہوئے شہید ہوگیا اور اس طرح قاتل اور متنول دونوں جنت میں داخل ہوگے۔ اللہ پاک جب اپنی قدرت کا یہ مجوب دیکھا ہے تو بنی آ جاتی ہے جی اللہ کی اور صفات حق بیں اس طرح اس کا بنائجی داخل ہو گئے۔ اللہ پاک جب اپنی قدرت کا یہ مسلمان کو جہ آ جاتی ہے جی اللہ کی اور صفات حق بیں اس طرح اس کا بنائجی کرنے ہوئے ہیں' امام اجمد اور ہمام کی روایت سے یہ محمد موا کہ اسلام لانے سے اور جماد مومن تو ایک سلمان کو جم آ لینی جان بوجھ کرکی شرقی دجہ کے بخیر قبل کرکے قاتل تو بہ کرے مومن قبل ایک مطان دو میرے مسلمان کو جم آ لینی جان بوجھ کرکی شرقی دجہ کے بغیر قبل کرکے قاتل تو بہ کرے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو تو اس کا گناہ معاف نہ ہو گا۔ صفرت عبداللہ بن عباسی کا یکی قول ہے کہ قاتل مومن کی توبہ تبول نہیں اور جبور علماء کتے بیں کہ اس کی توبہ تبول کا اس کی توبہ تبول اس کی توبہ تبول کی بی دوبی کے اس کی توبہ تبول کی بی دوبر کی اس کی توبہ تبول کی بی کہ اس کی توبہ تبول کی بی دوبر کی بی دوبر کی بی دوبر کی اس کی توبہ تبول کی بی دوبر کی دوبر کی دوبر کی دوبر توبر کی دوبر کی دوب

ربیں علود سے مراد بست مت تک رہنا ہے (خلاصہ وحیدی)

آج عیدالاضیٰ 40 ھ کو جبکہ جماعت کی دعوت پر جمیئی عیدالاضیٰ پڑھانے آیا ہوا تھا' یہ تشریحی بیان حوالہ کھم کیا گیا۔ اللہ پاک آج کے مبارک دن میں یہ دعا قبول کرے کہ اس مبارک کتاب کی سیجیل کا شرف حاصل ہو۔ آمین یارب العالمین۔

قال ابن الجوزى اكثر السلف يمتنعون من تاويل مثل هذا ويرونه كما جاء وينبغى ان يراعى مثل فى مثل هذا الامراد اعتقاد انه يشبه صفات الله صفات الخلق ومعنى الامراد عدم العلم بالمراد منه مع اعتقاد التنزيه (فق البارى) لينى ابن جوزى نے فرمايا كه اكثر سلف صالحين اس فتم كى صفات اللى كى تاويل منع جائے ہيں بلكہ جس طرح بي وارد ہوتى ہيں اى طرح تىليم كرتے ہيں اس اعتقاد كے ساتھ كه الله كى صفات كا وقل كى صفات كے مثابہ نہيں ہيں۔ تسليم كرنے كا مطلب به كه جم كو ان كے معلى معلوم ہيں "كيفيت معلوم نہيں۔

(۲۸۲۷) ہم سے حمیدی نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عیبد نے بیان کیا کما ہم سے زہری نے بیان کیا کما کہ جھے عنب بن سعید نے خردی اور ان سے ابو ہریرہ بھٹے نے بیان کیا کہ میں جب رسول اللہ ملائدا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خیبر میں محسرے ہوئے تھے اور خير فتح ہو چکا تھا' میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا بھی (مال غنیمت میں) حصہ لگائے۔ سعید بن العاص کے ایک لڑکے (ابان بن سعید بولے كه بيد مخص تو ابن قوقل (نعمان بن مالك رفاتنه) كا قاتل ہے۔ ابان بن سعيد رظائر نے كما كتنى عجيب بات ہے كه يہ جانور (يعنى ابو ہریرہ ابھی تو بہاڑ کی چوٹی سے بحریاں چراتے چراتے یمال آگیا ہے اورایک مسلمان کے قتل کا مجھ پر الزام لگاتا ہے۔ اس کو یہ خرنمیں کہ جے اللہ تعالی نے میرے ہاتھوں سے (شمادت) عرت دی اور مجھے اس كے باتھوں سے ذليل مونے سے بچاليا (اگر اس وقت ميں مارا جاما) تو دوزخی ہو تا عنب فے بیان کیا کہ اب جھے یہ نمیں معلوم کہ آب نے ان کا بھی حصہ لگایا یا نہیں۔ سفیان نے بیان کیا کما کہ جم ے سعیدی نے اپنے داوا کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے ابو مررہ واللہ عد ابو عبداللہ (امام بخاری واللہ) نے کما کہ سعیدی ے مراد عمروبن کچی بن سعید بن عمروبن سفید بن عاص ہیں۔

٧٨٢٧ حَدُّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدُّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنبَسةُ بْنُ سَمِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَتَيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخُيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَسهم لِيْ، فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ: لاَ تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ ا للهِ، فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: هَذَا قَاتِلُ ابْنُ قَوْقَل، فَقَالَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ: وَاعَجَباً لِوَبْر تَدَلِّي عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَأْنِ يَنْعَى عَلَيٌّ قَتْلَ رَجُل مُسْلِم أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيُّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ. قَالَ: فَلاَ أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ). قَالَ سُفْيَانُ : وَحَدَّثُنِيْهِ السُّعِيْدِيُّ عَنْ جَدُّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً. قَالَ أَبُو عَبْدِ ﴿ اللَّهِ: السَّعِيْدِيُّ أَهُوَ عَمْرُو بْنُ يَخْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ. [أطرافه في: ٤٢٣٧، ٤٢٣٨، ٢٤٢٩.

روایت میں ابن قوقل سے مراد نعمان بن مالک ابن تعلبہ بن احرم بن فرین غنم محللی ہیں ، قوقل ان کے واوا تعلبہ کالقب تھا ، وہ اصد کے دن ابان کے ہاتھ شہید ،وے تھے۔ کہتے ہیں انہوں نے اس دن یہ دعاکی تھی کہ یااللہ! سورج ڈوبنے سے پہلے میں جنت کی سر کروں ، اللہ نے ان کی بید دعا قبول فرمائی اور وہ سورج غروب ہونے سے پہلے بی شہید ہو گئے۔ وہر عرب میں بلی سے چھوٹا ایک جانور

جس کی دم اور کان چھوٹے ہوتے ہیں۔ قدوم اور ضان جو لفظ آیا ہے بعضوں نے کمایہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو قبیلہ دوس کے قریب تعا حضرت ابو ہریرہ ادھری کے باشندے تھے گویا ابان بن سعید نے حضرت ابو ہریرہ بڑھٹر پر یہ طمن کیا' ان کے پہت قد ہونے کو وہر سے تشبید دی اور بحریوں کا گذریا قرار دیتے ہوئے اپنے جرم کا اقرار بھی کیا گریہ کہ اس وقت وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے بعد میں اللہ نے دولت اسلام سے سرفراز کر دیا۔

حافظ صاحب فراتے ہیں والمراد منه ههنا قول ابان اکرمه الله علیے بدی ولم بهنی علی بدیه واراد بذالک ان النعمان استشهد ہیر ابان فاکرمه الله بالشهادة ولم یقتل ابان علی کفره فیدخل النار وهو المراد بالاهانة بل عاش ابان حتی تاب واسلم و کان اسلامه قبل خیبر بعد المحدیدة وقال ذالک الکلام بعضرة النبی صلی الله علیه وسلم واقره علیه وموافق لما تصنمة للترجمة (فتح الباری) قول ابان سے یمال مراد یہ کہ اللہ نے میرے ہاتھ پر ان کو عزت شاوت دی اور ان کے ہاتھوں سے قل کرا کر جھے کو ذلیل نمیں کیا، جس سے مراد لیا کہ نمان ابان کے ہاتھ سے شہید ہوئے لی اللہ نے ان کا اکرام فرمایا اور ابان کفر پر نمیں مرا ورنہ دوئے ہی جاتا۔ اللہ نے ان کو صدیب کے بعد اسلام نمیب فرمایا۔ ابان نے یہ باتی آئے کا کو صدیب آپ فاموش رہ اس سے ترجمہ باب ثابت ہوا۔ آپ نے حضرت ابو ہریرہ کا حصد نمیں لگایا۔ اس پر حافظ صاحب فرماتے ہیں واحتج به من قال ان من حضر بعد فراغ الوقعة ولو کان خرج آپ نے بعد حاضر ہو آگرچہ وہ مدد کرنے کے بی لئے آیا ہو' اس کو حاضر ہونے والوں کے ساتھ حصوں میں شریک نمیں کیا جائے گا۔ جمور کا کی قول ہے۔

کی بعد حاضر ہو آگرچہ وہ مدد کرنے کے بی لئے آیا ہو' اس کو حاضر ہونے والوں کے ساتھ حصوں میں شریک نمیں کیا جائے گا۔ جمور کا کی قول ہے۔

# ٩٧- بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْفَزْوَ عَلَى بِهِ جَلَاكُو(نَفْلَى رورُول ير) الصَّوم الصَّوم مقدم ركمنا

٢٨٢٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُغبَةُ حَدَّثَنَا أَنَامِ مِن الْكِيا َ اللهِ عَلَيْ فَ اللهِ اللهِ عَنْ اللهِ اللهِ عَنْ اللهِ اللهِ عَنْ اللهِ اللهِ عَنْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ ال

مجماد ایک ایباعمل ہے جس میں فرض نماز بھی کم ہو جاتی ہے پھر نفل نماز اور روزوں کا ذکر بی کیا ہے کیونکہ جماد ان سب پر مقدم ہو گئے ہو کے اور نفلی بلکہ خود ساختہ نمازوں 'وظیفوں نے ان کو میدان جماد سے قطعاً غافل کر دیا الماشاء اللہ ویکے بتلایا جا چکا ہے کہ اسلام میں جماد یعنی قبال محض مدافعات طور پر ہے جارعات ہر گز اسلام نے جنگ کو جائز نہیں رکھا۔

باب الله كى راه ميں مارے جانے كے سواشمادت كى اور بھى سات قسميں ہيں

٣- بَابُ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى
 الْقَتْلِ

(۲۸۲۹) ہم سے عبداللہ بن بوسف نے بیان کیا کما ہم کو امام مالک نے خبر دی 'انہیں سی نے 'انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابو جریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم سٹھیلم نے فرمایا شہید بانچ فتم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں ہلاک ہونے والا 'بیٹ کی بیاری میں ہلاک ہونے والا ' ڈوب کر مرفے والا ' دب کر مرجانے والا اور اللہ کے راستے میں شہادت یانے والا۔

٣٨٧٩ حَدَثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخِبَرَنَا مَالِكُ عَنْ سُمَيً عَنْ أَبِي صَالِحِ عَنْ أَبِي صَالِحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهُ قَالَ: ((الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَعْفُونُ وَالْمَعْفُونُ وَالْعَرِقُ وَصَاحِبُ اللهِ إِنْ وَصَاحِبُ اللهِ إِنْ اللهِ اللهِ إِنْ اللهِ إِنْ اللهِ اللهِ إِنْ اللهِ اللهِ اللهِ إِنْ اللهِ إِنْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ إِنْ اللهِ اللهِ إِنْ اللهِ إِنْ اللهِ اللهِ اللهِ إِنْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ إِنْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ

[راجع: ۳۵۲]

و المعن احادیث میں شادت کی سات قسموں کا صاف ذکر آیا ہے، حضرت امام ؓ نے عنوان انسیں احادیث کے پیش نظر لگایا ہے سیک کین چونکہ یہ احادیث ان کی شرائط پر نہیں تھیں' اس کئے انہیں باب کے تحت نہیں لائے۔ مقصد یہ ہے کہ شادت صرف جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جانے کا ہی ہام نہیں ہے بلکہ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ یہ بات دو سری ہے کہ اللہ کے راتے میں جاد کرتے ہوئے شادت پانے کا درجہ بہت ہی بلند ہے۔ (دو سری روایتوں میں ہے کہ جو جل کریا نمونیہ میں مرجائے یا عورت زجگی میں یا آدمی اپنے مال و جان کی حفاظت میں یا سفر میں یا سانب اور بچھو کے کاشنے سے یا در ندے کے بھاڑنے سے مرجائے' وہ شہید ہے' الم نوويٌ فرمات بي المواد بشهادة هو لاء كلهم غير المقتول في سبيل الله انهم يكون لهم ثواب الشهداء واما في الدنيا فيغسلون ويصل عليهم وقد سبق في كتاب الايمان بيان هذا وان الشهداء ثلاثة اقسام شهيد في الدنيا و الاخرة وهو المقتول في حرب الكفار وشهيد في الاخرة دون احكام الدنيا وهم هولاء المذكورون هنا وشهيد في الدنيا دون الاخرة وهو من غل في الغنيمة او قتل مدبرا (نووي، ٢: ٢/ ص : ۱۸۳۳) یعنی متتول کے علاوہ ان جملہ شمادتوں ہے مراد رہ کہ آخرت میں ان کو شمداء کا ثواب ملے گا گر دنیا میں وہ شمداء کی طرح نہیں بلکہ عام مسلمانوں کی طرح عسل دیئے جائیں گے اور ان پر نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ شداء تین قشم کے ہوتے ہیں' ایک تو وہ ہیں جو دنیا و آخرت میں شہید عی ہیں' جو جماد میں کفار کے ہاتھوں سے مارے جائیں۔ دو سری قتم کے شہید وہ جو آخرت میں شہید ہوئے گر آخرت میں شہید نہیں' وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے مال غنیمت وغیرہ میں خیانت کی۔ تیسری قتم کے شہید وہ جو دنیا میں شہید ہیں گر دنیا میں ان یر احکام شداء جاری نہ مول گے ' ایسے ہی شداء یہال ندکور ہیں۔ لفظ شہید کی حقیقت بتلانے کے لئے حضرت امام نودی شارح ممكم لكصة بي واما سبب تسميته شهيداً فقال النضر بن شميل لانه حي فان ارواحهم شهدت و حضرت دارالسلام وارواح غيرهم انما تشهدها يوم القيامة وقال ابن الانباري لان الله تعالى وملائكته عليهم الصلوة والسلام يشهدون له بالجنة وقيل لانه شهد عند خروج روحه ما اعده الله تعالٰي له من الثواب والكرامة و قيل لان ملائكة الرحمة يشهدونه فياخذونه روحه وقيل لانه شهدله بالايمان وخاتمة الخير بظاهر حاله وقيل لان عليه شاهدا بكونه شهيدا وهو الدم وقيل لانه يشهد على الامم يوم القيامة بابلاغ الرسل الرسالة اليهم وعلى هذا القول بشار كهم غيرهم في هذا الوصف (نووى 'ج: ٢/ص: ١٣٣) ليني شهيدكي وجه تسميه كي بارے ميں پس نفر بن شميل نے كماكه وہ زندہ ہے لین ان کی روح دارالسلام میں زندہ اور حاضر رہتی ہے جبکہ ان کے غیر کی روحیں قیامت کے دن وہاں حاضر ہول گی۔ ابن انباری نے کمااس لئے کہ اللہ پاک اور اس کے فرشتے اس کے لئے جنت کی شمادت دیتے ہیں اور کما گیا کہ اس لئے کہ جب بھی اس کی روح نگلی اس نے ثواب اور کرامت سے متعلق اللہ کے وعدول کا مثلدہ کیا اور کما گیا کہ اس لئے کہ رحمت کے فرشتے اس کی شادت کے دقت حاضر ہوتے اور اس کی روح کو لے لیتے ہی اور کما گیا کہ اس لئے کہ ظاہری شادت کی بنا پر اس کے ایمان اور خاتمہ بالخیر کی شمادت دی گئی اور کما گیا کہ اس پر اس کا خون شاہد ہو گاجو اس کے شمید ہونے کی شمادت دے گا اور کما گیا کہ اس لئے کہ وہ قیامت کے دن دو سری امتوں پر شمادت دے گا کہ ان کے رسولوں نے ان کو اللہ کے پیغامت پنچا دیے اور اس قول پر ان کے غیر بھی اس میں ان کے شریک ہوں گے۔

٢٨٣٠ حَدَثنا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
 عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنسِ
 بْنِ مَالِكِ رَضِي الله عَنْهُ عَنِ النِّبِيِّ
 بِّنِ مَالِكِ رَضِي الله عَنْهُ عَنِ النِّبِيِّ
 قَالَ ((الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)).

(• ۲۸۳۰) ہم سے بشرین محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ نے خبردی کہا ہم کو عبداللہ نے خبردی کہا ہم کو عاصم نے خبردی حفصہ بنت سیرین سے اور انہوں نے انس بن مالک بناٹی سے کہ نبی کریم ساتھ کیا نے فرمایا طاعون کی موت ہر مسلمان کے لئے شمادت کا درجہ رکھتی ہے۔

[طرفه في : ٥٧٣٢].

اس لئے طاعون زدہ علاقوں سے بھاگنا یا ان میں داخل ہونا منع ہے' اس بیاری میں آدمی کے گلے یا بغل میں گلٹی ہوتی ہے اور شدید بخار کے ساتھ دو دن میں آدمی ختم ہوتا ہے' اس کو بلیگ بھی کہتے ہیں۔

#### ٣١- بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى:

#### باب

الله تعالی کا سوره نساء میں به فرمانا که مسلمانوں میں جو لوگ معذور نسب بیں اور جماد سے بیٹے رہیں وہ اور الله کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جماد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے 'الله نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور جان سے جماد کریں ' بیٹے رہنے والوں پر ایک درجہ نفیلت دی ہے۔ یوں الله تعالی کا چھاوعدہ سب کے لئے ہے اور الله تعالی نے مجاہدوں کو بیٹے والوں پر بہت برسی ففیلت دی ہے۔ "الله تعالی نے مجاہدوں کو بیٹے والوں پر بہت برسی ففیلت دی ہے۔ "الله کے فرمان غفود در جمعا تک۔

پہلے یہ آیت یوں اتری تھی ﴿ لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاهدون ﴾ آثر تک۔ اس میں ﴿ غیر اولی الصور ﴾ کے الفاظ نہ تھے پھراللہ نے یہ لفظ نازل فرماکر لولے ' لنگڑے ' اندھے ' ایا جج لوگوں کو نکال دیا کیونکہ وہ معذور ہیں۔

امام نووی اس کے ذیل میں فرماتے ہیں۔ فیہ دلیل لسقوط الجھاد عن المعذورین ولکن لا یکون ٹوابھم ٹواب المجاهدین بل لھم نواب نباتھم ان کان لھم نیة صالحة کما قال النبی صلی الله علیه وسلم ولکن جھاد و نیة وفیه ان الجھاد فرض کفایة لیس بفرض عین وفیه رد علی من یقول انه کان فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم فرض عین وبعدہ فرض کفایة والصحیح انه لم یزل فرض کفایة من حین شرع و هذه الایة ظاهرة فی ذالک لقوله تعالٰی و کلا وعدالله الحسی وفضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما لیخی ہے دلیل ہے کہ معذور لوگوں سے جماد معاف ہے گر ان کو مجاہدین کا ثواب نہیں ملے گا بلکہ ان کی نیک نیتی کا ثواب ملے گا بشرطیکہ وہ نیت صالحہ رکھتے ہوں جیسا کہ آخضرت منتی ہے فرمایا کہ جماد اور نیت جماد قیامت تک کے لئے باتی ہے۔ اس سے بیہ بھی ٹابت ہوا کہ جماد فرض عین تھا بعد عین نہیں بلکہ صرف فرض کفایہ ہے اور اس میں اس محفی کا بھی رد ہے جو کہتا ہے کہ آخضرت کے زمانہ میں جماد فرض عین تھا بعد میں فرض کفایہ ہو گیا مصحح ہے ہے کہ اللہ نے سب عین عماد ہوگیا ہے اور اس میں اس محفی کا بھی رہا ہے۔ آیت باب کا ظاہر منموم بھی بھی ہے کہ اللہ نے سب عیل وعدہ فرمایا ہے اور قاعدین پر مجاہدین کو بڑی فضیلت ہے۔ قاعدین یعنی جماد ہوئے۔ قاعدین یعنی جماد ہیں۔

٣٨٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَـمًا نَزَلَتْ: ﴿لاَ يَسْتَوِى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ دَعَا رَسُولُ اللهِ اللهِ عَنْهُ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا. وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنزَلَتُ: ﴿لاَ يَسْتُوى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ ولا يَسْتُوى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِى الطُّرَرِ﴾.

(۲۸۲۳) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا ابو اسحاق سے کہ میں نے براء بن عازب بڑاٹھ سے سا' آپ کہتے تھے کہ جب آیت ﴿ لا یستوی القاعدون من المومنین ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ طی لیا نے زید بن ثابت بڑاٹھ (جو کاتب وحی تھے) کو بلایا' آپ ایک چوڑی ہڑی ساتھ لے کر حاضر ہوئے اور اس آیت کو کھا اور ابن ام کمتوم بڑاٹھ نے جب اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو آیت یوں نازل ہوئی ﴿ لا یستوی القاعدون من شکایت کی تو آیت یوں نازل ہوئی ﴿ لا یستوی القاعدون من المصومنین غیر اولی الضرر ﴾

رأطراف في: ٩٩٠٤، ١٩٥٤، ١٩٩٠].

اس زمانہ میں چو نکہ کاغذ زیادہ نہیں تھا' اس لئے ہڑی یا اور بہت می دو سری چیزوں پر بھی خاص طریقے استعال کرنے کے بعد اس طرح لکھا جاتا کہ صاف پڑھا جا سکتا تھا اور کتابت بھی ایک طویل زمانہ تک باتی رہتی تھی۔ یمال ایسی ہی ایک ہڈی پر آیت لکھنے کا ذکر ہوا ہے۔ اس آیت نے نابینا وغیرہ معذورین کو فرضیت جماد سے مشتنیٰ کر دیا۔ جس دور میں جیسا کہ آج کل ہے شرائط جماد پورے طور پر موجود نہ ہوں اس دور کے اہل اسلام بھی معذورین ہی میں شار ہوں گے گر ایسے دور کو ضعف اسلام کا دور کما جائے گا جیسا کہ بدء الاسلام غریبا و سیعود کما بداء سے ظاہر ہے۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بُنُ سَعْدِ الرَّهْرِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بُنُ سَعْدِ الرَّهْرِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنِي صَالِحُ بُنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيُّ أَنْهُ قَالَ:
((رَأَ يَتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي
الْمَسْجِدِ فَأَقْبِلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ،
الْمَسْجِدِ فَأَقْبِلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ،
فَأَخْبُرَنَا أَنْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتِ أَخْبَرَهُ أَنْ رَسُولَ
اللهِ فَلَى عَلَيهِ: ﴿لاَ يُستَوِى
اللهِ فَلَى عَلَيهِ: ﴿لاَ يُستَوِى
اللهِ فَلَى عَلَيهِ: ﴿لاَ يُستَوِى
اللهِ فَلَى عَلَيهِ وَالْمُحَاهِدُونَ فِي
سبيْلِ اللهِ فَي قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومِ
الْهَاعَلَى اللهِ فَي قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ
السَّيْطِ عُلْ الْجِهَادَ لَجَاهَدُتُ – وَكَانَ
السَّعْلِعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدُتُ – وَكَانَ
رَجُلاَ أَعْمَى – فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۲۸۳۲) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا'کہا ہم سے ابراہیم بن سعد زہری نے بیان کیا'کہا کہ مجھ سے صالح بن کیان نے بیان کیا ابن شماب سے 'انہوں نے سمل بن سعد زہری بڑاٹھ سے 'انہوں نے سمل بن سعد زہری بڑاٹھ سے 'انہوں نے سمل بن سعد زہری بڑاٹھ سے 'انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مروان بن حکم (خلیفہ اور اس وقت کے امیر مدینہ) کو معجد نبوی میں بیٹھے ہوئے دیکھاتو ان کے قریب گیا اور پیلو میں بیٹھ گیا اور پھر انہوں نے ہمیں خردی کہ زید بن ثابت انساری بڑاٹھ نے انہیں خبردی تھی کہ رسول اللہ ماٹھ ہے ان سے انساری بڑاٹھ نے ان سے انسوی القاعدون من المومنین والمجاهدون فی سبیل اللہ انہوں نے بیان کیا پھر عبداللہ بن انہوں نے بیان کیا پھر عبداللہ بن انہوں نے کہا فی سبیل اللہ انہوں نے بیان کیا پھر عبداللہ بن انہوں نے کہا یارسول اللہ! اگر مجھ میں جماد کی طاقت ہوتی تو میں بھی جماد میں شریک ہوتا۔ وہ نابینا تھے 'اس پر اللہ تبارک وتعالی نے اپنے رسول ماٹھ کیا پر مول ماٹھ کیا پر وقی تو میں بھی جماد میں شریک ہوتا۔ وہ نابینا تھے 'اس پر اللہ تبارک وتعالی نے اپنے رسول ماٹھ کیا پر

عَلَى رَسُولِهِ ﷺ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي. فَتْقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِنْتُ أَنْ تُرضَّ فَخِذِي. ثُمُّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزُّ وَجَلُّ: ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾. [طرفه في: ٤٩٩٢].

ملی ایم این این این میرت کی وجہ سے آپ کی ران کا اتنابوجھ محسوس کیا کہ مجھے ڈر ہو گیا کہ کمیں میری ران مھٹ نہ جائے۔ اس کے بعد وہ كيفيت آيً سے ختم ہو گئ اور الله عزوجل نے فقط ﴿ غير اولى الضور ﴾ نازل فرمائے۔

ر سول كريم الناييم ير جب وحي نازل بوتي تو آپ كي حالت وكرگول بو جاتي و سخت سردي مين پييند بوجاتي اور جسم مبارك ہو جھل ہو جاتا۔ اس کیفیت کو راوی نے یہال بیان کیا ہے۔ آیت میں ان الفاظ سے نامینا بیار ایا جھ لوگ فرضیت جماد سے مستنتیٰ کر دیے مركة . يج ب ﴿ لاَ يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلاَّ وَسْعَهَا ﴾ (البقرة: ٢٨٦) احكام التي صرف انساني وسعت وطاقت كي حد تك بجالان ضروري بين-

باب كافرول سے لڑتے وقت صبر كرنا

(۲۸۳۳) ہم سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا کما ہم سے معاویہ بن عمرونے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسحاق موسیٰ ابن عقبہ نے بیان کیا' ان سے سالم بن الی النفر نے کہ عبداللہ بن الی اوفی رضی الله عنه نے (عمربن عبيدالله كو) ككھاتو ميں نے وہ تحرير يرطى كه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تمہاری کفار سے ٹم بھیڑ ہو تو صبرے کام لو۔

یعی مستقل مزاجی کے ساتھ جے رہو اور حالات جیسے بھی ہوں بدول ہرگز نہ ہو' بزدلی یا فرار مومن کی شان نہیں۔ اگر موت مقدر نہیں ہے تو یقیناً سلامتی کے ساتھ والمبی ہوگی اور موت مقدر ہے تو کوئی طاقت نہ بچا سکے گی۔ یمی ایمان اور یقین ہے جو مرد مومن کو غازی یا شہید کے معزز القاب سے مقتب کرتا ہے۔ ارشاد بارئی ہے ﴿ يَآتَيُهَا الَّذِيْنَ أَمَنُوا سُتَعِينَوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلُوةِ إِنَّ اللَّهُ مَعَ الصّبرين ﴾ (البقرة: ١٥٣) ترجمہ: اے ايمان والو! صبراور نماز ہے مدد حاصل كرو ، ب شك الله ياك صبركرنے والوں كے ساتھ ہے۔

باب مسلمانوں کو (محارب) کافروں سے لڑنے کی رغبت دلانا (اورسورهٔ انفال میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ

"اے رسول! مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کاشوق دلاؤ"

٣٣- بَابُ النَّحْريض عَلَى القِتَال:

٣٢ - بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

٣٨٣٣ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ

عَنْ مُوسَى بْن عُقْبَةَ عَنْ سَالِم أَبِي النَّصْرِ

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ أَنَّ

رَسُولَ الله ﷺ قَالَ: ((إذَا لَقِيْتُمُوهُمْ

فَاصْبِرُوا)). [راجع: ۲۸۱۸]

وَقُولُ اللهِ تَعَالَى: ﴿ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالَ ﴾ الإنفال: ٢٩٥.

کافروں سے مراد وہ جو اسلامی ریاست پر حملہ کریں۔ جو غیر مسلم مسلمانوں کے ساتھ امن و صلح کے ساتھ رہیں ان کے ساتھ جنگ و جہاد و غداری ہرگز جائز نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے ﴿ وان جنحوا للسلم فاجنع لها ﴾ (الانفال: ١١) اگر وہ غيرمسلم صلح صفائی کے لئے جھیں تو تم بھی اس کے لئے جمک جاؤ' امن وامان وصلح کے ساتھ رہو کہ اللہ کو یمی پند ہے ﴿ وَاللّٰهُ لاَ يُحِبُ الْفَسَادَ ﴾ (البقرة: ٢٠٥) الله فسادكو بركز دوست نهيس ركهما.

(۲۸۳۴) ہم سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا کما ہم سے ٢٨٣٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ معاویہ بن عمرونے بیان کیا کہ اہم سے ابواسحاق نے بیان کیا ان سے حَدَّثَنَا مُفَاوِيَةُ بْنُ عَمْرُو وَحَدَّثَنَا أَبُو

إِسْحَاقَ عَنْ جُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ اللهُ ال

[أطرافه في: د۲۸۳، ۲۹۲۱، د۲۷۹، ۲۳۷۹، ۴۰۹۹، ۲۰۱۵، ۲۶۱۳، ۲۰۲۱].

عَلَى الْجهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس بڑائ سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ نی کریم الٹائیا (غروہ خندق کے شروع ہونے سے کھے پہلے جب خندق کی کھدائی ہو رہی تھی) میدان خندق کی طرف تشریف لے گئے' آپ نے دیکھا کہ مہاجرین اور انسار رضوان اللہ علیم اجمعین سردی کی سختی کے باوجود صبح ہی صبح خندق کھودنے میں مصروف ہیں' ان کے پاس غلام بھی نہیں تھے جو ان کی اس کھدائی میں مدد کرتے۔ آپ نے باس غلام بھی نہیں تھے جو ان کی اس کھدائی میں مدد کرتے۔ آپ نے ان کی شخلن اور بھوک کو دیکھا تو آپ نے دعا فرمائی ''اے اللہ! زندگی تو پس آخرت ہی کی زندگی ہے پس انسار اور مہاجرین کی مغفرت فرمایؤ۔ ''

لعيني

در حقیقت جو مزہ ہے آخرت کا ہے مزہ

بخش دے انسار اور پردیسیوں کو اے خدا
صحابہ نے اس کے جواب میں کہا "ہم وہ ہیں جنہوں نے محر کے ہاتھ پر
اس وقت تک جہاد کرنے کا عمد کیا ہے جب تک ہماری جان میں جان
ہے"
ہے"

اپنے پیغیر محماً سے یہ بیعت ہم نے ک جب تلک ہے زندگی لڑتے رہیں گے ہم سدا باب خندق کھودنے کابیان

پہلے زمانوں میں دشنوں سے محفوظ رہنے کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ بھی تھی کہ قلعے یا شہر کے چاروں طرف محمری خندق کھود کر اس کو پانی سے لبریز کر دیا جاتا' اس طرح وہ قلعہ یا شہر دشن سے محفوظ ہو جایا کرتا تھا۔ مسلمانوں کو بھی ایک دفعہ مدینہ کی حفاظت کے لئے ایسا ہی کرنا پڑا دور حاضرہ میں جنگ کے پرانے حالات سب دو سری صورتوں میں تبدیل ہو چکے ہیں' اب جنگ زمین

سے زیادہ فضامیں لڑی جاتی ہے۔

٢٨٣٥ حَدُّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدُّثَنَا عَبْدُ
 الْوَارِثِ حَدُّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
 الله عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ الْـمُهَاجِرُونَ
 وَالأَنْصارُ يَحْفِرُونَ الْـحَنْدَقَ حَوْلَ

٣٤- بَابُ حَفْرِ النَّخَنْدَق

(۲۸۳۵) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا 'کما ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا 'کما ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (جب تمام عرب کے مدینہ منورہ پر حملہ کا خطرہ ہوا تو) مدینہ کے ارد گرد مماجرین و انصار خندق کھودنے میں

مهاجرین کو برکت عطا فرمایؤ ۔

مشغول ہو گئے'مٹی اپنی پشت پر لاد لاد کر اٹھاتے اور (بیر رجز) پڑھتے

جاتے "ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد ملٹی کے ہاتھ پر اس وقت تک اسلام

کے لئے بیعت کی ہے جب تک ماری جان میں جان ہے۔" نبی کریم

الله ان کے پاس رجز کے جواب میں بید دعا فرماتے "اے اللہ!

آخرت کی خیر کے سوا اور کوئی خیر نہیں' پس آپ تو انصار اور

(۲۸۳۷) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا 'کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا '

ان سے ابو اسحاق نے 'انہوں نے براء بن عازب پڑھٹھ سے سنا کہ نبی

كريم النيايز (خندق كھودتے ہوئے مٹی) اٹھارہے تھے اور فرمارہے تھے

كه "(اك الله!) اگر تونه مو تا توجميل مدايت نصيب نه موتى "ليني

تومدايت گرنه جو تاتونه ملتي جم كوراه-

الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُونَ التَّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَ يَقُو لُو نَ:

> نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الإسلام مَا بَقِيْنَا أَبَدًا وَالنَّبِيُّ عِلَى لِحِيْبُهُمْ وَيَقُولُ: اللُّهُمُّ لاَخَيْرُ إلا خَيْرُ الآخوَهُ فَبَارِكُ فِي الأَنْصَارِ وَالْـمُهَاجِرَه

> > [راجع: ٢٨٣٤]

حدیث میں مدینہ شریف کے ارد گرد خندق کھودنے کا ذکر ہے۔ میں ترجمۃ الباب ہے۔

٢٨٣٦ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْقُلُ وَيَقُولُ:

[اُطرَافه في: ۲۸۳۷، ۳۰۳۵، ۲۱۰۶، ۲۰۱۶، ۲۲۲۰، ۲۷۲۳.

((لُو لاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا)).

یہ جنگ شوال ۵ھ میں ہوئی تھی' جس میں جملہ اقوام عرب نے متحد ہو کر اسلام کے خلاف یلغار کی تھی مگراللہ نے ان کو ذلیل کر کے لوٹا دیا۔ سور و احزاب میں اس جنگ کے کچھ لرزہ خیز کوا نف مذکور ہوئے ہیں۔

> ٧٨٣٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدُّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ، قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللُّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَومَ الأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّوَابَ - وَقَدْ وَارَى التَّوَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ - وَهُوَ يَقُولُ:

(۲۸۳۷) ہم سے حفص بن عمرفے بیان کیا کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب براتھ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ سائیلیام کو غزوہ احزاب (خندق) کے موقع یر دیکھاکہ آی مٹی (خندق کھودنے کی وجہ سے جو تکلتی تھی) خود ڈھو رے تھ 'مٹی سے آپ کے پیٹ کی سفیدی چھپ گئی تھی اور آپ بەشعر كەرى*پ تق* 

> تو ہدایت گرنہ ہوتا تو کماں ملتی نجات کیے پڑھتے ہم نمازیں کیے دیتے ہم زکوۃ باؤں جموا دے ہمارے وے الزائی میں ثبات جب وہ بھائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

اب آثار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات بے سبب ہم ہریہ کافر ظلم سے چڑھ آتے ہیں

[راجع: ٢٨٣٦]

*حدیث میں ذکر کر*دہ آخری الفاظ ان الاولی قد بغوا علینا کا مطلب ہے کہ یا اللہ! وشمنوں نے خواہ مخواہ ہمارے خلاف قدم اٹھایا اور ہارے ساتھ زیادتی کی ہے' اس لئے مجوراً ہم کو ان کے جواب میں میدان میں آنا یا اسے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلامی جنگ مدافعات ہوتی ہے جس کامقصد عظیم فتنہ فساد کو فرو کر کے امن و امان کی فضا پیدا کرنا ہو تا ہے۔ جو لوگ اسلام پر قتل و غارت گری کا الزام لگاتے ہیں وہ حق سے سمراسم نا واقفیت کا ثبوت دیتے ہیں۔

#### ٣٥- بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْو

٢٨٣٨ حَدُّتَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدُّتَنَا رُهَيْ بِنُ يُونُسَ حَدُّتَنَا رُهَيْ قَالَ:
 ((رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ)).
 [طرفاه في: ٢٨٣٩، ٢٨٣٩].

٣٨٧٩ حَدُّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبِ حَدُّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبِ حَدُّثَنَا صَمَّدُ هُوَ ابْنُ زَيْدِ عَنْ حُمَيْدِ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيُ اللهُ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: ((إِنَّ أَقُوامًا بِالْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا عَزَاةٍ فَقَالَ: ((إِنَّ أَقُوامًا بِالْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكُنَا شِعْبًا وَلا وَادِيًا إِلا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ)). وقالَ مُوسَى: فيه، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ)). وقالَ مُوسَى: فيه، حَدَثْنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنُ أَنْسِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ النَّبِي اللهُ قَلْ أَبُوعَبْدِ أَنْ أَبُوعَبْدِ اللهُ وَلُ أَصَحُ. [راجع: ٢٨٣٨]

## باب جو شخص کسی معقول عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہوسکا

(۲۸۳۸) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کما ہم سے ذہیر نے بیان کیا کما ہم سے دہیر نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک بھاٹھ نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک بھاٹھ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ملٹھ ہے ساتھ غزدہ تبوک سے واپس ہوئے۔

(۲۸۲۹) امام بخاری روایتے حدیث کی دو سری سند بیان کرتے ہیں کہ)
ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے بیان کیا کیا
زید کے بیٹے ہیں ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک بڑائی نے
کہ نبی کریم ملٹی کیا ایک غزوہ (تبوک) پر تھے تو آپ نے فرمایا کہ پچھ
لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں لیکن ہم کسی بھی گھاٹی یا وادی
میں (جماد کے لئے) چلیں وہ ثواب میں ہمارے ساتھ ہیں کہ وہ صرف
عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آسکے۔ اور موئی نے بیان کیا کہ
ہم سے حماد نے بیان کیا ان سے حمید نے ان سے موئی بن انس نے
اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ماٹی کے نے فرمایا۔ ابو
عبداللہ امام بخاری روایتے فرماتے ہیں کہ پہلی سند زیادہ صبح ہے۔

پہلی سند وہ جس میں حمید اور انس کے درمیان موئی بن انس کا واسطہ نہیں ہے ہی زیادہ صحیح ہے۔ جنگ تبوک میں پیچھے رہ جانے والوں میں کچھ واقعی ایسے مخلص تھے جن کے عذرات صحیح تھے' وہ دل سے شرکت چاہتے تھے گر مجبوراً پیچھے رہ گئے' ان ہی کے بارے میں آپ نے یہ بشارت پیش فرمائی۔ ترجمہ اور باب میں مطابقت ظاہر ہے۔

### جماد میں روزے رکھنے کی نضیات

(۲۸۴۰) ہم سے اسحاق بن نفر نے بیان کیا کما ہم سے عبدالرذاق نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرذاق نے بیان کیا کہ جھے بی بن سعید اور سہیل بن ابی صالح نے خبردی ان دونوں حضرات نے نعمان بن ابی عیاش سے سنا انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے آپ

#### ٣٦- بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيْلِ اللهِ

۲۸٤٠ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الرُّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرِيْجٍ قَالَ:
 أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي
 صَالِحٍ أَنْهُمَا سَمِعَا النَّعْمَانُ بْنَ أَبِي عَيَّاش

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَامَ يَومًا فِي سَبِيْلِ اللهِ بَعْدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)).

نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم طاق کیا سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راہتے میں (جماد کرتے ہوئے) ایک دن بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جنم سے ستر سال کی مسافت کی دوری تک دور کردے گا۔

#### باب الله كى راه (جماد) ميں خرچ كرنے كى فضيلت كابيان

(۲۸۴۱) ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا کیا ہم سے شیبان نے بیان کیا کیا ہم سے دو ابو سلمہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہ بڑا تی سے منا کہ نبی کریم ملٹی آیا نے فرمایا کہ جس مخص نے اللہ کے راہتے میں ایک جو ڑا (کسی چیز کا) خرج کیا تو اسے جنت کے داروغہ بلائیں گ۔ جنت کے ہر دروازے کا داروغہ (اپنی طرف) بلائے گا کہ اے فلاں! اس دروازے سے آ۔ اس پر ابو بکر بڑا تی بولے یارسول اللہ! پھراس مخص کو کوئی خوف نہیں رہے گا۔ آنخضرت نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہوگے۔

## ٣٧ - بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ

٣٨٤١ حَدُّثَنِي سَعْدُ بْنُ حَفْصِ حَدُّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ اللهِ قَالَ: ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللهِ قَالَ: ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنِّةِ - كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ -: وَعَلَهُ خَزَنَةِ بَابٍ -: أَي فُل، هَلُمُّ)). قَالَ أَبُوبَكُو: يَا رَسُولَ أَي فُل، هَلُمُّ)). قَالَ أَبُوبَكُو: يَا رَسُولَ اللهِ ذَاكَ اللّذِي لاَ تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النّبِيُ اللهِ ذَاكَ اللّذِي لاَ تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النّبِيُ اللهِ ذَاكَ اللّذِي لاَ تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النّبِي اللهِ قَالَ اللهِ فَقَالَ النّبِي اللهِ ذَاكَ اللّذِي لاَ تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النّبِي اللهِ ذَاكَ اللّذِي لاَ تُولَى عَلْهُ اللّهِ اللهِ اللهِ قَالَ اللّهِ قَالَ اللهِ اللهِ قَالَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

[راجع: ۱۸۹۷]

اس صدیث میں بھی لفظ فی سبیل اللہ سے جماد ہی مراد ہے جو ڑا خرچ کرنے سے مراد ہے کہ جو چیز بھی دی وہ کم از کم دو دوکی تعداد میں دی اس پر یہ فضیلت ہے۔

(۲۸۳۲) ہم سے محر بن سنان نے بیان کیا کہ ہم سے فلیح نے بیان کیا ان سے ہلال نے بیان کیا ان سے عطاء بن بیار نے اور ان سے ابو سعید خدری بڑا تھ نے کہ رسول اللہ اللہ اللہ منز پر تشریف لائے اور فرمایا میرے بعد تم پر دنیا کی جو بر کتیں کھول دی جائیں گی میں تممارے بارے میں ان سے ڈر رہا ہوں کہ (کمیں تم ان میں مبتلانہ ہو جاؤ) اس کے بعد آپ نے دنیا کی رنگینیوں کا ذکر فرمایا۔ پہلے دنیا کی برکات کا ذکر کیا پھراس کی رنگینیوں کو بیان فرمایا 'استے میں ایک صحالی برکات کا ذکر کیا پھراس کی رنگینیوں کو بیان فرمایا 'استے میں ایک صحالی

مَّدُوْنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ حَدُّتَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ حَدُّتَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ حَدُّتَنَا فُخَدْرِيِّ رَضِيَ اللهِ عَنْ عَطَاء بْنِ يَسَارِ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْحُدْرِيِّ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: رَسُولَ اللهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ مِن بَعْدِي مَا يُفْتَحُ وَلِيْكُمْ مِن بَعْدِي مَا يُفْتَحُ وَلَيْكُمْ مِن بَعْدِي مَا يُفْتَحُ وَلَائِنَا وَبُدَا اللهُ فَي اللهِ اللهُ فَي اللهُ فَيْ اللهُ فَي اللهُ فَي اللهُ فَيْنَا اللهُ فَي اللهُ فَيْ اللهُ فَي اللهُ فَيْ اللهُ فَي اللهُ فَي اللهُ فَي اللهُ فَي اللهُ فَيْنَا اللهُ فَي اللهُ فَي اللهُ فَي اللهُ فَي اللهُ فَي اللهُ فَيْنَا اللهُ فَي اللهُ فَي اللهُ فَي اللهُ فَيْ اللهُ فَي اللهُ فَي اللهُ فَيْ اللهُ فَيْ اللهُ فَي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُولِي اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ ال

بِالْأُخْرَى. فَقَامَ رَجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوْ يَأْتِي الْحَيْرُ بِالشُّرُ ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النّبِيُ فَقَلَا، وُلَنّ يُوحَى إلَيْهِ، وَسَكَتَ النّاسُ كَأَنْ عَلَى رُوُوسِهِمُ الطّيرُ. ثُمَّ إِنّهُ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ: ((أَيْنَ السّائِلُ عَنْ وَجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ: ((أَيْنَ السّائِلُ الْفَيْرِ الْوَيْنِيُّ السّائِلُ الْخَيْرِ. وَإِنَّهُ كُلُّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَو يُلمَّ، أَكَلَت حَتَى إِذَا الْمَلَلُ مَنَ يَنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَو يُلمَّ، أَكَلَت حَتَى إِذَا الْمَلَلُ مَنْ مَنْ لَمْ وَبَلْكُ أَلَ اللهِ اللهِ عَلَى السَّفْسَلِ اللهِ خَضِرَةً خُلُوةً، وَنِعِمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ خَضِرَةً خُلُوةً، وَنِعِمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لَكُونَ عَلَيْهِ المَحْفَلِهُ فِي سَبِيلِ اللهِ خَفْورَةً، وَنِعِمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لَكُمْ وَالْمَسَاكِيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَأْخُذُهُ لِمَا اللهِ يَعْمَلُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ يَصْعَمَوهُ فَهُو كَالأَكُلِ اللّذِي لا يَشْبَعُ وَالْمَسَاكِيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَأْخُذُهُ وَلَيْعَمَ وَالْمَسَاكِيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَأْخُذُهُ وَلَيْعَمَ وَالْمَسَاكِيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَأْخُذُهُ وَلَيْعَ مَا يَعْمَلُهُ فَي سَبِيلِ اللهِ يَسْعَلُمُ وَلَيْعَ مَا الْهُمَامِ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ )).

[راجع: ٩٢١]

٣٨– بَابُ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ بِخَيْر

الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى الْوَارِثِ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي بِسِر بْنُ قَالَ: حَدَّثَنِي بِسِر بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِي الله عَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِي الله عَدْ أَنْ وَمَنْ جَهُزَ عَمه أَنَّ رَسُولَ اللهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ عَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ عَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ عَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا)).

٢٨٤٤ - خَدُّثَنَا مُوسَّى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ

کھڑے ہوئے اور عرض کمیایارسول الله! کیابھلائی برائی پیدا کردے گ۔ آپ اس ير تھوڑى دير كے لئے خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجاك آب يروى نازل مورى بيد سبلوگ فاموش مو كئ جيان ك مرول پر پرندے ہوں۔ اس کے بعد آپ نے چرہ مبارک سے پیند صاف کیا اور دریافت فرمایا سوال کرنے والا کمال ہے؟ کیا یہ بھی (مال اور دنیا کی برکات) خیرہے؟ تین مرتبہ آپ نے یمی جملہ و ہرایا پھر فرمایا و کیھو بہار کے موسم میں جب ہری گھاس پیدا ہوتی ہے' وہ جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کردیتی ہے گروہ جانور نے جاتا ہے جو ہری ہری دوب چرتا ہے 'کو تھیں بھرتے ہی سورج کے سامنے جا کھڑا ہو تا ہے۔لید گوبر 'پیشاب کرتا ہے پھراس کے ہضم ہو جانے کے بعد اور چرتا ہے' اس طرح یہ مال بھی ہرا بھرا اور شیریں ہے اور مسلمان کاوہ مال كتناعمه م ج اس في حلال طريقون سے جمع كيا مواور پراس الله کے رائے میں (جماد کے لئے) تیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے وقف کر دیا ہو لیکن جو مخص ناجائز طریقوں سے جمع کرتا ہے تووہ ایک الیا کھانے والا ہے جو تبھی آسودہ نہیں ہو تا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ بن کر آئے گا۔

باب جو شخص غازی کاسلمان تیار کردے یا اس کے پیھیے اس کے گھروالوں کی خبر گیری کرے'اس کی فضیلت

(۲۸۳۳) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کما ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا ہم سے حبدالوارث نے بیان کیا ہم سے حبیان کیا کما مجھ سے کی نے بیان کیا کما مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا کما کہ مجھ سے بسر بن سعید نے بیان کیا کما کہ مجھ سے بسر بن سعید نے بیان کیا کما کہ مجھ سے زید بن خالد بڑا نے نے بیان کیا کہ رسول اللہ ساتھ کے فرمایا جس مخص نے اللہ کے رواستے میں غزوہ کرنے والے کو سازو سامان دیا تو وہ (گویا) خود غزوہ میں شریک ہوا اور جس نے خیر خواہانہ طریقہ پر غازی کے گھریار کی نگرانی کی تو وہ (گویا) خود غزوہ میں شریک ہوا۔

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبُكِ اللهِ عَنْ أَنَس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيُّ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْم، إلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِ، فَقِيْلَ لَهُ، فَقِيْلَ: ((إنِّي أَرْحَمُهَا، قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي)).

سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس بن مالک بڑاٹھ نے کہ نبی كريم طاليم مدينه ميں اپني يولول كے سوا اور كسي كے كر نسيس جايا كرتے تھ گرام سليم كے پاس جاتے۔ آخضرت سے جباس ك متعلق یوچھاگیاتو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے 'اس کابھائی (حرام بن ملحان بنافر) ميرے كام ميں شهيد كرديا كيا۔

وہ ستر قاری مبلغین صحابہ قبائل رعل و ذکوان وغیرہ نے جن کو دھوکا سے شہید کر دیا تھا' ان میں ادلین شہیری حضرت حرام بن ملحان تھے۔ علاء نے ام سلیم کو آپ کی رضائی خالہ بھی بتلایا ہے۔ امام نووی فرماتے ہی علی انھا کانت محرما له صلی الله علیه وسلم واختلفوا في كيفية ذلك فقال ابن عبدالبر وغيره كانت احدى خالاته صلعم من الرضاعة وقال اخرون بل كانت خالة لابيه او لجده لان عبدالمطلب كانت امه من بنى النجار (نووى) ليني ام سليم آپ كيليج محرم تقى بعض لوگول نے ان كو آپ كى خالد بتاليا ہے اور رضاعى بھی۔ بعض کتے ہیں کہ آپ کے والد ماجد یا آپ کے دادا کی خالہ تھیں 'اسلئے کہ عبدالطلب کی والدہ ماجدہ بونجار سے تھیں۔

باب جنگ کے موقع پر خوشبوملنا

(۲۸۳۵) ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کماہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا کما ہم سے ابن عون نے بیان کیا ان سے مویٰ بن انس نے بیان کیاجنگ ہمامہ کاوہ ذکر کر رہے تھے' بیان کیا کہٰ انس بن مالک بڑاٹھ البت بن قیس بڑاٹھ کے یہاں گئے 'انہوں نے اپنی ران کھول رکھی تھی اور خوشبولگارہے تھے۔ انس بڑاٹھ نے کما چیا اب تک آپ جنگ میں کیوں تشریف نمیں لائے ؟ انہوں نے جواب دیا کہ بیٹے ابھی آتا ہوں اور وہ پھر خوشبو لگانے لگے پھر (کفن بہن کر) تشريف لائے اور بیٹھ گئے (مراد صف میں شرکت سے ہے) انس بنائی نے مختلو کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف سے کچھ کمزوری کے آثار کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ تاکہ ہم کافروں سے دست بدست لڑیں' رسول اللہ مان کے ساتھ ہم ایا مجھی نہیں کرتے تھے۔ ایعنی پہلی صف کے لوگ ڈٹ کر ارتے تھے كمزوري كا بركز مظاہرہ نہيں ہونے ديتے تھے) تم نے اپنے دشمنوں كو مت بری چیز کاعادی بنادیا ہے (تم جنگ کے موقع پر چیچے ہٹ گئے)وہ حملہ کرنے گئے۔ اس حدیث کو حماد نے البت سے اور انہوں نے انس بناتر سے روایت کیا۔

٣٩- ناتُ التُحَنُّط عند الْقِتال ٧٨٤٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَونٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ قَالَ: وَذَكَرَ يُومَ الْيَمَامَةِ قَالَ: ((أَتَى أَنَسُ بْنُ مَالِكِ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ: يَا عَمِّ مَا يَحْبسُكَ أَنْ لاَ تَجِيْءَ؟ قَالَ: الآنَ يَا ابْنَ أَخِي، وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ - يَفْنِي مِنَ الْحَنُوطِ - ثُمُّ جَاءَ فَجَلَسَ، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسَ لَقَالَ: هَكَذَا عَنْ وُجُوهِنَا حَتَّى نُضَارِبَ الْقَومَ، مَا هَكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بنْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ)) رَوَاهُ حَـمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَس. جنگ بیامہ بزمانہ حضرت ابو بکر صدیق بناتھ سالمہ کذاب مرعی نبوت سے لڑی عمی تھی۔ تفصیلات کتاب المفازی میں آئیں گی۔ ان شاء اللہ العزبز۔

#### · ٤ - بَابُ فَضْلِ الطَّلِيْعَةِ بِابِ وشَمْول كَي خَرِلانِ واللهِ وستركي فضيلت

لفظ طلیعہ کے متعلق حافظ صاحب فراتے ہیں ای من یبعث الی العدو لبطلع علی احوالهم وهو اسم جنس لیشمل الواحد فدا فوقه (فتح الباری) لینی جو فخص وشمنوں کے حالات کی اطلاع حاصل کرنے کے لئے بھیجا جائے اور یہ اسم جنس ہے جو واحد اور جمع سب پر مشتا ہے۔

٢٨٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْـمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ
 الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ النّبِي ﷺ: ((مَنْ يَأْتِينِي بِخَبْرِ الْقَومِ يَومَ الأَحْزَابِ؟)) قَالَ الزّبَيْرُ:
 أَذَا. ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ يَأْتِينِي بِخَبْرِ الْقَومِ؟))
 قَالَ الزّبَيْرُ: أَنَا. فَقَالَ النّبِي ﷺ: ((إِنَّ لَكُلِّ نَبِي حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزَّبَيْرُ)).

[أطرافه في: ٢٨٤٧، ٢٩٩٧، ٣٧١٩،

18- بَابُ هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيْعَةُ وَحُدَهُ الْحَبْرَنَا ابْنُ عُينْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: نَدَبَ النّبِيُ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: نَدَبَ النّبِيُ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: نَدَبَ النّبِيُ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ صَدَقَةُ أَظُنّهُ يَومَ الْحَنْدَقِ - قَالَ صَدَقَةُ أَظُنّهُ يَومَ النّجَنْدَقِ - فَانْتَدَبَ الزّبَيْرُ، ثُمَّ نَدبَ النّاسَ النّبي الزّبير، ثُمَّ نَدبَ النّاسَ فَانْتَدَبَ الزّبير، فَقَالَ النّبي اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ الل

٢ - ٢ بَابُ سَفَرِ الإِثْنَيْنِ
 ٣٨٤٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

(۲۸۲۷) ہم ہے ابو تعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان توری نے بیان کیا ان سے محد بن منکد ر نے بیان کیا اور ان سے جابر بن عبداللہ بن کیا ہم نے بیان کیا اور ان سے جابر بن عبداللہ بن تو بی کریم سٹی کیا ہے جنگ خندق کے دن فرمایا دشمن کے لئنگر کی خبر میرے پاس کون لا سکتا ہے ؟ (دشمن سے مرادیمال بنو قریف خبر میر وہ بھی ذہر بنا تھ نے کہا کہ میں۔ آپ نے دوبارہ پھر پو چھادشمن کے لئنگر کی خبر س کون لا سکے گا؟ اس مرتبہ بھی ذہر بنا تھ کہ کہا کہ میں۔ اس پر نبی کریم ملٹی کیا نے فرمایا کہ بمر نبی کے حواری (سے مدوگار) ہوتے اس پر نبی کریم ملٹی کیا نے فرمایا کہ بمر نبی کے حواری (سے مدوگار) ہوتے ہیں اور میرے حواری (زبیر) ہیں۔

باب کیاجاسوسی کے لئے کسی ایک شخص کو بھیجاجا سکتا ہے؟

(۲۸۴۷) ہم ہے صدقہ نے بیان کیا کہ ہم کو ابن عیبنہ نے خبردی کہا ہم ہے ابن مکلار نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ بخاتھ ہے سا انہوں نے بیان کیا کہ نہی کریم ساتھ نے نے صحابہ کو (بی قریظ کی خبرلانے کے لئے) دعوت دی۔ صدقہ (امام بخاری کے استان) نے کہا کہ بیرا خیال ہے یہ غزوہ خندق کا واقعہ ہے۔ تو زبیر بخاتھ نے اس پر لبیک کما پھر آپ نے بلیا اور زبیر بخاتھ نے لبیک کما پھر تیسری بار آپ نے بلیک کما پھر تیسری بار آپ نے بلیا اور اس مرتبہ بھی زبیر بخاتھ نے لبیک کما۔ اس پر آنخضرت فیلیا اور اس مرتبہ بھی زبیر بخاتھ نے بیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں (بخاتھ)

باب دو آدمیوں کامل کرسفر کرنا (۲۸٬۳۸) ہم سے احد بن یونس نے بیان کیا، کما ہم سے ابوشاب

أَبُو شِهَابِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلْاَبَةَ عَنْ أَبِي قِلْاَبَةَ عَنْ أَبِي قِلْاَبَةَ عَنْ مَالِكِ بُنِ الْحُويْدِثِ قَالَ: انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ فَقَالَ لَنَا – أَنَّا وَصَاحِبِ لِيْ –: ((أَذَّنَا وَأَقِيْمَا وَلَيْدُمُكُمَا أَكْبُرُكُمَا)). [راجع: ٦٢٨]

نے بیان کیا' ان سے خالد حذاء نے' ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے مالک بن حویرث بڑائی نے بیان کیا کہ جب ہم نبی کریم ملٹی ہے بہال سے وطن کے لئے واپس لوٹے تو آپ نے ہم سے فرمایا ایک میں تھا اور دوسرے میرے ساتھی' (ہر نماز کے وقت) اذان پکارنا اور اقامت کمنا اور تم دونوں میں جو بڑا ہو وہ نماز بڑھائے۔

یہ حدیث کتاب الصلوۃ میں گزر پیکی ہے یہاں حضرت امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے اور دو مخض سفر کرنے والے دو شیطان ہیں اور تین مخض جماعت۔ اس حدیث کی رو سے بعضوں نے دو مخصوں کا سفر مکروہ رکھاہے' امام بخاریؓ نے اس حدیث ہے اس کا جواز نکالا معلوم ہوا کہ ضرورت سے دو آدمی بھی سفر کر کتے ہیں۔ ماس کا ہے ۔ ہَابُ الْحَدِیْلُ مَعْقُودٌ فِی باتھ خیروبرکت کے ساتھ خیروبرکت

باب قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیروبر کت بندھی ہوئی ہے

نُوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَومِ الْقِيَامَةِ

اسباری کے جانوروں میں گھوڑے کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے' یہ جانور اپنی وفا شعاری و فرمانبرداری کے لحاظ ہے اندانوں میں گھوڑے کے سے بواری کی خدمت بری اہمیت رکھتی ہے۔ آج بھی جبکہ آج کے مشیخی دور میں بہتر ہے بہتر سواریاں ایجاد میں آ بھی ہیں' قدم قدم پر موٹر و بوائی جہاز موجود ہیں گر گھوڑے کی اہمیت آج بھی مسلم ہے۔ اشکروں کی زینت جو گھوڑے کے ساتھ دابست ہے دو سری سواریوں کے ساتھ نہیں ہے۔ ونیا میں کوئی حکومت ایس نہیں مسلم ہے۔ اشکروں کی زینت جو گھوڑے کے ساتھ دابست ہے دو سری سواریوں کے ساتھ نہیں ہو گھوڑا پالنے کی بری نفنیلت بیان کی جس میں گھوڑ سوار فوج کا دستہ نہ ہو۔ اسلام نے نہ صرف جنگ و جہاد بلکہ رفاہ عام کے لئے بھی گھوڑا پالنے کی بری نفنیلت بیان کی ہے۔ بہت ہے ایسے مقامات جہاں مشیخی سواریوں کی پہنچ نہیں ہوتی گھوڑا وہاں تک رسائی پالنے میں مشہور ہے۔ ان جملہ احادیث میں گھوڑے کی نفنیلت ان ہی خویوں کی بنا پر وارد ہوئی ہے۔ خاص طور پر جبکہ پہلے زمانوں میں بی جانور جنگ میں بادروں کا مونس جان موتی کی موزے دو آج تھا۔ اسلامی نقطہ نظر ہے تجاہدین کے گھوڑے بری نفنیلت رکھتے ہیں اور ان ہی پر ان جملہ سواریوں کو قیاس کیا جا سکتا ہے جو آج مشینی سواریاں بو تی ہیں اور جن کے پاس یہ آلات نہیں ہوتے وہ مشینی سواریاں بو کری و بری و فضائی مقابلوں میں استعمال میں آج ہیں۔ آج کے مشینی دور میں ان کی بری انجمیت ہوتے ہیں ہوتے وہ آت آلات جنگ میں زیادہ تعداد ایسے ہی آلات کی مبیا کرتی ہیں' وہی قومیں آج کے مشینی دور میں ان کی بری انہم ہیں آب ہوتی ہیں اور جن کے پاس یہ آلات مبیا کرنے ہیں دیا آب حولی ہیں ان عرب خبر کا لفظ مال پر ہولتے ہیں جیسا کی سب قوموں سے آگے ہیں۔ الفاظ باب میں خبر ہے مراد ہر بھائی اور مال بھی مراد ہے۔ عوما اہل عرب خبر کا لفظ مال پر ہولتے ہیں جیس کی سب قوموں سے آگے ہیں۔ الفاظ باب میں خبر ہے مراد ہر بھائی اور مال بھی مراد ہے۔ عوما اہل عرب خبر کا لفظ مال پر ہولتے ہیں جیس کی سب قوموں سے آگے ہیں۔ الفاظ باب میں خبر ہے مراد ہر جال اس کی مراد ہے۔

٢٨٤٩ حَدُّنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلُمَةً
 حَدَّثَنَا مَالِكَ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ
 عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ
 اللهِ عَلَى : ((الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ
 إلَى يَومِ الْقيامَةِ)). [طرفه في: ٣٦٤٤].

(۲۸۴۹) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر بہت نے بیان کیا کہ رسول اللہ ملٹی ہے فرمایا قیامت تک گھوڑے کی بیشانی کے ساتھ خیرو برکت وابستہ رہے گی۔ (کیونکہ اس سے جماد میں کام لیاجا تا رہے گا)

• ٢٨٥٠ حَدُّنَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدُّنَنَا شَفْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَأَبْنِ أَبِي السَّفَوِ عَنِ النَّبِيِّ الشَّفْرِ عَنِ النَّبِيِّ السَّفْرِ عَنِ النَّبِيِّ الْسَعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةً بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ الْسَعْدِيُ الْسَعْدُ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَومِ الْقِيَامَةِ). قَالَ سُلَيْمَان عَنْ الْخَيْرُ إِلَى يَومِ الْقِيَامَةِ)). قَالَ سُلَيْمَان عَنْ شُعْبَةً: ((عَنْ عُرُوةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ)). تَابَعَهُ مُسَدِّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ: ((عَنْ عُرُوةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ)). الشَّعْبِيِّ: ((عَنْ عُرُوةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ)). الشَّعْبِيِّ: ((عَنْ عُرُوةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ)). الشَّعْبِيِّ: ((عَنْ عُرُوةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ)).

(۲۸۵۰) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے شعبہ نے اور بیان کیا ان سے حصین اور ابن الی السفر نے ان سے شعبی نے اور ان سے عودہ بن بعد بن شرخ نے کہ نبی کریم مائے کے فرمایا قیامت تک محمو ڑے کہ بنی کریم مائے کے مائے فرمایا قیامت تک محمو ڑے کی بیشانی کے ساتھ خیرو برکت بند ھی رہے گی۔ سلیمان نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ان سے عودہ بن الی الجعد ہو ان الی الجعد اس روایت کی متابعت (جس میں بجائے ابن الجعد کے ابن الی الجعد ہے) مسدد نے ہشیم سے کی ان سے حصین نے ان سے شعبی نے اور ان سے عودہ ابن الی الجعد نے۔

سعد نے بھی ابی الجعد کا نام سعد تھا۔ سلمان کی ٹھیک کما ہے اور ابن ابی حاتم نے کما کہ ابو الجعد کا نام سعد تھا۔ سلمان کی روایت ان کے مند میں موصول ہے۔

(۲۸۵۱) ہم سے مسدد نے بیان کیا کما ہم سے کی نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس بن مالک بھٹر کے بیان کیا کہ رسول اللہ میں ہے فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں برکت بندھی ہوئی ہے۔

٢٨٥١ حَدُثْنَا مُسَدَّدٌ حَدُثْنَا يَخْتَى عَنْ
 شُعْبَةَ عَنْ أَبِي النَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ
 رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:
 ((الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ)).
 [طرفه في: ٣٦٤٥].

# ٤٤ - بَابُ الْجَهَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِر

لِقُولِ النَّبِي ﷺ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَواصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَومِ الْقِيَامَةِ)).

#### باب مسلمانوں کا امیرعادل ہویا ظالم اس کی قیادت میں جماد بیشہ ہو تا رہے گا کیونکہ نبی کریم مٹھ ایم کا ارشاد ہے ''گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیروبرکت قائم رہے گی۔''

ادر گھوڑا ای لئے متبرک ہے کہ وہ آلہ جہاد ہے تو معلوم ہوا کہ جہاد بھی قیامت تک ہوتا رہے گا۔ حضرت امام بخاری امام ابو داؤد کی یہ صدیث نہ لا سکے کہ جہاد واجب ہے تم پر ہرایک بادشاہ اسلام کے ساتھ خواہ وہ نیک ہو یا بدگو کبیرہ گناہ کرتا ہو اور انس کی یہ صدیث کہ جہاد جب سے اللہ نے جھے کو بھیجا قیامت تک قائم رہے گا۔ اخیر میری امت دجال سے لڑے گی کمی ظالم کے ظلم یا عادل کے عدل سے جہاد باطل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دونوں حدیثیں امام بخاری کی شرط کے موافق نہ تھیں۔ خلاصہ یہ کہ جہاد امام عادل ہو یا فاسق مردو کے ساتھ درست ہے۔

٢٨٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ أَنَّ النَّبِيِّ

(۲۸۵۲) ہم سے ابو تعیم نے بیان کیا کماہم سے زکریانے بیان کیا کما ہم سے عامرنے 'کما ہم سے عودہ بارقی بڑھڑ نے بیان کیا کہ نبی کریم

الْخَيْرُ إِلَى يَومِ الْقِيَامَةِ: الأَجْرُ وَالْمَفْنَم)). [راحم: ٢٨٥٠]

5

ر معن الله بخاری رہ اللہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گھوڑے میں خیرو برکت کے متعلق حدیث آئی ہے وہ اس کے آلہ جماد ہونے المبید میں بھر ہوئے میں ہے ہوں ہے گئا کہ جماد کا تھم بھی قیامت تک باتی المبید ہوگا اور چو نکہ قیامت تک اس میں خیرو برکت قائم رہے گی تو اس سے نکلا کہ جماد کا تھم بھی قیامت تک باتی رہے گا اور چو نکہ قیامت تک آنے والا دور ہر اچھا اور برا دونوں ہو گا اس لئے مسلمانوں کے امراء بھی اسلامی شریعت کے پوری طرح پابند ہوں گے اور بھی ایسے نہیں ہوں گے لیکن جماد کا سلسلہ بھی بند نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اعلاء کلمۃ اللہ اور دنیا و آخرت میں سربلندی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے اسلامی مفاد کے پیش نظر ظالم عکم انوں کی قیادت میں بھی جماد کیا جاتا رہے گا۔

باب جو شخص جماد کی نیت سے (گھوڑاپالے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿ و من رباط المحیل ﴾ کی تعمیل میں

ما اللہ نے فرمایا خیرو برکت قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ

بندهی رہے گی بعنی آخرت میں ثواب اور دنیامیں مال غنیمت ملتارہے

(۲۸۵۳) ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا کما ہم سے امام عبدالله
بن المبارک نے بیان کیا کہا ہجھ کو طلحہ بن ابی سعید نے خبردی کہا کہ
میں نے سعید مقبری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے ابو ہریرہ
بوالتہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ماٹی کے فرمایا کہ جس
مخص نے اللہ تعالی پر ایمان کے ساتھ اور اس کے وعد ہ تواب کو سچا
جانتے ہوئے اللہ کے راستے میں (جماد کے لئے) گھوڑا پالا تو اس
گھوڑے کا کھاٹا بینا اور اس کا پیٹاب ولید سب قیامت کے دن اس
کی تر ازومیں ہوگا اور سب یر اس کو ثواب طے گا۔

٤٥ - بَابُ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا
 لِقَولِهِ تَعَالَى: ﴿ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ ﴾
 [الأنفال: ٢٠]

٣٨٥٣ - حَدُّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدُّثَنَا الْمُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدًا الْمُقْبُرِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النّبِي عَلَيْدًا: ((مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ الله يُعْمَلُ إِيْمَانًا بالله وَتَصْدِيْقًا بِوعَدِهِ، فَإِنْ الله شِبْعَةُ وَرِيَّةُ وَرَوْنَهُ وَبَوْلَةً فِي مِيْزَانِهِ يَومَ شَبِعَةً وَرِيَّةً وَرَوْنَهُ وَبَوْلَةً فِي مِيْزَانِهِ يَومَ الْقَيَامَةِينَ.

حافظ صاحب فرماتے ہیں فی هذا الحدیث جواز وقف انحیل للمدافعة عن المسلمین ولیستنبط منه جواز وقف غیر الحیل من المسلمین ولیستنبط منه جواز وقف غیر الحیل من المسلمین ولیستنبط منه جواز وقف غیر الحیل من المسلمین ولیستنبط منه جواز وقف غیر العین المسلمین المسلمین ولیستنبط منه و المسلمین کی مافعت کے لئے گھوڑے کو وقف کرنا جائز ہے' اس سے گھوڑے کے سوا اور بھی جائداد منقولہ کا وقف کرنا ثابت ہوا' جائداد غیر منقولہ کا وقف تو ہمر صورت بہت ہی قسموں کے وجود میں آ چکے ہیں جن کے بغیر آج میدان میں کاممابل مشکل ہے' اس لئے اقوام عالم ان آلات کی فراہمی میں ایک دو سرے سے آگے بڑھنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ جب بھی بھی کسی مشکل ہے' اس لئے اقوام عالم ان آلات کی فراہمی میں ایک دو سرے سے آگے بڑھنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ جب بھی بھی کسی مشکل ہے' اس کی فراہمی ہی دور رسالت میں گھوڑوں کی فراہمی جیسے ثواب کا موجب ہوگی ان شاء اللہ تحالی مواقع پر ان سب کی فراہمی بھی دور رسالت میں گھوڑوں کی فراہمی جیسے ثواب کا موجب ہوگی ان شاء اللہ تحالی موجب ہوگی اور اور گدھول کا نام رکھنا

٢٨٥٤ - حَدُثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُصَيلُ بْنُ سُلَيْمَانْ عَنْ أَبِي جَارِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ ((أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِي فَقَلَا فَتَحَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ النَّبِي فَقَلَا فَتَحَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ مُحْرِمُونَ وَهُو غُيرُ مُحْرِمُونَ وَهُو غَيرُ فَلَمًا رَأُوهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةً، فَلَمَّا رَأُوهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةً، فَلَمَّا لَهُ الْجَرَادَةُ، فَلَكِبَ فَوَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ، فَلَكُمْ مَنْهُ فَكَمْ مِنْهُ فَكَمْ مِنْهُ فَلَمًا أَدْرَكُوهُ قَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ فَلَمًا أَدْرَكُوهُ قَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ فَلَمًا النَّبِيُ قَلَمًا النَّبِيُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكَلَهُا)).

[راجع: ۱۸۲۱]

(۲۸۵۴) ہم سے محد بن ابی کرنے بیان کیا کما ہم سے ففیل بن سلیمان بیان کیا' ان سے ابو حازم نے' ان سے عبداللہ بن الی قادہ نے اور ان سے ان کے باپ نے کہ وہ نبی کریم مٹھیا کے ساتھ اسلم حدیبیے کے موقع یر) فکلے۔ ابو قادہ واللہ استے چند ساتھوں کے ساتھ يبي ره گئے تھے۔ ان كے دو سرے تمام ساتھى تو محرم تھے كيكن انهول نے خود احرام نہیں باندھا تھا۔ ان کے ساتھیوں نے ایک گور خر دیکھا۔ ابو قادہ بھاتھ کے اس پر نظر پڑنے سے پہلے ان حضرات کی نظر اگرچہ اس پر بڑی تھی لیکن انہوں نے اسے چھوڑ دیا تھا لیکن ابو قادہ نام جرادہ تھا' اس کے بعد انہوں نے ساتھیوں سے کما کہ کوئی ان کا كوڑا اٹھاكر انہيں دے دے (جے لئے بغيروہ سوار ہو گئے تھے) ان لوگوں نے اس سے انکار کیا (محرم ہونے کی وجہ سے) اس لئے انہوں نے خود ہی لے لیا اور گور خر پر حملہ کرکے اس کی کو نجیں کاٹ دیں انہوں نے خود بھی اس کا گوشت کھایا اور دو سرے ساتھیوں نے بھی کھایا پھرنبی کریم ملٹائیام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب بیہ لوگ آپ ً کے ساتھ ہو لئے آپ نے پوچھا کہ کیااس کا گوشت تمہارے پاس بچا موا باقی ہے؟ ابو قادہ نے کما کہ ہاں اس کی ایک ران جارے ساتھ باقی ہے۔ چنانچہ نبی کریم سائیل نے بھی وہ گوشت کھایا۔

گوڑے کا نام جرادہ تھا' اس سے بلب کا مطلب ثابت ہوا۔

٥ ٨ ٧ - حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدْثَنَا مَعِنُ بْنُ عَبْسِ بْنِ حَدْثَنِي أُبِي بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: ((كَانْ لِلنَّبِي اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: ((كَانْ لِلنَّبِي اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدَّهِ قَالَ لَلْ اللَّحِيْف)). قَالَ أَبُو عَبْدِا للهِ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اللَّحيف.

٢٨٥٦ حَدُثنا إِسْحَاق بْنُ إِبْرَاهِيْمَ
 سَمِعَ يَخْيَى بْنَ آدَمَ حَدُثنَا أَبُو الأَخْوَصِ
 عَنْ أَبِي إِسْحَاق عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

(۲۸۵۵) ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عبدیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عبدیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابی بن عباس بن سمل نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے ان کے وادا (سمل بن سعد ساغدی بناتی ) کیا ان سے بیان کیا کہ ہمارے باغ میں نبی کریم ملتی ہے کا ایک گھوڑا رہتا تھا جس کانام لحیت تھا۔

(۲۸۵۲) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے پیمی بن آدم سے سنا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو الاحوص سے بیان کیا ان سے ابو اسحاق نے ان سے عمرو بن میمون نے اور اس سے معاد بالتھ

عَنْ مُفَاذِ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النّبِيِّ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النّبِيِّ اللهِ عَلَى النّبِيِّ اللهِ عَلَى مَا حَقَّ اللهِ عَلَى عِبْدِهِ وَمَا حَقُّ اللهِ عَلَى اللهِ أَنْ لا يُعْدَّبُ عَلَى اللهِ أَنْ لا يُعَدِّبُ مَنْ لا يُعَدِّبُ مَنْ لا يُعَلِّمُ لِهِ النّاسِ عَلَى اللهِ أَنْ لا يُعَدِّبُ مَنْ لا يُعَلِّمُ لِهِ النّاسِ عَلَى اللهِ أَنْ لا يُعَدِّبُ اللهِ أَنْ اللهِ أَنْ اللهِ أَنْ لا يُعَدِّبُ اللهِ أَنْ اللهِ اللهِ أَنْ اللهُ اللهِ أَنْ اللهُ اللهُ الللهِ الللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

[أطراف في: ۲۲۹۰، ۲۲۲۲، ۲۰۰۰، ۲۷۳۷].

نے بیان کیا کہ نمی کریم ما تھا جس کدھے پر سوار تھے 'میں اس پر آپ کے بیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کدھے کا نام عفیر تھا۔ آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا تہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے ؟ اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے ؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بی ذیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا حق اپنے بندوں پر سے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کی کو شریک نہ مصراکیں اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر بیہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے ساتھ کی کو شریک نہ مصراکیں اور بندوں کا حق اللہ اتعالیٰ پر بیہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے ساتھ کی کو شریک نہ تھرا تا ہو اللہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے کہا یارسول اللہ !کیا ہیں اس کی لوگوں کو بشارت نہ دو ورنہ وہ خالی اعتاد کر ماتھ سے فرمایا لوگوں کو اس کی بشارت نہ دو ورنہ وہ خالی اعتاد کر میٹھیں گے۔ (اور نیک اعمال سے عافل ہو جا کیں گ

انتہائی خوبی ہی فاہم مغیر فدکور ہے ای ہے باب کا مطلب فاہت ہوا۔ حدیث ہذا سے شرک کی انتہائی فدمت اور توحید کی انتہائی خوبی ہی فاہت ہوئی۔ قرآن مجید کی بہت ہی آیات میں فدکور ہے کہ شرک اتنا برا گناہ ہے جو مخض بحالت شرک دنیا سے چلا گیا اس کے لئے جنت قطعا مرام ہے۔ وہ بیشہ کے لئے فار دوز نے میں جانا رہے گا۔ صد افسوس کہ کتنے نام نماد مسلمان ہیں جو قرآن مجید پڑھے کے باوجود اندھے ہو کر شرکیہ کاموں میں گرفتار ہیں بلکہ بت پرستوں سے بھی آگر بڑھے ہوئے ہیں۔ جو قبروں میں دفن شدہ بزرگوں سے حاجات طلب کرتے وور دراز سے ان کی دحائی دیتے اور ان کے ناموں کی نذر نیاذ کرتے ہیں اور ایسے ایسے فلط احتفادات بزرگوں کے بارے میں رکھتے ہیں جو اعتقاد کھلے ہوئے شرکیہ اعتقاد ہیں اور جو بت پرستوں کو بی ذیب دیتے ہیں کر نام نماد مسافوں نے اسلام کو برباد کر ویا ہے حداحم الله الی صواط مستقیم قوحید و شرک کی تضیلات کے لئے تقویۃ الایمان کا مطالعہ نمایت

٢٨٥٧ حَدُّلْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ حَدُّلْنَا فُعْدَرٌ حَدُّلْنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَنَادَةَ عَنْ أَنسِ غُندٌ حَدُّلْنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَنَادَةَ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: كَانْ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاسْتَعَارَ النّبِي ﴿ فَوَسَا لَنَا يُقَالُ لَنَا يُقَالُ لَلْهَ مَنْدُوبٌ فَقَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ، لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). [راحع: ٢٩٢٧]

(۲۸۵۷) ہم سے محرین بٹارنے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے بیان کیا کما ہم سے غندر نے بیان کیا کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے قادہ سے سنا کہ انس بن مالک بڑا تئے نے بیان کیا (ایک رات) مدینہ میں کچھ خطرہ سامحسوس ہوا تو ہی کریم سائے کیا نے ہمارا (ابو طلحہ بڑا تئے کا جو آپ کے عزیز تھے) گھو ڑا منگوایا گھو ڑے کا نام مندوب تھا۔ پھر آپ نے فرطیا کہ خطرہ تو ہم نے منکوریایا ہے۔

ایک دفعہ مدید میں رات کو ایما خیال لوگوں کو ہوا کہ اچانک کی دھمن نے شریر عملہ کر دیا ۔ " انخضرت خود بنش نئیس مندوب

کھوڑے پر سوار ہو کر اندھری رات میں اس کی تحقیق کے لئے نکلے گراس افواہ کو آپ نے غلط پایا' یمی واقعہ یمال ذکور ہے۔ ۷ کا ب اب ما یُذْکُرُ مِنْ شُومِ باب اس بیان میں کہ بعض گھوڑے منحوس

#### ہوتے ہیں

(۲۸۵۸) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا 'کما ہم کو شعیب نے خبردی اور ان ان سے زہری نے بیان کیا 'انہیں سالم بن عبداللہ نے خبردی اور ان سے عبداللہ بن عمر بہت نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ملی ہے ہے سا آپ نے فرمایا تھا کہ نحوست صرف تین ہی چیزوں میں ہوتی ہے ' آپ نے فرمایا تھا کہ نحوست صرف تین ہی چیزوں میں ہوتی ہے ' گھوڑے میں 'عورت میں اور گھر ہیں۔

#### الَفَرس

٣٨٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمانَ أَخْبِرَنَا شَعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ بُنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بُنَ عُمَرَ رَضِي اللهِ عَنْهُمَاقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيِّ عَلَىٰ يَفُولُ: ((إنّمَا الشُّوْمُ فِي ثَلاَثَةٍ: فِي الْفرَسِ. وَالْمَرْأَةِ،

وَالدَّارِ)). [راجع: ٢٠٩٩]

جضرت حافظ صاحب فرماتے ہیں باب ما یذکر من شنوم الفرس ای هل هو علی عمومه او مخصوص ببعض الخیل وهل هو علی ظاهره او مادل وقد اشار بایراد حدیث سهل بعد حدیث ابن عمر الی ان الحصر الذی فی حدیث ابن عمر لیس علی ظاهره و ترجمة الباب الذی بعده و هی الخیل الثلثة الی ان شنوم مخصوص ببعض الخیل دون بعض و کل ذلک من لطیف نظره و دقیق فکره قال الکرمانی فان قلت الشنوم قد یکن فی غیرها فما معنی الحصر قال الخطابی الیمن والشنوم علامتان لما یصیب الانسان من الخیر والشر ولا یکون شنی من ذلک الا بقضاء الله الی آخره (فتح) یعنی باب جس ش گھوڑے کی نحوست کا ذکر ہے وہ اپنے عموم پر ہے یا اس سے بعض گھوڑے مراد ہیں اور کما وہ ظاہر پر ہے یا اس کی تاویل کی گئی ہے اور حضرت امام بخاری نے حدیث ابن عمر کے بعد حدیث سمل لا کر اشارہ فرمایا ہے کہ حدیث ابن عمر کا حمر اپنے ظاہر پر نہیں ہے اور ترجمۃ الباب جو بعد میں ہے جس میں ہے کہ گھوڑا تین قتم کے آومیوں کے کہ حدیث ابن عمر کا حوم اپنے ظاہر پر نہیں ہے اور ترجمۃ الباب جو بعد میں ہے جس میں ہوتی ہے اور یہ حضرت امام بخاری کی باریک نظری ہے اور آپ کی گمری فکر ہے (جو ایک مجمد مطلق کی شان کے عین لاکن ہے) اگر کوئی کے کہ نحوست اس کے غیر میں حدیث ابن کم کور ان تین کر کے ہواب میں خطابی نے کما ہے کہ برکت اور نحوست دو ایک علامتیں ہیں جو خیراور شرے انسان کو جین اور ان میں سے بغیر اللہ کے فیملہ کے کوئی بھی چیز لاحق نہیں ہو سکتی اور نہ کورہ تیوں چیزیں محل اور ظروف ہیں۔ ان میں بہنچتی ہیں اور ان میں سے بغیر اللہ کے فیملہ کے کوئی بھی چیز لاحق نہیں ہو سکتی اور نہ کورہ تیوں چیزیں چیل اور ظروف ہیں۔ ان میں

(306) 8 36 36 S

ے کوئی چیز بھی طبعا برکت یا نحوست نہیں رکھتی ہاں آگر ان کو استعمال کرتے وقت ایسی چیز پیش آ جائے تو وہ چیزان کی طرف منوب ہو جاتی ہے ' مکان میں سکونت کرنی پرتی ہے ' عورت کے ساتھ گزران کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور بھی ضرورت کے لئے گھوڑا پالنا پڑتا ہے تو ان کے ساتھ بعض مواقع برکت یا نحوست اضافی چیزیں ہیں ورنہ جو پچھ ہوتا ہے صرف اللہ بی کے حکم ہے ہوتا ہے۔ یہ بھی کما گیا ہے کہ عورت کی نحوست سے کہ بھی اس پر چڑھ کر جماد کا موقع نصیب گیا ہے کہ عورت کی نحوست سے کہ بھی اس پر چڑھ کر جماد کا موقع نصیب نہ ہو اور گھر کی ہی حیث میں بر چڑھ کر جماد کا موقع نصیب نہ ہو اور گھر کی بید کہ کوئی پڑوی برا مل جائے اور یہ بھی سب پچھ اللہ کے قضا و قدر کے تحت ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ بڑائھا نے اس بحث کا خاتمہ اس آیت پر فرمایا تھا ﴿ مَاۤ اَصَابَ مِن مُصِیبَۃ فِی اللّٰهُ ضِ اَللّٰهُ فِی کِلْبِ مِنْ فَلْلِ اَنْ نَبْرَاهَا ﴾ (الحدید: ۲۲) بعن زمین میں یا تمہارے نفوں میں تم پر کوئی بھی مصیبت آئے وہ سب آئے سے پہلے ہی اللہ کی کتاب لوح محفوظ میں درج شدہ ہیں' اس کے بغیر پچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

٣٨٥٩ حدثنا عبد الله بن مسلَمة عن مالك عن أبي حازم بن دينار عن سَهلِ بن سَعيد السَاعِدِي رَضِيَ الله عنه أَنْ رَسُولَ الله عَنْهُ أَنْ رَسُولَ الله عَنْهُ قَال: ((إِنْ كَانْ فِي شَيْءٍ فَفي الْمَرْأَة والْفرسِ وَالْمَسْكَنِ)).

إطرف في : ٥٠٩٥].

٤٨ - بَابُ الْخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ، وَقُوْلِهِ

تعالى :

﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوهَا وَرَيْنَةَ ﴿ لِتَرْكَبُوهَا وَرَيْنَةَ ﴿ لِتَرْكَبُوهَا

غرور نہ کرے اور گناہ کا کام ان سے نہ لے۔ • ۲۸۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلِمَةً عَنْ مَالِك عَنْ زَیْد بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِح

مَالِكِ عَنْ زَيْد بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ الله عِلَىٰ قَالَ: ((الْخُيُّالُ لِللَّاكَثَةِ: لِرَجُلِ اللهِ عَلَى رَجُلِ لِمَثَرٌ، وَعَلَى رَجُلِ وَرُرْ. فَأَمَا الَّذِي لَهُ أَجْرُ. فَرَجُلٌ ربطَها فِي وَرُرْ. فَأَمَا الَّذِي لَهُ أَجْرُ. فَرَجُلٌ ربطَها فِي سَيْل اللهِ فاطال فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتُ في طيلها ذلك مِن الْمَرج أو أَصَابَتُ في طيلها ذلك مِن الْمَرج أو

(۲۸۵۹) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے روایت کیا انہوں نے سل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست اگر ہوتی تو وہ گھوڑے عورت اور مکان میں ہوتی۔

#### باب گھوڑے کے رکھنے والے

تین طرح کے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کاارشاد

"اور گھوڑے ' خچرِ اور گدھے (اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار بھی ہوا کرواور زینت بھی رہے"۔

امام بخاریؓ نے یہ آیت لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ اگر زیب و زینت کے لئے بھی کوئی گھوڑا رکھے تو جائز ہے بشرطیکہ تکبراور ور نہ کرے اور گناہ کا کام ان سے نہ لے۔

(۴۸۲۰) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا 'ان سے امام مالک نے 'ان سے زید بن اسلم نے 'ان سے ابوصالح سان نے اور ان سے ابو جریرہ بڑائی نے نے در اس اللہ سائی ہے فرمایا گھوڑے کے مالک تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کے لئے وہ باعث اجرو تواب ہیں 'بعضوں کے لئے وہ باعث اجرو تواب ہیں 'بعضوں کے لئے وہ ضرف پردہ ہیں اور بعضوں کے لئے وہال جان ہیں۔ جس کے لئے گھوڑا اجرو تواب کا باعث ہے یہ وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے ہیں جماد کی نیت سے اسے پالٹ ہے پھر جمال خوب چی بوتی ہوتی ہے یا (بیہ فرمایا کہ) کسی شاداب جگہ اس کی رسی کو خوب کمی کر

اِس روایت میں اس کا ذکر چھوڑ دیا جس کے لئے ثواب ہے نہ عذاب۔ دو سری روایت میں اس کا بیان ہے وہ وہ محض ہے جو اپنی تو تکرکی کی وجہ سے اور اس لئے کہ کس سے سواری مانگنا نہ پڑے باندھے پھر اللہ کا حق فراموش نہ کرے یعنی تھکے ماندے محتاج کو ضرورت کے وقت سوار کرا دے 'کوئی مسلمان عاریتاً مانگے تو اس کو دے دے۔ آیت نہ کورہ کو بیان فرما کر آپ نے لوگوں کو استنباط احکام کا طریقہ بتلایا کہ تم لوگ آیت اور احادیث سے استدلال کر کتے ہو۔

#### باب جماد میں دو سرے کے جانو ر کو مار نا

(۲۸۷۱) ہم ہے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو المتوکل ابوعقیل وبشربن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو المتوکل ناجی (علی بن داؤد) نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں جابر بن عبداللہ انساری رضی اللہ عنماکی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سناہے ان میں سے مجھ سے جسی کوئی حدیث بیان کیجئے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ میں حضور اگرم ملی ہی حدیث بیان کیجئے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ میں حضور اگرم ملی ہی کہا کہ علام میں شریک تھا۔ ابو عقبل راوی نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں (بیہ سفر) جہاد کے لئے تھا یا عمرہ کے لئے (واپس

## ٤٩ - بَابُ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْغزو

٢٨٦١ - حدَثنا مُسُلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عُقَيْلِ حَدَّثَنَا أَبُو عُقَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو السَمْتَوَكُلِ الناجِيُ قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بُن عَبْد الله الأَنْصارِيَّ فَقُلْتُ لَهُ: حَدَّثَنِي بِما سمعْتَ منْ رَسُولِ اللهِ قَالَ: سَافَرْتُ معهُ في بعْضِ أَسُفَارِهِ - قَالَ أَبُو عَقَيْلِ: لا أَدْري غَرُونَةً أَوْ عُمْرَةً - فَلَمَّا تَنْ أَثُو اللهِ قَالَ اللهِ قَالَ اللهِ عَنْوَةً أَوْ عُمْرَةً - فَلَمَّا أَنْ الْتَبْيُ عَلَيْهَ ( (مَنْ أَحَبً أَنْ يَعْجَل الى أَهْلِه فَلْيُعجَلُ)). قَالَ جَابِرٌ: يَتَعجَل الى أَهْلِه فَلْيُعجَّلُ)). قَالَ جَابِرٌ:

**(308)** ہوتے ہوسے) جب (مدینہ منورہ) دکھائی دینے لگاتو آمخضرت نے فرمایا

جو شخص این گر جلدی جانا جاہے وہ جاسکتا ہے۔ جابر بنافت نے بیان کیا کہ پھر ہم آگے بڑھے۔ میں اپنے ایک ساہی ماکل سرخ اونٹ بے داغ پر سوار تھادو سرے لوگ میرے پیچھے رہ گئے ' میں اسی طرح چل رما تھا کہ اونٹ رک گیا (تھک کر) حضور اکرم نے فرمایا جابر! اپنااونٹ تھام لے 'آپ نے اپنے کوڑے سے اونٹ کو مارا 'اونٹ کود کرچل نکلا پھر آپ نے دریافت فرمایا ہے اونٹ پیو کے ؟ میں نے کہاہاں! جب مدینہ پنچے اور نی کریم ملی اللہ اسے اصحاب کے ساتھ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کی خدمت میں پہنچااور "بلاط" کے ایک کونے میں میں نے اونٹ کو باندھ دیا اور آنخضرت ملٹھ لام سے عرض کیا يه آپ كا اونث ہے۔ پھر آپ باہر تشريف لاے اور اونث كو كھمانے لگے اور فرمایا کہ اونٹ تو ہمارا ہی ہے' اس کے بعد آپ نے چند اوقیہ سونا مجھے دلوایا اور دریافت فرمایا تم کو قیمت بوری مل گئی۔ میں نے عرض کیاجی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا اب قیمت اور اونث (دونوں ہی) تہمارے ہیں۔

فَاقْبَلْنَا وَأَنَا عَلَى جَمَلَ لِي أَرْمَكَ لَيْسَ فِيْهِ شِيَةٌ وَالنَّاسِ خَلْفِي، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ قَامَ عَلَىَّ فَقَالَ لِي النَّبِيِّ ﷺ : ((يَا جَابِرُ استمسك)). فَضَرَبَهُ بسوطِهِ ضَرْبَةُ، فَوَثَبِ الْعِيْرُ مَكَانَهُ، فَقَالَ: ((أَتَبِيْعُ الْجِملِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المدينة ودخل النبي الله المسجد في طَوَائف أصُحابه، فَدَخَلْتُ الله وعَقَلْتُ الْجِمَلَ فِي ناحِيةِ الْبَلاَطِ فَقُلْتُ لَهُ: هَذَا جملُك. فخرج فجعل يُطيِّفُ بالبحمَل وَيَقُولُ : ((الْجَمَلُ جَسمَلُنَا)). فَبَعَثَ النَّبيُّ جَابِرًا)). أُمَّ قَالَ: ((استوفيت الثَّمَرَ؟)) قُلْتُ: نعمُ قَالَ: ((الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لك)). [راجع. ٤٤٣]

امام احمد کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا ذرا اس کو بٹھا' میں نے بٹھایا پھر آنخضرت مٹائیا نے فرمایا یہ لکڑی تو مجھ کو دے' میں نے دی' آپ نے اس لکڑی سے اس کو کئی عونے دیے' اس کے بعد فرمایا کہ سوار ہو جا۔ میں سوار ہو گیا۔ ترجمہ باب بیس سے نکاتا ہے کہ آپ نے برائے اونٹ لینی جابر کے اونٹ کو مارا۔ بلاط وہ پھر کا فرش مسجد کے سامنے تھا۔ یہ سفرغزوہ تبوک کا تھا۔ ابن اسحاق نے غزوہ ذات الرقاع بتلایا ہے۔

> باب سخت سرکش جانو راور نر گھو ڑے کی سواری کرنا

اور راشد بن سعد تابعی نے بیان کیا کہ صحابہ نر گھوڑے کی سواری یند کیا کرتے تھے کیونکہ وہ دوڑ تابھی تیز ہے اور بمادر بھی بہت ہو تا • ٥- بَابُ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفَحُولَةِ مِنَ الْخَيْل

وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدِ: كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَر.

عینی اور حافظ اور قطلانی کی نے بہ بیان نہیں کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ صحابہ حالت خوف میں مادیان کو بہتر سمجھتے تھے اور صفوف اور قلعوں یر حملہ کرنے میں نر گھوڑے کو۔ عینی نے کما آمخضرت مان کی ہے بیشہ نر گھوڑے پر سواری منقول ہے۔ ای طرح محابہ میں صرف سعید ہے بیہ منقول ہے کہ وہ مادیان پر سوار ہوئے تھے۔

٢٨٦٢ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعْ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ اللَّهِ فَرَسًا لأَبِي طَلْحَة يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَرَكَبَهُ وَقَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَع، وَإِنْ وَجَدْنَا لَبَحْرًا)).

(۲۸۷۲) ہم سے احدین محد نے بیان کیا، کما ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبردی' کہاہم کو شعبہ نے خبردی' انہیں قادہ نے اور انہوں نے انس بن مالک بڑاتھ سے ساکہ مدینہ میں (ایک رات) کچھ خوف اور گھبراہٹ ہوئی تو نبی کریم ملٹایا نے ابوطلحہ بڑاٹھ کا یک گھوڑا مانگ لیا۔ اس گھوڑے کانام "مندوب" تھا۔ آپ اس پر سوار ہوئے اور واپس آ کر فرمایا که خوف کی تو کوئی مات ہم نے نہیں دیکھی البتہ یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے!

اس صدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ فرس تو عربی زبان میں نر اور مادہ دونوں کو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہاان وجدناہ میں جو ضمیر مذکور ہے اس سے حضرت امام بخاری ؓ نے یہ نکالا کہ وہ نر گھوڑا تھا۔ اب باب کا یہ مطلب کہ شریر جانور یر سوار ہونا اس سے نکالا کہ نر اکثر مادیان کی بہ نسبت تیز اور شریر ہو تا ہے اگرچہ مجھی مادہ نر سے بھی زیادہ شریر اور سخت ہوتی ہے (وحیدی)

١ ٥- بَابُ سِهَامِ الْفَرَس

٣٨٦٣ حدَّثَنَا غُبَيْدُ بْنُ إسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةً عَنْ غُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ غُمر رضي الله عَنْهُما: ﴿إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ جعَلَ لِلْفُوسِ سَهُمَيْنِ وَلِصَحَابِهِ سَهْمًا)). [طرفه في: ٢٢٨].

وَقَالَ مَالِكٌ: يُسْهِمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِيْنِ مِنْهَا لِقُولِهِ تَعَالَى: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لَتَوْكُبُوهَا﴾ [النخل: ٨] وَلاَ يُسْهَمُ لأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ.

باب (غنیمت کے مال سے) گھوڑے کا حصہ کیا ملے گا

(۲۸۲۳) ہم سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا ابو اسامہ سے انہوں نے عبیداللہ عمری سے 'انہوں نے نافع سے اور ان سے ابن عمر ﷺ نے کہ رسول الله ماٹھا ہے (مال غنیمت سے) گھوڑے کے دو ھے لگائے تھے اور اس کے مالک کاایک حصہ۔

امام مالک رطیعیہ نے فرمایا کہ عربی اور ترکی گھوڑے سب برابر ہیں کیونکہ اللہ نے فرمایا ''اور گھو ژوں اور خیروں اور گدھوں کو سواری کے لئے بنایا اور ہر سوار کوایک ہی گھو ڑے کا حصہ دیا جائے گا۔"(گو اس کے پاس کئی گھوڑے ہوں)

ا الله تعالیٰ نے عربی گھوڑے کی تخصیص نہیں گی۔ عربی اور ترکی سب گھوڑوں کو برابر حصہ ملے گالیعنی سوار کو تین جصے ملیس عے 'پیل کو ایک حصد اکثر اماموں اور اہلحدیث کا یمی قول ہے۔

باب اگر کوئی لڑائی میں دو سرے کے جانو ر کو تحينج كرجلائ

(۲۸۲۳) ہم سے قتیہ نے بیان کیا کہ ہم سے سل بن بوسف نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے' ان سے ابو اسحاق نے کہ ایک شخص نے براء بن عازب بناٹئہ سے یوچھاکیا حنین کی لڑائی میں آپ لوگ رسول

٢ ٥ - بَابُ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَوْب

٢٨٦٤ حَدَّثَنا قُتَيْبَةً حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنِ يُوسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: ((قَالَ رَجُلٌ لِلْبَوَاءِ بْنِ عَازِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الله الثيام كو چھوڑ كر چلے گئے تھے ؟ براء بغاللہ نے كما ہال كيكن رسول

الله النَّايَامُ فرار نهيں ہوئے تھے۔ ہوازن کے لوگ (جن سے اس لڑائی

میں مقالمہ تھا) بدے تیر انداز تھے 'جب جارا ان سے سامنا ہوا تو

شروع میں ہم نے حملہ کر کے انہیں شکست دے دی ' پھر مسلمان مال

غنیمت یر ٹوٹ بڑے اور دیشن نے تیروں کی ہم یر بارش شروع کر

دی پھر بھی رسول کریم ماٹھیے اپنی جگہ سے نہیں ہٹے۔ میں نے ویکھا کہ

آبً اپنے سفید خچریر سوار تھے' ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب

مٹائنہ اس کی لگام تھاہے ہوئے تھے اور آپ بیہ شعر فرما رہے تھے کہ

«میں نی ہوں اس میں جھوٹ کا کوئی دخل نہیں <sup>،</sup> میں عبدالمطلب کی

أَفْرَرُتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ خُنَيْنِ؟ قَالَ: لَكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَفِرًّ، إِنَّ هَوَازِنْ كَانُوا قَومًا رُمَاةً. وَإِنَّا لَـمَّا لَقِيْنَاهُمْ حَمَلْنا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا، فَأَقْبَلَ الْمُسْلَمُونَ عَلَى الْغَنَائِم، فَاسْتَقْبِلُونَا بِالسِّهَامِ. فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ عَلَى فَلَمْ يَفِيُّ فَلَقَدُ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعْلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءَ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بلِجَامِهَا وَالنُّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ﴿إِنَّا النَّبِيُّ لاَّ كَذَبْ، أَنَا ابْنُ عَبْد الْمُطّلبي.

[أطرافه في: ۲۸۷٤، ۲۹۳۰، ۳۰٤۲،

c173, 5173, V173].

یعنی میں اللہ کا سچا رسول ہوں اور اللہ نے جو مجھ سے فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا تھا وہ برحق ہے' اس لئے میں بھاگ جاؤں؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ مولانا وحید الزمال مرحوم نے اس کا ترجمہ شعر میں یوں کیا ہے۔

اولاد ہوں"۔

ہوں میں پن<u>ن</u>مبر بلاشک و خطر اور عبدالمطلب کا ہوں پسر

مزید تفصیل جنگ حنین کے حالات میں آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالی

٥٣- بَابُ الرِّكَابِ، وَالْغَرْزِ لِلدَّابَةِ ٧٨٦٥ حَدَّثَنَا غُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ

أَبِي أُسَامَةً عَنْ عُبَيْدِ الله عَنْ نَافِع عَن ابْن عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ((عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إذَا أَدْخَلَ رَجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بهِ نَاقَتَهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي

الْحُلَيْفَةِ)). [راجع: ١٦٦]

باب جانور بر ر کاب یا غرز لگانا

(٢٨٩٥) مم سے عبيد بن اساعيل نے بيان كيا ان سے ابو اسامه نے بیان کیا' ان سے عبیداللہ نے بیان کیا' ان سے نافع نے بیان کیا اور ان ے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ نبی کریم التا اللہ جب اینایائے مبارک غرز (رکاب) میں ڈالا اور او نثنی آپ کو لے کر سدھی اٹھ گئ تو آگ نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس لبیک کما (احرام

غرز بھی رکاب ہی کو کہتے ہیں' فرق صرف اتنا ہے کہ رکاب اگر لوہے کا ہویا لکڑی کا تو اسے رکاب کہتے ہیں لیکن اگر چمڑے کا ہو تواسے غرز کہتے ہیں۔ بعضول نے کہا رکاب گھوڑے میں ہوتی ہے اور غرز اونٹ میں۔

### باب گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہونا

(۲۸۲۲) ہم سے عمروبن عون نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زیدنے بیان کیا' ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک بھاٹھ نے کہ نی

٤ ٥- بَابُ رُكُوبِ الْفَرَسِ الْفُرْي ٢٨٦٦ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَون حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ِ((اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي غُنُقِهِ سَيْفٌ)).

[راجع: ٢٦٢٧]

کریم طافی گیا گھوڑے کی نگی پیٹھ پر جس پر زین نمیں تھی'سوار ہو کر صحابہ سے آگے نکل گئے تھے۔ آنحضور کی گردن مبارک میں تلوار لنگ رہی تھی۔

سجان اللہ! یہ حسن و جمال اور یہ شجاعت اور بمادری نگی پیٹے گھوڑے پر سواری کرنا بڑے بی شمسواروں کا کام ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اس فن میں آنحضرت میں گئی کے روزگار تھے۔ بارہا ایسے مواقع آئے کہ آپ نے بمترین شمسواری کا ثبوت پیش فرمایا۔ صد افسوس کہ آج کل عوام تو درکنار خواص یعنی علاء و مشاکخ نے ایسی اہم سنوں کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ خاص کر علاء کرام میں بہت بی کم ایسے ملیس کے جو ایسے فنون مسنونہ سے الفت رکھتے ہوں حالانکہ یہ فنون قرآن و سنت کی روشنی میں مسلمانوں کے عوام و خواص میں بہت زیادہ ترویج کے قابل ہیں۔ آج کل نشانہ بازی جو بندوق سے سمائی جاتی ہو وہ بھی اس میں داخل ہے اور فن حرب سے متعلق جو نئی ایجادات ہیں' ان سب کو اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

#### ٥٥- بَابُ الْفَرَسِ الْقَطُوفِ

٣٨٦٧ حَدُّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدُّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعِ حَدُّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ حَدُّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((إِنَّ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَزَعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُ عَلَيْ فَرسا لأبي طَلْحَة كَانَ يَقْطَفُ – النَّبِي عَلْاحَة كَانَ يَقْطَفُ – أَوْ كَانَ فِيْهِ قَطَافٌ – فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((وَجَدْنَا فَرسَكُمْ هَذَا بَحْرًا))، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لاَ يُجَارِي)). [راجع: ٢٦٢٧]

#### باب ست رفتار گھوڑے پر سوار ہونا

(۲۸۷۷) ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا' کما ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا' کما ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا' ان سے قادہ نے اور ان سے انس بن مالک بڑاٹھ نے کہ ایک مرتبہ (رات میں) اہل مدینہ کو دشمن کا خطرہ ہوا تو نبی کریم طافیٰ ابو طلحہ بڑاٹھ کے ایک گھوڑ سے (مندوب) پر سوار ہوئے' گھوڑ است رفتار تھایا (راوی نے یوں کہا کہ) اس کی رفتار میں سستی تھی' پھرجب آپ واپس ہوئے تو فرمایا کہ ہم نے تو تمہارے اس گھوڑے کو دریا پایا (میہ بڑا ہی تیز رفتار ہے) چنانچہ اس کے بعد کوئی گھوڑااس سے آگے نہیں نکل سکا تھا۔

یہ گھوڑا بے حد ست رفار تھالین آنخضرت مٹھیا کی سواری کی برکت سے ایسا تیز اور چالاک ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کے برابر نہیں چل سکتا تھا۔ آپ اس ست رفار گھوڑے پر سوار ہوئے 'اس سے باب کا مطلب نکلا۔ آنخضرت سٹھیا نے یہ اقدام فرما کر آئندہ آنے والے خلفائے اسلام کے لئے ایک مثال قائم فرمائی تاکہ وہ ست الوجود بن کرنہ رہ جائیں بلکہ ہر موقع پر بمادری و جرأت و مقابلہ میں عوام سے آگے بزھنے کی کوشش کرتے رہیں۔

#### باب گھوڑ دوڑ کابیان

(۲۸۲۸) ہم سے قبیعہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان توری نے بیان کیا ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر ان اللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ساڑا لیا نے تیار کئے ہوئے گھو ڈوں کی دوڑ مقام حفیاء سے تعنیۃ الوداع تک کرائی تھی اور جو گھو ڑے تیار نمیں کئے تھے ان کی دوڑ ثعنیۃ الوداع سے معجد زریق تک کرائی تھی۔ ابن

٣٥- بَابُ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ
٢٨٦٨ - حَدَثَنَا قَبَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي
الله عَنْهُمَا قَال: ((أَجْرَى النَّبِيُ ﷺ مَا
ضُمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَيْيَةِ
الْوَدَاع، وأَجْرَي مَا لَمْ يُضَمَّرُ مِنَ الشَّيَة

إِلَى مُسْجِدِ بَنِي زُرَيْق. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكُنْتُ فِيْمَنُ أَجْرَى)). قَالَ عَبْدُ الله حَدَّثَنَا سُفْيَالً قَالَ: بَيْنَ الْحَفْيَاء إِلَى ثَنِيَّةٍ الْوَدَاعِ خَـمْسَةُ أَمْيَالِ أَوْ سِتَّةٌ، وَبَيْنَ ثَنِيَّةً إلى مَسْجد بني زُرَيْق مِيْلُ.[راجع: ٤٢٠] زريق صرف ايك ميل ك فاصلح يرب

تھا۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا کما کہ مجھ سے عبداللہ نے بیان کیا' ان سے سفیان تؤری نے بیان کیا کہ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک پانچ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیۃ الوداع ہے معجد بی

حفیاء اور ثنینة الوداع دونوں مقاموں کے نام ہں' مدینہ سے باہر تیار کئے گئے لینی ان کا اضار کیا گیا۔ اضار اس کو کہتے ہیں کہ پہلے گھو ڑے کو خوب کھلا بلا کر موٹا کیا جائے پھراس کا دانہ جارہ کم کر دیا جائے اور کوٹھڑی میں جھول ڈال کربند رہنے دس تاکہ پسینہ خوب كرے اور اس كا كوشت كم ہو جائے اور شرط ميں دو ژنے كے لائق ہو جائے۔

گھوڑ ووڑ کے متعلق حافظ صاحب فرماتے ہیں وقد اجمع العلماء علی جواز المسابقة بغیر عوض لکن قصرها مالک و الشافعي علي الخف والحافر والنصل وخصه بعض العلماء بالخيل واجازه عطاء في كل شئي الخ (فتح الباري) ليني علماك اسملام ني دور كراني ك جوازیر اتفاق کیا ہے جس میں بطور شرط کوئی معاوضہ مقرر نہ کیا گیا ہو لیکن امام شافعی اور امام مالک نے اس دوڑ کو اونٹ اور گھوڑے اور تیراندازی کے ساتھ خاص کیا ہے اور بعض علماء نے اسے صرف گھوڑے کے ساتھ خاص کیا ہے اور عطاء نے اس مسابقت کو ہرچیز میں جائز رکھا ہے۔ ایک روایت میں ہے لا سبق الا فی حف او حافر او نصل لینی آگے پر ھنے کی شرط تین چیزوں میں درست ہے' اونٹ اور گھوڑے اور تیر اندازی میں اور ایک روایت میں یول ہے من ادخل فرسا بین فرسین فان کان یومن ان یسبق فلا خیر فیه الغات الحدیث) (حوف س ص: ۳۰) جس مخص نے ایک گوڑا شرط کے دو گوڑدں میں شریک کیا اگر اس کو بدیقین ہے کہ بہ گھوڑا ان دونوں ے آگے بڑھ جائے گاتب تو بھتر نہیں اگر یہ یقین نہیں تو شرط جائز ہے۔ اس تیسرے مخض کو محلل کہتے ہیں لیعنی شرط کو حلال کر وینے والا مزید تفصیل کے لئے دیکھو (لغات الحدیث حوف س صفحه ۳۰)

٥٧ - بَابُ إضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْق بِيابِ هُورُ دورُ كَ لِنَّ هُورُول كُوتَار كُرِنا

بعضوں نے ترجمہ باب کا یہ مطلب رکھا ہے کہ شرط کے لئے اضار کا ضروری نہ ہونا۔ اس صورت میں باب کی حدیث باب سے مطابق ہو جائے گی۔

٢٨٦٩ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْتُ عَنْ نَافِع عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ((أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ النَّبِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْق، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ أَمَدًا غَايَةً ﴿ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ ﴾ الحديد: ١٩ [راجع: ٢٠٠]

(٢٨٦٩) م سے احد بن يونس نے بيان كيا كمام سے ليث نے بيان کیا' ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بھالتہ نے کہ نبی کریم ملتھیا نے ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی تھی جنہیں تیار نہیں کیا گیا تھااور دوڑ کی حد ثنية الوداع سے مسجد بني زريق تك ركھي تھي اور عبدالله بن عمر (حدیث میں) حد اور انتا کے معنی میں ہے (قرآن مجید میں ہے) ﴿ فطال عليهم الامد ﴾ جواى معنى ميس ب

اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ باب میں تو اضار شدہ گھو ڈوں کی شرط فدکور ہے اور حدیث میں ان گھو ڈوں کا ذکر ہے جن کا اضار نہیں ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث کا ایک لفظ لا کر اس کے دو سرے لفظ کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں' اس حدیث میں دو سرا لفظ ہے کہ جن گھو ڈوں کا اضار ہوا تھا آپ نے ان کی شرط کرائی' حفیاء سے تنزیۃ تک چیسے اور گزرا۔

#### باب تیار کئے ہوئے گھو ژوں کی دو ڑکی حد کمال تک ہو

حضرت امام بخاری کا مقصد باب یہ ہے کہ اضار شدہ گھوڑوں کی دوڑ کی حدچھ یا سات میل ہے جیسا کہ مقام حفیاء اور ثنیۃ الوداع کا فاصلہ ہے اور غیراضار شدہ کی حد تقریباً ایک میل جو ثنیۃ الوداع اور مجد بنو زریق کی حد تقی۔ ایک متمدن حکومت کے لئے اس مشیقی دور میں بھی گھوڑے کی بڑی اہمیت ہے۔ عربی نسل کے گھوڑے جو فوقیت رکھتے ہیں وہ مختاج تشریح نہیں۔ زمانہ رسالت میں گھوڑوں کو سدھانے کے لئے یہ مقابلہ کی دوڑ ہوا کرتی تھی گر آج کل ریس کی دوڑ جو آج عام طور پر شروں میں کرائی جاتی ہو اور کھوڑوں پر بڑی بڑی رقوم بطور جوئے بازی کے لگائی جاتی ہیں یہ کھا ہوا جوا ہے جو شرعاً قطعاً حرام ہے اور کسی پر مخفی نہیں۔ صد انسوس کہ عام مسلمانوں نے آج کل طال و حرام کی تمیز ختم کر دی ہے اور کتنے ہی مسلمان ان میں حصہ لیتے ہیں اور تباہ ہوتے ہیں۔ مختر یہ کہ آج کل ریس کی گھوڑ دوڑ میں شرکت کرنا بالکل حرام ہے 'اللہ ہر مسلمان کو اس تباہی سے بچائے آئین۔

### باب نبي كريم التهديم كي او نثني كابيان

ہم سے ابن عمر رہ این کیا کہ آخضرت الہ کیا نے اسامہ بڑاتہ کو قصواء (نامی او نٹنی) پر اپنے پیچے بھایا تھا۔ مسور بن مخرمہ نے کہا ہی

#### ٥٨- بَابُ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْحَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بُنُ مُحَمَّدِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسى بْنِ عُقْبَةً عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْ الْفِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا قَالَ: ((سَابَقَ رَسُولُ اللهِ عَنْ الْحَيْلِ الَّتِي قَدْ أَصَمَّرتِ، اللهِ عَنْ الْحَيْلِ الَّتِي قَدْ أَصَمَّرتِ، فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَيْلِ الَّتِي قَدْ أَصَمَّرتِ، فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَيْلِ الَّتِي قَدْ أَصَمَّرتِ، الْوَدَاعِ. فَقَلْتُ لِمُوسَى: فَكَمْ كَانَ بَيْنَ الْوَدَاعِ. فَقَلْتُ لِمُوسَى: فَكَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِك؟ قَالَ: مِيْلَ الْقِي لَمْ تُصَمَّرْ، فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيقٍ لِنَاقٍ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

٥٩ - بَابُ نَاقَةِ النَّبِيِّ اللَّهِ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَرْدَفَ النَّبِي اللَّهِ أَسَامَةَ عَلَى النَّبِي اللَّهِ اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ الللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الل

مًا خَلاَّتِ الْقَصْوَاءُ)). كيم التَّيَيِّم ن فرمايا قصواء ف سركشي شيس كي ہے۔

یہ صلح صدیبیہ کے موقع پر جبکہ ثنیۃ الوداع پر آپ پنچے تھے اور آپ کی یہ او نٹنی قصواء نامی بیٹھ گئ تھی' آپ نے فرمایا تھا کہ اس او نٹنی کی بیٹھنے کی عادت نہیں ہے لیکن آج اے اس اللہ نے بٹھا دیا ہے جس نے کسی زمانہ میں ہاتھی والوں کو مکہ پر چاھائی کرنے سے ہاتھی کو بٹھا دیا تھا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ قسم اللہ کی کہ مکہ والے حرم کی تعظیم سے متعلق جو بھی شرط پیش کریں گے تو میں اسے منظور کرلوں گا۔ پھر آپ نے اس او نٹنی کو ڈاٹٹا اور وہ اٹھ کر چلنے گئی۔

یہ حدیث پارہ نمبراا کے شروع میں باب الشروط نی الجہاد میں گزر چکل ہے، ہجرت نبوی کے وقت بھی یمی او نٹنی آپ کی سواری میں تھی، جو ہری نے کما کہ قصواء وہ او نٹنی جس کے کان کٹے ہوئے ہوں اور عضباء جس کے کان چیر دیئے گئے ہوں۔ آتخضرت میں او نٹنی میں سے ہردو عیب نمیں تھے۔ صرف ان لقبوں سے اس کو لحقب کر دیا گیا تھا (کرمانی)

٢٨٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُفَاوِيَةً حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((كَانَتُ نَاقَةُ النبيِّ اللهِ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَاءُ)).[طرفه في: ٢٨٧٢].

(اکمم) ہم سے عبداللہ بن محد مندی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے بیان کیا ان سے ابواسحاق ابراہیم نے بیان کیا ان سے معاویہ بن عمرو نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی او نٹنی کا نام عضماء تھا۔

آن اس كسوا آپك اور بحى كل اونتزال تحين - ٢٨٧٢ حَدَّثَنَا رُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْد عَنْ أَنْسِ رَضِي حَدَثَنَا رُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْد عَنْ أَنْسِ رَضِي حَدَثَنَا رُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْد عَنْ أَنْسِ رَضِي الله عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنّبِي الله نَاقَةٌ تُسَمَّي الْعَصْبُاءَ لا تُسْبَق - قَالَ حُمَيْد: أَوْ لاَ تَكَادُ تَسْبِقُ - فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قُعُودٍ تَكَادُ تَسْبِقُ - فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قُعُودٍ فَسَبَقَهَا، فَشَقُ ذَلِكَ عَلَى الله مُسْلِمِيْنَ حَتَى عَرَفَهُ فَقَالَ: حَقَّ عَلَى الله أَنْ لاَ فَي عَرَفَهُ فَقَالَ: حَقَّ عَلَى الله أَنْ لاَ يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنِيا إلا وضعه الله أَنْ لاَ يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنِيا إلا وضعه الله إلى الله أَنْ لاَ يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنِيا إلا وضعه الله إلى الله إلى

طَوَّلَهُ مُوسَى عَنْ حَـمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٨٧١]

اس مدیث سے بہت سے مسائل پر روشنی پڑتی ہے۔ اونٹ محوڑے کا نام رکھنا ان میں دوڑ کراتا اور بطور قاعدہ کلیہ سے کہ دنیا میں برھنے والی اور مغرور ہونے والی طاقتوں کو الله ضرور ایک نه ایک دن نیچا دکھاتا ہے۔ اس مدیث سے سے ساری باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

#### باب گدھے پر بیٹھ کرجنگ کرنا

بعض ننول ميں يه باب خركور نهيں - البته شيخ فواد عبدالباقي والے ننخ ميں يه باب ہے -

#### باب نی کریم ماٹھ کیا کے سفید فچر کابیان

اس کا ذکر انس نے اپنی حدیث میں کیا اور ابو حمید ساعدی نے کما کہ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم مان کیا کو ایک سفید خچر تحفہ میں بھجوایا تھا۔

(۲۸۷۳) ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کما ہم سے کی قطان نے بیان کیا کہا ہم سے کی قطان نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا کہ میں نے عمرو بن حارث بڑھ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ نمی کریم ملے کے اور اپنے سفید خچر کے اور اپنے ہتھیار اور اس زمین کے جو آپ نے خیرات کردی تھی اور کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔

٩١- بَغْلَةِ النَّبِي اللَّهِ الْبَيْضَاء

• ٦- بَابُ الْغَزُو عَلَى الْحَمِيْر

قَالَهُ أَنسوقَالَ أَبُو خُمَيْدِ: أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنُّبي فَلِكُ أَيْلَة

٣٧٨٧٣ حَدُثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَخُيَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَخُيَ اَبُو يَحْدَثَنَا سُفْيَالُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو السُحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: ((مَا تَرَكَ النّبيُّ اللهِ إلاَّ بَعْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسَلاَحَهُ، وَأَرْضًا تَركَهَا صَدَقَة)).

[راجع: ٢٧٣٩]

اور وادی القری کا تمانی حصہ اور خیبر کی خمس مور ہوا۔ آپ کی وفات کے بعد بھی یہ فچر زندہ رہا تھا۔ زمین کیا تھی فدک کا آدھا حصہ اور وادی القری کا تمانی حصہ اور خیبر کی خمس میں سے آپ کا حصہ اور بنی نفیر میں سے جو آپ نے چن لی تھی۔ ان بی چیزوں کو حضرت فاطمہ زہراء نے حضرت ابو بکر صدیق بناٹھ سے ان کی خلافت کے زمانہ میں مانگا۔ حضرت صدیق اکبر بناٹھ نے یہ حدیث خالی کہ آنحضرت میں تابع فرما کے بیں ہم پیغیروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں ہمارے بعد وہ خیرات ہے۔ آپ کا حقیق ور شائی کہ آنحضرت میں بلکہ تاکید شدید ہے۔ ای لئے علائے اسلام کو مجازی علوم کتاب و سنت کا لافانی خزانہ ہے جس کے حاصل کرنے کی عام اجازت ہی نہیں بلکہ تاکید شدید ہے۔ ای لئے علائے اسلام کو مجازی طور پر آپ کے خلفاء سے موسوم کیا گیا ہے جن کے لئے آپ نے دعائیں بھی پیش فرمائی ہیں۔ اللہ پاک ہم سب اس مقدس کتاب بخاری شریف بڑھنے بڑھانے والوں کا شار ای جماعت میں کرلے (آمین)

٢٨٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحَدَّثَنَا يَحَدَّثَنِي يَخْتَي بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الله عَنْهُ قَالَ الله عَنْهُ قَالَ لَهُ رَجُلِّ: يَا أَبَا عُمَارَةً وَلَيْتُمْ يَومَ خُنَيْنٍ، قَالَ: لاَ وَاللهِ مَا وَلَى النَّبِيُ الله وَاللهِ مَا وَلَى النَّبِي الله وَاللهِ مَا وَلَى النَّهِ وَاللهِ مَا وَلَى النَّهِ وَاللهِ وَاللهِ مَا وَلَى النَّهِ وَاللهِ وَاللهِ مَا وَلَى النَّهِ وَاللهِ وَاللهِ مَا وَلَى النَّهِ مَا وَلَى الله وَاللهِ مَا وَلَى الله وَاللهِ مَا وَلَى اللهِ وَاللهِ مَا وَلَى الله وَاللهِ مَا وَلَى اللهِ وَاللهِ مَا وَلَى اللهِ وَاللهِ مَا وَلَى الله وَاللهِ مَا وَلَى الله وَاللهِ مَا وَلَى اللهِ وَاللهِ مَا وَلَى اللهِ وَاللهِ مَا وَلَى الله وَاللهِ مَا وَلَى الله وَاللهِ مَا وَلَى اللهُ مَنْهُ وَاللهِ مَا وَلَى اللهُ وَاللهِ مَا وَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ مَا وَلَى اللهِ وَاللهِ مَا وَلَى اللهُ وَاللهِ مَا وَلَى اللهِ وَاللهِ وَاللهِ مَا وَلَى اللهُ وَاللهِ مَا وَلَى اللهُ وَاللهِ وَاللهِ مَا وَلَى اللهِ وَاللهِ وَاللّهِ وَاللهِ وَاللّهِ وَاللّهِ وَاللّهِ وَاللّهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللّهِ وَلِهُ وَاللّهِ وَالل

(۲۸۷۴) ہم سے محد بن مٹنی نے بیان کیا کما ہم سے کی بن سعید قطان نے بیان کیا ان سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا ہراء بن عازب سے کہ ان سے ایک مخص نے بوچھا اے ابو عمارہ! کیا آپ لوگوں نے (مسلمانوں کے لفکرنے) حنین کی لڑائی میں پیٹے پھیرلی تقی ؟ انہوں نے فرمایا کہ نمیں خدا کواہ ہے کی لڑائی میں پیٹے نمیرلی تقی ؟ انہوں نے فرمایا کہ نمیں خدا کواہ ہے نبی کریم ملی ہی کریم ملی ہے بیٹے نمیں پھیری تھی البتہ جلد باز لوگ (میدان نے) بھاگ بڑے تھے) قبیلہ ہوازن

نے ان پر تیر برسانے شروع کردیئے لیکن نبی کریم مٹی کیا اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث اس کی لگام تھاہے ہوئے تھے۔ آنخضرت سٹی کیا فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں جس میں جھوٹ کا کوئی دخل نہیں۔ میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔ سُفْيَان بُنُ الْحارِثِ آخِذُ بلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ اللَّهِ يَقُولُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْـمُطَّلِب)).[راجع: ٢٨٦٤]

اس میں آخضرت میں آخضرت میں کے سفید نچر کا ذکر ہے' اس لئے حضرت مجتد مطلق امام بخاریؒ نے اس حدیث کو یمال لائے۔ اس سے بیہ معلوم ہوا کہ جہاد میں مناسب طور پر آباء و اجداد کی بمادری کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ جنگ حنین ماہ شوال ۸ھ میں قبائل ہوازن و القیف کے جارحانہ حملوں کی حافقت کے لئے لڑی گئی تھی۔ دشنوں کی تعداد چار ہزار کے قریب تھی اور اسلامی لشکر بارہ ہزار پر مشمل تھا اور اس کرت تعداد کے تھمنڈ میں لشکر اسلام مراحل حزم و احتیاط سے غافل ہو گیا تھا جس کی پاداش فرار کی صورت میں ہمگتنی پڑی' بعد میں جلا بی مسلمان سنبھل گئے اور آخر میں مسلمانوں کی بی فتح ہوئی۔ مزید تفصیل اپنے مقام پر آئے گی۔

#### ٣٢- بَابُ جِهَادِ النِّسَاء

مُهُمَّا ثُنَا مُحَمَّدُ بُنُ كَثِيْرٍ أَخَبْرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بُنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بَنْ السُّمُوْمِنِيْنَ بَنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الشُمُوْمِنِيْنَ رَضِيَ الله عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأَذَنْتُ النَّبِيِّ الله فِي الْجِهَادِ فَقَالَ ((جِهَادُ كُنُّ الْحَجُّ)). وقال عَبْد الله بُنْ الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنَا سَفْيانُ وقال عَبْد الله بُنْ الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنَا سَفْيانُ عَنْ مُعَاوِيَةً بِهَذَا. [راجع: ١٥٢٠]

#### باب عورتول كاجهاد كياب

(۲۸۷۵) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان توری نے خبر دی ' انہیں معاویہ ابن اسحاق نے ' انہیں عائشہ بنت طلح نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنها نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جماد کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ متمارا جماد جج ہے

اور عبداللہ بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان توری نے بیان کیا اوران سے معاویہ نے بھی حدیث نقل کی۔

یہ امام وقت کی بصیرت پر موقوف ہے کہ وہ جَنگی کوا نف کی بنا پر عورتوں کی شرکت ضروری سجھتا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی مسلمان عورت جماد میں نہ شریک ہو سکے بلکہ وہ جج ہی کر سکتی ہے تو اس سفر میں اس کے لئے بھی اس کو جماد ہی کا ثواب ملے گا۔

٣٨٧٦ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهَذَا. وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَىٰ سَأَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَىٰ سَأَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ النَّجِهَادِ الْمَجْهَادِ الْمَحَجُّ).

[راجع: ١٥٢٠]

(۲۸۷۲) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کما ہم سے سفیان توری نے بیان کیا اور ان سے معاویہ نے بی حدیث اور ابو سفیان نے حبیب بن ابی عموہ سے بی روایت کی جو عائشہ بنت طلحہ سے ام المؤمنین عائشہ بن اللہ سے بی روایت کی جو عائشہ بنت طلحہ سے ام المؤمنین عائشہ بن کے واسطہ سے ہے (اس میں ہے کہ) نبی کریم ملتی ہے آپ کی اور جماد کی اجازت ما گلی تو آپ نے فرمایا کہ جج بہت ہی عمدہ جماد ہے۔

سفر جج بس عورتوں کے لئے جماد سے کم نہیں ہے گر خود جماد میں بھی عورتوں کی شرکت ثابت ہے بلکہ بحری جماد کے لئے ایک اسلامی خاتون کے لئے آنخضرت ساڑیا کی پیش گوئی موجود ہے جس کے پیش نظر مجتد مطلق حضرت امام بخاری ؓ نے نیچے عورتوں کا بحری جماد میں شریک ہونے کا باب منعقد فرایا۔

٦٣- بَابُ غَزُو النَّمَرُأَةِ فِي الْبَحْر ٢٨٧٧. ٢٨٧٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحمَّدٍ حَدَثنا مَعَاوِيةً بُن عَمُرُو خَدَّثنا أَبُو إَسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْن عَبْدِ الرَّحْمَن الأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ ((دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النة مُلْحان فاتَكَا عندها، ثُمَّ ضحك، فَقَالَتْ: لَـمْ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَوْكُبُونَ الْبَحْرَ الأَخْضَرَ في سَبِيْلِ اللهِ، مَثْلُهُمْ مَثَلُ الْـمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ)). قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ)). ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ، فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ -أوْ مِمْ- ذَلِك، فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الآخِويْنَ)) قَالَ أَنُسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةً بْنَ الصَّامِت فَرَكَبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بنْتِ قَرَظَةً، فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتُ دَابَّتَهَا، فَوَقَصَتْ بِهَا، فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ).

#### باب دريا مي سوار موكر عورت كاجماد كرنا

(۲۸ کے ۲۸۷) ہم سے عبداللہ بن محد مندی نے بیان کیا کہ ہم ے معاویہ بن عموے ، ہم سے ابو اسحال نے ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے بیان کیا کہ میں نے انس بڑٹنز سے سنا'وہ بیان کرتے تھے کہ نی کریم مٹھیا ام حرام بنت ملحان کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یمل کلی لگا کرسو گئے پھر آپ (اٹھے تو) مسکرا رہے تھے۔ ام حرام نے پوچھایارسول الله! آپ کول بنس رہے تھے ؟ آپ نے جواب دیا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راتے میں (جراد کے لئے) سبز سمندر پر سوار ہو رہے ہیں ان کی مثال (دنیا یا آ خرت میں) تخت پر بیٹھ ہوئے بادشاہوں کی سی ہے۔ انہوں نے عرض كيايارسول الله! الله تعالى سے دعا فرماد يجئے كه الله مجھے بھى ان میں سے کردے۔ آپ نے دعاکی اے اللہ! اسیس بھی ان لوگوں میں ے کردے پھردوبارہ آپ لیٹے اور (اٹھے) تو مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے اس مرتبہ بھی آپ سے وہی سوال کیااور آپ مٹھیا نے بھی پہلی عی وجہ بتائی۔ انہوں نے پھر عرض کیا آپ وعاکر دیجے کہ الله تعالی جھے بھی ان میں سے کردے' آپ نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے الشکر میں شریک ہوگی اور بیہ کہ بعد والوں میں تمہاری شرکت نہیں ہے۔ انس بناتخ نے بیان کیا کہ پھر آپ نے (ام حرام نے) عبادہ بن صامت بناتخد کے ساتھ نکاح کر لیا اور بنت قرظ معاویہ بڑاتھ کی بیوی کے ساتھ انہوں نے دریا کا سفر کیا۔ پھر جب واپس ہوئیں اور اپنی سواری پر چڑھیں تواس نے اِن کی گردن تو ڑ ڈالی۔ وہ اس سواری سے گر گئیں اور (ای میں) ان کی وفات ہوئی۔

آ یہ نکاح کا معالمہ دو سری روایت کے خلاف پڑتا ہے 'جس میں بیہ ہے کہ ای وقت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔

الدیست انہوں نے طلاق دے دی ہوگی 'بعد میں ان سے نکاح ٹانی کیا ہوگا۔ یہ اس جنگ کا ذکر ہے جس میں حضرت عثمان بڑا تھ کے زمانے میں رجب ۲۸ھ میں سب سے پہلا سمندری بیڑہ حضرت معاویہ بڑاتھ نے امیر المؤمنین کی اجازت سے تیار کیا اور قبر س پر چراحائی کی۔ یہ مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری جنگ تھی جس میں ام حرام بڑاتھ ہوکہ نی اکرم ملی تھیں کو بڑہ تھیں 'شریک ہوئیں اور شمادت بھی پائی۔ حضرت معاویہ بڑاتھ کی بوری کانام فاختہ تھا اور وہ بھی آپ کے ساتھ اس میں شریک تھیں۔

### 

### باب آدی جماد میں این ایک بیوی کو لے جائے ایک کونہ لے جائے (یہ درست ہے)

(٢٨٤٩) جم سے تجاج بن منهال نے بيان كيا انہوں نے كما جم سے عبدالله بن عرنميري نے انهول نے كماہم سے يونس بن يزيد اللي نے بیان کیا کہا میں نے ابن شماب زہری سے سنا کما کہ میں نے عروہ بن زبیر' سعید بن مسیب' علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے عائشہ رہے ہیں کی حدیث سن ان چاروں نے حضرت عائشہ رضی الله عنما کی بیر حدیث مجھ سے تھوڑی تھوڑی بیان کی۔ عائشہ بھی ہیں نے بیان کیا کہ جب نی کریم مٹھیا باہر تشریف لے جانا چاہتے (جماد کے لئے) تو ائي ازواج مين قرعه والت اورجس كانام نكل آتا انسين آب اي ساتھ لے جاتے تھے۔ ایک غزوہ کے موقع پر آپ نے مارے درمیان قرعه اندازی کی تواس مرتبه میرانام آیا اور میس آنحضور ما اینام ك ساتھ كئى 'يه يردے كا حكم نازل مونے كے بعد كاواقعہ ہے۔

أُنْوِلَ الْحِجَابُ)). [راجع: ٩٣] أَنْوِلَ الْحِجَابُ)). [راجع: ٩٣] أَنْوِلَ الْحِجَابُ)). وراجع: ٩٣] معلوم بواكد يزد كابير مطلب نيس م كد عورت كمرك بابرند نظل جيد بعض جابلوں نے سجھ ركھام بلكد شرى يرد ك ساتھ عورت ضروریات کے لئے گھرے باہر بھی نکل عتی ہے ، خاص طور پر جمادوں میں شرکت کر سکتی ہے جیسا کہ متعدد روایات میں اس کا ذکر موجود ہے۔

## ٩٥- بَابُ غَزُو النَّسَاءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ

٢٨٨٠ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَر حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَـمَّا كَانْ يَومُ أُحُدِّ انْهَزَمَ النَّا سُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَانِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرِ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمَّرَتَانَ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرِبَ - وَقَالَ غَيْرُهُ: تَنْقُلاَن الْقِرَبَ -عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمُّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوم،

الرِّجَال

## بلب عور توں کا جنگ کرنااور مردوں کے ساتھ لڑائی میں شركت كرنا

( ۲۸۸۰) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کما ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک پاس سے جدا ہو گئے تھے۔ انہول نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ بنت ابي بكراور ام سليم ويُهَيَّهُ (انس وناتُخذ كي والده) كو ديكھاكمه بير اپنازار سمیٹے ہو۔ اِستھیں اور (تیز چلنے کی وجہ سے) بانی کے مشکیزے چھلکاتی موئی لئے جارہی تھیں اور ابو معمرے علاوہ جعفر بن مہران نے بیان کیا کہ مشکیرے کو این پشت ہر ادھرے ادھرجلدی جلدی لئے پھرتی

٤ ٣- بَابُ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتُهُ فِي الْغَزُو دُونَ بَعْض نِسَائِهِ

٧٨٧٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَال حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بُن عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرُوزَةً بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْـمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقُاصِ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ ا للهِ عَنْ جَدِيْث عَائِشَةَ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَانِفَةُ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتُ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَانِهِ فَأَيْتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ. فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزُوَةٍ غَزَاهَاْ، فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ، فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﴿ لَلَّهُ بَعْدَ مَا

ثُمَّ تَرْجِعَان فَتَمُلآنِهَا ثُمَّ تَجِيْنَانِ فَتُفُرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوم)).

آطرافه في: ۲۹۰۲، ۳۸۱۱ ؛ ٤٠٦٤]. **ياؤل** 

تھیں اور قوم کو اس میں سے پانی پلاتی تھیں' پھرواپس آتی تھیں اور مشکیز وں کو بھر کر لے جاتی تھیں اور قوم کو پلاتی تھیں' میں ان کے یاؤں کی پازیبیں دیکھ رہاتھا۔

زندہ توموں کی عورتوں میں بھی جذبہ آزادی بدرجہ اتم موجود ہوتا ہے جس کے سارے وہ بعض دفعہ میدان جنگ میں کیسی کی ایسے کارہائے نمایاں کر گزرتی ہیں کہ ان کو دکھ کر ساری دنیا جرت زدہ ہو جاتی ہے جیسا کہ آج کل یمودیوں کے خلاف مجاہدین فلطین بہت سے مسلمانوں کے مجاہدانہ کارناموں کی شہرت ہے۔ حضرت ام سلیم مشہور صحابیہ ملحان کی بیٹی ہیں جو مالک بن نفر کے نکاح میں تھیں۔ ان بی کے بطن سے مشہور صحابی حضرت انس پیدا ہوئے۔ مالک بن نفر صالت کفری میں وفات پا گئے تھے۔ بعد میں ان کا نکاح ابو طلحہ سے ہوا۔ ان سے بہت سے محابہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

#### باب جہاد میں عور نوں کا مردوں کے پاس مشکیر ہ اٹھا کر لیے جانا

(۲۸۸۱) ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبردی کہ ہم کو بونس نے خبردی 'انسیں ابن شماب نے 'ان سے ثعلب بن آئی مالک نے کہا کہ عمر بن خطاب بن ٹھ نے مدینہ کی خواتین شعب کچھ چادریں تقسیم کیں۔ ایک نئی چادر نے گئی تو بعض حضرات نے جو آپ کے پاس بی تھے کہایا امیرالمومنین! یہ چادر رسول اللہ طی آئی کی نوائی کو دے دیجے' جو آپ کے گھر میں ہیں۔ ان کی مراد (آپ کی بوی) ام کل فوم بنت علی بڑی نیا سے تھی لیکن عمر بن ٹھ نے جواب دیا کہ ام سلیط بڑی نی ان انصاری عمر بن ٹھ نے نواب دیا کہ خواتین میں سے تھیں جنوں نے رسول اللہ ماٹی کے موقع پر ہمارے لئے خواتین میں سے تھیں جنوں نے رسول اللہ ماٹی کے موقع پر ہمارے لئے خواتین میں کے اٹھا کر لاتی تھیں۔ ابو عبداللہ (امام بخاری روائی) مشکیز سے زبانی کے اٹھا کر لاتی تھیں۔ ابو عبداللہ (امام بخاری روائی) نے کہا (مدیث میں) لفظ تر فرکا معنی یہ ہے کہ سیتی تھی۔

٣٦- بَابُ حَمْلِ النَّسَاءِ الْقِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزُّوِ

٢٨٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ،
 أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَهُ
 بُنُ أَبِي مَالِكِ: ((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْحَطُّابِ بْنُ أَبِي مَالِكِ: ((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْحَطُّابِ رَضِيَ الله عَنْهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاء مِنْ نِسَاء أَمِيْ الله عَنْهُ قَالَ لَهُ نِسَاء الْمَدْ مِنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيْرَ اللهُ وَعَيْدٌ، فَقَالَ لَهُ هَدْا ابْنَة رَسُولِ الله قَلَى اللهُ وَهُ اللّهِ عِنْدَكَ - هَذَا ابْنَة رَسُولِ اللهِ قَلَى اللّهِ عَنْدَكَ - فَقَالَ يُرِيدُونَ أَمَّ مَلِيْطٍ مَنْ يُرِيدُونَ أَمَّ مَلِيْطٍ مَنْ يَرِيدُونَ أَمَّ مَلِيْطٍ مَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ قَلَى اللّهِ قَلَى اللهِ قَلَى اللهِ قَلَى اللهِ عَلَى اللهِ قَلَى الله قَلَى اللهِ ال

[طرفه في: ٧١٠ ٤].

آئیہ مرم از فرکا معنی سینے سے کرنا صحیح نہیں ہے 'صحیح معنی ہے ہے کہ اٹھا کر لاتی تھی۔ قسطلانی نے کہا امام بخاری نے یہ معنی ابو سائے کی اس کے سیار کی تھا۔ کا تب لیث کی تقلید سے نقل کر دیا۔ حضرت عمر کا عدل و انسان یہاں سے معلوم کرنا چاہئے۔ یہ چادر آپ اپنی بیوی ام کلثوم کو دے دیے مگر صرف اس خیال سے نہ دی کہ وہ ان کی بیوی تھیں اور غیر کو جس کا حق زیاوہ تھا مقدم کیا۔ انساف کا نقاضا بھی کی ہے۔

#### (320) S (320)

### باب جماد میں عور تیں زخمیوں کی مرہم یی كرعتيابل

(۲۸۸۲) مم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کما ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا کما ہم سے خالد بن ذکوان نے بیان کیا ان سے ر بع بنت معود بن من نے بیان کیا کہ ہم نی کریم ماڑیا کے ساتھ (غروہ میں) شریک ہوتے تھ 'مسلمان فوجیوں کو پانی پلاتے تھ' زخمیوں ک مرجم ٹی کرتے تھے اور جو لوگ شہید ہو جاتے انہیں مدینہ اٹھا کرلاتے

#### ٦٧- بابُ مُدَاوَاةِ النَّسَاءِ الْحَرْحَى فِي الْفَزْو

٢٨٨٢ - حدَثنا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثْنَا بشْرُ بْنُ الْمُفضَّل حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكُوَانَ عَنِ الرُّبِيِّعِ بنت مُفَوَّذٍ قَالَتُ: ((كُنَّا مَعَ النَّسَبِيِّ ﷺ نسْقِي، وَنُدَاوِي الْجَرْحَي، وَنَرْدُ الْقَتْلِي إلى الْمَدِيْنَةِ).

إطرفاه في: ۲۸۸۳، ۲۲۷۹].

### ظامہ یہ کہ جماد کے مواقع پر عور تیں گھر کا ٹاٹ بن کر بیٹی نہیں رہتی تھیں بلکہ سرفروشانہ خدمات انجام دیتی تھیں۔ باب زخیوں اور شہیدوں کوعور تیں لے کر جاستى ہیں

(٣٨٨٣) م سے مسدو نے بیان کیا کمامم سے بشرین مفضل بیان کیا' ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بنت معوذ بناتیز نے بیان کیا کہ ہم نی کریم ساتھ اے ساتھ جماد میں شریک ہوتے تھ 'عجابد مسلمانوں کویانی پاتے ان کی خدمت کرتے اور زخمیوں اور شهیدوں كوالهاكرمينه لے جاتے تھے۔

## ٩٨- بَابُ رَدِّ النَّسَاء الْجَرْحَي وَالْقَتْلَى

٣٨٨٧ حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بشُرُ بْنُ الْمُفَضَّل عَنْ خالِدِ بُن ذِكُوانَ عَنْ الرُّبيِّع بنُتِ مُفَوَّذَ قَالَتُ: ((كُنَّا نَفْزُو مَعَ النَّبِيِّ إللهُ نِسُقِي الْقَرِمِ وَنَخُدِمُهُمُ، وَنَوْدُ الْقَتْلَى وَالْجِرْحِي إلى الْمَدْيْنَةِ)).

[راجع:٢٨٨٢]

اس سے بھی عورتوں کا جماد میں شریک ہونا ثابت ہوا۔

٩٩- بَابُ نَزُع السَّهُم مِنَ الْبَدَن ٢٨٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَلَاء حَدَّثَنَا أَبُو أُسامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رُمِيَ أَبُو عَامِر فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، قَالَ: انْزِعْ هذَا السُّهُمْ، فَنَزَعْتُهُ، فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، فَدْخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ اللَّهِ فَأَخْبُونُهُ فَقَالَ:

باب (مجامرین کے)جممے تیر کا تھینے کر نکالنا (۲۸۸۳) ہم سے محد بن علاء نے بیان کیا کما ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا ان سے بزید بن عبداللہ نے اور ان سے ابوبردہ نے ان سے ابو موی اشعری بنافت نے بیان کیا کہ ابو عامر بنافت کے مھنے میں تیر لگاتو میں ان کے پاس پنچا۔ انہوں نے فرملیا کہ اس تیر کو تھینج کر نکال لومیں نے مینے لیا تو اس سے خون بنے لگا پھرنی کریم مٹائیم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آب کواس حادثہ کی اطلاع دی تو آب نے (ان کے لئے)

دعا فرمائی که اے الله!عبيد ابو عامري مغفرت فرمايؤ-

((اللَّهُمُّ اغْفِرْ لِغُبَيْد أَبِي عَامِرٍ)). [طرفاه ف : 3774، 1777].

آلات جرای جو آج کل وجود میں آ چکے ہیں' اس وقت نہ تھے۔ اس لئے زخمیوں کے جسموں میں پیوستہ تیم ہاتھوں بی سے نکالے جاتے تھے۔ ابو عامر ایسے بی مجلد ہیں جو تیرے کھائل ہو کر جام شادت نوش فرما گئے تھے۔ نبی کریم مٹھیا نے بطور اظمار افسوس ان کا نام لیا اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ ابو عامر ابو مویٰ اشعری کے بچاتھے۔ جنگ اوطاس میں یہ واقعہ چیش آیا تھا۔

## ٧- بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْفَزْوِ فِي سَبيْل اللهِ

المُمرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهُمْ أَخْبَرَنَا يَحْتَى بْنُ الْمُسْهُمْ أَخْبَرَنَا يَحْتَى بْنُ الْمُسْهُمْ أَخْبَرَنَا يَحْتَى بْنُ سَعِيْدِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عائِشَةَ رضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ النبيُّ عَلَى سَهْرَ، فَلَمَّا قَدِم الْسَمَدِيْنَةَ قَالَ: ((لَيْتَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِي صَالِحاً يَحْوُسُنِي اللَّيْلَةَ))، إذْ سَمِعْنَا صَوتَ سَلاَح، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقَالَ: صَوتَ سَلاَح، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بُنْ أَبِي وَقَاصِ جِنْتُ لأَخْرُسَكَ. ((وَنَامَ النبيُّ عَلَى اللَّيْكَةَ))، إطرفه في: ٢٢٣١].

باب الله کے رائے میں جماد میں پرودینا کیاہے؟

(۲۸۸۵) ہم ہے اساعیل بن ظیل نے بیان کیا 'کہا ہم کو علی بن مسر نے خبر دی' کہا ہم کو بجی بن سعید نے خبر دی' کہا ہم کو بجی بن سعید نے خبر دی' کہا ہم کو عبداللہ بن ربیعہ بن عامر نے خبر دی' کہا کہ میں نے عائشہ رہن ہوا ہے سنا' آپ بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم ملٹی لیا نے (ایک رات) بیداری میں گزاری' مدینہ پنتی کے بعد آپ نے فرمایا' کاش! میرے اصحاب میں ہے کوئی نیک مرد الیا ہو تا جو رات بھر ہمارا پرہ دیتا! ابھی کی باتیں ہو ربی تھیں کہ ہم نے ہتھیار کی جھنکار سی۔ آخضرت نے دریافت فرمایا یہ کون صاحب ہیں؟ (آنے والے نے) کہا میں ہوں سعد بن ابی و قاص' تون صاحب ہیں؟ (آنے والے نے) کہا میں ہوں سعد بن ابی و قاص' ہونے کے لئے عاضر ہوا ہوں۔ پھر نبی کریم ملٹی ہے خوش ہونے۔

(۲۸۸۷) ہم سے یکی بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بکرنے خبر دی 'انہیں ابو حصین نے 'انہیں ابو صالح اور انہیں ابو ہررہ وضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اشرفی کا بندہ ' روپ کا بندہ ' عادر کا بندہ ' کمبل کا بندہ ہلاک ہوا کہ اگر اسے یکھ دے دیا جائے تب تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر نہیں دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے 'اس حدیث کو اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابو حصین سے 'اس حدیث کو اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابو حصین سے

٣٨٨٦ - حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا الْوَبَكْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَبُوبَكُرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ وَالدَّرْهَمِ اللّهُ الدِّيْنَارِ وَالدَّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ إِنْ أَعْطِي رَضِي وَالْخَمِيْصَةِ إِنْ أَعْطِي رَضِي وَانْ لَمْ يُعْطَى رَضِي وَانْ لَمْ يُعْطَى لَمْ يَرْضَ) لَمْ يَرْفَفَهُ وَالْخَمِيْصَةِ لِنْ أَعْطِي لَمْ يَرْفَفَهُ وَالْخَمِيْصَةِ لِنْ أَعْطِي كَمْ يَرْفَى) لَمْ يَرْفَفَهُ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَـمْ يَرَفَعْهُ إِسْرَانِيْلُ وَمُحَمَّدُ بُنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي خُصَيْنِ. وَقَالَ: ((تَعْسَا))، فَكَأَنَّهُ يَهُولُ : فَأَتَعَسَهُمُ الله. ((طوبَى)): فَعلى مِنْ كُلِّ شَيْء طَيِّبِ وَهِيَ يَاءٌ خُوِّلَت إِلَى الْوَاوِ، وهِيَ مِنْ يَطِيْبُ.[راجع: ٢٨٨٦]

مرفوع نہیں کیا۔

(۲۸۸۵) اور عمرو این مرزوق نے ہم سے بردھا کربیان کیا' انہوں نے کہاہم کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے خبردی انہوں نے این باب سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہررہ بواللہ ے ' انہوں نے آنخضرت مٹائیا ہے ' آپ نے فرمایا اشرفی کابندہ اور روپے کا بندہ اور کمبل کا بندہ تباہ ہوا' اگر اس کو کچھ دیا جائے تب تو خوش جونه ديا جائے تو غصے ہو جائے 'ايسا مخص تباہ سرنگوں ہوا۔ اس كو كانا لك تو خدا كرے بھرند فكے مبارك وہ بندہ جو اللہ كے رائے میں (غزوہ کے موقع پر) اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے'اس ك سرك بال يراكنه بي اور اس ك قدم كرد و غبار سے الے ہوتے ہیں 'اگر اسے چوکی پسرے پر لگادیا جائے تو وہ اپنے اس کام میں یوری تندی سے لگارہے اور اگر لشکر کے پیچیے (دیکھ بھال کے لئے)لگا دیا جائے تو اس میں بھی پوری تندہی اور فرض شناس سے لگا رہے (اگرچه زندگی میں غربت کی وجہ سے اس کی کوئی اہمیت بھی نہ ہو کہ) اگر وہ کسی سے ملاقات کی اجازت چاہے تو اسے اجازت بھی نہ ملے اوراگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش بھی قبول نہ کی جائے' ابو عبدالله (حضرت امام بخاريٌ) نے كماكه اسراكيل اور محد بن جحاده نے ابو حصین سے یہ روایت مرفوعاً نمیں بیان کی ہے اور کما کہ قرآن ميد ميں جو لفظ تعشا آيا ہے گويا يوں كمنا جائے كد ﴿ فاتعسهم الله ﴾ (الله انہیں گرائے ہلاک کرے) طوبی "فعلٰی" کے وزن پر ہے ہر اچھی اور طیب چیز کے لئے۔ واؤ اصل میں یا تھا(طیبی) پھریا کو واؤ سے بدل دیا گیااور یہ طیب سے نکلا ہے۔

صدیث بذا میں ایک غریب مخلص مرد مجامد کے چوکی پسرہ دینے کا ذکر ہے ' یمی باب سے وجہ مطابقت ہے ' اللہ والے بزرگ ایسے ہی پوشیدہ غریب نامعلوم غیر مشہور بزرگ ہوتے ہیں جن کی وعائیں اللہ قبول کرتا ہے گریہ مقام ہرکی کو نصیب نہیں ہے۔ ۱۷ ۷ سب بَابُ فَصْلُ الْخَدَمَةِ فِی الْفَوْرُو بِ بِالْبِ جماد میں خدمت کرنے کی فضیلت کابیان محمد کرنے کی فضیلت کابیان محمد کرنے کی فضیلت کابیان محمد کرنے کا محمد کرنے میں عرعرہ نے بیان کیا کہ کہ مے شعبہ نے بیان

شُفْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَحِبْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَس. قَالَ جَرِيْرٌ: إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْنًا لاَ أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ)).

کیا' ان سے یونس بن عبیدنے' ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس بن مالک بڑائٹہ نے بیان کیا کہ میں جریر بن عبداللہ بچلی بڑائٹہ کے ساتھ تھاتو وہ میری خدمت کرتے تھے حالا نکہ عمر میں وہ مجھ سے بڑے تھے 'جریر ہواٹئر نے بیان کیا کہ میں نے ہروقت انصار کو ایک ایبا کام كرتے ديكھا (رسول الله طاقيم كى خدمت) كه جب ان ميں سے كوئى مجھے ملتاہے تو میں اس کی تعظیم واکرام کر تا ہوں۔

المنظم المراج الله الماري جناب رسول كريم مل المراج سه مجت ركھتے اور آپ كى بت تعظيم كرتے تھے. معلوم ہوا جو سی کوئی اللہ اور اس کے رسول ملے الے عجت رکھے اس کی خدمت کرنا عین سعادت ہے۔ بہ طاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے ، عینی نے کہامسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ صحبت سفر میں ہوئی اور سفرعام ہے جو جماد کے سفر کو بھی

شامل ہے اس باب سے مطابقت ہو گئی۔

• ٢٨٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر عَنْ عَمْرُو بْنِ أَبِي عَمْرُو مُولَى الْمُطْلِبِ بْن حَنْطَبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنس بْنَ مَالكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى خيبُر أَخُدُمُدُ. فلمَّا قَدم النَّبِيُّ ﷺ رَاجِعًا وبدا له آخذ قال: ((هذا جَبَلُ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)). ثُمَّ أشار بيدهِ إلَى النَّمَدِيْنَة قَالَ: ((اللُّهُمَ إِنِّي أَحْرَهُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيْم إبْراهيم مَكَة اللَّهُمَّ بَارِكُ لَنَا فِي صَاعِنا ومُدُنا)). إراحه ١٧١٦

(٢٨٨٩) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کماہم سے محد بن جعفرنے بیان کیا' ان سے مطلب بن حنطب کے مولی عمرو بن الی عمرو نے اور انہوں نے انس بن مالک بڑاٹھ سے سنا' آپ بیان کرتے تھے کہ میں رسول الله طالع کے ساتھ خیبر (غزوہ کے موقع یر) گیا، میں آے کی خدمت کیا کر تا تھا، پھرجب آپ واپس ہوے اور احد بہاڑ و کھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ بدوہ بہاڑ ہے جس سے ہم محبت کرتے ہں اور وہ ہم سے محبت کر تاہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے ہاتھ سے مینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اے اللہ! میں اس کے دونوں بچر ملے میدانوں کے درمیان کے خطے کو حرمت والا قرار دیتا ہوں' جس طرح ابرابيم ملائلات في مكه كوحرمت والاشر قرار ديا تفا الدا ہارے صاع اور ہمارے مدمیں برکت عطافرا۔

اس سے مدینہ شریف کی حرمت بھی ثابت ہوئی جیسا کہ مکہ شریف کی حرمت ہے، مدینہ کے لئے بھی عدود حرم متعین ہیں جن ك اندر وه سارك كام ناجاز بي جو حرم كمه مين ناجائز بين - المحديث كايي ملك ب كه مديد بهي كمه بي كي طرح حرام ب (والتفصيل مقام اخر) خيبر مدينه سے شام كى جانب تين منزل ير ايك مقام ہے۔ يه يهوديوں كى آبادى تقى۔ آنخضرت التي اكو حديبيہ سے آئے ہوئے ایک ماہ سے کم بی عرصہ ہوا تھا کہ آپ نے نیبر کے میودیوں کی سازش کا حال ساکہ وہ مدینہ یر حملہ کرنے والے ہیں'ان بی کی مدافعت کے لئے آپ نے پیش قدمی فرمائی اور اہل اسلام کو فتح مبین عاصل ہوئی۔

> ٢٨٩٠ حدَثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرّبيْع عَنْ إسْماعِيْلَ بْنُ زَكُريّاءَ حَدَّثَنَا

(۲۸۹۰) ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا کما ہم سے اساعیل بن زکریا نے ان سے عاصم بن سلیمان نے ان سے مورق

(324) SHE SHE SHE

علی نے اور ان سے انس بڑا تھ نے بیان کیا کہ ہم نمی کریم ساٹھ لیا کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے۔ پچھ صحابہ کرام اور زے سے تھے اور پچھ نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ موسم گرمی کا تھا'ہم میں زیادہ بہتر سامیہ جو کوئی کرتا' اپنا کمبل تان لیتا۔ خیر جو لوگ روزے سے تھے وہ کوئی کام نہ کر سکے تھے اور جن حضرات نے روزہ نہیں رکھا تھا تو انہوں نے ہی اونٹوں کو اٹھایا (پانی پلایا) اور روزہ داروں کی خوب خوب خدمت بھی کی۔ اور (دوسرے تمام) کام کئے۔ نبی کریم ساٹھ کیا نے فرمایا آج اجر و اواب کوروزہ نہ رکھنے والے لوٹ کرلے گئے۔

غاصِمٌ عَنْ مُورَق الْعِجْلِيِّ عَنْ أَنَس رَضِيَ الله عَنْهُ قَال: كُنَّا مَع النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَمَ اكْثرُنا ظِلاً الَّذِي يَسْتَظِلُ بِكِسَانِهِ، وَأَمَا الَّذِيْنَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْنًا، وَأَمَا الَّذِيْنِ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرَّكَابِ. وَامْتَهَنُوا وعالجُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَم: ((ذَهَبِ الْـمُقُطِرُونَ الْيَومَ بالأَجْر)).

الینی روزہ داروں سے زیادہ ان کو تواب ملا معلوم ہوا کہ جہاد میں مجاہدین کی خدمت کرنا روزے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔

روزہ ایک انفرادی نیکی ہے گر مجاہدین کی خدمت بوری ملت کی خدمت ہے اس لئے اس کو بسرحال فوقیت حاصل بندین کا مغموم ہیہ بھی ہے کہ روزہ اگرچہ خیر محض ہے اور مخصوص و مقبول عبادت ہے پھر بھی سنر وغیرہ میں ایسے مواقع پر جبکہ اس کی وجہ سے دو سرے اہم کام رک جانے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ جو واقعہ حدیث میں ہے اس میں بھی کمی صورت پیش آئی تھی کہ جو لوگ روزے سے تھے وہ کوئی کام مخصکن وغیرہ کی وجہ سے نہ کر سکے لیکن بے روزہ داروں نے بوری توجہ سے تمام خدمات انجام دیں اس کے ان کا ثواب روزہ رکھنے والوں سے بھی بردھ گیا۔

باب اس شخص کی فضیلت جس نے سفر میں اپنے ساتھی کا ساتھی کا سامان اٹھادیا

(۲۸۹۱) ہم سے اسحاق بن نفر نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا' ان سے ابو ہریرہ نے کیان کیا' ان سے ابو ہریرہ نے کہ نی کریم مٹنی کیا نے فرمایا روزانہ انسان کے ہرایک جو ڈپر صدقہ لازم ہے اور اگر کوئی مخص کمی کی سواری میں مدد کرے کہ اس کو سمارادے کراس کی سواری پر سوار کرادے یا اس کا سامان اس پر اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اچھا اور پاک لفظ بھی (زبان سے نکان) صدقہ ہے۔ ہرقدم جو نماز کے لئے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور (کمی مسافر کو) راستہ بتادینا بھی صدقہ ہے۔

### ٧٢- بَابُ فَضْلِ مَنْ حَـمَلَ مَتَاعَ صاحِبهِ فِي السَّفَر

٢٨٩١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عِبْدُ الرُّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي عَبْدُ الرُّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي الله عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ اللهِ قَالَ: ((كُلُّ سُلاَمي عَلَيْه صَدَقَة كُلُّ يَومٍ: يَعِيْنُ الرِّجُلَ فِي دَائِتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَيِّبَةُ، وَكُلُّ حَطْوَةٍ يَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلاَةِ صَدَقَةٌ؛ وَكُلُّ حَطْوَةٍ يَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلاَةِ صَدَقَةً؛ وَدَلُ الطُرِيْقِ صَدَقَةٌ)). [راجع: ٢٧٠٧]

حدیث عام ہے گر سفر جماد کے مسافر خصوصیت سے یمال مراد ہیں 'ای لئے حضرت امام روزیجے اس کو کتاب الجہاد میں لائے ہیں۔
کوئی بھائی اگر اس مبارک سفر میں تھک رہا ہے یا اس پر بوجھ زیادہ ہے تو اس کی امداد بڑا ہی درجہ رکھتی ہے۔ بوں ہر مسافر کی مدد بہت
بڑا کار خیر ہے 'مسافر کوئی بھی ہو۔ ای طرح زبان سے ایسا لفظ نکالنا کہ سننے والے خوش ہو جائیں اور وہ کلمہ خیر بی سے متعلق ہو تو ایسے
الفاظ بھی صدقہ کی مد میں کھے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں ایسے الفاظ کو اس صدقہ سے بہت ہی بہتر قرار دیا ہے جس صدقہ کی وجہ سے

جس پر وہ صدقہ کیا گیا ہے اس کو سن کر تکلیف ہو' ای لئے ہر مسلمان مومن کا فرض ہے کہ یا تو کلمہ خیر زبان سے نکالے یا خاموش رہے۔ ہر قدم جو نماذ کے لئے اشحے وہ بھی صدقہ ہے اور کی راہ گم کئے ہوئے مسافر کو راستہ بتا وینا بھی بہت ہی برا صدقہ ہے۔ یی اسلام کی وہ اظافی پاکیزہ تعلیم ہے جس نے اپنے سچ پیرو کاروں کو آسانوں اور زمینوں میں قبول عام بخشا۔ اللهم اجعلنا منهم آمین) مسلام کی وہ اظافی پاکیزہ تعلیم ہے جس نے اپنے سچ پیرو کاروں کو آسانوں اور زمینوں میں مرحد سر ایک دل بیمرہ وینا مسلام کے راستے میں سمرحد سر ایک دل بیمرہ وینا

باب الله کے راہتے میں سرحد پر ایک دن پسرہ دینا کتنا بڑا تواب ہے

اور الله تعالی کاارشاد که "اے ایمان والو صبرے کام لواور دشمنوں سے صبر میں زیادہ رہو"اور موریچ پر جے رہو آخر آیت تک۔

صبر ایک بہت بری انسانی قوت کا نام ہے جس کے نتیجہ میں بہت سے انسانوں نے بری بری تاریخی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ہمارے ان کی ماہیں کی مثال میں انشمہ میں میں انسان میں انسان کی میں بہت سے انسانوں نے بری بری تاریخی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ہمارے

(۲۸۹۲) ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابوالنفر ہا شم

بن قاسم سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن
دینار نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو عازم (سلمہ بن دینار)
نے بیان کیا اور ان سے سمل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اللہ کے راستے میں
دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک دن کا پہرہ دنیا وہا فیصاسے بڑھ کرہے ،
جنت میں کی کے لئے ایک کو ڑے جتنی جگہ دنیا وہا فیصاسے بڑھ کر ہے ،
ہنت میں کی کے لئے ایک کو ڑے جتنی جگہ دنیا وہا فیصاسے بڑھ کر سے ہوں کہ ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں شام کو چلے یا صبح کو تو وہ دنیا وہا فیصا

سَبِيْلِ اللهِ وَقُولِ اللهِ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا اللَّذِيْنَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا﴾ِ الآيَةَ [آل عمران : ٢٠]

رسول پاک الله الله الله الله من الشمس ہے۔

۱۹ ۲۸ ۹ ۲ – حَدَّثَنَا عَبْدُ الله بْنُ مُنِيرِ سَمِعَ

أَبَا النَّصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الله بْنُ مُنِيرِ سَمِعَ الله بْنِ عَبْدِ الله بْنِ دِيْنَارِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اللهِ بْنِ دِيْنَارِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ الله عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ عَنْهُ قَالَ: ((رباطُ يَومٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. وَمَوضِعُ سَوطِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. وَمَوضِعُ سَوطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجُنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرُّوْحَةُ يَروحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ اللهِ أَوِ الْفَدُوةَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا)) اللهِ أَوِ الْفَدُوةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا))

[راجع: ۲۷۹٤]

اسلامی شرعی ریاست میں سرحد پر چوکی پسرے کی خدمت جس کو سونی جائے اور وہ اسے بخوبی انجام وے تو اس کا نام بھی مجلدین میں ہی لکھا جاتا ہے اور اس کو وہ ثواب ملتا ہے جس کے سامنے دنیا کی ساری دولت بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی کیونکہ دنیا بسرحال فائی اور اس کا ثواب بسرحال باتی ہے۔ الرباط بکسر الراء لموحدۃ الخفيفة ملازمۃ المکان الذی بین المسلمین والکفار لحراسة المسلمین منهم واستدل المصنف بالایة اختیار لاشهر التفاسیر فعن الحسن البصری والقتادۃ اصبروا علی طاعة الله وصابروا اعداء الله فی البجهاد ورابطوا فی سبیل الله وعن محمد بن الکعب اصبروا علی الطاعة وصابروا لانتظار الوعد و رابطو العدو و تقوا الله فیما بینکم (فتح)

باب اگر کسی بچے کو خدمت کے لئے جماد میں ساتھ لے

٧٤ - بَابُ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

عائے

اس میں اشارہ ہے کہ بچہ جماد کے لئے مخاطب نہیں ہے لیکن خدمت کے لئے بچوں کو جماد میں ہمراہ لگایا جا سکتا ہے۔

**(326)** 

(۲۸۹۳) مم ے قتیب بن سعید نے کما' مم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا'ان سے عمروین عمرونے اور ان سے انس بن مالک بناٹھ نے کہ نبی کریم مٹائیا نے ابو طلحہ بناٹھ سے فرمایا کہ اپنے بچوں میں سے کوئی بچہ میرے ساتھ کر دو جو خیبر کے غزوے میں میرے کام کر دیا کرے 'جبکہ میں خیبر کاسفر کروں۔ ابوطلحہ اپنی سواری یراین بیجیے بٹھا کر مجھے (انس مکو) لے گئے 'میں اس وقت ابھی لڑ کا تھا بالغ ہونے کے قریب جب بھی آخضرت کمیں قیام فرماتے تو میں آپ کی خدمت کر تا۔ اکثر میں سنتا کہ آپ یہ دعاکرتے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگنا ہوں غم اور عاجزی مستی ' بخل ' بزدلی' قرض داری کے بوجھ اور ظالم ك اپ اوپر غلب س ا ترجم خيبر پنچ اور جب الله تعالی نے خیبر کے قلعہ پر آپ کو فتح دی تو آپ کے سامنے صفیہ بنت حی بن اخطب بی این کے جمال (ظاہری وباطنی) کاذکر کیا گیا ان کا شوہر (يبودي) لزائي ميں كام آگيا تھا اور وہ ابھى دلهن ہى تھيں (اور چو نكہ قبیلہ کے سردار کی لڑکی تھیں) اس لئے رسول کریم مٹھیا نے (ان کا اكرام كرنے كے لئے) انسى اپنے لئے پند فرماليا۔ پھر آپ انسيں ساتھ لے کروہاں سے چلے۔ جب ہم سد الصبهاء پر پنچے تووہ حیض سے پاک ہوئیں' تو آپ نے ان سے خلوت کی۔ اس کے بعد آپ نے عیس (تھجور' پنیراور تھی ہے تیار کیا ہوا ایک کھانا) تیار کرا کرایک چھوٹے سے دسترخوان پر رکھوایا اور جھ سے فرملیا کہ اپنے آس پاس کے لوگوں کو دعوت دے دو اور یمی آنخضرت مانی کا حضرت صفیہ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضور ملٹائیا صفیہ بڑے تھا کی وجہ سے اپنے چیچے (اونٹ کے کوہان کے اردگرد) اپنی عباءے پردہ کئے ہوئے تھے (سواري پر جب حفرت صفيد بي في الاستار موتيس) تو آپ مالي اب اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے اور اپنا گھٹنا کھڑا رکھتے اور حفزت صفیہ بڑے نیا ا بنا پاؤل حضور اکرمؓ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ اس طرح ہم چلتے رہے اور جب مدینہ منورہ کے قریب پنیجے تو آپ نے احد بہاڑ کو

٣٨٩٣ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرُو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لأَبِي طَلْحَةَ : ((الْتَمَسَ لِي غُلاَمًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى خَيْبَرَ))، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِفِي وَأَنَا غُلاَمٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى ا لله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيْرًا يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهُمِّ وَالْحَزَن، وَالْعَجْز وَالْكَسَل، وَالْبُخُلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)). ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالٌ صَفِيَّةَ بنت حُيَيٍّ بْنِ أَخْطَبَ - وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا، وَكَانَتْ عَرُوسًا – فَاصْطَفَاهَا رُسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدُّ الصَّهْبَاء حَلَّتْ، فَبَنَى بهَا، ثُمُّ صَنَعَ حَيسًا فِي نِطعِ صَغِيْرٍ، ثُمُّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ)). فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةً. ثُمُّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَنها وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ، فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَوْكَبَ، فَسِوْنَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ نَظَرَ إِلَى أُحُدِ

**DEFECTION** (327) فَقَالَ: ((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)). ثُمُّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((اللَّهُمُّ إِنِّي احَرَّهُ مَا بَيْنَ لابَتْيهَا بمِثْل مَا حَرُّهَ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةً. اللَّهُمَّ بَارِكُ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ)).

[راجع: ٣٧١]

دیکھا اور فرمایا بد بہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت ر کھتے ہیں' اس کے بعد آی نے مدینہ کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا اے اللہ! میں اس کے دونوں پھر ملے مدانوں کے درمیان کے خطے کو حرمت والا قرار دیتا ہول جس طرح حضرت ابراہیم ملائلا نے مکہ معظمہ کو حرمت والا قرار دیا تھااے اللہ! مدینہ کے لوگوں کو ان کی مد

اورصاع میں برکت دیجئو!

المراجعة المراجع المرا میسی اس رشت سے ای لڑائی میں حضرت صفید رضی اللہ عنها آپ کے حرم میں داخل ہوئیں جو ایک خاندانی خانون تھیں اس رشت سے الل سلام کو بہت سے علمی فوائد حاصل ہوئے۔ روایت بڑا میں ایک وعائے مسنونہ بھی فدکور ہوئی ہے جو بہت سے فوائد پر مشتمل ہے جس کا یاد کرنا اور دعاؤں میں اسے پڑھتے رہنا بہت سے امور دینی اور دنیاوی کے لئے مغید ثابت ہو گا۔ حضرت صغید رضی الله عنها کے تفصیلی طالات پیچیے ذکور ہو چکے ہیں ای حدیث سے مدینہ منورہ کا بھی مثل مکہ شریف حرم ثابت ہوا۔ حضرت انس پہلے ہی سے آپ كي خدمت مين تح محر سفر مين ان كاپهلا موقع تفاكه خدمت مين ربخ كا شرف حاصل موا . دعاء مسنونه مين لفظ هم اور حزن مهم معنى بی ہیں۔ فرق سے کہ هم وہ گلر جو واقع نمیں ہوا لیکن وقوع کا خطرہ ہے 'حزن وہ غم و گلر جو واقع ہو چکا ہے۔ حضرت انس خدمت نبوی میں پہلے بی تھے گر اس موقع پر بھی ان کو ہمراہ لیا گیا ان کی مت خدمت نو سال ہے' احد بھاڑ کے لئے جو آگ نے فرمایا وہ حقيقت ير منى ب ﴿ إِنَّ اللَّهُ عَلَى كُلَّ شَني فَدِيثٌ ﴾ (البقرة: ٢٠)

### باب جماد کے لئے سمندر میں سفر کرنا

(۲۸۹۳٬۹۵) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کما ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا' ان سے کیلی بن سعید انصاری نے' ان سے محد بن کیلی ین حبان نے اور ان سے انس بن مالک بڑاٹھ نے بیان کیا اور ان سے ام حرام وي في الله الله عنه واقعد بيان كيا تقاكم في كريم طي الله الله ون ان ك كر تشريف لاكر قيلوله فرمايا تعاد جب آب بيدار موئ تو ہنس رہے تھے۔ انہوں نے پوچھایارسول الله! کس بات پر آپ بنس رہے ہیں؟ فرمایا مجھے اپنی امت میں سے ایک الی قوم کو (خواب میں دیکھ كر) خوشى موئى جو سمندر ميں (غزوہ كے لئے) اس طرح جارہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوں۔ میں نے عرض کیایا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی وہ ان میں سے کردے۔ آپ نے فرمایا کہ تم بھی ان میں سے ہو۔ اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو پھر ہنس رہے تھے۔ آپ نے اس مرتبہ بھی وہی بات بتائی۔ ایسا دویا ٧٥- بَابُ رُكُوبِ الْبَحْر

٢٨٩٤، ٢٨٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَان حَدَّثَنَا حَمَّاذُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْن يَحْيَى بْنُ حِبَّانْ عَنْ أَنَس بْن مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامِ أَنَّ النَّبِيِّ ﴿ قَالَ يَومًا فِي بَيْتِهَا، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ ا للهِ مَا يُضْحِكُك؟ قَالَ: ((عَجِبْتُ مِنْ قَومِ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْـمُلُوكِ عَلَى الأسِرَّةِ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي منْهُمْ، فَقَالَ: ((أَنْتِ مِنْهُمْ)). ثُمُّ نَامَ فَاسْتَيْقَظ وَهُو يَضْحَكُ. فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ **(328)** 

ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَيَقُولُ: ((أَنْتِ مِنَ الأَوْلِيْنَ)). فَتَزَوُّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْفَزُو، فَلَمَّا رَجِعَتْ قُرَبِتُ دَابَّةٌ لِتَوْكِبَهَا، فَوَقَعَتْ فَانْدَقْتْ غُنُقُها)).

[راجع: ۲۷۸۸، ۲۷۸۸]

تین دفعہ ہوا۔ میں نے کمااے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ ہے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کردے۔ آپ نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے الشكر كے ساتھ ہو كى وہ حضرت عبادہ بن صامت كے نكاح ميں تھيں اور وہ ان کو (اسلام کے سب سے پہلے ، بحری بیڑے کے ساتھ) غزوہ میں لے گئے 'واپسی میں سوار ہونے کے لئے اپنی سواری سے قریب ہوئیں (سوار ہوتے ہوئے یا سوار ہونے کے بعد) گریڈس جس سے آب كى كرون نوك كى اور شادت كى موت ياكى وراي الماديات

> یہ حدیث اور اس پر نوٹ چیچے لکھا جا چکا ہے یمال مرحوم اقبال کا یہ شعر بھی یاد رکھنے کے قاتل ہے۔ دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے 💎 بح ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

> > ٧٦ بَابُ مَن اسْتَعَانَ بالضُّعَفَاء وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ

> > وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيانَ قَالَ: ((قَالَ لِيْ قَيْصَرٌ: سَأَلُّتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ)).

٢٨٩٦ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبِ حَدَّثَنَا مُحَمِّدُ بْنُ طَلْحَةً عَنْ طَلْحَةً عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنْ لَهُ فَضْلاً عَلَى مَنْ دُوْنَهُ، فَقَالَ النُّبيُّ ﷺ: ((هَلُ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ الْأُ بضُعَفَائِكُمْ)).

باب لڑائی میں کمزور ناتواں (جیسے عور تیں' بیج' اندھے' معذور اور مساكين) اور نيك لوگول سے مدد جابنا ان سے دعاكرانا اور حفرت ابن عباس بی این نے بیان کیا کہ مجھ کو ابو سفیان بڑاٹھ نے خبر دی کہ مجھ ے قیصر (ملک روم) نے کہا کہ میں نے تم سے بوچھا کہ امیر اوگوں نے ان (حضور اکرم طرفیلم) کی بیروی کی ہے یا کمزور غریب طبقہ والوں نے؟ تم نے بتایا کہ کمزور غریب طبقے نے (ان کی اتباع کی ہے) اور انبیاء کا پیرو کاریسی طبقہ ہو تاہے۔

(۲۸۹۲) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے محد بن طلحہ نے بیان کیا' ان سے مععب ابن سعد نے بیان کیا کہ سعد بن الی وقاص بظائم کا خیال تھا کہ انہیں دو سرے بہت سے صحابہ پر (اپنی مالداری اور بہادری کی وجہ ہے) فضیلت حاصل ہے تو نبی کریم ماٹھائیا نے فرمایا کہ تم لوگ صرف اینے کمزور معذور لوگوں کی دعاؤل کے نتیجہ میں اللہ کی طرف سے مدد پنجائے جاتے ہو اور ان ہی کی دعاؤں سے رزق دیئے جاتے ہو۔

قال ابن بطال تاويله ان الضعفاء اشد اخلاصا في الدعاء واكثر خشوعا في العبادة لخلاء قلوبهم عن التعلق بزخوف الدنيا (فتح) ليمن ضعفاء دعا کرتے وقت اخلاص میں بہت سخت ہوتے ہیں اور عبادت میں ان کا خشوع زیادہ ہو تا ہے اور ان کے دل دنیاوی زیب و زینت سے پاک ہوتے ہیں۔ اس لئے ضعیف لوگوں سے دعاکرانا بہت ہی موجب برکت ہے۔

٧٨٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ (٢٨٩٧) بم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن

عیینہ نے بیان کیا'ان سے عمرو بن دینارنے'انہوں نے جابر ہے سا'

آب ابو سعید خدری بنات سے بیان کرتے تھے کہ نی کریم ساتھ ا فرملا ایک زماند ایدا آئے گاکہ مسلمانوں کی فوج کی فوج جمال پر موں

گی جن میں یوچھاجائے گا کہ کیا فوج میں کوئی ایسے بزرگ بھی ہیں

جنہوں نے نبی کریم ماٹھیم کی صحبت اٹھائی ہو کما جائے گا کہ ہاں تو ان

ہے فنح کی دعاکرائی جائے گی۔ پھرایک ایسازمانہ آئے گااس ونت اس

کی تلاش ہو گی کہ کوئی ایسے بزرگ ال جائیں جنوں نے نبی کریم

جائیں گے اور ان سے فتح کی دعاکرائی جائے گی اس کے بعد ایک ایسا

زمانہ آئے گاکہ بوچھا جائے گاکہ کیا تم میں کوئی ایسے بزرگ بی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَن النُّبيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَيُقَالُ: نَعَم. فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ. ثُمٌّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ : نَعَمْ. فَيُفْتَحُ. ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فِيُقُالُ: فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيُّ هُا؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ. فَيُفْتَحُ)).

جنہوں نے نبی کریم مان کیا کے صحابہ کے شاگردوں کی صحبت اٹھائی ہو کما جائے گاکہ ہال اور ان سے فنح کی دعاکر ائی جائے گی۔ [طرفاه في: ٣٦٤٩، ٣٦٤٩]. اس مدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ والے نیک لوگوں کی دعاؤں کا نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ رسول کریم میں اللہ نے فرمایا تھا کہ میر نامنے کھر میرے محابہ کا زمانہ اور پھر تابعین کا زمانہ <sub>ک</sub>یہ بہترین زمانے ہیں۔ ان خیرو برکت کے زمانوں میں مسلمان مسیح معنول میں خدا رسیدہ مسلمان تھے' ان کی دعاؤں کو قبول عام حاصل تھا۔ بسرحال ہر زمانے میں ایسے خدا رسیدہ لوگوں کا وجود ضروری ہے۔ ان کی معبت میں رہنا' ان سے دعائیں کرانا اور روحانی فیوض حاصل کرنا عین خوش نقیبی ہے۔ ایسے بی لوگوں کو قرآن مجید میں اولیاء اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے جن کی شان میں ﴿ الذين أمنوا و كانوا يتقون ﴾ كما كيا ہے كه وه لوگ اين ايمان ميں پخت اور تقوى ميں كالل موت بير. جن مين يه چيزين نه پائي جائين ان كو اولياء الله جانا انتائي حماقت ب- مرافسوس كه آج كل بيشترنام نهاد مسلمان اس ممانت میں جتا ہیں کہ وہ بہت سے چری افیونی حرام خور عصر اوگوں کو محض ان کے بالوں اور جبوں قبوں کو دیکھ کر خدا رسیدہ جانتے ہیں' طالاتکہ ایسے لوگوں کے بھیں میں اللیس کی اولاد ہے جو ایسے بہت ہے کم عقلوں کو گمراہ کر کے دوزخی بنانے کا فرض ادا کر رہی ہے۔ اللهم انا نعوذبک من شرور انفسنا حدیث سے میدان جماد میں نیک ترین لوگوں سے دعاکرائے کا ثبوت ہوا الدعاء سلاح المومن

> ٧٧ - بَابُ لاَ يَقُولُ فُلاَنٌ شَهْيْدٌ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِهِ، اللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكُلِّمُ فِي سَبِيْلِهِ)).

مومن كابهترين جمسيار دعا ب يج ب "بلا كو ثال ديتي ب دعا الله والول كي".

باب قطعی طور پریدنه کهاجائے که فلال فخص شهید ہے (کیونکه نیت اور خاتمہ کاحال معلوم نہیں ہے) اور ابو ہریرہ بڑاتھ نے نبی کریم طابیا سے روایت کیا کہ اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راتے میں جماد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راتے میں زخمی ہو تاہے۔

آ جب تک مدیث سے ثابت نہ ہو جینے قطعی طور پر کسی کو بہٹتی نہیں کمہ سکتے گر صرف ان لوگوں کو جن کو آنخضرت التہیں۔ لیسین کے ا

(330) B. (330)

نے فرمایا کہ وہ بیشتی ہیں۔ حضرت امام بخاری رہ تیجے نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو حضرت امام احمد نے نکالا کہ تم اپنے جنگوں میں کہتے ہو کہ فلاں شہید ہوا ایسا نہ کمو۔ یوں کمو جو خدا کی راہ میں مرے وہ شہید ہے۔ دو سری روایت میں ہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ ان کو دشمن کا تیر لگتا ہے اور وہ مرجاتے ہیں گروہ عنداللہ حقیقی شہید نہیں ہیں۔ جو دنیا میں ریا و نمود کے لئے لڑے اور مارے

(۲۸۹۸) ہم سے قتیب بن سعید نے بیان کیا کما ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا' ان سے ابو حازم نے اور ان سے سل بن سعد ساعدی فے بیان کیا کہ رسول الله مان کیا کی (اینے اصحاب کے ہمراہ احد یا خیبر کی اڑائی میں) مشرکین سے ٹر بھیڑ ہوئی اور جنگ چھڑ مئی کھرجب آپ (اس دن لڑائی سے فارغ ہو کر) اپنے پڑاؤ کی طرف واپس ہوئے اور مشر کین اپنی پڑاؤ کی طرف تو آپ ماڑیا کی فوج کے ساتھ ایک مخص تھا' لڑائی آڑنے میں ان کاب عال تھا کہ مشرکین کا کوئی آدی بھی اگر کسی طرف نظریر جاتا تواس کا پیچھا کرے وہ مخض انی تلوارے اے قل کرویتا۔ سل نے اس کے متعلق کما کہ آج جننی سرگری کے ساتھ فلاں شخص اڑا ہے 'ہم میں سے کوئی بھی اس طرح نه الأسكاء آپ مان کیا نے اس پر فرمایا كه ليكن وه مخص دوزخی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے (اپنے دل میں کما اچھا میں اس کو پیچھا کروں گا(دیکھوں) حضور سٹھیے اے اسے کیوں دوزخی فرمایا ہے) بیان کیا کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ ووسرے دن لڑائی میں موجود ر ما'جب مجمى وه كمرًا هو جاتا توبيه بهى كمرًا هو جاتا اورجب وه تيز چلنا' تو یہ بھی اس کے ساتھ تیز چالا۔ بیان کیا کہ آخروہ مخض زخی ہو گیاز خم بڑا گرا تھا۔ اس لئے اس نے چاہا کہ موت جلدی آ جائے اور اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو سینے کے مقابلہ میں کر لیااور تکوار پر گر کرانی جان دے دی۔ اب وہ صاحب رسول الله طاق الله خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میں گواہی ریتا ہوں کہ آپ ا الله کے سے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیابات ہوئی ؟ انهوں نے بیان کیا کہ وہی شخص جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزفی ہے 'صحابہ کرام پر یہ آپ کا فرمان برا شاق گزرا تھا۔ میں نے گئے 'جیسا کہ دو سری روایات میں صراحت موجود ہے۔ ٢٨٩٨ - حَدَّثْنَا قُتِيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْتَقَى هُوَ وَالْـمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إلَى عَسْكُرهِ وَمَالَ الآخَرُونَ إِلَى عَسْكُرهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ لاَ يَدَعُ لَهُمْ شَاذُةً وَلاَ فَاذَّةً إلاَّ اتَّبَعَهَا يَضْربُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالَ : مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَومَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلاَنٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ : ((أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ))، فَقَالَ رَجُلَّ مِنَ الْقَومِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلُّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَجُوِحَ الرَّجُلُ جَرْحًا شَدِيْدًا، فَاسْتَقْجَلَ الْمَوتَ، فَوَضَعَ نَصلَ سَيْفِهِ فِي الأَرْض وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمُّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرُّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، قَالَ: قَالَ ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالَ: الرُّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظُمَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ، ثُمُّ جُرحَ جُرْحًا شَدِيْدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوتَ فَوَضَعَ نَصلَ

) (331) »

سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَلَايَيْهِ ثُمُّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ عَمْلَ عَمَلَ أَهْلِ الْبَحْنَةِ فِيْمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْسَجَنَّةِ)). [أطرافه في: ٢٠٠٧، ٤٢٠٧)،

ان سے کماکہ تم سب لوگوں کی طرف سے میں اس کے متعلق تحقیق کرتا ہوں۔ چنانچہ میں اس کے پیچھے ہولیا۔ اس کے بعد وہ مخف شخت زخی ہوا اور چاہا کہ جلدی موت آجائے۔ اس لئے اس نے اپنی تکوار کا پھل ذمین پر رکھ کر اس کی دھار کو اپنے سینے کے مقاتل کر لیا اور اس پر گر کر خود جان دے دی۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ ایک آدی اندگی بھر بظاہر اہل جنت کے سے کام کرتا ہے طالا نکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی بظاہر اہل دوزخ کے کام کرتا ہے طالا نکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔

حدیث اور باب میں مطابقت ظاہر ہے کہ ظاہر میں وہ مخص میدان جہاد میں بہت بڑا مجلد معلوم ہو رہا تھا گر قست میں دوزخ کھی ہوئی تھی' جس کے لئے نبی کریم مٹھ کے اور الهام کے ذریعہ معلوم کر کے فرما دیا تھا۔ آخر وہی ہوا کہ خود کشی کر کے حرام موت کا شکار ہوا اور دوزخ میں داخل ہوا۔ انجام کا فکر ہروقت ضروری ہے۔ اللہ پاک راقم الحروف اور جملہ قار کین کرام کو خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے آخین۔

# ٧٨ بابُ التَّحْرِيْصِ عَلَى الرَّمْيِ، وَقُولُ ا اللهِ تَعَالَى:

﴿ وَأَعِدُوا لَهُمْ مَا اسْنَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رَبِطِ النَّحَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوُ اللهُ وَعَدُوَّ لَهُ وَعَدُوً لَا اللهُ وَعَدُوً لَكُمْ ﴿ وَالْاَنْفَالَ : ٣٠]

باب تیراندازی کی ترغیب دلانے کے بیان میں (اور سورہ انفال میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور ان (کافروں) کے مقابلے کے لئے جس قدر بھی تم سے ہو سکے سامان تیار رکھو' قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے' جس کے ذریعہ سے تم اپنا رعب رکھتے ہواللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں یو"

آیت شریفہ میں لفظ من قوہ میں توین شکیر کے لئے ہے جس سے میدان جنگ میں کام آنے والی ہر قتم کی قوت مراد ہے'
سیسی اسلامی فی اور آلات کی قوت جس میں وہ سارے آلات جنگ شال ہیں جو اب تک وجود میں آ چکے ہیں اور قیامت تک
وجود میں آئیں گے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ جملہ آلات مبیا کریں' ان سے پوری واقفیت پیدا کریں' ان کو خود بنائیں ان کا استعال
سیسیں۔ آیت میں شکیر سب کو شائل ہے اس ایٹی دور کی بھی جملہ جنگی قوتیں اس آیت کی تفییر ہو سکی ہیں اور آئندہ دور میں جو
ہوں' سب کو یہ آیت شائل ہوگی۔ آیت میں اگلا کلوا ﴿ تُرهِبُونَ بِهِ عَدُوّا اللّٰهِ وَعَدُوّ کُنُم ﴾ (الانفال: ۲۰) اور بھی زیادہ توجہ طلب ہے کہ
آلات جنگ کا استعال محص ملک گیری کے لئے نہ ہو بلکہ ان کا مقصد یہ ہو کہ اللہ کے دین کے وشنوں کو دہا کر خاتی اللہ کے لئے زمین
کو گہوارہ امن و عافیت بنایا جائے کیونکہ اللہ کے دین کا نقاضا ہی ہے کہ یماں اس کی مخلوق چین و سکون کی زندگی بسر کر سکے' ظلم و

(۲۸۹۹) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ ہم سے حاتم بن اسلحل نے بیان کیا انہوں نے اسلحل نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن اکوع بنا انہ سلمہ بن اکوع بنا انہ سلمہ بن اکوع بنا انہوں بیان کیا کہ نمی کریم ما تا اللہ ا

٢٨٩٩ حدثنا غبد الله بن مسلمة
 خدتنا حاتم بن إسماعيل عن يزيد بن أبي
 عُبيد قال: سمعت سلمة بن الأكوع

الملم کے چند صحابہ رگزر ہواجو تیراندازی کی مثق کررہے تھے۔ آپ

النائي نے فرمایا اساعیل طالق کے بیٹو! تیر اندازی کرو کہ تمہارے

بزرگ دادا اساعیل ملائلاً بھی تیرانداز تھے۔ باں! تیراندازی کرو' میں

بني فلاں (ابن الاورع بزائلہ) كى طرف ہوں۔ بيان كيا' جب آپ ماڻاييم

ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو (مقابع میں حصہ لینے والے) دو سرے

فرن نے این ہاتھ روک لئے۔ آپ نے فرمایا کیابات پیش آئی کم

رَضِي اللَّهُ عَنَّهُ قَالَ: ((مَوُّ النَّبِيُّ صَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَر مَنْ أَسُلَّمَ يَنْتَصِلُونَ، فَقَالَ النُّبِيُّ عِنْكُ: ((ارْمُوا بَنِي إسْمَاعِيْلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانْ رَامِيًا، ارْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلان)). قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيْقَيْن بأَيْدِيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ؟)) قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ معهُمْ ؟ قَالَ النَّبِيُّ عِلَى : ((ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ

كُلَّكُمْ)).

ا طرفاه في : ۲۵۰۷، ۲۳۳۷۳.

لوگوں نے تیراندازی بند کیوں کردی ؟ دو سرے فریق نے عرض کیا جب آیا ایک فرنق کے ساتھ ہو گئے تو بھلا ہم کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس پر آنحضور ملتھایا نے فرمایا اچھا تیراندازی جاری رکھو' میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ آ پہر میے اسرة طیب کے مطالعہ کرنے والوں پر واضح ہے کہ آپ نے اپنے پیروکاروں کو بیشہ بابی بنانے کی کوشش فرمائی اور مجاہدانہ سینے ازری گزارنے کے لئے ثب و روز تلقین فرماتے رہے جیا کہ اس مدیث سے بھی واضح ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح ہوا کہ عربوں کے جد امجد حضرت اساعیل ملائلہ بھی بوے زبروست سابی تھے اور نیزہ مازی ہی ان کامشغلہ تھا۔ آج کل بندوق' توپ' ہوائی جہاز اور جتنے بھی آلات حرب وجود میں آ چکے ہیں وہ سب ای ذیل ہیں۔ ان سب میں ممارت پیدا کرنا سب کو اپنانا یہ خدا پر سی کے

> خلاف نمیں ہے بلکہ ہرمسلمان یر ان کا سکھنا فرض ہے۔ ٢٩٠٠ حدَّثَنَا أَبُو نُقَيْم حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمن بْنُ الْعسِيل عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْد عنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ حِيْنَ صَفَفْنا لِقُرَيْش وَصَفُوا لَنَا: ((إِذَا أَكْنَبُوكُم فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ)).

> > [طرفاه في: ٣٩٨٤، ٣٩٨٥].

( ۲۹۰۰) ہم سے ابو تعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے ان سے حزہ بن الى اسيد نے اور ان سے ان كے والد نے بيان کیاکہ نی کریم ماٹھیا نے بدر کی لڑائی کے موقع پر جب ہم قریش کے مقابله میں صف باند ھے ہوئے کھڑے ہوگئے تھے اور وہ ہمارے مقابلہ یں تیار تھ' فرمایا کہ اگر (حملہ کرتے ہوئے) قریش تمہارے قریب آ جائيں تو تم لوگ تيراندازي شروع كروينا تاكه وه چيچيے بننے ير مجبور

اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ آنخضرت سالھیا نے میدان بدر میں مجابدین اسلام کو جنگی تربیت بھی فرمائی اور جنگ و جماد کے قواعد بھی تعلیم فرمائے۔ در حقیقت امیر لشکر کو الیابی ہونا چاہئے کہ وہ قوم کو ہر طرح سے کنٹرول کر سکے (سائیلیا)

باب برجھے ہے (مثق کرنے کے لئے) کھیلنا

(۲۹۰۱) ہم سے ابراہیم بن مویٰ نے بیان کیا کما ہم کو ہشام نے خبر دی'انہیں معمرنے'انہیں زہری نے 'انہیں ابن المسیب نے اور ان

٧٩- بَابُ اللَّهُو بِالْحِرَابِ وَنَحُوهَا ٧٩٠١ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَر عَن الزُّهْرِيِّ عَنِ

ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ فَيْظًا، بِالْحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ فَحَصَبَهُمْ بِهَا، فَقَالَ: ((دَعْهُمْ يَا عُمَرُ)) وَزَادَ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزُاقِ أَخْبَرنَا مَعْمَرٌ ((فِي الْمَسْجِدِ)).

ے ابو ہریرہ بڑائی نے بیان کیا کہ حبثہ کے کچھ لوگ نی کریم ملتی ہے ا مامنے حراب (چھوٹے نیزے) کا کھیل دکھلا رہے تھے کہ عمر بڑائی آ گئے اور کنگریاں اٹھا کر انہیں ان سے مارا۔ لیکن آپ ملتی ہے فرمایا عمر! انہیں کھیل دکھانے دو۔ علی بن مدینی نے بید بیان زیادہ کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا انہیں معمر نے خبردی کہ معجد میں (بیہ صحابہ اے کھیل کامظاہرہ کر رہے تھے۔

یہ جنگی کر تبوں کی مثق تھی۔ حضور نبوی میں حضرت عمر نے اسے خلاف ادب سمجھا کر آنخضرت سٹی کیا نے حبثی مجاہدین کی بہت افزائی فرمائی اور ان کی اس مشق کو جاری رہنے دیا۔ عمد رسالت میں فشرو اشاعت بلکہ جملہ امور نظم و نسق ملت کے لئے دفتر کا کام بھی مسجد ہی سے لیا جاتا تھا۔ اسلام کا ابتدائی دور تھا' آج جیسی آسانیاں میا نہ تھیں اس لئے ملی امور کے لئے مسجد ہی کو بطور مرکز ملت استعال کیا گیا۔ آج بھی مساجد کو اسلامی ملی امور کے لئے بایں طور استعال کیا جا سکتا ہے وفیه کفایة لمن له ددایه

## باب ڈھال کابیان اور جوایئے ساتھی کی ڈھال کو استعال کرے اس کابیان

(۲۹۰۲) ہم ہے احمد بن محمد نے بیان کیا 'کماہم کو عبداللہ نے خبردی'
کماہم کو اوزاعی نے خبردی' انہوں نے کہا کہ ہمیں اسحاق بن عبداللہ
بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ابو طلحہ اپنی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑا یک ہی ڈھال سے
کر رہے تھے اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے اچھے تیرانداز تھے۔ جب
وہ تیر مارتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سراٹھا کردیکھتے کہ تیر کہال
حاکر گرا ہے۔

#### ٠ ٨- بَابُ الْمِجَنِّ وَمَن يَتَتَرَّسُ

بترْس صَاحِبِهِ ۲۹۰۷ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَرْسُ مَعَ النَّبِيِّ فَلَى بُتُوسٍ وَاحِدٍ، وَكَان أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْي، فَكَانَ إِذَا رَمَى يُشْرِفُ النَّبِيُ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوضِعِ نَبْلِهِ))

[راجع: ۲۸۸۰]

ا کیک ہی ڈھال ہے وہ مجامدین کے بچاؤ کرنے کا جواز ثابت ہوا جیسا کہ حضرت ابو طلحہ کا عمل ہوا۔ آمخضرت التی جیا ان کی نشانہ بازی کی کامیابی معلوم کرنے کے لئے نظراٹھا کر دیکھتے کہ تیر کمال جاکر گرا ہے' ان کی ہمت افزائی کے لئے بھی۔

(۱۹۹۳) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کما ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ان سے ابو حازم نے اور ان سے سل بن سعد ساعدی بڑا تھ نے بیان کیا کہ جب احد کی لڑائی میں آنحضرت سُلُ پیر کاخود آپ کے سرمبارک پر تو ڑا گیا اور چرہ مبارک خون آلود ہو کیا اور آپ کے آگے کے دانت شہید ہو گئے تو علی بڑا تھ ڈھال میں بھر بھر

٢٩٠٣ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْفُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: ((لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةً النَّبِيِّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ، وَكَانَ علِيٌ يَخْتَلِفُ بِالْسَمَاءِ فِي

**(334)** كرياني باربارلا رہے تھے اور حضرت فاطمہ وٹی تیا زخم کو دھورہی تھیں۔

المِجنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الدُّمْ يَزِيْدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيْرِ فَأَحْرَقَتْهَا وَٱلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقاً الدُّمُ)). [راجع: ٢٤٣]

جب انہوں نے دیکھا کہ خون پانی سے اور زیادہ نکل رہاہے تو انہوں نے ایک چٹائی جلائی اور اس کی راکھ کو آپ کے زخموں پر لگادیا'جس ہے خون آنابند ہو گیا۔

تر المراح و ندان مبارک کو صدمہ پنچانے والا عتب بن ابی و قاص مردود تھا' اس نے آپ کے قریب جاکر ایک پھر مارا مگر فوراً بی حضرت حاطب بن الی بلتعہ والتو نے ایک عی ضرب سے اس کی گردن اڑا دی۔ اور عبدالله بن قمیہ مردود نے بقرمارے۔ آپ نے فرمایا اللہ تحقیم تاہ کرے۔ ایسا ہی ہوا کہ ایک بیاڑی بمری نے نکل کر اس کو سینگوں سے ایسا مارا کہ محلاے مکرے کر دیا۔ بچ ب وہ لوگ کس طرح فلاح یا سکتے ہیں جن کے ہاتھوں نے اپنے زمانہ کے نبی ساتھ اے سرکو زخمی کر دیا ہو۔

> ٤ • ٢٩ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أُوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ اللهِ عَمَّا لَمْ يُوجف الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بَخَيْل وَلاَ رَكَابِ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السُّلاَح وَالْكُرَاعِ عُدَّةً في سَبِيْلِ اللهِ). رأطرافه في: ٣٠٩٤، ٤٠٣٣، ٤٨٨٥،

(۲۹۰۴) ہم سے علی بن عبدالله مدین نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' ان سے عمرو بن دینار نے' ان سے زہری نے' ان سے مالک بن اوس بن حد ثان نے اور ان سے عمر بنا خر سے بیان کیا کہ بنونفیر کے باغات وغیرہ اموال ان میں سے تھے جن کو اللہ تعالی نے اپنے رسول اللہ اللہ کو بغیر اڑے دے دیا تھا۔ مسلمانوں نے ان کے حاصل کرنے کے لئے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تو یہ اموال خاص طور سے رسول اللہ مان اللہ علی کے تھے جن میں سے آپ این ازواج مطمرات کو سالانہ نفقہ کے طور پر بھی دے دیتے تھے اور باقی ہتھیار اور گھوڑوں پر خرچ کرتے تھے تاکہ اللہ کے رائے میں (جماد کے گئے) ہروقت تاری رہے۔

ہتھیار گھوڑے یہ ساری فوج کے استعال کے واسطے ملیا کئے جاتے تھے۔

٥٠٥ - حَدُّثَنَا مُسَدُّدٌ حَدُّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنُ عَلِيٌّ. حَدَّثَنَا قبيصَةُ حَدَثْنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حدَّثْنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عليًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ النُّبِيُّ الله يُفذَى رَجُلاً بَعْدَ سَعْد، سَمعْتُهُ

۷ د ۳ د ، ۸ د ۳ د ، ۲۷۲ ، د ۲۷۰ .

(۲۹۰۵) م سے مسدو نے بیان کیا کما ہم سے یکیٰ نے بیان کیا ان سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کمامجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا' ان سے عبداللہ بن شداد نے اور ان سے علی بڑاللہ نے (دوسری سند) ہم سے قبصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیب نے بیان کیا' ان سے سعد بن ابراجیم نے بیان کیا' کما مجھ سے عبداللہ بن شداد نے بیان کیا کما کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا' آپ بیان کرتے تھے کہ سعد بن الی و قاص بڑ خز کے بعد میں نے کسی

[أطرافه في: ٢٠٥٨، ٢٠٥٩، ٢١٨٤].

کے متعلق نی کریم ملی اللہ ہے نہیں ساکہ آپ نے خود کو ان پر صدقے کیا ہو۔ میں نے ساکہ آپ فرمارہ سے تیر برساؤ (سعد اُ) تم پر میں اب قربان ہوں۔

آئی ہے ہے۔ اس مدیث سے تیر اندازی کی نفیلت ثابت ہوئی اس طور پر کہ آخضرت مٹھ کے افغات سعد بن ابی و قاص بڑا ترک کر سیست سے اندازی پر ان کو شاباش پیش فرمائی۔ معلوم ہوا کہ فنون حرب جن میں ممارت پیدا کرنے سے اللہ پاک کی رضا مطلوب ہو بری نفیلت اور درجات رکھتے ہیں۔ عصر حاضر کے جملہ آلات حرب میں ممارت کو ای پر قیاس کیا جا سکتا ہے صد افسوس کہ مسلمانوں نے ان نیک کاموں کو قطعاً بھلا دیا جس کی سزا وہ مختلف عذابوں کی شکل میں بھگت رہے ہیں۔

#### باب ڈھال کے بیان میں

(۲۹۰۲) ہم سے اساعیل نے بیان کیا' کما کہ مجھ سے ابن وہب نے بیان کیا کہ عمرو نے کما کہ مجھ سے ابو الاسود نے بیان کیا' ان سے عودہ بیان کیا کہ عمرو نے کما کہ مجھ سے ابو الاسود نے بیان کیا' ان سے عودہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنمانے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم میرے یہاں تشریف لائے تو دو لڑکیاں میرے پاس جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور چرہ مبارک دو سری طرف کر لیا اس کے بعد ابو بکر ٹا گئے اور آپ نے مجھے ڈائٹا کہ یہ شیطانی گانا اور رسول اللہ سے آئے کم کی حودوگی میں! لیکن آپ سے ان الی کی طرف متوجہ ہوئے اور قرمایا کہ انہیں گانے دو' پھرجب ابو بکر ہا ہی دو سری طرف متوجہ ہو گئے تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا اور دو علی گئی۔

( ١٩٠٤) عائشہ رقی ہی نے بیان کیا کہ عید کے دن سوڈان کے کھے صحابہ و هال اور حراب کا کھیل د کھلا رہے تھ 'اب یا میں نے خود رسول الله میں ہے کہایا آپ نے ہی فرمایا کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا جی ای فرمایا کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا جی ای نے چھے کھڑا کرلیا' میراچرہ آپ کے چرہ پر تھا اس طرح میں پیچھے پردے سے کھیل کو بخوبی دیکھ سکتی تھی) اور آپ فرمایا رہے تھے خوب بنو ارفدہ! جب میں تھک گئ تو آپ نے فرمایا و کھرجاؤ۔ احمد نے بیان کیااور بس ؟ میں نے کہا جی بال کیا اور اس کے بیان کیا کہا نے کہ کے لئے لفظ عمل کے بیان) فلما غفل نقل کیا نے متوجہ ہو جائے کی فلما غفل نقل کیا نے

#### ٨١ - بَابُ الدَّرَق

٢٩٠٦ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثِنِي أَبُو الأَسْوَدِ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضْبِي اللهُ عَنْهَا ((ذَخَلَ عَلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانَ تُغنّيانَ بِفِنَاء بُعَاتٍ، فَاضْطَجَعَ عْلَى الْفِراشِ وَحَوَّلَ وَجُهَهُ، فَدَخَلَ أَبُوبَكُر فَانْتَهَرَنِي وقَالَ : مِزْمَارَةُ الشَّيْطَان عِنْد رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ فَقَالِ: ((دَعْهُمَا)). فَلَمَّا عَمَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتًا)). [راجع: ٤٥٤] ٢٩٠٧ - قالَتْ: وَكَانَ يَومُ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بالدُّرْق وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَإِمَّا قَالَ: ((تَشْتَهَيْنَ تَنْظُرِيْنَ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ: ﴿(دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَة حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ: ((حَسَّبُكِ؟)) قُلْتُ: نَعَم. قَالَ: ((فَاذْهَبي)). قَالَ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ : ((فَلَمَّا غَفَلَ)). [راجع: ٩٤٩]

يعني جب وه ذراغا فل ہو گئے۔

روایت میں کچھ صحابہ کے و هالوں اور بر چھیوں سے جنگی کرتب و کھلانے کا ذکر ہے ' اس سے مقصد باب خابت ہوا۔ یہ بھی معلوم اوا کہ ہاریخی اور جنگی کرتبوں کا نظارہ ویکھنا جائز ہے ' پردہ کے ساتھ عور تیں ایسے کھیل ویکھ سکتی ہیں۔

## باب تلوارول کی حمائل اور تلوار کا كلي مين انكانا

(۲۹۰۸) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کماہم سے حماد بن زید نے بیان کیا' ان سے ثابت نے اور ان سے انس بڑائنہ نے بیان کیا کہ نی کریم میں سے نیادہ خوب صورت اور سب سے زیادہ بمادر تھے۔ ایک رات مینہ ر (ایک آوازین کر) پڑا خوف چھا گیا تھا' سب لوگ اس آواز کی طرف برھے لیکن نی کریم مالیج سب سے آگ تھے اور آپ نے ہی واقعہ کی تحقیق کی۔ آپ ابوطلح بڑتھ کے ایک گھوڑے یہ سوار تھے جس کی پشت نگی تھی۔ آپ کی گردن سے تلوار لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ ڈرومت۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو گھوڑے کو سمندر کی طرح تیزیایا ہے یا (به فرمایا که) گوڑاجیے سمندرہے۔

مینہ میں ایک دفعہ رات کو دشمن کے حملے کی افواہ مجیل گئی تھی۔ اس کی تحقیق کے لئے آپ مفرت میں تھے اپنے خود بنفس نفیس نظے اور چاروں طرف دور دور تک ملاحظہ فرما کر واپس ہوئے اور لوگوں کو بتلایا کہ کچھ خطرہ نمیں ہے۔ جس گھوڑے پر آپ سوار تھے اس کی تیز رفآری ہے بہت خوش ہوئے۔

## باب تلوار کی آرائش کرنا

(۲۹۰۹) ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا انہوں نے کما کہ ہم کو عبداللہ نے خبردی 'انہوں نے کہاہم کو اوزاعی نے خبردی 'انہوں نے کما کہ میں نے سلیمان بن حبیب سے سا کما میں نے ابو امامہ باہل سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ایک قوم (صحابہ رضوان اللہ علیم اجمعین) نے بہت سی فتوحات کیس اور ان کی مکواروں کی آراکش سونے چاندی ہے نہیں ہوئی تھی بلکہ اونٹ کی پشت کا چمڑہ 'سیسہ اور لوہاان کی تکواروں کے زبور تھے۔

## ٨٢- بابُ الْحَمَائِل وَتَعْلِيْق السَيْفِ بِالْعُنُق

٢٩٠٨ - حدَّثنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبِ حَدَّثْنِاً حمَّادُ بُنُ زِيْد عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنُس رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ اللَّهِ أَحْسَنَ النَّاسِ. وَأَشْجِعِ النَّاسِ. وَلَقَدْ فَزَعَ أَهْلُ المدينة ليلة فخرَجُوا نَحْوَ الصُّوتِ فَاسْتَقْبِلَهُم النَّبِيُّ اللَّهِ وَقَدْ اسْتَبُوا الْحَبَوَ وهُو على فرس النبي طَلْحَةَ عُرْي وَفِي غُنُقه السُّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَمْ تُرَاعُوا)). ثُمَّ قَالَ: ((وَجَدْنَاهُ بَحْراً)). أو قَالَ: ((إنَّهُ لَبَحْرٌ)). [راجع: ٢٦٢٧]

٢٩٠٩ حَدَّثنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ أَخْبَرَنَا

٨٣- بَابُ حِلْيَة السُّيُوف

عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الأُوْزَاعِيُّ قَالَ: مسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيْبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةً يَقُولُ ((لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحُ قَومٌ مَا كَانَتْ حلْيَةُ سُيوفِهم الذُّهبَ وَلاَ الْفِضَّةَ، إنَّمَا كانت حِلْيتُهُمُ الْعَلاَبِيُّ وَالْأَنْكَ وَ المحديد)).

عمد جالمیت میں تلواروں کی زیائش سونے جاندی ہے کیا کرتے تھے۔ مسلمانوں نے ظاہری زیائش ہے قطع نظر کر کے تلواروں

کی زبائش اور معنومی عدگی سے اور لوہ سے کی کہ در حقیقت یمی ان کی زبائش تھی۔ آلات حرب کو بہتر سے بہتر شکل میں ر کھنا آج بھی جملہ متدن اقوام عالم کا دستور ہے۔

## ٨٤ – بَابُ مَنْ عَلْقَ مَنْفُهُ بالشُّجَر فِي السُّفَر عِنْدَ الْقَائِلَةِ

• ٢٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُقَيْبٌ عَن الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَان الدُّوْلَى وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرُّحْمَن ((أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرِ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ اللهِ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ اللهُ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادِ كَثِيْرِ الْعَضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ اللهِ وَتَفَرُّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشُّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحْتَ سَمُرةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، وَنِـمْنَا نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ اللهِ يَدْعُونَا، وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا اخْرَطَ عَلَيُّ سَيْفِي وَأَنَا نَاثِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتاً، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اللهُ (ثَلاَثًا). وَلَمْ يُعَاقَبُهُ،

[أطرافه في: ۲۹۱۳، ۱۳۲۶، ۱۳۵۰

## بیٹھ گئے۔ (پھروہ خود متاثر ہو کراسلام لائے) آئی ہے ۔ این اسحال نے مغازی میں یوں روایت کیا ہے کہ کافروں نے اس گنوار سے جس کا نام وطور تھا' یہ کما کہ اس وقت محمد الشخص المن الشخص المستد المستدن المستدن المستدن المستدن المستدن المستدن المستدن المستدن ( النظام) اكيك بين اور موقع اجها م چنانچه وه آپ كى موارك كر آپ ك سرائ كمرا بوكيا اور كن لكاكه اب آپ كو کون بچائے گا؟ آپؓ نے فرمایا میرا بچانے والا اللہ ہے۔ آپؓ نے بیہ فرمایا ہی تھا کہ فوراً حضرت جرائیل تشریف لائے اور اس گنوار کے سینے پر ایک گونسا مارا اور مکوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی' جو آپ نے اٹھا لی اور فرمایا کہ اب تھے کو کون بچائے گا اس نے کما کوئی

٨٥- بَابُ لُبْسِ الْبَيْضَةِ

باب جس نے سفر میں دو پسر کے آرام کے وقت اپنی تلوار درخت ہے لٹکائی

(١٩٩٠) م سے ابو الیمان نے بیان کیا کما کہ مم کو شعیب نے خردی ' ان سے زہری نے بیان کیا کما جھ سے سنان بن الی سنان الدؤلی اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا اور انہیں جابر بن عبداللہ بھی ا خردی کہ وہ نی کریم مان کیا کے ساتھ نجد کے اطراف میں ایک غزوہ میں شریک تھے۔ جب حضور اکرم جہادے واپس ہوئے تو آپ کے ساتھ یہ بھی واپس ہوئے۔ رائے میں قبلولہ کاونت ایک ایس وادی میں ہوا جس میں بول کے درخت بکٹرت تھے۔ آخضرت سلی ایا نے اس وادی میں پڑاؤ کیا اور صحابہ پوری وادی میں (درخت کے سات ك لئے) پيل گئے۔ آپ نے بھی ایك ببول كے نيچ قيام فرمايا اور این مکوار در خت پر لاکادی - ہم سب سو گئے تھے کہ آل حفرت ما تھا ا کے بیارنے کی آواز سائی دی و یکھا گیاتو ایک بدوی آپ کے پاس تھا آنخضرت من المالي كه اس في غفلت ميس ميري بي تكوار مجه ير تھینچ لی تھی اور میں سویا ہوا تھا' جب بیدار ہوا تو نگل تکوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے کما جھ سے تہیں کون بچائے گا؟ میں نے کما کہ اللہ! تین مرتبہ (میں نے اس طرح کمااور تلواراس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی) حضور اکرمؓ نے اعرابی کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ آپ ا

باب خود يمننا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمِ عَنْ أَبِيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةً حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِي ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ النَّبِي ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِينَهُ وَهُشِمَتِ وَجُهُ النَّبِي ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِينَهُ وَهُشِمَتِ اللهِ عَلَيْهَا البَيْصَةُ عَلَيْهَا البَيْصَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ تَقْسِلُ الدَّمَ وَعَلِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ السَّلاَمُ تَقْسِلُ الدَّمَ وَعَلِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَمْسِكُ. فَلَمَّا رَأَتْ أَنْ الدَّمَ لاَ يَزِيْدُ إِلاَّ يُمْسِكُ. فَلَمَّا رَأَتْ أَنْ الدَّمَ لاَ يَزِيْدُ إِلاَّ يَمْسِكُ الدَّمُ )).

(اوہ کاٹوب جس سے میدان جنگ ہیں سرکا پچاؤ کیاجا تاتھا)

(احم) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا ہما ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا ہما ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے اور ان سے سمل بن سعد ساعدی جائئ ہیں نبی کریم میں ہی کریم میں ہی کریم میں ہی کریم میں ہی کریم میں ہوئے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتلایا آپ کے چرہ مبارک پر ذخم آئے اور آپ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے اور فود آپ کے سرمبارک پر ٹوٹ گئی تھی۔ (جس سے سرپر ذخم آئے فود آپ کے سرمبارک پر ٹوٹ گئی تھی۔ (جس سے سرپر ذخم آئے سے) حضرت فاطمہ خون دھو رہی تھیں اور علی کرم اللہ وجہ پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنمانے دیکھا کہ خون برابر برحم تی جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنمانے دیکھا کہ خون برابر برحم تی جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنمانے دیکھا کہ خون برابر برحم تی جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنمانے دیکھا کہ خون برابر کی راکھ کو برحم تی خون بہنا بند ہو گیا۔

[راجع: ٢٤٣]

آئی احد میں سب سے زیادہ المناک حادثہ یہ ہوا کہ رسول کریم ساتھ کے ان آئیں اور آپ زخمی ہو گئے۔ چرہ کا زخم ابن الم سیست کے ہاتھوں سے ہوا اور دانتوں کا صدمہ عتبہ ابن ابی و قاص کے ہاتھوں سے پنچا اور خود کو آپ کے سر مبارک پر تو رُنے والا عبداللہ بن بشام تھا۔ خود' لوہے کا ٹوپ جو سرکی دھاظت کے لئے سربی پر پہنا جاتا ہے۔ حدیث سے اس کا پہننا ثابت ہوا۔ جنگ احد کے تفصیلی حالات کتاب المغازی میں آئیں گئ ان شاء اللہ۔

۸۹ – بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السَّلاحِ بِابِ كَى كَى مَوْت پِراس كَى بَصْيار وغيره تو رُّن درست عِنْدَ الْمَوتِ عِنْدَ الْمَوتِ

٧٩١٧ – حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانْ عَنْ أَبِي إِسْحاَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمَحَارِثِ قَالَ: ((مَا توكَ النَّبِيُ اللهُ اللهُ سِلاَحَهُ وَبَغْلَةُ بَيْضَاءَ وَأَرْضَا جَعَلَهَا صَدَقَةً)). [راجع: ٢٧٣٩]

(۲۹۱۲) ہم ہے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحلٰ بن مدی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحلٰ بن مدی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسحاق نے اور ان سے عمرو بن حارث رہاؤت نے بیان کیا کہ نبی کریم طاق کے اوفات کے بعد) اپنے ہتھیار ایک سفید فچراور ایک قطعہ اراضی جے آب پہلے بی صدقہ کر چکے تھے کے سوااور کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔

عرب جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب کمی قبیلتہ کا سرداریا قبیلہ کا کوئی بمادر مرجاتا تو اس کے ہتھیار تو ر دیے جاتے 'یہ اس سیسی است کی علامت سمجھی جاتی تھی کہ اب ان ہتھیاروں کا حقیقی معنوں میں کوئی اٹھانے والا باتی نہیں رہا ہے۔ فاہر ہے کہ اسلام میں ایسا عمل ہر گر جائز نہیں۔ رسول کریم مٹھیلا کی وفات کے بعد آپ کے ہتھیار وغیرہ سب بلقی رکھے گئے۔ اس سے ترجمۃ الباب ثابت ہوا امام بخاریؒ نے یہ باب لا کر اشارہ کیا کہ شریعت اسلامی میں یہ کام منع ہے کیونکہ اس میں عمل کا ضائع کرنا ہے۔

٨٧- بَابُ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالإِسْتِظْلاَلِ بِالشَّجَرِ

٣ ٢ ٩ ١ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَان أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهُرِيَ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَان وَأَبُو سَلَمةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اسْماعيْلَ حَدَّثْنَا ابْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شهاب عَنْ سِنَان بْن أَبِي سِنَان الدُّوْلِيِّي أَنْ جابر بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرهُ ((أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّسِيِّ صَلَّى ا لله عَليْه وسلم فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادِ كَثِيْرِ الْعضاء، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُونَ بِالشِّجَرِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم تحت شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَىٰ: ((إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سِيْفِي فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُك؟ قُلْتُ: ا الله )). فَشام السَّيْف، فَهَا هُو ذَا جَالس. ثُمُّ لَمْ يُعَاقِبُهُ)). [راجع: ٢٩١٠]

## باب دوپیر کے وقت درختوں کا سامیہ حاصل کرنے کے لئے فوجی لوگ امام سے جدا ہو کر (متفرق درختوں کے سائے تلے) پھیل سکتے ہیں

(۲۹۱۳) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کماکہ ہم کو شعیب نے خردی ' انہیں زہری نے 'ان سے سان بن الی سنان اور ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان دونوں حضرات کو جابر بناٹند نے خبردی۔ اور ہم سے مویٰ بن اساعیل نے بیان کیا' انہیں ابراہیم بن سعد نے خبردی' انہیں ابن شماب نے خبردی' انہیں سنان بن الی سنان الدؤلی نے اور انہیں جابر بن عبداللہ بہ اللہ عنظ نے خبردی کہ وہ نبی کریم النا کیا کے ساتھ ایک لڑائی میں شریک تھے۔ ایک ایسے جنگل میں جمال ببول کے درخت بکثرت تھے۔ قیلولہ کاوقت ہو گیا، تمام صحابہ سائے کی تلاش میں (پوری وادی میں متفرق درختوں کے نیچے) پھیل گئے اور نبی کریم ملتہ کیا نے بھی ایک درخت کے نیچ قیام فرمایا۔ آپ نے تکوار (درخت کے تے ے) لٹکادی تھی اور سو گئے تھے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے یاں ایک اجنبی موجود تھااس اجنبی نے کہاتھا کہ اب تہہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ پھر آنخضرت ملتھا اے آواز دی اور جب صحابہ رہاتی آب کے قریب پنیچ تو آپ نے فرمایا کہ اس محص نے میری ہی تلوار مجھ پر تھینچ لی تھی اور مجھ سے کنے لگا تھا کہ اب تہیں میرے ہاتھ ے کون بچا سکے گا؟ میں نے کما کہ الله (اس پر وہ مخص خود بی دہشت زدہ ہو گیا) اور تکوار نیام میں کرلی اب یہ بیٹا ہوا ہے آنخضرت نے اسے کوئی سزانسیں دی تھی۔

یہ حدیث اوپر گزر بھی ہے یمال حضرت امام بخاری اس حدیث کو یہ امر ثابت کرنے کے لئے لائے کہ فوجی لوگ دوپسر میں کمیں چلتے ہوئے جنگل میں قیلولہ کریں تو اپنی پند کے مطابق سایہ دار درخت تلاش کر سکتے ہیں اور اپنے قائدے آرام کرنے کے لئے الگ ہو سکتے ہیں اور یہ آداب جنگ کے منافی نہیں ہے۔

٨٨ - بَابُ مَا قِيْلَ فِي الرِّمَاحِ
 وَيُذْكُرُ عَن النبي اللهِي الهِي اللهِي اللهُي اللهُي اللهِي الهِي اللهِي المِي المِي اللهِي اللهِي اللهِي اللهِي اللهِي المِي المِ

باب بھالوں (نیزوں) کابیان اور ابن عمر میں ہے سیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم مٹھیا نے فرمایا میری

((جُعِلَ رِزْقَي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذَّلَةُ والصَّفَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي)).

اس مدیث کو امام احمد نے وصل کیا۔ مطلب سے کہ میرا پیشہ سیاہ گری ہے۔ دوسری مدیث بیس ہے کہ میری است کی سودا گری اد ہے۔

> ٢٩١٤ - حَدَثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أُخْبِرَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي النَّصْرِ مَولَى عُمَرَ بْن عُبَيْدِ الله عَنْ نَافِعِ مَولَى أَبِي قَتَادَةً الأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِيَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةً تَـخَلُّفَ مَعَ أَصْحَابِ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِم، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوطَهُ فَأَبُوا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبُوا، فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدُّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﴿ وَأَبِي بَعْضُ، فَلَمَّا أَذْرَكُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ ((إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ)). وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَهُمَ عَنْ عَطَاءِ بْن يَسَار عَنْ أَبِي قَتَادَةً فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلُ حَدِيْثِ أَبِي النَّضرِ قَالَ: ((هَلْ مَفَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟)).

> > [راجع: ١٨٢١]

(۲۹۱۳) جم سے عبداللہ بن يوسف في بيان كيا كما بم كوامام مالك في خردی' انہیں عمر بن عبیداللہ کے مولی ابو النفر نے اور انہیں ابو قادہ انصاری کے مولی نافع نے اور انہیں ابو قادہ بڑاٹھ نے کہ آپ رسول الله الله الله الله على الله ع آپ اپ چند ساتھوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھ الشكر سے پیچھے رہ گئے۔ خود قادہ رہاتھ نے ابھی احرام نہیں باندھاتھا۔ پھر انہوں نے ایک گور خر دیکھااور اپنے گھوڑے پر (شکار کرنے کی نیت سے) سوار ہو گئے' اس کے بعد انہوں نے اپنے ساتھیوں سے (جو احرام باند هے ہوئے تھے) کما کہ کوڑا اٹھا دیں انہوں نے اس سے انکار کیا' پھرانہوں نے اپنانیزہ مانگااس کے دینے سے انہوں نے انکار کیا' آخرانهوں نے خوداے اٹھلیا اور گور خریر جھیٹ پڑے اوراے مارلیا۔ نی کریم ملی کے محابہ میں سے بعض نے تو اس گور خر کا گوشت کھایا اور بعض نے اس کے کھانے سے (احرام کے عذر کی بنا بر) انکار کیا۔ پھرجب یہ رسول اللہ مٹھیم کی فدمت میں پنیجے تواس کے متعلق مئلہ بوچھا۔ آنخضرت ما تھا نے فرمایا کہ بیہ توایک کھانے کی چیز تقی جو الله تعالی نے تہیں عطاکی۔ اور زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ان سے عطاء بن بیار نے بیان کیا اور ان سے ابو قادہ بناتھ نے مور خر کے (شکار سے) متعلق ابو النفر ہی کی حدیث کی طرح (البت اس روایت میں یہ زائد ہے کہ) نی کریم می نے دریافت فرمایا کیا اس کا کچھ بچاہوا گوشت ابھی تمہارے پاس موجود ہے؟

اس مدیث میں حضرت ابو قادہ روائد کا نیزوں ہے مسلح ہونا نہ کور ہوا ہے' ای ہے باب کا مطلب ثابت ہوا۔ حضرت عبدالله الله علی الله کا سابق ہے ہرطال میں الله کا سابق ہے ہرطال میں الله کا سابق ہے ہرطال میں

باہیانہ زندگی گزارنا میں اس کا او رُھنا اور بچھوٹا ہے۔ صد افسوس کہ عام اہل اسلام بلکہ خواص تک ان حقائق اسلام سے حد درجہ غافل مو گئے ہیں۔ علائے ظواہر صرف فروی مسائل میں الجھ کر رہ گئے اور حقائق اسلام نظروں سے بالکل او جھل ہو گئے جس کی سزا سارے مسلمان عام طور پر غلامانہ زندگی کی شکل میں بھگت رہے ہیں۔ الا من شاء الله

٨٩ - بَابُ مَا قِيْلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ ﷺ
 والْقَمَيصِ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ النَّبِيُ ﷺ
 أمًا خَالِدٌ فَقَدْ اخْتَبَس أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيْلِ
 لله

وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ((يَومَ بَدْرٍ)) بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرٌ. إِطْرَافَهُ فِي: ٣٩٥٣، د٤٨٧، ٤٨٧٦].

باب آنخضرت ملي إلا كالرائي مين زره يمننا

ای طرح کرمۃ (لوہ) کا اور آنخضرت مٹھیے اے فرمایا تھا کہ "خالد بن ولیدنے تو اپنی زرہیں اللہ کے راستے میں وقف کرر کھی ہیں" (پھراس سے زکوۃ کاما نگنا بے جاہے)

فی این کیا کہا ہم سے محر بن مقیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا کہا ہم سے محر بن مقیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس بی شی نے بیان کیا کہ نی کریم سی تاریف فرما تھے کہ اے فرما ہے تھے 'اس وقت آپ ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے 'کہ اے اللہ! میں تیرے عمد اور تیرے وعدے کا واسطہ دے کر فریاد کر تا ہوں اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ اس اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ اس بر حضرت ابو بکر بڑا تین نے آپ کا ہاتھ پکڑلیا اور عرض کیا بس کیجئے اے اللہ کے رسول! آپ نے آپ کا ہاتھ پکڑلیا اور عرض کیا بس کیجئے اے اللہ کے رسول! آپ نے آپ کا ہاتھ پکڑلیا اور عرض کیا بس کیجئے اے اللہ کے رسول! آپ نے آپ کا ہاتھ پکڑلیا اور عرض کیا ہم تشریف لائے تو زبان مبارک پر بیہ آیت تھی (ترجمہ) "جماعت (مشرکین) جلد ہی قو زبان مبارک پر بیہ آیت تھی (ترجمہ) "جماعت (مشرکین) جلد ہی کے دن کا ان سے وعدہ ہے اور قیامت کا دن بڑا ہی بھیا نگ اور تی ہو گائی اور وہیب نے بیان کیا 'ان سے خالد نے بیان کیا کہ بدر کے دن کا گائی وہ بی وقعہ ہے)

٣٩١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهَا قَالَتْ: ((تُوفُنِي رسُسولُ اللهِ عِلْمُ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةً عِنْدَ يَهُودِي بِشَلاَئِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ)). وقَالَ يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ((رَهْنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ ((رَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ ((رَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ ((رَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ ((رَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدِ)). [راجع: ٢٠٦٨]

(۲۹۱۱) ہم سے محمہ بن کیڑنے بیان کیا' انہوں نے کما ہم کو سفیان توری نے خبردی' انہیں اعمش نے' انہیں ابراہیم نے' انہیں اسود نے اور ان سے ام المومنین حضرت عائشہ زضی اللہ عنما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات ہوئی تو آپ کی ذرہ ایک یہودی کے پاس تمیں صاع جو کے بدلے میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ اور یعلی نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا کہ لوہے کی زرہ (تھی) اور معلی نے بیان کیا' ان سے عبدالواحد نے بیان کیا' ان سے عبدالواحد نے بیان کیا' ان سے اعمش نے بیان کیا' ان سے عبدالواحد منے بیان کیا' ان ایک زرہ رہن رکھی تھی۔

اس مدیث سے زرہ رکھنے کا ثبوت ہوا۔ زرہ لوہ کا کرہ جس سے جنگ میں سارا جمم چھپ جاتا ہے اور اس پر کسی نیزے یا برچھے کا اثر نہ ہو تا تھا۔ قدیم زمانے میں تقریباً ساری ہی دنیا میں میدان جنگ میں زرہ بہننے کا رواج تھا۔

(۲۹۱۷) ہم ہے موئی بن اسلعیل نے بیان کیا' کہا ہم ہے وہیب نے بیان کیا' کہا ہم ہے عبراللہ بن طاؤس نے بیان کیا' ان ہے ان کے باپ کیا' کہا ہم ہے عبراللہ بن طاؤس نے بیان کیا' ان ہے ان کے باپ نے اور ان ہے ابو ہر یہ ہو گئی نے کہ نبی کریم ماٹی ہے نے فرمایا بخیل (جو زکوۃ نہیں دیتا) اور زکوۃ دینے والے (بخی) کی مثال دو آدمیوں جیسی ہے' دونوں لوہ کے کرتے (زرہ) پنے ہوئے ہیں' دونوں کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں زکوۃ دینے والا (بخی) جب بھی زکوۃ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا کا دارہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ایک ایک علقہ اس کے بدن پر تک ہوجاتا ہے اور اس طرح سکڑجاتا کے کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے جڑجاتے ہیں۔ ابو ہریرہ بڑا ٹوڈ کے بیں۔ ابو ہریرہ بڑا ٹوڈ کی کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے جڑجاتے ہیں۔ ابو ہریہ بڑا ٹوڈ کی کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے جڑجاتے ہیں۔ ابو ہریہ بڑا ٹوڈ کی کے کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے جڑجاتے ہیں۔ ابو ہریہ بڑا ٹوڈ کیک نے وہ گئی کریم ساڑھیا کو بیہ فرماتے ساکہ پھر بخیل اسے ڈھیلا کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ڈھیلا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ کرنا چاہتا ہے۔ لیکنا کیکنا چاہتا ہے۔ لیکنا کرنا چاہتا ہے۔ لیکنا کیکنا کرنا چاہتا ہے۔ لیکنا کرنا چاہتا ہے۔ لیکنا کرنا چاہتا ہے۔ لیکنا کرنا چاہتا ہے۔ لیکنا کیکنا کرنا چاہتا ہے۔ لیکنا کرنا چاہتا ہے۔ لیک

برقط قاار نه به و با ها د نديم زماك يمل المرياساري الله عنه أبيه عن أبيه عن أبيه هو يُورَة حدَّننا ابْن طَاوْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُورَيْرَة وَصِي الله عَنْهُ عَنِ النّبِي الله قَالَ: ((مَثَلُ رَضِي الله عَنْهُ عَنِ النّبِي الله قَالَ: ((مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّق مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا إلَى الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّق مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا إلَى الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّق بَصَدَقَتِهِ جَبّان مِنْ حَدِيْد قَدِ اضْطُرَّت أَيْدِيْهِمَا إلَى اتْسَعَتْ عليه حَتَّى تعْفي أَثْرَهُ، وَكُلُمَا همَّ الْمُتَصَدِّقُ بصَدَقَتِهِ الله عَلَيْهِ وَانْصَمَتْ عَلَيْهِ وَانْصَمَتْ يَدَاهُ حَلَيْهِ وَانْصَمَتْ يَدَاهُ عَلَيْهِ وَانْصَمَتْ يَدَاهُ إلَى تَرَاقِيْهِ). فَسَمِعَ النّبِي الله يَقُولُ ((فَيَجْتهذُ أَن يُوسَعَهَا فَلاَ تَتْسِعُ)).

[راجع: ١٤٤٣]



بخاری یماں اس کو لائے اور زرہ کا اثبات فرمایا۔

#### • ٩- بَابُ الْجُبَّةِ فِي السَّفَر والحرب

٢٩١٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبُدُ الْواحِدِ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أبي الضُّحَى مُسْلِم هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوق قَالَ: حَدَّثَني الْـمْغِيْرَةُ بْنُ شُفْبَةَ قَالَ: انْطَلَق رسُولُ اللهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ، ثُمُّ أَقْبَلَ، فَتَلَقَّيْنَهُ بِمَاء - وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيّةٌ -فَمَضْمض واستنشق، وغَسل وجهه، فَذَهَبَ يخُرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيَّقَيْن، فَأَخْرِجْهُمَا مِنْ تَحَتُّ، فَفَسَلَهُمَا، وَمَسَحَ بِرأْسِهِ وعَلَى خُفِّيهِ.[راجع: ١٨٢]

٩١ - بَابُ الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ

٢٩١٩ - خدَّتُنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدُّثْنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَثْهُمْ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخْصَ لِقَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيْصِ مِنْ حرير مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بهما)) رأطرافه في: ۲۹۲۰، ۲۹۲۲، ۲۹۲۲ ۱۳۸۵].

## باب سفرمیں اور لڑائی میں چیغہ سننے کابیان

(۲۹۱۸) ہم سے موی بن اساعیل نے بیان کیا کماہم سے عبدالواحد نے بیان کیا' اُن سے اعمش نے بیان کیا' ان سے ابو الضحیٰ مسلم نے' جو صبیح کے صاجزادے ہیں'ان سے مسروق نے بیان کیااور ان سے مغیرہ بن شعبہ بزاللہ نے بیان کیا کہ رسول الله اللہ یا قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس ہوئے تو میں پانی لے کر خدمت میں عاضر ہوا' آپ شامی جب پنے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے کلی کی اور ٹاک میں پانی ڈالا اور اپنے چرہ پاک کو دھویا۔ اس کے بعد (ہاتھ دھونے کے لئے) آستین چڑھانے کی کوشش کی لیکن آستین تنگ تھی اس لئے ہاتھوں کو نیچے ہے نکالا پھرانہیں دھویا اور سر کا مسح کیا اور دونوں موزوں ہر دو کا بھی مسح کیا۔

باب لزائي مين حرير يعني خالص ريشي كيرا بهننا

للمنظم المسلم من اختلاف من المالك اور امام الوطنية في مطلقا اس كالبننا مردول كے لئے جائز نہيں ركھا اور امام شافعي اور امام ابو یوسف نے کما ضرورت کے لئے جائز ہے جیسے خارش یا جوؤں میں اور اہلحدیث کے نزدیک لڑائی میں بھی جائز ہے بلکہ ابن ماجشون نے کہامتحب ہے دسمن کو ڈرانے کے لئے۔

(٢٩١٩) مم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کما مم سے فالد بن حارث نے بیان کیا 'کما ہم سے سعید بن الی عروبہ نے بیان کیا ان سے قادہ نے اور ان سے انس بن مالک واللہ نے کہ نبی کریم مالی اللہ عبدالرحلٰ بن عوف اور زبیر کو خارش کے مرض کی وجہ سے ریشی كرية ييننے كى اجازت دے دى تھى، جو ان دونوں كولاحق ہو گئى تھى جو اس مرض میں مفیدہ۔

تنظیم اس مدیث لا کر مطرت الم بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو آگے بیان کیا کہ یہ اجازت جمادیس سیری ہوئی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ یہ اجازت سفر میں دی۔ اب دو سری روایت میں اجازت کی علت جو کیں ذکور ہیں اس روایت میں مجلی۔ وونوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ پہلے جو کیں پڑی ہوں گی پھرجوؤں کی وجہ سے محلی پیدا ہوگی ہوگی۔ کتے ہیں

ریشی کیڑا خارش کو کھو دیتا ہے اور جوؤل کو مار ڈالا ہے (وحیدی)

﴿ ٢٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةً عَنْ أَنس. رَضِيَ الله عَنْهُ حَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةً عَنْ أَنس رَضِيَ الله عَنْهُ ((أَنَّ عَبْدَ الرُّحْمَنِ بْنَ عَوفٍ وَالرُّبَيْرَ شَكُوا إِلَى النَّبِيِّ فَيْنَ الْقُمْلَ - فَأَرْخَصَ لَهُمَا النبيِّ فَيْنَ الْقُمْلَ - فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي غَزَاقٍ).

[راجع: ۲۹۱۹]

۲۹۲۱ – حَدُثَنَا مُسَدَّدٌ حَدُثَنَا يَحْتَى عَنْ شُغْبَةً: أَخْبَرَنِي قَتَادَةٌ أَنَّ أَنسًا حَدَّتُهُمْ قَالَ: ((رَحَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بَنِ عَوفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيْرٍ)).
إراجع: ۲۹۱۹]

۲۹۲۲ حَدْثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ حَدْثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ حَدْثَنَا غُنْدَرٌ حَدُثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنسٍ قَالَ: ((رَخُصَ – أَوْ رَخَّصَ – لَهُمَا لِحِكَّةٍ بِهِمَا)). [راجع: ۲۹۱۹]

97 - بَابُ مَا يُذْكُرُ فِي السَّكَيْنِ الشِّوِ السَّكَيْنِ اللهِ اللهِ ١٩٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةً عَنْ أُمِيهِ قَالَ: ((رَأَيْتُ النّبِيَّ اللّبِيَّ اللّهِ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفِ يَحْتَزُ مِنْهَا، ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلاَةِ فَصَلَى وَلَمْ يَتَوَصَّأُ)). حَدُثَنَا أَبُو الْيَمَان أَجُرَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيُّ وَزَادَ: ((فَٱلْقَى أَنْ الرُّهْرِيُّ وَزَادَ: ((فَٱلْقَى

(۲۹۲۰) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کما ہم سے ہمام نے بیان کیا ان سے قادہ نے اور ان سے انس بڑا تھ نے (دو سری سند) اور ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا ان سے قادہ نے اور ان سے انس بڑا تھ نے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام بی تھا نے نبی کریم سٹھ ایکا سے جو وُل کی شکایت کی تو رسول اللہ سٹھ کیا نے انہیں ریشی کیڑے کے استعمال کی اجازت دے دی کھر میں نے جماد میں انہیں ریشی کیڑا سے بہنے ہوئے دیکھا۔

(۲۹۲۱) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بچیٰ نے بیان کیا ان سے انس بڑاٹھ نے بیان کیا ان سے شعبہ نے انسیں قادہ نے خبردی اور ان سے انس بڑاٹھ نے بیان کیا کہ نبی کریم ملٹے کیا نے عبدالرحلٰ بن عوف اور زبیر بن عوام بڑاٹھ کوریٹمی کیڑے پہننے کی اجازت دے دی تھی۔

(۲۹۲۲) ہم سے محر بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قادہ سے سااور انہوں نے انس بڑائی سے کہ (نبی کریم مٹائی الم نے) رخصت دی تھی یا (بید بیان کیا کہ) رخصت دی گئی تھی ان دونوں حضرات کو خارش کی وجہ سے جو ان کولاحق ہو گئی تھی۔

#### باب چھری کااستعال کرنادرست ہے

(۲۹۲۳) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ان سے ابن شماب نے ان سے جعفر بن عرو بن المیہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کر کما کریم ساڑیا کو دیکھا کہ آپ شانے کا گوشت (چھری سے) کاٹ کر کھا رہے تھے 'چر نماز کے لئے اذان ہوئی تو آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نبیس کیا۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا 'کما ہم کو شعیب نے خبردی اور انہیں زہری نے (اس روایت میں) سے ذیادتی بھی موجود ہے کہ اور انہیں زہری نے (اس روایت میں) سے ذیادتی بھی موجود ہے کہ

(جب آپ نماز کے لئے بلائے گئے تو) آپ نے چمری ڈال دی۔

السُّكُّيْنَ)). [راجع: ٢٠٨]

یہ مدیث کتاب الوضوء میں گزر چی ہے اور یمال امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ جب چمری کا استعال درست ہوا تو جماد میں بھی اس کو رکھ کتے ہیں۔ یہ بھی ایک ہتھیار ہے۔ مجلدین کو بہت می ضروریات میں چھری بھی کام آ کتی ہے، اس لئے اس کا بھی سفر میں ساتھ رکھنا جائز ہے۔

٣٩- بَابُ مَا قِيْلَ فِي قِتَالِ الرُّوْمِ
الدِّمِشْقِيُّ حَدُّتَنَا إِسْحَاقُ بَنُ يَزِيْدَ
الدِّمِشْقِيُّ حَدُّتَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ:
الدِّمِشْقِيُ حَدُّتَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ:
حَدُّتَنِي ثَورُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اللَّمْوَدِ الْعَنْسِيُّ حَدَّثَةُ أَنَّهُ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْمُسَامِتِ وَهُوَ نَازِلَ فِي اللَّهُ عَمْرَامٍ فَي المَّامِتِ وَهُو نَازِلَ فِي اللَّهِ عَمْلَ المُسَامِتِ وَهُو نَازِلَ فِي اللَّهِ عَمْلَ اللَّهِ عَمْلَ اللَّهِ عَمْلَ اللَّهِ عَمْلُونَ الْبَحْرَ قَدْ أُوْجَبُوا)). مَنْ أُمْتِي يَعْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أُوْجَبُوا)). قَلْ حَرَامٍ أَنْهَ فِي بَنَاءِ لَهُ وَمَعَهُ أَمُ اللَّهِ فَيَالَ اللَّهِ عَرَامٍ أَنْهَا مَنْ أُمْتِي يَعْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أُوْجَبُوا)). قَلْتَ أَمْ حَرَامٍ أَنْهَا فَيْدُونَ اللَّهِ فَيْلُ مَنْ أُمْتِي يَعْزُونَ اللَّهِ فَيْلُونَ اللَّهُ عَرَامٍ اللَّهِ فَيْلُونَ اللَّهُ فَيْلُونَ اللَّهُ فَيْلُونَ اللَّهُ فَيْلُونَ اللَّهُ فَيْلُونَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ الْمُنَالُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ال

بب نصاری ہے اونے کی نضیلت کابیان

(۲۹۲۲) ہم سے اسحاق بن بزید دھ قی نے بیان کیا کہا ہم سے کی بن حرو نے بیان کیا کہ جھ سے قور بن بزید نے بیان کیا کہ وہ عبادہ بن معدان نے اور ان سے عمر بن اسود عنی نے بیان کیا کہ وہ عبادہ بن معدان نے اور ان سے عمر بن اسود عنی نے بیان کیا کہ وہ عبادہ بن صاحت رہ ہے کی خد مت میں جا ضر ہوئے۔ آپ کا قیام ساحل حمص بر اپنے بی ایک مکان میں تھا اور آپ کے ساتھ (آپ کی بیوی) ام حرام رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ ہم سے ام حرام رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ ہم سے ام حرام رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ میری امت کا سب سے پہلا انگر جو دریائی سز کر کے جہاد کے عنہانے کا اس نے (اپنے لئے اللہ اتعالی کی رحمت و مغفرت) واجب کرلی۔ ام حرام رشی تھا نے بیان کیا کہ میں نے کہا تھایا رسول اللہ! لیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی ؟ آپ نے فرمایا کہ ہماں ہم بھی ان کے ساتھ ہوگی۔ پھر نی کریم میں گئی ان کے ساتھ ہوگی۔ پھر نی کریم میں گئی ان کے ساتھ ہوگی۔ پھر نی کریم میں گئی ان کی مغفرت ہوگی۔ میں نے کہا میں بھی ان کے ساتھ ہول گی میں ن

[راجع: ۲۷۸۹]

ا پہلا جہاد حضرت عمان کے زمانہ میں (حضرت معاویہ کی قیادت میں) ۲۸ھ میں ہوا جس پر جزیرہ قبرص کے نصاری پر چرحائی المستر بھی ہوا جس پر جزیرہ قبرص کے نصاری پر چرحائی المستر بھی ہوا جس کی گئ ای میں حضرت ام حرام شریک تھیں 'واپسی میں یہ راستہ پر سواری ہے گر کر شہید ہو گئیں۔ دو سرا جہاد ۵۹ھ میں برنانہ حضرت معاویہ بڑاتھ ہوا جس میں قبططنیہ پر حملہ کیا گیا تھا۔ حضرت ابو ابوب انصاری بڑاتھ بی کی تھی اس لئے اس سے بزید کی ظافت میں دفن کئے گئے۔ یہ لفکر بزید بن معاویہ کے زیر قیادت تھا۔ گر خلافت حضرت معاویہ بڑاتھ بی کی تھی اس لئے اس سے بزید کی ظافت کی صحت پر دلیل پکڑنا فلط ہوا اور لفکر والوں کی بخش کی جو بشارت دی گئی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ لفکر کا ہر ہر فرد بخشا جائے۔ خود آخضرت کے ساتھ ایک آدی خوب بمادری سے لڑا تھا۔ آپ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ دوز فی ہے پس بھٹی اور دوز فی

نوث: يمال علامد وحيد الزمال كو ايك زبروست غلط فني موئى ب- اور في النظام كيشين كوئى كى ب جا ماويل كروالى ب- طالاتك

ئی ساتھ کی ہوئی بات حرف بحرف ہوتی ہوتی ہے۔ نی ساتھ اس استھ جو الشکر الر رہاتھا' ان سب کے جنتی ہونے کی پیشین کوئی آپ نے نمیں فرمائی تھی اور اس کے بر تکس قطعنیہ کے سارے الشکریوں کے جنتی ہونے کی آپ نے پیشین کوئی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ک رحموں کو محدود کرنے کا افتیار کمی انسان کے پاس نمیں ہے۔ (محمود الحن اسد)

#### ٩٤ – بَابُ قِتَالَ الْيَهُودِ

٧٩٢٥ حَدُّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَرْدِيُ حَدُّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ فَقَ قَالَ: ((تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى اللهِ فَقَ قَالَ: ((تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبَىءَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا يَخْتَبَىءَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللهِ، هَذَا يَهُودِيٍّ وَرَانِي فَاقْتَلْهُ)).

[طرفه في: ٣٥٩٣].

٧٩٢٩ حَدُّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةً بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ هُرَيْرَةً وَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ: ((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقُولُ الْيَهُودَ، حَتَّى يَقُولُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقُولُ الْيَهُودِيُّ: يَا مُسْلِمْ، هَذَا الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ: يَا مُسْلِمْ، هَذَا يَهُودِيُّ وَرَانِي فَاقْتُلُهُ).

٩٥ - بَابُ قِتَالَ الْتُرْكِ

باب يموديون سے لرائی مونے كابيان

(۲۹۲۵) ہم سے اسحاق بن محد فروی نے بیان کیا کما ہم سے امام مالک نے بیان کیا ان سے تافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر بی و نے کہ رسول کریم مٹائیلے نے فرملیا (ایک دور آئے گا جب) تم یمودیوں سے جنگ کروگے۔ (اوروہ فلست کھاکر بھاگتے پھریں گے) کوئی یمودی اگر پھرکے پیچھے چھپ جائے گاتو وہ پھر بھی بول اٹھے گاکہ "اے اللہ کے بیٹرے بیے جھپ جائے گاتو وہ پھر بھی بول اٹھے گاکہ "اے اللہ کے بیٹرے بیے بیودی میرے بیچھے چھپا بیٹھا ہے اسے قل کر ڈال۔"

(۲۹۲۷) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم کو جریر نے خبردی ممارہ بن تعقاع سے انہیں ابو ذرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ برائخو نے بیان کیا کہ ہی کریم ماٹھیل نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک یہودیوں سے تمماری جنگ نہ ہو لے گی اور وہ پھر مجمی اس وقت (اللہ تعالی کے تھم سے) بول اخمیں کے جس کے بیچے بہودی چیل ہوا ہو گا کہ اے مسلمان! یہ یمودی میری آ ڈ لے کر چھپا ہوا ہو گا کہ اے مسلمان! یہ یمودی میری آ ڈ لے کر چھپا ہوا ہو گا کہ اے مسلمان! یہ یمودی میری آ ڈ لے کر چھپا ہوا ہو گا کہ اے مسلمان! یہ یمودی میری آ ڈ لے کر چھپا ہوا ہو گا کہ اے مسلمان! یہ یمودی میری آ ڈ لے کر چھپا

یہ قرب قیامت میں حطرت میسلی بین کے نزول کے بعد مو گا۔

باب ترکوں سے جنگ کامیدان

ا ترک سے مرادیماً وہ قوم ہے جو یافث بن نوح کی ادلاد میں سے ہے ان کو قوم تار تار کما گیا ہے۔ یہ لوگ ظفاء کے عمد اللہ علیہ اسک کی اور خلافت بنو عبایہ کا کام تمام کیا۔ اس کے کچھ بعد تک کافر تنے یماں تک کہ ہلاکو خال ترک نے عروں پر چھائی کی اور خلافت بنو عبایہ کا کام تمام کیا۔ اس کے کچھ بعد ترک مشرف باسلام ہوئے جن کے اسلام کی مختمر کمانی ہے ہے۔

تا تارى دولت: ايل خانيه كاده پهلا بادشاه جس نے اسلام قبول كيا كودار تھا' يہ بادشاه بلاكو خال كا چموٹا الزكا تھا' بو اباقا خال ك بعد مغل تخت و تاج كا مالك مواد و اكثر سرتھامس آرنلان نے پر پچنگ آف اسلام بي اس دور كے عيسائى مؤرخ كے دوالہ سے كودار كا خال كا ايك كتوب نقل كيا ہے جو اس نے سلطان مصركے نام ارسال كيا تھا۔ كتوب نقل كرنے سے پہلے وہ عيسائى مورخ كودار كا تعارف كراتے ہوئے لكھتا ہے۔

تکووارکی تعلیم و تربیت عیسوی ند بب کے مطابق ہوئی تھی۔ بچپن جس اے اصطباغ طا تھا اور اس کا نام کولس رکھا گیا تھا لیکن کولس جب جوان ہوا تو اے مسلمانوں کی محبت نصیب ہو گئی مسلمانوں کی محبت نے کولس پر بہت اڑ ڈالا وہ اس تعلق اور میل جول کو بہت عزیز رکھنے لگا تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ کولس کے میل جول کا بیہ نتیجہ لگا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور اس نے اپنا نام سلطان محمد رکھا۔ اسلامی نظریات قبول کر کے کولس لیمی سلطان محمد نے اس امر کی کوشش کی کہ اس کی پوری قوم تا تاری اسلام کی روشن سے منور ہو جائے۔ وہ ایک باطوت شہنشاہ تھا۔ اس نے اسلامی توحید اور اسلامی اظاتی قبول کرنے والوں کے لئے انعام و اکرام مقرر کیا اور انسان افقیار اور عزت کے عمدوں پر مامور کیا۔ شہنشاہ کے اس اعزاز و اکرام کا تا تاری عوام پر بڑا اور تا تاریوں کی بوی تعداد نے توحید و آخرت کا اسلامی تصور قبول کرلیا۔

اس تعارف تمرید کے بعد اس دور کا عیسائی مورخ سلطان محمد (کولس) کا وہ تاریخی کمتوب نقل کرتا ہے جو اس نے معری فرمانروا کے نام بھیجا تھا۔ وہ کتوب ہے ہے :

ہلا کو خال کے لڑکے تکووار خال کے اس مکتوب کے بعد سر تھامس لکھتا ہے۔ مغل تاریخ کے جاننے والے کو اس مکتوب کے مطالعہ ہے راحت اور سکون حاصل ہوا ہو گا۔

> ٢٩٢٧ - حَدَّثنا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْوُ بُنُ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ: ((إنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ

(۲۹۲۷) ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا ان سے جریر بن حازم نے بیان کیا کما کم ہم سے عمرو بن بیان کیا کما کہ ہم سے عمرو بن تخلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کما کہ نبی اکرم مٹھیا نے فرملیا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے جنگ کو گے جو قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے جنگ کو گے جو

**(348)** 

تُقَاتِلُوا قَومًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعْرَ، وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قُومًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ الْمَجَالُّ المُطَرُّقَةُ).[طرفه في: ٣٥٩٢].

باتوں کی بناتے ہیں (یا ان کے بال بست لمبے ہوں گے) اور قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ ان لوگوں سے ارد کے جن کے منہ جو ڑے جو ڑے ہوں گے گویا وہ ڈھالیں ہیں چڑا جی ہوئی (لینی بہت موٹے منہ والے ہوں گے)

مدیث میں مطوقه یا مطرقه ہے معنی دونوں کے ایک بی بی اتوام تا ار مراد بی جو بعد میں دولت اسلام سے مشرف ہوئے۔ و الله على العموم ما الله الله على الله على الله على الله على العموم ما الرك والله المن المنظم الله الله الله على الله ع اسلام کے زمانوں تک کافر رہے۔ یمال تک کہ ہلاکو خال ترک نے عربوں پر چرانی کرکے خلافت عباب کا کام تمام کیا۔ اس کے بعد کھے ترک مشرف باسلام ہوئے۔ وہب بن منبہ نے کماکہ ترک یاجوج ماجوج کے چچیرے بھائی ہیں۔ جب سد بنائی گئی تو یہ لوگ غائب تتے وہ دیوار کے ای طرف رہ گئے۔ ای لئے ان کانام ترک بینی متروک ہو گیا' واللہ اعلم بالصواب۔

(۲۹۲۸) ہم سے سعید بن محمد نے بیان کیا کما ہم سے یعقوب بن ٧٩٢٨ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابراہیم نے بیان کیا کما مجھ سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے بیان يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ کیا'ان سے صالح بن کیان نے'ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان الأَعْرَج قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ سے ابو ہررہ بڑا تھ نے بیان کیا کہ رسول اللہ المجائے نے فرمایا قیامت عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ : ((لاَ تَقُومُ اس ونت تک قائم نمیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الأَعْيُن مے 'جن کی آ تکھیں چھوٹی ہوں گی 'چرے سرخ ہوں گے 'ناک موثی حُمُرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْأَلُوف، كَأَنَّ پھیلی ہوئی ہوگی ان کے چرے ایے ہول کے جیسے مد بند چرا لکی ہوئی وُجُوهَهُمُ الْمَجَالُ الْمُطَرُّقَةُ. وَلاَ تَقُومُ ہوتی ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایک السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَومًا نِعَالُهُمْ الی قوم سے جنگ نہ کر او گے جن کے جوتے بال کے بے ہوئے الشُّعَرُ)). [أطرافه في: ٢٩٢٩، ٧٨٥٣، . פבד. ופבדן.

#### باب ان لوگوں ہے لڑائی کابیان جو بالوں کی جو تیاں پہنے ہوں کے

(۲۹۲۹) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا'ان سے زہری نے بیان کیا'ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ بواٹھ نے کہ نی کریم ماٹھیا نے فرمایا قیامت اس وقت تك قائم نيس مو كى جب تك تم ايك اليي قوم سے الزائى نہ کرلو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک الی قوم سے جنگ نہ کرلوگے

#### ٩٦ – بَابُ قِتَالَ الَّذِيْنَ يَنْتَعِلُونَ الثَّعَر

٧٩٢٩ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْن الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النِّبِي اللَّهِ قَالَ: ((لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قُومًا نِعَالُهُمُ الشُّعَرُ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَومًا كَأَنَّ وُجُوهَهُم

جن کے چرے مة شده و حالول جيے مول کے۔ سفيان نے بيان كياك

اس میں ابو الزناد نے اعرج سے اور انہوں نے ابو ہریرہ جھٹھ سے بیہ

زیادہ نقل کیا کہ ان کی آ تکھیں چھوٹی ہوں گی ناک موٹی چرے ایسے

ہوں مے جیسے نہ بتہ چڑہ کی ڈھال ہوتی ہے۔

الْمَجَالُ الْمُطَرَّقَةُ) قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيْهِ أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَوَايَةً: ((صِفَارَ الأَعْيَنِ، ذُلُفِ الْأَنُوفِ،

كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَالُ الْمُطَرُّقَةُ)).

[راجع: ۲۹۲۸]

اس مدیث میں بھی قوم ترک کابیان ہے اور یہ ان کے قبول اسلام سے پہلے کا ذکر ہے۔ کتے ہیں کہ دنیا میں تمن قوش اسک میں کہ انہوں نے خاص طور پر ساری قوم نے اسلام قبول کر لیا عرب ' ترک اور افغان۔ یہ جب اسلام میں داخل ہوئے تو ردئے ذمین پر سيتى مسلمان مو محة ـ ( ذلك فضل الله يوتيه من يشاء )

بلب بارجانے کے بعد الم کاسواری سے اتر نااور بچے تھے لوگوں کی صف باندھ کراللہ سے مددمانگنا

(۲۹۳۰) ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کما ہم سے زمیر نے بیان کیا'ان سے ابواسحاق نے بیان کیا' کما کہ میں نے براء بن عازب بناتھ ے سنا ان سے ایک صاحب نے بوچھاتھا کہ ابو عمارہ!کیا آپ لوگوں نے حنین کی لڑائی میں فرار اختیار کیا تھا؟ براء بڑھ نے کمانسیں خدا کی اصحاب میں جو نوجوان تھے بے سروسلان جن کے پاس نہ زرہ تھی' نہ خود اور کوئی ہتھیار بھی نیس لے محتے تھے'انہوں نے ضرور میدان چھوڑ دیا تھا کیونکہ مقابلہ میں ہوازن اور بنونصر کے بھترین تیزانداز تھے کہ کم بی ان کا کوئی تیر خطاجاتا۔ چنانچہ انہوں نے خوب تیر پرسائے اور شايدي كوكي نشانه ان كا خطاموا مو (اس دوران يس مسلمان) ني كريم اللكاك إلى آكر جع بوكف آب اي سفيد فجرر سوارت اور آپ کے چچرے بحالی ابو سفیان بن حارث ابن عبدالمطلب آپ کی سواری کی لگام تھاہے ہوئے تھے۔ حضور نے سواری سے اتر کر الله تعالى سے مددكى دعاما كى۔ محرفرمايا من نى موں اس مس علا ميانى كا کوئی شائبہ سیں میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔ اس کے بعد آپ نے اسے اصحاب کی (نے طریقے پر) صف بنری کی۔

٩٧ - بَابُ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيْمَةِ وَنَزِلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ

• ٢٩٣٠ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهُيرٌ حَدُّنَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَوَاءَ – وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: أَكُنتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمْرَاةً يَومَ خُنَيْن - قَالَ لاَ وَا للهِ، مَا وَلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْخَابِهِ وَخِفَافُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسَلاَح، فَأَتُوا قُومًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنْ وَبَنِي نَصْر، مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ، فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونْ، فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِي اللَّهِ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءَ وَابْنُ عَمَّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطْلِبِ يَقُودُ بِهِ، فَنَزَلَ وَاستَنْصَر ثُمٌّ قَالَ: ((أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِب، أَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِّب)). ثُمُّ صَفُّ أَصْحَابَهُ)).

[راجع: ۲۸٦٤]

## باب مشرکین کے لئے شکست اور زلزلے کی مددعاکرنا

(۲۹۳۲) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیب نے بیان کیا ان سے ابن ذکوان نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہررہ بناتھ نے بیان کیا کہ رسول اللہ سٹی کیا (صبح کی) دعائے قنوت میں (دوسری رکعت کے رکوع کے بعد کر) یہ دعاء پڑھتے تھ (ترجمہ) اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے اے اللہ! معارف کو نجات دے اے اللہ! معارف کو نجات دے۔ اے اللہ! معارف کو نجات دے۔ ایک اللہ! معارف کو نجات دے۔ (جو کمہ میں مشرکین کی سختیال جمیل رہے تھے) اے اللہ! معارب اپنا سخت عذاب نازل کر۔ اے اللہ! ایسا تھط نازل کر۔ اے اللہ!

(۲۹۳۳) ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کما ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خردی اور انہوں مبارک نے خردی اور انہوں مبارک نے خردی اور انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی بناٹھ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر رسول اللہ ماٹھ لیا نے یہ دعا کی تھی اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے (قیامت کے دن) حماب بڑی سرعت کتاب کے نازل کرنے والے (قیامت کے دن) حماب بڑی سرعت سے لینے والے اے اللہ! مشرکوں اور کفار کی جماعتوں کو (جو مسلمانوں کا استعمال کرنے آئی ہیں) فکست دے۔ اے اللہ! انہیں

# ٩٨ - بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْـمُشْرِكِيْنَ بالْهَزيْمَةِ وَالزُّلْزَلَةِ

74٣١ - حَدُّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيْسَى حَدُّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَومُ الأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ لَمَّا كَانَ يَومُ الأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ لَمَّا كَانَ يَومُ الأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ لَمَّا كَانَ يَومُ اللهُ بُيُوتَهُم وَقُبُورَهُمْ نَارًا شَعْلُونَا عَنْ صَلاَةِ الْوُسْطَى حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ)).

[أطرافه في: ٤١١١، ٣٣٠٤، ٢٣٩٦].

٣٩٣٧ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْبِي هُرَيْرَةً الْبِي هُرَيْرَةً الْبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: كَانَ النّبِي الله يَدْعُو رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: كَانَ النّبِي الله يَدْعُو فِي الْقُنُوتِ: ((اللّهُمُّ أَنْجِ سَلَمَةَ بُنَ الْوَلِيْدِ، اللّهُمُّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بُنَ الْوَلِيْدِ، اللّهُمُّ أَنْجِ عَيَّاشَ بُنَ أَبِي رِبِيْعَةَ، اللّهُمُّ أَنْجِ اللّهُمُّ أَنْجِ عَيَّاشَ بُنَ أَبِي رِبِيْعَةَ، اللّهُمُّ أَنْجِ اللّهُمُّ اللّهُمُّ اللّهُمُّ اللّهُمُّ اللّهُمُّ اللّهُمُّ سِبْينَ اللّهُمُّ سِبْينَ اللّهُمُّ سِبْينَ يُوسَفَى). [راحم: ٧٩٧]

٣٩٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالد أَنْهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِي اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللهِ عَلَى اللهُمَّ الأَحْرَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ (اللّهُمَّ الْأَحْرَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ (اللّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعِ الْحِسَابِ، اللّهُمُّ المَزْمِ الأَحْرَابَ، اللّهُمُّ المَزْمُهُمْ وَزَلْزِلُهُمْ)

[أطراف في : د۲۹٦، ۳۰۲۵، ۲۱۱۵، ۲۳۹۲، ۲۷۶۸۹.

٢٩٣٤ - حَذَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَون حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَفْبَةِ، فَقَالَ أَبُوجَهْلِ وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْش، وَنُحِرَتْ جُزُورٌ بِنَاحِيَةِ مَكُمَّةً فَأَرْسَلُوا فَجَاءُوا مِنْ سَلاَهَا وَطَرَحُوهُ عَلَيْهِ، فَجَاءَتُ فَاطِمة فَأَلْقَتْهُ عَنْهُ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْش، اللَّهُمُّ عَلَيْكَ بِقُرَيْش، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشِ، لأبي جَهْلِ بْنِ هِشَامِ وَعُتْبَةً بْنِ رَبِيْعَةً وَشَيْبَةً بْنِ رَبِيْعَةً وَالْوَلِيْدِ بْن عُتْبَةَ وَأَبَيِّ بْنِ خَلَفٍ وَتُحْفَّبَةَ بْنِ أبي مُعِيْطٍ)). قالَ عَبْدُ اللهِ : فَلَقَدْ رَأَيْتَهُمْ فِي قَلِيْبِ بَدْرِ قَتْلَى)) قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَنَسَيْتُ السَّابِعَ. وقَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ((أُمَيْةُ بْنُ خَلَفٍ))، وَقَالَ شُعْبَةُ : ((أُمَيَّةُ أَوْ أُبَيِّ)) وَالصَّحِيْحُ أُمَيَّةً.

[راجع: ۲٤٠]

٢٩٣٥ - حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
 عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
 عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا
 عَلَى النبي عَلَى فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ،
 فَلَعَنْتُهُمْ. فَقَالَ مَالِكِ؟ قَالَتْ: أُولَمَ

فكست دے اور انہيں جمنجو ژكرركادے.

(۲۹۳۳۲) ہم سے عبداللہ بن الی شیبہ نے بیان کیا کما ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا 'م سے سفیان اوری نے 'ان سے ابو اسحاق نے ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود بناتھ نے کہ نی کریم مٹھ کھیے کے مائے میں نماز بڑھ رہے تھے۔ ابوجل اور قرایش کے بعض دو سرے لوگوں نے کماکہ اونٹ کی او جھڑی لاکر کون ان پر ڈالے گا؟ مکہ کے کنارے ایک اونٹ ذرع ہوا تھا(اورای كى او جعرى لانے كے واسطى) ان سمول نے اينے آدى بيع اور وہ اس اونث کی او جھڑی اٹھالاے اور اسے نی کریم مٹی کے اور (نماز ر معتے ہوئے) ڈال دیا۔ اس کے بعد فاطمہ آئیں اور انہوں نے آپ کے اوپر سے اس گندگی کو ہٹلا۔ آنخضرت مٹی کیا نے اس وقت مد بدوعا كى كداك الله! قريش كو پكر 'اك الله! قريش كو پكر 'اك الله! قريش كو پكر ابو جهل بن بشام عتبه بن ربيه شيبه بن ربيه وليد بن عتبه ابی بن خلف اور عقبه بن الی معیط سب کو پکر لے۔ عبدالله بن مسعود فے کماچنانچہ میں نے ان سب کو جنگ بدر میں بدر کے کنویں یں دیکھا کہ سب ہوں کو تقل کرکے اس میں ڈال دیا گیا تھا۔ ابواسحات نے کماکہ میں ساتویں مخص کا (جس کے حق میں آپ نے بدوعاک مقى نام) بحول كيااور يوسف بن الى اسحاق في كماكد ان سے ابواسحال ن (سفیان کی روایت میں الی بن ظف کی بجائے) امید بن ظف بیان كيااورشعبه نے كماكه اميه يا الى (شك كے ساتھ ہے) ليكن صحح اميه

(۲۹۳۵) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کما ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا کا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ان سے ابو ب ختیائی نے ان سے ابن الی المیکہ نے اور ان سے عائشہ وہ کھنے نے کہ بعض یمودی نمی کریم مٹھیل کی خدمت میں آئے اور کما السام علیکم (تم پر موت آئے) میں نے ان پر لعنت بھی جو کی جھیے۔ آپ نے فرملیا کیا بات ہوئی ؟ میں نے کما کیا انہوں نے بھی جو

تَسْمَعْ مَا قَالُوا: قَالَ: ((فَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ)).

رأطرافه في : ۲۰۲۶، ۲۰۲۰، ۲۰۲۲

0P75: 1 . 3 T > YYPFT.

كما تما آب نيس سنا؟ آب نے فرالما الدرتم نے نسيس سناكه ميں نے اس کاکیا جواب دیا "وعلیم" لین تم پر مجی وی آئے (لین میں نے کوئی برافقظ زبان سے نمیں تکالا صرف ان کی بات ان بی پر لوٹادی)

ای لئے نامعقول اور بے ہودی حرکتوں کا جواب ہوئی ہونا چاہتے۔ آیت قرآنی ﴿ ادفع بالتی هی احسن ﴾ (فصلت: ٣٨) کا نقاضا ب كه برائي كاجواب بملائى سے ديا جائے۔ يمودى كى فطرت بيشہ سے شريند رسى ب- خود اين انجياء كے ساتھ ان كابراؤ اچھانس رہاتو اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ آنخضرت میں کیا فاقت میں میوویوں نے کوئی کسراٹھا نمیں رکھی تھی' ممال تک کد ملاقات کے وقت زبان کو تو ر مرو ر کر السلام علیکم کی جگه السام علیکم کمد والتے که تم پر موت آئے۔ آنخضرت التی ان کی اس حرکت پر اطلاع باكراتاى كان سمجا "وعليم" ليني تم ير بحي وي آئے جو ميرے لئے منہ سے فكال دے ہو۔ اس مديث سے يہ بحى ظاہر ہو رہا ہے كم آپ نے يمودكى اس حركت كے جواب من معرت عائشة كے لعن طعبى والے جواب كو پند نسيس فرمايا بلكہ جو جواب آپ نے ديا اى کو کافی سمجھا۔ یہ آپ کے کمال اظلاق صنہ کی دلیل ہے۔ مانکھا

٩٩ - بَابُ هَلْ يُرشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ باب مسلمان الل كتاب كودين كى بات بتلائے يا ان كو قرآن

(۲۹۳۹) ہم سے اسحال بن منصور نے بیان کیا کما ہم کو یعقوب بن ایراہیم نے خردی کما مجھے میرے بھٹیج ابن شاب نے خردی ان ے ان کے چیانے بیان کیا اضیں عبداللہ بن عباس جی وائے خردی كه رسول الله الله علي في (روم ك باوشله) فيمركو (خط) لكماجس مين آب نے یہ بھی لکھاتھا کہ اگرتم نے (اسلام کی دعوت سے)مند موڑا تو (اسیے گناہ کے ساتھ) ان کاشکاروں کا بھی گناہ تم پر بڑے گا (جن بر تم حکرانی کردے ہو) الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمَهُمُ الْكِتَابَ؟

٢٩٣٦ حَدُّثَنَا إَسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَفْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بُّن عُتْبَةً بْن مَسْفُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ كُتُبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ: ((فَإِنْ نَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيْسِيِّين).

[طرافه في : ۲۹٤٠].

یہ مدیث تفسیل کے ساتھ شروع کلب میں گزر چک ہے۔ اس خط میں آپ نے قرآن مجد کی آیت بھی لکمی تھی تو باب کا ترجمہ ٹابت ہو کیا یعنی اہل کمل کو قرآن سکھلا گریہ جب ہے کہ ان سے خرکی امید ہو۔ اگر ان سے کتافی اور بے ادلی کا خطرہ ہے تو ان کو قرآن شريف بركز بركز نبيل سكمانا وابي.

باب مشركين كادل المانے كے لئے ال كيدايت كي دعاكرنا (١٩٩٨) مم س ابو اليمان نے بيان كيا كما مم كوشعيب نے خروى ،

و ١٠ - بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ بالْهُدَى لِيَتَأَلَّفُهُمْ ٣٩٣٧ - جَدُّلُنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُقَيْبٌ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ قَدِمَ طُفَيلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالُوا: يَا رَسُولَ الله إِنْ دَوسًا عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ الله عَلَيْهَا، فَقِيْلَ: هَلَكَتْ دَوسٌ. قَالَ: ((اللَّهُمُّ اهْدِ دَوسًا وَانْتِ بِهِمْ)).

[طرفاه في : ٦٣٩٧، ٢٣٩٢].

کماہم سے ابو الزناد نے بیان کیا' ان سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ بڑا تھ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو دوی بڑا تھ اسپنے ساتھیوں کے ساتھ حضور اکرم ملڑا تیا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ سڑا تیا قبیلہ دوس کے لوگ سرکٹی پراتر آئے ہیں اور اللہ کا کلام سننے سے انکار کرتے ہیں۔ آپ ان پر بد دعا ہے تی بعض صحابہ بڑی تی کما کہ اب دوس کے لوگ برباد ہو جائیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا اے اللہ! دوس کے لوگوں کو ہدایت دے اور انہیں (دائرہ اسلام میں) تھینے لا۔

حطرت ابو ہریرہ جمی قبیلہ دوس کے تھے۔ لوگوں نے بد دعاکی درخواست کی تھی گر آپ نے ان کی ہدایت کی دعا فرمائی جو قبول ہوئی اور بعد میں اس قبیلہ کے لوگ خوشی خوشی مسلمان ہو گئے۔

١٠١ – بَابُ دَعْوَةِ الْيَهُودِ

وَالنَّصْرَانِيُّ، وَعَلَى مَا يُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ؟

وَمَا كَتَبَ النّبِيُ اللّهِ إِلَى كَسْرَى وَقَيْصَرَ، وَالدُّعْوَةُ قَبْلَ الْقِتَالَ الْمَعْرَنَا عَلَيْ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ عَنْ قَتَادَةً قَالَ: سَمِعْتُ أَنْسًا رَضِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةً قَالَ: سَمِعْتُ أَنْسًا رَضِي اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((لَسمًا أَرَادَ النّبي اللّهُ اللّهُ أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا، فَاتّخَذَ خَاتَمًا كِتَابًا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا، فَاتّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَةٍ، فَكَأَنّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ، وَنَقَسَ فِيْهِ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ)).

باب یموداور نصاریٰ کو کیو نکر دعوت دی جائے اور کس بات پران سے لڑائی کی جائے سری میں شاہد کی جمع کا طاب کا خیار کا کہ ا

اور ایران اور روم کے بادشاہوں کو نمی کریم ملی کے کا خطوط لکھنا اور لڑائی سے پہلے اسلام کی وعوت دینا۔

(۲۹۳۸) ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا 'کما ہم کو شعبہ نے خردی قادہ سے 'انہوں نے کما کہ میں نے انس بڑاٹھ سے شاکہ آپ بیان کرتے تھے کہ جب نبی کریم ملڑائیا نے شاہ روم کو خط لکھنے کاارادہ کیا تو آپ سے کما گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک وہ سر بمرنہ ہو' چنانچہ آنخضرت ملڑھا نے ایک چاندی کی اگوشی بنوائی۔ گویا وست مبارک پر اس کی سفیدی میری نظروں کے سامنے ہے۔ اس اگوشی پر «مجدرسول الله "کھدا ہوا تھا۔

[راجع: ۲۵]

مقد یہ ہے کہ اسلام کی دعوت باضابطہ تحریری طور پر سربراہ کی مرے مزین ہونی چاہئے۔ یہ جب ہے کہ شاہان عالم کو دعوتی خطوط لکھے جائیں اس سے تحریری تبلیغ کا بھی مسنون ہونا ثابت ہوا۔

(۲۹۳۹) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کما ہم سے لیث نے بیان کیا کما ہم سے لیث نے بیان کیا کا کہ ہم سے عقیل نے بیان کیا ان سے ابن شماب نے کما کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن

٢٩٣٩ - حَدْثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ
 حَدْثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدْثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ
 شِهَابٍ قَالَ: أَخْبِرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ

عباس رضی الله عنمانے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اپنا خط کسریٰ کے پاس بھیجا۔ آپ نے (ایلی سے) یہ فرملیا تھا کہ وہ آپ کے خط کو بحرین کے گورنر اسے کسریٰ کے دربار میں پنچا دے گا۔ جب کسریٰ نے کتوب مبارک پڑھا تو اسے اس نے بھاڑ ڈالا۔ جھے یا دہ کسعید بن مسیب نے بیان کیا تھا کہ پھر بی کریم میں اور بارہ ہو جائے۔ بی کریم میں بارہ پارہ بارہ ہو جائے۔ (چٹانچہ ایسای ہوا)

الله بن عُنبَة أَنْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: ((أَنْ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْهُ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، فَأَمَرَهُ أَن يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ لِللَّفَعُهُ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كَسْرَى خَرَقَهُ، إِلَى كِسْرَى خَرَقَهُ، إِلَى كِسْرَى خَرَقَهُ، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى خَرَقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنْ سَعِيْدَ بْنَ الْمستَبِ قَالَ: فَحَسِبْتُ أَنْ لَمَتَيْبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمِ النّبِي اللهِ قَالَ يُمَوَّقُوا كُلُ

مْمَزُقِ)). [راجع: ٦٤]

تُوارِخ میں ذکور ہے کہ فرزند کریٰ جو ایک نوجوان عیاش قتم کا آدی تھا اور وہ موقع کا انتظار کر رہا تھا کہ اپنے والد کریٰ کو ختم کر کے جلد سے جلد تخت اور فزانوں کا مالک بن جائے۔ چنانچہ جب کریٰ نے یہ حرکت کی اس کے بعد جلد بی ایک رات کو اس کے لائے نے کریٰ کے چیٹ پر چڑھ کر اس کے پیٹ کو چھڑا گھونپ دیا اور اسے ختم کر دیا۔ بعد بی وہ تخت و آج کا مالک بنا تو اس نے فزانوں کا جائزہ لیتے ہوئے فزانے میں ایک دوا کی شیشی پائی جس پر قوت باہ کی دوا کھا ہوا تھا۔ اس نے سوچا کہ والد صاحب اسی دوا کو کھا کھا کر آخر تک داد عیش دیتے رہے بھے کو بھی دوا کھا لینی چاہئے۔ در حقیقت اس شیشی میں سم الفار تھا اس نے اس کو کھایا اور فوراً بی وہ بھی ختم ہو گیا۔ اس طرح اس کی سلطنت پارہ پارہ ہو گئی اور عمد فاروتی میں سارا ملک اسلامی تھم رو میں شائل ہو گیا اور اللہ کے یہ سول مائی کیا م فیروبیہ تھا جس نے اپنے ہاپ پرویز نای کا چیٹ میں دواجہ کی اور جھ ماہ بعد خود بھی وہ نہ کورہ ذہر کھا کر ہلاک ہو گیا۔ عمد فاروتی میں حضرت سعد بن ابی و قاص بڑھ کے ہاتھوں سے کہ اس کے لڑکے کا نام فیروبیہ تھا جس نے اپنے ہاپ پرویز نای کا جیٹ ہوا کیا اور چھ ماہ بعد خود بھی وہ نہ کورہ ذہر کھا کر ہلاک ہو گیا۔ عمد فاروتی میں حضرت سعد بن ابی و قاص بڑھ کے ہاتھوں سے ملک فتح ہوا۔ یہ اس دوایت میں بی خرو پرویز مراد ہے جو لقب کرئی سے یاد کیا گیا (حاشبہ بعادی شریف ، جلد: اول / ص: ۱۵)

باب ني كريم ملتي يم كا

(غیر مسلموں کو) اسلام کی طرف دعوت دینا اور اس بات کی دعوت که وہ خدا کو چھوڑ کر باہم ایک دو سرے کو اپنا رب نہ بنائیں اور اللہ تعالیٰ اسے کا ارشاد کہ کسی بندے کے لئے یہ لائق نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے اکتاب و حکمت) عطا فرمائے تو (وہ بجائے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لوگوں سے اپنی عبادت کی لئے کہے) آخر آیت تک

١٠٢ بابُ دُعاءِ النّبي ﷺ إلى
 الإسلام وَالنّبُوَةِ

وَأَنْ لاَ يَتَخذ بعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ، وَقُولِه تَعَالَى :﴿ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنَّ يُؤْتِيهُ اللهُ الْكتابَ ﴿ إِلَى آخِرِ الآية [آل عمران: ٧٩]

حضرت امام بخاری رحمت الله علیہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اسلامی جماد کا مقصد عظیم محض ملک کیری ہر گز نہیں بلکہ اس کا مقصد عظیم محض الله کی حکومت کا تصور اشاعت پائے اسکام محض الله پاک کے دین برحق اسلام کو ہر ملک میں پھیلانا ہے تاکہ دنیا میں ہر جگہ الله کی حکومت کا تصور اشاعت پائے اور دنیا امن و امان کا گوارہ بن جائے اور کوئی انسان دو سرے لوگوں پر ایسی برتری اپنے گئے نہ افقیار کرے کہ لوگ اسے خدائی ورجہ میں سیجھنے پر مجبور ہو جائیں۔ اسلامی جماد کا مقصد عباوت الی اور مساوات انسانی کو فروغ دیتا ہے اور اس ملوکیت کو جڑ سے اکھا ڈتا جس میں ایک انسان تخت پر بیشے کر اپنے دو سرس جو مقبولان بارگاہ احدیت میں ایک انسان تخت پر بیشے کر اپنے دو سرس جو مقبولان بارگاہ احدیت

ہوتے ہیں' ان کو بھی یہ لائق نہیں کہ وہ فدائی کے بھے حصد دار بننے کا دعویٰ کر سیس۔ اسلام کے ای انسانیت نواز پہلو کا اثر تھا کہ نوع انسان نے ملک اور ذہب کے نام پر ہونے والے مظالم کا احساس کیا اور دنیاوی باوشاہوں اور ذہبی رہنماؤں کی اصل حقیقت کی طرف متوجہ کیا کہ وہ انسان ہونے کے ناطے پوری بنی نوع انسان کے خادم ہیں۔ اگر وہ اپنی صدود سے آگے بوھیں گے تو ان کا مقام رفعت ذات ہے تبدیل ہو سکے گا۔ آج جموریت اور مساوات کی جو امرس دنیا ہیں موج ذن ہیں' ان کو پیدا کرنے ہی اسلام نے ایک زیردست کردار اداکیا ہے۔ تج ہے۔

بمار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے ۔ یہ سب بود اس کی لگائی ہوئی ہے

حَدُّثَنَا الْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَدُّثَنَا الْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عِن ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبّاسِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبّاسِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبّاسِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبّاسِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبّاسِ رَضِيَ الله عَنْهُما أَنْهُ أَخْبِرهُ ((أَنَّ رَسُولُ اللهِ عَنْهُما أَنْهُ أَخْبِرهُ ((أَنَّ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ كَتَبِ اللهِ قَيْصَرَ يَدْعُوهُ اللهِ اللهِ عَنْهُ كَتَبِ اللهِ اللهِ مَعَ دِحْيَةَ اللهِ عَلَيْهِ وَامِرهُ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ أَنْ يَدُفْقَهُ اللهِ عَظَيْم بُصْرَى لِيَدْفَقَهُ إِلَى قَيْصَرَ كَتَابِهِ اللهِ عَنْهُ أَنْ يَدُفْقَهُ اللهِ عَظَيْم بُصْرَى لِيَدْفَقَهُ إِلَى قَيْصَرَ، اللهِ عَظَيْم بُصْرَى لِيَدْفَقَهُ إِلَى عَظَيْم بُصْرَى لِيَدْفَقَهُ إِلَى عَظَيْم بُصْرَى لِيَدْفَقَهُ إِلَى عَظَيْم بُصُرَى لِيَدْفَقَهُ إِلَى عَظَيْم بُصْرَى لِيَدَافِقَهُ إِلَى قَيْصَرَ، وَكَانَ قَيْصَرَ لَمَا كَشَفَ اللهُ جُنُودَ فَارِسَ وَكَانَ قَيْصَرَ لَمَا جَاءً قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولُ مَشَى مَنْ حَمْصَ إِلَى اللهَ عَلَى اللهِ عَنْ وَلَولَ أَنْ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِي اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ

٢٩٤١ - قَالَ ابْنَ عَبَّاسِ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو
سُفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ بالشَّامِ فِي رِجَالَ مِنْ
قُرَيْشٍ قَدِمُوا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِي
كَانَبَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ اللهِ فَي وَبَيْنَ كُفَّارِ
قُرَيْشٍ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَوَجَدْنَا رَسُولُ
قُرَيْشٍ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَوَجَدْنَا رَسُولُ
قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ، فَانْطَلَقَ بي

(۲۹۲۱) ابن عباس بن النظام نیان کیا کہ مجھے ابو سفیان بی تھ نے خردی کہ قریش کے ایک قاف کے ساتھ وہ ان دنوں شام میں مقیم تھے۔ یہ قافلہ اس دور میں یمال تجارت کی غرض سے آیا تھاجس میں آنخضرت اور کفار قریش میں باہم صلح ہو چکی تھی۔ (صلح حدیدیہ) ابو سفیان نے کما کہ قیصر کے قریش میں باہم صلح ہو چکی تھی۔ (صلح حدیدیہ) ابو سفیان نے کما کہ قیصر کے آدمی کی ہم سے شام کے ایک مقام پر طاقات ہوئی اور وہ مجھے اور میر ساتھ وں کو این ساتھ (قیصر کے دربار میں بیت المقدس) لے کر چلا پھر ساتھوں کو این ساتھ (قیصر کے دربار میں بیت المقدس) لے کر چلا پھر

(356) S

جب مم ایلیا (بیت المقدس) پنیج تو قیصر کے دربار میں ہماری باریانی ہوئی۔ اس وقت قیصر دربار میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سربر تاج تھا اور روم کے امراءاس کے ارد گرد تھے'اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے بوچھو کہ جنہوں نے ان کے یمال نبوت کا دعویٰ کیاہے نسب کے اعتبار سے ان سے قریب ان میں سے کون شخص ہے؟ ابو سفیان نے بیان کیا کہ میں نے کما میں نسب کے اعتبار سے ان کے زیادہ قریب ہوں۔ قیصرنے یوچھا تمهاری اور ان کی قرابت کیاہے؟ میں نے کما (رشتے میں) وہ میرے چیا زاد بھائی ہوتے جیں' اتفاق تھا کہ اس مرتبہ قافلے میں میرے سوابنی عبد مناف کااور آدی موجود نہیں تھا۔ قیصرنے کما کہ اس مخص (ابو سفیان بڑیشہ) کو مجھے تریب کردوادر جولوگ میرے ساتھ تھاس کے تھم سے میرے يجھے قريب ميں كھڑے كرديئے گئے۔ اس كے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کما کہ اس مخض (ابوسفیان) کے ساتھیوں سے کمہ دو کہ اس سے میں ان صاحب کے بارے میں یو چھول گاجو نبی ہونے کے مدعی ہیں 'اگر بیران کے بارے میں کوئی جھوٹ بات کے توتم فوراً اس کی تکذیب کردو۔ ابو سفیان نے بیان کیا کہ خدا کی فتم!اگر اس دن اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ کہیں میرے ساتھی میری تکذیب نہ کر بیٹھیں تو میں ان سوالات کے جوابات میں ضرور جھوٹ بول جاتا جو اس نے آنخضرت کے بارے میں کئے تھے لیکن مجھے تواس کا خطرہ لگارہا کہ کمیں میرے ساتھی میری تکذیب نہ کردیں۔ اس لئے میں نے سچائی سے کام لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کما اس سے بوچھو کہ تم لوگوں میں ان صاحب کا نسب کیسا سمجهاجاتا ہے؟ میں نے بتایا کہ ہم میں ان کانسب بہت عمدہ سمجهاجاتا ہے۔ اس نے پوچھااچھا یہ نبوت کا دعویٰ اس سے پہلے بھی تہمارے یمال کسی نے کیا تھا؟ میں نے کما کہ نہیں۔ اس نے پوچھاکیااس دعویٰ سے پہلے ان یر کوئی جھوٹ کا اٹرام تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں'اس نے یوچھاان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کما کہ نہیں۔ اس نے یو چھاتو اب بزے امیرلوگ ان کی اتباع کرتے ہیں یا کزور اور کم حیثیت کے لوگ ؟ میں نے کما کہ کرور اور معمولی حیثیت کے لوگ بی ان کے (زیادہ تر وَبَأَصْحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا إِيلِيَاءَ، فَأَدْخِلْنَا عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِس مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ النَّاجُ، وَإِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّوم. فَقَالَ لِتَوْجُمَانِهِ: سَلْهُمْ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزِعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا. قَالَ: مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ؟ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّي. وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَومَئِذٍ أَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِيْ. فَقَالَ قَيْصَرُ: أَذْنُوهُ. وَأَمَرَ بِأَصْحَابِي فَجُعِلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي. ثُمَّ قَالَ لِتُوجَمَانِهِ: قُلْ لأَصْحَابِهِ إنَّى سَائِلٌ هَذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَ فَكَذَّبُوهُ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَا للهِ لَوْ لاَ الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ يَأْثُرَ أَصْحَابِي عَنِّي الْكَذبَ لَكَذبتُهُ حِيْنَ سَأَلَنِي عَنْهُ، وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْثُرُوا الْكَذِبَ عَنَّى فَصَدَقَّتُهُ. ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هَذَا الرَّجُل فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِيْنَا ذُو نَسَبٍ. قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقُولَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لاَ. فَقَالَ : كُنْتُمْ تَتُهمُونَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ : لاَ. قَالَ: فَهَلْ كَانْ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكِ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاس يَتَّبِهُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ. قَالَ: فَيَزِيْدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟

ماننے والے ہں) اس نے پوچھا کہ اس کے ماننے والوں کی تعداد بردھتی رہتی ہے یا گفتی جارہی ہے؟ میں نے کماجی نہیں تعداد برابر برحتی جارہی ہے۔ اس نے بوچھا کوئی ان کے دین سے بیزار ہو کر اسلام لانے کے بعد پر بھی گیا ہے کیا؟ میں نے کما کہ نہیں' اس نے پوچھا' انہوں نے کبھی وعدہ خلافی بھی کی ہے؟ میں نے کما کہ نہیں لیکن آج کل جارا ان سے ایک معاہدہ ہو رہاہے اور ہمیں ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ور زی کا خطرہ ہے۔ ابو سفیان نے کما کہ بوری گفتگو میں سوا اس کے اور کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا جس میں میں کوئی ایس بات (جھوٹی) ملا سکوں جس سے آنخضرت کی تو بین ہو۔ اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے بھی جھٹلانے کاڈر نہ ہو۔ اس نے پھر یو چھاکیاتم نے بھی ان سے لڑائی کی ہے یا انہوں نے تم ے جنگ کی ہے؟ میں نے کما کہ ہاں' اس نے بوچھا تمماری لڑائی کاکیا نتیجہ نکاتا ہے؟ میں نے کما لڑائی میں جیشہ کسی ایک گروہ نے فتح نہیں حاصل کی۔ کبھی وہ ہمیں مغلوب کر لیتے ہیں اور کبھی ہم انہیں 'اس نے یو چھاوہ تہمیں کن کاموں کا حکم دیتے ہیں ؟ کما ہمیں وہ اس کا حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو بھی شریک نہ ٹھمرائیں 'ہمیں ان بتوں کی عبادت سے وہ منع کرتے ہیں جن کی ہمارے باب دادا عبادت كياكرتے تھے مناز 'صدقه 'ياك بازى و مروت 'وفاء عمد اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب میں اسے یہ تمام باتیں بتاچکا تواس نے این ترجمان سے کما'ان سے کہو کہ میں نے تم سے ال کے نب کے متعلق دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ تمہارے یہاں صاحب نسب اور شریف سمجے جاتے ہیں اور انبیاء بھی یوں ہی اپنی قوم کے اعلیٰ نب میں پیدا کئے جاتے ہیں۔ میں نے تم سے یہ یوچھاتھا کہ کیا نبوت کا وعویٰ تمهارے بیال اس سے بہلے بھی کسی نے کیا تھاتم نے بتایا کہ ہمارے ہاں اپیا دعویٰ پہلے کسی نے نہیں کیا تھا' اس ہے میں یہ سمجھا کہ اگر اس سے پہلے تمهارے بمال کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو تا تو میں یہ بھی کمہ سکتا تھا کہ یہ صاحب بھی اسی دعویٰ کی نقل کررہے ہیں جواس ہے پہلے کیا جاچکا ہے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے

قُلْتُ: بَلْ يَزِيْدُونُ. قَالَ : فَهَلْ يَوْتَدُ أَحَد سَخْطَةً لدينه بَعُدَ أَنْ يَدْخُلَ فَهُ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لاَ، وَنَحْنُ الآنَ مِنْهُ فِي مَدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَفْدِرَ. قَالَ أَبُو سُفْيَان: وَلَمْ يُمْكِنّي كَلِمَةٌ أَدْخِلُ فِيْهَا شَيئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ - لاَ أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي - غَيْرُهَا. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ أَو قَاتَلَكُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَتْ حَرِيْهُ وَحَرِيْكُمْ؟ قُلْتُ: دُولاً وَسِجَالاً : يُدَال عَلَيْنا الْمَرُّةَ وَنُدَال عَلَيْهِ الْأُخْرَى. قَالَ: فَمَا ذَا يَأْمُوكُمْ؟ قَالَ: يَأْمُونَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ لاَ نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانٌ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا، وَيَأْمُرُنَا بالصَّلاَةِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاء بِالْعَهْدِ، وَأَدَاء الْأَمَانَةِ. فَقَالَ لِتُوْجُمَانِهِ حِيْنَ قُلْتُ ذَلِكَ لَهُ: قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيْكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُو نَسَب، وكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقُوَلَ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقُولَ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتُمُ بِقُولِ قَدْ قِيْلَ قَبِلهُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنتُمْ تَتْهِمُونُهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَن يَقُولَ مَا قَالَ ! فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ. وَسَأَلْتُكَ هَلُ كَانَ

مجى ان كى طرف جموث منسوب كيا تفادتم في تاياكد ايما بعى نهيل بوا. اس سے میں اس نتیج پر پہنچا کہ یہ ممکن نہیں کہ ایک مخص جو لوگوں کے متعلق مجمی جموث نه بول سکا مووه خدا کے متعلق جموث بول دے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ ان کے بلپ دادوں میں کوئی بادشاہ تھا، تم نے بنایا کہ شیں۔ یس نے اس سے یہ فیصلہ کیا کہ اگر ان کے بلیہ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہو تا تو میں بیہ بھی کمہ سکتا تھا کہ (نبوت کا دعویٰ کرکے) وہ اسيخ باب داداكى سلطنت حاصل كرنا جائج بين ميس في تم سے دريافت کیا کہ ان کی اتباع قوم کے بوے لوگ کرتے ہیں یا کمزور اور بے حیثیت اوگ ، تم نے بتایا کہ کزور غریب قتم کے لوگ ان کی تابعداری کرتے ہیں اور یک گروہ انبیاء کی (ہردور میں) اطاعت کرنے والا رہا ہے۔ میں نے تم ے یو چھا کہ ان تابعد ارول کی تعداد برهتی رہتی ہے یا تھٹی بھی ہے؟ تم نے بتایا کہ وہ لوگ برابر بڑھ ہی رہے ہیں 'ایمان کامھی کی طال ہے 'یمال تك كدوه مكمل موجائ ميس نے تم سے دريافت كيا كد كياكوئي فخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد مجھی اس سے پھر بھی گیاہے؟ تم نے کما کہ ایسامھی نہیں ہوا' ایمان کا بھی میں حال ہے جب وہ دل کی مرائیوں میں اتر جائے تو پھر کوئی چیزاس سے مومن کو ہٹانسیں سکتی۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا انہوں نے وعدہ ظافی بھی کی ہے؟ تم نے اس کا بھی جواب دیا کہ نمیں' انبیاء کی میں شان ہے کہ وہ وعدہ خلافی کبھی نمیں كرتے ميں نے تم سے دريافت كيا كم كياتم نے بھى ان سے يا انهول نے تم سے جنگ بھی کی ہے؟ تم نے بتایا کہ ایسا ہوا ہے اور اور تماری لڑا ئیوں کا نتیجہ بھشہ کسی ایک ہی کے حق میں نہیں گیا۔ بلکہ مجھی تم مغلوب ہوئے ہو اور مجھی وہ۔ انبیاء کے ساتھ بھی ایبابی ہو تا ہے وہ امتحان میں ڈالے جاتے ہیں لیکن انجام انہیں کا بمتر ہو تا ہے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ وہ تم کو کن کاموں کا حکم دیتے ہیں؟ تم نے بتایا کہ وہ ہمیں اس كا علم دية بي كه الله كى عبادت كرو- اور اس كے ساتھ كسى كو شریک نہ ٹھراو' اور مہیں تمہارے ان معبودوں کی عبادت سے منع كرتے بيں جن كى تمهارے باب دادا عبادت كياكرتے تھے۔ حمهيں وہ نماز

منْ آبَانِهِ مِنْ مَلِك؟ فَوْعَمْتَ أَنْ لاً، فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَانِهِ. وَسِأَلْتُكَ أَشْرَاكُ النَّاس يَتْبِعُولَهُ أَمْ صُعَفَاؤُهُمْ؟ فَزُعَمْتَ أَنَّ ضُفَفَاؤُهُمُ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُل. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ فزعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيْدُونَ، وَكَذَلِكَ الإيْمَانُ حَتَّى يُتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ هِلْ يَرْتَدُ أَحِدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، فَكَذَلِكَ الإيْمَانُ حِيْنَ تَحْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لاَ يَسْخَطُهُ أَحَدٌ. وَسَأَلَتُكَ هَلْ يَغْدِرُ؟ فَرْعَمْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لاَ يَغْدِرُونْ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ لِ فَرَعَمْتِ أَنْ قَدْ فَعَلَ، وَأَن خَرِبَكُمْ وَحَرَبَهُ تَكُونُ دُولاً، وَيُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُونَ عَلَيْهِ الْأَخْرَى، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى وتَكُونَ لَهَا الْعَاقِبَةُ. وَسُأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُو كُمْ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللهُ وَلاَ تُشْرِكُوا بهِ شَيْنًا، وَيَنْهَاكُمُ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤكُمْ، وَيَأْمُوكُمْ بالصَّلاَةِ، وَالصِّدْق وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاء بِالْعَهْدِ، وَأَدَاء الْأَمَانَةِ. قَالَ: وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيٌّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٍ، وَلَكِنْ لَمْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، وَإِنْ يَكُ مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوشَكُ أَنْ يَمْلِكَ مَوضِعَ قَدَمَيٌ هَاتَيْنِ،

وَلَوْ أَرْجُوا أَنْ أَخْلُصَ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لَقِيهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَفَسَلْتُ قَدَمَيْهِ. لَقَيْهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَفَسَلْتُ قَدَمَيْهِ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُقَرِىءَ، فَإِذَا فِيْهِ.

[راجع: ٧]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ، إِلَى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّومِ.

سَلامٌ عَلَى مَنِ اتَبَعَ الْهُدَى. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّى أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الإسلامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يَوْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الأَرِيْسِيِّينَ ﴿ قُلْ يَا أَهْلَ لَا تَرَيْسِيِّينَ ﴿ قُلْ يَا أَهْلَ الْكَيْتَابِ تَعَالُوا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاء بَيْنَنَا وَبَيْنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ وَبَيْنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ وَلاَ يَتْخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ فَإِنْ تَوَلُّوا فَقُولُوا الشَّهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴾ [آل عمران : 31].

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : فَلَـمًا أَنْ قَضَى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصُوَّاتُ الَّذِيْنَ حَولَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّوْمِ وَكُثُرَ لَفَطُهُمْ، فَلاَ أَدْرِي مَاذَا قَالُوا. وَأَمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا. فَلَـمًّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَخَلُوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، هَذَا مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ

صدقه ' یا کبازی وعده وفائی اور اداء امانت کا علم دیتے ہیں اس نے کما کہ ایک نی کی بی صفت ہے میرے بھی علم میں بدبات تھی کہ وہ نی مبعوث ہونے والے ہیں۔ لیکن بید خیال نہ تھا کہ تم میں سے وہ مبعوث ہوں گے ' جو باتیں تم نے بتائیں اگر وہ صحیح ہیں تو وہ دن بہت قریب ہے جب وہ اس جگہ پر حکمران ہوں کے جمال اس وقت میرے دونوں قدم موجود ہیں 'اگر مجھے ان تک پہنچ کنے کی توقع ہوتی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی بوری کوشش کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں موجود ہو تا تو ان کے یاؤں دھو تا۔ ابو سفیان نے بیان کیا کہ اس کے بعد قیصرنے رسول اللہ مان کا نامہ مبارک طلب کیا اور وہ اس کے سامنے پڑھا گیا اس میں لکھا ہوا تھا(ترجمہ) شروع كرتا ہول اللہ كے نام سے جو برائى مميان نمايت رحم كرنے والا ہے۔ يہ خط ہے محمد اللہ كے بندے اور اس كے رسول كى طرف سے روم کے بادشاہ ہرقل کی طرف 'اس مخص پر سلامتی ہو جو ہدایت قبول کرلے۔ اهابعد میں تهمیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول كرو٬ تهميس بهي سلامتي و امن حاصل هو گي اور اسلام قبول كرو الله تهیس د ہرا اجر دے گا(ایک تمهارے اینے اسلام کااور دو سرا تمهاری قوم ك اسلام كا بو تهارى وجه سے اسلام ميں داخل ہوگى) ليكن اگرتم نے اس دعوت سے منہ موڑلیا تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تم پر ہو گا۔ اور اے ابل كتاب! ايك اي كلم برآكر بم على جاؤجو بمار اور تمارك درمیان ایک بی ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ كرآپس ميں ايك دو سرے كو يرورد گار بنائے اب بھى اگر تم منہ موڑتے ہو تو اس کا قرار کرلو کہ (اللہ تعالیٰ کے واقعی) فرمان بردار ہم ہی ہیں۔ ابو سفیان نے بیان کیا کہ جب ہرقل اپنی بات پوری کرچکاتو روم کے سردار اس کے ارد گرد جمع تھ' سب ایک ساتھ چیخے گئے اور شور وغل بہت برده کیا۔ مجھے کچھ پہتہ نہیں چلا کہ بیاوگ کیا کمہ رہے تھے۔ پھر ہمیں عمم دیا میا اور ہم وہاں سے نکال دیئے گئے۔ جب میں اینے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے چلا آیا اور ان کے ساتھ تنمائی ہوئی تو میں نے کما کہ ابن الی کبشہ (مراد حضور اکرم مین اس بے ب) کامعالمہ بہت آگے بڑھ چکا ہے 'بنو الاصفر (رومیوں) کابادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے ' ابو سفیان نے بیان کیا کہ اللہ کی فتم! مجھے اس دن سے اپنی ذلت کا بھین ہو گیا تھا اور برابراس بات کا بھی بھین رہا کہ آنخضرت میں جی اسلام داخل کردیا۔ طلا نکہ (پہلے) میں اسلام کو برا نے میرے دل میں بھی اسلام داخل کردیا۔ طلا نکہ (پہلے) میں اسلام کو برا يَحَافُهُ. قَالَ أَبُو سُفْيَان وَاللهِ مَا زِلْتُ ذَلِيْلاً مُسْنَيْقِنَا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ، حَتَّى أَذْخَلَ اللهُ قَلْبِي الإسْلاَمَ وَأَنَا كَارِه)).

اس طویل حدیث کو حضرت مجتد مطلق امام بخاری کی جگه لاتے ہیں اور اس سے بہت سے مسائل کا استنباط فرایا ہے۔

یہاں اس غرض سے لائے کہ اس سے یہاں غیر مسلموں کو دعوت اسلام پیش کرنے کے طریقوں پر روشنی پڑتی ہے۔ اس میں ہرقل کی طرف دعوت اسلامی کا ذکر ہے جس کا لقب قیصر تھا ہرقل جمہ اور علم ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ کسری بھی اس کو کہتے تھے اس نے اکتیس سال تک حکومت کی تھی۔ آنخضرت میں کا ای دوران انتقال ہو چکا تھا۔ لفظ ایلیاء سے بیت المقدس مراد ہے یہاں حضرت ابو سفیان بڑاؤ نے آپ کو اپنے چھا کا بیا بتا اللہ آپ ان کے دادا کے چھا کے بیٹے ہیں ابو سفیان کا نسب سے ہا ہو مناف سے مور بن حرب بن امید بن عبد المطلب بن سفیان سخر بن امید بن عبد سٹس بن عبد مناف۔ اور رسول کریم میں ہونے دارا کے بھا اور سارے عرب کے خلاف وہ سازہ شعری کا پجاری تھا اور سارے عرب کے خلاف وہ سازہ شعری کا پجاری تھا اور اس مناف عرب کی وجہ سے لوگ آنخضرت سٹانج کو بھی ابن ابی کبشہ سے تشید دیا کرتے تھے۔

حانثا تقا

الاہم ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن سلمہ قعنی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن سام ماری باللہ بن سام ماری باللہ نے اور انہوں نے نبی کریم سائیلہ سے سائی سام بن سعد ساعدی بڑائی کے دن فرمایا تھا کہ اسلای جھنڈا میں ایک ایسے شخص کے ہتھ میں دول گاجس کے ذریعہ اللہ تعالی فتح عنایت فرمائے گا۔ اب سب اس انظار میں تھے کہ دیکھئے جھنڈا کے ملتا ہے 'جب میں ہوئی تو سب سر کردہ لوگ ای امید میں رہے کہ کاش! انہیں کو مل جائے لیکن آنخصرت ماڑائیا نے دریافت فرمایا علی کمال ہیں ؟عرض کیا جائے لیکن آنخصوں کے درد میں مبتلا ہیں 'آخر آپ کے تھم سے انہیں طور آبی وہ آنکھوں کے درد میں مبتلا ہیں 'آخر آپ کے تھم سے انہیں فور آبی وہ آبھوں کے درد میں مبتلا ہیں 'آخر آپ کے تھم سے انہیں فور آبی وہ آبھوں کے درد میں مبارک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور فور آبی وہ آبھوں کے در میں مبارک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور فور آبی وہ آبھوں کے در میں مبارک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور خرت میں بنائی میں بنائی کریں گا جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں۔ لیکن آنخضرت ساٹھ کیا جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں۔ لیکن آنخضرت ساٹھ کیا جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں۔ لیکن آنخضرت ساٹھ کیا خرایا ابھی ٹھرو پہلے ان کے میدان میں اثر کر انہیں تم اسلام کی حیال ابھی ٹھرو پہلے ان کے میدان میں اثر کر انہیں تم اسلام کی

يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمُر النَّعَمِ)).

[أطرافه في : ٣٠٠٩، ٣٧٠١، ٣٧٠١].

دعوت دے لواور ان کے لئے جو چے ضروری ہیں ان کی خر کردو (پھروہ نه مانیں تو اونا) الله کی فتم! اگر تمهارے ذریعہ ایک مخص کو بھی

بدایت مل جائے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونوں سے بسترہے۔

اس مدیث سے باب کی مطابقت ہوں ہے کہ آتخضرت مان کا ان کی شروع کرنے سے پہلے فریق مقاتل کے سامنے حضرت علی کو دعوت پیش کرنے کا تھم فرمایا ساتھ ہی ہوں ارشاد ہوا کہ پہلے مخالفین کو راہ راست پر لانے کی بوری کوشش کرو اور یاد رکھو اگر ایک آدی بھی تماری تبلین کوشش سے نیک راستے پر آگیاتو تمارے لئے مرخ اونوں سے بھی زیادہ قیتی چزہے۔ عرب میں کالے اونول کے مقابلے پر سرخ اونوں کی بری قیت تھی۔ اس لئے مثال کے طور پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ اسلام کسی سے جنگ جاد لڑائی کا خوابال بر کر نسی ہے۔ وہ صرف صلح مفائی امن و امان جاہتا ہے گرجب مدافعت ناگزیر ہو تو پھر بعربور مقابلہ کا تھم بھی دیتا ہے۔

(۲۹۲۳) ہم سے عبداللہ بن محر مندی نے بیان کیا کما ہم سے معاویہ بن عمرونے بیان کیا کماہم سے ابواسحاق نے بیان کیا ان سے حميد نے كما كبديس نے انس واللہ سے سنا أب بيان كرتے تھے كه رسول الله سالية إجب كى قوم يرج هائى كرتے تواس وقت تك كوئى اقدام نه فرماتے جب تک صبح نه موجاتی 'جب صبح موجاتی اور اذال کی آواز من ليت تو رك جاتے اور اگر اذان كى آواز ساكى نه دي تو مح ہونے کے بعد حملہ کرتے۔ چنانچہ خیبر میں بھی ہم رات میں پنچے تھے۔ اس مدیث میں بھی اشارہ ہے کہ جنگ شروع کرنے سے پہلے ہروہ موقع تلاش کرلینا چاہے جس سے جنگ کا خطرہ ٹل سکے کوئکہ

(۲۹۳۳) ہم سے قتیہ نے بیان کیا کما ہم سے اساعیل بن جعفرنے بیان کیا ان سے حمید نے اور ان سے انس بڑاتھ نے کہ نبی کریم الہم ال

ہمیں ساتھ لے کرایک غزوہ کے لئے تشریف لے گئے۔

(۲۹۳۵) (دوسری سند) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا ان ے امام مالک نے 'ان سے حمید نے اور ان سے انس والل نے کہ رسول کریم ملی چا رات میں خیبر تشریف ملے گئے اور آپ کی عادت تھی کہ جب کسی قوم تک رات کے وقت پہنچے تو مبع سے پہلے ان پر حملہ نیں کرتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو یمودی اپنے محاو رے اور ٹوکے لے کرباہر (کھیتوں میں کام کرنے کے لئے) نکلے جب انہوں نے اسلامی لشکر کو دیکھاتو چنج پڑے محمد واللہ محمد لشکر سمیت آ گئے ۔ اس

٢٩٤٣ - حَدَّثَناً عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ إِذَا غَزَا قَومًا لَمْ يُفِرْ حَتَّى يُصْبَحَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعَ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبَحُ. فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلاً.[راجع: ٣٧١]

اسلام کامقعد جنگ برگز نمیں ہے، ٤٤ - حَدُّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدُّثَنَا إسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((أَنَّ النَّبِيُّ ﴿ كَانَ غَزَا بِنَا حِ وِ)).

[راجع: ٣٧١]

٧٩٤٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةً بْنِ مَالِكِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَس رَضِيَ ا اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيُّ ﷺ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهَا لَيْلاًّ - وَكَانَ إِذَا جَاءَ قُومًا بِلَيْلِ لاَ يُغَيِّرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبَحَ - فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاخِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَأُوهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمَيْسُ.

(362) A 362 A 362 A 362 A 362

فَقَالَ النَّبِيُ ﷺ: ((الله أَكْبَوُ، خَرِبَتْ خَيْبَوُ، إِنَّا إِذَا نَوْلُنَا بِسَاحَةِ قَومٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمَثْلُرِيْنَ)). [راجع: ٣٧١]

ر ئی کریم مان کیانے فرملیا اللہ کی ذات سب سے بدی ہے۔ اب خیبر تو خراَب ہو گیا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں مجاہدانہ اتر آتے ہیں تو ( كفرسے) درائے ہوئے لوگوں كی صبح منحوس ہوجاتى ہے۔

جنگ نیبرکا کی مظریودیوں کی مسلسل غداری اور طبی قساد اگیزی تھی۔ تقصیل طالت اپنے موقع پر بیان ہوں گے۔ ودیث یل انظ مساحیهم مسحاة کی جمع ہے جس سے مراو بھاؤ ڑہ ہے اور مکاتلهم مکتل کی جمع ہے وہ توکری جو پورہ صاع وزن کی وسعت رکھی ہو۔ عمیس سے مراو جو پارچ حصول پر تھیم ہوتا ہے میمنه اور میسرہ قلب اور ساقه اور مقدمه ای نبت سے لئکر کو حمیس کما گیا ہے اور ساحة سے مراو المان ہے واصلها الفعناء بین المنازل کنا فی المجمع والعینی والکرمانی ۔

(۲۹۴۹) ہم ہے ابو الیمان نے بیان کیا کما ہم کو شعیب نے خردی انسیں زہری نے کما ہم سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ بڑائی نے کہ رسول کریم اٹھی نے نے فرملیا کہ جھے تھم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں یمان تک کہ وہ اس کا قرار کرلیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں تو اس کی جان اور مال اقرار کرلیا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں تو اس کی جان اور مال ہم سے محفوظ ہے سوا اس حق کے جس کی بناء پر قانونا اس کی جان و مال ذر میں آئے اور اس کا حمل اللہ کے ذمہ ہے۔ اس کی روایت عمر اور این عمر بڑی ہوں نے کہی نبی کریم مٹی ہوا ہے کی ہے۔

٢٩٤٦ – حَدُّنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَعَيْبُ أَنْ الْمُسَيَّبِ أَنْ عَنِ الزَّهْرِيِّ حَدُّنَا سَعِيْدُ بَنُ الْمُسَيَّبِ أَنْ أَبَا هُرَيْرةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أُمِرْتُ أَنْ أَقَابُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَابِلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (أُمِرْتُ أَنْ أَقَابُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ

اس ودیث میں رسول کریم میں جاتے ہے اپی حیات طیبہ کا مقصد مظیم بیان فرمایا کہ ملک عرب میں جھے کو اپنی حیات میں اصول اسلام لین لا الله الا الله محمد رسول الله کا نفاذ کر دیتا ہے جو لوگ خوشی ہے اس دعوت کو قبول کرلیں گے وہ ہماری اسلای برادری کے ایک ممبرین کر ان سارے حقوق کے مستحق ہو جائیں گے جو اسلام نے مسلمانوں کے لئے مقرد کے ہیں اور جو لوگ اس دعوت کے در مقابل بن کر لڑائی بی چاہیں گے ان ہے میں برابر لڑتا بھی رہوں گا یمال تک کہ اللہ پاک حق و باطل کا فیصلہ کرے۔ ویے جو لوگ نہ مسلمان ہوں اور نہ لڑائی جھڑا کریں ان کے لئے اسلام کا اصول لا اکواہ فی الدین کا ہے لیتی دین اسلام کی اشاعت میں کی بر زیرد بی جائز نہیں ہے۔ یہ سب کی عرضی پر ہے 'آزادی کے ساتھ جو چاہے قبول کرے جو نہ چاہے وہ قبول نہ کرے 'اسلام نے فریرد بی بردی کو روا نہیں رکھا۔

٣ · ١ - بَابُ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فورَى لَمْ وَمَنْ أَحَبُ الْحُرُوجَ يَومَ الْحَمِيْسِ لَمْهُو مَنَ أَحَبُ الْحُرُوجَ يَومَ الْحَمِيْسِ ٢٩٤٧ - حَدَّثَنَا يَحْتَى بْنُ الْكَيْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهابٍ قَالَ: اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْن

# بب ازائی کامقام چمپانا(دو سرامقام بیان کرنا) اور جعرات کے دن سفر کرنا

(۲۹۴۷) ہم سے یکیٰ بن بکیر نے بیان کیا کما ہم سے لیث بن معد فیمیان کیا ان سے عقیل نے اس سے ابن شلب نے بیان کیا کما کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خردی اور

كَفْبِ بْنُ مَالِكِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْن كَفْبِ - وَكَانَ أَائِدَ كَفْبِ مِنْ بَنِيْهِ - قَالَ : 
سَمِفْتُ كَفْبَ بْنَ مَالِكِ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ 
رَسُولِ اللهِ اللهِ قَلَى، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ ال

انہیں عبداللہ بن کعب بولٹھ نے 'کعب بولٹھ (جب نابینا ہو گئے تھے)
کے ساتھ ان کے دوسرے صاجزادوں میں بھی عبداللہ انہیں لے کر
رائے میں ان کے آگے آگے چلتے تھے' رسول اللہ مٹائھ کا اصول سے
تھا کہ جب آپ کی غزوہ کا ارادہ کرتے تو (مصلحت کے لئے) دوسرا
مقام بیان کرتے (آگہ دشمن کو خبرنہ ہو)

[راجع: ۲۷۵۷]

الفظ تورید کے معنی یہ کہ کی بات کو اشارے کتائے ہے کہ دیتا کہ صافی طور سے کوئی نہ سجھ سے۔ ایبا تورید جنگی مصالح

الملہ علیہ وسلم کان بحب المخروج یوم المخمیس لا یستلزم المواظبة علیہ القیام مانع منه وسیاتی بعد باب انه خرج فی بعض اسفارہ یوم

اللہ علیہ وسلم کان بحب المخروج یوم المخمیس لا یستلزم المواظبة علیہ القیام مانع منه وسیاتی بعد باب انه خرج فی بعض اسفارہ یوم

السبت ثم اورد المصنف طرفا من حدیث کعب بن مالک الطویل وهو ظاهر فیما ترجم له قال الکرمانی کعب هو ابن مالک الانصاری اطلاقة الذین خلفوا وصار اعمی و کان له ابناء و کان عبدالله یقودہ من بین سائر بنیه (حاشیة بغادی) یعنی اس میں حکمت یہ کہ آتحضرت الثلاثة الذین خلفوا وصار اعمی و کان له ابناء و کان عبدالله یقودہ من بین سائر بنیه (حاشیة بغادی) یعنی اس میں حکمت یہ کہ آتحضرت الم اللہ تا ہم اللہ کی طویل جدیث لاے جی جمرات کے روز صح سفر کرنے میں برکت رکھی گئی ہے گر اس سے مواظبت ثابت شیں بوتی کو تھی بوق کی نے کئی لاک جی طویل جدیث لاے جی جمن میں جو توک میں چیچے رہ گئے تھے۔ آپ کی کئی لاک تھے جن میں صح بریاشتہ نامی آپ کا باہم ہے۔ کعب بن مالک وہی انصاری صحائی جیں جو توک میں چیچے رہ گئے تھے۔ آپ کی کئی لاک تھے جن میں صح بریاشتہ نامی آپ کا باہم ہے۔ کعب بن مالک وہی انصاری صحائی جیں جو توک میں چیچے رہ گئے تھے۔ آپ کی کئی لاک تھے جن میں عبد اللہ نامی آپ کا باہم کے چاک اس اللہ علیہ کی لاک کے علاک کی طویل کرے تھے۔ آپ کی کئی لاک تھے جن میں عبد اللہ نامی آپ کا باہم کے علاک کی طویل کرے تھے۔ آپ کی کئی لاک کے علاک کی طویل کی اللہ علیہ کی اللہ کا باہم کے خال کی اللہ کا کہ کا لاک کی طویل کی تھے۔ آپ کی کا باہم کے خوال کی اللہ کا باہم کی کئی لاک کی طویل کی اللہ کا باللہ عبد کا باللہ کا باہم کی کا باللہ کا باہم کی کئی کا کہ کی کہ کئی تھے۔ آپ کی کا بائم کی کئی لاک کی طویل کی دو جن میں بائلہ کی کئی لاک کی طویل کی دو بائلہ کی دو بائلہ کی کا بائلہ کی کئی کی دو بائلہ کی دو بائلہ کی کئی لاک کی طویل کی دو بائلہ کی دو بائلہ کی دو بائلہ کی دو بائلہ کی کئی لاک کی طویل کی دو بائلہ کی دو بائلہ

٢٩٤٨ - حَدَّتَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبِرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبِرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اللهِ بْنِ اللهِ بْنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكِ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكِ وَاللهِ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكِ وَاللهِ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكِ رَضِيَ اللهَ عَنْهُ: يَقُولُ: كَانْ رَسُولُ اللهِ فَقَلَمَا يُرِيْدُ عَزْوَةً يَغُولُوهَا إِلاَّ وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ عَزْوَةً يَغُولُهَا إِلاَّ وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ عَزْوَةً يَعُولُهَا إِلاَّ وَرَّى بِغَيْرِهَا، وَمَقَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَزْوَ عَدُو كَانُ رَسُولُ اللهِ فَي حَرِّ شَدِيْدٍ، وَاسْتَقْبَلَ مَوْوَ عَدُو كَانُونَ عَدُولُ لَهُ اللهِ عَنْ وَ عَدُولُ اللهِ عَنْ وَ عَدُولُ اللهِ عَنْ وَ عَدُولُهُمْ لَيَتَأْهُبُوا كَانِيْدٍ، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمَرَهُمْ لَيَتَأْهُبُوا كَنْ يَعْدُولُهِمْ، وَأَخْبُوهُمْ بِوَجْهِهِ اللّذِيْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ال

٢٩٤٩ - وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ:

اور جھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خردی انہیں یونس نے خبردی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عبداللہ بن کعب بن مالک زہری نے بیان کیا انہیں عبدالرحلٰ بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فخردی انہوں نے کہا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ ایسا کم انفاق ہو تا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی جماد کا قصد کریں اور وہی مقام بیان فرما کر اس کو نہ چھپائیں۔ جب آپ غزوہ تبوک کو جانے لگے تو چو نکہ یہ غزوہ بڑی سخت گری میں ہونا تھا کہ اس لئے آپ نے مسلمانوں سے صاف خرما دیا تھا تاکہ دشمن کے مقابلہ کے لئے پوری تیاری کر ایس عضاف فرما دیا تھا تاکہ دشمن کے مقابلہ کے لئے پوری تیاری کر ایس چنانچہ (غزوہ کیلے) جمال آپ کو جانا تھا (ایعنی تبوک) اس کا آپ نے صاف فرما دیا تھا تاکہ دشمن کے مقابلہ کے لئے پوری تیاری کر ایس جنانچہ (غزوہ کیلئے) جمال آپ کو جانا تھا (ایعنی تبوک) اس کا آپ نے صاف اعلان کرویا تھا۔

(۲۹۴۹) يونس سے روايت ہے ان سے زمري نے يَان كيا اُنول

نے کما کہ مجھے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے خبردی کہ حضرت کعب بن مالک نے خبردی کہ حضرت کعب بن مالک نے خبردی کہ دسول کعب بن مالک رضی اللہ علیہ وسلم کمی سفر میں جعرات کے سوا اور کمی دن

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ رَضِي الله عَنْهُ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكِ كَانَ يَقُولُ: لَقَلْمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ اللهِ يَخْوُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلاَّ يَومُ الْخَمِيْسِ. [راجع: ۲۷۵۷]

(۲۹۵۰) مجھ سے عبداللہ بن محمد صندی نے بیان کیا انہوں نے کہاہم
سے ہشام نے بیان کیا انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اور انہیں ان کے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ملی کیا غزوہ تبوک کے لئے جعرات کے دن سفر کرنا پند فرماتے تھے۔ آپ جعرات کے دن سفر کرنا پند فرماتے تھے۔

- ٢٩٥٠ حَدْثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدْثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرنَا مَفْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرُّحْمَنِ بْنِ كَفْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْهُ أَنَّ النَّبِي ﷺ خَرَجَ يَومَ الْحَمِيْسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَومَ الْحَمِيْسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَومَ الْخَمِيْسِ)). [راجع: ٢٧٥٧]

غزوہ تبوک کے موقع پر آنخضرت ملی این قوریہ نمیں فرمایا۔ بلکہ صاف صاف لفظوں میں اس جنگ کا اعلان فرما دیا تھا کیونکہ ہر لحاظ سے یہ مقابلہ بہت ہی سخت تھا اور مسلمانوں کو اس کے لئے پورے پورے طور پر تیار ہونا تھا۔ مقصد باب یہ کہ امام حالات کے تحت مختار ہے کہ وہ حسب موقع توریہ سے کام لے یا نہ لے جیساموقع محل دیکھے دیسا ہی کرلے۔

#### باب

## ظهری نماز کے بعد سفر کرنا۔

بعض دفعہ ظہر کے بعد میں سفر میں نکلنا آپ سے ثابت ہے۔ حدیث گزشتہ میں مبح کی قید صرف اس لئے مذکور ہوئی کہ وہ وقت خوشی کا ہوتا ہے مبح کی خصوصیت نہیں ہے۔

(۲۹۵۱) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا کا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا کا ان سے الوب ختیانی نے ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے الس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظهر چار رکعت پڑھی میں دور کعت پڑھی اور عمرہ دونوں کالبیک ایک ساتھ پکار رہے۔

٢٩٥١ – حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيْسٍ حَمَّادُ عَنْ أَيْسٍ حَمَّادُ عَنْ أَيْسٍ وَلَابَةَ عَنْ أَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيِّ فَلَمَّا صَلَى بِالْمَدِيْنَةِ الطُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالْقَصْرَ بِذِي الْحَلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنٍ، وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرِخُونَ بِهِمَا رَكُعَتَيْنٍ، وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرِخُونَ بِهِمَا جَمِيْعًا)). [راجع: ١٠٨٩]

٤ • ١ – بَابُ النُّخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ

آنخضرت مٹھ کیا کا بیہ سفر ج کے لئے تھا گر سفر جماد کو بھی اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ بمتر ہے ظمر کی نماز پڑھ کر اطمینان سے بیہ سفر شروع کیا جائے۔

١٠٥ – بَابُ الْخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ

باب مہینہ کے آخری دنوں میں سفر کرنا

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿ اللهُ عَنْهُمَا ﴿ الْمُطْلَقَ النَّبِيُ اللهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لَخَمْسٍ بَقَيْنَ مِنْ ذِي الْقَفْدَةِ وَقَدِمَ مَكُةً لِأَرْبُعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْقَفْدَةِ وَقَدِمَ مَكُةً لِأَرْبُعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ ﴾).

اور كريب نے بيان كيا' ان سے عبدالله بن عباس رضى الله عنمانے نى كريم صلى الله عليه وسلم (جمته الوداع كے لئے) مدينه سے اس وقت فكے جب ذى قعده كے بانچ ون باقی تھے۔ اور چار ذى الحج كو مكه پہنچ كئے من

تعنی مُدید کے آخری دنوں میں سفر کرنا جائز ہے کچھ برا نہیں جیسے بعض جامل سیجھتے ہیں کہ چاند کے عودج میں سفر کرنا چاہئے نہ نزول میں۔ حدیث باب میں فدکورہ سفر کا تعلق ج سے محرجہاد کے سفر کو بھی اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ حسب موقع اگر آخر ماہ میں سفرجہاد پر تکانا پڑے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

(۲۹۵۲) ہم ہے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا امام مالک ہے 'ان سے کی بن سعید نے 'ان سے عمرہ بنت عبدالر حمٰن نے اور ان سے مائشہ بڑی آفیا نے بیان کیا کہ مدینہ ہے (مجۃ الوداع کے لئے) رسول کریم مائشہ بڑی آفیا کے ساتھ ہم اس وقت نظے جب ذی قعدہ کے پانچ دن باتی تھے ' ہفتہ کے دن ہمارا مقصد جج کے سوااور پچھ بھی نہ تھا۔ جب ہم مکہ سے قریب ہوئے تو رسول کریم میں لیا کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانو رنہ ہو جب وہ بیت اللہ کے طواف اور صفااور مروہ کی سعی سے فارغ ہو جائے تو احرام کھول دے۔ (پھر جج کے لئے بعد میں احرام باند ھے) حضرت عائشہ بڑی آفیا نے کہا کہ دسویں ذی الحجہ کو ہمارے بمال مائے کا گوشت کیا ہے ؟ تو ہمایا گیا کہ رسول کریم میں گئے ہے کہا کہ دسویں ذی الحجہ کو ہمارے بمال رسول کریم میں گئے ہے نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس رسول کریم میں گئے نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس حدیث کا کوشت ہے۔ بیکی نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس حدیث کا کوشت ہے۔ بیکی نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس حدیث کا کوشت ہے۔ بیکی نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس حدیث کا کوشت ہے۔ بیکی نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس حدیث کھیک نمیان کی ہے۔ بعد اس بنت عبدالرحمٰن نے تم سے بیہ حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی ہے۔

۲۹۵۲ – حَدَّثَناً عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةً عَنْ مَالِكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنْهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنْهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِي اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولُ اللهِ لَخَمْسِ لَيَال بَقَيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلاَ لَوْ عَنْهَ اللهِ لِحَمْسِ لَيَال بَقَيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلاَ نَرَى إِلاَّ الْحَجُّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكُةً أَمَر رَسُولُ اللهِ هَا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الطَّفَا وَالْمَرُوةِ اللهُ يَكُنْ مَعَهُ هَذَي إِذَا اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَيْنَا يَومَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الطَّفَا وَالْمَرُوةِ اللهُ اللهُ يَعْمَ اللهُ عَلَيْنَا يَومَ اللهُ يَعْمَدُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْنَا يَومَ اللهُ عَلَيْنَا يَومَ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

یماں بھی آخضرت میں کے سفر ج مبارک کا ذکر ہے کہ آپ آخر ماہ میں اس کے لئے نگلے اور یہ موقع بھی ایبا ہی تھا۔ پس جاد کے لئے بھی امام جیسا موقع دیکھے سفر شروع کرے۔ اگر ممینہ کے آخری دنوں میں نگلنے کا موقع مل سکے تو یہ اور بھتر ہوگا کہ سنت نبوی پر عمل ہو سکے گا۔ بسرطال یہ امام کی صواب دید پر ہے۔

روایت میں حصرت امام مالک روائیہ کا نام آیا ہے، جن کانام مالک بن انس بن مالک بن عامر اصبی ہے۔ ابو عبداللہ کنیت ہے، امام دار لمجرة و امیر المؤمنین فی الحدیث کے لقب سے مشہور ہیں ان کے دادا عامر اصبی صحابی ہیں جو بدر کے سوا تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ امام صاحب ۱۹سے میں پیدا ہوئے۔ تع تابعین میں سے ہیں۔

اگرچہ مدینہ مولد و مسكن تھا كركى محالى كے ديدار سے مشرف نہيں ہوئے۔ يہ شرف كياكم ب كه امام دار الهجوة تھے۔ حرم

محرّم نی منتی کے مدرس و مفتی نافع ربید رائی' امام جعفر صادق اور ابو حازم وغیرہ بہت شیوخ سے علم حاصل کیا جن کی تعداد نو سو میان کی میں ہے۔ نافع نے وفات بائی تو امام صاحب ان کے جانشین ہوئے' اس وقت آپ کی سرّہ سال کی عمر تھی۔ امام صاحب کی جائے سكونت حفرت حبدالله بن مسعود والخد كا مكان اور نشست كاه حفرت عروفات كا مكان تقاد امام صاحب كي مجل درس نهايت آراسته و پڑاستہ ہوتی تھی۔ سب لوگ مؤدب بیفت تھ' امام صاحب عسل کر کے خوشبو لگا کر عمرہ لباس بین کر نمایت وقار و متانت سے بیفت تے ' ظیفہ ہارون رشید خود حاضرورس ہو تا تھا' عالم شرق سے غرب تک امام صاحب کے آوازہ شرت سے کونج اٹھا۔ شخ عبدالرحلٰ بن مدى كا قول ہے كہ روئے زين ير مالك سے برده كر كوئى مديث نبوى كا امانت دار نبيس ـ امام صاحب نے ايك لاكھ مديثيں كاسى تھيں ان كا انتخاب مؤطا ب (مقدمه شرح مؤطا) امام صاحب عنى وعابد و مرتاض تنے۔ اہل علم كى بهت مدد كرتے تنے امام شافع كوكياره بزار دیتے تھے' امام صاحب کے اصطبل میں بہت سے گھوڑے تھے مرکبھی گھوڑے پر سوار ہو کر دیند میں نہ نگلتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ جو زمین رسول کریم کے قدم مبارک سے مشرف ہوئی ہے اس کو میں جانوروں کے سمول سے روندوں۔ امام ساحب کے تلافہ کی تعداد تیرہ سو ہے' ان میں بوے بوے ائمہ اور محدثین اور امراء شامل ہیں۔ مالکی فدہب کی پیروی کرنے والے عرب اور شالی افریقہ میں ہیں۔ امام مالک کی بہت سی تصانیف ہیں زیادہ مشہور مؤطا ہے۔ کتاب السائل ہیں۔ ظیفہ ابو العباس سفاح کے سامنے بہت سے منتشراوراق بڑے تھے جن کے متعلق ظیفہ نے کما کہ یہ امام مالک کے ستر ہزار سائل کا مجموعہ ہے۔ (تزکین المالک) جس مديث كاسلسلد روايت مالك عن نافع عن ابن غمر بوكا اس كوسلسلة الذبب كت بير- جعفر كور نر مدينه في امام صاحب كو تكم ديا کہ آئندہ طلاق (جری) کا فتویٰ نہ دیا کریں' امام صاحب کو کتمان حق گوارا نہ ہوا۔ تعمیل تھم نہ کی' جعفرنے غضب ناک ہو کر سر كورْك لكوائد تمام بين خون آلود ہو كن وونول ہاتھ موند مول عدار كئد فليف منصور جب ميند آيا تو امام صاحب عدركيا اور کما جھے کو آپ کی تعزیر کاعلم نہیں۔ میں جعفر کو سزا دول گا۔ امام صاحب نے فرمایا میں نے معاف کیا ، 20ھ میں وفات پائی ، ابن مبارک و يكي قطان ان كے شاكر و تھے۔ امام صاحب الب اس شعر كو اكثر پڑھاكرتے تھے جس ميں انہوں نے ايك حديث كے مضمون كوليا ہے۔

خير الامور الدين ماكان سنته وشر الامور المحدثات البدايع

خاتمه پاره نمبرگیاره

عرصہ درازی مسلسل جدوجہد کے بعد محض اللہ ذوالجلال والاکرام کی توثیق و اعانت ہے آج بخاری شریف کے پارہ ۱۱ کے ترجہ
اور مختم تشریحات کی تنوید سے فراغت حاصل ہوئی۔ کام جس قدر اہم اور مرحلہ جتنا کھن تھاوہ اہل فن ہی جانتے ہیں ' خاص طور پر سے
پارہ جس کا کتاب الوصایا کے بعد سارا حصہ کتاب الجماد پر مشتمل ہے ظاہر ہے کہ لفظ جماد پر بعض متعقب غیر مسلم حضرات نے خواہ
مخواہ بے جا مہمل اعتراضات کئے ہیں جن کی مدافعت بھی ضروری تھی ' اس لئے اس کتاب میں حتی الامکان اس امر پر خاص توجہ دی گئی
ہے جیسا کہ قار کین کرام خود اندازہ لگا سکیں گے ہر ممکن کوشش کے باوجود یہ بھی عین ممکن ہے کہ علمائے فن کو ترجمہ اور تشریحات
میں کچھ خامیاں نظر آئیں ' ایسے معزز حضرات سے مؤدبانہ التماس کروں گا کہ جمال بھی واقعی کچھ خای نظر آئے مطلع فرما کر شکریہ کا

میں اس مبارک مقدس کتاب کا ایک اوئی ترین طالب علم ہوں اس کی گرائیوں تک کلیۃ پنچنا جھے جیے فام طبع کم علم انسان کا کام نہیں ہے۔ اس حقیقت کے باوجود محض جذبہ خدمت نبوی کے تحت جو بھی مجھ سے ہو سکا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اختصار و ایجاز بھی ضروری تھا کہ آج کل شاتقین کرام اگر اس قدر بھی مطالعہ فرما کر حدیث نبوی سے اپنے ایمان روشن کر عمیں تو یہ بھی بہت پچھ ہے ورنہ طوالت کا میدان بے حد وسیع ہے کہ الفاظ حدیث نبوی و سند و رجال و تراجم پر تفسیلاً قلم اٹھایا جاتا تو ہرپارہ ایک مشقل وفتر بن جاتا جس کا طبع کرنا' پھر شاتقین کرام کا حاصل کرنا پھر مطالعہ کرنا بہت ہی گراں بار ہو جاتا آگرچہ فتی حیثیت سے اکابر فن شاید اس



خای کو محسوس فرمائیں محرباادب عرض کروں گا کہ ایے بی مواقع کے لئے خیر الکلام ما قل ودل کما گیا ہے۔

آخریس نہ دل سے بارگاہ احدیت میں وست وعا دراز کرتا ہوں کہ اے پردردگار! ساری کا نکات کے پالٹمار ناچیز کی اس حقیر فدمت اسلام کو قبول فرما کر قبول عام عطاکر دے اور نہ صرف میرے لئے بلکہ میرے جملہ معاونین کرام کے لئے میرے والدین مرحوثین کے لئے میری آل اولاد کے لئے اساتذہ عظام کے لئے اور جملہ مطالعہ کرنے والوں کے لئے اس کتاب کو ذرایعہ ترقی دارین بنا دے اور اس سے ایمان میں ترقی عطا فرما اور اپنی اور اپنے حبیب مراجی کی محبت سے جم سب کے قلوب کو بحربور کرکے خاتمہ بالخیر نفید فرما آمین۔

یاللہ! جس طرح اس اہم فدمت کو تونے اس مزل تک پنچایا ہے ای طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ احس طریق پر باتی منازل کو طے کرنے کی توفیق عطا فرمایو۔

رب اشرح لى صدرى ويسولى اهرى واغفرلى خطائي وجهلى (آمين) وصيلے الله على خير الخلائق سيد الانبياء محمد والمصطفى واله المجتنى واصحابه مصابيح الهدي الى يوم الدين برحمتك يا ارحم الراحمين

خادم حدیث نبوی محمد داو دراز بن عبدالله السلفی الدهلوی مقیم مسجد اهلحدیث نمبر ۳۲۱ مقیم مسجد اهلحدیث نمبر الامارت الجیری کیث و طی ۲ بمارت

اجمیری کیٹ و نظی4 بھارت اوا کل محرم الحرام ۱۳۹۱ ھ



## بِيِّهُ إِلَّهُ الْجَالِحَةِ الْجَهِرِي

### بارجوال ياره

قَالَ سُفُيَانُ: قَالَ الزُّهْرِي أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْن عَبَّاسٍ. . وَسَاقَ الْـحَدِيْثَ.

باب رمضان کے مینے میں سفر کرنا

(۲۹۵۳) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ نے اور ان بیان کیا کا ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس بی ان کے کہ نی کریم میں اللہ کے کہ کہ کے کہ بند سے اس مضان میں نکلے اور روزے سے تھے۔ جب آپ مقام کدید پر پنچ ہو آپ نظار کیا۔

سفیان نے کما کہ زہری نے بیان کیا' انسیں عبیداللہ نے خبر دی اور انسیں ابن عباس جی ان کھریمی حدیث بیان کی۔

[راجع: ۱۹٤٤].

اس آخری سند کے بیان کرنے سے حضرت امام بخاری مطفی کی غرض بیہ ہے کہ عبیداللہ سے ساع کی اس میں زہری نے المسین کے اس میں زہری نے المسین کی ہوئی ہوئے کی ہوئی ہوئے کی ہوئی ہوئے کی ہوئی ہوئے کے افغار درست نہیں اور چاہئے کہ آخری اور ان کے ہم خیالوں کا یمی قول ہے کہ انتائے رمضان میں سفر در پیش ہونے سے افغار درست نہیں اور چاہئے کہ آخری فعل کو لیا جائے۔ یعنی آخر فعل آپ کا یہ ہے کہ آپ نے کدید میں پہنچ کر افغار کر لیا۔

تو معلوم ہوا کہ اگر رمضان میں سفر پیش آئے تو افطار کرنا درست ہے اور بید سملہ آیت قرآنی ﴿ وَمَنْ کَانَ مَرِ نِفَنَا أَوْ عَلَى سَفَرِ فَعِدَّةٌ مِنْ آیَامِ اُنْعَوْ ﴾ (البقرة: ١٨٥) سے ثابت ہے۔ يهل اس حدیث کو لانے سے معرت مجتد مطلق امام بخاری کی غرض بیہ ہے کہ جس مختص نے رمضان میں سفر کروہ بتایا' اس کا قول صحیح نہیں۔

آج ۲۲ محرم ۹۹ کو واتا بور پٹنہ میں مخصی و محی حضرت حاتی عبدالغفار صاحب ٹیلر کے دولت کدہ پر نظر ٹانی شروع کر رہا ہوں۔ اللہ پاک تمام کی توفیق بخشے۔ اور میرے محرّم بھائی کو برکات وارین سے مزید در مزید نوازے۔ اور ان کے حسنات جاریہ کو قبول فرمائے آمین۔ ۱۸ مارچ ۱۹۷ء

باب سفر شروع كرتے وقت مسافر كور خصت كرنا

١٠٧ – بَابُ التُّودِيْع

(۲۹۵۴) اور عبدالله بن وبب نے کماکه مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر

دی' انسیں کمیرنے' انسیں سلیمان بن بیار نے اور ان سے ابو ہریرہ

بدایت فرمائی که اگر فلال فلال دو قریشی (بهابن اسود اور نافع بن عبد

عمر جن كا آپ نے نام لياتم كومل جامير، تو انسيس آگ ميں جلادينا۔

ابو ہررہ ا نے کما کہ جب ہم آگ کی خدمت میں آگ ہے رخصت

ہونے کی اجازت کے لئے حاضر ہوئے' اس وقت آپ<sup>®</sup> نے فرمایا کہ

میں نے تہمیں پہلے ہدایت کی تھی کہ فلاں فلاں قریشی اگر تہمیں مل

جائمی توانسی آگ میں جلادینا۔ لیکن بید حقیقت ہے کہ آگ کی سزا

دینااللہ تعالیٰ کے سواکسی کے لئے سزا دار نہیں ہے۔ اس لئے اگر وہ

تهيس مل جائيں توانسيں قتل كردينا۔ (آگ ميں نہ جلانا)

٢٩٥٤ – وَقَالَ ابْنُ وَهَبِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو

عَنْ بُكَيْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا: ((إنْ لَقِيْتُمْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا – لِرُجُلَيْن مِنْ قُرَيْش سَمَّاهُمَا - فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ)). قَالَ: ثُمُّ أَتَيَنَّاهُ نُودِّعهُ حِيْنَ أَرَدْنَا الْمُخُرُوجَ فَقَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلاَنَّا وَفُلَانًا بِالنَّارِ، وَإِنَّ النَّارَ لاَ يُعَذَّبُ بِهَا إلاُّ ا للهُ، فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا)).

[طرفه في : ٣٠١٦].

ان ہر دو مردودوں نے آنخضرت ملہ کے کی صاحبزادی حضرت زینب کو رائے میں بحالت حمل ایسا برچھا مارا تھا کہ آپ کا حمل سيسيك القط بوكيا۔ اس كے آپ نے پہلے ان كو طلنے ر آگ ميں جلانے كا تھم ديا۔ پھر بعد ميں قل كا تھم ديا۔ معلوم بواك آگ میں جلانا حرام ہے ' پہلے آپ نے رائے سے تھم دیا تھا۔ پھروتی النی سے اس کو منسوخ فرما دیا۔ قسطلانی نے کما پو اور کھٹل وغیرہ کا بھی آگ میں جلانا مردہ ہے۔ اور بعض ڈاکوؤل کے لئے جو آپ نے آئکھول میں گرم سلائیاں ڈالنے کا علم دیا تھا وہ تصاصاً تھا' کیونکہ ان ظالموں نے اصحاب رسول کے ساتھ کی حرکت کی تھی۔ ارشاد باری ہے یا ابھا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر با الحر والعبد بالعبد والانفى بالانفى ليحن قصاص ميس آزاد ك بدلے آزاد اور غلام ك بدلے غلام اور عورت كے بدلے عورت قتل كى جائے گی بلکہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت تو ڑے جائیں گے۔ اس قانون الی کے تحت ان ڈاکوؤں کو یہ سکلین سزا دی گئ

> ١٠٨- بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلإِمَامِ ٧٩٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدُّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ اللَّهِ عَلْمَا وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ الصَّبَاحِ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ زَكَرِيًّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةَ حَقٌّ، مَا لَـمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ، فَإِذَا أَمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ

## باب امام (بادشاه یا حاکم) کی اطاعت کرنا

(۲۹۵۵) جم سے مسدوین مسرمد نے بیان کیا کماہم سے یکی بن سعید قطان نے بیان کیا' ان سے عبید الله عمری نے بیان کیا' ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر بھا نے نبی کریم ملی کے حوالہ سے۔ (دو سری سند) اور مجھ سے محمد بن صباح نے بیان کیا کما ہم سے اساعیل بن ذکریا نے بیان کیا' ان سے عبیداللہ نے' ان سے نافع نے' التاسے ابن عمر بی ان کے نبی کریم التی اللہ فرمایا (خلیفہ وفت کے احکام) سننا ور انہیں بجالانا (ہرمسلمان کے لئے) واجب ہے'جب تک کہ گناه کا تھم نہ دیا جائے۔ اگر گناه کا تھم دیا جائے تو پھرنہ اسے سننا چاہئے

اورنه اس يرعمل كرنا جائي.

وَلاَ طَاعَة)).[طرفه في : ١١٤٤].

کونکہ دو سری مدیث میں ہے لا طاعة لمعلوق فی معصیة العالق بڑا بادشاہ حق تعلق ہے' اس کے تھم کے خلاف میں کی کا تھم نہ سنتا چاہئے۔ ورنہ سب لوگ مل کر ایسے بادشاہ کو معزول کر دیں۔ اس مدیث سے ان لوگوں کا بھی رد ہوا جو آیات قرآنی و اصادیث نبویہ کے ہوتے ہوئے اپنے الماموں کے قول پر جے رہتے ہیں۔ اور آیات و محدیث سے ان لوگوں کا بھی رد ہوا جو آیات قرآنی و اصادیث نبویہ کے ہوتے ہوئے اپنے المام الموقعین میں دیکھی جا سی اصادیث کی غلط تاویلات کر کے ان کو ثال دیتے ہیں۔ جن کی بہت سی مثالین علامہ این قیم کی کتاب اعلام الموقعین میں دیکھی جا سی اصادیث کی غلط تاویلات کر کے ان کو ثال دیتے ہیں۔ جن کی بہت سی مثالین علامہ این قیم کی کتاب اعلام الموقعین میں دیکھی جا سی ہیں۔ بقول جیت المند حضرت شاہ ولی اللہ دھتے ایسے لوگ کیا جواب دیں گے جس دن اللہ کی عدالت عالیہ میں کھڑے ہوتا ہو گا۔ قرآن مجید میں جمال اطاعت والدین کا تھم ہی طاعت ہرگزنہ جائے۔ اس میں جمال اطاعت والدین کا تھم دیں تو ان کی اطاعت ہرگزنہ جائے۔ اس صدیث سے تقلید جائد کی جڑکٹ جاتی ہے۔ کے والے نے بچ کما ہے۔

فاهرب عن التقليد فهو ضلالة ان المقلد في سبيل إلهالك

لین تقلید جامدے دور رہویہ بربادی کا راستہ ہے ۔۔۔۔ یہ نقطہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے۔ مزید تفصیل کے لئے معیار الحق حضرت پیغ الکل مولانا سید نذر حسین صاحب محدث دہلوی کا مطالعہ کیا جائے۔

٩ - ١ - بَابُ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ،

وَيُتَّقَى بِهِ

٣٩٥٦ حَدُّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبِرَنَا شَعْيْبٌ قَالَ حَدُّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الأَعْرَجَ حَدُّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ حَدُّثُهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ فَقَا يَقُولُ: ((نَحْنُ اللهِ عَلَى يَقُولُ: ((نَحْنُ اللهِ عَلَى يَقُولُ: ((نَحْنُ اللهِ عَلَى يَقُولُ: ((مَنْ أَطَاعَنِي اللهِ عَمَى ٢٩٥٧ - وَبِهَذَا الإِسْنَادِ: ((مَنْ أَطَاعَنِي اللهِ عَصَى ١ اللهِ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهِ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهِ وَمَنْ يُطِعِ الأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَانِي وَمِنْ عَصَانِي اللهِ مَامُ اللهِ مَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ، وَيُتَقَى بِهِ. فَإِنْ أَمْرَ بَعْمَانِي اللهِ مَامُ اللهِ مَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ، وَيُتَقَى بِهِ. فَإِنْ أَمْرَ بِعَقْوَى اللهِ وَعَدَلَ فَإِنْ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا، وَإِنْ قَالَ بَعْيُرِهِ فَإِنْ عَلَيْهِ مِنْهُ)).

[طرفه في : ٧١٣٧].

باب امام (بادشاہ اسلام) کے ساتھ ہو کر اڑنا اور اس کے زیر سایہ اپنا(دشمن کے حملوں سے) بچاؤ کرنا

(۲۹۵۲) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبردی کما ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا ان سے اعرج نے بیان کیا اور انہوں نے ابو جریرہ دولائ سے سنا انہوں نے نبی کریم مٹھ کیا ہے سنا آپ فرماتے سے کہ ہم لوگ کو دنیا میں سب سے پیچھے آئے لیکن (آخرت میں) جنت میں سب سے آئے لیکن (آخرت میں) جنت میں سب سے آگے ہول گے۔

(۲۹۵۷) اور اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری نافرانی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرانی کی اس نے اللہ کی نافرانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری نافرانی میری اطاعت کی اس نے میری نافرانی کی اس کے پیچھے رہ کر اس کی آڑ میں (یعنی اس کے ساتھ ہو کر) جنگ کی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ میں (یعنی اس کے ساتھ ہو کر) جنگ کی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ (دشمن کے حملہ سے) بچاجاتا ہے 'پس اگر امام تہمیں اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دے اور انساف کرے اس کا ثواب اسے ملے گا' لیکن اگر بے انسانی کرے گاتواس کا وہال اس پر ہو گا۔

الیمن امام کی ذات لوگوں کا بچاؤ ہوتی ہے۔ کوئی کسی پر ظلم کرنے نہیں پاتا۔ دشنوں کے حملہ سے اس کی وجہ سے مفاظت بوتی ہے۔ کونک مدیر مقت اف سے کا اس سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ہمہ وقت مرافعت کے لئے تیار رہتا ہے۔ ان احادیث سے امام وقت کی مخصیت اور اس کی طاقت پر روشن برتی ہے اور سیاست اسلامی و حکومت شرعی کا مقام فاہر ہو تاہے جس کے نہ ہونے کی وجہ سے آج ہر جگہ اسلام غریب ہے اور مسلمان غلامانه زندگی مزارنے پر مجبور ہیں۔ ان احادیث پر ان حضرات کو بھی غور کرنا چاہئے جو اپنے کسی مولوی صاحب کو امام وقت کا نام دے کر اس کی بیت کے لئے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور حالت سے کہ مولوی صاحب کو حکومت کے معمولی چرای جنٹی طاقت و ساست حاصل نہیں ہے۔

> • ١١ - بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ أَنْ لاَ يَفِرُوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَلَى الْمَوتِ لِقُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْـمُوْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ رالفتح: ۱۸].

## باب لڑائی سے نہ بھاگنے پر اور بعضوں نے کما مرجانے پر بعت كرنا

کیونکہ اللہ پاک نے سورہ فتح میں فرمایا ' بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہو چکا ہے جب وہ درخت (شجرة رضوان) کے نیچے تیرے ہاتھ يربيت كردم تق.

لفظ بیت باع ببیع کا مصدر ہے۔ جس کے معنی چ ڈالنے کے ہیں۔ ایک مسلمان خلیفہ وقت کے ہاتھ پر جنت کے عوض اپنے آپ کو چ ڈالنے کا اقرار کرتا ہے' اس اقرار کا نام بیعت ہے۔ عمد نبوی میں یہ بیعت اسلام کے لئے اور جہاد کے لئے کی جاتی تھی۔ عمد خلافت میں خلیفہ وقت کی اطاعت فرمانبرداری کرنے کے لئے بیعت ہوتی تھی۔ اسلام لانے کے لئے کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرنا ہے اب بھی جاری ہے۔

> ٧٩٥٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ((رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِل، فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَان عَلَى الشُّجَرَةِ الْتِي بَايَفْنَا تَحْنَهَا، كَانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللهِ. فَسَأَلْتُ نَافِعًا: عَلَى أَيِّ شَيْء بَايَعْهُمْ، عَلَى الْمَوتِ؟ قَالَ: لأَ، بَلُ بَايَعِهُمْ عَلَى الصَّبْرِ)).

(۲۹۵۸) ہم سے موی بن اساعیل نے بیان کیا کما ہم سے جوریہ نے بیان کیا' ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر بی اللہ اف کے (صلح صدیبیہ کے بعد) جب ہم دوسرے سال پھر آئے ' تو ہم میں سے (جنهول نے صلح حدیدید کے موقع پر آنخضرت النا الے اسے بیعت کی تھی) دو فخص بھی اس درخت کی نشان دہی پر متفق نہیں ہو سکے۔جس کے ینچ ہم نے رسول الله سال سے بیت کی تھی۔ اور بیر صرف الله کی رحمت تقی ۔ جو رید نے کما میں نے نافع سے پوچھا ا تخضرت ملی ا نے صحابہ سے کس بات پر بیعت کی تھی 'کیاموت پر لی تھی ؟ فرمایا کہ

نهيں' بلکه صبرواستقامت پر بیعت لی تھی۔

ك لئے تمام صحابة ے ايك ورخت ك فيج بيشكر بيت لى تھى كه اس ناحق خون كے بدلے كے لئے آخرى وم تك كفار سے لڑیں گے۔ اس بیعت یر اللہ تعالی نے اپنی رضا کا اظہار قرآن میں فرمایا تھا۔ اور بیہ اس بیعت میں شریک ہونے والے تمام محابہ " کے کے فخراور دین دنیا کاسب سے بڑا اعزاز ہو سکتا تھا۔ حضرت عبداللد بن عمر جہن کتے ہیں کہ پھر بعد میں جب ہم صلح کے سال عمرہ کی قضا کرنے آخضرت ملی ایک ساتھ گئے تو ہم اس جگہ کی نشان دہی نہ کر سکے جمال بیٹھ کر آپ نے ہم ہے عمد لیا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر بڑا تھ کہتے ہیں کہ یہ اسلام کی تاریخ کا ایک عظیم الشان واقعہ تھا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس جگہ پر اللہ تعالی کی رحموں کا نزول ہوا جمال بیٹھ کر آخضرت ہلے تی اس کے ممکن تھا کہ اگر وہ جگہ ہمیں معلوم ہوتی تو امت کے پچھ لوگ اس کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جاتے اور ممکن تھا کہ جابل اور خوش عقیدہ قتم کے مسلمان اس کی پوجا پائے شروع کر دیتے۔ اس لئے یہ بھی خدا کی بہت بڑی رحمت تھی کہ اس جگہ کے آفار و نشانات ہمارے ذہنوں سے بھلا ویے۔ اور امت کے ایک طبقہ کو اللہ نے شرک میں جٹلا ہونے سے بچالیا۔ شرک کے اکثر مراکز کا آغاز ایسے ہی توہمات کی بنا پر شروع ہوا اور امت کے ایک طبقہ کو اللہ نے بھی وہاں پوجا پائے شروع ہو جاتی ہے۔ ابتدا میں لوگ کچھ یادگاریں بناتے ہیں۔ بعد میں وہاں پوجا پائے شروع ہو جاتی ہے۔

٩ ٥٩ ٧ – حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَـمًّا كَانْ زَمَنُ الْحَرُّةِ أَتَاهُ آتِ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ بْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوتِ. فَقَالَ: لاَ أَبَايعُ عَلَى هذا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى).

(۲۹۵۹) ہم سے مویٰ بن اساعیل نے بیان کیا کماہم سے وہب نے بیان کیا کہا ہم سے عروبین کی نے ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حرہ کی لڑائی کے زمانہ میں ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کما کہ عبداللہ بن صنظلہ لوگوں سے (بزید کے خلاف) موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے کما کہ رسول اللہ ملی ہے بعد اب میں موت پر کی سے بیعت نہیں کروں گا۔

[طرفه في : ٤١٦٧].

آیہ ایک از ان کی کا ناز ان کی تفصیل میر کہ ۱۳ ھ میں حضرت عبداللہ بن صنطلہ اور کی مدینہ والے بزید کو دیکھنے گئے۔ جبکہ وہ لوگول سے ائی خلافت کی بیعت لے رہا تھا۔ مدینہ کے اس وفد نے جائزہ لیا تو بزید کو خلافت کا نا اہل پایا۔ اور اسکی حرکات ناشائستہ سے بیزار ہو کر واپس مینہ لوٹے اور حضرت عبداللہ بن زبیر کے ہاتھ یہ بیعت خلافت کرلی۔ بزید کو جب خبر ہوئی تو اس نے مسلم بن عقبہ کو مردار بناکر ایک بڑا لشکر مدینہ روانہ کر دیا۔ جس نے اہل مدینہ پر بہت سے ظلم ڈھائے 'سینکروں براروں صحابہ و تابعین اور عوام و خواص ، مردوں و عورتوں اور بچوں تک کو قتل کیا۔ یہ حادیث حرہ نامی ایک میدان مصل مدینہ میں ہوا۔ اس لئے اسکی طرف منوب ہوا۔ عبدالله بن زید کا مطلب یہ تھاکہ ہم تو خود رسول کریم طائع کے دست حق پرست پر موت کی بیعت کر چکے ہیں۔ اب ووبارہ کی اور کے ہاتھ پر اس کی تجدید کی ضرورت نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ موت پر بھی بیعت کی جائتی ہے۔ جس سے استقامت اور صبر مراد ہے۔ (۲۹۲۰) ہم سے کی بن اراہیم نے بیان کیا۔ کما ہم سے بزید بن الی • ٢٩٦ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَال عبيد نے بيان كيا اور ان سے سلمہ بن الاكوع نے بيان كياك (حديب حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ کے موقعہ پر) میں نے رسول اللہ التا ہے بیعت کی۔ بھرایک درخت ا لله عَنْهُ قَالَ: ((بَايَعْتُ النَّبِيِّ اللَّهُ عَدَلْتُ کے سائے میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ جب لوگوں کا ججوم کم ہوا تو آنخضرت إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ: ((يَا ابْنَ الأَكُوعَ أَلاَ تُبَايعُ ؟)) قَالَ: قُلْتُ: كهاكه ميس نے عرض كيا' يارسول الله! ميں توبيعت كرچكا مول . آپُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ الله، قَالَ: ((وَأَيضًا)). فَبَايَعْتُهُ النَّانِيَةَ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا نے فرمایا ' دوبارہ اور بھی! چنانچہ میں نے دوبارہ بیت کی (یزید بن ابی

عبیداللہ کہتے ہیں کہ) میں نے سلمہ بن الاکوع بڑھڑ سے پوچھا' ابو مسلم اس دن آپ حضرات نے کس بات پر بیعت کی تھی؟ کہا کہ موت پر۔

أَبَا مُسْلِمٍ، عَلَى أَيِّ شَيءٍ، كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَومَنِذِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوتِ)).

[أطرافه في: ٢٠٦٩، ٧٢٠٨، ٧٢٠٨].

یمال بھی حدیبیہ میں بیت الرضوان مراد ہے۔ جو ایک درخت کے پنچے لی گئی تھی۔ مورہ فتح میں اللہ تعالی نے ان جملہ مجاہدین کے لئے اپنی رضا کا اعلان فرمایا ہے۔ رضی اللہ عنم ورضوا عنه) آیت شریفہ لقد رضی الله عن المومنین اذیبایعوںک تحت الشجرہ (القتح نہ ۱۸) میں اس کا بیان ہے۔

٢٩٦١ - حَدَّتَنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّتَنا شَعْبَةُ عَنْ حُمَدِ وَالْ سَمِعْتُ أَنسًا رَضِي اللهُ عَنْ حُمَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ أَنسًا رَضِي اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَتِ الأَنْصَارُ يَومَ الْحَنْدَق تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا أَبَدًا فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ اللَّهِ فَقَالَ:

((اللهُمَّ لاَعَيْشَ اِلاَّعَيْشُ الآخِرَةُ فَأَكْرُمُ الأَنْصَارَ وَالْـمُهَاجِرَةُ))

(۲۹۱۱) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ان سے حمید نے بیان کیا اور انہوں نے انس بڑا تھے سے سا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ انصار خندق کھودتے ہوئے (غزوہ خندق کے موقعہ مر) کہتے تھے۔

"ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محد (النائیم) سے جماد پر بیعت کی ہے بمیشہ کے لئے 'جب تک ہمارے جسم میں جان ہے"۔

آنحضرت ملتاليم نے اس پر جواب میں یوں فرمایا۔

"اے اللہ! زندگی توبس آخرت ہی کی زندگی ہے پس تو (آخرت میں) انصار اور مهاجرین کا اکرام فرمانا۔"

[راجع: ٢٨٣٤]

آئی ہے ہے۔ اس کے بارے میں سورہ احزاب نازل ہوئی جس میں کفار کمہ جملہ فداہب عرب کی ایک بڑی جمعیت ہمراہ لے کر سیست سیست کمیند پر حملہ آور ہوئے تھے۔ سردی مدینہ میں شاب پر تھی۔ اور مسلمان ہر طرح سے ننگ دست تھے۔ اس لئے آنخضرت ال التی ہے اس کا مام سے مشورہ کے بعد شہر کے اندر رہ کر ہی مدافعت کا فیصلہ صادر فرمایا۔ شہر کی حفاظت کے لئے اطراف میں ایک عظیم خندق کھود کر اسے پانی سے بھر دیا گیا۔ یہ تدبیر بڑی کارگر ہوئی اور کفار کو اندر داخل ہونے کا موقعہ نہ مل سکا۔ آخر ایک دن سخت آندھی سے ڈر کرید لوگ میدان چھوڑ گئے۔ دیگر تفصیلات آگے آئیں گی۔

إِبْرَاهِيْمَ أَنّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ أَفْضَيْلِ عَنْ الْبِرَاهِيْمَ أَنّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فَضَيْلِ عَنْ عاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعِ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((أَتَيْتُ النّبِيِّ فَهُ أَنّا وَأَخِي فَقَالَ: بَايِغْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: ((مَصَتِ الْهِجْرَةُ لأَهْلِهَا)). فَقُلْتُ : عَلامَ رُمَعَتِ الْهِجْرَةُ لأَهْلِهَا)). فَقُلْتُ : عَلامَ تُبَايِعُنَا؟ ((قَالَ: عَلَى الإسلام وَالنّجِهَادِ)).

اسال ۲۹۱۴ (۱۳۳) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو عثان نہدی سے اور ان سے مجاشع بن مسعود سلمی بڑا تئر نے بیان کیا کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ (فتح مکہ کے بعد) آخضرت ساتھ ان کے ساتھ (فتح مکہ کے بعد) آخضرت ساتھ ان کے ساتھ ان کہ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے۔ آخضرت ساتھ اللہ کے فتح ہونے کے بعد وہاں سے) ہجرت کو فرمایا کہ ہجرت تو (مکہ کے فتح ہونے کے بعد وہاں سے) ہجرت کر مالوں پر فتم ہوگئی۔ میں نے عرض کیا کی گر آپ ہم سے کس

بات پر بیعت لیں گے ؟ آپ نے فرمایا ، کہ اسلام اور جمادیر۔

[أطرافه في: ٣٠٧٨، ٤٣٠٥، ٤٣٠٧]. [أطرافه في: ٣٠٧٩، ٤٣٠٦، ٤٣٠٨].

عمد رسالت میں بجرت کا بو نشانہ تھا وہ فتح کمہ پر ختم ہو گیا۔ کیونکہ سارا عرب دارالاسلام بن کیا' بعد کے زمانوں میں کمی زندگی کا نقشہ سامنے آنے پر بجرت کا سلسلہ جاری ہے۔ نیز اسلام اور جماد بھی باتی ہے۔ للذا ان سب پر بیعت لی جا سکتی ہے۔ بیعت سے مراد طف اور اقرار ہے کہ اس پر ضرور قائم رہا جائے گا۔ خلاف ہرگزنہ ہوگا۔ بیعت کی بہت سی قشمیں ہیں جو بیان ہوں گی۔

# ١١ - بَابُ عَزْمِ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيْمَا يُطِيْقُونَ

٢٩٦٤ - حَدُّثُنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : ((لَقَدَ أَتَانِي الْيَومَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَرُدُ عَلَيْهِ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلاً مُؤْدِيًا نَشِيْطًا يَخْرُجُ مَعَ أَمَرَاثِنَا فِي الْمَفَازِي، فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لاَ نُحْصِيْهَا. فَقُلْتُ لَهُ: وَاللهِ مَا أَدْرِيْ مَا أَقُولُ لَكَ، إِلاَّ أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسَى أَنْ لاَ يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرِ إِلاَّ مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرِ مَا اتَّقَى اللَّهُ. وَإِذَا شَكُّ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلاً فَشَفَاهُ مِنْهُ، وَأُوْشَكَ أَنْ لاَ تَجِدُوهُ. وَالَّذِيْ لاَ إِلَهَ إلاَّ هُوَ، مَا أَذْكُرُ مَا غَيرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلاًّ كَالنُّغْبِ شُرِبَ صَفْوُه، وَبَقِيَ كَدَرُهُ)).

## باب بادشاه اسلامی کی اطاعت لوگوں پر واجب ہے جمال تک وہ طاقت رکھیں

(۲۹۲۳) ہم سے عثان بن الی شیب نے بیان کیا کما ہم سے جریر نے بیان کیا' ان سے منصور نے' ان سے ابو واکل نے اور ان سے عبدالله بن مسعود بناتئذ نے بیان کیا کہ میرے پاس ایک مخص آیا' اور اليي بات يو چھي كه ميري كچھ سجھ ميں نه آيا كه اس كاجواب كيادول-اس نے یوچھا' مجھے یہ مسلہ بتائے کہ ایک مخص بہت ہی خوش اور ہتھیار بند ہو کر ہمارے امیروں کے ساتھ جماد کے لئے جاتا ہے۔ پھروہ امیر ہمیں ایسی چیزوں کامکلف قرار دیتے ہیں کہ ہم ان کی طاقت نہیں ر کھتے۔ میں نے کما' اللہ کی قتم! میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ تهاری بات کا جواب کیا دول' البته جب ہم رسول الله ساتھ کیا کے ساتھ (آپ کی حیات مبارکہ میں) تھے تو آپ کو کسی بھی معالمہ میں صرف ایک مرتبہ تھم کی ضرورت پیش آتی تھی اور ہم فوراً ہی اسے بجالاتے تھے' یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ تم لوگوں میں اس وقت تک خیررہے گی جب تک تم اللہ سے ڈرتے رہو گے 'اور اگر تمهارے دل میں کسی معاملہ میں شبہ پیدا ہو جائے (کہ کیا چاہئے یا نہیں) تو کسی عالم ے اس کے متعلق بوچھ لو تاکہ تشفی ہو جائے 'وہ دور بھی آنے والا ہے کہ کوئی ایبا آدمی بھی (جو صحیح صحیح مسلے بتادے) تہمیں نہیں ملے گا۔ اس ذات کی قتم جس کے سواکوئی معبود نہیں! جنتنی دنیا باتی رہ گئی ہے وہ وادی کے اس پانی کی طرح ہے جس کاصاف اور اچھا حصہ تو پیا جاچکا ہے اور گدلا حصہ باقی رہ گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود بڑھئو نے گول مول جواب دیا۔ ان کا مطلب کی ہے کہ افسر کا تھم جب شریعت کے خلاف نہ ہو تو النہ اس کی اطاعت لازم اور ضروری ہے۔ آپ نے قرآن کی آیت ﴿ فَسْنَلُوْآ اَهٰلَ الذِّخرِ اِنْ کُنْتُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (النحل: ٣٣) کے موافق تھم دیا اور بیہ تخصیص نہیں کی کہ فلال عالم سے بوجھے۔ بلکہ عامی کا کام بیہ ہے کہ جس کی عالم کو دیندار اور پر بیزگار اور خدا ترسیم سیم اس سے دین کا مسئلہ بوچھ لے۔

اس سے تقلید مختصی کا بھی رد ہوا کہ یہ فلط ہے کہ عام آدمی ایک عالم بی کے ساتھ چٹ جائے۔ بلکہ 'جو بھی عالم اسکو اچھا نظر آئے اس سے سئلہ پوچھ لے۔ یہ تھم بھی ان عالموں کیلئے ہے جو زندہ موجود ہوں۔ پھر جن کو دنیا سے گئے ہوئے صدیاں بیت چکی ہیں ' ان بی کی تقلید کئے جانا' بلکہ ایکے نام پر ایک مستقل شریعت گھڑلینا یہ وہ مرض ہے جس میں عام مقلدین گرفار ہیں۔ جنہوں نے دین حق کو چار کلروں میں تقیم کر کے وحدت کی کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ صد افسوس! کہ امت میں پہلا مملک فساد ای تقلید شخصی سے شروع ہوا۔

دين حق راچار غرب ساختيد دند در دين ني انداختند

صدیث میں لفظ غبر سے مراد گدلا پانی لیس تو نتھرے پانی سے تشبیہ ہوگی اور جو باتی رہنے کے معنے لیس تو گندے سے تشبیہ ہوگ۔ مطلب سے کہ اچھے لوگ چلے گئے اور برے رہ گئے

باب نی کریم ملی از ان ہوتے ہی اگر جنگ نہ شروع کردیے توسورج کے دھلنے تک لڑائی ملتوی رکھتے ١١٠ - بَابُ كَانَ النَّبِيُ ﴿ إِذَا لَمْ
 يُقَاتِلْ أُوَّلَ النَّهَارِ أَخُّرَ الْقِتَالَ حَتى
 تَزُولَ الشَّمْسُ

ای لان الریاح تھب غالبا قید الزوال فیحصل منھا تبوید السلاح والحرب وزیادۃ من النشاط (فتح) لیخی ہے اس لئے کہ اکثر زوال کے بعد ہوائیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں پس اس سے ہتھیاروں کی حدت برودت سے بدل جاتی ہے اور لڑائی میں بھی ٹھنڈک سے طاقت ملتی اور فرحت میں بھی زیادتی ہوتی ہے۔

7 4 7 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَدَّثَنَا أَبُو السَّحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّصْرِ مَولَى عُمْرَ بْنِ عُبَيْدِ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّصْرِ مَولَى عُمْرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَرَأَتُهُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَرَأَتُهُ (رَأَنَ رَسُولَ اللهِ عَلَى بَعْضِ أَيَّامِهِ الْتِي لَقِي فِيْهَا انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ)).

[راجع: ۲۹۳۳]

٢٩٩٦ - ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا قَالَ:

(۲۹۲۵) ہم سے عبداللہ بن مجھ نے بیان کیا انہوں نے کما ہم سے معاویہ بن عمرو نے بیان کیا انہوں نے کما ہم سے ابو اسحاق فزاری نے بیان کیا ان سے مربن عقبہ نے بیان کیا ان سے عمر بن عبداللہ کے غلام سالم ابی النفر نے (سالم ان کے خشی شے) بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنمانے انہیں خط لکھااور میں نے اسے پڑھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جملا کے موقع پر جس میں لؤائی بھی ہوئی تھی "سورج کے ڈھلنے تک جنگ نہیں شروع

(۲۹۲۱)اس کے بعد آپ نے محلہ کو خطاب کرتے ہوئے فرملا الوگو

! دشمن کے ساتھ جنگ کی خواہش اور تمنا دل میں نہ رکھا کو الله الله تعالی ہے امن وعافیت کی دعاکیا کرو' البتہ جب دعمن ہے ٹم بھیڑ ہو بی جائے تو پھر صبر و استقامت کا ثبوت دو' یاد رکھو کہ جنت تكواروں كے سائے تلے ہے اس كے بعد آپ نے يوں دعاكى اے الله! كتاب ك نازل كرنے والے والى بينج والے والے احزاب (دعمن کے دستوں) کو شکست دینے والے ' انہیں شکست دے اور ان کے

((أَيُّهَا النَّاسُ، لا تَتَمَنُّوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللهُ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَل السُّيُوفِ)). ثُمُّ قَالَ: ((اللَّهُمُّ مُنْولَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِم الأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ)).

[راجع: ۲۸۱۸]

مقابلے میں ماری مدد کر

معلوم ہوا کہ جمال تک ممکن ہو لڑائی کو ٹالنا اچھا ہے۔ اگر کوئی صلح کی عمدہ صورت نکل سکے۔ کیونکہ اسلام فتنہ و فساد کے سخت ظاف ہے۔ ہال جب کوئی صورت نہ بے اور وسمن مقابلہ ہی پر آمادہ ہو تو جم کر اور خوب دث کر مقابلہ کرنا ہے اور ایسے موقعہ پر اس دعائے مسنونہ کا پڑھنا ضروری ہے جو يمال فركور ہوئى ہے۔ لين اللهم منزل الكتاب ومجرى السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا علیهم جنت ماواروں کے مائے تلے ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ جنت کے لئے مالی و جانی قربانی کی ضرورت ہے جنت کا سودا کوئی ستا سودا نيس ب- جيماك آيت قرآن ﴿ إِنَّ اللَّهُ اشْتَوى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْقُسَهُمْ وَامْوَالْهُمْ بِانَّ لَهُمْ الْجَدَّةَ ﴾ (التوبة : ١١) على قد كورب-

#### لقوله:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَاكَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرِ جَامِع لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ، إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَأْذُنُونَكَ ﴾ إلى آخرِ الآية.

٧٩٦٧ حَدَّثُنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّقْبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَلاَحَقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحِ لَنَا قَدْ أَغْيَا فَلاَ يكَادُ يَسِيْرُ، فَقَالَ لِي: ((مَا لِبَعِيْرِك؟)) قَالَ: قُلْتُ: عَنيَ. قَالَ:

١١٣ - بَابُ اسْتِنْذَان الرَّجُل الإمّامَ بابِ الرَّكوئي جماديس الوثاج إسه ياجماديس نه جانا جاب

#### توامام سے اجازت کے

الله تعالى ك اس فران كى روشنى من كه "ب شك مومن وه لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب وہ اللہ کے رسول کے ساتھ کی جماد کے کام میں معروف ہوتے ہیں تو ان سے اجازت لتے بغیران کے یمال سے چلے نہیں جاتے۔ بے شک وہ لوگ جوآپ اجازت ليتيس". آخرآيت تك.

(۲۹۹۷) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کما ہم کو جریر نے خر دی انسیں مغیرہ نے انسیں شعبی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ توك) میں شريك تھا۔ انمول نے بيان كياكه رسول الله الله الله يحي ے آگر میرے پاس تشریف لائے۔ میں اپنے پانی لادنے والے ایک اونٹ پر سوار تھا۔ چو نکہ وہ تھک چکا تھا'اس لئے دھیرے دھیرے چل رہا تھا۔ آخضرت ما الم الم الم علم سے دریافت فرمایا کہ جابر! تمارے اون کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تھک گیا ہے۔ جابر نے

قَتَحَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَي الإبلِ قُدُّامَهَا يَسِيْر، فَقَالَ لِي: ((كَيْفَ تَرَى بَعِيْرَكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: لِلْمَعْنِهِ، قَلْ أَصَابَتْهُ بَرَكُتُكَ. قَالَ: لَا أَصَابَتْهُ بَرَكُتُكَ. قَالَ: فَلْتَ يَكُنْ لَنَا نَاضِحْ غَيْرُهُ، قَالَ: فَاسْتَحْيَيْتُ، وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحْ غَيْرُهُ، قَالَ: فَقَلْتُ: نَعَمْ. يَكُنْ لَنَا نَاضِحْ غَيْرُهُ، قَالَ: فَقَلْتُ: نَعَمْ. يَكُنْ لَنَا نَاضِحْ غَيْرُهُ، قَالَ: فَقَلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَقَلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: فَقَالَ: فَقَالَ: فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي عَرُوسٌ، فَقَلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي عَرُوسٌ، فَلَقَلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي عَرُوسٌ، فَلَقَلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي عَرُوسٌ، فَلَقَلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي عَرُوسٌ، فَلَمْذِينَةَ فَأَذِنَ لِي، فَتَقَدُمْتُ النَّاسِ إِلَى فَاسَأَذَنَتُهُ فَأَذِنَ لِي، فَتَقَدَّمْتُ النَّاسِ إِلَى فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيْرِ فَأَخْبُرُنُهُ مِنَا لَيْ فَا اللهِ فَيهِ فَلَا مَنِي عَنِ الْبَعِيْرِ فَأَخْبُرُتُهُ مِمَا فَيْهِ فَلَامَنِي عَنِ الْبَعِيْرِ فَأَخْبُرُتُهُ مِمَا فَيْهِ فَلَامَنِي. عَنِ الْبَعِيْرِ فَأَخْبُرُتُهُ مِمَا فَيْهِ فَلَامَنِي عَنِ الْبَعِيْرِ فَأَخْبُرُتُهُ مِمَا فَيْهِ فَلَامَنِي عَنِ الْبَعِيْرِ فَأَخْبُرُتُهُ مِمَا فَيْهِ فَلَامَنِي.

قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ حِيْنَ اسْتَأَذَنْتُهُ: ((هَلْ تَرَوَّجْتُ بَكُوًا أَمْ ثَيْبًا؟)) فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ بَكُوًا أَمْ ثَيْبًا؟)) فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ بَكُوًا تُلاَعِبُهَا ثَيْبًا. فَقَالَ: ((هَلاَّ تَزَوَّجْتَ بِكُولَ تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُهَا وَاللهِ يُ وَلَا يَشُولُ اللهِ تُولِقِي وَاللهِ يَ وَاللهِ يَلْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ وَرَدُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ وَاللّهَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَمُ اللهِ عَلَيْهِ وَاللّهَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ اللهِ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهِ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ ا

بیان کیا کہ پھرآئے پیچیے گئے اور اسے ڈانٹااور اس کے لئے دعا کی۔ پھر تو وہ برابر دو سرے اونوں کے آگے آگے چال رہا۔ پھر آپ نے وریافت فرمایا' اینے اونٹ کے متعلق کیا خیال ہے؟ میں نے کما کہ اب اجھاہ۔ آپ کی برکت ہے ایسا ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا پھرکیا اسے بیو عے ؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں شرمندہ ہو گیا کیو نکہ مارے یاس بانی لانے کو اس کے سوا اور کوئی اونٹ نہیں رہا تھا۔ گرمیں نے عرض کیا' جی ہاں! آپ نے فرمایا پھر جے دے۔ چنانچہ میں نے وہ اونث آب كون ويا اوربه طے يايا كه مدينه تك ميں اى برسوار موكر جاؤل گا۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ارسول الله امیری شادی ابھی نئ ہوئی ہے۔ میں نے آپ سے (آگے برد کرایے گرجانے کی) اجازت چای ۔ تو آپ نے اجازت عنایت فرمادی۔ اس لئے میں سب سے پہلے مدینہ پہنچ آیا۔ جب مامول سے ملاقات ہوئی تو انہول نے مجھ سے اونث کے متعلق بوچھا۔ جو معاملہ میں کرچکا تھا اس کی انہیں اطلاع دى ـ تو انهول في مجھے برا بھلا كها ـ (ايك اونث تھا تيرے پاس وہ بھى الله اب یانی کس پر لائے گا) جب میں نے حضور اکرم ساتھا ہے اجازت جای تھی تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تھا کہ کنواری سے شادی کی ہے یا بوہ سے ؟ میں نے عرض کیا تھا بیوہ سے اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ باکرہ سے کیوں نہ کی 'وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے۔ (کیونکہ حضرت جابر بٹاٹٹر بھی ابھی کنوارے تھے) میں نے کمایارسول اللہ! میرے باپ کی وفات ہو گئی ہے یا (بید کماکہ) وہ (احد میں)شہید ہو کیے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی مبنیں ہیں۔ اس لئے مجھے اچھانہیں معلوم ہوا کہ انہیں جیسی کسی لڑکی کوبیاہ کے لاؤں' جونہ انہیں اوب سکھاسکے نہ ان کی نگرانی کرسکے۔ اس لئے میں نے ہوہ سے شادی کی تاکہ وہ ان کی نگرانی کرے اور انہیں ادب سکھائے۔ انہوں نے بیان کیا کما پھرجب نبی کریم ملی الم ایم مینے تو صبح کے وقت میں ای اونٹ پر آپ کی خدمت میں عاضر ہوا۔ آ تخضرت النام نے مجھے اس اونٹ کی قیمت عطا فرمائی اور پھروہ اونٹ بھی واپس

[راجع: ٤٤٣]

کر دیا۔ مغیرہ راویؓ نے کما کہ ہمارے نزدیک بھے میں بیہ شرط لگانا اچھا ہے کچھ برانسیں۔

ترجمہ باب یماں سے نکلا کہ حضرت جابر بناٹر اجازت لے کر آپ سے جدا ہوئے۔ یہ حدیث کی جگہ گزر چک ہے اور حضرت امام ؓ نے اس سے بہت سے مسائل کا اشتباط فرمایا ہے۔

باب نئ نئ شادی ہونے کے باوجود جنہوں نے جہاد کیا اس باب میں جابر رہائٹر کی روایت نبی کریم مٹائیز کے حوالہ سے ہے (جو نہ کور ہوئی)

باب شب زفاف کے بعد ہی جس نے

فوراً جهادين شركت كوپند كياس بارے ميں ابو جريره رخافتر كى روايت نبى كريم النائيا كے حوالے سے موجود ہے۔

جو آگے آئے گی۔ کہ ایک پیغیر جماد کو گئے اور فرمایا میرے ساتھ ایسا کوئی مخص نہ نگلے جس نے نکاح تو کر لیا ہو گر اہمی اس نے ابنی ہوی سے محبت نہ کی ہو۔

باب خوف اور دہشت کے وقت (حالات معلوم کرنے کے لئے) امام کا آگے بردھنا

(۲۹۲۸) ہم سے مسدد نے بیان کیا' کہا ہم سے یکی نے بیان کیا' ان
سے شعبہ نے' ان سے قادہ نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک
رفائق نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک دفعہ کچھ دہشت پھیل گئی تو رسول
اللہ سائیلیا ابو طلح کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر (حالات معلوم کرنے
کے لئے سب سے آگے تھے) پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو کوئی بات
میں دیمھی۔ البتہ اس گھوڑے کو ہم نے دوڑنے میں دریا کی روانی
جیسا تیزیایا ہے (باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے)

باب خوف کے موقع پر جلدی سے گھوڑے کو ارالگانا

(۲۹۲۹) ہم سے فضل بن سل نے بیان کیا کما ہم سے حسین بن محمد نے بیان کیا کان سے محمد نے اور نے بیان کیا کان سے محمد نے اور ان سے اس بن مالک رہا ہے ۔

٢٠١٥ - بَابُ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيْثُ ٢١٠ - بَابُ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيْثُ عَهْدِ بِعُرْسِهِ،

فِيْهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ اللَّهِ

١٥ - بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ
 بَعْدَ الْبِنَاءِ،

فِيْهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

١١٦ - بَابُ مُبَادَرَةِ الإِمَامِ عِنْدَ

الْفَزَع

٢٩٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُغْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَنْ شُغْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ فَلَى فَرَسًا لأبي طَلْحَةَ فَقَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ طَلْحَةَ فَقَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). [راجم: ٢٦٢٧]

١١٧ - بَابُ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ
 الْفَزَعِ

٢٩٦٩ حَدَّثَنَا الْفَصْلُ بْنُ سَهْلِ قَالَ
 حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ
 بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنس بْنِ مَالِكٍ

رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: فَزَعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ هَلَيْنًا، وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ هَلَيْنًا، وَسُولُ اللهِ هَلَيْنًا، فُمْ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ، فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ: ((لَمْ تُرَاعُو، إِنَّهُ لَبَحْرٌ. فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيُومَ)).

[راجع: ٢٦٢٧]

وہشت کھیل کی تھی تو رسول اللہ مٹھیے ابو طلح کے ایک گھوڑے پر جو بہت ست تھا' سوار ہوئے اور تنا ایر لگاتے ہوئے آگے برھے۔
محلبہ ڈی تھی آپ کے پیچے سوار ہو کر نگلے۔ اس کے بعد والہی پر آخضرت مٹھی آپ نے فرمایا کہ خوفزدہ ہونے کی کوئی بات نہیں ہے' البتہ یہ گھوڑا دریا ہے۔ اس دن کے بعد پھروہ گھوڑا (دوڑو فیرہ کے موقع پر) کھی بعد نہیں ہے۔

مجمى پيچيے نہيں رہا۔

آتخضرت میں ایر لگائی اور مدینہ کے دور دور اطراف میں گھوم پھر کر آپ واپس تشریف لائے اور وہ فرمایا جو روایت میں ندکور ہے۔ ای سے ترجمہ باب ثابت ہوا۔

باب خوف کے وقت اکیلے لکانا

فركوره بالا باب مندوستاني ننخول مي نسير البته فيخ فواد عبدالباتي كي تحقيق والي ننخ مي بي

١١٩ - بَابُ الْجَعَائِلِ وَالْحُمْلاَنِ
 في السَّبيْل

١١٨ - بَابُ الْخُرُوجِ فِي الْفَزَعِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: قُلْتُ لاَبْنِ عُمَرَ: الْعَزْوَ. قَالَ: إِنِّي أُحِبُ أَنْ أُعِيْنَكَ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِي. قُلْتُ: أُوسَعَ الله عَلَيْ. قَالَ: إِنَّ عَنَاكَ لَكَ، وَإِنِّي أُحِبُ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي غِنَاكَ لَكَ، وَإِنِّي أُحِبُ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي غِنَاكَ لَكَ، وَإِنِّي أُحِبُ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي فِي هَذَا الْوَجْهِ. وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ نَاسًا يَلْخُذُونَ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِيُجاهِدُوا، ثُمَّ لاَ يُخَاهِدُوا، ثُمَّ لاَ يُخاهِدُون، فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ أَحَقُ بِمَالِهِ يُخَاهِدُون، فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ أَحَقُ بِمَالِهِ حَتَّى نَاخُذُ مِنْهُ مَا أَخَذَ. وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُحَاهِدٌ: إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخُرُجُ بِهِ وَمُحَاهِدٌ: إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخُرُجُ بِهِ مَا شِنْتَ وَضَعَهُ فِي سَيْلِ اللهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِنْتَ وَضَعَهُ فِي سَيْلِ اللهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِنْتَ وَضَعَهُ وَعَنْ أَهْلك.

## باب کی کواجرت دے کراپنے طرف سے جماد کرانااور اللہ کی راہ میں سواری دینا

عجام نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر جی اللہ کے سامنے جماد میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرادل چاہتا ہے کہ میں بھی اس مدمیں ابنا کچھ مال خرچ کرکے تہماری مدد کروں۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ کا دیا ہوا میرے پاس کافی ہے۔ لیکن انہوں نے فرمایا کہ تہماری سرمایہ داری تہمارے لئے ہے۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس طرح میرا مال بھی اللہ کے راستے میں خرچ ہوجائے۔ حضرت عمر بن تی نے فرمایا تھا کہ بہت سے لوگ اس مال کو (بیت المال سے) اس شرط پر لے لیتے ہیں کہ وہ جماد میں شریک ہوں کے لیکن پھر وہ جماد نہیں کرتے۔ اس لئے جو شخص یہ حرکت کرے گا تو ہم اس کے مال کے زیادہ مستحق ہیں اور ہم اس سے وہ مال جو اس نے (بیت کے مال کے زیادہ مستحق ہیں اور ہم اس سے وہ مال جو اس نے (بیت المال سے) لیا ہے واپس وصول کر لیں گے۔ طاق س ادر مجام نے فرمایا کہ اگر حمیس کوئی چیز اس شرط کے ساتھ دی جائے کہ اس کے بدلے میں تم جماد کے لئے نکلو گے۔ تو تم اسے جماں جی چاہ خرج کر

#### سكتے ہو۔ اور اين الل و عيال كى ضروريات ميں بھى لا سكتے ہو۔ (مر شرط کے مطابق جہاد میں شرکت ضروری ہے)

شافعید نے اس کو جائز رکھا ہے کہ اجرت لے کر کسی کی طرف سے جماد کرے۔ لیکن مالکیہ اور حنیہ نے مکروہ رکھا ہے۔ گرجب بیت المال میں روپیے نہ ہو اور مسلمان ناتواں ہوں تو جائز ہے۔ البتہ غازی کی اعانت اور مدد کو وہ مالدار ہو سب کے نزدیک درست ہے۔ (وحیری)

لفظ جعائل جعیلہ کی جمع ہے' وہی ما یجلعه القاعد من الاجرة لمن يغزوعنه ليني بيہ وہ چيز ہے جو بطور اجرت بيٹھنے والا اين طرف ے غزوہ کرنے والے کے لئے مقرر کرے۔ اور حملان بضم الحاء حمل بحمل کا مصدر ہے جس سے مراو مجابد کو بطور امداد سواری

> ٧٩٧٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سْفْيَانْ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَس سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ أبي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسَ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاغُ، فَسَأَلْتُ النُّبِيُّ ﴿ آشْتَوْيُهِ؟ فَقَالَ: ((لاَ تَشْتَرهِ وَلاَ تَعُدُ فِي صَدَقَتِكَ)). [راجع: ١٤٩٠]

(۲۹۵۰) ہم سے حمیدی نے بیان کیا کما ہم سے سفیان نے بیان کیا كماكد ميس نے مالك بن انس سے سنا انہوں نے زيد بن اسلم سے یوچھا تھا اور زید نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا تھا' وہ بیان كرتے تھے كہ عمر بن خطاب بنالحد نے فرمایا میں نے اللہ كے رات میں (جہاد کیلئے) اپناایک گھوڑا ایک شخص کو سواری کیلئے دے دیا تھا۔ پر میں نے دیکھا کہ (بازار میں) وہی گھوڑا بک رہا ہے۔ میں نے نبی كريم ساليا سے يوچھاكد كيامين اسے خريد سكتا مون؟ آپ نے فرمايا که اس گور اے کوتم نه خریدو اور اپنا صدقه (خواه خرید کربی مو) واپس نەلوپ

آیہ بھے | ترجمہ الباب میں وہ اجرت مراد ہے جو جہاد میں شرکت نہ کرنے والا کوئی مخض اپنی طرف سے کسی آدمی کو اجرت دے کر میری این جاز ہے۔ جال تک جادر اجرت کا تعلق ہے تو طاہر ہے کہ اجرت لینی جائز ہے۔ یوں تو جاد کا حکم سب کے لئے برابر ہے۔ اس لئے کسی معقول عذر کے بغیراس میں شرکت سے پہلو تھی کرنا مناسب نہیں۔ البتہ بیہ صورت اس سے الگ ہے کہ کسی یر جهاد فرض یا واجب نه ہو اور وہ جهاد میں جانے والے کی مدد کر کے ثواب میں شریک ہو جائے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر جیسے نے کیا تھا۔ ہاں جماد میں شرکت سے بیخے کے لئے اگر ایباکرتا ہے تو بمتر نہیں ہے۔

٢٩٧١ - حَدَّثَنَا إسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبَّدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي الله عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْحَطَّابِ خَمَلَ عَلَى فَرَسَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُباغُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ الله فَقَالَ (لا تَبْتَعْهُ وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ).

(ا ٢٩٤) مم سے اساعیل نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا' ان سے نافع نے ' ان سے عبداللہ بن عمر می اللہ نے کہ عمر بن خطاب بناٹند نے اللہ کے راہتے میں اپنا ایک گھوڑا سواری کے لئے وے دیا تھا۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا بک رہا ہے۔ این محورے کو انہوں نے خریدنا جاہا اور رسول کریم ملتی اے اس کے متعلق یوجیھا' تو آمخضرتؑنے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو۔ اور اس طرح

اينے صدقہ کو واپس نہ لو۔

[راجع: ١٤٨٩]

حضرت عمر بنافذ نے وہ گھوڑا ایک فخص کو جماد کے خیال سے بطور امداد دے دیا تھا۔ ای سے باب کامطلب ثابت ہوا۔ بعد میں وہ

مخص اس کو بازار میں بیچے لگا جس کا ذکر روایت میں ہے۔ أَنْ يَتَخَلُّفُوا عَنِّي، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي قِلْتَلْتُ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيْتُ، ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ

٢٩٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيي بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُوَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۚ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَى أَمُّتِي مَا اللهِ عَلَى أُمُّتِي مَا تَخَلَفْتُ عَنْ سَرِيَّةِ وَلَكِنْ لاَ أَجِدُ جَمُولَةً، وَلاَ أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، وَيَشُقُّ عَلَيْ أُخييتُ)). [راجع: ٣٦]

• ١٧ - بَابُ الأَجيْر

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ لِلأَجيْرِ مِنَ الْمَعْنَمِ.

وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسِ فَرَمَّا عَلَى النَّصْفِ، فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ أَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ، فَأَخَذَ مِائَتَيْن وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائتَيْن.

٢٩٧٣ - حَدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَالُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ عَنْ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزُوتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزُوهَ تَبُوكَ فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْر، فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَاسْتَأْجَوْتُ أَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلاً فَعَضَ أَحَدُهُمَا الآخَرَ، فَانتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ وَنَزَعَ

(۲۹۲۲) ہم سے مسدد نے بیان کیا کما ہم سے یکیٰ بن سعید قطان نے بیان کیا' ان سے یحیٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا' کمامجھ سے ابو صالح نے بیان کیا کما کہ میں نے ابو مررہ واللہ سے سا آپ بیان كرتے تھے كہ ني كريم النظام نے فرمايا اگر ميرى امت يرب امرمشكل نه گزر تا تو میں کسی سریہ (یعنی مجاہرین کاایک چھوٹادستہ جس کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس ہو) کی شرکت بھی نہ چھوڑ تا۔ لیکن میرے پاس سواری کے اتنے اونٹ نہیں ہیں کہ میں ان کو سوار کرکے چلول اور یہ مجھ پر بہت مشکل ہے کہ میرے ساتھی مجھ سے پیچیے رہ جائیں۔ میری توبیہ خوشی ہے کہ اللہ کے رائے میں میں جماد کروں اور شہید كياجاؤل - پيرزنده كياجاؤل ، پيرشهيد كياجاؤل اور پيرزنده كياجاؤل -باب جو مخص مزدوری لے کرجمادیں شریک ہو

امام حسن بھری اور ابن سیرین نے کما کہ مال غنیمت میں سے مزدور کو بھی حصہ دیا جائے گا۔ عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا(مال غنیمت کے ھے کے) نصف کی شرط برایا۔ گھوڑے کے حصہ میں (فتح کے بعد مال غنیمت سے) چار سودینار آئے۔ عطیہ نے دوسودینار خود رکھ لئے اور

دوسو گھوڑے کے مالک کودے دیئے۔

(۲۹۵۳) ہم سے عبداللہ بن محدفے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے ان سے ابن جرت کے نان سے عطاء نے ان سے صفوان بن يعلى نے اور ان سے ان کے والد ( یعلیٰ بن امید برایش ) نے بیان کیا کہ میں رسول کریم ساتھ الم استھ غزوہ تبوک میں شریک تھااور ایک جوان اونث میں نے چرصے کو دیا تھا میرے خیال میں میرا یہ عمل المام دوسرے اعمال کے مقابلے میں سب سے زیادہ قابل بھروسہ تھا۔ (کہ الله تعالى ك بال مقبول موكا) ميس في ايك مزدور بهي اين ساته ك لیا تھا۔ پھروہ مزدور ایک محض (خود یعلیٰ بن امیہ ہڑھیّہ) ہے لڑ پڑا اور

نَنْيَتُهُ، فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْدَرَهَا فَقَالَ: ((أَيَدَفَعُ يَدَهُ إِلَيْكَ فَتَقْضِمُ الفُحْلُ؟)).

[راجع: ١٨٤٨]

ان میں سے ایک نے دو سرے کے ہاتھ میں دانت سے کا لیا۔
دو سرے نے جھٹ جو اپناہاتھ اس کے منہ سے کمینچاتو اس کے آگ
کا دانت ٹوٹ گیا۔ وہ مخص نی کریم مٹھیل کی خدمت میں فریادی ہوا
لیکن آنخضرت مٹھیل نے ہاتھ کھینچ والے پر کوئی تاوان نہیں فرمایا۔
بلکہ فرمایا کہ کیا تہمارے منہ میں وہ اپناہاتھ یوں ہی رہنے دیتا تاکہ تم
اسے چہاجاؤ جیسے اون چہاتا ہے۔

## النبي النبي

ا مدیث میں لوآء کا لفظ ہے۔ لوآء اور رایہ دونوں ایک ہیں۔ ترفدی کی ردایت میں ہے کہ آپ کا رایہ سیاہ تھا۔ اور لواء سیسی سفید۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں فرق ہے۔ بعضوں نے کما لواء جو نیزے پر ایک کرا لگا دیا جاتا ہے اور گرہ نمیں دی جاتی ۔ رایہ وہ جو گرہ دے کر باندھا جاتا ہے جس کو علم بھی کتے ہیں آنخضرت سی کیا کے زمانہ میں یہ جھنڈا لشکر کا جو سردار ہوتا وہ تھاے رکھتا۔ اور آپ کے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔

روایت میں قیس بن سعد انصاری کا ذکر ہے۔ جنوں نے سرکے ایک طرف کتھی کی تھی کہ ان کا ایک غلام کھڑا ہوا اور اس نے ہدی کے جانور کو ہار پہنا دیا۔ انہوں نے جب بید دیکھا کہ ہدی کی تقلید ہوگئی تو جج کی لبیک پکاری اور سرکی دوسری طرف کتھی نہ کی۔ بیہ قیس سعد بن عبادہ کے بیٹے تتے جو نزرج قبیلہ کے سردار تتے۔ حضرت قیس معزز اصحاب میں تتے۔ جنگی معالمات میں صاحب تدبیر لوگوں میں شار ہوتے تتے۔ حضرت علی نے ان کو مصر کا کور نر مقرر کیا۔ مدینہ میں ۱۰ھ میں انتقال فرمایا' رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

٢٩٧٤ – حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَّمَ قَالَ: حَدُّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكِ الْقُومَارِيُّ الْقُرَظِيُّ: ((أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ الأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ – وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُولَ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ

(۲۹۵۲) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھ سے لیٹ نے بیان کیا' کہا کہ مجھ عقیل نے خبر دی' ان سے ابن شہاب نے بیان کیا' انہیں تعلیہ بن ابی مالک قرعی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انساری رضی اللہ عنہ نے 'جو جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے علمبردار تھے' جب جج کاارادہ کیا تو (احرام باندھنے سے پہلے) کتھی کی۔

(۲۹۵۵) ہم سے قتیب نے بیان کیا کما ہم سے حاتم بن اساعیل نے

بیان کیا' ان سے بزید بن الی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع باللہ

نے بیان کیا کہ غروہ خیبر کے موقع پر حفرت علی بنافتہ رسول الله النہائے

کے ساتھ نہیں آئے تھے۔ ان کی آگھوں میں تکلیف تھی۔ پھرانہوں

نے کما کہ کیامیں رسول کریم مٹھیا کے ساتھ جمادیں شریک نہ ہوں گا

؟ چنانچہ وہ نکلے اور آنخضرت سے جالمے۔ اس رات کی شام کوجس کی

صبح کو خیبر فتح ہوا ہے آنخضرت مائی کیا نے فرمایا کہ میں اسلامی برجم اس

مخض کو دوں گایا (آپ نے بیہ فرمایا کہ) کل اسلانی پر چم اس مخض کے

ہاتھ میں ہو گا جے اللہ اور اس کے رسول اپنا محبوب رکھتے ہیں۔ یا

آپ نے بید فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

اور الله اس مخص كے ہاتھ ير فتح فرمائ كال پھر حضرت على بنات بھى آ

گئے۔ طالانکہ ان کے آنے کی ہمیں کوئی امید نہ تھی۔ (کیونکہ وہ

آشوب چیثم میں مبتلاتھ) لوگوں نے کہا کہ بیر علی زایدہ بھی آ گئے اور

معلوم ہوا کہ جمادیس علم نبوی اٹھایا جاتا تھا۔ اور اس کے اٹھانے والے قیس بن سعد انصاری واٹھ ہوا کرتے۔ جنگ نیبریس ب جهنڈا اٹھانے والے حضرت علیٰ تھے۔ جیسا کہ آگے ذکر ہے۔

> ٧٩٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْن الْأَكُوعَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلُّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلُّفُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَخَرَجَ عَلِيٍّ فَلَحِقَ بِالنِّبِيِّ ﷺ. فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً اللَّيْلَةِ فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ اللهِ ((لأعْطِيَنُ الرَّايَةَ - أَوْ قَالَ: لَيَأْخُذَنَّ -غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحَبُّ اللهُ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ) فَإِذَا نَحْنُ بعليَّ وَمَا نَرْجُوهُ. فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ)).

> > آطرفاه في : ۲۰۲۰، ۲۲۰۹.

آپُ نے جھنڈا انہیں کو دیا۔ اور اللہ نے انہیں کے ہاتھ پرفتح فرمائی۔ حضرت علی کی نضیلت کے لئے یہ کافی ہے کہ آپ فاتح نیبر ہیں اور اس موقعہ پر فتح کا جسندا آپ بی کے وست مبارک سے المایا گیا۔ اس سے بھی علم نبوی کا اثبات ہوا۔ اور ای وجہ سے حضرت امام بخاری اس واقعہ کو یمال لائے۔

> ٢٩٧٦ حَدَّثْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثْنَا أَبُو أُسَامَةً عَنْ هشَامٍ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ قَالَ ((سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَا هُنَا أَمَرَكَ النبي الله أن تُوكُزُ الرَّايَةُ)).

(٢٩٤٦) بم سے محربن علاء نے بيان كيا كما بم سے ابو اسامه نے بیان کیا' ان سے ہشام بن عروہ نے' ان سے ان کے باپ نے اور ان ے نافع بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے سنا کہ حضرت عباس بھاڑ حفرت زیر باللہ سے کمہ رہے تھے کہ کیا یمال پر نبی کریم مالیا نے آپ کورچم نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا؟

ان جملہ احادیث میں کسی نہ کسی طرح آنخضرت مٹھی کے جھنڈے کا ذکر ہے۔ اس کتے حضرت امام ان احادیث کو یمال لائے۔ احادیث سے اور بھی بہت سے مسائل ابت ہوتے ہیں جن کو حضرت امام ؓ نے موقع بیان فرمایا ہے۔ رحمہ الله۔

باب آنخضرت التهايم كابيه فرماناكه ايك مييني كى راه سالله نے میرا رعب (کافرول کے دلول میں) ڈال کر میری مدد کی

٢٧ - بَابُ قُولِ النَّبِيِّ ١٢٧ ((نُصِرْتُ بالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْر)) ہے اور الله تعالی كا فرمان كه ووعنقريب مم ان لوگول كے دلول كو

مرعوب كرديں مح جنهول نے كفركيا ہے۔ اس لئے كم انهول نے

الله کے ساتھ شرک کیا ہے! جابر رفائق نے نی کریم ساتھ کے حوالہ

(۲۹۷۷) ہم سے کیلی بن بکیرنے بیان کیا کماہم سے لیٹ نے بیان

یاس) جا بھے۔ اور (جن خزانوں کی وہ تنجیاں تھیں) انہیں اب تم نکال

سے بہ حدیث روایت کی ہے۔

لائي مني اور ميرے باتھ ير ركھ دى منين-

وَقُولِهِ جَلُّ وَعَزُّ: ﴿سُنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ ﴾ [آل عمران: ١٥١] قَالَهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ

٣٩٧٧ - حَدُّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَفِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضِي الله عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ قَالَ: خَزَائِنِ الأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي)).

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةً: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ الله وَأَنْتُمْ تَنْتِثُلُونَهَا.

((بُعِثْتُ بِجَوَاهِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ. فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوبِيْتُ بِمَفَاتِيْحَ

[أطرافه في : ۲۹۹۸، ۷۰۱۳، ۲۷۲۷۳].

اس خواب میں آنخضرت ساتھ کے کو بیہ بشارت دی می تھی کہ آپ کی امت کے ہاتھوں دنیا کی بری بری ملطنیں فتح ہوں گی اور ان کے خزانوں کے وہ مالک ہوں گے۔ چنانچہ بعد میں اس خواب کی کھمل تعبیر مسلمانوں نے دیکھی کہ دنیا کی دو سب سے بری سلطنتیں ایران و روم مسلمانوں نے فتح کیں اور ابو ہریرہ کا بھی اس طرف اشارہ ہے کہ رسول اللہ مٹھیے اپنے کام کو پورا کر کے اللہ پاک سے جا لطے لیکن وہ خزانے اب تمهارے ہاتھوں میں ہیں۔ روایت فدکورہ میں ایک مینے کی راہ سے بید فدکور نہیں ہے۔ لیکن جابر کی روایت جو

امام بخاری نے کاب التیمم میں نکالی ہے اس میں اس کی صراحت موجود ہے۔

٢٩٧٨ - حَدُّنَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ ا للهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانٌ أَخْبَرَهُ ((أَنَّ هِرَقَلَ أَرْسَلَ إلَيْهِ - وَهُوَ بِاللِّيَاءَ - ثُمُّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِراءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّحَبُ فَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ

(۲۹۵۸) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کما ہم کوشعیب نے خردی ' ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے انسیں ابن عباس بی افظ فے خبر دی اور انہیں ابو سفیان نے خبر دی کہ (آنخضرت النيام كانامه مبارك جب شاه روم برقل كوملاتو)اس في اپنا آدى انسي طاش كرنے كيلي بيجا۔ يه لوگ اس وقت ايليا ميں تھرے ہوئے تھے۔ آخر (طویل گفتگو کے بعد)اس نے نبی کریم ماہ کا کانامہ مبارک محکوایا۔ جب وہ پڑھاجاچکا تواس کے درباریس ہنگامہ

بریا ہو گیا۔ (چاروں طرف سے) آواز بلند ہونے گی۔ اور ہمیں باہر

کیا'ان سے عقیل نے'ان سے ابن شاب نے'ان سے سعید بن مسيب نے اور ان سے ابو مررہ والله فات بيان كياكه رسول الله مالي لم نے فرمایا۔ مجھے جامع کلام (جس کی عبارت مخضراور فصیح وبلیغ ہو اور معنی بہت وسیع ہوں) دیکر بھیجا گیا ہے اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے۔ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی تنجیاں میرے یاس حضرت ابو ہررہ و فائد نے فرمایا کہ رسول اللہ مان کا او (اینے رب کے

لأَصْحَابِي حِيْنَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الأَصْفَر)). [راجع: ٧]

نكال ديا گيا۔ جب ہم باہر كرديئے گئے تو ميں نے اپنے ساتھيوں سے كها كه ابن الى كبشه (مراد رسول الله طَلْ َ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ آگے بڑھ چكا ہے۔ بيہ ملك بنى اصفر (قيصر روم) بھى ان سے ڈرنے لگا

-4

شام كا ملك جمال اس وقت ہرقل تھا مدینہ سے ایک ممینہ كی راہ پر ہے ، تو باب كا مطلب نكل آیا كہ آنخضرت سائی كا رعب ایک مینے كی راہ سے ہرقل پر پڑا۔ آپ كے بے شار معجزات میں سے یہ بھی آپ كا اہم معجزہ تھا۔ آپ كے دشمن جو آپ سے صدہا میلوں كے فاصلے پر رہتے تھے وہ وہاں سے بی بیٹھے ہوئے آپ كے رعب سے مرعوب رہاكرتے تھے۔ مٹائیم ا

٣٣ - بَابُ حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ
 وَقُولِ اللهِ تَعَالَى : ﴿ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ النَّادِ النَّقْرَى ﴾ [البقرة: ١٩٧]

باب سفر جهاد میں توشه (خرچ وغیره) ساتھ ر کھنا

اور الله تعالى كافرمان كه "اپ ساتھ توشه لے جايا كرو 'پس ب شك عيده ترين توشه تقوى ب"-

اشار بھذہ الترجمۃ الى ان حمل الزاد فى السفو ليس منافيا للتوكل كذا فى الفتح لينى اس ترجمہ بيل اشارہ فرمايا كه سفر بيل توشه ساتھ لے جانا توكل كے منافى شيں ہے۔

لینی سفر میں جاتے وقت اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان ہمراہ لے لیا کرو' تاکہ کسی کے سامنے وست سوال دراز نہ کرنا پڑے۔ یمی بمترین توشہ ہے جس کے ذریعہ لوگوں سے مائلنے سے نیج جاؤ گے اور تقوی حاصل ہو سکے گا۔

(۲۹۷۹) ہم سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا' انہوں نے کہاہم سے
ابو اسامہ نے بیان کیا' ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد
نے خبردی' نیز مجھ سے فاطمہ نے بھی بیان کیا' اور ان سے اساء بنت
الی بکر رضی اللہ عنما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے مدینہ کی ہجرت کا ارادہ کیا' تو میں نے (والد ماجد حضرت) ابو بکر
بڑا تھ کے گھر آپ کے لئے سفر کا ناشتہ تیار کیا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ
جب آپ کے ناشتے اور پانی کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی' تو میں
نے ابو بکر بڑا تھ سے کہا کہ بجز میرے کمر بند کے اور کوئی چیز اسے
باندھنے کے لئے نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اسی کے دو
باندھنے کے لئے نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اسی کے دو
باندھنے کے لئے نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اسی کے دو
باندھنے کے لئے نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اسی کے دو
باندھنے کے لئے نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اسی کے دو
باندھ دینا اور دو سرے سے پانی' چنانچہ
باند کے ایسانی کیا' اور اسی وجہ سے میرانام ''ذات النظاقین'' (دو کم

ر معرت ابو بكر صديق بوالله مي صاجزادى كانام اساء رفي الله اسباء ميه عبدالله بن زير بي الله مي دالده مي من اسلام المين اس وقت تك صرف سره آدميول في اسلام قبول كيا تقاء بيه حضرت عائش سے دس برس برى تقيس اپن **(386)** 

صاجزادے حضرت عبداللہ بن زبیر کی شمادت کے بعد ۲۵ میں بعمر ایک سو سال آپ نے مکہ ہی میں انقال فرمایا۔ باب کا مطلب یوں ثابت ہوا کہ آپ کے لئے اس نیک خاتون نے ججرت کے سفر کے وقت ناشتہ تیار کیا۔ اس سے ہر سفر میں خواہ حج کا سفر ہو یا جماد کا راشن ساتھ لے جانے کا اثبات ہوا۔ خاص طور پر فوجوں کے لئے راش کا پورا انظام کرنا ہرمتدن حکومت کے لئے ضروری ہے۔ • ٢٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ( ۲۹۸ ) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ أَخْبَرَنِي دی' ان سے عمرونے بیان کیا' کہا مجھ کو عطاء نے خبردی' انہوں نے عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرٌ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللَّهُ جابر بن عبدالله جی اللہ سنا آپ نے بیان کیا کہ ہم لوگ نی کریم عَنْهُمَا قَالَ: ((كُنَّا نَتَزَوُّدُ لُحُومَ الأَضَاحِيُ سائلیا کے زمانہ میں قرمانی کا گوشت (بطور توشہ) مدینہ لے جایا کرتے عَلَى عَهْدِ النِّينُ ﴿ إِلَى الْمَدِيْنَةُ)). [راجع: ١٩٧٩]

تھے۔ (پیے لے جانا بطور توشہ ہوا کر تا تھا۔ اس سے آپ کامطلب ثابت 361)

(۲۹۸۱) ہم سے محر بن شی نے بیان کیا کما ہم سے عبدالوہاب نے بیان کیا کما کہ مجھے بشرین سار نے خروی اور انہیں سوید بن نعمان نے خردی کہ خیبری جنگ کے موقع پروہ نبی کریم ملی ایم کے ساتھ گئے تے۔ جب لشكر مقام صهباء ربي بنچاجو خيبر كانشيى علاقہ ب تو لوگول نے عصر کی نماز پڑھی اور نبی کریم الٹھایا نے کھانا منگوایا۔ آنخضرت الٹھایا کے پاس ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی اور ہم نے وہی ستو کھایا اور پیا۔ اس کے بعد نبی کریم سٹھیا کھڑے ہوئے اور آپ نے کلی ک ہم نے بھی کلی کی اور نماز پڑھی۔

(به ستوبطور راش رکھاگیاتھا۔ اس سے ترجمۃ الباب ثابت ہوا) (۲۹۸۲) ہم سے بشرین مرحوم نے بیان کیا کما ہم سے حاتم بن اساعیل نے بیان کیا' ان سے بزید بن الی عبید نے اور ان سے سلمہ والله نے بیان کیا کہ جب لوگوں کے پاس زاد راہ ختم ہونے لگا تو ہی كريم النيام كي خدمت مين لوك اين اونث ذريح كرف كي اجازت لينے حاضر ہوئے۔ آپ نے اجازت دے دی۔ اتنے میں حضرت عمر ر بنا الله سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اس اجازت کی اطلاع انہیں بھی ان لوگوں نے دی۔ عمر ہوالٹنہ نے من کر کہا'ان اونٹوں کے بعد پھر تمہارے یاس باقی کیارہ جائے گا (کیونکہ انہیں پر سوار ہو کراتنی دور دراز کی مافت بھی تو طے کرنی تھی) اس کے بعد عمر منافذ نبی کریم ماٹھایا کی ٢٩٨١ - حَدُّثُنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى قَالَ حَدُّثَنَا عَبدُ الْوَهَابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيرُ بْنُ يَسَارِ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ ((أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ عَلَمْ خَيْبَرَ، حَتَّى إذ كَانُوا بالصَّهْبَاء - وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ -فَصَلُوا الْعَصْرَ، فَدَعَا النَّبِيُّ إِلَّنَا بِالْأَطْعِمَةِ، فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ ﴿ إِلَّا بِسَوِيْقٍ، فَلَكُنَّا، فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ اللَّهِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا)). [راجع: ٢٠٩]

٢٩٨٢ - حَدَّثَنَا بشْرُ بْنُ مَرْخُوم قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا، فَأَتَوا النَّبيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْر إبلهم، فَأَذِنْ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخَبرُوهُ، فَقَالَ : مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إبلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عُمَرُ علَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَّسُولَ اللهِ، مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إبلِهمْ؟ قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَصْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَدَعَا وَبَرُكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بَأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَشَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إلاَّ اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ)).

[راجع: ۲٤۸٤]

خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کیا رسول اللہ! لوگ اگر اپنے اونٹ بھی ذرئے کر دیں گے۔ تو پھراس کے بعد ان کے پاس باتی کیا رہ جائے گا؟ آپ نے فرمایا پھر لوگوں میں اعلان کر دو کہ (اونٹوں کو ذرئ کرنے کے بجائے) اپنا بچا کھیا توشہ لے کریمال آ جائیں۔ (سب لوگوں نے جو پچھ بھی ان کے پاس کھانے کی چیز باتی نچا گئی تھی ان کے باس کھانے کی چیز باتی نچا گئی تھی آ تخضرت ساتھ آپ کے سامنے لا کر رکھ دی) آپ نے دعا فرمائی اور اس میں برکت ہوئی۔ پھر سب کو ان کے بر تنوں کے ساتھ آپ نے بلایا۔ میں برکت ہوئی۔ پھر سب کو ان کے بر تنوں کے ساتھ آپ نے بلایا۔ تو رسول اللہ طائی اور اس میں سے لیا۔ اور جب سب لوگ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ طائی ہے نے فرمایا کہ میں گوائی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

تی بیر معجزہ دیکھ کر خود آپ نے اپنی رسالت پر گواہی دی' معجزہ اللہ پاک کی طرف ہے ہوتا ہے جے وہ اپنے رسولوں کی است کے معجزہ دیکھ کر خود آپ نے ان کے ہاتھوں ہے دکھلایا کرتا ہے۔ حضرت عمر بٹاٹھ نے یہ اس لئے فرمایا کہ اونٹ تمام ذرج کر دیے جاتے تو پھر فوجی مسلمان سواری کس پر کرتے اور سارا سفر پیدل کرنا ہے حد مشکل تھا۔ یہ مشورہ صحیح تھا اس لئے آنخضرت سٹائیا کے اسے قبول فرمایا اور بعد میں سارے فوجیوں کے راش کو جو ہاتی رہ گیا تھا آپ نے اکٹھا کرا کر برکت کی دعا فرمائی اور اللہ نے اس میں اتی برکت دی کہ سارے فوجیوں کو کافی ہوگیا۔

معجزے کا وجود برحق ہے۔ گریہ اللہ کی مرضی پر ہے وہ جب چاہے اپنے مقبول بندوں کے ہاتھوں سے دکھلائے۔ خود رسولوں کو اپنے طور پر اس میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ ﴿ ذالک فضل الله يؤتيه من يشاء ﴾

اس صدیث کے تحت حافظ ابن جج فراتے ہیں وفی الحدیث حسن خلق رسول الله صلی الله علیه و سلم واجابته الی ما بلتمس منه اصحابه واجرائهم علی العادة البشریة فی الاحتیاج الی الزاد فی السفر ومنقبة ظاهرة لعمر دالة علی قوة یقینه باجابة دعاء رسول الله صلی الله علیه و سلم وعلی حسن نظره للمسلمین علی انه لیس فی اجابة النبی صلی الله علیه و سلم لهم علیے نحرابلهم ما ینحتم انهم یبقون الله علیه و سلم وعلی حسن نظره للمسلمین علی انه لیس فی اجابة النبی صلی الله علیه و سلم لهم علی نحرابلهم ما ینحتم انهم یبقون بلاظهر لاحتمال ان یبعث الله لهم ما یحملهم من غنیمة و نحوها لکن اجاب عمر الی ما اشار به لتعجیل المعجزة بالبرکة التی حصلت فی الطعام وقد وقع لعمر شبیه بهذه القصة فی الماء و ذلک فیما اخرجه ابن ابی خزیمة وغیره وستاتی الاشارة الیه فی علامات النبوة الخ رفتح البادی الین اس صدیث سے آخضرت طرفیج کے اظافی فاضلہ پر روشی پڑتی ہے اور اس پر بھی کہ آپ صحابہ کرام کے کی بھی بارے میں التماں کرنے پر فوراً توجہ فرماتے اور سفریس توشہ راش وغیرہ حاجات انسانی کا ان کے لئے پورا پورا خیال رکھتے تھے۔ اس سے معرب حضرت عمربی تھی نظر تھی۔ وہ جانے تھے کہ آخضرت ساتھ الله کے دو اونوں کو ذریح کرنے کا مشورہ دیا ہے یہ اس احتمال پر ہے کہ ان کو ذریح کرنے کا مشورہ دیا ہے یہ اس احتمال پر ہے کہ ان کو ذریح کرنے کا مشورہ دیا ہے یہ اس احتمال پر ہے کہ ان کو ذریح کرنے کا مشورہ دیا ہے یہ اس احتمال پر ہے کہ ان کو ذریح کرنے کی نوبت ہی کہ ان کو ذریح کرنے کی دوبت ہی اند پاک کے اخت فرمائی تاکہ بطور مجرہ کھانے میں برکت حاصل ہو اور اونوں کو ذریح کرنے کی نوبت ہی آخیفرت منظ ہے۔ ایک وفعہ بانی کے قصہ میں بھی حضرت عمر کو اس کے مشابہ معالمہ بیش آیا تظام کرا ہی دے گا۔ لیکن حضرت عمر کو میں اس کو اس کو دری کرنے کی نوبت ہی تو اس کو دری کرنے کی دوب ہی ان کے قصہ میں بھی حضرت عمر کو اس کے مشابہ معالمہ بیش آیا تھا۔ جس کا اشارہ علامات النبوۃ میں آئے گا۔ نیک دو قبل کے دو میں اس کو دری کرنے کی دوب ہی ان کے گا۔

بعض فقهاء نے اس مدیث سے استنباط کیا ہے کہ گرانی کے وقت امام لوگوں کے فالتو غلمہ کے ذخیروں کو باذار میں فروخت کے لئے حكماً فكلوا سكتا ہے۔ اس لئے كد لوگوں كے لئے اى مين خير ب ندك غلد كے يوشيده ركھنے ميں۔

## ٤ ٢ ٧ - بَابُ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ

٣٩٨٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفضل قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَام عَنْ وَهَبِ بْن كَيْسَانَ عَنْ جَابِر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلاَثُمِانَةِ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا، فَفَنَى زَادُنَا، حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ منًا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْم تَمْرَةً. قَالَ رَجُلّ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، وَأَيْنَ كَانتِ النُّمْرَةُ تَقَعْ مِنَ الرُّجُل؟ قَالَ: لَقَدْ وَجدْنا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدُنَاهَا، حَتَّى أَتَيْنَا الْبَحْرَ، فَإِذَا حُوتٌ قَدُ قَذَفَهُ البحرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَـمَانِيَةً عَشَر يَومًا مَا أَخْبَيْنَا)). [راجع: ٢٤٨٣]

## باب توشه این كندهول يرلاد كرخود لے جانا

سفر میں خاص طور پر جماد کے سفر میں ہر سپاہی بقدر ضرورت راشن اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مصنف نے اس کا جواز اجبت فرمایا ہے۔ (۲۹۸۳) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا ، کما ہم کو عبدہ نے خبر دی انہیں ہشام نے انہیں وہب بن کیسان نے اور ان سے جابر رضی الله عند نے بیان کیا کہ ہم (ایک غزوہ پر) نکلے۔ ہماری تعداد تین سو تھی' ہم اپنا راش اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔ آخر ہمارا توشه جب (تقریبا) ختم ہو گیا' توایک محف کو روزانہ صرف ایک تھجور کھانے کو ملنے گی۔ ایک شاگردنے بوچھا'اے ابو عبداللد! (جابر بواٹر) ایک تھجورے بھلاایک آدمی کاکیا بنآ ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی قدر ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب ایک تھجور بھی باقی نہیں رہ گی تھی۔ اس کے بعد ہم دریا پر آئے تو ایک ایس مچھلی ملی جے دریا نے باہر پھینک دیا تھا۔ اور ہم اٹھارہ دن تک خوب جی بھر کراس کو

النا وایل مجلی ہوگی جو بعض دفعہ ای فٹ سے سوفٹ تک طویل ہوتی ہے اور جو آیات النی میں سے ایک عجیب مخلوق میں ہے۔ اللہ کی طرف سے تائید غیبی تھی۔ یہ رجب ۸ھ کا واقعہ ہے۔ باب كامطلب يول البت مواكدية تين سو مجابدين ابنا ابنا راش ايخ ايخ كندهول ير الممائ موسة تقد وه زماند بهي الي تنكيول كاتمادند آج جیسا کہ ہر قتم کی سمولتیں میسر ہو گئی ہیں پھر بھی بعض مواقع پر سابتی کو اپنا راش خود اٹھانا پڑ جاتا ہے۔

١٢٥ - بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ

٢٩٨٤ - حَدُّثْنَا عَمْرُو بْنُ عَلِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِم قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَالُ بْنُ الأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَناً ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةً عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ((أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٌّ وَعُمْرَةٍ، وَلَمْ أَذِدْ عَلَى الْحَجِّ؟ فَقَالَ لَهَا:

باب عورت کااپنے بھائی کے بیچھے ایک ہی اونٹ پر سوار مونا(اس بارے میں سفرجهاد کو بھی سفر جج پر قیاس کیا گیاہے)

(۲۹۸۴) ہم سے عرو بن علی نے بیان کیا کما ہم سے ابد عاصم نے بیان کیا 'کہا ہم سے عثان بن اسود نے بیان کیا 'کہا ہم سے ابن ائی ملیکہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رہی نے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول الله! آب کے اصحاب حج اور عمرہ دونوں کرکے واپس جارہے ہیں اور میں صرف حج کرپائی ہوں۔ اس پر آخضرت النظام نے فرمایا کہ پھر جاؤ (عمرہ کر آؤ) عبدالرحمٰن بن ﷺ (عائشہ کے بھائی) تہیں این

((اذْهَبِي وَلْيُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ )). فَأَمْرَ عَبْدَ الرَّحْمَٰنِ أَنْ يُعمِرَهَا مِنَ التُّنْعِيْمِ. فَانْتَظَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَأَعْلَى مَكَّةً حَتَّى جاءت)). [راحه: ۲۹٤]

٧٩٨٥ - حدَّثَنيْ عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرُو بْن دِيْنَار عَنْ عَمْرُو بْن أَوْس عَنْ عَبْدِ الرَّحْنَمَن بْن أَبِي بَكُر الصَّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَمَرَنِي النُّبِيُّ عَلَيْهُ أَنْ أَرُدُفَ عَائِشَةً وَأَعْمِرَهَا مِنَ التُّنْعِيْم)). [راجع: ١٧٨٤]

موا- بهلی حدیث میں مزید تفصیل بھی مذکور موئی-١٢٦ – بابُ الإرْتِدَافِ فِي الْغَزْو

وَالْحَجِّ

٢٩٨٦ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوِهَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنْتُ رَدِيْفَ أَبِي طَلْحَةَ، وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بهمَا جَمِيْعًا: الْحَجّ، وَالْعُمْرَةِ). [راجع: ١٠٨٩]

١٢٧ – بَابُ الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَار ٧٩٨٧ - حَدُّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدُّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْن يَزِيْدَ عَن ابن شِهَابِ عَنْ عُرُوَةً عَنْ أُسَامَةً بْنَ زَيْدٍ رضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارِ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ

سواری کے پیچیے بٹھالیں گے۔ چنانچہ آپ نے عبدالرحمٰن بڑاٹھ کو تھم دیا کہ نعیم سے (احرام باندھ کر) عائشہ کو عمره کرا لائیں۔ رسول اللہ ما الله الله الله على على مله ك بالائى علاقه يران كا انتظار كياد يمال تک که وه آگئی.

(۲۹۸۵) مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کما ہم سے ابن عیبید نے بیان کیا' ان سے عمرو بن دیتار نے' ان سے عمرو بن اوس نے اور ان سے عبدالرحل بن ائی برصدیق رضی الله عنمانے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم ملٹھایا نے حکم دیا تھا کہ اپنی سواری پر اپنے پیچھے حضرت عائشہ بن الله علم كرلے جاؤل اور تعيم سے (احرام باندھ كر) انسيل عمره كرالاؤل.

اس موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن الي بكر في اپني محترمه بمن حضرت عائشة كوسواري پر پيچه بشهايا۔ اس سے باب كا مقصد ابت

## باب جہاداور جج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک سواری پر

(۲۹۸۲) ہم سے قتیب بن سعید نے بیان کیا کما ہم سے عبدالوہاب نے بیان کیا 'کہا ہم سے ابوب نے بیان کیا' ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بڑاٹھ نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ بڑاٹھ کی سواری پران کے پیچیے بیٹھا ہوا تھا۔ تمام صحابہ رقج اور عمرہ دونوں ہی کے لئے ایک ساتھ لبک کمہ رہے تھے۔

### باب ایک گدھے یر دو آدمیوں کاسوار ہونا

(۲۹۸۷) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کما ہم سے ابو صفوان نے بیان کیا'ان سے بونس بن بزید نے 'ان سے ابن شماب نے 'ان سے عروہ نے 'ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنمانے کہ رسول کریم صلی الله علیه و سلم ایک گدھے پر اس کی پالان رکھ کر سوار ہوئے۔ جس پر ایک چادر بچھی ہوئی تھی اور اسامہ کو آپ نے اپنے بیچھے بٹھا ركھاتھا۔

قَطِيْفَةٌ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ)).

[أطرافه في: ٥٦٦٦، ٥٦٦٣، ٥٩٦٤،

. | 7 4 . 7

معلوم ہوا کہ ایک گدھے پر دو آدمی سوار ہو سکتے ہیں' بشرطیکہ وہ طاقتور ہو لفظ اکاف گدھے کے پالان کے لئے ای طرح مستعمل

(۲۹۸۸) ہم سے یکیٰ بن بکیرنے بیان کیا کما ہم سے لیث بن سعدنے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا' انہیں نافع نے خبردی اور انہیں عبداللد بن عمر الله الله عن كد فتح مك ك موقع ير رسول كريم اللها مك کے بلائی علاقے سے اپنی سواری پر تشریف لائے۔ اسامہ بناٹھ کو آپ نے اپنی سواری پر پیھیے بٹھا دیا تھا اور آپ کے ساتھ بلال انجمی تھے اور عثان بن طلحہ بھی جو کعبہ کے کلید بردار تھے۔ آنخضرت ملٹایم نے مسجد الحرام میں اپنی سواری بٹھادی اور عثمان سے کما کہ بیت اللہ الحرام کی تمنى لائيں۔ انہوں نے كعبه كا دروازه كھول ديا اور رسول كريم ملتي ليام اندر داخل ہو گئے۔ آپ کے ساتھ اسامہ ' بلال اور عثان رہی تھی تھے۔ آپ کافی دیر تک اندر ٹھرے رہے۔ اور جب باہر تشریف لائے تو صحابہ نے (اندر جانے کیلئے) ایک دوسرے سے آگے ہونے کی کوشش کی سب سے پہلے اندر داخل ہونے والے عبداللہ بن عمر میں تھے۔ انہوں نے بلال اور وروازے کے پیچھے کھڑا پایا اور ان سے یوچھاکہ آنخضرت النہا نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جمال آنخضرت ملٹھیا نے نماز بڑھی تھی۔ حضرت عبدالله بن عمر بن الله الله على الله على الله عبد يوجها ياد نسيس رماك آنخضرت الله الماليم في كتني ركعتيس يرهي تحييس-

ہے جس طرح گھوڑے کے لئے لفظ سرج مستعمل ہے۔ ۲۹۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَني نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((أَلُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَومَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بلاَلٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنْ ٱلْحَجَبَةِ حَتَّى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ سِمِفْتَاح الْبَيْتِ، فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلاَلٌ وَعُثْمَالٌ، فَمَكَثَ فِيْهَا نَهَارًا طَوِيْلاً، ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَوَجَدَ بلاَلاً ورَاءَ الْبَابَ قَائِماً فَسَأَلَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ فَأَشَارَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فيه. فَقَالَ عَبْدَا لله: فَنسيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كُمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ)).

[راجع: ٣٩٧]

رجمہ باب اس سے نکلا کہ رسول کریم ساڑی کے او نٹنی پر اپ پیچھے حضرت اسامہ بن زید بھی ہے کو بھی بٹھلا رکھا تھا۔ او نٹنی کی ایک جانور ہے جب اس پر دو آدمیوں کا سوار ہونا ثابت ہوا تو گدھے کو بھی اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ حضرت امام بخاری روائی اس حدیث کو کی جگہ لائے ہیں اور اس سے بہت سے مسائل کا اشتباط فرمایا ہے جیسا کہ اپ اپ مقام پر بیان ہوا ہے۔

میں آپ کے مجمقد مطلق ہونے کی اہم دلیل ہے اور یہ امرروز روشن کی طرح ثابت ہے کہ ایک مجمقد مطلق کے لئے جن شرائط کا ہونا ضروری ہے وہ سب آپ کی ذات گرامی میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ اللہ سارے مجمقدین کرام کو جزائے خیروے جنہوں نے خدمت اسلام کے لئے اپ کو کلیة وقف کر دیا تھا' رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ حدیث میں لفظ ہجبۃ حاجب کی جنع ہے جو دربان کے لئے بولا

جاتا ہے۔ کعبہ شریف کے کلید بردار اور دربان میں خاندان چلا آ رہا ہے۔

علاقہ بھوج کھے کے تاریخی دورہ از ۲۰ مکی تا ۸جون اےء کے دوران اس پارے کی صدیث ۲۹۴۸ اور ۲۹۸۸ تک تسوید و تسیف کی گئ اللہ یاک کی خدمت صدیث کو جملہ برادران شائقین بخاری شریف کے حق میں بطور صدقہ جاربہ فبول فرمائے آمین۔

۱۲۸ – بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالرِّكَابِ بِالْبِهِ رَكَابِ بَكُرُ كُرَكَى وَنَحْوهِ بَى مِدِ رَكِ

۲۹۸۹ – حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرُّزَاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرُّزَاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ هَنَّةُ ذَالَ سُلاَمَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَومٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ: عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَومٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ: يَعْدِلُ بَيْنَ الإِنْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلَيْهَا عَلَيْهَا – أَوْ يَرْفَعَ عَلَيْهَا عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا – أَوْ يَرْفَعَ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ – صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خَطُوهَا إِلَى الصَلاَةِ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خَطُوهَا إِلَى الصَلاَةِ صَدَقَةٌ، وَيُعِيْطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ)) ويُعِيْطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ))

باب جو رکاب پکڑ کر کسی کو سواری پر چڑھادے یا کچھالیں ہی مدد کرے 'اس کا ثواب

(۲۹۸۹) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرذاتی نے خبردی کہا ہم کو معر نے خبردی انہیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریہ دفتی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ساڑی کے فرمایا انسان کے ہرایک جو ٹرپر صدقہ لازم ہو تا ہے۔ ہردن جس میں سورج طلوع ہو تا ہے۔ پر اگر وہ انسانوں کے درمیان انصاف کرے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اور کسی کو سواری کے معاملے میں اگر مدد پنچائے اس طرح پر کہ اسے اس پر سوار کرائے یا اس کا سامان اٹھا کر رکھدے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اور ہرقدم جو نماذ کے لئے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور ہرقدم جو نماذ کے لئے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور اگر کوئی راستے ہے کسی تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا وے تو یہ بھی اور اگر کوئی راستے ہے کسی تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا وے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

چونکہ اس حدیث میں بذیل بیان صدقات کی انسان کی بہ سلسلہ سواری کوئی ممکن مدد کرنا بھی ذکور ہوا ہے اس لئے اس روایت کو اس باب کے ذیل میں لایا گیا۔ اس حدیث سے بیہ بھی ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ روزانہ اپنے ہر جو ڑکی سلامتی کے شکریہ میں پچھ نہ پچھ کار خیر ضرور کرتا رہے۔ لفظ سلامی آدمی کا ہر جو ڑاور انگل کے پور مراد ہیں۔ بعض نے کما کہ ہر جوف وار بڑی کو سلامی کما جاتا ہے واحد اور جمع کے لئے میں لفظ ہے۔ بعضوں نے اسے لفظ سلامیہ کی جمع کما ہے۔

باب مصحف یعنی لکھا ہوا قرآن شریف لے کردشمن کے ملک میں جانا منع ہے

د مثمن سے مراد وہ ملک ہے جس کی حکومت اسلامی حکومت سے اسلام کے خلاف برسر پیکار ہو جے دار الحرب کما جاتا ہے۔

اور محد بن بشرے ای طرح مردی ہے۔ وہ عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں ' وہ نافع سے وہ ابن عمر رہ اللہ سے اور وہ نبی کریم ملتی اسے اور عبیداللہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی نافع سے ' انہول نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اور خود نبی کریم ملتی کیا نے اپنے انہول نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اور خود نبی کریم ملتی کیا نے اپنے

١ ٢٩ - بَابُ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ إِلَى
 أَرْضِ الْعَدُوِّ

دعمن سے مراد وہ ملک ہے جس کی حکومت اسلا وَکَذَلِكَ يُرُوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﴿ وَتَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﴾ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ ﴾

وَأَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْقُوْآنَ.

صحابہ کے ساتھ دشمنوں کے علاقے میں سفر کیا' حالا نکہ وہ سب حضرات قرآن مجید کے عالم تھے۔

اس سے حضرت امام بخاریؒ کی بیہ غرض نہیں ہے کہ مصحف کا دشمن کے ملک میں لے جانا جائز ہے کیونکہ مصحف کی بات مستحف کی بات استدلال حضرت امام بخاریؒ کی بیت اور ہے اور حافظ قرآن کا دشمن کے ملک میں جانا تو کسی نے منع نہیں رکھا ہے۔ پس ایبا استدلال حضرت امام بخاریؒ کی بیہ ہے کہ باب کی حدیث میں جو قرآن کو لیکر دشمن کے ملک میں سفر کرنے میں منع کیا ہے اس سے مراد مسحف ہے بینی لکھا ہوا قرآن نہ وہ قرآن جو حافظوں کے سینے میں ہوتا ہے۔ (وحیدی)

آج دنیا کا کوئی ملک ایبا نہیں ہے جمال کسی نہ کسی صورت میں قرآن مجید نہ پہنچ چکا ہو اور یہ قرآن مجید کے لئے فتح مبین ہے جو .غذلہ تعالیٰ حاصل شدہ ہے۔

۲۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةً عَنْ
 مَالِكِ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
 رضي الله عنهما ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ا

و سنمن کے علاقوں میں قرآن پاک لے کر جانے ہے اس لئے روکا تاکہ اس کی بے حرمتی نہ ہو کیونکہ جنگ وغیرہ کے مواقع پر ہو

سکتا ہے کہ قرآن مجید و شمن کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اس کی توہین کریں۔ بعض وشمنان اسلام کی طرف ہے ایسے واقعات اب بھی

ہوتے رہتے ہیں۔ کہ اگر قرآن مجید ان کے ہاتھ لگ جائے تو وہ بے حرمتی میں کوئی کر نہیں چھوڑتے طالانکہ یہ حرکت اطاق و
شرافت ہے بہت ہی بعید ہے۔ جس کتاب کو دنیا کے کرو ژوں لوگ اپی فہ ہی مقدس کتاب مانتے ہیں اس کی اس طور بے حرمتی کرنا

گویا دنیا کے کرو ژوں انسانوں کا دل دکھانا ہے۔ ایسے گتاخ لوگ کی نہ کی شکل میں اپنی حرکت کی مرزا بھگنتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ
مشاہدہ ہے۔ اسلام کی پاکیزہ تعلیم ہی ہے کہ کی بھی آسانی فہ ہی کتاب کا احترام ضروری ہے جو اس کی حد کے اندر ہی ہونا چاہئے بشرطیکہ
وہ کتاب آسانی کتاب ہو۔

باب جنگ کے وقت نعرہ تکبیربلند کرنا

(۲۹۹۱) ہم سے عبداللہ بن محم مندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیبینہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیبینہ نے بیان کیا 'ان سے محم بن میں عیبینہ نے بیان کیا کہ صبح ہوئی تو نبی کریم سیرین نے اور ان سے انس بناٹھ نے بیان کیا کہ صبح ہوئی تو نبی کریم ساتھ اختیار نے دولے (یمودی) پھواوڑے اپنی گردنوں پر لئے ہوئے نکلے۔ جب آنخضرت ساتھ کو (معہ آپ کے انشکر کے ساتھ (آگئے) محمد انشکر کے ساتھ اور انشکار کے ساتھ اور انشکار کے ساتھ اور انشکار کے ساتھ اور انسکار کی ساتھ اور انسکار کے ساتھ اور انسکار کی ساتھ اور انسکار کے ساتھ اور کے ساتھ اور انسکار کے ساتھ اور انسکار کے ساتھ اور انسکار کے ساتھ اور کے ساتھ اور انسکار کے ساتھ اور انسکار کے ساتھ اور انسکار کے ساتھ اور انسک

• ١٣٠ - بَابُ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الْحَرْبِ حِدْدَ الْحَرْبِ حِدْدَ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ قَالَ حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدْثَنَا سُفْيَالُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَيُسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَبِّحَ النبييُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا مَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا بِالنَّمَسَاحِي على أَغْنَاقِهِمْ، فَلَمَّا رَأُوهُ فَالُوا: مُحمَد وَالْحَمِيْسُ، مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيْسُ، مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيْسُ فَلَجَوُوا إِلَى الْحَمْدِسُ. مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيْسُ فَلَجَوُوا إِلَى الْحَمْدِسُ. فَرَقُعْ النبي عَلَيْ يَدَيْهِ وَقَالَ: إِلَى الْحَمْدِسُ. فَرَقُعْ النبي عَلَيْ يَدَيْهِ وَقَالَ:

الله أَكْبُرُ، خَرِبَتْ خَيبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا وَأَصَبْنَا حُمْرًا فَطَبَحْنَاهَا، فَنَادَى مُنَادِي وَأَصَبْنَا حُمْرًا فَطَبَحْنَاهَا، فَنَادَى مُنَادِي النّبِيِّ اللهِ إِنَّ الله وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوم النّحُمْرِ فَأَكْفِئَتِ الْقُدُور بِمَا لِحُوم النّحُمْرِ فَأَكْفِئَتِ الْقُدُور بِمَا لِحُوم النّحُمْرِ فَأَكْفِئَتِ الْقُدُور بِمَا فِيْهَا)). تَابَعَهُ عَلِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ((رَفَعَ اللّهِ يَدَيْهِ)).

[راجع: ٣٧١]

اشائے اور نعرہ تحبیر بلند فرمایا 'ساتھ ہی ارشاد ہوا کہ خیبر تو تباہ ہو چکا۔
کہ جب کسی قوم کے آگن میں ہم اتر آتے ہیں تو ڈرائے ہوئے
لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔ اور انسٹ نے بیان کیا کہ ہم کو گدھے
مل گئے 'اور ہم نے انہیں ذرح کرکے پکانا شروع کر دیا تھا کہ نبی کریم
ملٹ گئے کے منادی نے یہ پکارا کہ اللہ اور اس کے رسول سٹ کیا تہیں
گدھے کے گوشت سے منع کرتے ہیں۔ چنانچہ ہانڈیوں میں جو کچھ تھا'
سب الٹ دیا گیا۔ اس روایت کی متابعت علی نے سفیان سے کی ہے

رسول کریم طالب این میرین داخل ہوتے وقت نعرہ تحبیر بلند فرمایا' اس سے باب کا مطلب ایت ہوا۔ ہر مناسب موقعہ پر است سیست شوکت اسلام کے اظہار کے لئے نعرہ تحبیر بلند کرنا اسلامی شعار ہے۔ مگر صد افسوس کہ آج کل کے بیشترنام نماد مسلمانوں نے اس پاک نعرہ کی اہمیت گھٹانے کے لئے "نعرہ رسالت یا رسول اللہ"۔ "نغرہ غوامیہ یا چنخ عبدالقادر جیلانی" جیسے شرکیہ نعرے ایجاد کر شرک و بدعت کا ایسا دروازہ کھول دیا ہے جو تعلیمات اسلام کے سراسر بر تکس ہے۔ اللہ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔

ایسے نعرے لگانا شرک کا ارتکاب کرنا ہے جن سے اللہ اور اس کے رسول مٹائیل اور اولیاء کی بھی نافرمانی ہوتی ہے۔ مگر مسلمان نما مشرکوں نے ان کو محبت رسول مٹائیل اور محبت اولیاء سے تعبیر کیا ہے جو سمراسر شیطانی دھوکا اور ان کے نفس امارہ کا فریب ہے۔

١٣١ - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْع

الصَّوتِ فِي التَّكْبيْر

٢٩٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَسْعِرِيِّ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنْهُ أَبِي مُوسَى الأَسْعِرِيِّ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ عَلَى، فَكُنَّا إِذَا أَشَرُفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَلْنَا وَكَبَّرْنَا، ارْتَفَعَتْ أَصُواتُنَا. فَقَالَ النبي عَلَيْنَا وَكَبَرْنَا، ارْتَفَعَتْ أَصُواتُنَا. فَقَالَ النبي عَلَيْنَا وَكَبَرْنَا، ارْتَفَعَتْ النَّسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنفُسِكُمْ، فَإِنْكُمْ لاَ تَدْعُونَ ارْبَعُوا عَلَى أَنفُسِكُمْ، فَإِنْكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ عَلَى أَنفُسِكُمْ، وَيَعَالَى جَدَّهُ)).

[أطرافه في: ۲۰۰۵، ۱۳۸۶، ۱۶۰۹، ۲۲۱۰، ۲۷۳۸].

باب بهت خلاكر تكبيركمنا

#### منعہ

(۲۹۹۲) ہم سے محد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیب نے بیان کیا کہا ہم سے محد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیب نے بیان کیا 'ان سے ابو عثمان نے 'ان سے ابو مول الله طفای کے ساتھ موٹ اشعری بخارت نے کہ ہم ایک سفر میں رسول الله اور الله اکبر کہتے ہو۔ جب ہم کسی وادی میں اترتے تو لا اله الا الله اور الله اکبر کہتے اور ہماری آواز بلند ہو جاتی اس لئے آخضرت مٹھائے انے فرمایا 'اب لوگو! پی جانوں پر رحم کھاؤ 'کیونکہ تم کسی ہمرے یا غائب خدا کو نہیں لوگو! پی جانوں پر رحم کھاؤ 'کیونکہ تم کسی ہمرے یا غائب خدا کو نہیں لیکار رہے ہو۔ وہ تو تہمارے ساتھ ہی ہے۔ بے شک وہ سننے والا اور تم بہت قریب ہے۔ برکوں والا ہے۔ اس کا نام اور اس کی عظمت بہت ہی ہوی۔۔۔

گراسلامی شان و شوکت کے اظهار کے لئے جنگ جہاد وغیرہ مواقع پر نعرہ تکبیر بلند کرنا یہ امر دیگر ہے جیساکہ پیچے ذکور ہوا۔ روایت میں اللہ کے ساتھ ہونے سے مرادیہ ہے کہ وہ ہروقت تہماری ہربلند اور آہستہ آواز کو سنتا ہے اور تم کو ہروقت وہ دیکھ رہا ہے۔ وہ اپنی ذات والا صفات سے عرش مظیم پر مستوی ہے۔ گراہے علم اور سمع کے لحاظ سے ہرانسان کے ساتھ ہے۔

باب کسی نشیب کی جگه میں اترتے وقت سجان الله کهنا

(۲۹۹۳) ہم سے محمہ بن یوسف نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عبید نے بیان کیا ان سے سالم بن عبید الرحمٰن نے ان سے سالم بن ابی المجعد نے ایان کیا کہ جب ہم اللہ بی بیٹ اور ان سے جابر بن عبداللہ بی بیٹ اور جب (کمی نشیب میں) اللہ کتے تھے۔ اللہ اکبر کتے اور جب (کمی نشیب میں) ارتے تو سجان اللہ کتے تھے۔

١٣٢ - بَابُ النُّسْبِيْحِ إِذَا هَبَطُ

وَادِيَا

۲۹۹۳ – حَدْثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدْثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَينِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْحَقْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا قَالَ : جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ : ((كُنَا إِذَا صَعِدْنَا كَبُرنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبْحَنَا)).[طرفه في : ۲۹۹٤].

کوئی بھی سنر ہو ' راہتے میں نشیب و فراز اکثر آتے ہی رہتے ہیں۔ اندا اس ہدایت پاک کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ یہال سفر جہاد کے لئے اس امر کا مشروع ہونا مقصود ہے۔

١٣٣- بَابُ التَّكْبِيْرِ إِذَا عَلاَ شَرَفًا كَالَ شَرَفًا كَالَ سَرَفًا كَالَ ٢٩٩٤- حَدُّثَنَا مُحَمَّدُ بَنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدُّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَينِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَينِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَينِ عَنْ شُعْبَةً عَنْ خُصِينِ الله عَنْهُ قَالَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ ((كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبُرْنَا، وَإِذَا تَصَوْبُنَا سَبْحْنَا)). [راجع: ٢٩٩٣]

٢٩٩٥ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي
 عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ
 كَيْسَانُ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ

## باب جب بلندى يرجره عن والله اكبركمنا

(۲۹۹۳) ہم سے محد بن بشار نے بیان کیا' انہوں نے کما ہم سے ابن عدی نے بیان کیا' ان سے حصین نے ' ان عدی نے بیان کیا' ان سے حصین نے ' ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عند نے بیان کیا کہ جب ہم باندی پر چڑھے تو اللہ اکبر کتے اور نشیب میں اتر تے تو سجان اللہ کتے بین میں تھے۔

(۲۹۹۵) جم سے عبداللہ بن بوسف نے بیان کیا کما کہ جھے سے عبداللہ بن ابی سلمہ نے بیان کیا ان سے صالح بن کیمان نے ان سے سالم بن عبداللہ ن عربی اللہ نے بیان کیا

کہ جب نبی کریم المنظیم جیاعموہ سے واپس ہوتے جمال تک میں سمحمتا موں یوں کماجب آپ جمادے لوشخ اوجب بھی آپ کسی بلندی یر

خ صے یا انشیب سے) کنکریلے میدان میں آتے تو تین مرتبہ الله اکبر

کتے۔ پھر فرماتے 'اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے۔ اس کا

کوئی شریک نمیں۔ ملک اس کاہے اور تمام تعریفیں ای کے لئے ہیں

اور وہ برکام پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم واپس ہو رہے ہیں توبہ كرتے

ہوئے 'عبادت کرتے ہوئے۔ اپنے رب کی بارگاہ میں عجدہ ریز ہوتے

اور اس کی حمد پڑھتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سے کر دکھایا اور اپ

بندے کی مدد کی اور تنما (کفارکی) تمام جماعتوں کو شکست وے دی۔

صالح نے کہا کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا کیا عبداللہ بن عمر

بى الله نيس كما تعالى الله نيس كما تعالى النون في بتايا

اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

[راجع: ١٧٩٧]

((كَانُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجُّ أُو الْعُمْرَةِ - وَلاَ أَعْلَمُهُ إلاَّ قَالَ: الْغَزْوِ -يَقُولُ كُلُّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبُّرَ ثَلاَثًا ثُمُّ قَالَ: ((لا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْـمُلْكُ وَلَهُ الْـحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْء قَدِيْرٌ)). آيبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. صَدَقَ ا اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ)). قَالَ صَالِحٌ : فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللهِ، إِنْ شَاءَ اللهُ؟ قَالَ: لاَ)).

رسول كريم منتية ين عد فدكوره من صدق الله وعده الن ك الفاظ غزوه خنرق ك موقع ير ارشاد فرمائ تن اور مجة الوداع ب والیسی پر بھی جب کہ اسلام کو فتح کال ہو چکی تھی اب بھی ان پاک ایام کی یاد تازہ کرنے کے لئے ان جملہ کلمات طیبات کو ایسے مبارک مواقع پر برھا جا سکتا ہے۔ لفظ مبارک ان شاء الله کا تعلق مستقبل کے ساتھ ہے نہ کہ ماضی کے ای لئے اس موقع پر جو ماضی سے متعلق تما حضرت عبدالله بن عمر في الله الله نبيل كما

که نهیں۔

## باب مسافر کواس عبادت کاجو وه گھرمیں ره کر کیا کر تا تھا ثواب ملنا(گووه سفرمین نه کرسکے)

(٢٩٩٧) ہم سے مطربن فضل نے بیان کیا انہوں نے کما ہم سے بزید بن ہارون نے بیان کیا انہوں نے کما ہم سے عوام بن حوشب نے بیان کیا' انہوں نے کما ہم سے ابراہیم ابو اساعیل سلسکی نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ میں نے ابو بردہ بن الی موسیٰ سے سنا وہ اور بزید بن الى كبشه ايك سفريس ساته تص اوريزيد سفرى حالت يس بهى روزه رکھا کرتے تھے۔ ابو بردہ نے کما کہ میں نے (اینے والد) ابو موی اشعری رضی الله عند سے باربانا۔ وہ کما کرتے تھے کہ نبی کریم ساتھا نے فرمایا کہ جب بندہ بار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے لئے ان تمام عبادات کا ثواب لکھا جاتا ہے جنہیں اقامت یا صحت کے وقت میے ١٣٤ - بَابُ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِر مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الإِقَامَةِ

٢٩٩٦ - حَدَّثَنَا مَطْرُ ابْنُ الْفَصْل قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ أَبُو إِسْمَاعِيْلَ السُّكْسِكِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُوْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيْدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيْدُ يَصُومُ فِي السُّفَرِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةً: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا يَقُولُ: ((قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إذًا مَرضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ

كاكرتاتها.

مُقِيمًا صَحِيحًا)).

آبیج مرا باب میں مسافر سے سفر جواد کا مسافر مراد ہے۔ اس کے بعد ہر نیک سفر کا مسافر جس سے مجبوری کی وجہ سے بہت سے اللہ اللہ اللہ سافہ نافلہ نوا فل ورد و فلائف نماز تہد و غیرہ ترک ہو جاتی ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ ایسے مسافر کے لئے ان جملہ اعمال صالحہ نافلہ کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ جو وہ حالت حضر میں کرتا رہتا تھا اور اب حالت سفر میں وہ عمل ار سے ترک ہو گئے۔ مسلمان مریض کے لئے بھی بہتے کا میں تھم ہے۔ یہ اللہ کا محض فضل ہے کہ سفرو حضر ہر جگہ مجھ ناچیز کا عمل تحدید بخاری شریف جاری رہتا ہوں۔ اللہ تبول کرے اور خلوص عطا کرے آئین۔

## ١٣٥ - بَابُ السَّيْرِ وَحْدَهُ

٣٩٩٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدُّثَنَا الْحُمَيْدِيُ قَالَ حَدُّثَنَا الْمُعَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِر اللهِ يَانَ عَلَدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما يَقُولُ: نَدَب النبيُّ عَلَيْ النَّاسَ يَومَ الْحَخَدُق فَانْتَدَب الزَّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَب النبيُّ عَلَيْ النَّاسَ يَومَ الْخَذَدق فَانْتَدَب الزَّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَب الزَّبَيْرُ. قَالَ الزَّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَب الزَّبَيْرُ. قَالَ النبي عَلَيْ فَي حَوَارِيًا وَحَوَارِي النبي عَوارِيًا وَحَوَارِي الزَّبِيرُ). قَالَ النبي عَوارِيًا وَحَوَارِي النَّاصِرُ.

[راجع: ٢٨٤٦]

( ۲۹۹۷) ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے مفیان بن عیبینہ نے کہ کہا کہ ہم سے محمد بن مشکد ر نے بیان کیا کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ جم سے محمد بن مشکد ر نے بیان کیا کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ جہات سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم سلی پیلے کا کہ میں خاضر ہوں۔ پھر آپ نے صحابہ کو پکارا' تو زبیر بڑا تھ نے اس مسلط کہا کہ میں حاضر ہوں۔ پھر آپ نے صحابہ کو پکارا' اور اس مرتبہ بھی زبیر نے اپنے کو پیش کیا' آپ نے پھر پکارا اور پھر زبیر نے اپنے کو پیش کیا' آپ نے بھر پکارا اور پھر زبیر نے اپنے کو پیش کیا' رسول اللہ سلی پیش کیا' مرنبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری ذبیر ہیں۔ سفیان نے کہا کہ حواری کے معنی معاون مدد گار کے ہیں (یا وفادار محرم راز کو حواری کہا گیا ہے)

باب الجيلے سفر كرنا

بعضوں نے کما حضرت عیلی کے مانے والوں کو حواری اس وجہ سے کتنے کہ وہ سفید پوشاک پینتے تھے۔ قادہ نے کما حواری کسیک سیسیک دھرت زیبراکیلے کافروں کی خبرلانے گئے۔ یہ جنگ خندق سے متعلق ہے جے جنگ احزاب بھی کما گیا ہے۔ سورہ احزاب میں اس کی پچھے

تَصْلِات مُدُور بِين اور كَابِ المُعَادَى بِمِن وَكُر آئے گا۔

2998 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَاصِمْ بْنُ مُحمَّدِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ
ابْن عُمر رضي الله عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَىٰ
ح حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ
محمَّدِ بنِ ريد بنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
محمَّدِ بنِ ريد بنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
أَبِيْهُ عَن ابن عُمرَ عن النَّبِيِّ فِي لِللَّا لَوْ يَعْلَمُ
النَّاسَ ما فِي الْوحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ
راكِبْ بليْل واجدِ.

(۲۹۹۸) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عمر بیان کیا کہا ہم سے بین کیا کہا ہم سے بین محمد بن دو سری سند) ہم سے ابو تعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر شریق نے کہ نبی کریم ساتھ نے نے اور ان سے عبداللہ بن عمر شریق نے کہ نبی کریم ساتھ نے نے اور ان سے عبداللہ بن عمر شریق نے کہ نبی کریم ساتھ نے نے اور ان سے عبداللہ بن عمر شریق نے کہ نبی کریم ساتھ نے کہ نبی کریم ساتھ اس فرمایا جتنا میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو بھی اکیلا سفر نہ کرتا۔

اکثر علاء نے اکیے سفر کرنے کو مکردہ رکھا ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ اکیلا مسافر شیطان ہے' اور دو دو شیطان ہیں اور تین جماعت ہیں۔ امام بخاری کی غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جیسے جاسوی وغیرہ کے لئے اکیلے سفر کرنا درست ہے۔ بعضوں نے کما اگر راہ میں کچھ ڈر نہ ہو تو اکیلے سفر کرنے میں کوئی قباحت نہیں اور ممافعت کی حدیث اس پر محمول ہے جب ڈر ہو۔ (وحیدی) آج کل ریل موٹر ہوائی جماز کے سفر بھی اگر بصورت جماعت ہی کئے جائیں تو اس کے بہت سے فوائد ہیں جو تنمائی کی حالت میں نہیں ہیں۔ سفر میں اکیلے ہونافی الواقع بے حد تکلیف کا موجب ہے خواہ وہ سفر ریل 'موٹر' ہوائی جماز کا بھی کیوں نہ ہو۔

### باب سفرمین تیز چلنا

ابو حمید نے بیان کیا کہ نبی کریم ماڑی انے فرمایا میں مدینہ جلدی پنچنا چاہتا ہوں' اس لئے اگر کوئی مخص میرے ساتھ جلدی چلنا چاہے تو طلم۔

مقصد باب بیہ ہے کہ کسی خاص ضرورت کے تحت سفر جمادیا سفر حج یا عام سفر میں ساتھیوں سے کمہ کر تیزی کے ساتھ سفر کرنا اور ساتھیوں ہے آگے چلنامعیوب نہیں ہے۔

٣٩٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدُثَنَا يَحْيَى عَنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدُّثَنَا يَحْيَى عَنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سُنِلَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - كَانْ يَحْيَى يَقُولُ: وَأَنَا أَسْمَعُ، فَسَقَطَ عَنِي - عَنْ مَسِيْرِ النّبِيِّ فَي حَجَّةٍ عَنْ مَسِيْرِ النّبِيِّ فَي حَجَّةٍ الْوَدَاعِ قَالَ: فَكَانْ يَسِيْرِ الْعَقَوِ. فَإِذَا وَجَدَ فَجُورَةَ نَصَّ. والنّصُ فَوقَ الْعَنَقِ)).

١٣٦ - بَابُ السُّرْعَةِ فِي السَّيْرِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِي ﴿ (إِنِّي

مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجُّلَ

مَعِيَ فَلْيَعَتجُلَ)).

[راجع: ١٦٦٦]

(۲۹۹۹) ہم ہے محدین شی نے بیان کیا کہ ہم ہے کی بن سعید قطان نے بیان کیا انہیں ان کے والد نے خبر دی بیان کیا انہیں ان کے والد نے خبر دی انہوں نے بیان کیا کہ اسلمہ بن ذید بی شاہ ہے کہ می می می کریم می انہا ہے می کریم کی کہ کریم می کریم کی کہ کریم کی کہ کریم کی کہ کا تھا کہ میں من رہا تھا) کس چال پر چلتے کہ کی نے کہا عروہ نے یہ بھی کہا تھا کہ میں من رہا تھا) کین میں اس کا کہنا بھول گیا۔ غرض اسلمہ بڑا تھے نے کہا آپ ذرا تیز چوع جب فراخ جگہ پاتے تو سواری کو دوڑا دیتے۔ نص اون کی چال جو منت سے تیز ہوتی ہے۔

والعنق السير السهل والفجوة الفرجة بين الشيئين والنص السير الشديد (كرماني)

( ۱۹۰۰ مل) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محر بن جعفر نے جردی کا ان سے ان کے والد نے جردی کا ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنما کے ساتھ کلہ کے راستے میں تھا 'استے میں ان کو صفیہ بنت ابی عبید (ان کی بیوی) کے متعلق سخت بیاری کی خبر لی۔ چنانچہ آپ نے تیز چلنا شروع کر دیا اور جب (سورج غروب ہونے کے بعد) شفق ڈوب کی تو آپ سواری سے اترے اور مغرب اور عشاء کی نماز طاکر پڑھی ' پھر کما کہ میں نے ساتھ سفنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ تیزی کے ساتھ سفنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ تیزی کے ساتھ سفنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ تیزی کے ساتھ سفنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ تیزی کے ساتھ سفنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ تیزی کے ساتھ

**398** کرناچاہتے تومغرب میں تاخیر کرکے دونوں نمازیں (مغرب اور عشاء) ایک ساتھ ادا فرماتے۔

وهالَ: إنَّى رَأَيْتُ النَّبِيُّ ﴿ إِذَا جَدُّ بِهِ السَّيْرُ أَخُرَ الْمَفُرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا)).

[راجع: ۹۱]

٣٠٠١ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٌّ مَولَى أَبِي بَكُو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُوَيْرَةَ رَضِيَ ا اللَّهَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ رَالسُّفَرُ قِطْفَةٌ مِنَ الْفَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهِمَتَهُ فَلْيُعَجِّلُ إِلَى أَهْلِهِ)). [راجع: ١٨٠٤]

(۱۰۰۳) ہم سے عبداللہ بن بوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہیں ابو بکر کے موالی سی نے' انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابو ہریرہ بڑاٹھ نے کہ رسول الله طرفیل نے فرمایا سفر کیا ہے گویا عذاب کا ایک عمرا ہے، آدمی کی نیند کھانے پینے سب میں ر کاوٹ بیدا کرتا ہے۔ اس لئے جب مسافرا پناکام پورا کر لے تواسے جلدي گھروايس آجانا چاہئے۔

احادیث بالا میں آداب سفر بتلایا جا رہا ہے جن میں سفر جماد میں بھی داخل ہے۔ واپسی کا معالمہ حالات ہر موقوف ہے۔ بسرحال فراغت کے بعد گھر جلد واپس ہونا آواب سفر میں ہے ہے۔ گذشتہ حدیث میں اگرچہ مغرب و عشاء کی نماز کو ملا کر پڑھنے ہے جمع تاخیر میراد ہے۔ مگر دو سری روایت کی بناء پر جمع تقدیم بھی جائز ہے۔

> ١٣٧ – بَابُ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَس فَرَآهَا تُبَاعُ

٣٠٠٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَس فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ لَهُ فَقَالَ: ((لاَ تَبْتَعْهُ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِك)). [راجع: ١٤٨٩]

٣٠٠٣ حَدَّثَنَا إسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَفُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسَ فِي سَبِيْلِ اللهِ،

# باب اگر اللہ کی راہ میں سواری کے لئے گھو ڑا دے پھراس کو بکتایائے؟

(۲۰۰۲) ہم سے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا كما ہم كو امام مالك نے خبر دی' انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر پی آپیا نے کہ عمر بن خطاب والخور نے ایک گھوڑا اللہ کے رائے میں سواری کے لئے دے دیا تھا' پھر انہوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے۔ انمول نے جاہا کہ اسے خرید لیں۔ لیکن جب رسول الله ملی الله ملی الله اجازت جابی تو آپ نے فرمایا کہ اب تم اسے نہ خریدو' اور این صدقه كودايس نه چيرو.

ایم چیز جو بطور صدقہ خیرات کسی کو دے دی جائے اس کا واپس قیمت دے کر بھی لینا جائز نہیں ہے' جیسا کہ یمال فد کور ہے۔ (۳۰۰۳) م سے اساعیل بن الی اولیس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالك في بيان كيا ان سے زيد بن اسلم نے ان سے ان كوالدنے کہ میں نے عمر بن خطاب بڑاٹھ سے سنا' آپ فرمارہے تھے کہ میں نے اللہ کے راہتے میں ایک گھوڑا سواری کیلئے دیا' اور جے دیا تھاوہ اسے

فَابْتَاعَهُ - أَوْ فَأَصَاعَهُ - الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَردْتُ أَنْهُ بَائِعهُ فَأَردْتُ أَنْهُ بَائِعهُ بِرُخص، فَسَأَلْتُ النَّبِيُ فَقَالَ: ((لاَ تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِلِرْهَم، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ).

[رأجع: ١٤٩٠]

١٣٨ - بَابُ الْجهَادِ بِإِذْنِ الْأَبُوَيْنِ

یجے لگا۔ یا (آپ نے یہ فرمایا تھاکہ)اس نے اسے بالکل کرور کردیا تھا۔
اسلئے میرا ارادہ ہوا کہ میں اسے واپس خرید لوں 'مجھے یہ خیال تھاکہ
وہ مخص سنے داموں پر اسے نے دے گا۔ میں نے اس کے متعلق نی
کریم مالی کیا ہے جب پوچھاتو آپ نے فرمایا کہ اگر دہ گھوڑا تہمیں ایک
درہم میں مل جائے پھر بھی اسے نہ خریدنا۔ کیونکہ اپ بی صدقہ کو
واپس لینے والااس کے کی طرح ہے جوائی قے خود ہی چانا ہے۔

باب ماں باپ کی اجازت لے کر جماد میں جانا

مال باپ کی اطاعت اور ان سے سلوک کرنا فرض عین ہے اور جماد فرض کفایہ ہے۔ اس لئے جمہور علماء کا قول ہی ہے کہ اگر مال باپ مسلمان ہوں اور وہ جماد کی اجازت نہ دیں تو جماد میں جانا حرام ہے۔ اگر جماد فرض عین ہو جائے تب مال باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ اور دادا' دادی' نانا' نائی کا بھی تھم مال باپ کا ہے۔ (وحیدی) قال جمہور العلماء ویعوم الجهاد اذا منع الابوان او احدهما بشرط ان یکونا مسلمین لان برهما فرض عین علیه والجهاد فرض کفایة فاذا تعین الجهاد فلا اذن (فتح)

٤٠٠٧- حَدَّثَنا آدَمُ حَدَّثَنا قَالَ شُعْبَةُ قَالَ حَدِّثَنا قَالَ شُعْبَةُ قَالَ حَدِّثَنا حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ - وَكَانَ لاَ يُتَهِمُ فِي حَدِيْثِهِ - قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍ ورضي الله عَنْهُمَا يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النبي ﷺ فَلَى فَسْتَأَذَنَهُ فِي الْجِهَادِ رَجُلٌ إِلَى النبي فَلَى فَسْتَأَذَنَهُ فِي الْجِهَادِ وَقَلْ: ((أَحَيُّ وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَم. قَالَ: ((فَقَيْهِمَا فَجَاهِدْ)).

[طرفه في : ۹۷۲]

(۱۹۹۰ ۱۹) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کما 'ہم سے حبیب بن ابی طابت نے بیان کیا' کہا کہ میں نے ابو العباس شاعر سے سا' ابو العباس (شاعر ہونے کے بماتھ) روایت حدیث میں بھی نقتہ اور قابل اعتماد تھے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بی ایک سائٹ آپ بیان کرتے تھے کہ ایک صحابی نبی کریم ملتی ہے کہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے جماد میں شرکت کی اجازت چاہی۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا 'کیا تہمارے مال باپ زندہ ہیں ؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! آپ نے فرمایا کہ پھرانمیں بی جماد کرو۔ (یعنی ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرو)

لینی ان کی ز مت بجالانا میں تیرا جماد ہے۔ اس سے امام بخاری ؒ نے باب کا مطلب نکالا کہ ماں باپ کی رضا مندی جماد میں جانے کے واسطے لینا ضروری ہے۔ کیونکہ آنخضرٹ سٹھی ان کی خدمت جماد پر مقدم رکھی۔ کتے ہیں کہ حضرت اولیں قرفی ؓ کی والدہ ضیفہ زندہ تھیں' اور سے ان کی خدمت میں مصروف تھے۔ اس کئے آنخضرت سٹھی کی خدمت بابرکت میں حاضرنہ ہو سکے اور صحابیت کے شرف سے محروم رہ گئے۔ (وحیدی)

١٣٩ – بَابُ مَا قِيْلَ فِي الْـجَرسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الإِبِلِ ٥٠٠٠ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بُنُ يُوسُفَ قَالَ

( ۱۹۰۰ م ے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا كما جم ے امام

مالك نے خردی انہیں عبداللہ بن الى كرنے انہيں عباد بن تميم نے اور انہیں ابو بشیر انصاری رضی الله عند نے کد وہ ایک سفر میں رسول كريم صلى الله عليه وسلم كے ساتھ تھے۔ عبدالله (بن اني بكربن حزم راوی حدیث) نے کما کہ میرا خیال ہے ابو بشیرنے کما کہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول الله متھیم نے اپناایک قاصد (زید بن حارثہ والتی اید اعلان کرنے کے لئے جمیجا کہ جس مخص کے اونٹ کی كرون ميں تانت كاكند امويايوں فرمايا كه جو كند الإر) مووه اسے كاث

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْن أَبِي بَكُر عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَسمِيْمِ أَنَّ أَبَا بَشِيْرِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ ا للهِ اللهِ عَبْدُ اللهِ اللهِ عَبْدُ اللهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَسُولاً: ﴿﴿أَنَّ لاَّ تَبْقِيَنُ فِي رَقَبَةِ بَعِيْرِ قِلاَدَةٌ مِنْ وَتَر أَوْ قِلاَدَةُ إلا قُطِعَتْ)).

المنتهج معلوم ہوا كه كى جانور كے محل يس محض زينت اور نقافر كے لئے تھنى يا كوئى اور باہے كى هم كا لئكانا منع ب- قال ابن الجوزي وفي المراد بالاوتار ثلاثة اقوال احلهم انهم كانوا يقللون الابل اوتار القيسي لئلا يصيبها العين بزعمهم فامروا بقطعها اعلاما بان الاوتار لا ترد من امر الله شيئا ليني يهلا قول بيركه جلائ عرب اونول ك كلول من كوكي تانت بطور تعويذ لاكا دية تاكد ان كو نظريد نه لكے يس ان كے كاك مجينكے كا حكم ويا كيا تاكد وہ جان ليس كد اللہ كے حكم كويد لوثا نميں عتى۔

ود سرا قول یہ کہ ایسے تانت وغیرہ جانوروں کے گلول میں لٹکانے اس خوف سے منع کئے گئے کہ ممکن ہے وہ ان کے مگلے میں نک ہو کران کا گلا گھونٹ دس یا کسی درخت ہے الجھ کر تکلیف کا باعث بن جائیں اور جانوروں کو ایذاء پنیج۔

تیرا قول سے کہ وہ گھنے لکاتے طال نکہ بجنے والے محمنوں کی جگہ میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ حضرت امام بخاری ؓ نے دار تطنی کی روایت کروہ اس صدیث پر اشارہ کیا ہے۔ جس میں صاف یول ہے لا تبقین قلادة من و تو و لا جرس فی عنق بعیر الا قطع لین کی بھی جانور کے گلے میں کوئی تانت ہو یا تھنشہ وہ باتی نہ رکھے جائیں (فتح الباری)

> • ١٤ - بَابُ مَنِ اكْتَتَبَ فِي جَيْشٍ فَحَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً وَكَانَ لَهُ عُذَرٌّ هَلْ يَوْ ذُنْ لَهُ؟

٣٠٠٦ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّتَنَا سُفُيانًا عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابُن عَبَاس رضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النُّبَى ﷺ يَقُولُ: ((لاَ يَخْلُونَ رَجُلُ بِامْرَأَةٍ، وَلاَ تُسافِرَنَ امْرَأَةٌ إلا وَمَعَهَا مَحْرَم)). فَقَامَ رَجُلٌ فَفَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اكْتَتَبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ أُمْوَأَتِي حَاجَّةً قَال ((اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ)).

باب ایک مخص ا بنانام مجابدین میں لکھوادے پراس کی عورت ج کو جانے لگے یا اور کوئی عذر پیش آئے تو اس کو اجازت دی جاسکتی ہے (کہ جمادیس نہ جائے)

(١٠٠٧) جم سے قتيب بن سعيد نے بيان كيا كما جم سے سفيان بن عیینہ نے بیان کیا' ان سے عمرو بن دینار نے' ان سے ابو معبد نے اور ان سے ابن عباس بھن انے کہ انہوں نے نی کریم مالی اسے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنائی میں نہ بیٹے اور کوئی عورت اس وقت تک سفرنہ کرے جب تک اس کے ساتھ کوئی اس کامحرم نہ ہو۔ اتنے میں ایک محالی کھڑے ہوئے اور عرض كيا كارسول الله! من في فلال جماد من ابنانام لكصوا ديا باور اد هرمیری بیوی حج کے لئے جارہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تو بھی جا



اورايي بيوي كوهج كرالا

[راجع: ۱۸٦۲]

کیونکہ اس کی عورت کے ساتھ دو سرا مرد نہیں جا سکتا اور جہادیں اس کے بدل دو سرا مخص شریک ہو سکتا ہے تو آپ نے ضروری کام کو غیر ضروری پر مقدم رکھا۔ عورت اپنی شخصیت میں ایک مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے وہ اپنے مال سے خود تج پر جا سکتی ہے۔ مگر خاوند کا ساتھ ہونا یا اس کی طرف ہے کسی ذی محرم کا ساتھ بھیج دینا ضروری ہے۔

١٤١ – بَابُ الْـجُاسُوس

وقُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ لا تَتْخِذُوا عُدُويٍ وَعَدُوَّكُمْ أَولِيَاءَ ﴾ [المتحنة ١] التَّجَسُّسُ: الْتَبَحُثُ.

باب جاسوسی کابیان

اور الله تعالی نے سورہ ممتحنہ میں فرمایا کہ "مسلمانو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ"۔ لفظ جاسوس تجسس سے نکلا ہے لینی کسی مات کو کھود کر نکالنا۔

لینی کافروں کے لیے جاسوی کرنا منع ہے جیسے حاطب نے کی تھی کہ مشرکوں کو مسلمانوں کے آنے کی خبروے دی' البتہ مسلمانوں کی طرف سے جاسوی درست ہے۔ آنخضرت مٹنج نے ایک شخص کو جاسوس بناکر بھیجا تھا۔ اور جنگ کا کام بغیر جاسوی کے چل ہی نہیں سکتا۔ سورۂ ممتحد کی آیت منقولہ سے حضرت امام بخاری نے کافروں کی طرف سے جاسوی کی ممانعت نکالی' کیونکہ جاسوس جن کا جاسوس ہوتا ہے ان کا دوست ہوتا ہے اور ان کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ (وحیدی)

(ک \* \* ۴) ہم ہے علی بن عبداللہ نے بیان کیا ' کما ہم ہے سفیان بن عبدیہ نے بیان کیا ' کما ہم ہے عمرو بن دینار نے بیان کیا ' سفیان نے یہ حدیث عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ جھے حدیث عمرو بن دینار سے دو مرتبہ سنی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جھے حسن بن محر نے جردی ' کما کہ بین نے حضرت علی بڑا تی ہے سنا ' آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ سائے کیا نے جھے اور زبیراور مقداد بن اسود (رئی آت ) کوایک مہم پر بھیجا اور آپ نے فرایا کہ جب تم لوگ روضہ خاخ (جو مدینہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کانام ہے) پر پہنچ جاؤ تو وہاں ایک برھیا عورت تمہیں اونٹ پر سوار ملے گی اور اس کے پاس ایک خط ہو گا' تم لوگ اس سے وہ خط لے لینا۔ ہم روانہ ہوئے اور ہمارے گوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لئے جارہے تھے۔ آخر ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے اور وہاں واقعی ایک ہوڑھی عورت موجود تھی جو اونٹ پر پر پہنچ گئے اور وہاں واقعی ایک ہوڑھی عورت موجود تھی جو اونٹ پر پاس تو کوئی خط نہیں۔ لیکن جب ہم نے اس و صمکی دی کہ اگر تو نے باس تو کوئی خط نہیں۔ لیکن جب ہم نے اسے دھمکی دی کہ اگر تو نے خط نہ نکالا تو تمہارے کیڑے ہم خودا تاردیں گے۔ اس پر اس نے اگی خل نہیں۔ لیکن جب ہم نے اسے دھمکی دی کہ اگر تو نے خط نہ نکالا تو تمہارے کیڑے ہم خودا تاردیں گے۔ اس پر اس نے اپی خط نہ نکالا تو تمہارے کیڑے ہم خودا تاردیں گے۔ اس پر اس نے اپی خط نہ نکالا تو تمہارے کیڑے ہم خودا تاردیں گے۔ اس پر اس نے اپی خط نہ نکالا تو تمہارے کیڑے ہم خودا تاردیں گے۔ اس پر اس نے اپی

٣٠٠٧ حَدُّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدُّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدُّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارِ سَمِعْتُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ : أَخْبَرَنِي حَسَنُ بَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ: اللهِ بْنُ أَبِي يَقُولُ: ((بَعَشِي رَسُولُ اللهِ فَلَيَّا رَضِيَ الله عَنْهُ اللهِ عَلَيْ أَنَا وَالزَّبُيْرَ وَلَيْلًا رَضِيَ الله عَنْهُ أَنَا وَالزَّبُيْرَ وَلَا لِمُقْدِدَ بَنَ الأَسْوَد وقَالَ: ((انطلقوا وَمَعَهَا حَتْي تَأْتُوا رَوْضَة خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُدُوهُ مِنْهَا)). فَانطلقنا إلَى وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُدُوهُ مِنْهَا)). فَانطلقنا إلَى وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُدُوهُ مِنْهَا)). فَانطلقنا إلَى الرُّوْضَةِ، فَقُلْنَا: نَحْنُ بِالطَّعِينَةِ، فَقُلْنَا: اللهِ عَلَى مِنْ اللهِينَةِ، فَقُلْنَا: لَتُحْرِجَنَ الْكِتَاب، أَوْ أَخْرُجَنَهُ مِنْ عِقَاصِهَا، وَتَعَلَى اللهِينَ اللّهَابِ. فَقُلْنَا: لَتُحْرِجَنُ الْكِتَاب، أَوْ لَنْهُمِنَ اللّهَابِ. فَقُلْنَا: لَتُحْرِجَنُ الْكِتَاب، أَوْ لَنْهَانَا اللهِ فَيْ وَنُ عِقَاصِهَا، فَانَنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ فَيْهِ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَنَّذُ اللهِ اللهِ فَيْهِ: مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَنْهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ الله

حَاطِبٍ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَناس مِنَ الْـمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟)) قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ المُرَّا مُلْصَقًا فِي قُرَيْش، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمُ قَرَابَاتُ بِمَكَّة يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيْهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النسب إليهم أن أتُنجِذُ عِنْدَهُمْ. يَدَا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ كُفُرًا وَلاَ ارْتِدَادًا وَلاَ رِضًا بِالْكُفْرِ بَقْدَ الإِسْلاَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَى: ((لَقَدْ صَدَقَكُمْ)) لَقَالَ غُمَّرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي أَضْرِبْ عُنْقَ هَذَا الْمُنَافِقَ. قَالَ: (إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلُّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ الطُّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرِ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِنْتُمْ فَقَدْ غَفَرتُ لَكُمْ)). قَالَ سُفْيَانُ : وَأَيُّ إِسْنَادٍ هَذَا.

[أطرافه في : ٣٠٨١، ٣٩٨٣، ٤٢٧٤ . 77979 . 779 . . 6797].

گندھی ہوئی چوٹی کے اندر سے خط نکال کردیا' اور ہم اسے رسول الله الليام كي خدمت ميں لے كر حاضر موئ اس كامضمون بير تھا، عاطب بن الی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند آدمیوں کی طرف'اس میں انہوں نے رسول اللہ مانجیا کے بعض بھیدوں کی خبر دی تھی۔ آتخضرت ملہ اللہ نے فرمایا اے حاطب! میر کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے عرض کیایار سول اللہ! میرے بارے میں عجلت سے کام نہ لیجے۔ میری حیثیت (مکدمیں) یہ تھی کہ قریش کے ساتھ میں نے رہنا سنا افتیار کرلیا تھا' ان سے رشتہ نام میرا کھ بھی نہ تھا۔ آپ کے ساتھ جو دو سرے مماجرین ہیں ان کی تو مکہ میں سب کی رشتہ داری ہے اور مکہ والے اس وجہ سے ان کے عزیزوں کی اور ان کے مالول کی حفاظت و حمایت کریں مے مگر مکہ والوں کے ساتھ میرا کوئی نسبی تعلق نمیں ہے'اس لئے میں نے سوچا کہ ان پر کوئی احسان کردوں جس سے اثر لے کروہ میرے بھی عزیزوں کی مکہ میں تفاظت کریں۔ میں نے یہ کام کفریا ارتداد کی وجہ سے ہر گز نہیں کیا ہے اور نہ اسلام کے بعد کفرے خوش ہو کر رسول اللہ ملتہ اللہ نے س کر فرمایا کہ حاطب نے بیج کما ہے۔ حضرت عمر فے کما یارسول اللہ! اجازت و بیجے میں اس منافق کا سرا ژادوں 'آپ نے فرملیا 'منیں 'میبدر کی اثرائی میں (مسلمانوں کے ساتھ مل کر) اڑے ہیں اور ممہیں معلوم نہیں اللہ تعالی مجامدین بدر کے احوال (موت تک کے) پہلے ہی سے جانیا تھا'اور وہ خود ہی فرما چکا ہے کہ "تم جو جاہو کرد میں تہیں معاف کر چکا مول" - سفیان بن عیینہ نے کما کہ حدیث کی بیہ سند بھی کتنی عمدہ

، مضمون خط کاب تھا ''اما بعد! قریش کے لوگو! تم کو معلوم رہے کہ آنخضرت ما تیا ایک جرار لشکر لئے ہوئے تہارے سرپر کسیستی آتے ہیں۔ اگر آئے ، ایک ایک ہوئے تہارے سرپر آتے ہیں۔ اگر آپ اکیلے آئیں تو بھی اللہ آپ کی مدد کرے گااور اپنا وعدہ پورا کرے گا اب تم اپنا بچاؤ کرلو والسلام "۔ حضرت عمر بنافر نے قانون شرعی اور قانون سیاست کے مطابق رائے دی کہ جو کوئی اپنی قوم یا سلطنت کی خبرد شمنوں کو پہنچاہے وہ سزائے موت کے قاتل ہے لیکن آنخضرت ساتھ کے حضرت حاطب کی نیت میں کوئی فتور نہیں دیکھا اور بیہ بھی کہ وہ بدری محابہ میں ے تھے جن کی جزوی لفزشوں کو اللہ تعالی نے پہلے ہی معاف کر دیا ہے۔ اس لئے ان کی اس سیاسی غلطی کو آنخضرت ساتھ انے نظر انداز فرما دیا اور حضرت عمر کی رائے کو پہند نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ ذمہ دار لوگوں کے بعض انفرادی یا اجتماعی معاملات ایے بھی آ جاتے ہیں کہ ان جس سخت ترین غلطیوں کو بھی نظر انداز کر دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ فتوئی دینے ہے قبل معالمے کے ہر ہر پہلو پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔ جو لوگ بغیر غور و فکر کئے سرسری طور پر فتوئی دے دیتے ہیں بعض دفعہ ان کے ایسے فتوے بہت سے نسادات کے اسباب بن جاتے ہیں۔ خاخ مکہ اور مدینہ کے در میان ایک گاؤں کا نام تھا۔ اس حدیث سے اہل بدر کی بھی فضیلت ثابت ہوئی کہ الله باک عرب کے جمل فضیلت ثابت ہوئی کہ الله باک عرب کے معاف فرما دیا ہے۔

## ١٤٢ - بَابُ الْكِسْوَةِ لِلْأُسَارَى

٨٠٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الله بْنُ مُحَمَّد قَالَ حَدَثَنَا ابْنُ عُينْنَةَ عَنْ عَمْرِ وسَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَمَّا عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَمَّا كَانَ يَومُ بَدْرٍ أَتِيَ بِأَسَارَى وَأْتِيَ بِالْعَبَّاسِ كَانَ يَومُ بَدْرٍ أَتِيَ بِأَسَارَى وَأْتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قُوبٌ، فَنَظَرَ النَّبِي الْعَبَّالِ لَهُ مَيْكُنْ عَلَيْهِ قُوبٌ، فَنَظَرَ النَّبِي اللهِ بْنِ أَبِي قَمْيُصَا، فَوَجَدُوا قَمِيْصَ عَبدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَكَسَاهُ النَّبِي فَيْ إِيَّاهُ، فَلِذَلِك يَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَكَسَاهُ النَّبِي فَيْ إِيَّاهُ، فَلِذَلِك نَرْعَ النَّبِي فَيْ قَمْيْصَهُ الَّذِي أَلْبَسَهُ)).
قَالَ ابْنُ عُيْنَةً: كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِي فَيْ اللهِ يَعْلَى النَّبِي فَيْ اللهِ يَعْلَى النَّبِي فَيْ اللهِ يَعْلَى النَّهِ عَنْدَ النَّبِي فَيْ اللهِ يَعْلَى اللهِ يَعْلَى اللهِ يَعْلَى اللهِ اللهِ يَعْلَى اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِي اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ا

## باب قیریوں کو کیڑے سنانا

آنخضرت التي النظام في معزت عباس بؤالله كو قيص بهنائى جوكه حالت كفريش آپ كى قيديش فقد اسى سے باب كامقصد البت بواكه قيدى كو نظار كھنے كى بجائے اسے مناسب كرئ بنانے ضرورى ہيں۔ قيديوں كے ساتھ ہرا ظاتى اور انسانى بر تاؤكرنا ضرورى ہے۔ باب كا كى ارشاد ہے۔ عبداللہ بن ابى منافق كے حالات تقصيل سے بيان ہو كھے ہيں ' يہ بھى البت ہواكه احسان كا بدله احسان سے اواكرنا ضرورى ہے۔

#### 

جس کی تبلیغی کوششوں نے کوئی انسان نیک رائے پر لگ جائے یا اسلام قبول کر لے ' اس کی نیکی کاکیا ٹھکانا ہے ' یہ صدقہ جاریہ جس کا اُن میں میں نے کہاں بھی جاری ہتا ہے۔

(۱۳۰۹۹) ہم سے قتیب بن سعید نے بیان کیا کما ہم سے بیقوب بن عبدالرحن بن محد بن عبداللہ بن عبدالقاری نے بیان کیا ان سے ابو حازم مسلمہ ابن دینار نے بیان کیا انہیں سمل بن سعد انصاری نے خبردی کہ نبی کریم ماڑی کے نے خبری لڑائی کے دن فرمایا کل میں ایسے

ہے جس کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔
۳۰۰۹ حَدُثْنَا قُتَیْنَهُ بْنُ سَعِیْدِ قَالَ حَدُثْنَا یَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللهُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللهُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللهُ إِنْ عَبْدِ اللهِ الله

عَنْهُ يَغْنِي ابْنِ سَغْدِ قَالَ: قَالَ النّبِيُ اللّهُ يُومَ خَيْبَرَ: ((لأُعْطِينُ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يَفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّهَ وَرَسُولُهُ اللّهِمُ يَرْجُوهُ، فَقَالَ: ((أَيْنَ يَعْطَي، فَعَدُوا كُلُهُمْ يَرْجُوهُ، فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلَيْهِ، فَبَعَقَ فِي عَيْنَيْهِ، فَبَعَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، عَيْنَهِ وَرَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَقَالَ: ((أَنْهُذُ عَلَى رِسْلِكَ حَتّى يَكُونُوا مِفْلَنَا، بَسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإسْلاَمِ، وَأَخْرُرُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَ اللهِ لأَنْ وَأَخِيرُهُمْ بَمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَ اللهِ لأَنْ مِنْ أَنْ يَعْدِي اللهِ مِنْ اللهِ يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَ اللهِ لأَنْ مِنْ أَنْ يَكُونُ لَكَ حُمْرُ النّعَمِ)).

[راجع: ۲۹٤۲]

شخص کے ہاتھ میں اسلامی جھنڈا دول گاجس کے ہاتھ پر اسلامی فتح
حاصل ہوگی جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور جس
سے اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتے ہیں۔ رات بھر سب صحابہ
کے ذہن میں یمی خیال رہا کہ دیکھتے کہ کے جھنڈا ملتا ہے۔ جب صبح
ہوئی تو ہر شخص امیدوار تھا، لیکن آنخصرت اٹھ لیے اے دریافت فرمایا کہ
علی کمال ہیں ؟ عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہو گیا ہے۔
آنخضرت لٹھ لیے نیامبارک تھوک ان کی آنکھوں میں لگا دیا۔ اور
اس سے انہیں صحت ہوگی، کی قتم کی بھی تکلیف باقی نہ رہی۔ پھر
آپ نے انہیں کو جھنڈا عطا فرمایا۔ علی بڑا ٹیز نے کما کہ کیا میں ان
لوگوں سے اس وقت تک نہ لڑوں جب تک یہ ہمارے ہی جیے یعنی
مسلمان نہ ہو جائیں۔ آنخضرت اٹھ لیے انہیں ہدایت فرمائی کہ یوں
مسلمان نہ ہو جائیں۔ آنخضرت اٹھ لیے انہیں ہدایت فرمائی کہ یوں
اور انہیں بتانا کہ (اسلام کے ناطے) ان پر کون کون کون سے کام ضروری
ہیں۔ خدا کی قتم !اگر تمہارے ذریعہ اللہ ایک شخص کو بھی مسلمان کر

آ تخضرت من المنظم نظرت على دوائد كو بدايت فرمائى كه وه الرائى سے قبل وشمنوں كو اسلام كى تبليغ كريں ان كو راه بدايت المستريم المنظم كي تبليغ كريں ان كو راه بدايت المستريم المنظم كي توبت نه آنے ديں۔ الرائى مدافعت كے لئے آخرى تدبير ہے۔ بغير الرائى عى اگر كوئى وشمن صلح جو ہو جائے يا اسلام عى قبول كر لے تو يہ نيكى عنداللہ بت عى زياده قبت ركھتى ہے۔ اس حديث سے حضرت على رائش كى اللہ على اللہ اللہ على ال

ترجمہ باب مدیث کے الفاظ حیر لک من ان یکون لک حمر النعم سے نکاتا ہے۔ بجان اللہ! کی مخص کو راہ پر لاتا اور کفر سے ایمان پر لگا دینا کتنا بڑا اجر رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وعظ اور تعلیم اور تلقین میں کوشش بلیغ کرتے رہیں۔ کیونکہ یہ پیغیبروں کی میراث ہے اور چپ ہو کر بیٹھ رہنا اور زبان اور قلم کو روک لینا عالموں کے لئے غضب کی بات ہے۔ ہمارے زمانہ کے مولوی اور مشاکع جو گھروں میں آرام سے بیٹھ کر چرب لقوں پر ہاتھ مارتے ہیں اور خلاف شرع کام دیکھ کر سکوت کرتے ہیں اور جالموں کو نصیحت مشاکع جو گھروں میں آرام سے بیٹھ کر چرب لقوں پر ہاتھ مارتے ہیں اور خلاف شرع کام دیکھ کر سکوت کرتے ہیں اور جالموں کو نصیحت میں سرگرم رہیں اور تعلیم و تلقین کو اپنا و فلیفہ بنالیں۔ دیمات کے علم و فضل کی دولت عطا فرمائی اس کا شکریہ ہی ہے کہ وعظ و نصیحت میں سرگرم رہیں اور تعلیم و تلقین کو اپنا و فلیفہ بنالیں۔ دیمات کے مسلمانوں کو جو دینی مسائل اور اعتقادات سے ناواقف ہیں' ان کو واقف کرائیں اور ہر جگہ دعوت اسلام پنچائیں۔ افسوس ہے کہ فساری تو اپنا باطل خیال یعنی تشکیث پھیلانے سے لئے ہرگاؤں ہر بستی اور راستے اور مجمع میں وعظ بھتے پھریں اور مسلمان سے اعتقاد کھاری ہو کہ دیان بند رکھیں اور سے دین کی پیلانے سے لئے ہرگاؤں ہر بستی اور راستے اور مجمع میں وعظ بھتے پھریں اور مسلمان سے اعتقاد میں معادت اور برکت اور کامیابی سمجھنا چاہئے۔ دیکھو ہمارے پنجیم شائیجا نے دعوت اسلام میں کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں۔ زخی

ہوئے سر پھوٹے' دانت ٹوٹا' گلیاں کھائیں' یا اللہ! تیری راہ میں اگر ہم کو گالیاں پڑیں تو وہ عمدہ اور شیریں لقموں سے زیادہ ہم کو لذیذ ہیں۔ اور تیرا سچا دین پھیلانے میں اگر ہم مارے جائیں یا پیٹے جائیں تو وہ ان دنیا دار بادشاہوں کی خلعت اور سرفرازی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ یااللہ! مسلمانوں کی آنکھ کھول دے کہ وہ بھی اپنے پیارے پیفیر کا دین پھیلانے میں ہمہ تن کوشش شروع کریں' گاؤں گاؤں وعظ کہتے پھریں۔ دین کی کتابیں اور رسالے چھپوا چھپوا کرمفت تقسیم کریں' آمین یارب العالمین۔ (وحیدی)

الحمد الله اس تبلینی دورہ بھوج کچھ میں جو حال ہی میں یماں کے ۲۵ دیمات میں کیا گیا ' بخاری شریف مترجم اردو کے تین سو سے ذاکد پارے اور نماز کی کتابیں دو سو اور کئی متفرق تبلینی رسائل دو سو سے بھی ذاکد تعداد میں بطور تحالف و تبلیخ تقتیم کئے گئے۔ الله پاک قبول فرمائے۔ اور جملہ حصہ لینے والے حضرات کو اس کی بھتر سے بہتر جزائیں عطاکرے ۔ کتابی تبلیغ آج کے دور میں ایک ٹھوس تبلیغ ہے جس کے نتائج بہت دور رس ہو سکتے ہیں وہاللہ التوفیق۔

## المُسَارَى فِي السَّلاَسِل باب قيديول كوزنجيرول مين باندهنا باندهنا

(۱۰۰۳) ہم سے محربشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے مخدر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریہ ہ نے کہ نبی کریم ملتہ اللہ کو تعجب ہو گا ، جو جنت میں داخل ہوں گے حالا نکہ دنیا میں اپنے کفر کی وجہ سے وہ بیراوں میں تھے۔

كيكن بعديس اسلام لائ اور فوراً بي شهيد موكر جنت مين داخل مو كا-

لین اللہ نے ان لوگوں پر تیجب کیا جو بہشت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں زنچریں پہنتے تھے بعنی پہلے لڑائی میں قیر ہو کر پا بہ زنچیر آئے گھر خوشی سے مسلمان ہو گئے اور بہشت پائی۔ اس صدیث سے حضرت امام بخاریؓ نے قیدیوں کے لئے زنچیروں کا پہننا ثابت فرمایا۔ ای الذین اسروا فی الحرب و جاء بھم المسلمون بالسلاسل فاسلموا او انھم المسلمون الذین اساروا فی ایدی الکفار مسلسلین فیمو تون او یقتلون علی ہذہ الحالة فیحشرون علیھا ویدخلون الجنة کذا فی الخیر الجادی' عبارت بڑا کا ظامے مطلب وہی ہے جو اور بیان ہوا۔

## باب یہودیا نصاری مسلمان ہو جائیں توان کے تواب کابیان

(۱۱۰ س) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ اہم سے سفیان بن عیدینہ نے بیان کیا کہ اس سے سفیان بن عیدینہ نے بیان کیا کہ ان سے صالح بن می ابو حسن نے بیان کیا کہ میں نے شعبی سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ابوبردہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (ابو موسیٰ اشعری بڑاٹھ ) سے سنا کہ نبی کریم التھا ہے۔ انہوں نے اپنے مالک ہیں جنہیں دوگنا تواب مالا ہے۔ اول وہ مخص جس کی کوئی لونڈی ہو وہ اسے تعلیم دے اور تعلیم دینے میں اچھا طریقہ اختیار کرے اسے ادب سکھائے اور اس میں اچھا میں اچھا طریقہ اختیار کرے اسے ادب سکھائے اور اس میں ایجھا

# ١٤٥ - بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أهْل الْكِتَابَيْن

٣٠١٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ قَالَ

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ

بْن زَيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ عَلَىٰ قَالَ: ((عَجَبَ اللَّهُ مِنْ قَوم

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلاَسِل)).

٣٠١١ - حَدُّثَنا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدُّثَنَا سُلْيَانُ بْنُ عُبِينَةً حَدُّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيِّ أَبُو حَسَنٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيُّ عَيْ أَبُو حَسَنٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيُّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ يَقُولُ: ((ثَلاَثَةٌ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلاَثَةٌ يُوتُونُ لَهُ يُوتُونُ لَهُ اللهِ عَلَيْمَهَا، وَيُؤدِّبُهَا اللهُ عَلَيْمَهَا، ويُؤدِّبُهَا اللهُ عَلَيْمَهَا، ويُؤدِّبُهَا اللهُ عَلَيْمَهَا، ويُؤدِّبُهَا اللهُ عَلَيْمَهَا، ويُؤدِّبُهَا اللهُ عَلَيْمَهَا، ويُؤدِّبُهَا

طریقے سے کام لے ' پھراسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو

اسے دہرا اجر طے گا۔ دو مرا وہ مومن جو اہل کتاب میں سے ہو کہ

يلے (اپنے ني بر) ايمان لايا تھا، پرني كريم الليام برجى ايمان لايا توات

بھی دہرا اجر ملے گا' تیسراوہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بھی ادائیگی

كرا ب اور اب آقاك ساتھ بھى بھلائى كرا ہے۔ اس كے بعد

شعبی (راوی مدیث) نے کما کہ میں نے تنہیں بیر مدیث بلا کسی محنت

ومشقت کے دے دی ہے۔ ایک زمانہ وہ بھی تھاجب اس سے بھی کم

مدیث کے لئے مدیند منورہ تک کاسفر کرنا پڑتا تھا۔

فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا، ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا، فَلَهُ أَجْرَان. وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ

[راجع: ۹۷]

مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ ﴿ فَلَهُ أَجْرَانَ. وَٱلْعَبْدُ ٱلَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ لَهُ)). ثُمُّ قَالَ الشُّفييُ: وَأَعْطَيْتُكَهَا بغَيْر شَيْء، وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنْ مِنْهَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

مقصد امام بخاری کابی ہے کہ جنگ سے قبل میود و نصاری کو اسلام کی دعوت دی جائے اور ان کوبیہ بشارت بھی پیش کی جائے کہ وہ اسلام قبول کر لیں گے تو ان کو دو کنا ثواب ملے گا۔ یعنی پہلے نبی پر ایمان لانا اور پھراسلام قبول کر لینا ' بد دو گئے تواب کا موجب ہو گا۔ برمورت لرائی نه بوتو برتر بـ ـ

> ٩ ٤ ٦ – بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يَبِيِّتُونَ، فَيُصَابُ الْولْدَانُ وَالذُّرَارِيُّ ﴿ بَيَاتًا ﴾ [الأعراف: ٤، ٩٧، يوُس: ه]: لَيْلاً. ﴿لَنْبَيُّنَّنَّهُ ﴿ [النمل: ٤٩]: لَيْلاً ﴿بَيُّت﴾ [النساء: ٨١]: ليلاً.

باب اگر (لژنے والے) کافروں پر رات کو چھاپہ ماریں اور بغیرارادہ کے عور تیں 'بیج بھی زخمی ہوجائیں تو پھر کھھ قباحت نہیں ہے قرآن مجید کی سورہ اعراف میں لفظ بیاتا اور سورہ ممل میں لفظ لنبیتنه اور سورهٔ نباء میں لفظ ببیت آیا ہے۔ ان سب لفظوں کا وہی مادہ ہے جو ببیتون کا ہے۔ مراد سب سے رات کا وقت

ببینون باب کی حدیث میں ہے محضرت الم بخاری کی عادت ہے کہ جب کوئی لفظ ایسا حدیث میں آتا ہے جس کے مشتقات یا مواد قرآن مجید میں بھی ہوں تو قرآن شریف کے لفظوں کی بھی تغییر کر دیتے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہے کہ جو آدمی صیح بخاری سمجھ کر پڑھے وہ قرآن کے الفاظ بھی بخوبی سمجھ لے۔ روایت میں ذکورہ جگہ ابواء نای مدینہ سے ۲۳ میل پر اور ودان نامی جگہ ابواء سے آگ آٹھ میل کے فاصلہ برہے۔

> ٣٠٩٠ حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ عَنِ الصَّفْبِ بْنِ جَنَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَرَّ بِي النَّبِي اللَّهِ بِالأَبُواءِ - أَوْ بِوَدَّانَ - وَسُنِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبيُّنُونَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيْهِمْ، قَالَ: ((هُمُ

(١١٠١٣) م سے على بن عبدالله نے بيان كيا كما م سے سفيان بن عیید نے بیان کیا کہ ہم سے زہری نے بیان کیا ان سے عبیداللہ بن عبدالله بن عتبه نے 'ان سے ابن عباس بی الله ان سے صعب بن بشامه بواتنه نے بیان کیا کہ نبی کریم مٹائیکا مقام ابواء یا ووان میں میرے پاس سے گزرے تو آپ سے پوچھاگیا کہ مشرکین کے جس قبلے ير شب خون مارا جائے گاكيا ان كى عور توں اور بچوں كو بھى قتل

منهُمْ)). وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((لاَ حِمَى إِلاَ للهِ وَلِرَسُولِهِ اللَّهِ اللهِ الله

١٣ - ٣٠ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ الشِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الدُّرَارِيِّ. كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النِّيِّ صُلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((عَنِ الصَّعْبِ قَالَ: هُمْ مِنْ آبَائِهمْ)).

[راجع: ٢٣٧]

کرنا درست ہو گا؟ آنخضرت ملی کے فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں سے بیں اور میں نے آپ سے ساکہ آپ فرما رہے تھے اللہ اور اس کے رسول ملی کے سوا اور کسی کی چراگاہ نہیں ہے۔

(۱۹۱۱ میل) (سابقہ سند کے ساتھ) زہری ہے روایت ہے کہ انہوں نے عبیداللہ سے سابواسطہ ابن عباس بی اللہ اور ان سے صعب بی اللہ نے بیان کیا' اور صرف ذراری (بچوں) کا ذکر کیا' سفیان نے کہا کہ عرو ہم بیان کیا' اور صرف ذراری (بچوں) کا ذکر کیا' سفیان نے کہا کہ عرو ہم سے حدیث بیان کرتے تھے۔ ان سے ابن شہاب' بی اگرم ملی ایک سفیان نے بیان کیا کہ چھے عبیداللہ نے خردی ' انہیں ابن عباس سی۔ انہوں نے بیان کیا کہ چھے عبیداللہ نے خردی ' انہیں ابن عباس بی اللہ اللہ اللہ اور بچوں کے متعلق کہ ) وہ بھی انہیں میں سے بی اور بی کورتوں اور بچوں کے متعلق کہ ) وہ بھی انہیں میں سے بیں۔ (زہری کے واسطہ سے) جس طرح عرو نے بیان کیا تھا کہ (ھم میں ابانہم) وہ بھی انہیں کے باپ وادوں کی نسل ہیں۔ زہری نے خود بی بی سانہ میں کیا ہے متعلق کہ انہیں کہا ہم سے ان الفاظ کے ساتھ بیان نہیں کیا (یعنی ھم من ابانہم نہیں کہا

اسلام کا تھم یہ ہے کہ لڑائی میں عورتوں بچوں یا بو ڈھوں کو کوئی تکلیف نہ پنچائی جائے۔ حضرت امام بخاری رہائی بمال یہ اسلام کا تھم یہ ہے کہ اگر رات کے وقت مسلمان ان پر حملہ آور ہوں تو ظاہر ہے کہ اندھیرے میں عورتوں بچوں کی تمیز مشکل ہو جائے گی۔ اب اگر یہ قتل ہو جاتے ہیں تو یہ کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ شریعت کا مقصد صرف یہ ہے کہ قصداً اور ارادہ کر کے عورتوں ، بچوں یا لڑائی وغیرہ سے عاجز بو ڈھوں کو لڑائی میں کوئی تکلیف نہ پنچائی جائے اور نہ انہیں قتل کیا جائے لیکن اگر حالت مجبوری ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔

چاگاہ سے متعلق عربوں کا قاعدہ تھا' کس آباد اور سر سبز جنگل میں پنچت تو کتے کو اشارہ کرتے وہ بھو نکتا جمال تک اس کے بھو نکئے کی آواز جاتی وہ جنگل بطور چراگاہ اپنے لئے محفوظ کر لیتے' کوئی دو سرا اپنا جانور اس میں نہ چرا سکتا۔ آنخضرت ماٹھینا نے یہ طریق جو سراسر ظلم ہے موقوف کیا اور فرمایا کہ محفوظ چراگاہ اللہ یا اس کے رسول طاق کیا کہ ہو سکتا ہے۔ اور امام یا حاکم بھی رسول کا قائم مقام ہے' دو سرے لوگ کوئی چراگاہ محفوظ نہیں کر سکتے' یہ اسلامی عمد کی بات ہے۔ آج کل حکومتیں چراگاہوں کے لئے خود قطعات چھوڑ دہتی ہیں دو سرے لوگ کوئی چراگاہ محفوظ نہیں کر سکتے' یہ اسلام کی جہ اس خوبی ہے کہ اس نے جو عام پہلک کے لئے ہوتی ہیں کہ وہ ان میں مقررہ فیکس اوا کر کے اپنے جانوروں کو چراتے ہیں۔ اسلام کی یہ اہم خوبی ہے کہ اس نے تمذن محاشرتی' اقتصادی' ساس ندگ کا ایک مکس ترین ضابطہ حیات پیش کیا ہے۔ دین کائل کی بھی شان تھی۔ کے ہو ﴿ وَمَنْ يَبْسَغِ غَنْهُ اللہ تباری و تعالٰی

قال النووي اطفالهم فيما يتعلق بالاخرة فيهم ثلاث مذاهب قال الاكثرون هم في النار تبع لابائهم وتوقف طائفة والثالث وهو الصحيح انهم من اهل الجنة قاله الكرماني (نووي) لینی مشرکین کے بچوں کے بارے میں اکثر علماء کا خیال ہے کہ اپنے والدین کے تابع ہونے کی وجہ سے دوزخی ہیں۔ ایک جماعت اس میں توقف کرتی ہے اور تیسرا ذہب سے کہ وہ جنتی ہیں اور میں صحیح ہے واللہ اعلمٰ ۔

## باب جنگ میں بچوں کا قتل کرنا کیاہے؟

(۱۳۰۱۳) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا' کماہم کولیٹ نے خبردی' انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبردی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوہ (غزوہ فنج) میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل پرانکار کا ظمار فرمایا۔ 1 ٤٧ - بَابُ قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ
٣٠١٤ - حَدُّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ ((أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي اللهِ مَقْتُولَةً فَأَنْكُرَ بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ فِي مَقْتُولَةً فَأَنْكُرَ رَسُولُ اللهِ فَقَتْلَ النَّسَاءِ وَ الصَّبْيَانِ)).

[طرفه في : ٣٠١٥].

جنگ میں قصدا عورتوں یا بچوں کا مارنا اسلام میں ناپندیدہ کام ہے۔ صد افسوس کہ یہ نوٹ ایسے وقت میں لکھ رہا ہوں کہ ملک بنگال مشرقی پاکتان میں خود مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمان مرد' عورت' بچے بکریوں کی طرح ذرج کئے جا رہے ہیں۔ بنگالیوں اور بماریوں اور پنجابیوں کے ناموں پر مسلمان اپنے تی ہاتھوں سے اپنے اسلامی بھائیوں کی خون ریزی کر رہے ہیں۔

آه! فليبك على الاسلام من كان باكيا

1 ٤٨ - بَابُ قَتْلِ النَّسَاء فِي الْحَرْبِ 1 ٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: 

قُلْتُ لأَبِي أُسَامَةً : حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ 

نَافِعِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: 
((وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةٌ فِي بَعْضِ مَغَازِي 
رَسُولُ اللهِ عَنْ 
رَسُولُ اللهِ عَنْ عَنْ 
وَسُولُ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ عَنْ 
وَسُولُ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ اللهِ عَنْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ ا

# باب جنگ میں عورتوں کا قتل کرنا کیاہے؟

(۱۵۰ م) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ میں نے ابو اسامہ سے بوچھا کیا عبیداللہ نے آپ سے بیہ حدیث بیان کی ہے کہ ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر ش ان کے کہ ایک عورت رسول اللہ ملی کے زمانہ میں کی غزوے میں مقتول پائی گئی تو نی کریم ملی ہے خورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا - (تو انہوں نے اس کا قرار کیا)

ابو اسامہ کا یہ جواب امام بخاری کی روایت میں فدکور نہیں ہے لیکن اسحاق بن راہویہ نے اپنی مند میں یہ حدیث نکالی اس میں صاف فدکور ہے کہ ابو اسامہ نے اقرار کیا ہاں! (وحیدی)

باب الله کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب نہ کرنا (۱۹۰۳) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا 'کما ہم سے لیث نے بیان کیا' ان سے بکیر نے' ان سے سلیمان بن بیار نے اور ان سے ابو ہریرہ بڑا تھ نے بیان کیا کہ رسول الله ماٹی ہیں نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا اور یہ ہدایت فرمائی کہ اگر تہیں فلاں اور فلال مل جائیں 189 - بَابُ لاَ يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللهِ
189 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللهِ
اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: ((إنْ وَجَدْتُمُ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ فَقَالَ: ((إنْ وَجَدْتُمُ

فُلانًا وَفُلاَنًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ)). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الله أَمَوْ تُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلاَنًا وَفُلاَنًا، وَإِنَّ النَّارَ لاَ يُعَدِّبُ بِهَا إلاَّ اللهُ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا)). [راجع: ٢٩٥٤]

تو انہیں آگ میں جلا رینا' پھر جب ہم نے روا گی کا ارادہ کیا تو آنخضرت متناقيم نے فرمايا كه ميں نے تنهيس تھم ديا تھا كه فلال اور فلال کو جلا دینا۔ لیکن آگ ایک ایس چیزہے جس کی سزا صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ اس لئے اگر وہ تہیں ملیں توانیس قتل کرنا۔ (آگ میں نہ جلانا)

المنتر من العض محابة في اس كو مطلقاً منع جانا ہے كو بطور قصاص كے ہو ' بعضوں نے جائز ركھا ہے جيسے حضرت على اور حضرت خالد سی ایر الید عنقول ہے۔ مملب نے کمایہ ممانعت تحری نہیں ' بلکہ بطور تواضع کے ہے۔ ہمارے زمانہ میں تو آلات حرب توپ اور بندوق اور ڈائامیٹ تارپیڈو وغیرہ سب انگار بی انگار ہیں اور چونکہ کافروں نے ان کا استعال شروع کر دیا ہے الذا مسلمانوں کو بھی ان کا استعال درست ہے۔ (وحیدی)

مترجم کے خیال ناقص میں ان جدید ہتھیاروں کا استعال امرو گر ہے اور مطلق آگ میں جانا امرو گر ہے جے شرعاً واخلاقاً پند نہیں کیا جا سکتا۔

> ٣٠١٧– حَدَّثَنَا عَلِيٍّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَرِّقَ قُومًا، فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاس فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ، لأَنَّ النَّبِيُّ اللَّهِ قَالَ: ((لا تُعَدَّبُوا بعَدَابِ اللهِ))، وَلَقَتَلْتُهُمْ كُمَا قَالَ النَّبِي اللَّهِ ((مَنْ بَدُّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوهُ)).

> > رطرفه في : ۲۹۲۲.

قوم كو (جو عبدالله بن سباكي متبع تقى اور حضرت على بناتته كوا پناخدا كمتى تقى) جلاديا تقار جب به خبر حفرت عبدالله بن عباس بيهَ فيهُ كا ولمي تو آپ نے کما کہ اگر میں ہو تا تو بھی انہیں نہ جلاتا کیونکہ نی کریم مٹھیا نے فرمایا ہے کہ اللہ کے عذاب کی سزا کسی کونہ دو' البتہ میں انہیں قتل ضرور کرتا کیونکہ نی کریم مالی اے فرمایا ہے جو مخص ابنادین تبدیل كردك اسے قتل كردو۔

(١٤٠١٤) بم سے على بن عبدالله نے بيان كيا كما بم سے سفيان ف

بیان کیا' ان سے ابوب نے' ان سے عکرمہ نے کہ علی والتہ نے ایک

یہ لوگ سبائیہ تھے۔ عبداللہ بن سبایووی کے تابعدار جو مسلمانوں کو خراب کر ڈالنے کے لئے بظاہر مسلمان ہو حمیا تھا اور اندر ے كافر تھا۔ اس مردود نے اپنے تابعداروں كويہ تعليم كى مھى كہ حضرت على معاذ الله آدى نسيس بيس بلكہ خدا بيس- بعض كتے بيس كه بيہ بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ رافعنیوں میں ایک فرقد نصیری ہے جو حضرت علی باللہ کو خدائے بزرگ اور امام جعفر صادق کو خدائے خورد كتاب لا حول ولا قوة الا بالله (وحيدى)

باب (الله تعالى كاسورة محمد ميس بيه فرمانا) كه قيديول كومفت احمان رکھ کرچھوڑ دویا فدیہ لے کر

اس باب میں ثمامہ کی حدیث ہے اور الله تعالی کا ارشاد کہ "نبی کے لئے مناسب نمیں کہ قیدی اینے پاس رکھے۔ جب تک کافرول کا خوب ستیاناس نه کردے۔" • ١٥ - بَابُ ﴿ فَإِمَّا مَنَّا بَعْدُ وَإِمَّا

فَدَاءً ﴾ [محمد: ٤]

فِيْهِ حَدِيْثِ ثُمَامَةً. وَقُولِهِ عَزٌّ وَجَلُّ: ﴿مَا كَانَ لِنبيِّ أَنْ تَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأرْض -حَتَّى يَغْلِبَ فِي الأرْض-

تُرِيْدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا ﴾ الآية: الأنفال: ٦٧

پوری آیت بول ہے۔ جب تم کافروں کو خوب قل کر چکو (ان کا زور تو ڑ دو) اب قیدیوں کے باب میں تم کو افتیار ہے خواہ احسان رکھ کر چھو ڑ دو خواہ فدید لے کر۔ بعض سلف کتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے اس آیت سے ﴿ فاقعلوا المشرکین حیث وجد تعوهم ﴾ اور اکثریہ کتے ہیں کہ قیدیوں کا قل کرنا درست نہیں یا مفت چھوڑ دیئے جائیں یا فدید کتے ہیں کہ قیدیوں کا قل کرنا درست نہیں یا مفت چھوڑ دیئے جائیں یا فدید لے کر۔ لیکن جمہور علاء کا یہ قول ہے کہ امام کو تین باتوں میں افتیار ہے۔ جیسا مناسب سمجھ ویسا کرے' یا قیدیوں کو قل کرے یا فدید کے کرچھوڑ دے۔ یا مفت احمان رکھ کرچھوڑ دے۔ (وحیدی)

یقول الجمہور فی اسری الکفرة من الرجال الی الامام یفعل ماھو الاحفظ للاسلام والمسلمین (فتح) لینی کافر قیدیوں کے بارے میں امام جس میں اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ دیکھے وہ کام کرے۔ جمہور کا یمی قول ہے۔ ثمامہ کی حدیث کو حضرت امام بخاری نے کی جمد نقل فرمایا ہے' اس نے آنخضرت میں گیا ہے عرض کیا تھا کہ اگر آپ مجھ کو مار ڈالیس کے تو میرے خون کا بدلہ دو سرے لوگ لیس کے اگر احسان رکھ کرچھوڑ دیں گے تو میں شکر گزار رہوں گا۔ اگر آپ روپیے چاہتے ہیں تو جتنا درکار ہو حاضرے' آنخضرت میں تھاہم نے بیان پر سکوت فرمایا' تو معلوم ہوا کہ قیدی کا قمل بھی درست ہے گربعد میں ثمامہ مسلمان ہو گئے تھے۔

باب اگر کوئی مسلمان کافر کی قیدیں ہو تواس کاخون کرنایا کافروں سے دغااور فریب کرکے اپنے تئیں چھڑالینا جائز ہاں باب میں مسورین مخرمہ کی مدیث ہے آخضرت ماٹھ کیا ہے۔ باب اگر کوئی مشرک کسی مسلمان کو آگ سے جلاوے توکیا اسے بھی بدلہ میں جلایا جاسکتا ہے؟

(۱۹۰۱۸) ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا ان سے ابو قلب نے اور ان سے ابن کیا ان سے ابو قلب نے اور ان سے انس بن مالک روائی نے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمیوں کی جماعت ہی کریم میں آئی کریم میں اسلام قبول کرنے کو) عاضر ہوئی لیکن میں کریم میں آئی انہوں نے عرض کیا کہ میں ہوائی نہیں آئی انہوں نے عرض کیا کہ میں سول اللہ! ہمارے لئے (اونٹ کے) دودھ کا انظام کر دیجئے۔ یارسول اللہ! ہمارے لئے (اونٹ کے) دودھ نہیں دے سکن آئے اور ان کا دودھ اور پیشاب ہو تا کہ میں تمماری صحت ٹھیک ہو جائے۔ وہ لوگ وہاں چلے گئے اور ان کا دودھ ترکی اور اور پیشاب پی کر تندرست ہو گئے تو چروا ہے کو قتل کردیا اور اونٹول کو ایک اور انٹول کی کے اور ان کا دودھ کو ایک کے اور ان کا دودھ کو کے اور ان کا دودھ کو کی کے اور ان کا دودھ کو کی کردیا کو دیا کو دیا اور اونٹول کو دیا کی کردیا کو کی کردیا کو دیا اور ادنٹول کو دیا کی کردیا کو دیا کر بھاگ نگلے اور اسلام لانے کے بعد کفرکیا کا لیک

اَ ١٥١ - بَابُ هَلْ لِلأَسِيْرِ أَنْ يَقْتُلَ وَيَخْدَعَ اللَّذِيْنَ أَسَرُوهُ حَتَّى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ؟ فِيْهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ الْمَسْرِكُ الْمَشْرِكُ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمُ الْمِسْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمِسْلِمِ الْمُسْلِمُ الْمِسْلِمُ الْمُسْلِمُ ا

٣٠١٨ حَدُّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدُّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدُّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسِ بُرِ مَالِكٍ رَضِيَ الله عَنْهُ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكُلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى الله عَنْهُ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدَيْنَةَ، فَقَالُوا: يَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَووُا الْمَدَيْنَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَبْفِنَا رِسْلاً، قَالَ: ((مَا أَجِدُ لَكُم إِلا أَن تَلحقوا بالذُودِ))، فَانْطَلَقُوا لَكُم إِلا أَن تَلحقوا بالذُودِ))، فَانْطَلَقُوا لَكُم إِلا أَن تَلحقوا بالذُودِ))، فَانْطَلَقُوا وَشَرُبُوا مِنْ أَبُوالِهَا وَأَلْبَانِهَا حَتَّى صَحُوا وَسَمِنُوا، وَقَتَلُوا الرَّاعِي وَاسْتَاقُوا الذُّودَ، وَتَعَلُوا الرَّاعِي وَاسْتَاقُوا الذُّودَ، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ. فَأَتَى الصَّرْيِخُ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ. فَأَتَى الصَرْيخُ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَنْ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَنْ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعْنَ

الطُلَبَ، فَمَا تَرَجُلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِي بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَأَحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقُونَ حَتَّى مَاتُوا. قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعُوا فِي الأَرْضِ فَسَادًا.

[راجع: ٢٣٣]

فخص نے اس کی خبر آخضرت مٹائیا کودی او آپ نے ان کی خلاش کے لئے سوار دوڑائے دوپر سے بھی پہلے ہی دہ پکڑ کرلائے گئے۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ پھر آپ کے حکم سے ان کی آ کھوں میں سلائی گرم کرکے پھیردی گئی اور انہیں حرہ (مدینہ کی پھر یلی زمین) میں ڈال دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں نہیں دیا گیا۔ یمال تک کہ وہ سب مرگئے۔ (ایباہی انہوں نے اونٹوں کے چرانے والوں کے ساتھ کیا تھا ، جس کا بدلہ انہیں دیا گیا) ابو قلابہ نے کما کہ انہوں نے ماتھ کیا تھا ، چوری کی تھی اللہ اور اس کے رسول مٹائیا کے ساتھ بنگ کی تھی اور زمین میں فساو برپاکرنے کی کوشش کی تھی۔

تی جرم اور بردگان خدا است بے ایمان شریر 'پاچیوں' نمک حراموں کو بخت سزا دینا ہی چاہئے تاکہ دو سرے لوگوں کو عبرت ہو اور بردگان خدا است میں گرم گرم سلائیاں کے معلموں سے محفوظ رہیں۔ اس مدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ کیونکہ اس میں گرم گرم سلائیاں آنھوں میں پھیرنے اکا ذکر ہے جو آگ ہے گریہ کمال فرکور ہے کہ انہوں نے بھی مسلمانوں کو آگ سے عذاب دیا تھا۔ اور شاید امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس مدیث کے دو سرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس کو تھی نے روایت کیا۔ اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے بھی مسلمان چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا۔ (وحیدی)

#### ١٥٣ - بَابُ

٣٠١٩ حَذَّنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ عَنْ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ عَنْ سَعَيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ نَمْلَةً مِنَ الأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ نَبِيًا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأَخْرِقَتْ، فَأَوْحَى الله إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ فَاحْرَقْتُ أُمَّةً مِنَ الأُمْمِ تُسَبِّح الله )).

[طرفه في : ٣٣١٩].

کتے ہیں کہ یہ پیغیرایک ایس بہتی پر سے گزرے جس کو اللہ پاک نے ہالکل بڑاہ کر دیا تھا۔ انہوں نے عرض کیا پروردگار! اس بہتی میں تو تصور بد قصور بر طرح کے لوگ الرے ' نیچ ' جانور سب ہی تھ ' تو نے سب کو ہلاک کر دیا۔ پھر ایک درخت کے تئے اترے ' ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا' انہوں نے غصہ ہو کر چیونٹیوں کا سارا ہل جلا دیا۔ تب اللہ تعالی نے ان کے معروضہ کا جواب ادا کیا کہ تو نے کیوں بے قصور چیونٹیوں کو ہلاک کر دیا۔ حضرت امام بخاریؓ نے اس حدیث سے بید نکالا کہ آگ سے عذاب کرنا درست

#### اب

(١٠١٩) م سے يكيٰ بن بكيرن بيان كيا كمام سے ليث فيان كيا

ان سے یونس نے ان سے ابن شماب نے ان سے سعید بن مسیب

اور ابو سلمہ نے کہ ابو ہریرہ ، والله عنے کما کہ میں نے رسول الله سال الله الله الله

ے ساہے' آپ فرمارہے تھے کہ ایک چیونی نے ایک ہی (عزیریا

موی النیم) کو کاف لیا تھا۔ تو ان کے حکم سے چیونیوں کے سارے

گھر جلا دیئے گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ بنے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اگر

ممس ایک چیونی نے کا لیا تھا تو تم نے ایک ایس خلقت کو جلا کر

خاک کر دیا جو اللہ کی تسبیع بیان کرتی تھی۔

ب عصان پنجبرنے کیا۔ قطلانی نے کہا اس مدیث سے دلیل لی اس نے جو موذی جانور کا جلانا جائز سمجتا ہے۔ اور ہاری شریعت میں تو چیونی اور شد کی کمی کو مار ڈالنے سے ممانعت ہے۔ (وحیدی)

> ١٥٤ - بَابُ حَرْق الدُّور والنَّخِيْل ٠ ٣٠ ٣ - حَدُّثُنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُّثُنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمِ قَالَ: قَالَ لِي جَرِيْرٌ قَالَ لِي رَسُولُ ا للهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿﴿ أَلاَ تُرِيْحُنِي مِنْ ذِي الْحَلَصَةِ) - وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمِّى كَفْبَةَ الْيَمَالِيَّةَ - قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَـمْسَيْنَ وَمِائَةِ فَارس مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، وَكُنْتُ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْل، فَضَرَبَ فِي صَدْرِيْ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: ((اللَّهُمُّ ثُبُّتُهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا)). فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرُّقَهَا. ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُول ا للهِ عَلَمُ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيْرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقُّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تُوَكُّتُهَا كَأَنُّهَا جَمَلُ أَجْوَفُ أَو أَجْرَبُ. قَالَ ((فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَس وَرجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ)). [أطرافه في: ٣٠٣٦، ٣٠٧٦، ٣٨٢٣، ٠٦٠٨٩ (٤٣٥٧ (٤٣٥٦ (٤٣٥٥) ٣٣٣٢].

# باب (حربی کافرول کے) گھروں اور باغوں کو جلانا

( ۲۰ ۲۰) ہم سے مسدد نے بیان کیا کما کہ ہم سے یکی قطان نے بیان کیا' ان سے اساعیل نے بیان کیا' کما مجھ سے قیس بن الی مازم نے بیان کیا' کما کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ بواللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول الله الله الله الله المنافي في المال و المراد كرك المجه راحت كيول نمیں دے دیتے۔ یہ ذوالخلصہ قبیلہ ختم کاایک بت خانہ تھااور اے کعبۃ الیمانیہ کتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھرمیں قبیلہ احمس کے ایک سو پیاس سواروں کو لے کر چلا۔ یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑ سوار تھے۔ لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کرپایا تفاء آخضرت سل المائيل في ميرك سيني ير (اين باتف س) مارا على في انگشت ہائے مبارک کا نشان اینے سینے پر دیکھا۔ فرمایا اے اللہ! گھوڑے کی بشت پر اسے ثبات عطا فرمایؤ' اور اسے دو مرول کو ہرایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہرایت پایا ہوا بنایؤ' اس کے بعد . جریر بزانتهٔ روانه جونے 'اور ذوالخلصه کی عمارت کو گرا کراس میں آگ لگادی۔ پھررسول اللہ مٹھا کو اس کی خبر بھجوائی۔ جریر پڑھئے کے قاصد (ابوار طاة حصين بن رہيد) نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کرعرض کیا' اس ذات کی قتم!جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر شیں ہوا'جب تک ہم نے ذوالخلصه کوایک خالی پیٹ والے اونٹ کی طرح نہیں بنادیا' یا (انہوں نے کما) خارش والے اونٹ کی طرح (مراد ویرانی سے ہے) جریر بھائی نے بیان کیا کہ بیر سن کر آگ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور قبیلہ کے تمام لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ برکتوں کی دعا فرمائی۔

دیا تاکہ عام مسلمان سکون حاصل کر سکیں۔ ذمی کافروں کے عباوت خانے مسلمانوں کی حفاظت میں آ جاتے ہیں۔ للذا ان کے لئے ہر دور میں اسلامی سربراہوں نے بوے بوے او قاف مقرر کئے ہیں اور ان کی حفاظت کو اپنا فرض سمجھا ہے جیسا کہ تاریخ شاہر ہے۔ باب اور مدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

> ٣٠٢١ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةً عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : ((حَرُقَ النَّبِيُّ اللَّهِ النَّصِيْرِ)).

> > [راجع: ٢٣٢٦]

خردی' انہیں مویٰ بن عقبہ نے' انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی الله عنمانے بیان کیا کہ نبی کریم مان کیا نے (یہود) بونضیرے تھجور کے باغات جلوا دیئے تھے۔

(۱۲۰ س) ہم سے محمر بن کثرنے بیان کیا کما ہم کو سفیان بن عیمید نے

علات جنگ مختلف ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ جنگی ضروریات کے تحت دشمنوں کے تھیتوں اور باغات کو بھی جلانا پڑتاہے۔ ورنہ دیے عام حالات میں کھیتوں اور باغوں کو جلانا بھتر نمیں ہے۔

١٥٥ – بَابُ قَتْلِ النَّائِمِ الْـمُشْرِكِ

باب (حربی)مشرک سور ماہو تواس کامار ڈالنادرست ہے یہ جب ہے کہ اس کو دعوت اسلام پہنچ چک ہو اور وہ کفرو شرک پر اڑا رہے یا اس کے ایمان لانے سے مایوس ہو چک ہو جیسے ابو رافع بدوی تھا' جو کعب بن اشرف کی طرح پنجبر میں کہا کو ستاتا تھا' آپ کی جو کرتا اور مشرکین کو آپ سے الانے کے لئے برانگیخة کرتا۔

(٣٠٢٢) بم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کما ہم سے یحیٰ بن ذکریا ین الی زا کدہ نے بیان کیا کما مجھ سے میرے والدنے بیان کیا ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب بنای نے بیان کیا کہ رسول الله الله الله السارك چند آدميول كو ابو رافع (يبودى) كو قتل كرنے ك لئ بيجا'ان ميس ايك صاحب (عبداللد بن عتيك فالله )آگ چل کراس کے قلعہ کے اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اندر جانے کی بعد میں اس مکان میں تھس گیا ، جمال ان کے جانور بندهاكرتے تھے۔ بيان كياكہ انهوں نے قلعہ كادروازہ بند كرليا ليكن اتفاق کہ ان کاایک گرھاان کے مویشیوں میں سے مم تھا۔ اس لئے وہ اسے تلاش کرنے کے لئے باہر نکلے۔ (اس خیال سے کہ کمیں پکڑا نہ جاؤں) نکلنے والوں کے ساتھ میں بھی باہر آگیا ' تاکہ ان پر یہ ظاہر کر وول کہ میں بھی تلاش کرنے والول میں شامل ہوں' آخر گدھاانہیں مل کیا' اور وہ پھر اندر آ گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ اندر آگیا اور انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا' رات کا وقت تھا، تنجوں کا گھا انہوں نے ایک ایسے طاق میں رکھا جے میں نے دیکھ لیا تھا۔ جبوہ

٣٠٢٢ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدُّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيًّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ﴿(بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهُطًا مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعِ لِيَقْتُلُوهُ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصنَهِمْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فِي مَرْبَطِ دَوَابً لَهُمْ، قَالَ: وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ، ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ، فَخَرَجْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ أُريْهِمْ أَنْنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ، فَوَجَدُوا الْحِمَارَ، فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ، وَأَغْلَقُوا بَابِ الْحِصْنِ لَيْلاً، فَوَضَعُوا الْمَفَاتِيْحَ فِي كُوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا، فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ الْـمَفَاتِيْحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ

[أطرافه في: ٣٠٢٣، ٢٩٠٤، ٤٠٣٩، ٤٠٤٠].

٣٠ ٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ جَدُّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمَوَاءِ جَدُّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَمِى زَائِدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَوَاءِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَوَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : (﴿بَعَثُ رَسُولُ اللهِ اللهُ وَهُو اللهُ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَسُولُ اللهِ اللهِ عَنْدُ الله بنُ عَتِيكِ بِيتَهُ رَافِع، فدخل عَلَيهِ عَبْدُ الله بنُ عَتِيكِ بِيتَهُ لِيلاً فَقَتَلَهُ وهو نائم)). [راجع: ٣٠٢٢]

سب سو کئے تو میں نے جابیوں کا مجھااٹھایا اور دروازہ کھول کرابو رافع كے ياس پنجا۔ ميں نے اسے آواز دى ابو رافع! اس نے جواب ديا اور میں فور اً اس کی آواز کی طرف بڑھااور اس پروار کر بیٹھا۔ وہ چیخنے لگاتو میں باہر چلا آیا۔ اس کے پاس سے واپس آگر میں پھراس کے کمرہ میں داخل ہوا جگویا میں اس کی مدد کو پہنچا تھا۔ میں نے پھر آواز دی ابو رافع!اس مرتبه میں نے اپن آوازبدل کی تھی'اس نے کما کہ کیا کررہا ہے 'تیری مال برباد ہو۔ میں نے بوچھا کیا بات پیش آئی ؟ وہ کہنے لگا نہ معلوم کون مخص میرے کرے میں آئیا اور جھ پر حملہ کر بیشاہ " انہوں نے کما کہ اب کی بار میں نے اپنی تکوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اتنی زورے دبائی کہ اس کی بڑیوں میں اتر گئ 'جب میں اس کے کمرہ ے لکا توبت دہشت میں تھا۔ پھر قلعہ کی ایک سیرهی پر میں آیا تاکہ اس سے نیچے اتر جاؤں محریس اس پرسے گر کیا' اور میرے پاؤل میں موچ آئی' پھرجب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو میں نے ان سے کماکہ میں تواس وقت تک یماں سے نمیں جاؤں گاجب تک اس کی موت كا اعلان خود نه س لول - چنانچه ميل ويس مهركيا- اور ميل نے رونے والی عور تول سے ابو رافع تجاز کے سوداگر کی موت کا اعلان بلند آواز سے سنا۔ انہوں نے کما کہ چریس وہاں سے اٹھا' اور جھے اس وقت كجه بهي درد معلوم نبيس موا ' پرجم ني كريم شايد كي خدمت ميس حاضر ہوئے۔ اور آپ کواس کی بشارت دی۔

(۳۰۲۳) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کما ہم سے یکیٰ بن آدم نے بیان کیا کما ہم سے یکیٰ بن آدم نے بیان کیا کا کہ ہم سے یکیٰ بن ابی زائدہ نے بیان کیا ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ رسول اللہ ملیٰ کیا نے انسار کے چند آدمیوں کو ابو رافع کے پاس (اسے قل کرنے کے لئے) بھیجا تھا۔ چنانچہ رات بیس عبداللہ بن عتبک رضی اللہ عنہ اس کے قلعہ میں داخل ہوئے اور اسے سوتے ہوئے قل کرا۔

عبدالله برات ابن ابن ابن ابن المن کی آواز پیچائے تھے وہاں اندھرا جھایا ہوا تھا انہوں نے یہ خیال کیا ایبا نہ ہو میں اور کی کو مار کی ہوا تھا انہوں نے یہ خیال کیا ایبا نہ ہو میں اور کی کو مار کی آواز پر ضرب لگائی۔ گو ابن رافع کو عبدالله نے جگا دیا گریہ جگانا صرف اس کی جگہ معلوم کرنے کیلئے تھا۔ ابو رافع وہیں پڑا رہا و گویا سوتا ہی رہا۔ اس لئے باب کی مطابقت عاصل ہوئی۔ بعضوں نے کہا کہ حضرت امام بخاری نے اس حدیث کے و مرح طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ صراحت ہے کہ عبدالله نے ابو رافع کو سوتے میں مارا۔ یہ ابو رافع (سلام بن ابی الحقیق یمودی) کافروں کو مسلمانوں پر جنگ کے لئے ابحارا اور ہروقت فساد کرانے پر آمادہ رہتا تھا۔ اس لئے ملک میں قیام امن کے لئے اس کا ختم کرنا ضروری ہوا۔ اور اس طرح الله تعالی نے اس ظالم کو نیست و نابود کرایا۔

باب دسمن سے لم بھیر ہونے کی آرزونہ کرنا

(۳۹۲۴) ہم سے بوسف بن موی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو عاصم بن بوسف بربوی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو اسحاق فزاری نے بیان کیا ان سے موی بن عقبہ نے بیان کیا کہ جھ سے عربن عبیداللہ کے فلام سالم ابو النفر نے بیان کیا کہ میں عمربن عبیداللہ کا فنٹی تھا۔ سالم نے بیان کیا کہ جب وہ خوارج سے لڑنے کے عبیدائلہ کا فنٹی تھا۔ سالم نے بیان کیا کہ جب وہ خوارج سے لڑنے کے لئے روانہ ہوئے تو انہیں عبداللہ بن ابی اوئی رضی اللہ عنما کا خط ملا۔ میں نے اسے پڑھا تو اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک لڑائی کے موقع پر انتظار کیا کی جب سورج وحل گیا۔

(۱۳۹۲۵) تو آپ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو!

دشمن سے لڑائی بھڑائی کی تمنانہ کرد' بلکہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو۔

ہاں! جب جنگ چھڑجائے تو پھر صبر کئے رہو اور ڈٹ کر مقابلہ کرو اور

جان لو کہ جنت تکواروں کے سائے میں ہے۔ پھر آپ نے یوں دعا کی'

اے اللہ! کتاب (قرآن) کے نازل فرمانے والے' اے بادلوں کے

چلانے والے! اے احزاب (یعنی کافروں کی جماعتوں کو غزوہ خندق

کے موقع پر) شکست دینے والے! ہمارے دشمن کو شکست دے اور

ان کے مقابلے میں ہماری مدد کر اور موئی بن عقبہ نے کما کہ مجھ

سے سالم ابو النفر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبیداللہ کا مشی تھا۔ ان

کے پاس حضرت عبداللہ بن ابی اوئی رضی اللہ عنماکا خط آیا کہ رسول

١٥٩ - بَابُ لاَ تَمنُوا لِقَاءَ الْعَدُوّ الْحَدُوّ - ١٥٩ - حَدُثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدُّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ قَالَ حَدُّثَنَا أَبُو إِسْحَاق الْفَزَارِي عَنْ مُوسِي بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدُّثِنِي سَالِمٌ أَبُو النَّصْرِ مَولَى عُمْرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، كُنْتُ كَاتِبًا لَهُ قَالَ: كَتَبُ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْلَى حِيْنَ كَتَبُ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْلَى حِيْنَ خَرَجَ إِلَى النَّحُرُورِيَّةِ فَقَرَأْتُهُ فَإِذِى فِيْهِ: إِنَّ خَرَجَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ فَقَرَأْتُهُ فَإِذِى فِيْهِ: إِنَّ حَرَبَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ فَقَرَأْتُهُ فَإِذِى فِيْهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ هَنْ أَيْلِهِ النَّهِ اللهِ يَقِي بَعْضِ أَيَّامِهِ النِي لَقِي وَمُنْ رَبُولُ لِيَّةٍ فَقَرَأَتُهُ فَإِذِى فِيْهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ هَوْ النَّهُ مَنْ أَيْلِهِ اللهِ عَبْدُ اللهِ عَنْ مَالَتِ الشَّمْسُ)).

[راجع: ٢٨١٨]

٥ ٣٠٠ - ثُمُّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَمَنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللَّهُ الْعَالِيَةَ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا. وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السَّيوفِ)). ثُمُّ قَالَ: ((اللَّهُمُّ مُنْزِلَ السَّيوفِ)). ثُمُّ قَالَ: ((اللَّهُمُّ مُنْزِلَ السَّيوفِ)). الْحَرَابِ، ومُجرِيَ السَّحَابِ، وهَازِمَ الأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ)). الأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ)). ومُجرِيَ السَّحَابِ مَالِيمٌ وَقَالَ مَوْسَى بْنُ عُقْبَةً : قَالَ حَدَّثِنِي سَالِيمٌ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةً : قَالَ حَدَّثِنِي سَالِيمٌ أَبُو اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى اللهِ، فَأَتَاهُ كِنَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُوفَى اللهِ، فَأَتَاهُ كِنَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى

رَضِيُ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ تَمنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ)).[راجع: ٢٩٣٣] ٣٠٢٩ - وَقَالَ أَبُو عَامِر حَدَّثَنَا مُفِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرُّحْمَٰنِ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيُّ هَاقَالَ: ((لاَ تَـمَنُوا لِقَاء الْعَدُوّ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا)).

كريم صلى الله عليه وسلم في فرمايا تفاد مثن سے لزائي لزنے كى تمناند

(۲۷۰۳۹) ابوعامرنے کما ،جم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ان سے ابو الزناد نے 'ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضى الله عنه في كم رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرمايا ومثمن ے اڑنے بھڑنے کی تمنانہ کرو' ہاں!اگر جنگ شروع ہی ہوجائے تو پھر مبرسے کام لو۔

باب اور مدیث کا خشاء ظاہر ہے کہ وسمن سے بر سریکار رہنے کی کوشش کوئی اچھی چز نمیں ہے۔ صلح صفائی 'امن و امان بسرحال ضروری ہیں۔ اس لئے مجمی بھی خواہ مخواہ جنگ نہ چھیڑی جائے نہ اس کے لئے آرزو کی جائے۔ ہاں جب سرے پانی گزر جائے اور جنگ بغیر کوئی جارہ کار نہ ہو تو پھر مبرو استقامت کے ساتھ بوری قوت سے دعمن کامقابلہ کرنا ضروری ہے۔

## باب لڑائی مرو فریب کانام ہے

لین لڑائی میں کر اور تدبیر ضروری ہے۔ اس کا بیہ مطلب نہیں کہ عمد تو ڑوے یا دغابازی کرے وہ تو حرام ہے۔ غروہ خندق میں مسلمانوں کے ظاف یہود اور قرایش اور خطفان سب متفق ہو گئے تھے' آخضرت سی اللہ اللہ اللہ اللہ معرود کو بھیج کران میں تا انقاتی کوا دی' اس وقت آپ نے یہ فرمایا کہ اڑائی کراور فریب عی کانام ہے۔ اینی اس میں داؤ کرنا اور دعمٰن کو دعوکا دینا ضروری ہے۔ (دحیدی) (۲۷-۳۷) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کماہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا کما ہم کو معرفے خردی انسیں عام نے اور انسیں ابو ہریرہ رہ اللہ نے کہ نی کریم سٹھیا نے فرمایا "كسرى (ايران كابادشاه) بریاد وہلاک ہو گیا'اباس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا۔ اور قیصر (روم کابادشاہ) بھی ہلاک و برباد ہو گیا' اور اس کے بعد (شام میں) کوئی قصر باقی نمیں رہ جائے گا۔ اور ان کے خزانے اللہ کے رائے میں تقتیم ہوں گے۔

٣٠ ٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((هَلَكَ كِسْرَى، ثُمُّ لاَ يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ. وَقَيْصَرٌ لِيَهْلِكَنَّ، ثُمُّ لاَ يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ. وَلَتُقْسَمَنُ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللهِ).

١٥٧ - بَابُ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

[أطرافه في: ٣١٢٠، ٣٦١٨، ٢٦٣٠.

٣٠٢٨ ((وَسَمَّى الْحَرْبُ خَدْعَة)).

[طرفه في: ٢٩٠٢٩.

(٣٠٢٨) اور آيان لرائي كو مراور فريب فرمايا-

سيسي المتب كرتے تھے۔ ان مكون ميں بادشاہوں كو خدا كے درج ميں سمجما جاتا اور رعايا ان كى پرستش كياكرتى تھى۔ آخر اسلام ایے عی مظالم اور انسانی و کھوں کو ختم کرنے آیا۔ اور اس نے لا الله الا الله کا نعره بلند کیا کہ حقیقی باوشاہ صرف ایک الله رب العالمين ے ' دنیا میں بادشانی کا غرور رکھنے والے اور رعایا کا خون چونے والے لوگ جموٹے مکار ہیں۔ آخر ایسے مظالم کا بیشہ کے لئے ہر دو ملکوں سے خاتمہ ہوگیا اور عمد خلافت میں ہروو ملکوں میں اسلامی پر چم اسرانے لگا۔ جس کے پنچے لوگوں نے سکھ اور اطمینان کا سانس لیا اور یہ ظالمانہ شاہیت ہروو ملکوں سے نیست و نابود ہوگئی۔

٣٠٢٩ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنِ أَصْوَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ هَمَّامِ بْنِ مُنبَه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((سَمَّي النَّبِيُ اللهُ الْحَرْبَ خِدْعَةٌ)). [راجع: ٣٠٢٨]

٣٠٣٠ حدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ غَينُنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النّبي الله عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ اللّهِ الله عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ اللّه عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ اللّهُ عَلْهُمَا قَالَ : قَالَ اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُمُ اللّهُ الل

(۲۹ هم) ہم سے ابو بکر بن اصرم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خردی انہوں نے کہا ہم کو معرف خردی انہوں نے کہا ہم کو معرف خردی انہیں ہمام بن منبد نے اور ان سے حضرت ابو ہریہ رہ اللہ نے بیان کیا کہ نی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا لڑائی کیا ہے ؟ ایک چال

(سام سام سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ اہم کو ابن عیبینہ نے خبردی 'انہیں عمرو نے 'انہوں نے جاربن عبداللہ رضی اللہ عنما سے نا' آپ نے بیان کیا کہ نبی گریم ملی اللہ اللہ عنما تھا' جنگ تو ایک جالبازی کانام ہے۔

مطلب سے کہ جو فریق جنگ میں چتی چالای ہے کام لے گا' جنگ کا پانسہ اس کے ہاتھ میں ہو گا۔ پس مسلمانوں کو ایسے موقع پر بت زیادہ ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ جنگ میں چتی چالاکی بسرصورت ضروری ہے اور ای شکل میں اللہ کی مدد شامل حال ہوتی ہے۔ ۱۵۸ – بَابُ الْکَذِبِ فِی الْحَوْبِ بِالْبِجنگ میں جھوٹ بولنا (مصلحت کیلئے) ورست ہے۔

ترفدی کی روایت میں ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنا درست ہے۔ مرد کا اپنی یوی ہے اس کو راضی کرنے کو اور الزائی میں اور دو
آدمیوں میں صلح کرانے کو ' اب اختلاف اس میں یہ ہے کہ یہ صریح جھوٹ بولنا ان مقاصد میں درست ہے یا تعریض یعنی ایسا کلام کمنا
جس سے مخاطب ایک معنی سمجھے وہ جھوٹ ہو ' لیکن متکلم اور دو سرا معنی مراد لے اور وہ بچ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ آخضرت میں ہے ایک مقام میں چلنا ہو تا تو دو سرے مقام کا طال لوگوں سے دریافت فرماتے تاکہ لوگ سمجھیں کہ آپ وہاں جانا چاہتے ہیں۔ نووی نے کما تعریف بستر ہے صریح جھوٹ سے۔ (وحیدی)

٣٠٠٣- حَدَّثَنَا قُنْيَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنْ النّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَنْهُمَا أَنْ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرُف، فَإِنّهُ قَدْ آذَى اللهَ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرُف، فَإِنّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ؟)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةً: وَرَسُولَهُ؟)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةً: أَتْحِبُ أَنْ أَقْتَلَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنْ هَذَا – يَعْنِي النّبيُّ صَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَمَ – قَدْ عَنْانًا اللهِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – قَدْ عَنْانًا

وَسَأَلْنَا الصَّدقَةُ. قَالَ: وَأَيْضًا وَا للهِ لَتَمَلَّنَهُ
قَالَ -: فَإِنَّا الْتَبْغَنَاهُ فَنَكَرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى
نَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيْرُ أَمَّرُهُ. قَالَ : فَلَمْ يَزَلْ
يُكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ.

[راجع: ۲۵۱۰]

اور مصیبت میں پڑوگ۔ مجھ ن مسلمہ اس پر کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ ہم نے ان کی بیروی کے لیے ہے۔ اس لئے اس وقت تک اس کا ساتھ چھوڑنا ہم مناسب بھی نہیں سجھتے جب تک ان کی دعوت کا کوئی انجام ہمارے سامنے نہ آ جائے۔ غرض محمد بن مسلمہ اس سے ای طرح باتیں کرتے رہے۔ آخر موقع یا کراسے قتل کردیا۔

کعب بن اشرف یموری مدینہ میں مسلمانوں کا سخت ترین دعمن تھا جو روزانہ مسلمانوں کے خلاف نت نی سازش کرتا رہتا سیسی تھا۔ یماں تک کہ قریش مکہ کو بھی مسلمانوں کے خلاف ابھارتا اور جیشہ مسلمانوں کی گھات میں لگا رہتا لیکن اللہ پاک کو اسلام اور مسلمانوں کی بقا منظور تھی اس لئے بایں صورت اس فسادی کو ختم کر کے اسے جنم رسید کیا گیا' بچے ہے مسلمانوں کے بقاری حرکت یہ خندہ زن بھو تکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ابو رافع کی طرح یہ مردود بھی مسلمانوں کی دشمنی پر تلا ہوا تھا۔ رسول کریم مٹھیلا کی بچو کرتا اور شرک کو دین اسلام ہے بہتر بتاتا مشرکوں کو مسلمانوں پر جملہ کرنے کے لئے اکساتا ان کی روپے ہے مدد کرتا۔ حضرت محمد بن مسلمہ فی اس کے خاتمہ کے لئے اجازت مانگی کہ میں جو مناسب ہو گا آپ کی نسبت شکایت کے کلے کہوں گا آپ نے اجازت دے دی۔ محمد بہن مسلمہ کی اس ہے یہ غرض تھی کہ کعب کو میرا اعتبار پیدا ہو ور نہ وہ پہلے ہی چونک جاتا اور اپنی حفاظت کا بندوبات کر لیتا۔ بضوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے کیونکہ محمد بن مسلمہ کا کوئی جھوٹ اس میں فدکور نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مجمد مطلق حضرت امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دو سرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں صاف یہ نہ کور ہے کہ انہوں نے چلت امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دو سرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں صاف یہ نہ کور ہے کہ انہوں نے چلت ہوگا ہوٹی ہوٹیوں وہ کموں گا آپ نے اجازت دی اس میں بھوٹ بولنا بھی آگیا۔ آخر محمد بن مسلمہ نے کعب کو باتوں باتوں میں کہایار تیرے سرے کیا عمدہ خوشبو آتی ہے۔ وہ مردود کہنے لگا میرے پاس مسلمہ نے اس بمانے اس کے بال درمیان سرے پور کر مفبوط تھام لئے اور ساتھیوں کو اشارہ کر دیا انہوں نے کہا دو اس نے کہا سو تھون کو اشارہ کر دیا انہوں نے کہا دو ایک بی وار مسلمہ نے اس کا سر تھم کر دیا انہوں نے باب کا مضمون ثابت ہوا۔

# باب جنگ میں حربی کافر کو اچانک دھوکے سے مار ڈالنا

ای چالا کی ہوشیاری کا نام جنگ ہے جس کے بغیر چارہ نہیں۔ آج کے مشینی دور میں بھی دستمن کی گھات میں بیٹھنا اقوام عالم کا معمول ہے۔ اسلام میں یہ اجازت صرف حربی کافروں کے مقابلہ میں ہے ورنہ دھو کہ بازی کسی حالت میں جائز نہیں۔

(۱۳۰۴ می ہے عبداللہ بن محد نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عبینہ نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عبینہ نے بیان کیا ان سے عمرو بن دینار نے اور الن سے جابر بن عبداللہ انصاری بھی نے کہ رسول کریم ملٹی ہے نے فرمایا کعب بن اشرف کے لئے کون ہمت کرتا ہے ؟ محد بن مسلمہ نے کما کیا میں اشرف کے لئے کون ہمت کرتا ہے ؟ محد بن مسلمہ نے کما کیا میں اسے قتل کردوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! انہوں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھے اجازت دیں (کہ میں جو چاہوں جھوٹ سے کموں) آپ نے

رَّ ٣٠ ٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَالُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ ((مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ)) فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَتُحِبُ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَأَذَنْ لِي فَأَقُولَ. قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَأَذَنْ لِي فَأَقُولَ. قَالَ: ((قَدْ فَعَلْتُ)). [راجع: ٢٥١٠]

١٥٩ – بَابُ الْفَتكِ بِأَهْلِ الْحَرْبِ

### فرمایا کہ میری طرف ہے اس کی اجازت ہے۔

یمال چونکہ کعب بن اشرف پر دھوکہ سے اچانک جملہ کرنے کا ذکر ہے جو حضرت محد بن مسلمہ شنے کیا تھا' ای سے باب کا مضمون ثابت ہوا۔ مزید تفصیل ندکور ہو چکی ہے۔

> • ١٦ - بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الإِحْتِيَال، وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَخْشَى مَعَرَّتُهُ

> ٣٠٣٣ - قَالَ اللَّيْتُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَن ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ أَبَىُّ بُنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَادٍ - فَجُدَّثَ بِهِ فِي نَخْل – فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النُّحْلَ، طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النُّخُلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِي قَطِيْفَةِ لَهُ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ صَيَّادٍ -رَسُولَ اللهِ عَلَيْهُ فَقَالَتْ: يَا صَافِ هَذَا مُحَمَّد، فَوَتَبَ ابْنُ صَيَّاد، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَىٰ: ((لَوْ تَرَكَتُهُ بَيَّنِ)).

> > [راجع: ١٣٥٥]

للمنظم ابن صاد مدینه میں ایک یمودی بچہ تھا، جو کائن اور نجومیوں کی طرح لوگوں کو بمکایا کرتا اور اپنے آپ کو مجھی نبی اور رسول بھی کمنے لگتا' وہ بھی ایک قتم کا دجال ہی تھا' کیونکہ دجل و فریب اس کا کام تھا۔ حضرت عمر کی رائے اس کے ختم کر دیے کی تھی 'گر آخضرت ساتھا جو رحمہ اللعالمین بن کر تشریف لائے تھے آپ نے بہت سی ملی و ملی مصالح کی بنا پر اے مناسب ند معجما ' بچ ہے ﴿ لا اكراه في الدين ﴾ (البقرة : ٢٥٦) دين معاملات ميس كى ير زبردستى كرنا جائز نسيس ہے۔ راه بدايت وكھلا وينا الله و رسول طراية كا كام ہے اور اس پر چلانا صرف الله كاكام ہے۔ ﴿ إِنَّكَ لاَ تَهْدِيْ مَنْ أَخْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِيْ مَنْ يَشَآءُ ﴾ (القشص: ٥٦).

باب کا مطلب اس سے ثابت ہوا کہ آنخضرت ما تی شاخوں کی آڑ میں چل کر ابن صیاد تک پنیج تاکہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکے 'ابن صیاد نے آپ کے امیوں کے رسول ہونے کی تصدیق کی 'جس سے اس نے آپ کی رسالت عامہ سے انکار بھی کیا' ای کے معنی ان پڑھ کے ہیں۔ اہل عرب میں لکھنے پڑھنے کا رواج نہ تھا۔ اس کے باوجود وہ ہر فن کے ماہر تھے اور بے پناہ قوت حافظہ رکھتے تھے بلکہ ان کو اینے امی ہونے پر فخر تھا۔ آنخضرت سلی ہی ان ہی میں پیدا ہوئے اور الله پاک نے آپ کو امی ہونے کے باوجود علوم الاولین والآخرین ے مالا مال فرمایا۔ (مُنْہَیمُ)

١٦١ - بَابُ الرَّجزَ فِي الْحَرْبِ،

باب اگر کسی ہے فسادیا شرارت کا ندیشہ ہو تواس سے مکر اور فریب کرسکتے ہیں

(۲۰۹۳ مین سعد نے بیان کیا ان سے عقیل نے بیان کیا ان ے ابن شماب نے ان سے سالم بن عبدالله اور ان سے عبدالله بن عمر والله نے بیان کیا کہ رسول کریم النہایا ابن صیاد (یمودی نے) کی طرف جا رہے تھے۔ آپ کے ساتھ الی بن کعب بڑاٹھ بھی تھے (ابن صاد کے عجیب وغریب احوال کے متعلق آپ خود محقیق کرنا چاہتے تھے) آپ کو اطلاع دی گئی تھی کہ ابن صیاد اس وقت کھجو رول کی آٹر میں موجود ہے۔ جب آپ وہاں پنچ تو شاخوں کی آڑ میں چلنے گے۔ (تاكه وه آپ كو د كيه نه سكے) ابن صياد اس وقت ايك جادر او راه ہوئے چیکے چیکے کچھ گنگنا رہا تھا'اس کی مال نے آخضرت ماٹھا کود کھ ليا اور يكار التمي كه اب ابن صياد! يه محمد التي يلم آيني وه چونك الله آپ نے فرمایا کہ اگر میہ اس کی خبرنہ کرتی تو وہ کھولتا۔ (یعنی اس کی باتوں ہے اس کاحال کھل جاتا)

باب جنگ میں شعر پڑھنااور کھائی کھودتے وقت

وَرَفْعِ الصَّوتِ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ فِيْهِ سَهْلٌ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِيْهِ يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَة.

٣٤ • ٣٠ حَدُّثَنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُّثَنَا أَبُو الْمُحُوَّصِ قَالَ حَدُّثَنَا أَبُو السُّحَاقَ عَنِ اللَّمْ عَنْهُ قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّمِ اللهِ فَقَلَ اللَّمَ اللهِ فَعَلَى وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّمَ اللهِ حَتَّى وَارَى النَّمَ اللهُ شَعْرَ صَدْرِهِ - وَكَانَ رَجُلاً كَثِيْرَ الشَّعَرِ - وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ رَجُلاً كَثِيْرَ الشَّعَرِ - وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللهِ بْن رَوَاحَةً: وَيَقُولُ أَ:

اللَّهُمُّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلاَ تَصَدُّقُنَا وَلاَ صَلْيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا الْفَنْنَا وَتَبْتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا إِنَّ الأَعْدَاءَ قَدْ بَعُوا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنًا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ)).[راجع: ٢٨٣٦]

آوا زبلند كرنا

اس باب میں سل اور انس بی الله احادیث نی کریم مالی الله است روایت کی بین اور بزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع بی الله سے بھی اس باب میں ایک حدیث روایت کی ہے۔

(۱۹۳۴) ہم سے مسدد بن مسرم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا کان ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا کان سے ابواستان نے دیکھا کہ غزوہ احزاب میں (خندق اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ غزوہ احزاب میں (خندق کھودتے ہوئے) رسول اللہ ملی ہے اٹ گئے تھے۔ یہاں تک کہ سینہ مبارک کے بال مٹی سے اٹ گئے تھے۔ آپ کے (جسم مبارک پر) بال بہت گھنے تھے۔ اس وقت آپ عبداللہ بن رواحہ زائش کا بہ شعر بڑھ رہے تھے۔

(ترجمه) "اے اللہ! اگر تیری ہدایت نہ ہوتی تو ہم بھی سیدھاراستہ نہ پاتے 'نہ صدقہ کر سکتے اور نہ نماز پڑھتے۔ اب تو یااللہ! ہمارے دلوں کو سکون اور اطبینان عطا فرما' اور اگر (دشمن سے) للہ بھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھیو' دشمنوں نے ہمارے اوپر زیادتی کی ہے۔ جب بھی وہ ہم کو فتنہ فساد میں ہتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں"۔ آپ یہ شعر بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔

ا المعاملة على المان عروم نے ان اشعار كا ترجمہ اردو اشعار ميں يول كيا ہے۔

کیے روحت ہم نمازیں کیے دیے ہم زکوۃ پاؤں جموا دے ہمارے دے الرائی میں ثبات جب وہ بمکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات تو ہدایت گر نہ کرتا تو کمال ملتی نجات اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات بے سب ہم پر میر دشن ظلم سے چڑھ آئے ہیں

ترجمة الباب من حافظ صاحب فرات إلى وكان المصنف اشار في الترجمة بقوله ورفع الصوت في حفر الخندق الى ان كراهة رفع الصوت مختصة بحالة القتال وذلك فيما اخرجه ابو داوود من طريق قيس بن عباد قال كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يكرهون الصوت عند القتال (فتح)

لینی حضرت امام نے اس میں اشارہ فرمایا ہے کہ عین لڑائی کے وقت آواز بلند کرنا کروہ ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ امکاب رسول لڑائی کے وقت آواز بلند کرنا کروہ جانتے تھے۔ حالت قال کے علاوہ کروہ نہیں ہے جیسا کہ یمال خندق کی کھدائی کے موقع پر ذکور ہے۔

## ١٦٢ – بَابُ مَنْ لاَ يَشْبُتُ عَلَى الْخَيْل

٣٠٣٥ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ أَسْمَاعِيْلَ عَنْ قَالَ: عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرِ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ عَلَىٰهُ أَسْلَمْتُ، وَلاَ رَآنِي إِلاَّ تَبَسَّمَ فِي وَجْهِيْ)).

[طرفاه في : ۲۸۲۲، ۲۰۹۰].

٣٠٣٦ وَلَقَدُ شَكُوتُ أَنِّي لاَ أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((اللَّهُمَّ ثَبَتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا)). [راجع: ٣٠٢٠]

## باب جو گھوڑے پر اچھی طرح نہ جم سکتا ہو (اس کے لئے دعاکرنا)

(٣٠١٥) ہم سے محد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کما ہم سے عبداللہ بن اور لیس نے بیان کیا 'ان سے اساعیل بن ابی خالد نے 'ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر بن عبداللہ بھی بڑا ہے نا بیان کیا کہ جب سے میں اسلام لایا 'رسول کریم ماڑا ہے نے (پردہ کے ساتھ) مجھے (اپ گھر میں داخل ہونے سے) کھی نہیں روکا اور جب بھی آپ محمل کو دیکھتے 'خوش سے آپ مسکرانے لگتے۔

(۳۰۹۳۹) ایک دفعہ میں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گوڑے کی سواری پر اچھی طرح نہیں جم پاتا ہوں' تو آپ نے میرے سینے پر اپنا دست مبارک مارا' اور دعا کی اے اللہ! اے گوڑے پر جما دے اور دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا بنا دے اور خود اے بھی سیدھے رائے پر قائم رکھیو۔

مجاہر کے لئے دعاکرنا ثابت ہوا۔ کسی بھی اس کی حاجت سے متعلق ہو۔ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی بھاتھ گھوڑے کی سواری میں پختہ نہیں تھے۔ اللہ نے اپنے حبیب کی دعا سے ان کی اس کمزوری کو دور کر دیا۔ یمی بزرگ صحابی جیں جنہوں نے یمن کے بت خانہ ذی الخاصہ کو ختم کیا تھا جو یمن میں کعبہ شریف کے مقابلہ یر بنایا گیا تھا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

باب بوریا جلا کرزخم کی دوا کرنا اور عورت کااپنے باپ کے چرے سے خون دھونا اور ڈھال میں یانی بھر بھر کرلانا

زخوں کو خٹک کرنے کے لئے بوریا جلا کر ایس کی راکھ استعال کرنا زمانہ دراز سے معمول چلا آ رہا ہے۔ مجاہدین کے لئے ایسے موقع پر یمی ہدایت ہے اور میہ بھی کہ میدان جماد وغیرہ میں اگر باپ زخی ہو جائے تو اس کی لڑکی اس کی ہر ممکن خدمت کر سکتی ہے۔ یہی مقصد باب ہے۔

(کسوس) ہم سے علی بن عبدالله مدینی نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عیبید نے بیان کیا کما ہم سے ابو حازم نے بیان کیا کما کہ سمل بن سعد ساعدی سے شاگردوں نے پوچھاکہ (جنگ احدیس) نبی کریم التھا ہے کے زخوں کاعلاج کس دواسے کیا گیاتھا؟ سل شنے اس پر

١٦٣ - بَابُ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِإِحْرَاقِ
 الْحَصِيْرِ وَ غَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ أَبِيْهَا الدَّمَ
 عَنْ وَجْهِهِ، وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي التَّرْسِ.

٣٠٣٧ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِم قَالَ:

((سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ

ا للهُ عَنْهُ: بَأَيِّ شَيْء دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ

ا للْهِ اللهِ فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّى، كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالنَّمَاءِ فِي تُرْسِهِ، وَكَانتُ - يَعْنِي فَاطِمَةً- تَفْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجُهه، وَأْخِذَ حَصِيْرٌ فَأَحْرِقَ، ثُمَّ حُشِي به جُرْحُ رَسُولِ اللهِ فَقَلَى).

کما کہ اب صحابہ میں کوئی شخص بھی ایسا زندہ موجود نہیں ہے جو اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ حضرت علی ؓ اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لا رہے تھے اور سیدہ فاطمہ ؓ آپؓ کے چرے سے خون کو دھو رہی تھیں۔ اور ایک بوریا جلایا گیا تھا اور آپ کے زخموں میں اسی کی راکھ کو بھر دیا گیا تھا۔

[راجع: ٢٤٣]

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔ جنگ احد میں آنخضرت ملٹھیا کو کافی زخم آئے تھے' ایک بوریا جلا کر آپ کے زخموں میں اس کی راکھ کو بھرا گیا' اور چرہ مبارک سے خون کو دھویا گیا' سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ ٹنے ان خدمتوں کو انجام دیا تھا' میدان جنگ میں عورتوں کا جنگی خدمات انجام دینا بھی ثابت ہوا۔

١٦٤ - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ
 وَالاخْتِلاَف فِي الْحَرْبِ، وَعَقُوبَةِ مَنْ

عصني إمَامَهُ

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَلاَ تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذَهَبَ ريْـحُكُم ﴿ [الأنفال: ٤٦]. وَقَالَ قَتَادَةُ: الرَّيْحُ الْحَرْبُ.

٣٠ ٣٨ - حدُّثَنا يَخْتَى قَالَ حَدُّثَنا وَكِيْعٌ عَن أَبِيهِ عِن شَعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عِن شَعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عِن شَعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عِن شَعْبَة عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدَهِ: أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ((يَسَّرَا وَلاَ تُعَسِّرًا، وَبَشَّرَا وَلاَ تُنَفِّرًا، وَتَطَاوِعًا وَلاَ تَخْتَلِهًا).

[راجع: ٢٢٦١]

باب جنگ میں جھگڑااوراختلاف کرنا مکروہ ہے اور جو سردار لشکر کی نافرمانی کرے' اس کی سزا کابیان

اور الله تعالی نے سور ہ انفال میں فرمایا "آپس میں پھوٹ نہ پیدا کرو کہ اس سے تم ہز دل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ قمادہ نے کماکہ (آیت میں) رت کسے مراد لڑائی ہے۔

(۱۳۹۳) ہم سے کی بن جعفر نے بیان کیا 'کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا 'ان سے شعبہ نے 'ان سے سعید بن الی بردہ نے 'ان سے ان کے بان کیا 'ان سے شعبہ نے 'ان سے سعید بن الی بردہ نے 'ان سے ان کے دادا ابو موی اشعری نے کہ نبی کریم ساٹھ پیلم نے معاز اور ابو موی کو یمن بھیجا 'آپ نے اس موقع پر بیہ ہدایت فرمائی نقی کہ (لوگوں کے لئے) آسانی پیدا کرنا 'انہیں شخیوں میں مبتلا نہ کرنا 'ان کو خوش رکھنا 'نفرت نہ دلانا 'اور تم دونوں آپس میں انقاق رکھنا 'اختلاف نہ پیدا کرنا۔

آیت فدکورہ فی الباب ایک ایسی کلیدی ہدایت پر مشمل ہے جس پر پوری ملت کے منزل و ترقی کا دار و مدار ہے۔ جب تک سین میں است کی قوت پارہ پارہ ہو است کی قوت پارہ پارہ ہو است کی قوت پارہ پارہ ہو کر رہ گئی۔ قرآن مجید کی بست می آیات اور احادیث نبوی کی بست می مرویات موجود ہیں 'جن میں امت کو اتفاق باہمی کی تاکید کی گئی اور اتفاق و اتحاد اور مودت باہمی کے فوائد سے آگاہ کیا گیا ہے اور تنازع و افتراق کی خرابوں سے خبردی گئی ہے۔ خود آیت باب میں غیر

معمولی تنبیہ موجود ہے کہ تنازع کا نتیجہ بیہ ہے کہ تمهاری ہوا اکھڑ جائے گی اور تم بز دل بن جاؤ گے۔ ہوا اکھڑنے کا مطلب ظاہر ہے کہ غیراقوام کی نظروں میں بے وقعت ہو جاؤ گے اور جرأت و بهادری مفقود ہو کرتم پر بز دلی چھا جائے گی۔

دور حاضرہ میں عربوں کے باہمی نتازع کا نتیجہ سقوط بیت المقدس کی شکل میں موجود ہے کہ مٹھی بھریمودی کرو ژوں مسلمانوں کو نظرانداذ کر کے مسجد اقصٰی پر قابض بنے بیٹھے ہیں۔

صدیث معاذی ہدایات بھی بہت ہے فوا کد پر مشمل ہیں۔ لوگوں کے لئے شرعی دائرہ کے اندر اندر ہر ممکن آسانی پیدا کرنا ' مختی کے ہر پہلو سے بچنا' لوگوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا' کوئی نفرت پیدا کرنے کا کام نہ کرنا' بید وہ بھتی ہدایات ہیں جو ہر عالم' مبلغ' خطیب' مدرس' مرشد' ہادی کے پیش نظر رہنی ضروری ہیں۔ ان علماء و مبلغین کے لئے بھی غور کا مقام ہے جو مختیوں اور نفرتوں کے پیکر ہیں۔ مدا ھہ اللہ ۔

٣٠٣٩ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ غَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْرِجَّالَةِ يَومَ أُحُدٍ -وَكَانُوا خَـمْسِيْنَ رَجُلاً – عَبْدَ الله بْنَ جُبَيْر فَقَالَ: ((إنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطُفنَا الطَّيرُ فَلاَ تُبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَومَ وَأُوْطَأُنَاهُمْ فَلاَ تَبْرِحُوا حَتَّى أُرْسِل الْمِيْكُمْ)). فَهَزَمُوهُمْ. قَالَ: فَأَنَّا وَا للهِ رَأَيْتُ النَّسَاءَ يَشْتَددُن، قَدْ بَدَتْ خَلاَخِلْهُنَّ وَأَسُوقُهُنَّ، رَافِعَاتِ ثَيَابِهِنَّ. فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ : الْغَنِيْمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيْمَةَ، ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلِّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: وَاللهِ لَنَأْتَيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْعَنِيْمَةِ فَلَمَّا أَتُوهُمْ صُرفَتْ وُجُوهُمْ، فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِيْنَ، فَذَاكَ إِذْ

(۹۳۹ م) ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کما ہم سے زہیر نے بیان كيا كما جم سے ابو اسحاق نے بيان كيا كما كم ميں نے براء بن عازب والتر سے سنا' آپ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم ساتھیا نے جنگ احد کے موقع پر (تیراندازوں کے) بچاس آدمیوں کاافسرعبداللہ بن جبیر بٹاٹھ کو بنایا تھا۔ آپ نے انہیں تاکید کردی تھی کہ اگرتم یہ بھی دیکھ لو کہ پر ندے ہم پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ پھر بھی اپنی اس جگہ سے مت ہنا' جب تک میں تم لوگوں کو کہلانہ بھیجوں۔ اس طرح اگر تم یہ دیکھو کہ کفار کو جم نے شکست دے دی ہے اور انہیں پامال کردیا ہے پھر بھی یمال سے نہ ٹلنا' جب تک میں ممہیں خود بلانہ جھیجوں۔ پھراسلامی الشكرنے كفار كو شكست دے دى۔ براء بن عازب في بيان كيا كم الله کی قتم! میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا کہ تیزی کے ساتھ بھاگ رہی تھیں۔ ان کے پازیب اور پنڈلیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ اور وہ اینے کیروں کو اٹھائے ہوئے تھیں۔ عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے كها كه غنيمت لوثوا اع قوم! غنيمت تمهارك سامنے ہے۔ تمهارے ساتھی غالب آ گئے ہیں۔ اب ڈرکس بات کا ہے۔ اس پر عبداللہ بن جيران ان سے كماكياجو بدايت رسول الله النايان في على على على اس بھول گئے ؟ لیکن وہ لوگ اس پر اڑے رہے کہ دو سمرے اصحاب کے ساتھ غنیمت جمع کرنے میں شریک رہیں گے۔ جب بیدلوگ (اکثریت) انی جگد چھوڑ کر چلے آئے توان کے مند کافروں نے پھیردیے 'اور (مسلمانوں کو) شکست زوہ یا کر بھا گتے ہوئے آئے ' میں وہ گھڑی تھی

يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلِّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثَّنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَصَّابُوا مِنَّا سَبْعِيْنَ، وَكَانَ النَّبِيُّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْـمُشْرِكِيْنَ يَومَ بَدْرٍ أَرْبَعِيْنَ وَمِانَةً وَسَبْعِيْنَ أَسِيْرًا وَسَبْعِيْنَ قَتِيلًا، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَفِي الْقَوَم مُحَمَّدٌ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيْبُوهُ. ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَومِ ابْنُ أَبِي قُحَاقَةَ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوم ابْنُ الْحَطَّابِ؟ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَّا هَؤُلاَء فَقَدْ قُتِلُوا. فَمَا مَلكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ: كَذَبْتَ وَا للهِ يَا عَدُو اللهِ، إِنَّ الَّذِيْنَ عَدَدْتَ لأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ، وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ. قَالَ: يَومٌ بِيَوم بَدْر، وَالْحَرْبُ سِجَالٌ. إِنْكُمْ سَتَجدُونَ فِي الْقَومِ مُثْلَةً لَمْ آمُرَ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي. ثُمُّ أَخَذَ يَرْتَجزُ: أَعْلُ هُبَلْ.. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلاَ تُجِيْبُونَهُ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ؟ قَالَ: ((قُولُوا: اللهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ)). قَالَ : إِنَّ لَنَا الْعُزَّى وَلاَ عُزَّى لَكُمْ فَقَالَ النَّبيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَلاَ تُجِيْبُونَهُ) قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ؟ قَالَ: ((اللهُ مَولاَنَا وَلاَ مَولَى لَكُمْ)).

[أطرافه في : ٣٩٨٦، ٤٠٤٧، ٤٠٦٧، ٢٥٦١].

(جس كاذكرسورة آل عمران ميس ہے كه) "جب رسول كريم اللهام تم كو پیچیے کھڑے ہوئے بلا رہے تھ"۔ اس سے میں مراد ہے۔ اس وقت رسول کریم ما چاہیے کے ساتھ بارہ صحابہ کے سوا اور کوئی بھی باقی نہ رہ گیا تھا۔ آخر ہمارے ستر آدمی شہید ہو گئے۔ بدر کی لڑائی میں آنخضرت ما اللہ اللہ اللہ اللہ ماتھ مشرکین کے ایک سوچالیس آدمیوں کا نقصان کیا تھا' ستر ان میں سے قیدی تھے او رستر مقتول' (جب جنگ خم ہو گئ تو ایک بہاڑ پر کھڑے ہو کر) ابو سفیان نے کماکیا محد (النہیل) اپی قوم کے ساتھ موجود ہیں؟ تین مرتبہ انہوں نے یمی پوچھا۔ لیکن نی کریم مانیا نے جواب دینے سے منع فرمادیا تھا۔ پھرانہوں نے یوچھا' كيا ابن ابي قعافه (ابو بكر رائلة) ائي قوم ميس موجود ميس ؟ سه سوال بهي تين مرتبه كيا كهربوچهاكيااين خطاب (عمر بناتر) ايني قوم مين موجود بين ؟ بيه بھی تين مرتبہ پوچھا' پھراپنے ساتھيوں کی طرف مڑ کر کہنے لگے کہ یہ تیوں قل ہو چکے ہیں اس یر عمر واللہ سے نہ رہاگیا اور آپ بول یڑے کہ اے خدا کے دشمن! خدا گواہ ہے کہ تو جھوٹ بول رہاہے۔ جن کے تو نے ابھی نام لئے تھے وہ سب زندہ ہیں اور ابھی تیرا برا دن آنے والا ہے۔ ابوسفیان نے کما اچھا! آج کاون بدر کابدلہ ہے۔ اور لڑائی بھی ایک ڈول کی طرح (بھی ادھر بھی ادھر) تم لوگوں کو اپنی قوم ك بعض لوك مثله كئ موئ مليس ك- ميس في اس طرح كاكوئي تکم (اپنے آدمیوں کو) نہیں دیا تھا' لیکن مجھے ان کابیہ عمل برا بھی نہیں معلوم ہوا۔ اس کے بعد وہ فخریہ رجز پڑھنے لگا' مبل (بت کا نام) بلند رہے۔ آپ نے فرمایاتم لوگ اس کاجواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہ ر في الله ؟ آب ني جيها جم اس كے جواب ميں كياكسي يارسول الله ؟ آب نے فرمایا کہو کہ اللہ سب سے بلند اور سب سے بردا بزرگ ہے۔ ابو سفیان نے کہا ہمارا مدد گار عزیٰ (بت) ہے اور تہمارا کوئی بھی نہیں' آیٹ نے فرمایا 'جواب کیوں نہیں دیتے 'صحابہ نے عرض کیا' یارسول اللہ! اس کاجواب کیادیا جائے؟ آنخضرت سائیلم نے فرمایا کمو کہ اللہ ہمارا حامی ہے اور تمہارا جامی کوئی نہیں۔

) (425) × (425) × مرا بنگ احد اسلامی تاریخ کا ایک برا حادثہ ہے جس میں مسلمانوں کو جانی اور مالی کافی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ رسول کریم شاکیکا لکت میں نے حضرت عبداللہ بن جیر کے ساتھیوں کو سخت تاکید کی تھی کہ ہم بھاگ جائیں یا مارے جائیں اور پر ندے مارا گوشت ا کے ایک کر کھا رہے ہوں' تم لوگ یہ درہ ہمارا تھم آئے بغیر ہر گزنہ چھوڑنا' یہ درہ بہت ہی نازک مقام تھا۔ وہاں سے مسلمانوں پر عقب سے حملہ ہو سکتا تھا' اگر حضرت عبداللہ بن جبیر بڑاٹھ کے ساتھی اس ورہ کو نہ چھوڑتے تو کافروں کالشکر نہمی عقب سے حملہ نہ کر سكتا اور مسلمانوں كو شكست نه ہوتى ممر عبدالله بن جبير كے ساتھيوں نے جب ميدان مسلمانوں كے ہاتھ ديكھا تو وہ اموال غنيمت لو مح کے خیال سے درہ چھوڑ کر بھاگ نکلے' اور فرمان رسول اللہ مٹھیٹم اپنی رائے قیاس کے آگے انہوں نے بالکل فراموش کر دیا' متیجہ یہ کہ کافروں کے اس اچانک حملہ سے مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے 'اور بیشتر مسلمان مجابدین نے راہ فرار افتیار کی 'رسول کریم مٹھیا کے ساتھ صرف ابو بكر صديق٬ عمر فاروق٬ على مرتضى، عبدالرحن بن عوف٬ سعد بن الى وقاص، طلحه بن عبيدالله٬ زبير بن عوام٬ ابو عبيده بن جراح و خباب بن منذر و سعد بن معاذ اور اسيد بن حفير رفي أين عقد ستر اكابر صحابه شهيد مو كئد. جن مين حضرت امير حمزة كوسيد الشہداء كما جاتا ہے۔ حضرت ابو سفيان جو اس وقت كفار قريش كے لشكر كى كمان كر رہے تھے 'جنگ كے خاتمہ ير انهول في فخريه مسلمانوں کو للکارا اور یہ بھی کما کہ مسلمانو! تمہارے کچھ شمداء مثلہ کئے ملیں گے ' یعنی ان کے ناک کان کاٹ کران کی صورتوں کو منخ کر دیا گیاہے۔ میں نے ایسا تھم نہیں دیا مگرمیں اسے برا بھی نہیں سمجھتا۔

مشرکوں نے سب سے زیاوہ گتاخی حضرت امیر حمزہ زائشہ کے ساتھ کی تھی۔ وحثی نامی ایک غلام نے ان ہر چھپ کر وار ممیا' وہ گر گئے۔ ابو سفیان کی بیوی ہندہ نے اینے باپ اور بھائی کا مارا جانا یاد کر کے ان کی نغش کا مثلہ کر دیا اور ان کا کلیجہ نکال کر چبایا اور ان کی نغش پر کھڑی ہوئی اور فخریہ شعر پڑھے۔

جل ایک بت کانام تھا جو کعبہ کے بتوں میں بوا مانا جاتا تھا۔ گویا ابو سفیان نے فتح جنگ پر جمل کی جے کا نعوہ بلند کیا کہ آج تیما غلبہ ہوا اور الله والے مغلوب ہوئے۔ اسکے جواب میں آنخضرت سائیا نے حقیقت افروز نعرہ اللہ اعلی و اجل کے لفظوں میں بلند فرمایا، جو اسلئے بلند اور برتر ثابت ہوا کہ بعد میں جبل اور تمام بتوں کا کعبہ سے خاتمہ ہو گیا اور اللہ عزوجل کا نام وہاں بیشہ کے لئے بلند ہو رہا

اس مدیث سے حضرت امام بخاری ؓ نے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ عبداللہ بن جمیر راتھ کے ساتھ والوں نے اپنے مردار سے اختلاف کیا اور ان کا کمانہ مانا مورجہ سے بث گئے اس لئے سزا پائی کست اٹھائی۔ بہیں سے نص صریح کے سامنے رائے قیاس کرنے کی انتہائی ندمت ثابت ہوئی گرصد افسوس کہ امت کے ایک کثیر طبقہ کو اس رائے و قیاس نے تباہ و برمیاد کرکے رکھ دیا ہے' نیز افتراق امت کا اہم سبب تقلید جام ہے جس نے مسلمانوں کو مختلف فرقوں میں تقسیم کرویا۔

وين حق راجار فرجب ساختند رخنه ور وين ني انداختند

باب اگر رات کے وقت دستمن کاڈر پیدا ہو

(توچاہے کہ حاکم اس کی خبرلے)

( ۲۰۹۴ م) ہم سے قتیہ بن سعید نے بیان کیا 'کما ہم سے حماد نے بیان کیا' ان سے ثابت نے اور ان سے انس بغاشتہ نے کہ رسول اللہ ملٹھالیم سب سے زیادہ حسین 'سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بمادر تھے۔ انہوں نے کما کہ ایک مرتبہ رات کے وقت الل مدینہ گھرا گئے ١٦٥ – بَابُ إِذَا فَزِعُوا بِاللَّيْلِ

٣٠٤٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ أَحْسَنَ النَّاس، وَأَجْوَدَ النَّاس، وَأَشْجَعَ النَّاسِ. سے 'کیونکہ ایک آواز سائی دی تھی۔ پھر ابوطلع کے ایک گھوڑے پر جس کی پیٹے نگی تھی رسول کریم ساڑیا جھیقت عال معلوم کرنے کے لئے تنااطراف مدینہ میں سب سے آگے تشریف لے گئے۔ پھر آپ واپس آکر صحابہ وُنَ آئی سے ملے تو تلوار آپ کی گردن میں لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ گھرانے کی کوئی بات نہیں 'گھرانے کی کوئی بات نہیں ۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا' میں نے تواسے دریا کی

قَالَ وَقَدْ فَزَعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلا. سَمِعُوا صَوِتًا. قَالَ: فَتَلَقَاهُمُ النَّبِيُ عَلَىٰ علَى فَرَسِ لأَبِي طَلْحَةَ عُرْي وَهُوَ مُقَلِّدٌ سِيْفَهُ فَقَالَ: لَمُ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْ: ((وَجَدْتُهُ بَحْرًا. يَعْنِي الْفَرَس)). [راجع: ٢٦٢٧]

بعض دسمن قبائل کی طرف سے مدینہ منورہ پر اچانک شب خونی کا خطرہ تھا' اور ایک دفعہ اندھیری رات میں کسی نامعلوم آواذ پر ایبا شبہ ہو گیا تھا جس کی تحقیق کے لئے سب سے پہلے خود رسول کریم مٹائیا نظے اور آپ مدینہ کے چاروں طرف دور دور تک پت لے کرواپس لوٹے اور مسلمانوں کی تسلی دلائی کہ کوئی خطرہ نہیں ہے' اس سے باب کا مضمون ثابت ہوا۔

١٦٢ - بَابُ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى

یاصباحاه پیارنا تاکه لوگ س لیس اور مدد کو آئیں۔

باب دشمن کو دیکھ کربلند آواز ہے

طرح پایا۔ (تیز دو ڑنے میں) آپگااشارہ گھو ڑے کی طرف تھا۔

بأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا صَبَاحَاهُ. حَتَى يُسْمِعَ النَّاسَ

المُعْرَنَا يَزِيْدُ بُنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنّهُ الْخُبَرَنَا يَزِيْدُ بُنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: ((خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا مَحْوَ الْغَابَة. حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقَيْبِي عُلاَمٌ لِعَبْد الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ. لَقِينِي عُلاَمٌ لِعَبْد الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ. لَقِينِي عُلاَمٌ لِعَبْد الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ. لَقَينِي عُلاَمٌ لِعَبْد الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ. لَقَينِي عُلاَمٌ وَيُدَتُ مَا بِكَ؟ قَالَ: أُخِذَتُ قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: لَخِذَتُ مَلَامُ مَنَ خَذَها؟ قَالَ: عُطَفَانُ وَقَرَارَةُ. فَصَرَحْتُ ثَلاَثُ مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: مُخَذَعَلُهُ وَقَلْ أَسْمِعْتُ مَا بَيْنَ لابَتَهُما : يَا صُبَاحَاه، يَا ابْنُ صُبَاحَاه. أَذَهِمُ وَقَلْ أَنْوَهُمْ وَقَلْ أَنْ ابْنُ الْمُنْ فَذَلُوهَا، فَجَعَلْتُ أَرْمِيْهِمْ وَأَقُولُ : أَنَا ابْنُ الْمُنْعَ. فَاسْتَنْفَذَتُهَا الرُّضَعِ. فَاسْتَنْفَذَتُهَا الرُّحْعَ. فَاسْتَنْفَذَتُهَا اللَّعُومَ وَالُونَ عَنْ الْمُتَعْمِ وَالْمُومَ وَلَامُ وَالْمُومَ وَلَامُ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَلَامُ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُومَ وَالْمُ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَلَامُ الْمُؤْمِ وَالْمُومَ وَلَامُ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَلَامُ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَلِيْهِمُ وَالْمُومُ وَالْمُومَ وَالْمُومَ وَالْمُتُنْفُومُ وَالْمُومُ وَالْمُومَ وَالْمُومَ

(۱۲۹ مس) ہم سے کی بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا ہم کویزید بن الی عبید نے خبردی' انہوں نے بیان کیا کہ خبردی' انہوں نے بیان کیا کہ خبردی' انہوں نے بیان کیا کہ جس مدینہ منورہ سے غابہ (شام کے راستہ جس ایک مقام) جا رہا تھا' غالبہ کی بیاڑی پر ابھی جس بنچا تھا کہ عبدالر حمٰن بن عوف بڑاتھ کا ایک غلام (رباح) جھے ملا۔ جس نے کہا' کیا بات پیش آئی ؟ کہنے لگا کہ رسول اللہ ماٹھ کے کہ دو د بیل او نظیاں (دودھ دینے والیاں) چھین کی گئیں ہیں۔ جس نے پوچھا کس نے چھینا ہے ؟ جایا کہ قبیلہ غطفان اور فزارہ کے میں نے پوچھا کس نے چھینا ہے ؟ جایا کہ قبیلہ غطفان اور فزارہ کے اوگوں نے۔ پھر میں نے تین مرتبہ بہت ذور سے چھی کر "یا صباحاہ' یا صباحاہ' کا صباحاہ' کا اس کے بعد میں بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھا' اور ڈاکووں کو جالیا' اس کے بعد میں بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھا' اور ڈاکووں کو جالیا' اور ٹاکووں کو جالیا' اور ٹاکووں کو جالیا' کہنے لگا' میں اکوع کا بیٹا سلمہ ہوں اور آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا

مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرِبُوا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا، فَلَقِيَنِي النُّبِيُّ فَلَلْتُ: يَا رَسُولَ ا للهِ، إِنَّ الْقَومَ عِطاَشٌ، وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرِبُوا سِقْيَهُمْ، فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ. فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجَعْ، إِنَّ الْقُومَ يُقْرَونَ فِي قُومِهِمْ)).

[طرفه في : ٢٤١٩٤].

کروہ توانی قوم میں پہنچ گئے جہال ان کی مهمانی ہو رہی ہے۔ للمنظم الفظ رصع داضع کی جمع ہے بمعنی پاجی کمینہ اور بدمعاش بعض نے کما بخیل جو بخل کی وجہ سے اپنے جانور کا دورھ منہ سے عصا ہے دوہتا نہیں کہ کمیں دونے کی آواز من کر دوسرے لوگ نہ آ جائیں اور ان کو دودھ دینا پڑے ایک بخیل کا ایسا ہی قصہ مشہور ہے۔ بعضوں نے کما ترجمہ یوں ہے آج معلوم ہو جائے گا کس نے شریف ماں کا دودھ پیا ہے اور کس نے سمینی کا۔

عرب كا قاعده ب كد كوئى آفت آتى ب تو زور س يكارت بين يا صباحاه! ليني بيه صبح مصيبت كى ب عبد آؤ اور مارى مدد كرو-غابہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے کی میل پر شام کی طرف۔ وہاں درخت بہت تھے وہیں کے جھاؤ سے منبرنبوی بنایا میا تھا۔ غطفان اور فزارہ دو قبیلوں کے نام ہیں سلمہ بن اکوع بڑاٹھ نے کہا تھا کہ وہ ڈاکو پانی پینے کو ٹھمرے ہوں گے 'فوج کے لوگ ان کو پالیس گے اور پکڑ لائیں گے۔ ابن سعد کی روایت بیں ہے کہ میرے ساتھ سو آدمی دیجئے تو میں ان کو معد ان کے اسباب کے گرفآر کر کے لاتا ہوں۔ آپ نے جو جواب دیا وہ آپ کا معجزہ تھا۔ واقعی وہ ڈاکو اینے قبیلیہ غطفان میں پہنچ کیکے تھے۔

باب حمله کرتے وقت یوں کہناا چھالے میں فلاں کابیٹا ہوں' سلمہ بن اکوع مِناتُنہ نے ڈاکوؤں پر تیرچلائے اور کہا' لے مين اكوع كابيثا مون

دن ہے۔ آخر تمام اونٹنیال میں نے ان سے چھڑا لیں ابھی وہ لوگ

ياني ند ييني يائ تص اور انهي مانك كروايس لا رما تهاكم ات مين رسول الله ملتي المجمي مجمد كو مل محت ميس في عرض كيايارسول الله!

ڈاکو پاسے ہیں اور میں نے مارے تیروں کے یانی بھی نہیں بینے دیا۔ اس کئے ان کے پیچھے کچھ لوگوں کو بھیج دیں۔ آمخضرت مل کیا نے

فرمایا 'اے ابن الا کوع! تو ان بر غالب موچکا اب جانے وے 'ور گزر

١٦٧ - بَابُ مَنْ قَالَ : خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلاَن وَقَالَ سَلَمَةُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الأَكُوعِ.

لڑائی کے وقت میں جب وحمن پر وار کرے ایما کہنا جائز ہے اور بداس فخراور تکبر میں وافل نہیں ہے جو منع ہے قال ابن المنبو موقعها من الاحكام انها خارجة عن الافتخار المنهى عنه لا قتضاء الحال ذالك قلت وهو قريب من جواز الاختيال بالخاء المعجمة في الحرب دون غيرها (فتح)

> ٣٠٤٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: ((سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةً، أَوَلَّيتُمْ يَومَ خُنَيْنِ؟ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْمَعُ: أَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَنِدٍ، كَانْ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذًا بِعِنَان بَغْلَتِهِ، فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ

(١٣٠٩٣٢) م سے عبيدالله بن مولى نے ان سے امراكيل نے ان ے ابواسحاق نے بیان کیا کہ انہوں نے براء بن عازب بڑاتھ سے بوچھا تھا' اے ابو عمارہ! کیا آپ لوگ حنین کی جنگ میں واقعی فرار ہو گئے تے ؟ ابواسحاق نے کمایس سن رہاتھا' براء لئے بیہ جواب دیا کہ رسول كريم الني إلى ان ان جكد سے بالكل نبيں بے تھے۔ ابوسفيان بن عارث بن عبدالمطلب آپ کے فچرکی لگام تھامے ہوئے تھے 'جس وقت مشرکین نے آپ کو چاروں طرف سے گیرلیا تو آپ سواری

يَقُولُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ

الْـمُطَّلِبِ)). فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَومَيْذِ

ے اترے اور (تنمامیدان میں آکر) فرمانے لگے میں اللہ کانبی ہوں' اس میں بالکل جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ براء ؓنے کہا

کہ آنخضرت ملٹھ کیا ہے زیادہ بہاد راس دن کوئی بھی نہیں تھا۔

ا جنك حنين كا ذكر قرآن مجيد من آيا ہے۔ ﴿ وَيَوْمَ حُنينِ إِذَا أَعْجَبَنْكُمْ كَنْوَنْكُمْ ﴾ (التوبہ: ٢٥) يعنى حنين كى الزائى ميں تم كو میستی است. کشت نے محمند و غرور میں ڈال دیا تھا جس کا نتیجہ یہ کہ تمہاری کثرت نے تم کو کچھ بھی فائدہ نہیں پنچایا اور قبیلہ ہوازن کے تیر اندازوں نے عام مسلمانوں سے منہ موڑ دیئے۔ بعد میں رسول کریم ساتھیا کی استقامت و بمادری نے اکھڑے ہوئے مجامرین کے ول بردھا دیے اور ذرای ہمت و مماوری نے میدان جنگ کا نقشہ بدل دیا' اس موقع پر آنخضرت سی کیا نے انا النبی لا کذب كانعره بلند فرمايا ميدان جنك ميل ايسے قوى نعرے بلند كرنا غدموم نيس ہے۔ حضرت امام بخاري كايمي مقصد ہے۔

## اگر کافرلوگ ایک مسلمان کے فیصلے پر راضی ہو کراپنے قلعے ہے اتر آئیں؟

(۱۳۹۳) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کماہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے سعد بن ابراہیم نے' ان سے ابو امامہ نے' جو سل بن حنیف کے لڑکے تھے کہ ابوسعید خدری فنے بیان کیاجب بنو قریظہ سعد بن معاد کی شالئی کی شرط پر ہتھیار ڈال کر قلعہ سے اتر آئے تو رسول كريم النيايل في انهيس (سعد كو) بلايا - آپ ويس قريب على ايك جگہ ٹھمرے ہوئے تھے (کیونکہ زخمی تھے) حضرت سعد گلدھے پر سوار موكر آئ ،جبوه آپ ك قريب ينج او آخضرت النايم فرمايا ا بین سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ (اور ان کوسواری سے ا تارو) آخر آپ از کر آخضرت ملی ایک قریب آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں (بنو قریظ کے یمودی) نے آپ کی ٹالٹی کی شرط پر ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ (اس لئے آپ ان کافیصلہ کردیں) انہوں نے کما کہ پھرمیرا فیصلہ ہیہ ہے کہ ان میں جتنے آدمی لڑنے والے ہیں 'انہیں قتل كرويا جائے' اور ان كى عورتوں اور بچوں كو غلام بناليا جائے۔ آپُّ نے فرمایا تونے اللہ تعالی کے عکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

أَشُدُّ مِنْهُ)). [راجع: ٢٨٦٤]

١٦٨ - بَابُ إِذَا نَزَلَ الْعَدُو عَلَى حُكُم رَجُل

٣٠٤٣ - حَدُّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : لَـمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ بْنُ مُعَاذِ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ – وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ - فَجَاءَ عَلَى حِمَار، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قُومُوا اِلَى سَيَّدِكُمْ))، فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: ((إِنَّ هَوُلاًء نَزَلُوا عَلَى خُكْمِكَ)). قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمَقَاتِلَةُ، وَأَنْ تُسْبَى اللُّرِّيَّةُ. قَالَ: ((لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بحُكُم الْمَلِكِ)).

[أطرافه في: ٢٨٠٤، ٢١٢١، ٢٦٢٦٢.

(بعض نے کما کہ حضرت معلا کھے بیار تھ' ان کو سواری سے اتارنے کے لئے دو سرے کی مدد درکار تھی' اس لئے آپ نے صحابہ کو تھم دیا کہ کھڑے ہو کر ان کو اتار لو' ترجمہ باب کی مطابقت ظاہرہے۔ ایک ردایت میں یول ہے' تو نے وہ تھم دیا جو اللہ نے سات آسانوں کے اور سے دیا۔ (وحیدی) حضرت سعد کا فیصلہ طلات حاضرہ کے تحت بالکل مناسب تھا' اور اس کے بغیر قیام امن ناممکن تھا۔ وہ بنو قریظہ کے یمودیوں کی فطرت سے واقف تھے' ان کا یہ فیصلہ یمودی شریعت کے مطابق تھا۔

## ١٦٩ – بَابُ قَتْلِ الأَمبِيْرِ وَقَتْلِ الصَّبر

باب قیدی کو قتل کرنااور کسی کو کھڑا کرے نشانہ بنانا

جس کو عربی میں قتل مبرکتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جاندار آدمی ہو یا جانور اس کو کسی جماڑ درخت وغیرہ سے باندھ دینا اور تیریا گولی کا نشانہ بنانا' اس باب کو لا کر امام بخاریؓ نے ان لوگوں کا رو کیا جو قیدیوں کو قتل کرنا جائز نہیں رکھتے۔

4 % قَلَنَ إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ مَالِكُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهِ مَعْدُ: أَنْ رَسُولَ اللهِ دَحَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعلَّقٌ بِأَسْنَارِ الْكُمْبَةِ، فَقَالَ: ((اقْتُلُوهُ)).

[راجع: ١٨٤٦]

(۱۳۴۳) ہم سے اساعیل بن ابی اولیس نے بیان کیا کہ مجھ سے
امام مالک نے بیان کیا ان سے ابن شماب نے اور ان سے انس بن
مالک نے کہ رسول اللہ مائیلیا فتح کمہ کے دن جب شہر میں داخل
ہوئ تو آپ کے سرمبارک پر خود تھا۔ آپ جب اسے اثار رہے تھے
تو ایک مخص (ابو برزہ اسلمی) نے آکر آپ کو خبردی کہ ابن خطل
(اسلام کا بدترین دشمن) کعبہ کے پردے سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے
فرمایا اسے وہیں قبل کردو۔

یہ عبداللہ بن خطل کم بخت مرتد ہو کر ایک مسلمان کا خون کرکے کافروں میں ال گیا تھا اور آنخضرت ماڑیکا کی اور مسلمانوں کی بھو رنڈیوں سے گوا تا۔ یہ حدیث اس حدیث کی مخصص ہے کہ جو مخص مجد حرام میں آ جائے وہ بے خوف ہے اور اس سے یہ لکلا کہ مجد حرام میں حد قصاص لیا جا سکتا ہے۔ خود' لوہے کا ٹوپ جو میدان جنگ میں سرکے بچانے کے لئے استعمال ہو تا تھا جس طرح لوہے کا کرنہ زرہ نای سے باتی بدن کو بچایا جاتا تھا۔

# باب اہنے تین قید کرادینااور جو مخص قیدنہ کرائے اس کا تھم

اور قتل کے وقت دور کعت نماز پڑھنا

(۱۳۵ مس) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کما ہم کو شعیب نے خردی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن اس سید بن جاریہ ثقفی نے خبردی وہ بن زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابو ہریہ ہ کے دوست انہوں نے کما کہ حضرت ابو ہریہ ٹے بیان کیا کہ رسول اللہ ما ہے ہی ما کہ حضرت ابو ہریہ ٹے بیان کیا کہ رسول اللہ ما ہے وس صحابہ کی ایک جماعت کفار کی جاسوی کے لئے بھیجی اس جماعت کا امیر عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا عاصم بن عمر بن عمر بن کا نانا کے نانا عاصم بن عمر بن کا نانا کے نانا عاصم بن عمر بن کا نانا کے نانا کے نانا عاصم بن عمر بن ک

# ٠ ١٧ – بَابُ هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ؟

وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْسِرْ، وَمَنْ رَكَعَ رَكْمَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ

٣٠٤٥ - حَدُّنَنَا أَبُو الْيَمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شَعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بُنُ أَبِي سُفْيَانَ بُنِ أَسَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ النَّفَقِيُّ - وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِي زُهْرَةً وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةً - أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةً رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَى الله عَنْهُ قَالَ: ((بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَعَشُرَةً رَفْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا، وَأَمْرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمْ مَعْمُ وَهُمَ

ایک شاخ بولحیان کو کسی نے خردے دی اور اس قبیلہ کے دوسوتیر اندازوں کی ایک جماعت ان کی تلاش میں نکلی' یہ سب صحابہ کے نشانات قدم سے اندازہ لگاتے ہوئے چلتے چلتے آخر ایک ایس جگہ پر بینج گئے جمال صحابے نے بیٹھ کر تھجوریں کھائی تھیں 'جو وہ مدینہ منورہ سے اینے ساتھ لے کر چلے تھے۔ پیچھا کرنے والوں نے کما کہ بی (گھلیاں) تویٹرب (مدینہ) کی (مھجورون کی) ہیں اور پھرقدم کے نشانوں ے اندازہ کرتے ہوئے آگے برصے گے۔ آخر عاصم اور ان کے ساتھیوں نے جب انہیں دیکھاتوان سب نے ایک بہاڑ کی چوٹی بریناہ لی مشرکین نے ان سے کماکہ ہتھیار ڈال کرنچے اتر آؤ ،تم سے مارا عدوییان ہے۔ ہم کسی شخص کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ عاصم بن ابت امم كاميرن كماكه من توآج كسى صورت من بهى ايك كافر كى يناه ميس نسيس اترول گا۔ اے الله! جماري حالت سے اينے نبي كو مطلع کردے۔ اس پر ان کافرول نے تیر برسانے شروع کر دیے اور عاصم اور سات دوسرے صحابہ کو شہید کر ڈالا اور باقی تین صحالی ان کے عمدوییان پر اثر آئے' یہ خبیب انساری ' ابن دشنہ اور ایک تيرے صحابي (عبدالله بن طارق بلوئ عقد جب يه صحابي ان ك قابو میں آ گئے تو انہوں نے اپنی کمانوں کے تانت ا تار کران کو ان سے بانده لیا عفرت عبدالله بن طارق بنافه ن کما که الله کی قتم! به تہماری پہلی غداری ہے۔ میں تمهارے ساتھ ہر گزنہ جاؤں گا' بلکہ میں توانسیں حضرت کااسوہ اختیار کروں گا'ان کی مراد شہداء سے تھی' مر مشركين انس كينيخ لك اور زبردسى اين ساتھ لے جانا چاہا۔ جب وه کسی طرح نه گئے تو ان کو بھی شہید کر دیا۔ اب بیہ خبیب اور ابن دشنہ بھی ایک کو ساتھ لے کر چلے اور ان کو مکہ میں لے جاکر پچ دیا۔ یہ جنگ بدر کے بعد کا واقعہ ہے۔ خبیب کو حارث بن عام بن نو فل بن عبد مناف کے لڑکوں نے خرید لیا مجبیب ٹے ہی بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر کو قل کیا تھا۔ آپ ان کے یمال کچھ دنوں تک قیدی بن كررب، (زہرى نے بيان كيا)كم مجھ عبيداللد بن عياض نے خبر

بْنَ ثَابِتِ الأَنْصَارِيِّ - جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - فَانْطَلَقُوا، حَتَّى إِذَا كَانُوا بَالْهَدْأَةِ - وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةً - وَذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلِ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحْيَانَ، فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيْبًا مِنْ مِانَتَى رَجُل كُلُّهُمْ رَام، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمْ ۖ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُو هَذَا تَمْرُ يَشْرِبَ فَاقْتَصُوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا رَآهُمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَزُوا إِلَى فَدْفَدٍ، وَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَومُ، فَقَالُوا لَهُمْ: انْزَلُوا وَأَعْطُونَا بَأَيْدِيْكُمْ، وَلَكُمُ الْعَهْدُ الْمِيْثَاقُ وَلاَ نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا. قَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَمِيْرُ السُّريَّةِ : أَمَّا أَنَا فَوَ اللَّهِ لاَ أَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِر، اللَّهُمُّ أَخْبَرْ عَنَّا نَبِيُّكَ، فَرَمَوهُمْ بِالنُّبْلِ، فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ. فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلاَثَةُ رَهُطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقَ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الأَنْصَارِيُّ وَابْنُ دَثِنَةَ وَرَجُلُ آخَرَ. فَلَمَّا اسْتَمْكُنُوا مِنْهُم أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَأَوْتَفُوهُمْ، فَقَالَ الرُّجُلُ النَّالِثُ: هَلَا أَوَّلُ الْفَدْرِ، وَاللَّهِ لاً أَصْحَبُكُمْ، إِنَّ فِي هَوُلاَءَ لاَسْوَةً -يُرِيْدُ الْقَتْلَى- فَجَرِرُوهُ وَعَالِجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبَى، فَقَتَلُوهُ، فَانْطَلَقُوا بخُبَيبِ وَابْن دَثِنةَ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقِيْعَةِ بَدْرِ، فَابْتَاعَ خُبَيبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نُولَلِ بْنِ عَبْدِ

مَنَافِ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثُ بْنَ عَامِر يَومَ بَدْر، فَلَبتُ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا فَأَخْبَرَنِي غُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَيَاضٍ أَنَّ بنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِيْنَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُ بِهَا فَأَعَارَتُهُ، فَأَحَدُ ابْنَا لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِيْنَ أَتَاهُ، قَالَتْ: فوجَدْتُهُ مُجُلسَهُ عَلَى فَخِذه وَالْموسى بيده، فَفَرْعْتُ فَرْعَةً عَرفهَا خُبَيْتِ فِي وَجُهي، فَقَالَ: تَخْشِيْنَ أَنْ أَقْتَلَهُ ؟ مَا كُنْتُ لَأَفْعَلَ ذلك. واللهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيْرًا قطُّ خيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَا للهِ لَقَدُ وَجَدْتُهُ يَومًا يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبِ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَـمَوثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ وَمَا بِمَكْةَ مِنْ ثَـمَو. وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَوزُقٌ منَ اللهِ رَزَّقُهَ خُبَيبًا. فلمَّا خَرجُوا مِنَ النَّحَرَم لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلُّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: ذَرُونِي أَرْكُعُ رَكْعَتَينِ. فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَاْلَ: لَوْ لاَ أَنْ تَظُنُّوا أَن مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلتُهَا، اللُّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا. وَقَالَ: مَاأُبَالِي حِيْنَ أُقْتَلَ مُسلِمًا عَلَى أَيِّ شِقٌّ كَانَ للهِ مَصْرَعِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإلهِ، وَإِنْ يَشَأْ يُبارِكُ علَى أوصَال شلُّو مُمَزَّع فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ، فَكَانَ خُبَيبٌ هُوَ سَنَّ

الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِىءِ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبرًا.

فَاسْتَجَابَ اللهُ لِعَاصِم بْن ثَابِتٍ يَومَ.

دی اور انہیں حارث کی بٹی (زینب ) نے خبردی کہ جب (ان کو قل كرنے كے لئے) لوگ آئے تو زين سے انہوں نے موئے زہر ناف موندنے کے لئے اسرا مانگا۔ انہوں نے اسرا دے دیا (زینب نے بیان کیا) پھرانہوں نے میرے ایک بیچ کو اپنے پاس بلالیا 'جب دہ ان ك ياس كياتويس عافل تقى وينب ني بيان كياكه پرجب ميس ن اینے نیچے کو ان کی ران پر بیٹھا ہوا دیکھااور استرا ان کے ہاتھ میں تھا' تو میں اس بری طرح گھرا گئ کہ خبیب جھی میرے چرے سے سمجھ كے انہوں نے كما منہيں اس كاخوف ہو گاكہ ميں اسے قتل كر ڈالوں گا بھین کرومیں بھی ایسانہیں کرسکتا۔ اللہ کی قتم! کوئی قیدی میں نے خبیب سے بہتر بھی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قتم! میں نے ایک دن دیکھا کہ انگور کا خوشہ ان کے ہاتھ میں ہے اور وہ اس میں سے کھا رہے ہیں۔ حالاتکہ وہ لوہ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں پھلوں کاموسم بھی نہیں تھا۔ کہا کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی روزی تھی جو اللہ نے خبیب کو بھیجی تھی۔ پھرجب مشرکین انہیں حرم سے باہرلائے' تاکہ حرم کے حدود سے نکل کرانہیں شہید کردیں تو خبیب " ك ان سے كماكد مجھ صرف دو ركعت نماز يڑھ لينے دو۔ انهول نے ان کو اجازت دے دی۔ پھر خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا ' اگرتم بدخیال نه کرنے لگتے که میں (قتل سے) گھبرا رہا ہوں تومیں ان ر كعتوں كو اور لمباكر تا۔ اے اللہ! ان ظالموں سے ايك ايك كو ختم كر دے ' (پھر بير اشعار پر هے) "دببكه ميں مسلمان ہونے كى حالت ميں قل کیاجارہا ہوں او جھے کسی قتم کی بھی پرواہ نہیں ہے۔ خواہ اللہ کے راتے میں مجھے کی پہلو پر بھی بچھاڑا جائے' یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہے اور اگر وہ چاہے تو اس جسم کے مکڑوں میں بھی برکت دے سکتا ہے جس کی بوٹی بوٹی کردی گئی ہو۔ آخر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے ان کو شہید کر دیا۔ حضرت خبیب سے ہی ہراس ملمان کے لئے جے قید کر کے قل کیا جائے (قل سے پہلے) دو کعتیں مشروع ہوئی ہیں۔ ادھرحادث کے شروع ہی میں حضرت عاصم

432 × 332 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 × 342 ×

بن ثابت (مهم کے امیر) کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کرلی تھی (کہ اے

الله! مارى حالت كى خبراي نبى كودے دے) اور نبى كريم الله يا فيا

اسين صحابه كو وه سب حالات بتا ديئ تص جن سے يد مهم دوچار موئى

أُصِيْبَ، فَأَخْبَرَ النّبِيُ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيْبُوا، وَبَقَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِيْنَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتُوا بِشَيءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ عُظْمَانِهِمْ يَومَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَةِ مِنَ الدّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رَسُولِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعُوا مِنْ لَحْمِةِ شَيْنًا).

تھی۔ کفار قریش کے پچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ حضرت عاصم شہید کردیئے گئے تو انہوں نے ان کی لاش کے لئے اپنے آدمی بھیج تاکہ ان کی جسم کاکوئی ایباحصہ کاٹ لائیں جس سے ان کی شاخت ہو سکتی ہو۔ عاصم نے بدر کی جنگ میں کفار قریش کے ایک سردار (عقبہ بن ابی معیط) کو قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالی نے بحروں کا ایک چھتہ عاصم کی نعش پر قائم کردیا انہوں نے قریش کے آدمیوں سے عاصم کی لاش کو بچالیا اور دہ ان کے بدن کاکوئی نکرانہ کاٹ سکے۔

[أطرافه في: ٣٩٨٩، ٣٠٨٦، ٢٤٠٢].

١٧١- بَابُ فَكَاكِ الأَسِيْرِ. فِيْهِ عَنْ

أبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

٣٠٤٦ حَدُّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدُّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﴿ (فُكُوا الْعَانِيَ - يَعْنِي رَسُولُ اللهِ ﴿ (فُكُوا الْعَانِيَ - يَعْنِي اللهِ مِيْرَ - وَأَطْعِمُوا الْجَاتِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيْضَ)).[أطرافه في: ١٧٤، ٥٣٧٣،

باب (مسلمان) قيديون كو آزاد كرانا

(۱۳۹۴) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے جریر نے بیان کیا' ان سے ابو واکل نے جریر نے بیان کیا' ان سے ابو موک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' انہوں بیان کیا اور ان سے ابو موک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ رسول کریم مالے کے فرملیا "عانی " لینی قیدی کو چھڑایا کرو' بھوکے کو کھلایا کرو' اور پیار کی عیادت کیا کرو۔

یہ تیوں نیکیاں ایمان و اخلاق کی دنیا میں بوی اہمیت رکھتی ہیں۔ مظلوم قیدی کو آزاد کرانا اتنی بدی نیکی ہے جس کے ثواب کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا' اسی طرح بھوکوں کو کھانا کھانا وہ عمل ہے جس کی تعریف بہت سی آیات قرآنی و احادیث نبوی میں وارد ہے اور مریض کا مزاج پوچھنا بھی مسنون طریقہ ہے۔

٣٠ - حَدُثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدُثَنَا رُهَيْرٌ قَالَ حَدُثَنَا مُطَرِّفٌ أَنْ عَامِرًا حَدُثَنَا رُهَيْرٌ قَالَ حَدُثْنَا مُطَرِّفٌ أَنْ عَامِرًا حَدُثْهَمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ: هَلْ قَالَ: ((قُلْتُ لِقَلِيٍّ رَضِيَ الله عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءُ مِنَ الْوَحْيِ إِلاَّ مَا فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ: لاَ وَاللّذِي فَلَقَ الْحَبّةَ وَبَرَأَ اللهِ؟ قَالَ: لاَ وَاللّذِي فَلَقَ الْحَبّةَ وَبَرَأَ النّسَمَة، مَا أَعْلَمُهُ إِلاَّ فَهْمًا يُعْطِيْهِ الله وَجُلاً فِي الْقُرْآنِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصّحِيْفَةِ. وَلَنَ الْعَقْلُ، وَفَكَاكُ الأُسِيْرِ، وَأَن لاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ وَفَكَاكُ الأُسِيْرِ، وَأَن لاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرِ)). [راجع: 111]

( کے ۴۴ میں) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا' کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا' ان سے مطرف نے بیان کیا' ان سے عامر نے بیان کیا' اور ان سے ابو جحیفہ " نے بیان کیا کہ جس نے حضرت علی " سے پوچھا' آپ حضرات (اہل بیت) کے پاس کتاب اللہ کے سوا اور بھی کوئی وحی ہے؟ آپ نے اس کا جواب دیا۔ اس ذات کی قتم! جس نے دانے کو رخین) چیر کر (نکالا) اور جس نے روح کو پیدا کیا' مجھے تو کوئی ایسی وحی معلوم نہیں (جو قرآن میں نہ ہو) البتہ سمجھ ایک دو سری چیز ہے' جو اللہ کسی بندے کو قرآن میں عطا فرمائے (قرآن سے طرح طرح کے مطالب، نکالے) یا جو اس ورق میں ہے۔ میں نے پوچھا' اس ورق میں کیا لکھا ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ دیت کے احکام اور قیدی کا چھڑانا اور مسلمان کا کافر کے دلے میں نہ مارا جانا' ( یہ مسائل اس ورق میں کھے مسلمان کا کافر کے دلے میں نہ مارا جانا' ( یہ مسائل اس ورق میں کھے

ہوئے ہیں اور بس)

اس سے ان شیعہ لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کتے ہیں معاذ اللہ قرآن کی اور بہت می آیتیں تھیں جن کو آنخضرت ملی آیا نے اسکی سے اسٹی سے ان شیعہ لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کتے ہیں معاذ اللہ قرآن کی اور بہت می آیتیں تھیں جن کو آنخضرت ملی آیا جب اکلے بے یارو مددگار مشرکوں میں بھٹے ہوئے تھے اس وقت تو آپ نے کوئی بات چھپائی ہی نہیں' اللہ کا پیغام بے خوف و خطر سنا دیا' جس میں مشرکین کی اور ان کے معبودوں کی کھلی برائیاں تھیں۔ پھر جب آپ کے جانی و فدائی صدم صحاب موجود تھے آپ کو کسی کا کچھ بھی ڈر نہ تھا' آپ اللہ کا پیغام کیے چھپاکر رکھتے۔ اب رہیں وہ روایتیں جو شیعہ اپنی کتابوں میں اہل بیت سے نقل کرتے ہیں تو ان میں اکثر جموث اور خلط اور بنائی ہوئی ہیں۔

ترجمہ باب لفظ ولا یقتل مسلم بکافرے نکلا۔ قطلانی نے کما جمہور علماء اور المحدیث کا یمی قول ہے کہ مسلمان کافرے بدل قل نہ کیا جائے گا' اور میج حدیث سے یمی ثابت ہے لیکن امام ابو حنیفہ ؓ نے ایک ضعیف روایت سے جس کو دار قطنی نے نکالا کہ مسلمان دمی کافرکے بدل قمل کیا جائے گافتوئی دیا ہے۔ (وحیدی)

باب مشركين سے فديد لينا

( سم ۱۳۰۹) ہم سے اساعیل بنی الی اولیس نے بیان کیا' کہاہم سے اساعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے '
اساعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ ان شے ابن شماب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انسار کے بعض لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت جابی اور عرض کیایا رسول اللہ! آپ ہمیں اس کی اجازت دے دیں کہ ہم اینے بھانج عباس بن عبد المطلب کافدیہ

۱۷۲ – بَابُ فِلدَاءِ الْـمُشْوِكِيْنَ اللهُ الْهُ الْهِ أُويْسِ - حَدُّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُويْسِ قَالَ حَدُّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةً عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ قَالَ: عَنْ مُوسَى أَنَسُ بْنُ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ رَجَالاً مِنَ الأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ رَجَالاً مِنَ الأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ عَنْهُ أَنْ رَجَالاً مِنَ الأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ اللهِ الْذَنْ فَلْنَتْرُكُ اللهِ الْذَنْ فَلْنَتْرُكُ

لاَبْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِلدَاءَهُ. فَقَالَ: ((لاَ تَدَعُونَ مِنْهَا دِرْهَمًا)).[راجع: ٢٥٣٧]
تَدَعُونَ مِنْهَا دِرْهَمًا)).[راجع: ٢٥٣٧]
بن صهيب عَنْ أَنَسٍ قَالَ : أَتِيَ النَّبِيُّ الْفَالِيْنِ مِنَا الْبُحْرَيْنِ، فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رُسُولَ اللهِ أَعْطِنِي، فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي، وَفَادَيْتُ عَقِيْلاً، فَقَالَ: ((خُذْ، فَقَالَ: ((خُذْ، فَقَالَ: ((خُذْ، فَقَالَ: ((خُذْ، فَقَالَ: (راجع: ٢٤١)).

معاف کردیں 'لیکن آپ نے فرمایا 'ان کے فدیہ میں سے ایک درہم جھی نہ چھوڑو۔

(۱۹۹ میل) اور ابراہیم بن طمان نے بیان کیا ان سے عبدالعزیز بن صهیب نے اور ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی کریم ملی ایکا کی میں ضمیب نے اور ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی کریم ملی ایکا خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کیا رسول اللہ! اس مال سے مجھے بھی دیجئے کیونکہ (بدر کے موقع پر) میں نے اپنا اور عقبل دونوں کا فدید ادا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کھر آپ لے لیں چنانچہ آپ نے انہیں ان کے کپڑے میں نقدی کو بندھوا دیا۔

والحق ان العال المذكور كان من الحواج او الجزية وهما من مال المصالح لينى وه مال خراج يا جزيد كا تقااس لئے حضرت عباسٌ كو اس كالينا جائز ہوا' تفصيلي بيان كتاب الجزيد ميں آئے گا۔ ان شاء اللہ تعالی)

افَنَا عَبْدُ ( ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ محمود بن غیلان نے بیان کیا 'کما ہم ہے عبدالرزاق رِی عَنْ نے بیان کیا 'کما ہم کو معمر نے خبروی ' انہیں ذہری نے ' انہیں محمد بن عَنْ جبر نے ' انہیں ان کے باپ (جبیر بن مطعم بن تُورِ ) نے وہ بدر کے جاء فی جبیر نے ' انہیں ان کے باپ (جبیر بن مطعم بن تُورِ ) نے وہ بدر کے قیدیوں کو چھڑا نے آنخضرت ساتھ کیا کے پاس آئے (وہ ابھی اسلام نہیں لائے شے ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ساکہ نبی کریم ساتھ کیا نے مغرب کی نماز میں سور ہ طور پڑھی۔

٥٠ - حَدَّثَنِيْ مُحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْرِيِّ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ - وَكَانَ جَاءَ فِي أَسِيْهِ - وَكَانَ جَاءَ فِي أَسِيْهِ - وَكَانَ جَاءَ فِي أَسِيْهِ - وَكَانَ جَاءَ فِي أَسَارَى بَدْرٍ - قَالَ: ((سَمِعْتُ النَّبِيُ اللَّهُ النَّبِيُ اللَّهُ اللَّبِيُ النَّبِيُ اللَّهُ وَإِي الطُورِ)).

[راجع: ٥٢٧]

ہر دو احادیث میں مشرکین سے فدیہ لینے کا ذکر ہے' مشرکین خواہ اپنے عزیز رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں اصل رشتہ دین کا رشتہ ہے۔ یہ ہو تو سب کچھ ہے' یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ حضرت عباسؓ کے فدیہ کے بارے میں آپ کا ارشاد گرامی بہت می مصلحتوں پر بنی تھا۔ وہ آپ کے بچپا تھے' ان سے ذرا سی بھی رعایت برتا دو سرے لوگوں کے لئے سوء ظن کا ذریعہ بن سکتا تھا' اسی لئے آپ نے یہ فرایا' جو حدیث میں ذکور ہے۔

١٧٣ - بَابُ الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ

الإسْلام بِغَيْرِ أَمَانَ الإِسْلامِ بِغَيْرِ أَمَانَ ﴿ وَدُنْنَا أَبُونُهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُمْمُ بَنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكُوعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى النّبِيِّ فَلَا عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ وَهُوَ فِي سَفَر ﴿ فَجَلَسَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ وَهُوَ فِي سَفَر ﴿ فَجَلَسَ

باب اگر حربی کافر مسلمانوں کے ملک میں بے امان جلا آئے (تواس کامار ڈالنادرست ہے)

(۱۵۰ م) ہم سے ابو قعیم نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عمیس عتبہ بن عبد اللہ نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عمیس عتبہ بن عبد اللہ نے بیان کیا ان سے ایاس بن سلمہ بن اکوع بناٹھ نے ' ان سے ان کے باپ (سلمہ ) نے بیان کیا کہ نبی کریم ساٹھ کیا کے باپ سفر میں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا۔ (آپ غزوہ ہوازن کے لئے تشریف لے

عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ، فَقَالَ النَّبِيُ اللَّهُ ((اطْلُبُوهُ، وَاقْتُلُوهُ، فَقَتَلْتُهُ، فَتَقَلْتُهُ، فَقَتَلْتُهُ، فَقَتَلْتُهُ، فَتَقَلَّهُ سَلَبَهُ)).

١٧٤ - بَابُ يُقَاتَلُ عَنْ أَهْلِ الذَّمَّةِ
 وَلاَ يُسْتَرَقُّونَ

جارہے تھے) وہ جاسوس سحابہ کی جماعت میں بیشا' باتیں کیں' پھروہ واپس چلاگیا' تو آنخضرت ملی جماعت میں بیشا' باتیں کیں' پھروہ واپس چلاگیا' تو آنخضرت نے ڈالو۔ چنانچہ اسے (سلمہ بن اکوع نے نے) قتل کر دیا' اور آنخضرت نے اس کے ہتھیار اور اوزار قتل کرنے والے کو دلوا دیئے۔ باب ذمی کا فرول کو بچانے کے لئے لڑنا' باب ذمی کا فرول کو بچانے کے لئے لڑنا' ان کا غلام لونڈی نہ بنانا

ذی وہ کافر جو مسلمانوں کی امان میں رہتے ہیں' ان کو جزئیہ دیتے ہیں۔ ایسے کافروں کے جان و مال کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ اگر وہ عمد تو ژ ڈالیس اور مسلمانوں کو دغاویں تب تو ان کو مارتا اور ان کا لونڈی غلام بناتا درست ہے۔ (وحیدی)

(۱۳۵۰ س) ہم سے موی بن اساعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا کہ ہم سے موبی بن عبدالرحمٰن نے 'ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا' انہیں حصین بن عبدالرحمٰن نے 'ان سے عمرو بن میمون نے کہ حضرت عمر نے (وفات سے تھو ڈی دیر پہلے) فرمایا کہ میں اپنے بعد آنے والے فلیفہ کو اس کی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ماڑ پیلے کا ذمیوں سے) جو عمد ہے اس کو وہ پورا کرے اور بید کہ ان کی حمایت میں ان کے دشمنوں سے جنگ کرے اور ان کی طاقت سے زیادہ کوئی بوجھ ان پر نہ ڈالا جائے۔

٣٠٥٢ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ عَنْ عَمْرِو بَنِ مَيْمُونِ عَنْ عَمْرِ مَنِي الله عَنْهُ قَالَ: بْنِ مَيْمُونِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((وَأُوصِيْهُ بِلْدِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ فَلَمُ أَنْ أَنْ يُوَلِّقُ مَنْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلاَ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلاَ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلاَ يُكَلِّفُوا إِلاَّ طَاقَتَهُمْ)).

[راجع: ١٣٩٢]

ذی ان غیر مسلموں کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت کے حدود میں رہتے ہیں۔ اسلام میں ایسے تمام غیر مسلموں کی جان و مال عزت و آبرو مسلمانوں کی طرح ہے اور اگر ان پر کسی طرف سے کوئی آئچ آئی ہو تو حکومت اسلامی کا فرض ہے کہ ان کی حفاظت کے لئے ان کے دشمنوں سے اگر جنگ بھی کرنی پڑے تو ضرور کریں اور ان سے کوئی بد عمدی نہ کریں۔ آخر میں جزیہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اس قدر نگایا جائے جے وہ بخوشی برداشت کر سکیں۔

١٧٥ – بَابُ جَوَائِزِ الْوَفْد

باب جو کافردو سرے ملکوں سے ایلجی بن کر آئیں ان سے اچھاسلوک کرنا

وفد لینی وہ جماعت جو اپنے ملک والوں کی طرف سے بطور سفارت کے آتی ہے' اس باب میں حضرت امام بخاریؒ نے کوئی سیست کے میں ہیں جس بیان نہیں کی' بعض نخوں میں یہ باب مؤخر اور باب ھل یستشفع النے مقدم ہے اور یہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ حضرت ابن عباس بی ایک مدیث اس باب کے مطابق ہے اور باب ھل یستشفع سے اس کی مطابقت مشکل ہے۔ میں کہتا ہوں حضرت ابام بخاریؒ نے ان دونوں ابواب کے لئے ابن عباس کی صدیث بیان کی ہے۔ وفد کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کا تو اس میں صاف ندگور ہے' اب ذمیوں کی سفارش تو اس کی نفی امام بخاریؒ نے آپ کے اس فرمان سے نکالی کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب کے باہر کر دینا' معلوم ہوا ان کی سفارش نہ سننا چاہئے اور ان کے ساتھ جو معالمہ آپ نے کیا لیمنی اخراج اس کا بھی اس صدیث میں ذکر ہے۔ (دحیدی)

# (436)

## باب ذمیوں کی سفارش اور ان سے کیسا معامله كياجائ

(۳۵۵۰) ہم سے قبیعہ نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عیبینہ نے بیان کیا' ان سے سلیمان احول نے' ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس جہن ان بیان کیا کہ جعرات کے دن اور معلوم ہے جعرات کادن کیاہے؟ پھر آپ اتناروے که کنگریاں تک بھیگ گئیں۔ آخر آپ نے کما کہ رسول اللہ ماڑھیا کی بیاری میں شدت اس جعرات ك دن موكى تقى ـ تو آب نے صحاب سے فرمایا كه قلم دوات لاؤ " تاكم میں تمہارے لئے ایک ایس کتاب لکھوا جاؤں کہ تم (میرے بعد اس بر چلتے رہوتو) بھی مراہ نہ ہو سکو اس پر صحابہ میں اختلاف ہو گیا۔ آنحضور ملی الم نے فرمایا کہ نبی کے سامنے جھڑنا مناسب نہیں ہے۔ محابہ نے کما کہ نی کریم مٹھیم (باری کی شدت سے) برا رہے ہیں۔ آنخضرت ملٹالیا نے فرمایا کہ اچھا' اب مجھے میری عالت پر چھوڑ دو' میں جس حال میں اس وقت ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم کرانا جاہتے ہو۔ آخر آپ نے اپنی وفات کے وقت تین وصیتیں فرمائی تھیں۔ یہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر کر دینا۔ دو سرے یہ کہ وفود سے ایابی سلوک کرتے رہنا ،جیسے میں کرتا رہا(ان کی خاطرداری ضیافت وغیرہ) اور تیسری مدایت میں بھول گیا۔ اور یعقوب بن محد نے بیان کیا کہ میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے جزیرہ عرب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مکہ 'مدینہ ' ممامہ اور یمن (کانام جزیرہ عرب) ہے۔ اور یعقوب نے کہا کہ عرج سے تمامہ شروع ہوتا ہے۔ (عرج مکہ اور مدینہ کے رائے میں ایک منزل کانام ہے)

#### ١٧٦ – بَابُ هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْل الذَّمَّةِ؟ وَمُعَامَلَتُهُمْ

٣٠٥٣ حَدُّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدُّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَل عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: يَومَ الْخَمِيْسِ وَمَا يَومُ الْخَمِيْسِ. ثُمُّ بَكَى حَتَّى خَضبَ دَمَعُهُ الْحَصْبَاءَ، فَقَالَ: اشْتَدُّ برَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعُهُ يَومَ الْخَمِيْس فَقَالَ: ((انْتُونِي بَكِتَابٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُوا بَعْدَهُ أَبدًا). فَتَنَازَعُوا، وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيّ تَنَازُغٌ. فَقَالُوا: هَجَرَ رَسُولُ الله عَلَى. قَالَ: ((دَعُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إلَيْهِ)). وَأُوصَى عِنْدَ مَوتِهِ بَفَلاَثٍ: ((أَخْرَجُوا الْـمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةٍ الْعَرَبِ، وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْو مَا كُنْتُ أُجيزُهُمْ، وَنَسِيْتُ الثَّالِئَةَ)). وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّد: سَأَلْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَيْد الرُّحْمَن عَنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ: مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ. وَقَالَ يَعْقُوبُ: وَالْعَرْجُ أَوُّلُ تِهَامَةً.

[راجع: ١١٤]

ترجیم جرکے معنی باری کی حالت میں ہدیانی کیفیت کا ہونا۔ آخضرت مان بیاری اور غیر بیاری ہر حالت میں ہدیان سے محفوظ تھے۔ میریکی ایسی العمر استفهموه ہے۔ لین کیا پنی برصاحب اٹھیا کی باتیں بنیان ہیں؟ آپ سے اچھی طرح یوچھ لو 'سمجھ لو گویا سے ان لوگوں کا کلام ہے جو کتاب لکھوانے کے حق میں تھے۔ بعضوں نے کہا سے کلام حضرت عمر نے کہا تھا اور قرینہ بھی میں ہے كيونكه وه كتاب لكھ جانے كے مخالف تھے۔ اس صورت ميں جرك معنى يه بول كے كه كيا آپ دنيا كوچھو ڑنے والے بيں ؟ يعنى آپ کیا وفات یا جائیں گے۔ حضرت عمر بواٹھ کو تھراہٹ اور رنج میں یہ خیال سامیا تھا کہ آپ کو موت نہیں آ سکتی' اس حالت میں کتاب

لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

قطلانی نے کما' طاہریہ ہے کہ آپ حضرت ابو بکر ہو گئی کی ظافت لکھوانا چاہتے تھ' جیسے امام مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ ہے فرمایا' تو اپنے باپ اور بھائی کو بلا لے۔ میں ڈرتا ہون کہیں کوئی اور خلافت کی آرزو کرے' اللہ اور مسلمان سوائے ابو برگڑے اور مکی کی ظافت نمیں مانتے۔

وصایائے نبوی میں ایک اہم وصیت یہ تھی کہ جزیرہ عرب میں سے مشرکین اور یہود و نصاری کو نکال دیا جائے عرب کا ملک طول میں عدن سے عراق تک اور عرض میں جدہ سے شام تک ہے۔ اور اس کو جزیرہ اس کئے فرمایا کہ تمین طرف سے سمندر اس کو تخیرے ہوئے ہے۔ یہ وصیت حضرت عمر نے اپنی خلافت میں پوری کی۔ ملک عرب کو ہر چار جانب سے بحر ہند و بحر قلزم و بحرفارس و بحر حبشہ نے تھیرا ہوا ہے اس لئے اسے جزیرہ کماگیا ہے۔

صدیث کے جملہ ولا ینبغی عند نبی تنازع پر علامہ قبطارتی گئت ہیں۔ الظاهر انه من قوله صلی الله علیه وسلم لا من قول ابن عباس کما وقع التصریح به فی کتاب العلم قال النبی صلی الله علیه وسلم قوموا عنی ولا ینبغی عندی التنازع انتهی والظاهر ان هذا الکتاب الذی اراده انما هو فی النص علی خلافة ابی بکر الکنه عدل عنه معولا علی ما هو اصله من استخلافه فی الصلوة لتنازعهم واشتد مرضه صلی الله علیه وسلم قال ادعی لی ابا بکرو اخاک اکتب کتاب فانی اخاف ان صلی الله علیه وسلم قال ادعی لی ابا بکرو اخاک اکتب کتاب فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی الله والمومنون الا ابا بکر و عند البزار من روایتها انه قال عند اشتداد مرضه ایتونی بدواة و کتف او قرطاس اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف الناس علی ابی بکر فهذه النص صریح علی تقدیم خلافة قرطاس اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف الناس علی ابی بکر فهذه النص صریح علی تقدیم خلافة

ظاہر ہے کہ الفاظ قوموا عنی المح خود آنخضرت ساتھ ہی کے فرمودہ ہیں یہ ابن عباس کے لفظ نہیں ہیں جیسا کہ کتاب العلم میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ آنخضرت ساتھ ہی اردہ فرمایا تھا وہ کتاب خلافت ابو بکر صدیق بناتھ کے متعلق آپ لکھنا چاہتے تھے۔ پھر ہے کہ جس کتاب کے لکھنے کا آنخضرت ساتھ ہی اردہ فرمایا تھا وہ کتاب خلافت ابو بکر صدیق بناتھ کے متعلق آپ لکھنا چاہتے تھے۔ پھر آپ نے لوگوں کے نتازع اور ابنی تکلیف مرض دکھ کر اس ارادہ کو ترک فرما دیا اور اس لئے بھی کہ آپ اپنی حیات طیبہ ہی میں حضرت صدیق اکبر کو نماز میں امام بناکر اپنی گدی ان کے حوالے فرما پیکے تھے جیسا کہ مسلم شریف کی روایت عائشہ صدیقہ میں ہے کہ آپ نے فرمایا 'اپ والد ابو بکر کو بلا لو اور اپ بھی تاکہ میں ایک کتاب لکھوا دوں 'میں ڈر تا ہوں کہ میرے بعد کوئی ظافت کی تمنا لے کر کھڑا ہو اور کے کہ میں اس کا زیادہ مستحق ہوں 'طالا تکہ اللہ پاک نے اور جملہ ایمان والوں نے اس عظیم خدمت کے لئے ابو بکر نمی کو ختنب کرلیا ہے اور بردار میں انہی کی روایت سے یوں ہے کہ آپ نے شدت مرض میں فرمایا 'میرے پاس دوات کاغذ وغیرہ لاؤ کہ میں ابو بکر زباتھ کے لئے دستاویز لکھوا دوں 'تاکہ لوگ اس پر اختلاف نہ کریں۔ پھر فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ لوگ خلافت ابو بکر میں انہا کہ طرف اس میں کہ طرف سے ہوں ہے۔

۱۷۷ – بَابُ النَّجَمُّلِ لِلْوُفُودِ ٣٠٥٤ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدُّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْ مُمَّدُ حُلَّةً إِسْتَبْرَقٍ اللهِ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةً إِسْتَبْرَقٍ

باب وفود سے ملاقات کے لئے اپنے کو آراستہ کرنا (۱۳۰۵۴) ہم سے کی بن کیرنے بیان کیا کما ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا ان سے عقیل نے ان سے ابن شماب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر جُنافیٰ نے بیان کیا کہ عرائے دیکھا کہ بازار میں ایک ریشی جو ڑا فروخت ہو رہا ہے۔ پھر اسے وہ رسول خدا ملے کے خدمت میں لائے اور عرض کیایا رسول اللہ! یہ جو ڑا آپ خرید لیں اور عید اور وفود کی ملاقات پر اس سے اپنی زیبائش فرمایا کریں۔ آنخضرت ملے کہا ہے فرمایا یہ ان لوگوں کالباس ہے جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں یا (آپ نے یہ جملہ فرمایا) اے تو وہی لوگ پہن سکتے ہیں جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ پھر اللہ نے جتنے دنوں چاہا حضرت عربی ہے فاموش رہے۔ پھر جب ایک دن رسول اللہ سلی کیا نے ان کے پاس ایک ریشی جبہ بھیجاتو حضرت عربی اسک اسے لئے کرخدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' یا رسول اللہ: آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ یہ ان کالباس ہے جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ، یا (عرب نے آپ کی بات اس طرح دہرائی کہ) اسے وہی لوگ پہن سکتے ہیں جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ اور پھر آپ کوئی سے نہیں۔ اور پھر آپ کے بی میرے پاس ارسال فرما دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ (میرے غیجیخ کا مقصد یہ تھا کہ) تم اسے بچ کو' یا (فرمایا کہ) اس سے اپنی کوئی صورت یوری کرسکو۔

## باب بچ پر اسلام کس طرح پیش کیاجائے

روسف نے بیان کیا' کہاہم کو معرفے خبردی' انہیں زہری نے ' انہیں بوسف نے بیان کیا' کہاہم سے ہشام بن بوسف نے بیان کیا' کہاہم کو معرفے خبردی' انہیں زہری نے ' انہیں سالم بن عبداللہ نے اور انہیں عبداللہ بن عمر شی اللہ نے خبردی کہ نبی شامل سے ' ابن صیاد (یہودی لڑکا) کے یمال جا رہی تھی۔ آخر بنو مغالہ شامل سے ' ابن صیاد (یہودی لڑکا) کے یمال جا رہی تھی۔ آخر بنو مغالہ (ایک انصاری قبیلی) کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے (ایک انصاری قبیلی) کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے (ایک انصاری میں ہوا۔ آبخضرت ساتھ کھیلے ہوئے (اس کی ساتھ کہ بیٹھ پر مارا' اور فرمایا کیا تو اس کی ابنا ہاتھ اس کی بیٹھ پر مارا' اور فرمایا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کارسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کارسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف

تَبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اللهِ الْبَعْ هذه الْحُلَّة فَتَجَمَّلُ بِهَا لِلْعِيْدِ وَاللَّوْفُدِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَىٰ ((إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مَنْ لاَ حَلاَقَ لَهُ - أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ حَلاَقَ لَهُ - أَوْ إِنَّمَا شَاءَ اللهِ مَنْ لاَ حَلاَقَ لَهُ) - فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللهِ مَنْ لاَ حَلاَقَ لَهُ) - فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللهِ عَلَىٰ النبِي عَلَيْ البَيْعُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ الل

[راجع: ۲۸۸]

#### ١٧٨ - بَابُ كَيْفَ يُعْرَضُ الإِسْلاَمُ عَلَى الصَّبِيِّ؟

حَدُّنَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ حَدُّنَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمْرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ هَمَ النَّبِيِّ فَي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَبِيِّ هَمَ النَّبِيِّ فَي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ فَي مَعْمَل انْ عَبْدَ أَطُمِ النَّبِيِّ فَي مَعَالَمُ وَتَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أَطُمِ بَنِي مَعَالَةً وَقَدْ قَارَبَ يَومَئِلِهِ ابْنُ صَيَّادٍ ابْنُ صَيَّادٍ بَنِي مَعَالَةً وَقَدْ قَارَبَ يَومَئِلِهِ ابْنُ صَيَّادٍ ابْنُ صَيَّادٍ اللهِ عَنْ مَنَ اللهِ عَنْ مَنْ اللهِ اللهِ عَنْ مَنْ اللهِ اللهِ عَنْ طَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمْ قَالَ النَّبِيُ هَا طَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمْ قَالَ النَّبِيُ هَا النَّبِي فَي اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِي اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

((أَتَسْهُدَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ)). فَنَظَرَ اللهِ اللهُ ا

٧٥٠٣ - وقَالَ سَالِمٌ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمُّ
 قَامَ النَّبِيُ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ

ریکھا' پھر کنے لگا۔ ہاں! ہیں گوائی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے نبی
ہیں۔ اس کے بعد اس نے آخضرت النہ ہے ہوچھا کیا آپ گوائی
دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اس کا جواب (صرف
انٹا) دیا کہ میں اللہ اور اس کے (ہے) انبیاء پر ایمان لایا۔ پھر آخضرت
ماٹھا نے دریافت فرمایا' تو کمیاد کھتا ہے؟ اس نے کما کہ میرے پاس
ایک خبر کی آتی ہے تو دو سری جھوٹی بھی۔ آخضرت النہ نیا نے اس سے
دقیقت حال تجھ پر مشنبہ ہوگئ ہے۔ آخضرت النہ نے اس سے
فرمایا' اچھا میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات سوچی ہے (بتاوہ
کیا ہے؟) ابن صیاد بولا کہ دھواں' حضور اکرم ماٹھا نے فرمایا' ذیل
ہو' کم بخت! تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بردھ سکے گا۔ حضرت عمر براٹھ 
ہو' کم بخت! تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بردھ سکے گا۔ حضرت عمر براٹھ 
دول کین آخضرت النہ اللہ! مجھے اجازت ہو تو میں اس کی گردن مار
دول کین آخضرت النہ کے فرمایا' اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر
قادر نہیں ہو سکتے اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کی جان لینے میں کوئی

(۱۳۵۲) عبراللہ بن عمر بی این کیا کہ (ایک مرتبہ) ابی بن کعب بناتھ کو ساتھ لے کر آنحضرت طاق کیا اس کھجور کے باغ میں تشریف لائے جس میں ابن صیاد موجود تھا۔ جب آپ باغ میں داخل ہوگئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے آپ آگ برجے لگے۔ آپ چاہتے یہ تھے کہ اسے آپ کی موجود گی کا احساس نہ ہو سکے اور آپ اس کی باتیں سن لیں۔ ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اس کی باتیں سن لیں۔ ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اس کی باتیں سن لیں۔ ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اس کی باتیں سن لیں۔ ابن صیاد اس خور کے تنوں کی آڑ لے کر آگے آرہے میں اور اسے آگاہ کر دیا کہ آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر آگے آرہے میں اور اسے آگاہ کر دیا کہ اے صاف! یہ اس کا نام تھا۔ ابن صیاد یہ سنتے ہیں اچوں بی اچھل پڑا۔ آخضرت ساتھ کے اس کی ماں نے اسے یوں ہی رہنے دیا ہو تا تو حقیقت کھل جاتی۔

(۵۵۰ س) سالم نے بیان کیا' ان سے عبداللہ بن عمر جھ اللہ خیال کیا کہ نبی کریم ملٹی کیا نے بیان کیا کہ نام

بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمُّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: ((إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلاَّ قَدْ أَنْدَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ: وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيْهِ قَولاً لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٍّ لِقَومِهِ: تَعْلَمُونَ أَنْهُ أَعْوَرً"، وَإِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ)).

[أطراف في: ۳۳۳۷، ۳۶۳۹، ۴٤٠٢، ۱۹۷۵، ۲۱۲۷، ۲۱۲۷، ۱۲۷۷، ۸٤۰۸].

بیان کی 'جو اس کی شان کے لا کُق تھی۔ پھر دجال کا ذکر فرمایا 'اور فرمایا کہ میں بھی تہیں اس کے (فتنوں سے) ڈرا تا ہوں 'کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس کے فتنوں سے نہ ڈرایا ہو' نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایک الی بات کہوں گاجو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کسی 'اور وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہو گااور اللہ تعالی اس سے پاک

ترجمة الباب الفاظ انشهد انى دسول الله سے نظام ہے کہ بنچ کے سامنے اسلام اس طرح پیش کیا جائے 'آنخضرت سُلُجُرُم کو

ابن صیاد سے چند باتیں دریافت کرنا منظور تھیں 'آپ نے خیال کیا کہ اگر میں یہ کمہ دول کہ تو جموٹا ہے رسول کمال سے

ہوا ' تو شاید وہ چڑ جائے اور ہمارا مقصد پورا نہ ہو 'اس لئے ایسا جامع جواب دیا کہ ابن صیاد چڑا بھی نہیں اور اس کی بَغِبری کا انکار بھی

نکل آیا۔ آنخضرت سُلُجُرِم نے آیت ﴿ بَوْمَ تَابِی السَّمَاءَ بِدُ حَانٍ مُبِینٍ ﴾ (الدخان: ۱۰) کا تصور فرمایا تھا 'ابن صیاد نے "دخان" کے لفظ سے

صرف "دخ" بتلایا جیسے شیطانوں کی عادت ہوتی ہے۔ سی سائی ایک آدھ بات لے مرتے ہیں۔ آخضرت سُلُجِرِم نے حقیقی دجال کے بارے

میں بتلایا کہ وہ کانا ہوگا 'یہ برے دجال امن میں بیدا ہوں کے جو نبوت کا

میں بتلایا کہ وہ کانا ہوگا 'یہ برے دجال امت میں بیدا ہو کی جی ہیں۔

ہندوستان پنجاب میں بھی ایک فخص نبوت کا مدعی بن کر کھڑا ہوا۔ جس نے ایک کیر مخلوق کو گمراہ کر دیا اور اب تک اس ک مردین ساری دنیا میں دجل پھیلانے میں مشغول ہیں جو بظاہر اسلام کا نام لیتے ہیں اور درپردہ اپنے فرضی نام نماد رسول نبی کی رسالت کی تبلیغ کرتے ہیں اور بھی انہوں نے بہت سے غلط عقائد ایجاد کئے ہیں۔ جو سراسر قرآن و صدیث کے خلاف ہیں۔ علائے اسلام نے بہت می کتابوں میں اس فرقہ قادیانیہ کا قلع قع کیا ہے۔ ہمارے مرحوم استاد صفرت مولانا ابو الوفا ناء اللہ امر تسری نے بھی اس فرقہ کی تردید میں بے نظیر قلمی خدمات انجام دی ہیں۔ اللهم اغفوله واد حمد وعافه واعف عنه واکوم نزله آمین اس حدیث میں تین قصے ہیں۔ کتاب البنائز میں بے حدیث مفصل گرز ریکی ہے۔

١٧٩ - بَابُ قُولِ النَّبِيِّ اللَّهُ لِلْيَهُودِ:

أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا قَالَهُ الْمَقَبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ١٨٠ - بَابُ إِذَا أَسْلَمَ قَومٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرضُونَ فَهِيَ الْمُرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرضُونَ فَهِيَ

باب رسول کریم ملتی ایم کا (یمودسے) یوں فرمانا کہ اسلام لاؤ تو (دنیا اور آخرت میں) سلامتی پاؤ گے مقبری نے ابو ہریرہ بڑ تئے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ باب اگر پچھ لوگ جو دار الحرب میں مقیم ہیں اسلام لے آئیں اور وہ مال و جائد ادمنقولہ وغیر منقولہ کے مالک ہیں تو وہ ان ہی کی ہوگی

یہ باب لا کر امام بخاریؓ نے حفیہ کا رد کیا۔ وہ کہتے ہیں اگر حربی کافر مسلمان ہو کر دارالحرب میں رہے پھر مسلمان اس ملک کو فقے کریں تو جا کداد غیر منقولہ لیعنی ذمین باغ وغیرہ اس کو نہ طے تی مسلمانوں کی ملک ہو جائے گی۔

٨٠ ٥٩ حَدُّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمُ عَنِ الرُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِ بَنِ عُنْمَان بَنِ عَلَى بَنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بَنِ عُنْمَان بَنِ عَفْانَ عَنْ أَسَامَةَ بَنِ زَيْدٍ قَالَ: ((قُلْتُ يَا عَفَّان عَنْ أَسَامَةَ بَنِ زَيْدٍ قَالَ: ((قُلْتُ يَا عَفَّان عَنْ أَسَامَة بَنِ زَيْدٍ قَالَ: ((قُلْتُ يَا عَفَّال مَنْزِلاً؟)) ثُمَّ قَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلاً؟)) ثُمَّ قَالَ: ((نَحْنُ نَازِلُون غَدًا بِحَيْفِ بَنِي قَالَ: ((نَحْنُ نَازِلُون غَدًا بِحَيْفِ بَنِي قَالَ الْحَيْفِ بَنِي عَلَى الْكُفْرِ)). وَذَلِكَ أَنْ بَنِي هَاشِمِ أَنْ لاَ عَلَى بَنِي هَاشِمِ أَنْ لاَ عَلَيْفُوهُمْ وَلاَ يُؤُووهُمْ)) قَالَ الزُهْرِيُّ: وَالْحَعْ: هُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمِ أَنْ لاَ يَتَايَعُوهُمْ وَلاَ يُؤُووهُمْ)) قَالَ الزُهْرِيُّ: وَالْحَعْ: هُرَيْفُ الْوَادِيْ. [راجع: ٨٥٥ ١]

(۱۹۵۸) ہم سے محود بن غیلان نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو عبد الرذاق نے خبردی' انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبردی انہیں خبرالرذاق نے خبردی' انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبردی انہیں زبری نے انہیں علی بن حسین نے انہیں عمرو بن عثان بن عفان بن عفان بن عفان بن عفان بن عفان کیا گئر سے اسامہ بن ذید رضی اللہ عنما نے بیان کیا کہ میں نے جہ الوداع کے موقع پر عرض کیا' یارسول اللہ! کل آپ (مکہ میں) کہاں قیام فرائیں گے ؟ آپ نے فرایا' ابی! عقیل نے ہمارے لئے کہاں قیام فرائیں گے ؟ آپ نے فرایا' ابی! عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر چھو ڑا ہی کب ہے۔ پھر فرایا کہ کل ہمارا قیام خیف بی کنانہ کے مقام محصب میں ہوگا' جہال پر قریش نے کفر پر قتم کھائی تھی۔ کے مقام محصب میں ہوگا' جہال پر قریش نے کفر پر قتم کھائی تھی۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ بی کنانہ اور قریش نے (بیمیں پر) بی ہاشم کے خلاف اس بات کی قسمیں کھائی تھیں کہ ان سے خریدو فروخت کی جائے اور اس بات کی قسمیں کھائی تھیں کہ ان سے خریدو فروخت کی جائے اور نہ انہیں اپنے گھروں میں آنے دیں۔ زہری نے کہا کہ خیف وادی کو کہتے ہیں۔

ہوا یہ تھا کہ ابوطالب عبدالطلب کے برے بیٹے تھے۔ ان کی وفات کے بعد جاہلیت کی رسم کے موافق کل ملک اطاک پر ابو السیسی اللہ نے بعد جاہلیت کی رسم کے موافق کل ملک اطاک پر ابو السیسی طالب نے بعد ہوائی ہوا تو ان کے انتقال کے کچھ دن بعد آنخضرت ساتھیا اور حضرت علی بڑا تھ تو مہینہ منورہ بجرت کر آئے ' عقیل اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے' وہ کمہ میں رہے۔ انہوں نے تمام جاکداد اور مکانات نے کر اس کا روپیہ خوب اڑایا۔ اس حدیث سے باب کا مطلب امام بخاری نے اس طرح نکالا کہ آنخضرت ساتھیا نے کمہ فتح ہونے کے بعد بھی ان مکانوں اور جاکداد کی بچھ قائم رکھی اور عقیل کی ملیت تعلیم کرلی' تو جب عقیل کے تصرفات اسلام سے پہلے نافذ ہوئے تو اسلام کے بعد بطریق اولی نافذ رہیں گے۔

وقال القرطبی یحتمل ان یکون مراد البخاری ان النبی صلی الله علیه وسلم من علی اهل مکة باموالهم و دورهم من قبل ان یسلموا (فتح) یعنی شاید امام بخاری کی مراد به ہو که رسول کریم مثر کیا ہے کہ والوں پر ان کے اسلام سے پہلے ہی بہ احسان فرما دیا تھا کہ ان کے مال اور گھر ہر حالت میں ان کی ہی ملکیت تشلیم کر لئے 'اس طرح عقیل رہ تھے کھر سب پہلے ہی بخش دیئے تنے (مثر پہلے)

(۵۹ میل) ہم سے اساعیل بن ابی اولیں نے بیان کیا کہ جھے سے
امام مالک نے بیان کیا ان سے زید بن اسلم نے ان سے ان کے والد
نے کہ عمر بن خطاب نے ہی نامی اپنے ایک غلام کو (سرکاری) چراگاہ کا
حاکم بنایا تو انہیں یہ ہدایت کی اے بنی! مسلمانوں سے اپنے ہاتھ
دوکے رکھنا (ان پر ظلم نہ کرنا) اور مظلوم کی بددعا سے ہروقت بچتے
رہنا کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور ہاں ابن عوف اور ابن
عفان اور ان جیسے (امیر صحابہ) کے مویشیوں کے بارے میں مجھے

٣٠٥٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ أَبِيْهِ ((أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مُولِى لَهُ يُدْعَى هُنَيًا عَلَى الْحِمَى فَقَالَ: يَا هُنَيُ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةً. وَأَدْحِلْ رَبُّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبُّ مُسْتَجَابَةً. وَأَدْحِلْ رَبُ الصُّرَيْمَةِ وَرَبُّ

ڈرتے رہنا چاہے۔ (لعنی ان کے امیر ہونے کی وجہ سے دوسرے غریوں کے مویشیوں برچراگاہ میں انہیں مقدم نہ رکھنا) کیونکہ اگر ان کے مویثی ہلاک بھی ہو جائیں گے توبیہ رؤسا اینے تھجور کے باغات اور کھیتوں سے اپنی معاش حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن گئے چنے اونٹول اور گن چنی بحریوں کامالک (غریب) کہ اگر اس کے مویثی ہلاک ہو گئے ' تووہ اینے بچوں کو لے کر میرے پاس آئے گا' اور فریاد کرے گایا امیر المؤمنين! يا اميرالمؤمنين! (ان كو پالنا تيرا باپ نه مو) توكيا ميں انهيں چھوڑ دول گا؟ اس لئے (پہلے ہی سے) ان کیلئے چارے اور پانی کا انتظام کروینا میرے لئے اس سے زیادہ آسان ہے کہ میں ان کیلئے سونے چاندی کا انتظام کروں اور خدا کی قتم! وہ (اہل مدینہ) میہ سمجھتے مول گے کہ میں نے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ یہ زمینس انہیں کی ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں اس کے لئے لڑائیاں لڑی ہیں اور اسلام لانے کے بعد بھی ان کی ملیت کو بحال رکھا گیا ہے۔اس ذات کی قتم!جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر وہ اموال (گھوڑے وغیرہ) نہ ہوتے جن پر جماد میں لوگوں کو سوار کر تا ہوں تو ان کے علاقوں میں ایک مالشت زمین کو بھی میں چراگاہ نہ بنا تا۔

آ میں میں اس عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت عثان غنی میں دو مالدار تھے ' حضرت عمر کا مطلب سے تھا کہ ان کے تمول سے سیسی کی موج ہو کران کے جانوروں کو مقدم نہ کیا جائے بلکہ غریبوں کے جانوروں کا حق پہلے ہے۔ اگر غریبوں کے جانور بھوکے مر گئے تو بیت المال سے ان کو نقذ وظیفہ دینا پڑے گا۔

آ ٹر صدیث میں حضرت عمر بڑاٹھ کا جو قول مروی ہے اس سے ترجمہ باب نکاتا ہے کہ حضرت عمر نے زمین کی نبست فرمایا کہ اسلام کی حالت میں بھی ان بی کی ربی ' تو معلوم ہوا کہ کافر کی جائیداد غیر منقولہ بھی اسلام لانے کے بعد اس کی ملک میں ربتی ہے گو وہ کافر دار الحرب میں رہے۔ (وحیدی)

باب خلیفہ اسلام کی طرف سے مردم شاری کرانا

کتے ہیں کہ یہ مردم شاری جنگ احدیا جنگ خندق یا صلح صدیبید کے موقع پر کی گئی۔

(۱۹۰۹) ہم سے محد بن یوسف نے بیان کیا کما ہم سے سفیان نے بیان کیا ان سے اممش نے ان سے ابووائل نے اور ان سے حضرت مذیفہ "نے بیان کیا کہ رسول کریم ملے ایا نے فرمایا جولوگ اسلام کا کلمہ

. ٣٠٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَاتِلِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَ

١٨١ - بَابُ كِتَابَةِ الإمَام النَّاسَ

النّبي ﷺ: ((اكتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالإِسْلاَمِ مِنَ النّاسِ)). فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ. فَقُلْنَا: نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَة؟ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ)). حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الأَعْمَشِ ((فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَمِائَةً)). قَالَ أَبُو

مُعَاوِيَةَ: ((مَا بَيْنَ سِتَّمِانَةِ إِلَى سَبْعِمِانَةِ)).

پڑھ چکے ہیں ان کے نام لکھ کر میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہم نے ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کئے اور ہم نے آخضرت ملٹی کیا سے عرض کیا ہماری تعداد ڈیڑھ ہزار ہو گئ ہے۔ اب ہم کو کیاڈر ہے۔ لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ (آخضرت ملٹی کیا کے بعد) ہم فتنوں میں اس طرح گھر گئے کہ اب مسلمان تنانماز پڑھتے ہوئے بھی ڈرنے لگاہے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا ان سے ابو حمزہ نے اور ان سے اعمش نے (فرکورہ بالا سند کے ساتھ) کہ ہم نے پانچ سو مسلمانوں کی تعداد لکھی (ہزار کاذکراس روایت میں نہیں ہوا) اور ابو معاویہ نے (اپنی روایت میں) یوں بیان کیا کہ چھ سوسے سات سو تک۔

ابو معاویہ کی روایت کو امام مسلم اور اجمد اور نسائی اور این ماجہ نے نکالا ہے۔ وسلک الداودی الشارح طریق الجمع فقال لعلهم کتبوا مرات فی مواطن لینی تعداد میں اختلاف اس لئے ہوا کہ شاید ان لوگوں نے کئی جگہ مردم شاری کی ہو' بعض نے یہ بھی کما کہ ورشہ بزار سے مراد مرد عورت بحج غلام جو بھی مسلمان ہوئے سب مراد ہیں اور چھ موسے سات مو تک فاص مرد مراد ہیں اور پانچ سو سے خالص مرد مراد ہیں اور پانچ سو سے خالص المدین میں المحدیث مشروعیة کتابة دواوین الجیوش وقد یتعین ذالک عند الاحتیاج الی تعیز من یصلح للمقاتلة بمن لا یصلح (فتح)

حذیفہ کا مطلب میہ تھا کہ آنخصرت میں ہے عمد مبارک میں تو ہم ڈیڑھ ہزار کا ٹٹار پورے ہونے پر بے ڈر ہو گئے تھے اور اب ہزاروں لا کھوں مسلمان موجود ہیں' پر حق بات کتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ کوئی کوئی تو ڈر کے مارے اپنی نماز اکیلے پڑھ لیتا ہے اور منہ سے کچھ نہیں نکال سکا۔ یہ حذیفہ ٹے اس زمانے میں کما جب ولید بن عقبہ حضرت عثان کی طرف سے کوفہ کا حاکم تھا اور نمازیں آئی دیر کرکے پڑھتا کہ معاذ اللہ۔ آخر بعض متق لوگ اول وقت نماز پڑھ لیتے بھر جماعت میں بھی اس کے ڈرسے شریک ہو جاتے۔

٣٠٦١ - حَدُثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدُثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارِ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ اللهِ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ اللهِ عَنْوُوَ كَذَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي تُحَيِّبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي تُحَيِّبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا، وَمُرَأَتِي حَاجُةً، قَالَ: ((ارْجِعُ فَحَجُ مَعَ امْرَأَتِكَ)).[راجع: ١٨٦٢]

(۱۲ مس) ہم سے ابو تعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا ان سے ابن جریح نے ان سے عمرو بن دینار نے ان سے ابو معبد
ان سے ابن جریح نے ان سے عمرو بن دینار نے ان سے ابو معبد
نے اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنمائے بیان کیا کہ ایک مخص نی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میرا نام فلال جماد میں جانے کے لئے لکھا گیا ہے۔
ادھر میری یوی حج کرنے جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھرجا اور اپن بیوی کے ساتھ جج کرآ۔

اس سے بھی اسم نولی کا ثبوت ہوا' میں ترجمہ باب ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی عورت جج کو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خاوند یا کوئی محرم اس کے ساتھ ہو۔

# 444

١٨٢ - بَابُ إِنَّ اللهِ يُؤيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

٣٠٦٢ - حَدُّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ أَخْبَرَنَا شُقَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيُّ.حِ. وَحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْـمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ا لللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﴿ فَقَالَ لِرَجُلِ مِـمَّنَّ يَدُّعَي الإِسْلاَمَ: ((هَلْهَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)). فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرُّجُلُ قِتَالاً شَدِيْدًا فَأَصَابَتُهُ جَرَاحَةً. فَقِيْلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، الَّذِيْ قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَاتَلَ الْيُومَ قِتَالاً شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ، فَقَالَ النَّبيُّ ﴿ (إِلَى النَّارِ)). قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ. فَبَيْنَمَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيْلَ إِنْهُ لَمْ يَمُتْ، وَلَكِنْ بِهِ جِرَاحًا شَدِيْدًا. فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرُ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَأَ خُبِرَ النَّبِيُّ اللَّهِ الدَّلِكَ فَقَالَ: ((اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ)). ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلاَّ فَنَادَى فِي النَّاسِ: ((أَنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَأَنَّ اللَّهُ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّيْنَ بالرَّجُل الْفَاجِرِ).

[أطرافه في: ۲۰۲۰۳، ۲۹۳، ۲۹۳].

## باب الله تعالی بھی اپنے دین کی مددایک فاجر شخص سے بھی کرالیتا ہے

(۱۳۰۹۳) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کما ہم کو شعیب نے خردی ' انمیں زہری نے (دوسری سند) مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا انسیں معمرنے خبردی انسیں ز ہری نے 'انہیں ابن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی الله عنه نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں موجود تھے۔ آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے کو مسلمان کہتا تھا فرمایا کہ یہ مخص دوزخ والول میں سے ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو وہ مخص (مسلمانوں کی طرف سے) بدی ہمادری کے ساتھ لڑا اور وہ زخی بھی ہو گیا۔ محابہ نے عرض کیا ارسول الله ! جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ روزخ میں جائے گا۔ آج تو وہ بڑی بے جگری کے ساتھ لڑا ہے اور (زخی ہو کر) مربھی گیاہے۔ آپ نے اب بھی وہی جواب دیا کہ جہنم میں گیا۔ حضرت ابو ہرریہ اٹ بیان کیا کہ ممکن تھا کہ بعض لوگوں کے دل میں کچھ شبہ پیدا ہو جاتا۔ لیکن ابھی لوگ ای غور و فکر میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ ابھی وہ مرانہیں ہے۔ البتہ زخم کاری ہے۔ پھرجب رات آئی تواس نے زخموں کی تاب نہ لا کرخود کشی کرلی۔ جب آمخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی كى تو آب نے فرمايا الله اكبر! مين كوائى ديتا موں كه مين الله كابنده اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے بلال مو تھم دیا 'اور انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ مسلمان کے سواجنت میں کوئی اور داخل نہیں ہو گااور اللہ تعالیٰ بھی اپنے دین کی امداد کسی فاجر ہخص سے بھی

آ بہر مرکے اس محض کا نام فرمان تھا ہو بظاہر مسلمان ہو گیا تھا' اس کی مجاہدانہ کیفیت دیکھ کر شیطان نے بظاہر تو لوگوں کو یوں مسلمان کے بیات کی میں اس طرح لؤکر مارا جائے کیونکر دوزٹی ہو سکتا ہے۔ یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ ہم مشرک سے ہدو نہ لیں گے۔ کیونکہ وہ ایک موقع کے ساتھ خاص ہے ادر جنگ حنین میں صفوان بن امیہ آپ کے نہیں ہے کہ ہم مشرک سے ہدو نہ لیں گے۔ کیونکہ وہ ایک موقع کے ساتھ خاص ہے ادر جنگ حنین میں صفوان بن امیہ آپ کے

ساتھ تھے۔ طالانکہ وہ مشرک تھے ' دو سرے یہ کہ یہ مخص بظاہر تو مسلمان تھا۔ گر آپ کو وی سے معلوم ہو گیا کہ یہ منافق ہے اور اس کا خاتمہ برا ہو گا۔ (وحیدی)

# ١٨٣ - بَابُ مَنْ تَأَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرٍ إِمْرَةٍ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ

اسمام پر لوئي نازك وقت المجائ له ميدان ادى فورى طور پر كنزول كرك توبيه جائز به جيماً حدد ثنا ابن عُليَّة عَنْ أَيُّوب عَنْ حُميْد بْنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّة عَنْ أَيُّوب عَنْ حُميْد بْنِ هِلِال عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِك رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: خَطَب رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ: ((أَحَدَ الوَّايَة زَيْدٌ فَأُصِيْب، ثُمَّ أَحَدَهَا عَبْدُ ثُمَّ أَحَدَهَا عَبْدُ الوَّايَة زَيْدٌ فَأُصِيْب، ثُمَّ أَحَدَهَا عَبْدُ ثُمَّ أَحَدَهَا عَبْدُ الوَّايَة وَيْدٌ فَأُصِيْب، ثُمَّ أَحَدَهَا عَبْدُ الوَّايَة وَيْدٌ فَأُصِيْب، ثُمَّ أَحَدَهَا عَبْدُ الوَّاية وَيْدٌ فَأُصِيْب، ثُمَّ أَحَدَهَا عَبْدُ بُنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عَيْرٍ إِمْرَةٍ فَقُتِحَ عَلَيْهِ، وَمَا يَسُرُهُمْ – أَنَّهُمْ يَسُرُونِي – أَوْ قَالَ: مَا يَسُرُهُمْ – أَنَّهُمْ عَنْدِي إِنْ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانٍ)).

# ١٨٤ - بَابُ الْعَون بِالْـمَدَد قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَنُ بَشَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ النَّبِيُّ فَيَّ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكُوالُ وَعُصيتُهُ وَبَنُو لِحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنْهُمْ قَدْ وَعُصيتُهُ وَبَنُو لِحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنْهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا، وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَومِهِمْ، فَأَمَدُهُمُ أَسْلُمُوا، وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَومِهِمْ، فَأَمَدُهُمُ

# باب جو شخص میدان جنگ میں جبکہ دستمن کاخوف ہوامام کے کسی نئے تھم کے بغیرامیر لشکرین جائے

اسلام پر کوئی نازک وقت آ جائے کہ میدان جنگ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل رہا ہو اور قیادت بھی ختم ہو رہی ہو تو کوئی بھی وانا آدی فوری طور پر کنٹرول کر لے تو یہ جائز ہے جیسا کہ حدیث ذیل میں حضرت خالد بن ولید بڑاتھ کے امیر لشکر بن جانے کا ذکر ہے۔

(۱۹۳۰) ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا ہم سے ابن علیہ نے بیان کیا' ان سے ابوب نے ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک بڑاٹھ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ماٹھ ہے فرایٹ میں) غزوہ موجہ کے موقع پر خطبہ دیا' (جب کہ مسلمان سپاہی موجہ کے میں افروہ شجاعت دے رہے تھے) آپ نے فرمایا 'کہ اب اسلای علم زید بن حارث نے سنجھالا اور انہیں شہید کر دیا گیا' پھر جعفر نے علم السے ہاتھ بین اٹھالیا اور وہ بھی شہید کر دیے گئے۔ اب عبداللہ بن رواحہ نے علم تھاما' یہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ اب عبداللہ بن حاصل ہو گئی' اور میرے لئے اس میں کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ حاصل ہو گئی' اور میرے لئے اس میں کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ آپ نے یہ فرمایا' کہ ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ آپ نے یہ فرمایا' کہ ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ آپ نے یہ فرمایا' کہ ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ آپ نے یہ فرمایا' کہ ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ آپ نے یہ فرمایا' کہ ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ شہداء) ہمارے پاس زندہ ہوتے۔ (کیونکہ شہادت کے بعد وہ جنت آخصرت کے بعد وہ جنت میں عیش کر رہے ہیں) اور انس نے بیان کیا کہ اس وقت آخصرت میں عیش کر رہے ہیں) اور انس نے بیان کیا کہ اس وقت آخصرت میں عیش کر رہے ہیں) اور انس نے بیان کیا کہ اس وقت آخصرت میں عیش کر رہے ہیں) اور انس نے بیان کیا کہ اس وقت آخصرت کے بعد وہ بنت کھوں سے آنسوجاری تھے۔

#### باب مدد کے لیے فوج روانہ کرنا

(۱۲۴ مل) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن ابی عدی اور سل بن یوسف نے بیان کیا ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قادہ نے اور ان سے انس نے کہ نبی کریم ساتھ کیا کی خدمت میں رعل ' ذکوان ' عصیہ اور بنو لحیان قبائل کے کچھ لوگ آئے اور یقین ولایا کہ وہ لوگ اسلام لا چکے ہیں اور انہوں نے اپنی کافر قوم کے مقابل امداد اور تعلیم و تبلغ کے لئے آپ سے مدد چاہی۔ تو نبی کریم

النبي الله بسبه فين مِن الأنصار، قال أنس : كُنّا نُسمَيهم الْقُرّاء، يَخْطِبُون بِالنّهارِ وَيُصَلُّون بِالنّهارِ وَيُصَلُّون بِاللّهارِ وَيُصَلُّون بِاللّهارِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِهُمْ مَقْتَلُوهُمْ. فَقَنت بِهُمْ وَقَتْلُوهُمْ. فَقَنت شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رَعْلِ وَذَكُوان وَبِنِي لِخْيَان. قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنسَ أَنْهُم لَوْيَان. قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنسَ أَنْهُم لَوْرُوا بِهِمْ قُرْآنًا: أَلا بَلّهُوا قَوْمَنا، بَأَنّا قَدْ لَقِيكًا رَبّنا، فَرَضِي عَنّا وأرضانا. ثُمُ رُفِعَ لَلْكَ بَعْدُ). [راجع: ١٠٠١]

ما الناس قاری کما کرتے تھے۔ وہ لوگ دن میں جگل سے لکڑیاں جم اس قاری کما کرتے تھے۔ وہ لوگ دن میں جگل سے لکڑیاں جم کرتے اور رات میں نماز پڑھتے رہتے۔ یہ حضرات ان قبیلہ والوں کے ساتھ چلے گئے 'لیکن جب بر معونہ پہنچ تو انہوں قبیلہ والوں نے ان صحابہ کے ساتھ دغائی اور انہیں شہید کر ڈالا 'حضور اکرم سالیہ کے ان صحابہ کے ساتھ دغائی اور انہیں شہید کر ڈالا 'حضور اکرم سالیہ کے ایک ممینہ تک (نماز میں) قنوت پڑھی اور رعل و ذکوان اور بنو لیان کے لئے بد دعا کرتے رہے۔ قادہ نے کما کہ ہم سے انس نے کما کہ ہم اپ در برب سے جا کہ (ان شمداء کے بارے میں) قرآن مجید میں ہم یہ آیت یوں پڑھتے رہے رہے جا کہ اور دہ ہم اپ رب سے جا کے دور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے اور ہمیں بھی اس نے خوش کیا ہے۔ دوروہ ہم سے راضی ہو گیا ہے اور ہمیں بھی اس نے خوش کیا ہے۔ دیرمہ آیت منسورخ ہو گئی تھی۔

کتے ہیں کہ ان قاربوں کو عامر بن طفیل نے قتل کیا' اس نے بوسلیم کے آدمی ان پر جمع کئے اور رعل اور ذکوان اور بی لمیان نے عاصم اور ان کے ساتھوں کو قتل کیا' حصرت فبیب کو بیچا' آخضرت سٹھ کیا کو ہر دو کی اطلاع ہو گئی اسلئے آپ نے دونوں کیلئے بد دعا گ۔

باب جس نے وسمن پر فتح پائی اور پھر تین دن تک ان کے ملک میں ٹھہرا رہا

(۳۰۹۵) ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کما ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا 'ان سے سعید نے بیان کیا' ان سے قادہ نے بیان کیا' ان سے سعید نے بیان کیا' ان سے قادہ نے بیان کیا کہ نمی کریم کیا' کما کہ ہم سے انس بن مالک نے ابو طلحہ سے بیان کیا کہ نمی کریم مائی کو جب کمی قوم پر فتح حاصل ہوتی' تو میدان جنگ میں تین رات قیام فرماتے۔ روح بن عبادہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ اور عبدالاعلی نے بھی روایت کیا۔ دونوں نے کماہم سے سعید نے بیان کیا' انہوں نے قادہ سے 'انہوں نے ابو طلحہ سے 'انہوں نے ابو طلحہ سے 'انہوں نے آخضرت مائی ہے۔

باب سفریس اور جهاد میں مال غنیمت کو تقسیم کرنا ١٨٥ - بَابُ مَنْ خَلَبَ الْعَدُوَّ، فَأَقَامَ

عَلَى عَرْصَتِهِمْ ثَلاَثُا الرَّحِيمِ - سَدَّثَنَا أَحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الرَّحِيمِ الرَّحِيمَ اللَّهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةً قَالَ حَدَّثَنَا اللَّهِ عَنْ قَتَادَةً قَالَ : ((ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكِ عَنْ أَبِي طَلَحَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ اللَّهِي عَنْ أَبِي طَلَحَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي عَنْ أَبِي طَلَحَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَومِ عَنِ النَّبِي عَنْ أَبِي طَلْحَةً عَنِ النَّبِي عَنْ قَتَادَةً وَالمِنَ النَّبِي عَنْ أَبِي طَلْحَةً عَنِ النَبِي عَنْ أَبِي طَلْحَةً عَنِ النَّبِي عَنْ أَبِي طَلْحَةً عَنِ النَّبِي اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللللَّهُ اللللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْهُ اللللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْعُلِي اللللْمُ اللَّهُ الللللَّةُ اللَّهُ اللَّهُ اللِهُ الللللْمُ ال

١٨٩ – بَابُ مَنْ قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فِي غَزْوَهِ وَسَفَرِهِ

• وَقَالَ رَافِعٌ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﴿ إِلَهُ بِذِي النَّبِيِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللّ الْـ حُلَيْفَةِ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلاً، فَعَدَلَ عَشرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ.

٣٠٩٦ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدِ قَالَ حَدُّنَا هَدْبَةُ بْنُ خَالِدِ قَالَ حَدُّنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُ اللَّهُ هِنَ النَّجِعُوانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ خُنَيْنِ.[راحع: ١٧٧٨]

(۲۲ • ۲۷) ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کما ہم سے ہمام بن کی نے بیان کیا 'ان سے قادہ نے اور انہیں انس نے فہردی 'آپ نے بیان کیا کہ نی کریم ملی کیا ہے مقام جعرانہ سے 'جمال آپ نے جنگ حنین کامال غنیمت تقسیم کیا تھا 'عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

حنین ایک وادی ہے مکہ سے تین میل پر جمال پر بری لڑائی ہوئی تھی۔ باب کی مطابقت طاہر ہے کہ آپ نے جعرانہ میں عین سفر میں اموال غنیمت کو تقییم فرمایا' آج کل ایام ج میں حرم شریف سے جعرانہ کو ہروقت گاڑیاں ملتی ہیں۔ ۱۹۷۰ء کے ج میں مجھ کو بھی جعرانہ جانے کا اتفاق ہوا۔ جمال ایک وسیع مجد اور کٹوال ہے' پر فضا جگہ ہے۔

مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ ٣٠٦٧ – وقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرُدٌ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ اللهِ فَلَى. وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ الْمُسْلِمُونَ فَرَدُهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النّبِيِّ فَرَدُهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النّبِيِّ

باب کسی مسلمان کامال مشرکین لوٹ کرلے جائیں پھر (مسلمانوں کے غلبہ کے بعد)وہ مال اس مسلمان کو مل گیا۔

( سلمانول مے علبہ مے بعد) وہ مال اس بسلمان تو کی لیا۔
( کا اس ) اور عبداللہ بن نمیر نے کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے بیان کیا کہ ان کا
ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر ش اللہ نے بیان کیا کہ ان کا
ایک گھوڑا بھاگ گیا تھا اور دشمنوں نے اس کو پکڑلیا تھا۔ پھر مسلمانوں
کو غلبہ حاصل ہوا تو ان کا گھوڑا انہیں واپس کر دیا گیا۔ یہ واقعہ رسول
کریم ملتی ہے عمد مبارک کا ہے۔ اس طرح ان کے ایک غلام نے
بھاگ کر روم میں پناہ حاصل کرلی تھی۔ پھر جب مسلمانوں کو اس ملک
پر غلبہ حاصل ہوا تو خالد بن ولید " نے ان کا غلام انہیں واپس کر دیا۔ یہ
واقعہ نی کریم ملتی ہے بعد کا ہے۔

آبہ مرکبا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور اہلحدیث ہیں کہتے ہیں کہ کافر مسلمانوں کے کسی مال کے مالک نہیں ہو سکتے اور جب سیسی سیسی مسلمان کا مال ان کے پاس ملے وہ اس مسلمان کو ولا دیا جائے گا خواہ مال تقسیم ہو چکا ہو یا نہ ہو چکا ہو۔ اور امام مالک اور احمد کے نزدیک تقسیم کے بعد ان کو نہیں ولایا جائے گا۔ اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ کافر جب مال لوث لے جائیں اور اپنے ملک میں پہنچ جائیں تو وہ اس کے مالک ہو جاتے ہیں اور امام بخاری گئے ہیہ باب لاکر ان کا رو فرمایا ہے۔

جَدُّتُنَا مُحَمَّدُ بَنُ بَشَارٍ قَالَ ﴿ ٣٠٩٨) ثَم ہے محمد بن بِشَارِ نے بیان کیا کما ہم ہے کی قطان نے حد تُنَا مُحَمَّدُ بَنُ عَبَیْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبِرَنِي بِیان کیا ان سے عبیدالله عمری نے بیان کیا انہیں نافع نے خبردی کہ مَانُ عَبْدًا لائنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ ابن عمر شَهَ الله عمری نے علام بھاگ کرروم کے کافروں میں مل گیا تھا۔ پھرِ مَانُ عَبْدًا لائنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ ابن عمر شَهَ الله علام بھاگ کرروم کے کافروں میں مل گیا تھا۔ پھر

خالد بن ولید بنات کی سرکردگی میں (اسلامی اشکرنے) اس پر فتح پائی اور خالد بنات کی میں اسلامی اشکرنے اور یہ کہ عبداللہ بن عمر بن اللہ علیہ کا ایک گھوڑا بھاگ کر روم بہنج گیا تھا۔ خالد بن ولید بناتھ کو جب روم پر فتح ہوئی 'تو انہول نے یہ گھوڑا بھی عبداللہ کو واپس کر دیا تھا۔

۲۹ ، ۲۹ ، ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کما ہم سے ذہیر نے بیان کیا کہ اس مے دہیر نے بیان کیا ان سے موئی بن عقبہ نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر جُن ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر جُن ان کیا کہ جس دن اسلامی لشکر کی ٹر بھیٹر (رومیوں سے) ہوئی تو وہ ایک گھو ڑے پر سوار تھے۔ سالار فوج حضرت ابو بکر آئی طرف سے خالد بن ولید بن الله تھے۔ پھر گھو ڑے کو دشمنوں نے پکڑ لیا ، لیکن جب انہیں فکست ہوئی تو حضرت خالد نے گھو ڑا عبداللہ بن الله فراح والیس کردیا۔

معلوم ہوا کہ بھی مسلمان کا کوئی مال کسی دشمن حربی کافر کے حوالہ پڑ جائے تو فتح اسلام کے بعد وہ مال اس کے اصلی مالک مسلمان ہی کو ملے گاوہ اموال غنیمت میں داخل نہ کیا جائے گا۔

# باب فارسی یا اور کسی بھی عجمی زبان میں بولنا

اور الله تعالى نے فرمایا كه "(الله كى نشانيوں ميں) تهمارى زبان اور رنگ كا اختلاف بھى ہے"۔ اور (الله تعالى كا ارشاد كه) "مم نے كوئى رسول نہيں بھيجا كين به كه وه اين قوم كامم زبان ہو تاتھا۔"

بِالرُّوْمِ، فَطَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَرَدُهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ. وَأَنَّ فَرَسًا لابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ)). [راجع: ٣٠٦٧]

٣٠٩٩ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدُثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي الله عَنْهُمَا: ((أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَومَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ، كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَومَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ، وَأَمِيْرُ الْمُسْلِمُونَ، وَأَمِيْرُ الْمُسْلِمُونَ، فَلَمَّا فُرَلِيْدِ وَأَمِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ يَومَنِدٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَأَمِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ يَومَنِدٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعَنْهُ أَبُوبَكُمِ، فَأَحَدَهُ الْعَدُونُ، فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُونُ رَجْ خَالِدٌ فَرَسَهُ)).[راجع: ٣٠٦٧]

١٨٨ - بَابُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ
 وَالرَّطَانَةِ

وَقُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَاخْتِلَافُ ٱلْسَنِتِكُمْ وَٱلْوَانِكُمْ﴾ [الروم: ٢٧] وَقَالَ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلاَّ بِلِسَانِ قَومِهِ﴾ [إبراهيم: ٤].

امام بخاری کا اس باب کے لانے سے یہ مطلب ہے کہ ہرایک زبان کا سیکھنا اور بولنا درست ہے کیونکہ سب زبانیں اللہ کی طرف سے بیں۔ انگریزی 'ہندی کا بھی کی حکم ہے۔

اور دوسری آیت میں ہے ﴿ وانِ من امة الا خلافیها نذیر ﴾ تو معلوم ہوا کہ ہر ایک زبان چفیر کی زبان ہے 'کیونکہ اس قوم میں جو تغیر آیا ہوگا وہ ان ہی کی زبان بولٹا ہوگا۔ ان آیتوں سے یہ ثابت ہوا کہ اگریزی' ہندی' مرہٹی' روی' جرمنی زبانیں سیکھنا اور بولنا درست ہے۔ زبانوں کا تعصب انسانی بدیختی کی دلیل ہے' ہرزبان سے محبت کرنا عین منشائے اللی ہے۔

٣٠٧٠ حَدُّثُنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ( ﴿ ١٣٠٤) بَمُ

( ١٠٠٠ م سے عمرو بن على فلاس نے بیان کیا كما ہم سے ابو عاصم

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِم قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْنَا بَهِيْمَةً لَنَا وَطُحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْر فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ. فَصَاحَ النَّبِيُّ اللَّهِ فَقَالَ: ((يَا أَهْلَ الْخَنْدَق، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَحَيْهَلاً بِكُمْ)).

نے بیان کیا' انہیں حظلہ بن الی سفیان نے خبردی' انہیں سعید بن مناءنے خردی کماکہ میں نے جابرین عبداللد جی اللہ استا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے (جنگ خندق میں آخضرت مٹھیم کو بھو کا یا کرچیکے ے) عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سامری کا بچہ ذریح کیا ہے۔ اور ایک صاع جو کا آٹا پکوایا ہے۔ اس لئے آپ دو چار آدمیوں کو ساتھ لے کر تشریف لائیں۔ لیکن آنخضرت ملی اے باواز بلند فرمایا اے خنرق کھودنے والو! جابرنے دعوت کا کھاناتیار کرلیا ہے۔ آؤچلو' جلدي علوبه

[طرفاه في: ١٠٠١ ك. ٢٠٢٤].

النظ سوراً فارس ہے جو آپ نے استعال فرمایا 'اس سے ترجمہ الباب ثابت ہوا۔ فسادات انسانی میں ایک بڑا فساد خطرناک فساد لسانی تعصب بھی ہے۔ عالاتکہ جملہ زبانیں اللہ پاک ہی کی پیدا کردہ ہیں۔ اسلام نے سختی کے ساتھ اس تعصب کا مقابلہ كيا ہے۔ آج كے دور ميں زبانوں پر بھى دنيا ميں بوے بوے فساد برپا ہيں جو سب انسانى جمالت و صلالت و كج روى كے نتائج ہيں۔ جو لوگ کسی بھی زبان سے تعصب برتے ہیں ان کی یہ انتمائی حمانت ہے۔

لفظ سوراً سے وعوت کا کھانا مراو ہے یہ فاری لفظ ہے۔ حضرت امام ؒ نے اس صدیث کے ضعف پر بھی اشارہ فرمایا ہے جس میں

مذكور عبد كد دوزخي لوك فارى زبان بوليس كيـ

٣٠٧١ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ خَالِدِ بْن سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَمَّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ اللَّهِ عَمَ أَبِي وَعَلَيُّ قَمِيْصٌ أَصْفَرُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((سَنَهُ سَنَهُ)). قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَهِيَ بِالْهُ حَبَشِيَّةٍ: حَسَنَة. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ ٱلْعَبُ إِخَاتُم النُّبُوُّةِ، فَزَبَرَنِيَّ أَبِي. قَالَ رَسُولُ ١ اللَّهِ ﷺ: ((دَعْهَا)). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَبْلِي وْأَخْلِقِي. ثُمَّ أَبلِي وَأَخْلِقِي، ثُورٌ أَبلِي وأُخْلِقِي). قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَبَقِيَتُ خَتَّى ذَكُورُ. [أعلرافه في: ٣٨٧٤، ٣٨٢٥،

(اك ١٤٠٠) جم سے حبان بن موى نے بيان كيا كما جم كو عبدالله بن مبارک نے خبردی' انہیں خالد بن سعید نے' انہیں ان کے والدئے اور ان سے ام خالد بنت خالد بن سعيد في بيان كياك ميں رسول الله مالیام کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی میں اس وقت ایک زرد رنگ کی قیص پنے ہوئے تھی۔ آمخضرت طاق کیا نے اس پر فرمایا "سنه سنه" عبدالله نے کماکه به لفظ حبثی زبان میں عمدہ کے معنے میں بولاجاتا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھرمیں مهرنبوت کے ساتھ (جو آپ کی پشت پر تھی) کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا الیکن آخضرت نے فرمایا کہ اسے مت ڈانٹو 'پھر آپ نے ام خالد کو (درازی عمر کی) دعادی که اس قبیص کو خوب بین اور برانی کر' پھر پین اور برانی كر' اور پير بين اور يراني كر. عبدالله نے كها كه چنانچه بيه قيص اتنے دنوں تک باقی رہی کہ زبانوں پر اس کا چرچا آگیا۔

٥٤٨٥، ٣٩٩٥].

ترجمہ باب اس ہے نکلا کہ آپ نے سنہ سنہ فرمایا جو حبثی زبان ہے ام خالد استے دنوں زندہ رہی کہ وہ کپڑا پہنتے پہنتے کالا ہو گیا۔ یہ رسول کریم مان کے دعا کی برکت تھی۔

٣٠٠٧٠ حَدُّتُنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ قَالَ حَدُّتُنَا غُنْدُرٌ قَالَ حَدُّتُنَا شُعْيَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيًّ أَحَدُ تَـمْرَةً مِنْ تَمْرِ اللهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيًّ أَحَدُ تَـمْرَةً مِنْ تَمْرِ السَّدَقَةِ فَجَعَلُهَا فِي فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُ اللهَ الصَّدَقَةِ فَجَعَلُهَا فِي فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُ اللهَ اللهُ اللهَ اللهَ اللهُ اللهَ اللهُ ا

(۲۷۰ م) ہم سے محر بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے بیان کیا ان سے محر بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریہ ہ نے بیان کیا کہ حسن بن علی بی شی ان صدقہ کی محبور میں سے (جو بیت المال میں آئی تھی) ایک محبور اٹھالی اور اپنے منہ کے قریب لے گئے۔ لیکن آنخضرت اللہ کے انہیں فاری زبان کا یہ لفظ کریب لے گئے۔ لیکن آنخضرت اللہ کے انہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے ہیں۔

٣٧ . ٣ - حَدُّثَنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيُّانَ قَالَ: حَدُّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: حَدُّثِنِي أَبُو فُرَرْةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، قَالَ: (لاَ أَلْقَيَنُ أَحَدَكُمْ يَومَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسَ لَهُ شَاةً لَهَا ثُغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسَ لَهُ شَاةً لَهَا ثُغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسَ لَهُ شَاةً لَهَا ثُغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسَ لَهُ

ہاب مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے کچھ چرالینا اور اللہ تعالی نے سورہ آل عمران میں فرمایا "اور جو کوئی خیانت کرے گاوہ قیامت میں اسے لے کر آرئے گا۔"

(ساک سا) ہم سے مسدد بن سرد نے بیان کیا کہا ہم سے بچیٰ نے بیان کیا ان سے ابو حیان نے بیان کیا ان سے ابو درعہ نے بیان کیا ان سے ابو ہریہ ڈی بیان کیا کہ جھے سے ابو ہریہ ڈی بیان کیا کہ نبی کریم سے کہ مولناکی کو واضح کرتے فرمایا اور غلول (خیانت) کاذکر فرمایا اس جرم کی ہولناکی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تم سے کی کو بھی قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بحری لدی ہوئی ہو اور وہ چلا رہی ہویا اس کی گردن پر بحری لدی ہوئی ہو اور وہ چلا رہی ہویا اس کی گردن پر گھو ڈالدا ہوا ہوا دروہ چلا رہا ہو اور وہ شخص مجھ سے کے

حَمْحَمَةٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِنْنِ، فَأَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِنْنِ، فَأَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَبْلَغُتُكَ. وَعَلَى رَقَبِهِ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِنْنِي، فَأَقُولُ: يَا رَسُولَ أَبْلَعُتُكَ. وَعَلَى رَقَبِهِ صَامِت فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِنْنِي، فَأَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِنْنِي، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْنًا، قَدْ أَبْلَغُتُكَ. أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعَ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغْنِي، فَأَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغْنِي، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغْنِي، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْنًا قَدْ أَبْلَغَتُكَ)). وَقَالَ أَيُوبُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ.

[راجع: ١٤٠٢]

کہ یارسول اللہ ایمری مدد فرائے۔ کمین میں یہ جواب دے دول کہ میں تہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں تو (خدا کا پیغام) تم تک پنچاچکا تھا۔ اور اس کی گردن پر اونٹ لدا ہوا اور چلا رہا ہو اور وہ مخص کے کہ یارسول اللہ ایمیری مدد فرائے۔ لیکن میں یہ جواب دے دول کہ میں تہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا میں تو خدا کا پیغام تہمیں پنچاچکا تھا 'یا (وہ اس حال میں آئے کہ) وہ اپنی گردن پر سونا 'چاندی' اسباب لادے ہوئے ہو اور مجھ سے کے 'یارسول اللہ! میری مدد فرائے' لیکن میں اس سے یہ کہہ دول کہ میں تہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا 'کین میں اس سے یہ کہہ دول کہ میں تہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا 'کلاے ہوا سے حرکت کر رہے ہوں اور وہ کے کہ یارسول اللہ! میری مدد نہیں کر سکتا 'کلاے ہوا ہے حرکت کر رہے ہوں اور وہ کے کہ یارسول اللہ! میری مدد نہیں کر سکتا 'کلاے ہوا ہو خوا اللہ! میں تہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا 'کلاے ہوا ہوا ہو جہتا کی بہنچاچکا تھا۔ اور ایوب شختیانی نے بھی ابو میں تہ دوایت کیا ہے گھو ڈاللاے دیکھوں جو بہنا رہا ہو۔

المناس کے بعد میدان جنگ میں جو بھی اموال ملیں وہ سب مال غنیمت کملاتا ہے۔ اسے باضابطہ امیراسلام کے ہاں جمع کرنا المیت کہ اسلام کے بار جمع کرنا کو گا۔ اس میں خیات کرنے والا عنداللہ بہت بڑا مجرم ہے جیسا کہ حدیث بڑا میں بیان ہوا ہے۔ بکری کھوڑا 'اونٹ یہ سب چڑیں تمثیل کے طور پر بیان کی گئی ہیں۔ روایت میں اموال غنیمت میں سے ایک چادر کے چرانے والے کو بھی دوز فی کما گیا ہے۔ چنانچہ وہ حدیث آگے فہ کور ہے۔ قال المهلب هذا الحدیث وعید لمن انفذہ الله علیه من اهل المعاصی و یحتمل ان یکون الحمل المذکور لا بد منه عقوبة له بذالک لیفتضح علی روس الاشهاد و اما بعد ذلک فالی الله الامر فی تعذیبه او العفو عنه وقال غیرہ هذا الحدیث یفسر قوله عزوجل بات بما غل یوم القیمة ای بات به حاملا له علی رقبته (فتح) لین اس حدیث میں وعید ہے اٹمل معاصی کے لئے۔ اختال ہے کہ یہ اٹھانا لیطور عذاب اس کے لئے ضروری ہو' تاکہ وہ سب کے سامنے ذیل ہو' بعد میں اللہ کو افقیار ہے چاہے اسے عذاب کرے ' بھا ہمان کریہ ﴿ یَاْتِ بِمَا غَلُّ یَوْمَ الْقِیْمَةِ ﴾ (آل عران: ۱۱۱) کی تغیر بھی ہے کہ وہ عاصی اس خیات کو قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھاکر لائے گا۔

١٩٠ بَابُ الْقَلِيْلِ مِنَ الْغُلُولِ
 وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النّبِيِّ
 صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ،
 وَهَذَا أَصَحُ.

٣٠٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَالِـمِ بْنِ

باب مال غنیمت میں سے ذراسی چوری کرلینا

(٣٠٤/٢) مم سے على بن عبداللہ نے بیان کیا کما ہم سے سفیان تورى نے بیان کیا ان سے عمرونے ان سے سالم بن الى الجعدنے ،

ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ نبی کریم ما ہے اللہ کے سامان واسباب پر ایک صاحب مقرر سے 'جن کانام کر کرہ تھا۔ ان کا انقال ہو گیا' آنخضرت ملی ہے فرمایا کہ وہ تو جہنم میں گیا۔ صحابہ انہیں دیکھنے گئے تو ایک عماء جے خیائت کر کے انہوں نے چھپالیا تھا ان کے یمال ملی۔

ابو عبدالله (مام بخاریؒ) نے کہا کہ محمد بن سلام نے (ابن عیبینہ سے نقل کیااور) کہایہ لفظ کر کرہ مفتح کاف ہے اور اسی طرح منقول ہے۔

أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ: ((كَانْ عَلَى ثِقْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلْ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرِةً، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ ((هُوَ فِي النَّارِ))، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلْهَا)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ ابْنُ سَلاَم: كَوْكَرَةُ: يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ. وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا.

معلوم ہوا کہ مال غنیمت میں سے ذرای چیزی چوری بھی حرام ہے جس کی سزایقینا دوزخ ہوگی۔ اس صدیث سے ان لوگوں کا رو ہوا جو کتے ہیں کہ مومن گناہوں کی وجہ سے دوزخ نہیں جائے گا۔ قرآن پاک نے صاف اعلان کیا ہے۔ ﴿ وَمَنْ يَغُلُلْ يَاْتِ بِمَا عَلَّ يَوْمَ الْفِیسَةِ ﴾ (آل عمران: ١١١) خیانت کرنے والا خیانت کی چیز کو اپنے سرپر اٹھائے قیامت کے دن حاضر ہو گا۔ یہ وہ جرم ہے کہ اگر کی مجابد سے بھی سرزد ہو تو اس کا عمل جماد اس سے باطل ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث ہذا سے ظاہر ہوا۔ وفی المحدیث تحریم قلیل الفلول وکثیرہ وقولہ ہو فی النارای یعذب علی معصیة او المراد ہو فی الناران لم یعف الله عنه (فتح)

١٩١ - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الإبلِ
 وَالْغَنَمِ فِي الْـمَغَانِـم

٥٧٠ - حَدْثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوقِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ قَالَ: عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ قَالَ: (رَكُنَّا مَعَ النَّبِيُ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُي الْحَلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، بِذُي الْحَلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، وَأَصَبْنَا إِبِلاَّ وَغَنَماً - وَكَانُ النَّبِيُ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرِيَاتِ النَّاسِ - وَكَانُ النَّبِيُ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرِيَاتِ النَّاسِ - فَعَجَلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورِ، فَأَمَرَ بِالقُدُورِ فَعَجَلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَأَمَرَ بِالقُدُورِ فَعَجَلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَأَمْرَ بِالقُدُورِ فَعَجَلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَأَمْرَ بِالقُدُورِ فَعَجَلُوا فَنَصَبُوا اللهَدُورَ، فَأَمْرَ بِالقُدُورِ فَلَاعَمْ مَنَوَةً مِنَ الْفَنَمِ خَيلٌ فَعَجَلُوا فَنَصَبُوا اللهُ عَلَيْكُمْ بِعِيْرٌ، وَفِي الْقَوْمِ خَيلٌ يَسِيْرٌ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهُم فَحَبَسَهُ اللهُ، فَقَالَ: ((هَذِهِ الْبَهَائِمُ اللهُ كَأُوابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا نَدُ عَلَيْكُمْ لِهُا أَوْابِدُ كَأُوابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا نَدُ عَلَيْكُمْ لَهَا أَوْابِدُ كَأُوابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا نَدُ عَلَيْكُمْ

# باب مال غنیمت کے اونٹ بکریوں کو تقسیم سے پہلے ذریح کرنا مکروہ ہے

(24° الا عوانہ وضاح بین اساعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابوعوانہ وضاح بیشکری نے بیان کیا ان سے سعید بن مسروق نے ان سے عبایہ بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا رافع بن فدت کی بڑا تھ نے بیان کیا کہ مقام ذوالحلیفہ میں ہم نے نبی کریم الٹی تیا کے ساتھ پڑاؤ کیا۔ بیان کیا کہ مقام ذوالحلیفہ میں ہم نے نبی کریم الٹی تیا کے ساتھ پڑاؤ کیا۔ اوگ بھوکے تھے۔ ادھر غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں۔ آخضرت الٹی ایکر کے پیچھے کے جھے میں تھے۔ لوگوں نے (بھوک کے مارے) جلدی کی ہانڈیاں پڑھا دیں۔ بعد میں نبی کریم الٹی تیا کی کے مارے) جلدی کی ہانڈیاں پڑھا دیں۔ بعد میں نبی کریم الٹی تیا کی کہ مقیم سے ان ہانڈیوں کو اوندھا دیا گیا پھر آپ نے غنیمت کی تقسیم شروع کی دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا۔ اتفاق سے مال غنیمت کا ایک اونٹ بھاگ نکاا۔ لشکر میں گھوڑوں کی کمی تھی۔ لوگ غنیمت کا ایک اونٹ بھاگ نکاا۔ لشکر میں گھوڑوں کی کمی تھی۔ لوگ اسے پڑنے نے لئے دوڑے لیکن اونٹ نے سب کو تھکا دیا۔ آخر ایک صحابی (خود رافع مالے اس پر آخضرت الٹی تھائی کے علم سے اونٹ ایک صحابی (خود رافع مالے اس پر آخضرت الٹی تھائی کے علم سے اونٹ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ اس پر آخضرت الٹی تھائی کے علم سے اونٹ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ اس پر آخضرت الٹی تھائی کے علم سے اونٹ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ اس پر آخضرت الٹی تھائی کے قرایا کہ ان (بالتو)

فَاصْنَفُوا بِهِ هَكَذَا). فَقَالَ جَدِّي : إِنَّا نَرْجُوا - أَو نَحَافُ - أَنْ نَلْقَى الْعَدُوُّ غَذَا، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدِي؛ أَفَنَذْبَحُ بِالقَصَبِ؟ فَقَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنُ والظُّفْرُ. وَسَأَحَدُّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمَدْى الْحَبَشَةِي).

[راجع: ۲٤۸٨]

جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح بعض دفعہ وحشت ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر ان میں سے کوئی قابو میں نہ آئے تو اس کے ساتھ ایسانی کرو عبایہ کتے ہیں کہ میرے دادا (رافع بڑاٹھ) نے فدمت نبوی میں عرض کیا کہ ہمیں امید ہے یا (یہ کما کہ) خوف ہے کہ کل کمیں ہماری دشمن سے ٹہ بھیڑنہ ہو جائے۔ ادھر ہماری پاس چھری نہیں ہے۔ توکیا ہم بانس کی پھیچیوں سے ذرج کر سکتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون ہمادے اور ذرج کرتے وقت اس پر اللہ تعالی کانام بھی لیا گیا ہو) ہو تو اس کا گوشت کھانا حلال ہے۔ البتہ وہ چیز (جس سے ذرئے کیا گیا ہو) دانت اور ناخن نہ ہونا چاہئے۔ تمہارے سامنے میں اس کی وجہ بھی بیان کرتا ہوں دانت تو اس لئے نہیں کہ وہ ہڈی ہے اور ناخن اس کی ایم بیسے کہ وہ قبیں کہ وہ جبھی کے دو جبھی ہیں۔

رافع بھٹر کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ تلوار ہے ہم جانوروں کو اس لئے نہیں کائ سکتے کہ کل پر سوں جنگ کا اندیشہ ہے۔ ایسا نہ ہو تلواریں کند ہو جائیں۔ تو کیا ہم بانس کی مجیروں سے کاٹ لیس کہ ان میں بھی دھار ہوتی ہے۔ بڑی جنوں کی خوراک ہوتی ہے ذئ کرنے سے نجس ہو چاہے گی۔ ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں حبثی اس وقت کافر سے تو آپ نے ان کی مشاہمت سے منع فرمایا۔ باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ وموضع الترجمة منه امره صلى الله عليه وسلم باكفاء القدو رفانه مشعر بكراهة ماصنعوا من الذبح بغير اذن رف اليمني باب كا مطلب اس سے طاہر ہے كه رسول كريم التي الله عليه وسلم باكفاء التاكر ويا۔ اس لئے كه يغير اجازت ان كا ذبيحه محروه تھا۔ شور با بما ويا كيا۔ واما اللحم فلم يتلف بل يحمل على انه جمع ورد الى المفانم يعنى كوشت كو تلف كرنے كى بجائے جمع كرك مال غنيمت ميں شامل كرديا كيا۔ والله اعلم بالصواب

باب فنح کی خوش خبری دینا

۲۰۰۲ مے محمد بن شخی نے بیان کیا کہ اہم سے یکی قطان نے بیان کیا کہ اہم سے محمد بن شخی نے بیان کیا کہ اہم سے اساعیل بن ابو خالد نے بیان کیا کہ اگہ مجھ سے جریر بن عبداللہ بن ماذم نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ بکل بڑا تئے نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول کریم سٹھائیا نے فرمایا 'ذی الخلصہ (یمن کے بیعی) کو تباہ کر کے مجھے کیوں خوش نہیں کرتے۔ یہ ذی الخلصہ (یمن کے قبیلہ) خشم کابت کدہ تھا (کجیے کے مقابل بنایا تھا) جے کھیت الیمانیہ کتے تھے۔ چنانچہ میں (اپنے قبیلہ) الممس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر تیار ہو گیا۔ یہ سب اچھے شمسوار تھے۔ پھر میں نے

197 - بَابُ البِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ
- بَابُ البِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ
حَدُّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدُّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ:
حَدُّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: قَالَ لِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ
اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ لِيْ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلاَ تُرِيْحُنِي مِنْ
فِي الْحَلَصَة؟)) وَكَانَ بَيْتًا فِيْهِ جَفْعَمُ
يُسَمَّى كَفَبَةَ الْيَمَائِيَةَ. فَانْطَلَقْتُ فِي
خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ مِنْ أَحْمَسَ - وَكَانُوا

آخضرت مٹھیا سے عرض کیا کہ میں گھوڑے پر اچھی طرح سے جم

نہیں یا تا تو آپ نے میرے سینے پر (دست مبارک) مارا اور مین نے

آب كى انگليوں كانشان اينے سينے ير ويكھا۔ آپ نے پريد وعاوى ،

اے اللہ! اے گھوڑے پر جمادے اور اسے صیح راستہ د کھانے والابنا

دے اور خود اسے بھی راہ پایا ہوا کر دے۔ پھر جربر ممم بز روانہ

ہوئے۔ اور ذی الخلصہ کو تو ڑ کر جلا دیا۔ اس کے بعید نبی کریم سٹھائیا کی

خدمت میں خوش خری بھوائی۔ جریا کے قاصد (حصین بن ربید)

نے (خدمت نبوی میں) حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! اس ذات

یاک کی قتم ! جس نے آپ کو سچا پغیر بنا کر مبعوث فرمایا۔ میں اس

وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا جب تک وہ بت کده

جل كراييا (سياه) نهيس ہو گيا جيسا خارش والا بيار اونٹ سياه ہوا كر تا

ہے۔ یہ من کر آنخضرت ماٹھیا نے قبیلہ احمس کے سواروں اور ان کے

پیل جوانوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔ مسدد نے اس

مديث مين يون كهاذي الخلصه ختقم قبيلي مين ايك گفر تفايه

أَصْحَابَ خَيْلِ - فَأَحْبَرْتُ النَّبِيُّ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى لاَ أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْل، فَضَرَبِ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ : ((اللَّهُمُّ ثَبُّتهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا)). فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرُّقَهَا، فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَويْر: يَا رَسُولَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَنَكَ بِالْحَقِّ، مَا جُنتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبَ. ((فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرجَالِهَا خَمْسَ مَوَّاتِ)). قَالَ مُسَدُّدٌ : ((بَيْتُ فِي خَتْعُمَ)).

[راجع: ٣٠٢٠]

خارش زدہ اونٹ بال وغیرہ جھڑ کر کالا اور دبلا پڑ جاتا ہے۔ اس طرح ذی الخلصہ جل بھن کر چھت وغیرہ گر کر کالا پڑ گیا تھا۔ باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ جریر نے کام پورا کر کے آپ کو خوش خرجیجی۔ فساد اور بد امنی کے مراکز کو ختم کرنا کا مامن کے لئے ضروری ہے۔ خواہ وہ مراکز ندہب ہی کے نام پر بنائے جائیں۔ جیسا کہ آنخضرت ملتہ کیا نے مدینہ میں ایک مسجد کو بھی گرا ویا جومسجد ضرار کے نام سے مشہور ہوئی۔

١٩٣ - بَابُ مَا يُعْطِي الْبَشِيْرُ

وَأَعْطَى كَفْبُ بْنُ مَالِكٍ ثُوبَين حِينَ بُشِّرَ بالتوبية

باب (فتح اسلام کی) خوش خبری دینے والے کو انعام دیتا اور کعب بن مالک نے جب انہیں توبہ کے قبول ہونے کی خوش خبری سٰائی گئی تو خوش خبری سانے والے کو دو کیڑے انعام دیئے تھے۔

یہ خوش خبری سلمہ بن اکوع یا حزہ بن عمرو اسلمی نے دی تھی۔ اس حدیث کو حضرت امام بخاری نے کتاب المغازی میں وصل کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی بھی امرکی خوش خبری سانے والے کو انعام دیا جانا متحب ہے۔ پھر جنگ میں فتح کی بشارت تو بردی اہم چیز ہے۔ اس کی بشارت دینے والا یقیناً انعام کا حقد ار ہے۔

باب فتح مکہ کے بعد وہاں سے ہجرت کرنے کی ضرورت تهيل ربي

(244 ) ہم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا کما ہم سے شیبان

١٩٤ - بَابُ لاَ هِجْزَةَ بَعْدَ الْفَتْح ٣٠٧٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسِ قَالَ

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اللهُ عَنْهُمَا طَاوُسٍ عَنِ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُ فَيْ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّة : ((لاَ هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ. وَإِذَا اسْتُنْفِرتُمْ فَانْفِرُوا)). [راجع: ١٣٤٩]

نے بیان کیا' ان سے منصور نے' ان سے مجاہد نے' ان سے طاؤس نے اور ان سے عبداللہ بن عباس بھن ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم اللہ ہیں اللہ نہیں کریم اللہ ہیں کے اس نے فتح مکہ کے دن فرمایا' اب ججرت (مکہ سے مدینہ کے لئے) باقی نہیں رہی' البتہ حسن نیت اور جماد باقی ہے۔ اس لئے جب منہیں جماد کے لئے بلیا جائے تو فوراً نکل جاؤ۔

خاص کہ ہے مینہ منورہ کی ہجرت مراد ہے۔ پہلے جب کمہ دارالاسلام نہیں تھا اور مسلمانوں کو وہاں آزادی نہیں تھی تو کسیت میں تھا۔ اور مسلمانوں کو وہاں آزادی نہیں تھی تو دہاں ہے ہجرت کا کوئی سوال ہی باتی دہاں ہے ہجرت کا کوئی سوال ہی باتی نہیں رہا۔ یہ معنی ہر گز نہیں کہ سرے ہے ہجرت کا تھم ہی ختم ہو گیا۔ کیونکہ جب تک دنیا قائم ہے اور جب تک کفرو اسلام کی سمھش باتی ہے اس وقت تک ہراس خطہ ہے جہاں مسلمانوں کو احکام اسلام پر عمل کرنے کی آزادی حاصل نہ ہو وارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے۔

ہجرت کے لغوی معنی چھوڑنا' اصطلاح میں اسلام کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر دار الاسلام میں جا رہنا' اگر یہ ہجرت رضائے اللی کے مقررہ اصولوں کے تحت کی جائے تو اسلام میں اس کا بڑا درجہ ہے۔ اور اگر دنیا طلبی یا اور کوئی غرض فاسد ہو تو اس ہجرت کا عنداللہ کوئی ثواب نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت امام بخاری شروع ہی میں حدیث انما الاعمال بالنبات نقل فرما چکے ہیں۔ اس دور پرفتن میں بھی کمی حکم ہے۔ جو لوگ کسی ملک میں مماجر کے نام سے مشہور ہوں ان کو خود فیصلہ کرنا ہے وہ مماجر کس متم کے ہیں۔ ﴿ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهُ بَصِیْرَةٌ وَلَوْ اَلْفَی مَعَاذِیْرَةٌ ﴾ (القیامة : ۱۵ سمال کا یمی مطلب ہے کہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ خود گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں اور اسٹے بارے میں خود فیصلہ کریں۔

مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُشْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بَاخِيْهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيْهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: مَذَا مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: هَذَا مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِي فَقَالَ: ((لاَ هِجْرَةِ بَعْدَ قَنْحٍ مَكُةً، وَلَكِنْ أَبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلاَمِ)).[راجع: ٢٩٦٣، ٢٩٦٢]

اس مدیث میں ابتدائے اسلام کی بجرت از مکہ برائے مدینہ مراو ہے۔ جب مکہ شریف فتح ہو گیا' تو وہاں تو سے بجرت کا سوال ہی ختم ہو گیا۔ بردایت کا یمی مطلب ہے۔

٣٠٨٠ حَدَّثَنَا عَلِيٌ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْج:

( ۱۳۰۸ ) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کما ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ ہم نے عطا سے سنا

تھا'وہ بیان کرتے تھے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ گی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ثبیر بہاڑ کے قریب قیام فرما تھیں۔ آپ نے ہم سے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ساتھ کے کہ پر فتح دی تھی' اسی وقت سے ہجرت کا سلسلہ ختم ہوگیا تھا۔ (ثبیر مشہور بہاڑ ہے)

# باب ذمی یا مسلمان عور توں کے ضرورت کے وقت بال ویکھنا ذرست ہے اس طرح ان کانگا کرنا بھی جب وہ اللہ کی نافرمانی کریں

(۱۸ م ۱۱) جھے ہے جمہ بن عبداللہ بن حوشب الطائفی نے بیان کیا' ان

ہے ہشیم نے بیان کیا' انہیں حصین نے خبردی' انہیں سعد بن عبیدہ
نے اور انہیں ابی عبدالرحمٰن نے اور وہ عثمانی تھے' انہوں نے ابن
عطیہ سے کہا' جو علوی تھے' کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہارے
صاحب (حضرت علی بولٹہ) کو کس چیز سے خون بمانے پر جرات ہوئی'
میں نے خود ان سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ جھے اور ذبیر بن عوام "کو
میں کریم ملٹ کیا نے بھیجا۔ اور ہدایت فرمائی کہ روضہ خاخ پر جب تم
پہنچو' تو تمہیں ایک عورت (سارہ نامی) ملے گی۔ جے حاطب ابن بلتعہ "
بہنچو' تو تمہیں ایک عورت (سارہ نامی) ملے گی۔ جے حاطب ابن بلتعہ "
جب ہم اس باغ تک پہنچ ہم نے اس عورت سے کما خط لا۔ اس نے
کما کہ حاطب " نے جھے کوئی خط نہیں دیا۔ ہم نے اس سے کما کہ خط
خود بخود نکال کردے دے ورنہ (حلاثی کے لئے) تمہارے کپڑے اتار
لئے جائیں گے۔ تب کمیں اس نے خط اپنے نہنے میں پیش کیا' تو) آپ
زحب ہم نے وہ خط رسول کریم ملٹ کیا کی خدمت میں پیش کیا' تو) آپ
زحاطب مو بلا بھیجا

انہوں نے (حاضر ہو کر) عرض کیا۔ حضور! میرے بارے میں جلدی نہ فرمائیں! اللہ کی فتم! میں نے نہ کفر کیا ہے اور نے میں اسلام سے ہٹا ہوں' صرف اپنے خاندان کی محبت نے اس پر مجبور کیا تھا۔ آپ کے

سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنُ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بَشِيرٍ فَقَالَتْ لَنَا ((انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ الله عَلَى نَبِيِّهِ فَلَى مَكْةً)) [طرفاه في: ٣٩٠٠، ٤٣١٢].

١٩٥ - بَابُ إِذَا اصْطُرُّ الرَّجُلَ إِلَى
 النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذَّمَّةِ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصْيْنَ اللهَ، وتَحْرِيْدِهِنَ

[راجع: ٣٠٠٧]

فَقَالَ: لاَ تَعْجَلْ، وَاللهِ مَا كَفَرْتُ وَلاَ اللهِ مَا كَفَرْتُ وَلاَ اللهِ الْأَحْبَا، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدُ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلاَّ وَلَهُ بِمَكْةَ مَنْ يَدْفَعُ اللهُ

**1** (457)

بهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِيْ أَحَدُ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا. فَصَدُقَهُ النّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي أَصْرِبْ عُنْقَهُ، فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ. فَقَالَ : ((وَمَا يُدْرِيْكَ لَقلُ اللهُ الطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرِ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِيْتُمْ)). فَهَذَا الَّذِيْ جَوْاًةً.

اصحاب (مهاجرین) میں کوئی فخص ایسا نہیں جس کے دشتہ دار وغیرہ کمہ میں نہ ہوں۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالی ان کے خاندان دالوں اور ان کی جائداد کی حمایت حفاظت نہ کرا تا ہو۔ لیکن میرا دہاں کوئی بھی آدمی نہیں' اس لئے میں نے چاہا کہ ان مکہ دالوں پر ایک احسان کر دول' نبی کریم سائے ہانے میں نے چاہا کہ ان مکہ دالوں پر ایک احسان کر فرمانے گئے کہ مجھے اس کا سرا تاریخ دیجئ' یہ تو منافق ہو گیا ہے۔ فرمانے گئے کہ مجھے اس کا سرا تاریخ دیجئ' یہ تو منافق ہو گیا ہے۔ لیکن آخضرت سائے ہے فرمایا تہمیں کیا معلوم! اللہ تعالی اہل بدر کے طالت سے خوب واقف تھا اور وہ خود اہل بدر کے بارے میں فرما چکا ہے کہ وجو چاہو کرو'خون ریزی پر) دلیر بنادیا ہے۔ ارشاد نے (کہ تم جو چاہو کرو'خون ریزی پر) دلیر بنادیا ہے۔

ابو عبدالرحمٰن كاكلام مبالقہ ہے۔ حضرت على بڑتنى كى فدا ترى اور پر بيز گارى سے بعيد ہے كہ وہ خون ناحق كريں۔ امام سيسين بخاري نے اس مديث سے يہ نكالا كہ ضرورت كے وقت عورت كى طافی لينا اس كا برہنہ كرنا دربت ہے۔ بعض روايتوں ميں بيہ ہے كہ اس عورت نے وہ خط اپنى چوئى ميں سے نكال كر ويا۔ اس پر حافظ صاحب فرماتے ہيں۔ والمجمع بينه وبين رواية احرجته من حجزتها اى مقعد الاذار لان عقيصتها طويلة بحيث تصل الى حجزتها فربطته فى عقيصتها وغزرته بحجزتها رفتح، لينى مردو روايتوں ميں مطابقت يہ ہے كہ اس عورت كے سركى چوئى اتنى لمى تقى كہ وہ ازار بر باند صنى كارى جگہ تك لكى ہوئى تقى اس عورت نے اس كو پائيا كاندر گوندھ كرينچ مقعد كے پاس ازار ميں ٹاتك ليا تھا۔ چنانچہ اس جگہ سے نكال كر ديا۔ راويوں نے جيسا ديكھا بيان كر ديا۔

سلف امت میں جو لوگ حفرت عثمان بڑاتھ کو حفرت علی بڑاتھ پر نغیلت دیتے انہیں عثانی کہتے اور جو حضرت علی بڑاتھ کو حفرت عثمان بڑاتھ کو حضرت علی بڑاتھ کو حضرت علی بڑاتھ کو حضرت علی بڑاتھ کی عثمان بڑاتھ پر نفیلت دیتے انہیں علوی کتے تھے۔ یہ اصطلاح ایک زمانہ تک رہی کو ختم ہو گئی۔ اہل سنت میں یہ عقیدہ قرار پایا کہ کسی صحابی کو کسی پر فوقیت نہیں دیتا چاہئے۔ وہ سب عنداللہ مقبول ہیں ان میں فاضل کون ہے اور مفضول کون ہیے اللہ ہی بمتر جانتا ہے۔ یوں خلفائے اربعہ کو حسب تر تیب خلافت اور صحابہ یر فوقیت حاصل ہے کی عشرہ میشرہ کو بڑی تھے اور معین۔

١٩٦ - بَابُ اسْتِقْبَالِ الْغَزَاةِ

باب غازیوں کے استقبال کو جانا (جب وہ جماد سے لوٹ کر آئیں)

٣٠٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الأَسْوَهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: ((قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لابْنِ جَعْفَمٍ مُلَيْكَةً: ((قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لابْنِ جَعْفَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ : أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمْ : أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَيْنَا رَسُولَ اللهِ عَنْهُمْ : أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَيْنَا رَسُولَ اللهِ عَنْهُمْ : أَتَذْكُو إِذْ تَلَقَيْنَا رَسُولَ اللهِ عَنْهِ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ ؟ قَالَ:

نْعَمْ، فَحَمَلْنَا وَتَرَكَكَ)).

#### آنخضرت مٹن کیا ہے جمھ کو اور این عباس کو اپنے ساتھ سوار کرلیا تھا' اور تہیں چھوڑ دیا تھا۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ ظاهره ان القائل فحملنا هو عبدالله بن جعفر وان المتروک هو ابن الزبیر الن لین ظاہر ہے کہ سوار المسلم علی اس کے بر عکس ذکور المسلم علی اس کے بر عکس ذکور اللہ بن ذہیر ڈوائٹ ہیں۔ گرمسلم علی اس کے بر عکس ذکور ہے۔ وقد نبه عیاض علی ان الذی وقع فی البخاری هو الصواب لینی قاضی عیاض نے تیمید کی ہے کہ بخاری کا بیان زیادہ میج ہے۔ اس سے غازیوں کا آگے بردھ کر استقبال کرن نابت ہوا۔

نیزاس سے بیبوں کا زیادہ خیال رکھنا بھی ثابت ہوا۔ کونکہ حضرت عبداللہ کے والد جعفر بن ابی طالب بڑاتھ انقال کر چکے تھے۔ آخضرت سٹھی کے ان کے بیٹم نچے عبداللہ بڑاتھ کا دل خوش کرنے کے لئے سواری پر ان کو مقدم کیا' اگر کسی صحابی پر آخضرت سٹھی کے اس کسی میں نظر عنایت نظر عنایت فرمائی تو اس پر اس صحابی کے افر کرنے کا جواز بھی ثابت ہوا' کسی بزرگ کی طرف سے کسی پر نظر عنایت ہو تو وہ آج بھی بطور فخراسے بیان کر سکتے ہیں۔

> ٣٠٨٣ - حَدُثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدُثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : ((قَالَ السَّالِبُ بْنُ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ذَهَبْنَا السَّالِبُ بْنُ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ هَامَعَ الصَّبْيَانِ إِلَى تَنِيَّةِ الْوَدَاعِ)). [طرفاه في : ٤٤٢٦، ٤٤٤٢].

(۳۰۸۳) ہم سے مالک بن اساعیل نے بیان کیا کما کہ ہم سے سفیان بن عیبند نے بیان کیا ان سے زہری نے بیان کیا کہ سائب بن بن میبند رضی اللہ عنہ نے کما (جب رسول کریم سی اللہ عنہ نے کما (جب رسول کریم سی اللہ عنہ نے کما تو ہم سب بچ ثنیة الوداع تک آپ کا استقبال کرنے گئے تھے۔

مجاہدین کا واپسی پر پر خلوص استقبال کرنا سنت ہے۔ حضرت امام اس مقصد کو بیان فرما رہے ہیں۔ مدینہ کے قریب ایک گھائی تک لوگ اپنے مسانوں کو رخصت کرنے جایا کرتے تھے۔ اس کا نام ثنیت الوداع قرار دیا۔ غزوہ تبوک کی تفصیلات کتاب المفاذی میں آئیں گی۔ گی۔

#### ۱۹۷ – بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ بِابِ جَمادت والبِس بوت بوكَ الْفَزْو

٣٠٨٤ – حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدُّثَنَا جُويْرِيَّةً عَنْ نَافِع عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ كَرَّرَ وَلَكَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النّبِيُ اللهِ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَرَّ ثَلاَثًا قَالَ: ((آيبُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ، تَرَبُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ، تَرْبُونَ ، عَابِدُونَ، حَامِدُونَ، لِربُّنا تَرْبُونَ، عَابِدُونَ، حَامِدُونَ، لِربُّنا سَاجِدُونَ. صَدَقَ اللهُ وَعْدَه، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَخْزَابَ وَحْدَهُ)).

[راجع: ۱۷۹۷]

آئبون كا مطلب اى بعن زاجعون الى الله لينى بم الله كي طرف رجوع كرف وال بير-

٥٨٠٥ – حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْتَى بْنُ أَبِي اللهِ عَنْ أَبِي اللهِ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ أَنسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ أَن عَنْهُ أَلَى: كُنّا مَعَ النّبِي اللهِ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيّةً بِنْتَ حُتَى، فَقَثَرَتْ نَاقَتهُ فَصُرِعَهَا صَفِيّةً بِنْتَ حُتَى، فَقَثَرَتْ نَاقَتهُ فَصَلْرِعَهَا رَسُولَ اللهِ جَعَلَنِي الله فِلنَاءَكَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلَنِي الله فِلنَاءَكَ. قَالَ: مَوْكِلَ عَلَى اللهُ فِلنَاءَكَ. قَالَ: مَرْكَبُهُمَا فَرَكِبًا، وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللهِ عَلَى اللهُ فَلَانَ مَلُولُ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى

[راجع: ٣٧١]

(١٥٠٥ ) م سے ابو معرف بيان كيا كما مم سے عبدالوارث ف بیان کیا 'کما کہ مجھ سے بچلی بن ابی اسحاق نے بیان کیا 'اور ان سے انس بن مالک فئے بیان کیا کہ (غروہ بنو لحیان میں جو ۲ھ میں ہوا) عسفان سے واپس ہوتے ہوئے ہم رسول الله سال کے ساتھ تھے۔ آپ این او نمنی بر سوار تھے اور آپ نے سواری پر پیچے (ام المؤمنین) حفرت صفید بنت حی را الفیا کو بھالیا تھا۔ الفاق سے آپ کی او نمنی میسل گئی اور آپ دونوں گر گئے۔ یہ حال دیکھ کرابو طلح مجمی فور آاپی سواری سے کود پڑے اور کما ایارسول اللہ! الله مجھے آپ پر قربان كرے كيچھ چوٹ تو نہيں كلى ؟ آمخضرت ساتھ كيا نے فرمايا پہلے عورت ی خبراو۔ ابوطلح نے ایک کیڑا اپنے چرے پر ڈال لیا ، پھر حضرت صفیہ " کے قریب آئے اور وہی کیڑا ان کے اور ڈال دیا۔ اس کے بعد دونوں حضرات کی سواری درست کی جب آپ سوار ہو گئے تو ہم آمخضرت مٹھیم کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔ پھرجب مدینہ وکھائی دینے لگا تو آخضرت طافی الله علی الله علی الله کی طرف واپس مونے وائے ہیں۔ توبہ کرنے والے اپ رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد پڑھنے والے ہیں"۔ آخضرت سالیا مید وعابرابر پڑھتے رہے یماں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

المسلم المواج ا

٣٠٨٦ - حَدُّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدُّثُنَا بِشُو بُنُ (٣٠٨٦) بم على بن عبدالله مديي في بيان كيا كما بم على بن

مفضل نے بیان کیا کما ہم سے یحیٰ بن الی اسحاق نے بیان کیا اور ان ے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ اور ابو طلح "نبی کریم ملی الله علیه وسلم کے ساتھ تھے'ام المؤمنین حضرت صفیه رہی تھا کو آمخضرت سلی ایم اپی سواری پر پیچیے بٹھار کھاتھا۔ راستے میں اتفاق ے آپ کی او نٹنی پھل گئی اور آنخضرت سائیل مر گئے اور ام المؤمنين بھي گر گئيں۔ ابو طلح "نے يوں كماكه ميں سجھتا ہوں 'انہوں نے بھی اینے آپ کو اونٹ سے گرا دیا اور آمخضرت ملٹایا کے قریب پنچ كرعرض كيا' اے الله كے رسول! الله مجھے آپ ير قربان كرے کوئی چوٹ تو حضور کو سیس آئی ؟ آپ نے فرمایا کہ سیس لیکن تم عورت کی خبرلو۔ چنانچہ انہوں نے ایک کپڑاا پنے چرے پر ڈال لیا' پھر ام المؤمنين كي طرف برصے اور وہي كيرا آن ير ڈال ديا۔ اب ام المؤمنين كفرى مو كئيں۔ پھرابوطلع في آپ دونوں كے لئے او نثني كو مضبوط کیا۔ تو آپ سوار ہوئے اور سفر شروع کیا۔ جب مدینہ منورہ کے سامنے پہنچ گئے یا راوی نے یہ کما کہ جب مدیند دکھائی دینے لگا تو نبی كريم صلى الله عليه وسلم في بيد دعاردهي - "جم الله كى طرف لوفي والے ہیں۔ توبہ کرنے والے اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی تعریف کرنے والے ہیں! آپ یہ دعا برابر پڑھتے رہے ' سال تك كه مدينه مين داخل مو محية.

الْـمُفَضَّلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنَّهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُو وَأَبُو طَلْحَةً مَعَ النَّبِيِّ ﴿ وَمَعَ النَّبِيُّ اللَّاصَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ. فَلَمَّا كَانُوا بِيَعْض الطُّريْق عَفَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرعَ النِّبِيُّ ﷺ وَالْـمَرْأَةُ، وَإِنْ أَبَا طَلْحَةً قَالَ أَخْسِبُ قَالَ: اقْتَحَمَ. عَنْ بَعِيْرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيُّ اللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، هَلُ أَصَابَكَ مِنْ شَيْء؟ قَالَ: ((لأ، وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ)). فَٱلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى رَجْهِهِ فَقَصَدَ قُصْدَهَا، فَأَلْقَى ثُوبَهُ عَلَيْهَا، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ، فَشَدُّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا، فَسَارُوا، خَتَّى إِذَا كَانُوا بِطَهْرِ الْمَدِيْنَةِ - أَوْ قَالَ: أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِيْنَةِ - قَالَ النَّبِي اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّلَّمِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّ ((آيبُون، تَائِبُون، عَابِدُونَ لِرَبُّنَا حَامِدُونَ ﴿). فَلَمْ يَزَلُ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِيْنَةُ. [راجع: ٣٧١]

یہ بھی جنگ خیبری سے متعلق ہے۔ ہر دو احادیث میں الفاظ مخلفہ کے ساتھ ایک بی واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ بھی ہردو میں منفق ب كد الخضرت الليل ك ساته حضرت عفيد تحيل ، غزوه بوليان س ال واقعد كاجو أنسي ب ، جو اه من موا اور حضرت صفيه كا اسلام اور حرم میں واخلہ عدد سے متعلق ہے۔

١٩٨ - بَابُ الصَّلاَةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ

٣٠٨٧ - حَدُّثُنا سُلَيْمَانُ بنُ حَرْبٍ قَال حَدَّثُنَا شُغْبَةً عَنْ مُحَارِبِ إِن دَثَارِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِوَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ غَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﴿ إِلَّهِ مِنْهُمِ

#### باب سفرے والیسی پر تقل نماز (بطور نماز شکرادا کرنا)

(١٠٨٤) جم سے سليمان بن حرب نے بيان کيا انہوں نے کما جم ے شعبہ نے بیان کیا' ان سے محارب بن دار نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ میں نے جارین عبداللہ انصاری رضی اللہ عنما سے سا انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک

فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِي: ((ادْخُلْ الْمُسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتْنِي)).[راجع: ٤٤٣] ٣٠٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللهِ بْن كَفْبِ عَنْ كَعْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ((أَنَّ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَر ضُحَى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلِّى رَكُعَتَيْنَ

قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)). [راجع: ۲۷۵۷]

٩ ٩ - بَابُ الطُّعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمِنْ يَغْشَاهُ

٣٠٨٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةً عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دَثَارِ عَنْ جَابِرِ بْن عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ ا الله الله الله المدينة نحر جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً. زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ: اشْتَرَى مِنِّي النُّبِيُّ اللَّهِ بَعِيْرًا بِأُوقِيْتَينِ وَدِوْهَمِ أَوْ دِرْهَمَيْن. فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ ببَقُرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا، فَلَمَّا قَدِمَ الْـمَدِيْنَةَ أَمْرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأَصَلِّي رَكْعَتَيْن، وَوَزَنْ لِيْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ)).

[راجع: ٤٤٣]

سفرمیں تھا۔ جب ہم مدینہ ہنچے تو آپ نے فرمایا کہ پہلے معجد میں جااور دورکعت (نفل) نمازیژهه

(٣٠٨٨) مم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے کما مم سے ابن جریج نے بیان کیا' ان سے ابن شاب نے 'ان سے عبدالرحمٰن بن عبدالله بن كعب ن ان سے ان ك والد (عبدالله) اور چاعبيدالله بن كعب رضى الله عنه نے بيان كياكه نبى كريم صلى الله عليه وسلم جب دن چڑھے سفرے واپس ہوتے تو بیٹھنے سے پہلے مسجد میں جاکردو ركعت نفل نمازيز ھتے تھے۔

سفر جہاد پر سفر جج وغیرہ کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔ ایسے طویل سفرسے خیریت کے ساتھ واپسی پر بطور شکرانہ دو رکعت نماز نفل ادا كرنا امرمسنون ہے اللہ ہرمسلمان كو نصيب فرمائے ، آمين-

# باب مسافرجب سفرے لوٹ کر آئے تو لوگوں کو کھانا کھلائے (دعوت کرے)

اور عبدالله بن عمر بين (جب سفرے واپس آتے تو) ملا قاتوں کے آنے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے۔

(١٩٠٨٩) جم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کما جم کو و کیج نے خبردی ' انهیں شعبہ نے 'انہیں محارب بن د ثار نے اور انہیں جابر بن عبداللہ و المالية الله المالية ذات الرقاع سے) تو اونٹ یا گائے ذریح کی (راوی کو شبہ ہے) معاذ عنری نے (اپی روایت میں) کچھ زیادتی کے ساتھ کھا۔ ان سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے محارب بن د فارنے ' انہوں نے جابر بن عبداللہ ری افتاد دو اوقیہ علی التا اللہ التا ہے اونٹ خریدا تھا۔ دو اوقیہ اور ایک درہم یا (راوی کو شبہ ہے کہ دو اوقیہ) دو درہم میں۔ جب آپ مقام صرار پر پنیچ تو آپ نے تھم دیا اور گائے ذریح کی گئی اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ پھرجب آپ مدینہ منورہ پنچے تو مجھے تھم دیا کہ پہلے معجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھوں' اس کے بعد مجھے میرے اونٹ کی قیت وزن کرکے عنایت فرمائی۔

تر بیرور است عبداللہ بن عمر بیکھا سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے نہ فرض نہ نفل 'جب کھر پر ہوتے تو بکفرت روزے رکھا کرتے ' سیست سیست سیست سیست اگرچہ ان کی عادت حالت اقامت میں بکفرت روزے رکھنے کی تھی ' لیکن جب آپ سفرے والی آتے تو دو ایک دن اس خیال سے روزہ نہیں رکھتے تھے کہ ملاقات کے لئے لوگ آئیں گے اور ان کی ضیافت ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ میزبان ممان کے ساتھ کھنے 'اس لئے آپ ایسے موقع پر نفل روزہ چھوڑ دیتے تھے۔

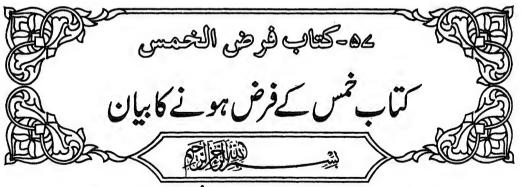
آپ تجد بیشہ پڑھا کرتے 'سنت نبوی سے بال برابر بھی تجاوز نہ کرتے 'بدعت سے اس قدر نفرت کرتے کہ ایک دفعہ ایک مجد میں گئے 'وہال کمی نے الصلوۃ العلوۃ العلوۃ لکارا' تو آپ ہے کہ کر کھڑے ہو گئے 'کہ اس بدعتی کی مجدسے نکل چلو۔

معاذ كى سند بيان كرنے سے حضرت امام كى غرض يہ ہے كہ محارب كا ساع جابر سے ثابت ہو جائے۔ معاذ كى اس روايت كو امام مسلم نے وصل كيا ہے۔ اس روايت كو امام بخارى نے كئى جگہ بيان فرماكر اس سے بہت سے مسائل كا انتخراج فرمايا ہے۔ تعجب ہے كہ اليے فقہ الجحد يث كے ماہر مجتد مطلق امام كو بعض كور باطن متعقب مجتد نہيں مانتے 'جو خود ان كى كور باطنى كا ثبوت ہے۔

٣٠٩- حَدُّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالُ حَدُّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالُ حَدُّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ((صَلُّ (صَلُّ النِّينِ الْمَدِيْنَةِ. ((صَلُّ مَوضعٌ نَاحِيةٌ بِالْمَدِيْنَةِ.
 رَكُفتَينِ)). صِرَارٌ مَوضعٌ نَاحِيةٌ بِالْمَدِيْنَةِ.
 [راجع: ٤٤٣]

( ۱۹۹۰ س) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا 'کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا ' ان سے محارب بن دار نے اور ان سے جابر بن عبدالله بی الله معجد میں جاکر دور کعت نفل نماز پر عول مرار (مدینه منوره سے تین میل کے فاصلے پر مشرق میں) ایک جگه کانام ہے۔

اس حدیث کی مناسبت ترجمہ بلب سے مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا یہ پہلی حدیث بی کا ایک نکڑا ہے اس کی مناسبت سے اس کو ذکر کر دیا۔ معلوم ہوا کہ سفرسے واپسی پر معجد میں جا کر شکرانہ کے دو نقل پڑھنا مسنون ہے جیسے کہ خیریت کے ساتھ واپسی پر احباب و اقران کی دعوت کرنا جیسا کہ قدکور ہوا۔



باب خمس کے فرض ہونے کابیان

لفظ خمس اس پانچویں حصہ پر بولا جاتا ہے ؟ جو اموال غنیمت سے نکال کر خاص مصارف میں صرف ہوتا ہے۔ باقی ماندہ مال مجاہدین میں تقتیم ہو جاتا ہے۔

(۹۹ سم) ہم سے عبدان نے بیان کیا' انہوں نے کما ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبردی' انہیں یونس نے' ان سے زہری نے بیان کیا'

٣٠٩١ حَدُّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
 اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَن الزُّهْرِيِّ قَالَ:

١ - بَابُ فَرْضِ الْحَمْسِ

انہیں زین العلدین علی بن حسین نے خبردی اور انہیں حسین بن علی رضی الله عنه نے خروی که حضرت علی راتھ نے بیان کیا' جنگ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک جوان او نٹنی آئی تھی اور نبی كريم صلى الله عليه وسلم نے بھى ايك جوان او نثنى خس كے مال ميں سے دی تھی' جب میرا ارادہ ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ عنما بنت رسول سے جو سار تھ عیں نے سے طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں اذخر گھاس (جنگل ہے)لائیں۔ میراارادہ میہ تھا کہ میں وہ گھاس ساروں کو چ دول گااور اس کی قیمت سے اپنے نکاح کاولیمہ کروں گا۔ اجمى مين ان دونول اونتنيول كاسلان والان اور تصليد اور رسيال وغيره جع كررم تفال اوربيد دونول اونٹيال ايك انصاري صحالي كے گھرك یاس بیشی ہوئی تھیں کہ جب سارا سلمان فراہم کرے واپس آیا توکیا ویکھتا ہوں کہ میری دونوں اونٹیوں کے کوہان کسی نے کاث دیتے ہیں۔ اور ان کے پیٹ چیر کر اندر سے ان کی کلیجی نکال لدگئی ہیں۔ جب میں نے بیہ حال دیکھاتو میں ہے اختیار رودیا۔ میں نے بوچھا کہ یہ سب كيه كس نے كيا ہے ؟ تو لوگوں نے بتايا كه حمزه بن عبد المطلب بنات نے اور وہ ای گھریں کھ انسار کے ساتھ شراب بی رہے ہیں۔ میں وہاں سے واپس آگیا اور سیدھا نبی کریم مان کیا کی خدمت میں عاضر موا- آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارث بالله مجی بیشے ہوئے تے۔ آخضرت اللظام محمد دیکھے ہی سمجھ کئے کہ میں کسی بدے صدے میں ہوں۔ اس لئے آپ نے دریافت فرمایا، علی اکیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول الله! میں نے آج کے دن جیسا صدمه مجمی نمیں ویکھا۔ حمزہ (بناتھ) نے میری دونوں اونٹنیوں پر ظلم کر دیا۔ دونوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پیٹ چیرڈالے۔ ابھی وہ اس گریس کی یاروں کے ساتھ شراب کی مجلس جمائے ہوئے موجود ہیں۔ نبی کریم سلی ا نے میر سن کراین جادر مائلی اور اسے اوڑھ کر پیدل چلنے لگے۔ میں اور زید بن حارثہ رہائٹہ بھی آپ کے پیچیے پیچیے ہوئے۔ آخر جب وہ

أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٌّ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: ((كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِي مِنَ الْمَفْنَم يَومَ بَدْر، وَكَانَ النَّبِيُّ ﴿ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ ابْتَنَى بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ 🕮 وَاعَدْتُ رَجُلاً صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَلْمِنْفَاعَ أَنْ يَوتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِي بِاذْخِرِ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيْعَهُ الصَوَّاغِيْنَ وَأَسْتَعِيْنَ بِهِ فِي وَلِيْمَةِ عُرْسِي. فَبَيْنَمَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِ فِي مَتَاعًا مِنَ الأَقْتَابِ وَالْفَرَائِرِ وَالْحِيَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاحَان إِلَى جَنْبِ حُجْرَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، رَجَعْتُ حِيْنَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا شَارِفَايَ قَدْ أُجبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا، وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي حِيْنَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا، فَقُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ فَقَالُوا: فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْـمُطُّلِبِ، وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شُرْبٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النُّبِيُّ ﷺ -وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةً - فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﴿ فِي وَجْهِي الَّذِي لَقِيْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَا لَكَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ ا للهِ، مَا رَأَيْتُ كَالْيَومِ قَطُّ، عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتِي فَأَجَبٌ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ. فَدَعَا النَّبِيُّ اللَّهِ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَي،

گر آگیاجس میں حزہ بناتھ موجود تھے تو آپ نے اندر آنے کی اجازت
چابی اور اندر موجود لوگوں نے آپ کو اجازت دے دی۔ وہ لوگ شراب پی رہے تھے۔ حمن بناتھ نے جو کھے کیا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے انہیں طامت کرنا شروع کی۔ حمزہ بناتھ کی آئی اللہ علیہ و سلم نے انہیں طامت کرنا شروع کی۔ حمزہ بناتھ کی نظراٹھا کر آپ کو دیکھا۔ پھر نظر ذر ااور اوپر اٹھائی' پھروہ آنحضرت نظراٹھا کر آپ کو دیکھا۔ پھر نظر ذر ااور اوپر اٹھائی' پھروہ آنحضرت من نظریہ کے گئنوں پر نظر لے گئے اس کے بعد نگاہ اور اٹھا کے آپ کی سب میرے باب کے غلام ہو' یہ حال دیکھ کر آنخضرت صلی اللہ علیہ و سلم مالکل نشے میں سب میرے باپ کے غلام ہو' یہ حال دیکھ کر آنخضرت صلی اللہ علیہ و سلم مالکل نشے میں سب میرے باپ کے خلام ہو' یہ حال دیکھ کر آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے۔

ثُمُّ نَطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بَنُ حَارِثَةً، حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيْهِ حَمْزَةً فَاسْتَأَذَنَ، فَأَذِنُوا لَهُمْ، فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ فَلَى يَلُومُ حَمْزَةً فِيْمَا فَعَلَى، فَإِذَا حَمْزَةً فِيْمَا فَعَلَى، فَإِذَا حَمْزَةً فِيْمَا فَعَلَى، فَإِذَا حَمْزَةً وَيُمَا فَعَلَى، فَإِذَا حَمْزَةً وَيُمَا فَعَلَى، فَإِذَا حَمْزَةً وَسُولِ اللهِ فَيَ مُحَمَّدًةً عَيْنَاهُ، النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إلَى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ إلَى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ إلَى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَدَ النَّطَرَ إلَى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إلَى اللهِ فَيَعْ أَنْهُ قَدْ تَمِلَ وَجُهِهِ. ثُمْ قَالَ حَمْزَةً: هَلْ أَنْتُمْ إلا عَبِيدً لِللهِ عَلَى عَقِبَيْهِ فَنَا مَعَلَى عَقِبَيْهِ فَيْ عَرَفَ رَسُولُ اللهِ فَيْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَيْ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرِي، وَخَرَجْنَا مَعَهُ). [راجع: ٢٠٨٩]

اس طویل حدیث کو حضرت امام یمال اس لئے لائے کہ اس جی اموال غنیمت کے خس جی سے حضرت علی بڑا تھ کو ایک سیست کوان او نئی طنے کا ذکر ہے۔ یہ او نئی اس مال جی سے تھی جو عبداللہ بن جمش بڑا تھ کی ماتحت فوج نے حاصل کیا تھا۔ یہ بھگ بدر سے دو مینے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت تک خس کا حکم نہیں اڑا تھا۔ لیکن عبداللہ بن جمش نے چار جھے تو فوج جی تقلیم کر دیا اور پانچوال حصہ اپنی رائے سے آنخضرت ملڑا تھا کے لئے رکھ چھوڑا۔ پھر قرآن شریف جی بھی ایسا بی حکم ناذل ہوا۔ دو سری روایت جی ہی ہی ایسا بی حکم ناذل ہوا۔ دو سری روایت جی ہی دوایت او نشیوں کے کیلیج موال او نشیوں کے کیلیج میں ہی بنانے اور کھانے کی حضرت حمزہ بڑاتھ کو ترغیب دلائی اور اس پر وہ نشے کی حالت جی کھڑے اور ان او نشیوں کو کاٹ کر ان کے کیلیج نکال لئے۔ حضرت علی کا صدمہ بھی بجا تھا اور پاس اوب بھی ضروری اس لئے وہ غصہ کو پی کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ آخضرت سڑاتی مقدمہ کے حالات کا معائد فرمانے کے لئے خود تھریف لے گئے۔ حضرت حمزہ اس وقت نشہ جی چور تھے۔ مشرت سے ب ادبی کے الفاظ نکل گئے۔ ابن ابی شیبہ کی مشراب اس وقت تک حرام نہیں ہوئی تھی نشہ کی حالت میں حضرت عمزہ بڑاتھ کے منہ سے ب ادبی کے الفاظ نکل گئے۔ ابن ابی شیبہ کی دوایت میں ہوئے۔ کہ حضرت عمزہ کے ہوش میں آنے کے بعد رسول کریم ماتھ کے خصرت علی کوان او نشیوں کا تاوان دلایا۔

٣٠ ٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ عَنْ صَالِحِ عَنِ ابْنِ شِهَابِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ عَنْ اللهِ عَنْهَا أَخْبَرَتُهُ الزُّيْرِ أَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتُهُ (رَأَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ اللهِ سَأَلتُ أَبُّا بَكُرِ الصَّدِّيْقَ بَعْدَ وَقَاةِ

(۹۲ سم) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اولی نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ان سے صالح بن کیسان نے ان سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انسی عروہ بن زبیر فاتحد نے خبردی اور انسیں ام المؤمنین عائشہ وہی ہو نے کہ رسول کریم ساتھیا کی صاحبزادی فاطمہ وہی ہے نے آخضرت ماتھیا کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق فاطمہ وہی ہے انسین ان کی بیاتھ کے اس ترکہ سے انہیں ان کی بیاتھ سے انہیں ان کی

رَسُولِ اللهِ ﴿ أَنْ يَفْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﴿ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ )) [أطرافه في: ٣٧١١، ٤٠٣٥، ٤٢٤٠، ٤٢٤٠،

٣٠٩٣ - ((فَقَالَ لَـهَا أَبُوبَكُرِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ قَالَ : ((لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)). فَفَضِبَتْ فَاطِمَةُ بنْتُ رَسُول اللهِ ﷺ، فَهَجَرْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلُ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفَّيَت، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُول اللهِ هُ سِتَّةً أَشْهُر. قَالَتْ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَابَكُو نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﴿ اللهِ عَلَيْهِ مَ فَدُكُ، وَصَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَأَبَى أَبُوبَكُرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكُما شَيْنًا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلاَّ عَمِلْتُ بِهِ، فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْنًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ، فَأَمَّا صَدَقْتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيًّ وَعَبَّاسٍ، وَأَمَّا خَيْبِرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكُهَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَلَقَةُ رَسُولِ اللهِ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَاتِبهِ، وَأَمَرُهُمَا إِلَى وَلِيُّ الْأَمْرِ، قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيُومِ)).[أطرافه في: ٢٧١٣، ٢٢٤١،

میراث کا حصہ دلایا جائے جو اللہ تعالیٰ نے آنخضرت ملی کو فے کی صورت میں دیا تھا۔ (جیسے فدک وغیرہ)

(۱۹۳۰ مرصد بق رضی الله عنه نے حضرت فاطمه رضی الله عنها ہے کہاکہ آنخضرت نے (اپنی حیات میں) فرمایا تھا کہ ہمارا (گروہ انبیاء مليهم السلام كا)وريثه تقشيم نهيس ہوتا' ہمارا تركه صدقہ ہے۔ فاطمه "بيہ س کر غصہ ہو گئیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ترک ملا قات كى اور وفات تك ان سے نه ملين ـ وه رسول الله صلى الله عليه وسلم کے بعد چھے مہینے زندہ رہی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا کہ فاطمہ "نے آنخضرت ملی کے خیبراور فدک اور مدینہ کے صدقے کی وراثت كامطالبه حفزت ابو بكرصديق زالته سے كياتھا۔ حفزت ابو بكر الو اس سے انکار تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں (عائشہ فی کماکہ) پھر آنخضرت کا مدینہ کاجو صدقہ تھاوہ حضرت عمر نے حضرت على اور حضرت عباس عيه الله كو (اين عهد خلافت ميس) دے ديا۔ البتہ خیبراور فدک کی جائداد کو عمر نے روک رکھا اور فرمایا کہ بیہ دونوں رسول الله ملتائيام كاصدقه بي اور ان حقوق كے لئے جو وقتی طور یر پیش آتے یا وقتی حادثات کے لئے رکھی تھیں۔ یہ جا کداداس مخض کے اختیار میں رہیں گی جو خلیفہ وقت ہو۔ زہری نے کما' چنانچہ ان دونوں جائدادوں کا انتظام آج تک (بذریعہ حکومت) اسی طرح ہو تا جلاآتاہ۔

۲۳۰۱، ۲۷۲۱].

آئی ہے ہے اس طویل حدیث میں بہت ہے امور کے ساتھ خمس کا بھی ذکر ہے۔ اس لئے حضرت امام اسے یمال لائے۔ آنخضرت ساتھ ا سیسی نے اپنے ترکہ کے بارے میں واضح طور پر فرما دیا کہ ہمارا ترکہ تقیم نہیں ہوتا۔ وہ جو بھی ہو سب صدقہ ہے۔ لیکن حضرت فاطمہ نے حضرت صدیق اکبر ہے اپنی وراثت کا مطالبہ کیا۔ حضرت صدیقہ اکبر نے حدیث نبوی لا نورث ما ترکناہ صدفہ خود آنخضرت مان کیا ہے سن تھی۔ اس لئے اس کا خلاف کیو کمر کر سکتے تھے۔ اور حضرت فاطمہ کی ناراضی اس پر بنی تھی کہ ان کو اس حدیث کی خبرنہ تھی ای لئے وہ متروکہ جائداد نبوی میں اپنے جھے کی طالب ہو کیں۔

جائداد کی تفسیل یہ کہ فدک ایک مقام ہے مدینہ سے تمین منزل پر وہاں کی زمین آنخضرت ساتھیا نے فاص اپنے لئے رکھی تھی
اور فاص مدینہ میں بنو نفیر کے تجور کے باغات ' مخیریق کے سات باغات ' انسار کی دی ہوئی اراضی' وادی القریٰ کی تمائی زمین وغیرہ ابو
کم صدیق نے ان جائدادوں کی تقسیم سے انکار فرہا دیا۔ اگر آپ حضرت فاطمہ کا حصہ الگ کر دیتے تو پھر آپ کی بیویوں کا اور حضرت
عباس کا حصہ بھی الگ الگ کر دینا پڑتا اور وہ طرز عمل جو آنخضرت ساتھیا کا اس جائداد میں تھا پورا کرنا ممکن نہ رہتا۔ الغذا آپ نے تقسیم
سے انکار کیا۔ جس کا مطلب بیہ تھا کہ سب کام اور سب مصارف ای طرح جاری رہیں جس طرح آنخضرت ماتھیا کی حیات دنیاوی میں
کیا کرتے تھے' اور بیہ ان کا کمال احتیاط اور پر ہیز گاری تھی۔ بیسق کی روایت میں ہے کہ حضرت فاطمہ کی بیاری میں حضرت ابو بکر
صدیق ان کی عیادت کو گئے اور حضرت فاطمہ کو راضی کر لیا اور وہ راضی ہوگئی تھیں۔ حضرت ابو بکڑ اور حضرت عمرا پی خلافت میں
ان جائدادوں سے آپ کی بیویوں کے مصارف اور دو سرے ضروری مصارف ادا کرتے رہے لیکن حضرت عمان نے اپنی خلافت میں
بلور مقطعہ کے مروان کو فدک دے دیا۔ وہ خود غنی تھے ان کو بیہ حاجت نہ تھی کہ فدک سے اپنے مصارف چلاتے (خلاصہ وحیدی)

وقد جاء في كتاب المفازي ان فاطمة جاء ت تسال نصيبها مما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم مما افاء الله عليه وفدك وما

بقي من خمس خيبر والي هذا اشار البخاري

٣٠٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَويُّ قَالَ حَدُّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَس عَن ابْن شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ أَلْحَدَثَانَ - وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرُ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِن، حَدِيْثِهِ ذَلِكَ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى مَالِكِ بْنِ أُوْسِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيْثِ فَقَالَ مَالِكُ - : بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِيْنَ مَتَعَ النَّهَارُ، إذَا رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِيْنِي فَقَالَ: أَجِبُ أَمِيْرَ الْـمُوْمِنِيْنَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رمَال سَرِيْرِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، مَتَّكِىءٌ عَلَى وسَادَةٍ مِنْ أَدَم. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ: يَا مَالِكُ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَومِكَ أَهْلُ أَبَيَاتٍ، وَقَدْ أَمَرْتُ فِيْهِمْ برَطْخ، فَاقْبِضْهُ، فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ:

(۱۹۴۰ ۲۰) ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے بیان کیا 'کما ہم سے مالک بن انس نے 'ان سے ابن شماب نے 'ان سے مالک بن اوس بن حد ثان نے (زہری نے بیان کیا کہ) محمد بن جبیر نے مجھ سے (اس آنے والی) حدیث کا ذکر کیا تھا۔ اس لئے میں نے مالک بن اوس کی خدمت میں خود حاضر ہو کر ان ہے اس حدیث کے متعلق (بطور تقریق) پوچھا۔ انہوں نے کما کہ دن چڑھ آیا تھااور میں اپنے گھروالوں کے ساتھ بیٹا ہوا تھا' اتنے میں حضرت عمر بن خطاب بڑاٹھ کا ایک بلانے والا میرے یاس آیا اور کما کہ امیرالمؤمنین آپ کو بلا رہے ہیں۔ میں اس قاصد کے ساتھ ہی چلا گیا اور حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ایک تخت پر بوریا بچھائے 'بورے پر کوئی بچھونا نہ تھا' صرف ایک چڑے کے تکیے پر ٹیکادیئے ہوئے بیٹھے تھے۔ میں سلام کرکے بیٹھ گیا۔ پھرانہوں نے فرمایا' مالک! تمهاری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھ'میں نے ان کے لئے کچھ حقیری امداد کافیصلہ کرلیا ہے۔ تم اسے ا بی گرانی میں ان میں تقسیم کرا دو' میں نے عرض کیا' یا امیر المؤمنين! أكر آپ اس كام يركسي اور كو مقرر فرما دية تو بهتر موتا. لیکن عمر والتہ نے یمی اصرار کیا کہ نہیں'اپنی ہی تحویل میں بانٹ دو۔ ابھی میں وہیں حاضر تھا کہ امیر المؤمنین کے دربان برفا آئے اور کہاکہ عثان بن عفان عبدالرحلن بن عوف ' زبير بن عوام اور سعد بن الي وقاص رمین شی اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں ؟ حفزت عمر بواٹھ نے فرمایا که بال انهیں اندر بلا لو۔ آپ کی اجازت پرید حضرات داخل ہوئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے۔ ریفابھی تھوڑی در بیٹھے رہے اور پھر اندز آکر عرض کیاعلی اور عباس بی ان کو بھی اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں انہیں بھی اندر بلالو۔ آپ کی اجازت پر ب حفرات بھی اندر تشریف لے آئے۔ اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ عباس في كما يا امير المؤمنين! ميرا اور ان كافيمله كرويجيد ان حضرات کا جھکڑا اس جا کداد کے بارے میں تھاجو اللہ تعالی نے اپنے رسول ما النام کو بی نفیر کے اموال میں سے (خس کے طور یر) عنایت فرمائی تھی۔ اس پر حضرت عثان اور ان کے ساتھ جو دیگر صحابہ تھے كنے لگے' ہاں' اميرالمؤمنين! ان حضرات ميں فيصلہ فرماد يجئے اور ہر ایک کو دو سرے کی طرف سے بے فکر کرد یجئے۔ حضرت عمر نے کما اچھا ، تو پھر ذرا تھرے اور دم لے لیجے میں آپ لوگوں سے اس اللہ کی قسم دے کر بوچھتا ہوں جس کے تھم سے آسان اور زمین قائم ہیں۔ کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول الله علی اے فرمایا تھا کہ «جم پیغیروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا 'جو کچھ ہم (انبیاء) چھو ژ کر جاتے میں وہ صدقہ ہو تاہے "جس سے آخضرت مالید کی مراد خود اپنی ذات مرای بھی تھی۔ ان حفرات نے تقدیق کی کہ جی ہاں 'ب شک آخضرت ملی اور عباس علی الله الله الله الله الله عمر علی اور عباس علی الله الله طرف مخاطب ہوئے'ان سے پوچھا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کی فقم دیتا ہوں کیا آپ حفرات کو بھی معلوم ہے کہ آنخضرت ملتھ اللے ایا فرمایا ہے یا نمیں؟ انمول نے بھی اس کی تصدیق کی کہ آنخضرت ساتھیام نے بے شک ایسا فرمایا ہے۔ حضرت عمر واللہ نے کما کہ اب میں آپ لوگوں سے اس معاملہ کی شرح بیان کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ الله تعالی نے اینے رسول مالی کے لئے اس غنیمت کا ایک مخصوص حصہ

يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَوْ أَمَوْتَ لَهُ غَيْرِيْ. قَالَ: فَاقْبَضْهُ أَيُّهَا الْـمَرْءُ. فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسُّ عِنْدَهُ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي غُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزَّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقُاصِ يَسْتَأْذِنُونَ. قَالَ : نَعَمْ، فَأَذِنْ لَهُمْ، فَدَخَلُوا, فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا. ثُمُّ جَلَسَ يَرْفَأُ يَسِيْرًا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٌّ وَعَبَّاسِ؟ قَالَ : نَعَمْ، فَأَذِنْ لَهُمَا، فَدَخَلاً، فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيْرَ الْـمُؤْمِنِيْنَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا – وَهُمَا يَخْتَصِمَان فِيْمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﴿ مِنْ بَنِي النَّضِيْرِ – فَقَالَ الرَّهْطُ – عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ - يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْض بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ. فَقَالَ عُمَرُ : تَيدَكُمْ؛ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السُّمَاءُ وَالأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهُ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكُنَا صَدَقَةٌ ؟)) يُرِيْدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفْسَهُ. قَالَ الرُّهْطُ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ. فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٌّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا اللهَ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَى قَدْ قَالَ ذَلِك؟ قَالاً: قَدْ قَالَ ذَلِكَ. قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أَحَدُّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءِ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ. ثُمَّ قَرَأَ : ﴿ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ - إِلَى قُولِهِ – قَدِيْرٌ ﴾ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولُ ا للهِ هُمَّ، وَا للهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ، وَلاَ

مقرر کر دما تھا۔ جے آنخضت طابع کے دوسرے کو نہیں دما

مقرر کر دیا تھا۔ جے آنخضرت مان کیا نے بھی کسی دو سرے کو نہیں دیا تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿ ما افاء الله على رسوله منهم ﴾ سے الله تعالى كے ارشاد قدير تك اور وہ حصه آنخضرت التيايم کے لئے خاص رہا۔ مگر قتم اللہ کی یہ جائداد آنخضرت مان کیا نے تم کو چھوڑ کراپے لئے جو ڑنہ رکھی'نہ خاص اپنے خرچ میں لائے' بلکہ تم بی لوگوں کو دیں اور تمهارے ہی کاموں میں خرچ کیں۔ یہ جو جا کداد الله على الله على الله الله الله الله المركا فرج لياكرت اس کے بعد جو باقی بچتا وہ اللہ کے مال میں شریک کردیتے (جماد کے سامان فراہم کرنے میں) خیر آخضرت ماٹھیے تو اپنی زندگی میں ایابی كرتے رہے۔ حاضرين تم كو الله كى فتم إكياتم بيه نميں جانے ؟ انهول نے کما بے شک جانتے ہیں۔ پھر صفرت عمر بنافتر نے علی اور عباس و الله كى فتم دے كر يوجها الله كى فتم دے كر يوجها موں 'کیا آپ لوگ میہ نہیں جانتے ہیں؟ (دونوں حضرات نے جواب دیا کہ ہاں!) پھر حضرت عمر فے یوں فرمایا کہ پھراللہ تعالی نے اپنے نبی كريم مالية كو دنيا سے اٹھاليا تو ابو بكر صديق بنالله كيف لكے كه ميں رسول الله طاليم كا خليفه مول اور اس لئ انمول في (آخضرت مَا لَيْهِمْ كَي اس مخلص) جائداد پر قبضه كيااور جس طرح آنخضرت اس ميس سے مصارف کیا کرتے تھے 'وہ کرتے رہے۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ ابو بر این اس طرز عمل میں سے مخلص ' نیو کار اور حق کی پیروی كرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بكر كو بھى اپنى پاس بلاليا اور اب میں ابو بر کا نائب مقرر ہوا۔ میری خلافت کو دو سال ہو گئے ہیں۔ اور میں نے بھی اس جائداد کو اپنی تحویل میں رکھا ہے۔ جو مصارف رسول الله طلق المرابو بكر وفاتنه اس ميس كيا كرت تص ويهاي ميس بهي كرتا ربا اور الله خوب جانتا ہے كه مين اين اس طرز عمل مين سجا مخلص اور حق کی بیروی کرنے والا ہوں۔ پھر آپ دونوں میرے پاس مجھ سے گفتگو کرنے آئے اور بالانفاق گفتگو کرنے لگے کہ دونوں کا مقصد ایک تھا۔ جناب عباس! آپ تواس کئے تشریف لائے کہ آپ

اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، قَدْ أَعْطَاكُمُوهُ وَبَثْهَا فِيْكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنتِهمْ مِن هَذَا الْمَال، ثُمُّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالَ اللهِ. فَعَمِلَ رَسُولُ اللهِ حَيَاتَهُ. أَنْشُدُكُمْ بِا للهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ بِذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. ثُمُّ قَالَ لِعَلِيٌّ وَعَبَّاسِ: أَنْشُدُكُمَا ا لله هَلْ تَعْلَمَان ذَلِك؟ قَالَ عُمَرُ: ثُمُّ تَوَفَّى ا للهُ نَبِيُّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُوبَكُو ِ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ ا للهِ عَلَى اللهِ اللهُ الله عَمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. ثُمُّ تُوَفِّيَ اللهُ أَبَابَكُرٍ، فَكُنْتُ أَنَا وَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتُيْنَ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ فَهُمَا عَمِلَ فِيْهَا أَبُوبَكُرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. ثُمُّ جِنْتُمَانِي تُكَلِّمَانِي وَكَلَّمَتُكُمَا وَاحِدَةً وَأَمْرُكُمَا وَاحِد، جَنْتَنِي يَا عَبَّاسُ تَسْأَلُنِي نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ، وَجَاءَنِي هَذَا -يُرِيْدُ عَلِيًّا - يُرِيْدُ

نَصِيْبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيْهَا. فَقُلْتُ لَكُمَا : إِنَّ رَسُولَ اللهِ هَلَا قَالَ: ((لاَ نُوْرَتُ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَة)). فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ: إِنْ شِيْتُمَا دَفَعَتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنْ قُلْتُ اللهِ وَمِيْثَاقَه لِتَعْمَلان فِيْهَا بِمَا عَمِل فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُولُ اللهِ هَاوِبَمَا عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُولُ اللهِ هَاوِبَمَا عَمِلَ فِيْهَا بِمَا أَبُوبَكُو وَبِمَا عَمِلُ فِيْهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا.

[راجع: ۲۹۰٤]

کوایئے بھتیج (ﷺ (شاہل) کی میراث کادعویٰ میرے سامنے پیش کرناتھا۔ پھر علی سے فرمایا کہ آپ اس لئے تشریف لائے کہ آپ کو اپنی بیوی (حضرت فاطمة ) كادعوى بيش كرناتها كه ان ك والد (رسول الله التيايم) کی میراث انسیں ملنی جاہے' میں نے آپ دونوں حضرات سے عرض كردياكه رسول الله الني عود فرما كي كه بم بيغمبرول كاكوكي ميراث تقتیم نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ پھرمجھ کو بیر مناسب معلوم ہوا کہ میں ان جائدادوں کو تہمارے قبضے میں دے دوں' تو میں نے تم ہے کہا' دیکھو اگر تم چاہو تو میں بیہ جا کدادیں تهمارے سپرد کردیتا ہوں 'لیکن اس عمد اور اس اقرار پر کہ تم اس کی آمدنی سے وہ سب کام کرتے رہو گے جو آنخضرت ملتھا اور ابو بمر صدیق این خلافت میں کرتے رہے اور جو کام میں این حکومت کے شروع سے کرتا رہا۔ تم نے اس شرط کو قبول کرکے درخواست کی کہ جا کدادیں ہم کو دے دو۔ میں نے اسی شرط پر دے دی عاضرین کمو میں نے یہ جاکدادیں اس شرط پر ان کے حوالے کی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کما' بے شک ای شرط پر آپ نے دی ہیں۔ چر حضرت عمر ا نے علی اور عباس سے فرمایا میں تم کو اللہ کی قتم دیتا ہوں میں نے ای شرط پر یہ جا کدادیں آپ حضرات کے حوالے کی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کما بے شک۔ حضرت عمر نے کما ، پھر جھ سے کس بات کا فيصله جائة مو؟ (كياجا كداد كو تقسيم كرانا جائة مو) فتم الله ك! جس کے حکم سے زمین اور آسان قائم ہیں میں تواس کے سوااور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں۔ ہاں! یہ اور بات ہے کہ اگر تم سے اس کا انتظار نہیں ہو سکتا تو پھر جائداد میرے سپرد کر دو۔ میں اس کا بھی کام دیکھ لول گا۔

معلوم ہوا کہ حضرت عمر نے اس جائداد کا انظام حضرت علی اور حضرت عباس کے ہاتھوں میں دے دیا تھا۔ پھر بھی بید مشرت برضی اللہ عنم اجمعین۔ حضرات بیہ مقدمہ عدالت فاروقی میں لائے ' تو آپ نے بیہ تو ضیحی بیان دیا۔ رضی اللہ عنم اجمعین۔

اس طویل روایت میں یہ ملحوظ رہے کہ حضرت فاطمہ رہی تھا کی ناراضگی ابو بکر رہا تھ سے وراثت کے مسئلہ پر نسیں ہوئی تھی کیونکہ یہ سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ خود آنحضور ملی تھا نے اس کی نفی پہلے ہی کر دی تھی کہ انبیاء کی وراثت تقسیم نسیں ہوتی اور تمام صحابہ نے

اے مان بھی لیا تھا۔ خود حضرت فاطمہ ' حضرت علی ' یا حضرت عباس بڑی تینے سے بھی کمی موقعہ پر اس کی نفی منقول نہیں۔ بلکہ زداع صرف اس مال کے انتظام و انفرام کے محالمہ پر ہوا تھا۔ یمی وجہ تھی کہ حضرت عمر بڑاٹھ نے اس کا انتظام اہل بیت رضوان اللہ علیم کے ہاتھ میں دے بھی ویا تھا۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور اکرم ملٹائیا کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہ نے ابو بحر بڑاٹھ سے تھا تعلق کر لیا تھا اور اپنی وفات تک ناراض ربی تھیں۔ مشہور روایات میں اس طرح ہے لیکن بعض روایات سے یہ ثابت ہے کہ جب فاطمہ بڑا ہیں اس موجب تک وہ راضی نہیں ہو گئیں۔ معتبر ناراض ہو کی تو حضرت ابو بکر صدیق بڑاٹھ ان کی خدمت میں پنچے اور اس وقت تک نہیں اٹھے جب تک وہ راضی نہیں ہو گئیں۔ معتبر مصنفین نے اس کی تو یق بھی کی ہے اور واقعہ ہے کہ صحابہ کی زندگی خصوصاً حضرت ابو بکر بڑاٹھ کی سیرت سے یمی طرز عمل زیادہ جو ڑ بھی کھاتا ہے۔ (تفہیم البخاری)

باب مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنادین ایمان میں ،خا

## داخل ہے

(۱۹۵۹) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا' کما ہم سے تماد بن زید ہے بیان کیا' ان سے ابو تمزہ ضبعی نے بیان کیا' انہوں نے ابن عباس سے ابو تمزہ ضبعی نے بیان کیا' انہوں نے ابن عباس سے ان وہ بیان کرتے تھے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد (دربار رسالت میں) چاشر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! ہمارا تعلق قبیلہ ربیعہ سے ہواور قبیلہ مضرکے کفار ہمارے اور آپ کے تی میں بستے ہیں۔ (اس لئے ان کے خطرے کی وجہ سے ہم لوگ) آپ کی خدمت میں صرف ادب والے مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسا واضح تھم فرما والے مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسا واضح تھم فرما دیں جس پر ہم خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہماری ساتھ نہیں آ سکے ہیں انہیں بھی بتا دیں۔ آخضرت سی قبیل نے فرمایا' میں تمہیں چار چیزوں سے روکنا ہوں میں تمہیں چار چیزوں کا تمکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکنا ہوں رمیں تمہیں تھم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں' نماز قائم کرنے کا' زکوۃ دینے کا' رمضان کے روزے معبود نہیں' نماز قائم کرنے کا' زکوۃ دینے کا' رمضان کے روزے مطبحہ کا مال طے۔ اس

# ٣ - بَابُ أَدَاءُ الْـحُمْسِ مِن الدِّين

٥٩،٩٥ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْ النَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْ الْعَبْعِيِّ قَالَ: 
مَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الطَّبَعِيِّ قَالَ: 
مَمُولُ: قَدِمَ وَقَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوا: يَا 
رَسُولَ اللهِ، إِنَّا هِذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيْعَةَ، 
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَفَّارُ مُصَر، فَلَسْنَا نَصِلَ إِلَيْكَ 
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَفَّارُ مُصَر، فَلَسْنَا نَصِلَ إِلَيْكَ 
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَفَّارُ مُصَر، فَلَسْنَا نَصِلَ إِلَيْكَ 
وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَن وَرَاءَنَا. قَالَ: ((آمُرُكُمْ 
فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُونَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ مِنْهُ 
وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَن وَرَاءَنَا. قَالَ: ((آمُرُكُمْ 
بَاللهِ 
فَي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُونَا بِأَمْرٍ 
بَا لللهِ 
مَنْ أَرْبَعٍ: الإِيْمَانِ بِا اللهِ 
وَنَعْدَ بِيدِهِ 
وإقامِ الصلاةِ، وإيتاء الزكاةِ، وصيامِ 
رمضان، وأن تؤدوا الله خُمسَ ما غَيِمْتم، 
وأنهاكم عن الدبّاءِ، والنَّقِيرِ والحَنْتَمِ،

والمزفَّت )).[راجع: ٥٣]

میں پانچواں حصہ (خمس) اللہ کے لئے نکال دو اور تمہیں میں دبا' نقیر' حنم اور مزفت کے استعمال سے روکتا ہوں۔

دبا کدو کی تونی اور نقیر کریدی کلڑی کے برتن 'حنم سزلاکھی برتن 'اور مزدنت روغنی برتن 'میہ سب شراب رکھنے کیلئے استعال کئے جاتے تھے۔ اس لئے ان سب کو دور پھینک دینے کا آپؓ نے تکم فرمایا۔ خس کی ادائیگی کا خاص تکم دیا۔ یمی باب سے وجہ مناسبت ہے۔

## باب نبی کریم ملتی ایم کی وفات کے بعد آپ کی ازواج مطهرات کے نفقه کابیان

(۱۳۰۹۲) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کما ہم کو امام مالک بن انس نے بیان کیا 'انسیں اعرج نے اور بن انسیں حضرت ابو ہریہ ہ نے کہ رسول اللہ سٹھیل نے فرمایا میرے وارث میرے بعد ایک دینار بھی نہ بانٹیں (میرا ترکہ تقیم نہ کریں) میں جو چھوڑ جاؤں اس میں سے میرے عاملوں کی شخواہ اور میری بولوں کا خرج نکال کرباتی سے صدقہ ہے۔

#### بعد وفاته

٣٠٩٦ حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ الْحَبْرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي اللهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهُ قَالَ: ((لاَّ يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةٍ نِسَائِي، وَمَوُونَةٍ مَا عَامِلِي، فَهُوَ صَدَقَة)).[راجع: ٢٧٧٦]

لینی جس طرح اسلامی حکومت کے کارندوں کی تخواہیں دی جائیں گی۔ ازواج مطرات کا نفقہ بھی ای طرح بیت المال سے اداکیا ئے گا۔

٣٠ ٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَانِشَةَ قَالَتْ : ((تُوفُقَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَانِشَةَ قَالَتْ : ((تُوفُقَى رَسُولُ اللهِ فَقَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْء يَاكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إلا شَطْرَ شَعِيْرٍ فِي رَفَّ لِيْهُ وَلَيْهُ وَلَيْهِ وَلَهُ وَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَيْهِ وَلَهُ وَلَيْهُ وَلِيْهِ وَلَيْهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلِيْهِ وَلَيْهُ وَلِيْهِ وَلَيْهُ وَلِيْهُ وَلَهُ وَلِيْهِ وَلَهُ وَلَيْهِ وَلَهُ وَلَيْهُ وَلَهُ وَلِي وَلِي وَلَهُ وَلَهُ وَلِي وَلِي وَلَهُ وَلِي وَلَهُ وَلَهُ وَلِي وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلِي وَلِي وَلِيْهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلِي وَلَهُ وَلَهُ وَلِي وَلَهُ وَلَيْهُ وَلَهُ وَلِي وَلَهُ وَلِي وَلَهُ فَي وَلَهُ وَلِي وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلِي وَلَهُ وَلِي وَلَهُ وَلِي مِنْعِي فَيْ مِنْ فَي وَلَهُ وَلِي مُنْ فَلَا مُؤْمِنِهُ وَلِي وَلَهُ فَيْ وَلَهُ وَلِي مُنْ فَلِي مُنْ شَعِيْمٍ فِي وَلَا لَهُ فَلَالِهُ وَلِي وَلِي مُؤْمِنِهُ وَلِي وَلِي فَلِي مُنْ فَلَالًا عَلَيْ مُؤْمِنُهُ وَلِي وَلِي مُؤْمِنُهُ وَلِي مُؤْمِنُهُ وَلَا مُؤْمِنُهُ وَلِي مُؤْمِنُهُ وَلِي مُؤْمِنُهُ وَلِي مُؤْمِنُهُ وَلَاللّهُ وَلِي مُؤْمِنُهُ وَلِي فَلَا مُؤْمِنُهُ وَلِي مُؤْمِنُهُ و لَهُ فَلِي مُؤْمِنُهُ وَلِي مُؤْمِنُهُ وَلَا مُؤْمِنُهُ وَلِهُ وَلِي مُؤْمِنُهُ وَلِي مُؤْمِنُهُ وَلِهُ وَلِهُ وَلِي مُؤْمِنُهُ وَلِهُ وَلِهُ وَلِهُ فَلِي مُؤْمِنُهُ وَلِهُ فَلَالُهُ وَلِلْهُ وَلِهُ وَلِلْهُ فَلَالُولُونُ وَلِهُ وَلِهُ وَلِهُ فَاللّهُ وَلِهُ فَلَالُولُونُ وَلِهُ وَلِهُ فَلِهُ وَلِهُ فَلْمُ مُؤْمِلُونُ وَلِهُ فَاللّهُ وَلِهُ لِللّهِ فَلَاللّهُ وَلِهُ لِلْمُؤْمُ لِلّهُ فَلِهُ وَلِهُ وَلِلْمُ وَلِهُ وَلِهُ وَلِهُ لِلْمُؤْمِلُونُ و

(۱۹۹۵) ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عودہ نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا 'ان سے عائشہ ف نے بیان کیا کہ جب رسول کریم ملی کا کہ وفات ہوئی تو میرے گھر میں آدھے وسق جو کے سواجو ایک طاق میں رکھے ہوئے تھے اور کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو کسی جگروالے (جاندار) کی خوراک بن سکتی۔ میں اس میں سے کھاتی رہی اور بہت دن گزر گئے۔ پھر میں نے اس میں سے ناپ کر نکالنا شروع کیاتو وہ جلدی ختم ہو گئے۔

الله نے اس جو میں برکت دی تھی۔ جب حضرت عائشہ نے اس کو ماپا تو گویا توکل میں فرق آیا 'برکت جاتی رہی۔ یہ جو سیست سیست کی دو سری حدیث میں ہے کہ غلہ ماپو اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔ اس سے مرادیہ ہے کہ خریدتے وقت یا لیتے وقت یا جتنا اس میں سے نکالو وہ ماپ لو 'سب کو مت ماپو 'الله پر بھروسہ رکھو۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ بی میں نامیں ملے تھے 'بلکہ ان کا خرچہ بیت المال پر تھا۔ اگر یہ خرچہ بیت المال کے ذمہ نہ ہو تا تو آپ کی وفات کے بعد وہ جو ان سے لے واتے۔

(۳۰۹۸) ہم سے مسدد نے بیان کیا کما ہم سے یکی قطان نے بیان

٣٠٩٨ - حَدُّنَنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُّثَنَا يَحْيَى

عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدُّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ ((مَا تَرَكَ النّبِيُ اللّبِيُ اللّبِينُ اللّبِينُ اللّبِينُ اللّبِينُ اللّبِينُ اللّبِينُ اللّبِينُ اللّبَيْضَاءَ، وَاللّبِينُ اللّبَيْضَاءَ، وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً )).[٢٧٣٩]

کیا' ان سے سفیان توری نے 'کما کہ مجھ سے ابواسحاق نے بیان کیا'
کما کہ میں نے عمرو بن حارث سے سنا' وہ کتے تھے کہ نبی کریم ملی اللہ اللہ اللہ میں نے عمرہ بن حارث سے سنا' وہ کتے تھے کہ نبی کریم ملی ایٹ زمین نے واس خود صدقہ کر گئے تھے' کے سوااور کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا۔

ترجمہ باب مدیث کے الفاظ واد ضا تر کھا صدقة سے نکلا۔ کیونکہ ازواج مطمرات کا خرچہ ای زمین سے دیا جاتا تھا۔ جس کو آپ صدقہ فرما گئے تھے۔ مزید تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

# ٤ - بَابُ مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ،

وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوتِ إِلَيْهِنَّ وَقُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ﴾ [الأحزاب :٣٣]، و﴿لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلاَّ أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ ﴾ [الأحزاب: ٥٣].

### باب رسول کریم ملتی کی بیویوں کے گھروں کاان کی طرف منسوب کرنا

اور الله پاک نے سورہ احزاب میں فرمایا کہ "تم لوگ (اذواج مطمرات) اپنے گھروں ہی میں عزت سے رہا کرو"۔ اور (ای سورہ میں فرمایا کہ) "نبی کے گھر میں اس وقت تک نه داخل ہو' جب تک تہیں اجازت نه مل جائے۔"

جمتد مطلق حضرت امام بخاری پید باب منعقد کر کے بتلانا چاہتے ہیں کہ ابیات و جمرات نبوی آپ کی حیات طیبہ ہیں جس کسین جس کسین مسلم حصر ہے۔ ان میں کوئی ورشہ نہیں تقسیم کیا گیا اور پیر جن جن بیویوں کو تقسیم تھے۔ آپ کی وفات کے بعد وہ ای طرح رہے۔ ان میں کوئی ورشہ نہیں تقسیم کیا گیا اور پیر اللہ کا قانون کی رہا ہے۔ وہ صرف علم دین کی دولت چھوڑ کر جاتے ہیں۔ بہ سلسلہ تذکرہ خس اس مسئلہ کو بھی بیان کر دیا گیا اور خمس کا تعلق جماد سے ہے۔ اس لئے ذیلی طور پر بیہ مسائل کما بہاد میں ذکور ہوئے۔

پہلی آیت میں گھروں کی نبت ہویوں کی طرف فرمائی' دوسری آیت میں ان ہی گھروں کو پیفیبر کے گھر فرمایا۔ اس سے حضرت امام بخاریؓ نے باب کا مطلب ثابت کیا کہ آنخضرت سٹی پیل کی ہویوں کو جیسے آپ کی وفات کے بعد اپنے خرچہ کا حق تھا۔ ویسے ہی اپنے اپنے حجروں پر بھی ان کا حق تھا اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اللہ تعالی نے ان کو مسلمانوں کی مائیں قرار دیا اور کسی اور سے ان پر نکاح حرام کر دیا۔ (وحیدی)

٣٠ ٩٩ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدٌ قَالاَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهَا زَوْجَ النّبِي عَلَيْ اللهِ عَنْهَا زَوْجَ النّبِي عَلَيْهَ قَالَ: ((لَمَّ اللهِ عَنْهَا زَوْجَ النّبِي اللهِ عَنْهَا زَوْجَ النّبِي اللهِ عَنْهَا زَوْجَ النّبِي اللهِ اللهُ اللهِ ال

(۹۹۰ سا) ہم سے حبان بن موی اور محد بن مقاتل نے بیان کیا کہا کہ ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمراور یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عبید اللہ بن عبداللہ بن عتب بن مسعود نے خبر دی کہ نبی کریم مائی کیا کی زوجہ مطمرہ عائشہ نے بیان کیا کہ (مرض الوفات میں) جب نبی کریم مائی کیا کا مرض بہت بڑھ گیا او آپ نے سب یویوں سے اس کی اجازت جابی کہ مرض کے دن آپ میرے گھریں گزاریں۔ اس کی اجازت آپ کو مل گئی تھی۔

( ۱۳۱۰ ) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کما ہم سے نافع نے

بیان کیا 'کما کہ میں نے ابن الی ملیکہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ

حفرت عاکشہ فے کما کہ رسول الله مان فیام نے میرے گھر میری باری

ك دن ميرے علق اور سينے كے درميان ئيك لكائے ہوئے وفات

پائی'الله تعالی نے (وفات کے وقت) میرے تھوک اور آنخضرت التہایا

کے تھوک کو ایک ساتھ جمع کر دیا تھا' بیان کیا (وہ اس طرح کہ)

عبدالرحمٰن (مضرت عائشہ کے بھائی) مسواک لئے ہوئے اندر آئے۔

آپُاے چانہ سکے۔ اس لئے میں نے اے اپنے ہاتھ میں لے لیا

اور میں نے اسے چبانے کے بعدوہ مسواک آپ کے دانتوں پر ملی۔

[راجع: ۱۹۸]

٣١٠٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدُّتَنَا ابْنُ أَبِي مُرْيَمَ قَالَ حَدُّتَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ:
 قَالَتْ عَائِشَةُ رَّضِيَ الله عَنْهَا: ((تُولُفِّيَ الله عَنْهَا: ((تُولُفِّيَ الله عَنْهَ)، وَبَيْنَ النَّبِي الله بَيْنَ رِيْقِي سَحْرِي وَنَحْرِي، وَجَمَعَ الله بَيْنَ رِيْقِي سَحْرِي وَنَحْرِي، وَجَمَعَ الله بَيْنَ رِيْقِي وَرِيْقِي وَرِيْقِي وَرِيْقِي الله بَيْنَ رِيْقِي بَسِواكِ فَصَعُفَ النبي الله عَبْدُ الرُّحْمَنِ بِسِواكِ فَصَعُفَ النبي الله عَبْدُ الرُّحْمَنِ بِسِواكِ فَصَعُفَ النبي الله عَبْدُ الرُّحْمَنِ فَمَضَعْمَةُ ثُمُ سَنَنْتُهُ بِهِ)).

[راجع: ۸۹۰]

آ بہتر من اور من کے بعد کچھ لوگوں نے یہ وہم پھیلانا چاہا کہ رسول کریم مٹھیے اپنی وفات کے وقت حضرت علی کو اپنا وسی قرار المسیسی کی میں ہوئے کے اخری ایام پورے کی سیسی کی میں کے ایس کی اس پر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ مٹھیے کے آخری ایام پورے طور پر میرے جرے میں گزرے۔ ان ایام میں ایک لحد بھی میں نے آپ کو تنا نہیں چھوڑا۔ وفات کے وقت حضور اپنا سرمبارک میری چھاتی پر رکھے ہوئے تھے۔ ان حالات میں میں نہیں سمجھ سکتی کہ آخضرت مٹھیے کے حضرت علی کو کب اپنا وسی قرار دے دیا۔

رَسُونَ اللَّهُ قَالَ: حَدَّنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ اللَّهُ قَالَ: حَدَّنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَنُ خَالِدٍ عَنْ ابنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٌ بْنِ خُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةً زَوْجَ النّبِي فَي أَخْبِرَتُهُ أَنْهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ فَي تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتِكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ - فِي الْعَشْرِ اللهِ فَي الْمَسْجِدِ عَنْدَ بَابِ أُمْ فَقَامَ مَعْهَا رَسُولُ اللهِ فَي رَسُولِ اللهِ فَي الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمْ مَلَى مَنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمْ مَلَى مَسْلَمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ فَي الْمُسْدِ فِي الْعَشْرِ اللهِ فَي الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمْ مَلَى اللهِ فَي الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمْ مَلَى اللهِ فَي الْمُسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمْ اللهِ فَي اللهِ اللهِ فَي اللهِ اللهِ فَي اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ال

المالا المحصل المحلم المحلم المحصل المحلم ا

ا للهِ، وَكُبُرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ ا للهِ عَنْ الإنسان يَبْلُغُ مِنَ الإنسان مَبْلَغَ الدُّم، وإني خَشْيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا)). [راجع: ٢٠٣٥]

يارسول الله! ان حفرات ير آپ كايه فرمانا براشاق كرراكه حفرت ما التابیا نے اس پر فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر اس طرح دوڑ تا رہتا ہے جیسے جسم میں خون دوڑ تاہے۔ مجھے میں خطرہ ہوا کہ کمیں تمهارے دلوں میں بھی کوئی وسوسہ پیدانہ ہو جائے۔

ان امحاب کرام پر شاق اس لئے گزرا کیونکہ وہ دونوں سچ مومن تھ' ان کو یہ رنج ہوا کہ آتحضرت ملی اے ماری سیسے انست یہ خیال فرمایا کہ ہم آپ پر بر گمانی کریں گے۔ در حقیت آپ نے ان کا ایمان بچالیا، پیفیروں کی نسبت ایک ذرا ی بدگانی کرنا بھی کفراور باعث زوال ایمان ہے' اس حدیث سے امام بخاری ؒ نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ دروازے کو ام المؤمنین ام سلمة كا دروازه كها.

> ٣١٠٢ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْـمُنْذِرِ قَالَ حَٰدُّنَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّد بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانْ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أرتَقَيْتُ فَوقَ بَيْتِ حَفْصَةً فَرَأَيْتُ النَّبِيِّ ﷺ يَقْضِي حَاجَتُهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّأْمِ)).[راجع: ١٤٥]

گھر کو حضرت حفقہ کی طرف منسوب کیا' ای سے باب کا مطلب کھا۔ ٣١٠٣ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدُّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانّ رَسُولُ الله على يُصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخُورُجُ مِنْ حُجْرَتِهَا)).[راجع: ٢٢]

> ٢ ٠ ٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَامَ النَّبِيُّ ﴿ خَطِيبًا فَأَشَارَ نَحْوَ مَسْكُنِ عَائِشَةً فَقَالَ: هَا هُنَا الْفِتْنَةُ - ثَلاَثًا - مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْثُ

(١٠٠٢) جم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کما ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا ان سے عبیدالله عمری نے ان سے محد بن بجی بن حبان نے ان سے واسع بن حبان نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضى الله عنمانے بیان کیا کہ میں (ام المؤمنین) حفصہ رضی الله عنما کے گھر کے اوپر چڑھا' تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کر رہے تھے۔ آپ کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی اور جرہ مباک شام کی طرف تھا۔

(١٩١٥) م سے ابراہيم بن منذر نے بيان كيا انبول نے كما بم سے انس بن عیاض نے بیان کیا' ان سے ہشام نے بیان کیا' ان سے ان ك باب نے بيان كيا اور ان سے عائشہ رضى الله عنهانے بيان كياكه رسول الله ملتي المجرب عصركى نمازير هت تودهوب ابھى ان كے حجرب میں ہاتی رہتی تھی۔

جفرت عائش الله طرف جرو كو منسوب كياكيا اس سے باب كا مطلب ثابت مواديد مديث كتاب المواقيت ميں بھى مزر چكى ب-(۱۹۴۳) ہم سے مویٰ بن اساعیل نے بیان کیا کماہم سے جو رید نے بیان کیا' ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ فنے بیان کیا کہ نبی کریم ما الله عنها كم خطبه دية بوك عائشه رضى الله عنها كم حجره كى طرف اشارہ کیااور فرمایا کہ ای طرف سے ایعنی مشرق کی طرف سے) فتنے برپا ہوں گے ، تین مرتبہ آپ نے ای طرح فرمایا کہ يميں سے شيطان

كاسم نمودار موكا.

الشَّيْطَان)). [أطرافه في: ٣٢٧٩، ٣٥١١،

1970, 79.V, 7P.VI.

وَ المراد بقرن الشيطان طرف راسه اي يدني راسه الى الشمس في وقت طلوعها فيكون الساجدون للشمس من الكفار کالساجدین له وقیل قرنه امته و شیعته و فی بعضها قرن الشمس (حاشیه بخاری شریف) لینی قرن الشیطان سے اس کے سرکا کنارا مراد ہے۔ وہ سورج کے نگلنے کے وقت اس کی طرف اپنا سر کر دیتا ہے تاکہ سورج کو سحدہ کرنے والے کافراس کو سجدہ کریں۔ گویا وہ ای کو سجدہ کر رہے ہیں۔ کما گیا ہے کہ قرن سے مراد اس کے مانے والے ہیں 'جو شیطان کے پجاری ہیں۔ علامہ عینی فرماتے ہی کہ مشرق سے آپ نے ارض عراق کی طرف اشارہ فرمایا تھا' جو فی الواقع فتنوں کا مرکز رہی ہے۔

(۱۵۰۳) جم سے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا كما جم كو امام مالك بن انس نے خردی انسیں عبداللہ بن الی مکرنے انسیں عموہ بنت عبدالرحلن في اور انسيس عائشه رقي فياف خبردي كه رسول كريم التيايل ان کے گھریں موجود تھے۔ اجانک انہوں نے ساکہ کوئی صاحب حفیہ بڑئینیا کے گھرمیں اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ (عائشہ " نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ دیکھتے نہیں' یہ مخص کے گریس جانے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ آخضرت مان اللے اس پر فرمایا کہ میرا خیال ہے یہ فلال صاحب ہیں ، حفقہ کے رضاعی پیا! رضاعت بھی ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں ولادت حرام كرتى ہے۔ ٣١٠٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ عَمْرَةَ آبِنَةِ عَبْدِ الرُّحْمَنِ ((أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﴿ أَخْبَرَتُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﴿ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوتَ إِنْسَان يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُرَاهُ فُلاَنًا – لِعمَّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَة - الرُّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْولاَدَةُ)). [راجع: ٢٦٤٤]

اس میں بھی گھر کو حضرت حضمہ ری شین کی طرف منسوب کیا گیا۔ جس سے باب کا مطلب ثابت ہوا کہ کس سے نے اپنی چی کا دودھ یا ہے تو چیا رضاعی باپ ہو گا۔ اور چیا کے لڑکے لڑکیال رضاعی بھائی بمن ہول گے۔ ان سے بردہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ رضاعت سے بید سب محرم بن جاتے ہیں۔

> ٥- بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ اللَّهِ وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه وما

استعمل الخُلفاء بعده مِنْ ذَلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكُرْ قِسْمَتَهُ وَمِنْ شَعْرِهِ ونَعْلِهِ وَآنِيَتهِ مِـمَّا تَبَرُّكَ أَصْحَابُهُ وَغُيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ

### باب نبی کریم ملٹالیا کی زرہ 'عصاء مبارک' آپ کی تکوار' يباله اورا نگوتھی کابیان

اور آپ کے بعد جو خلیفہ ہوئے انہوں نے یہ چیزیں استعمال کیں ان کو تقتیم نہیں کیا' اور آپ کے موئے مبارک اور تعلین اور برتنوں کا بیان جن کو آپ کے اصحاب وغیرہ نے آپ کی وفات کے بعد (الریخی طورير) متبرك سمجما ـ

الغرض من هذه الترجمة تثبيت انه صلى الله عليه وسلم لم يورث ولا بيع موجوده بل ترك بيدمن صار اليه للتبرك به ولو كان ميراثا لبيعت ولا قسمت ولهذا قال بعد ذلك مما لم يذكر قسمته (فتح الباري) اس باب كي غرض اس امركو ثابت كرنا ہے كه آپ كاكمي كو دارث نمیں بنایا گیا اور نہ آپ کا ترکہ بیچا گیا' بلکہ جس کی تحویل میں وہ ترکہ پہنچ گیا تمرک کے لئے ای کے پاس چھوڑ دیا گیا اور اگر آپ کا ترکہ میراث ہو تا تو وہ بیچا جا تا اور تقتیم کیا جا تا۔ ای لئے بعد میں کما گیا کہ ان چیزوں کا بیان جن کی تقتیم ثابت نہیں۔

٣١٠٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عْنْ ثُمَامَةً عَنْ اللهِ عَنْ ثُمَامَةً عَنْ أَنَسَ ((أَنْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهِ عَنهُ لَمَّا اللهُ عَنهُ لَمُ اللهُ عَنهُ لِللهِ اللهُ عَنهُ اللهُ اللهُ

[راجع: ۱٤٤٨]

(۱۰۱۳) ہم سے محد بن عبداللہ انساری نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد عبداللہ نے بیان کیا ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ جب ابو بکر واللہ فلیفہ ہوئے تو انہوں نے ان کو رائعنی انس کو) بحرین (عامل بنا کر) بھیجا اور ایک پروانہ لکھ کر ان کو دیا اور اس پر نبی کریم میں ہی اگریم کی مرلگائی مرمبارک پر تین اور اس پر نبی کریم میں ہی اگریم کی محرلگائی مرمبارک پر تین سطریں کندہ تھیں ایک سطریں دو مری میں "رسول" تیسری میں "رسول" تیسری میں "رسول" تیسری میں "رسول" تیسری میں "اللہ" کندہ تھا۔

ا یہ مر آخضرت اللہ کی تھی اس کا نقش اس طرح تھا مجد رسول اللہ۔ باب کا مطلب اس سے یوں لکلا کہ آخضرت اللہ کا مسلب سیست مرحصرت ابو بکر استعال کرتے رہے' ان کے بعد بید مرحضرت عرائے پاس دبی' ان کے بعد حضرت عثان کے پاس' پھران کے ہاتھ سے ادلیس کویں میں گرمگی ہر چند ڈھونڈا کمہ نہ لمی۔ کے ہے ﴿ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانِ ﴾ (الرحمٰن ۲۹۰)

٣٠٠٧ - حَدُّنَيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ قَالَ حَدُّنَنَا مُحَمَّدُ بَنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُ قَالَ حَدُّنَنَا عِيْسَى بْن طَهْمَانْ قَالَ : أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسَ نَعْلَيْن جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالاَن، فَحَدُّتَنِي أَنَسَ نَعْلَيْن جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالاَن، فَحَدُّتَنِي أَنَسَ اللهَ اللهُ اللهُ

(کواسم) جھے سے عبداللہ بن محر نے بیان کیا کما ہم سے محمہ بن عبداللہ اسدی نے بیان کیا ان سے عیلی بن طمان نے بیان کیا ان سے عبداللہ اسدی نے بیان کیا انہوں نے کما کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو پرانے جوتے نکال کرد کھائے جن میں دو تھے گئے ہوئے تھے اس کے بعد پھر طابت بنائی نے جھے سے انس سے بیان کیا کہ وہ دونوں جوتے نی کریم میں میں کیا کہ وہ دونوں جوتے نی کریم میں کیا کے تھے۔

(۱۹۱۸) جھے سے محرین بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا کا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے ابو بردہ بن ابو مویٰ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنمانے ہمیں ایک پوند گلی ہوئی چاور نکال کرد کھائی اور بتلایا کہ اس کیڑے میں نبی کریم مائی کیا کی روح قبض ہوئی تھی۔ اور سلیمان بن مغیرہ نے حمید سے بیان کیا انہوں نے ابو بردہ سے اتنا زیادہ بیان کیا کہ عائشہ نے یمن کی بی ہوئی ایک موٹی ازار (تھ) اور ایک کمبل اننی عائشہ نے یمن کی بی ہوئی ایک موٹی ازار (تھ) اور ایک کمبل اننی کمبلوں میں سے جن کو تم ملبد (یعنی موٹا پوند دار کہتے ہو) ہمیں نکال

كروكھائى'۔

هَذِهِ الَّتِي يَدْعُونَهَا الْـمُلَبُّدَةَ)).

[طرفه في : ١٨١٨].

٣١٠٩ حَدُّلُنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنْ قَدَحَ النّبِي اللّهُ عِنْ انْكَسَرَ فَاتّخَذَ مَكَانَ الشّعبِ سِلْسِلِةً مِنْ فِضَةٍ. قَالَ عَاصِمٌ: رَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيْدِي).[طرفه في : ٣٦٨٥].

(۱۹۰۱ه) ہم سے عبدان نے بیان کیا' ان سے ابو حزہ نے' ان سے عاصم نے' ان سے عاصم نے' ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کاپانی پینے کاپیالہ ٹوٹ گیاتو آپ نے ٹوٹی ہوئی جگہوں کو چاندی کی زنجیرسے جو ڑوالیا۔ عاصم کتے ہیں کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا ہے۔ اور اس میں میں نے پانی بھی پیا

مقصد حضرت امام کا میہ ہے کہ اگر آپ کا ترکہ تقتیم کیا جاتا تو وہ پیالہ تقتیم ہوتا' طلائکہ وہ تقتیم نہیں ہوا۔ بلکہ خلفاء اسے بول بی بطور تبرک اپنے پاس محفوظ رکھتے چلے آئے۔ اس طرح پچپلی احادیث میں آخضرت مٹائیا کے پرانے جوتوں کا ذکر ہے اور حدیث عائشہ میں آپ کی کملی اور تبند کا ذکر ہے۔ معلوم ہوا کہ رسول کریم مٹائیا کی ترک فرمودہ اشیاء میں سے کوئی چیز تقتیم نہیں کی گئی۔

(۱۳۱۹) ہم سے سعید بن محمہ جری نے بیان کیا کہا ہم سے لیقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے معید بن محمہ بن عرب والد نے بیان کیا ان سے ولید بن کیر نے ان سے ابن شماب بن کیر نے ان سے ابن شماب بن کیر نے ان سے علی بن حسین (زین العلدین رحمتہ اللہ علیہ) نے بیان کیا کہ جب ہم سب حصرات حسین بن علی بی شیر کا شمادت کے بعد بزید بن معاویہ کے یمال سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسور بن مخرم بن معاویہ کے یمال سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسور بن مخرم بن الحقی نے آپ سے ملاقات کی اور کما اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو بھے حکم فرماد ہجنے (حضرت زین العلدین نے بیان کیا کہ) میں نے کما بھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر مسور نے کما تو کیا آپ جمعے رسول بھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر مسور نے کما تو کیا آپ جمعے رسول اللہ ساتھ کیا آپ جمعے دوف ہے کہ پھیل لوگ (بنو امیہ) اسے آپ سے نہ چھین لیں اور خدا کی قشم! اگر وہ لوگ (بنو امیہ) اسے آپ سے نہ چھین لیں اور خدا کی قشم! اگر وہ تو اگر ان آپ جمعے عنایت فرمادیں تو کوئی شخص بھی جب تک میری جان

عَائَشْ مِن آپُ كَى كُمْلَى اور تَبْندَكَا ذَكَرَبِ مُعلوم بهو الشَّرْ مِن آپُ كَ كُمْلِياً سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّجَرْمِيُ قَالَ حَدَّنَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّنَنَا أَبِي أَنْ الْوَلِيْدَ بْنَ كَيْدٍ حَدَّنَهُ اللَّهَلِي قَالَ حَدَّنَهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَإِنِّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَإِنِّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَإِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَإِنِّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَإِنِى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَإِنِّي الْحَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَإِنِى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَإِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَإِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُعُلِقُ اللَّهُ عَلَيْهُ الْمُؤْلُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللْهُ الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْهُ الْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ الْعُلُولُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُولُومُ اللْهُ الْمُؤْلُمُ الْ

باقی ہے اسے چھین نہیں سکے گا۔ پھر مسور ؓ نے ایک قصہ بیان کیا کہ علی بن ابی طالب بڑا تھ نے حضرت فاطمہ ؓ کی موجودگی ہیں ابو جمل کی ایک بیٹی (جیلہ نامی ؓ) کو پیغام نکاح دے دیا تھا۔ ہیں نے خود سنا کہ اسی مسئلہ پر رسول اللہ ساڑی ہے اپنے اسی منبر پر کھڑے ہو کر صحابہ کو خطلب فرمایا۔ ہیں اس وقت بالغ تھا۔ آپ نے خطبہ ہیں فرمایا کہ فاطمہ مجھ سے ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ کمیں وہ (اس رشتہ کی وجہ سے) کئی گناہ ہیں نہ پڑجائے کہ اپنے دین ہیں وہ (اس رشتہ کی وجہ سے) کئی بعد آنخضرت ساڑھ ہی خاندان بی عبد سمس کے ایک اپنے واماد رعاص بن رہے) کاذکر کیااور دامادی سے متعلق آپ نے ان کی تعریف کی 'آپ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو بات کی بچ کی 'جو وعدہ کی' آپ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو بات کی بچ کی 'جو وعدہ کی' آپ نے وامال بنا تا ہوں' لیکن اللہ کی قشم! رسول اللہ (ساڑھ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گی۔

وَأَيْمُ اللهَ لَيْنُ أَعْطَيْتَيْهِ لاَ يَخْلُصُ إِلَيْهِمْ أَبِدًا حَتْى تُبْلَغَ نَفْسِي. إِنَّ عَلِيٌّ بْنَ أَبِي طَالِب خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلامُ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ فَقَلَ عَلَى مِنْبُوهِ هَذَا يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبُوهِ هَذَا فَاطِمَةَ مِنْي، وَأَنَا أَتَخُوفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي فَاطِمَة مِنْي، وَأَنَا أَتَخُوفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي عَبْدِ دِيْنِهَا. ثُمُّ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَنْنِي عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ: وَيُنْيَى فَصَدَقَنِي هَوَعَدَنِي فَوَلَى لِيْ، ضَمْسٍ فَأَنْنِي عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ: حَدَّنِي فَصَدَقَنِي فَوَكُنَ وَا لَلْهِ لَاللهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ: وَإِنِّي لَسَتُ أَحَرُهُ حَلَالًا وَلاَ أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَا أَحِلُّ حَرَامًا، وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَكِنْ وَا لَلْهِ لاَ تَحْنَعِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَلَكِنْ وَا لَلْهِ لَا تَرْخَنْمَعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ اللهِ أَبِدًا)).

انا اعاف ان دفتن فی دینھا ہے مراد یہ کہ علی دوسری بیوی لائیں اور حضرت فاطمہ اسوکن پنے کی عدادت ہے جو ہرعورت المیت استہاری کے دل میں ہوتی ہے کی گناہ میں جتلا ہو جائیں۔ مثلاً خاوند کو ستائیں ' ان کی نافربانی کریں یا سوکن کو برا بھلا کہ بیٹھیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ علی کا نکاح تافی ہوں ممکن ہے کہ وہ میری بٹی کو طلاق دے دیں اور ازوجسل کی بٹی سے نکاح کر لیں۔ جب حضرت علی ان آپ کا یہ ارشاد ساقو فوراً یہ ارادہ ترک کیا اور جب تک حضرت فاطمہ از ندہ رہیں انہوں نے دوسری بیوی نہیں کی۔ قسطانی نے کما آپ کے ارشاد سے یہ معلوم ہوا کہ تیفیری بٹی اور عدواللہ کی بٹی میں جمع کرنا ترام ہے۔

مور بن مخرمہ نے یہ قصد اس لئے بیان کیا کہ حضرت ذین العلدین کی فعیلت معلوم ہو کہ وہ کس کے بوتے ہیں حضرت فاطمہ زہرا گے ، جن کے لئے آنخضرت مٹھیے نے اپنے بدن کا ایک کلوا قرار دیا۔ اس سے حضرت مٹھیے نے اپنے بدن کا ایک کلوا قرار دیا۔ اس سے حضرت فاطمہ کی بدی فعیلت ثابت ہوئی۔

وفی الفتح قال الکرمانی مناسبة ذکر المسور لقصة خطبة بنت ابی جهل عند طلبه للسیف من جهة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یحترزعما یو-ب وقوع التکدیر بین الاقرباء فکللک ینبغی ان تعطینی السیف حتی لا یحصل بینک ویس اقربانک کدورة بسبه یعنی مور بوای نے بنت ابو جمل کی مثلی کا قصد اس لئے بیان کیا جبکہ انہوں نے حضرت زین العلدین سے آلوار کا سوال کیا تھا کہ رسول اللہ مثابی چیزوں سے پر بیز قرایا کرتے تھے جن سے اقرباء علی باہمی کدورت پیدا ہو۔ پس مناسب ہے کہ آپ سے آلوار مجھ کو وے دیں تاکہ آپ کے اقرباء علی اس کی وجہ سے آپ سے کدورت نہ بیدا ہو۔

٣١١١ - حَدُّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدُّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ

(ااسم) ہم سے قتیہ بن سعید نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عییہ نے اور نے بیان کیا ان سے منذرین یعلی نے اور

مُنْذِرِ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: ((لَوْ كَانْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَاكِرًا عُثْمَانٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ يَومَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكُوا سُعَاةً عُثْمَانَ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: اذْهَبْ إلَى عُثْمَان فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُرْ سُفَاتَكَ يَعْمَلُونَ فِيْهَا. فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: أَغْنِهَا عَنَّا. فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرَتُهُ فَقَالَ: ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا)).

[طرفه في : ٣١١٢].

٣١١٢ - قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ: سَمِفْتُ مُنْذِرًا النُّورِيُّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفيةِ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي، خُذْ هَذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ، فَإِنَّ فَيْهِ أَمْرَ النَّبِيِّ اللَّهِ فَيْ الصُّدَقَةِ)).[راجع: ٣١١١]

ان سے محمد بن حفیہ نے 'انہوں نے کما کہ اگر حفرت علی بنافتہ حضرت عثمان بزانته کو برا کہنے والے ہوتے تو اس دن ہوتے جب پچھ لوگ حضرت عثمان کے عاملوں کی (جو زکوۃ وصول کرتے تھے) شکایت كرنے ان كے پاس آئے۔ انہوں نے مجھ سے كماعثان كے پاس جا اور بد زکوۃ کابروانہ لے جا۔ ان سے کمنا کہ بدیروانہ آنخضرت سل اللہ کا کھوایا ہوا ہے۔ تم این عالموں کو حکم دو کہ وہ اس کے مطابق عبل كريں۔ چنانچہ ميں اسے لے كر حفرت عثان بناتھ كى خدمت ميں حاضر ہوا اور انہیں پیغام پہنچادیا الیکن انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں (کیونکہ ہمارے پاس اس کی نقل موجود ہے) میں نے جا کر حضرت علی ؓ ہے یہ واقعہ بیان کیا' تو انہوں نے فرمایا کہ اچھا' بھراس پروانے کو جہال سے اٹھایا ہے وہیں رکھ دو۔

(۳۱۱۳) حیدی نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' انہوں نے کہاہم سے محرین سوقہ نے کہا کہ میں نے منذر توری سے سنا'وہ محمد بن حنفیہ سے بیان کرتے تھے کہ میرے والد (علی رضی الله عنه) نے مجھ کو کما کہ بہ پروانہ عثمان رضی اللہ عنہ کو لے جا کردے آؤ'اس میں زکوۃ ہے متعلق رسول اللہ مان کے بیان کردہ احکامات

آ ہوا یہ تھا کہ محد بن حنیہ کے پاس ایک مخص نے حضرت عثان کو برا کما' انہوں نے کما غاموش! لوگوں نے پوچھا کیا سیست کیا ۔ سیست کم بن حنیہ نے بیان کیا' لین مخترت عثان کو برا کہتے تھے؟ تب محد بن حنیہ نے یہ قصہ بیان کیا' لین اگر حضرت علیٰ ان کو برا کنے والے ہوتے تو اس موقع پر کہتے۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے سے کہ آپ کا لکھوایا ہوا پروانہ حضرت علی سے پاس رہا۔ انہوں نے اس سے کام لیا' امام بخاری ؓ نے زرہ اور عصاء اور بالوں کے متعلق حدیثیں بیان نمیں کیں' طالاتک ترجمہ باب میں ان کا ذکر ہے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے اشارہ کیا ہو حضرت عائشہ اور ابن عباس کی حدیثوں کی طرف جو دو سرے بابوں میں ذکور ہیں۔ حضرت عائشہ کی حدیث سے بے کہ وفات کے وقت آپ کی زرہ ایک یمودی کے پاس گردی تھی۔ ابن عباس کی حدیث سے بے کہ آپ جراسود کو ایک ککڑی سے چومتے تھے۔ انس کی حدیث کتاب اللمارت میں گزری اس میں این سیرین کا یہ قول ہے کہ ہمارے پاس آ تخضرت کے کچھ موے مبارک میں اور پالہ پر باتی برتوں کو قیاس کر سکتے ہیں۔ ممیدی کی سند بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض سے ب كرسفيان كاساع محربن سوقد سے اور محربن سوقد كامنذر سے بعراحت معلوم مو جائے۔ (وحيدي)

בנה אין

باب اس بات كى دليل كه غنيمت كايانچوال حصه رسول الله مٹھیم کے زمانے میں آپ کی ضرورتوں (جیسے ضیافت معمان سلمان

٦- بأبُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ لِنَوَانِبِ رَسُولِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ مَسَاكِيْن

وَإِيْفَارِ النَّبِيِّ ﴿ أَهْلَ الْصُّفَّةِ وَالأَرَامِلَ حِيْنَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبِي، فَوَكَلَهَا إِلَى اللهِ.

جماد کی تیاری وغیرہ) اور مختابوں کے لئے تھا۔ کیونکہ آنخضرت سٹے لیا کے صفہ والوں (مختابوں) اور بیوہ عورتوں کی خدمت حضرت فاطمہ کے آرام پر مقدم رکھی۔ جب انہوں نے قیدیوں میں سے ایک خدمتگار آپ سے مانگا اور اپنی تکلیف کا ذکر کیا' جو آٹا گوندھنے اور پہنے میں ہوتی ہے۔ آپ نے ان کا کام خدا پر رکھا۔

قوله اهل الصفة هم الفقراء والمساكين الذين كانوا يسكنون صفة مسجد النبي صلى الله عليه وسلم والارامل جمع الارمل الرجل الذي لامراة له والارملة التي لا زوج لها والارامل المساكين من الرجال والنساء (كرماني)

> ٣١١٣ حَدُّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمَحَبُّرِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكُمُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةً عَلَيْهَا السَّلامُ اشْتَكَتْ مَا تَلَقَّى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُهُ، فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْي، فَأَتَتُهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوافِقُهُ، فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةً، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكُوَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لَهُ، فَأَتَانَا وَقَدْ دُخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ: ((عَلَى مَكَانِكُمَا، حَتَّى وَجَدْتُ بَودَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: ألا أَدُلُكُمَا عَلَى خَيْر مِمًّا سَأَلتُمَاهُ؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكُبُّرًا اللهُ أَرْبَعًا وَثَلاَثِيْنَ، وَاحْمُدَا ثَلاَثًا وَثَلاَئِيْنَ، وَسَبُّحًا ثَلاَثُنَّا وَثَلاَثِيْنَ، فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاه)).

[أطرافه في: ۳۷۰۵، ۲۳۲۵، ۳۲۲۵، ۳۲۸۵،

(۱۳۱۱۳) ہم سے بدل بن مجرنے بیان کیا اکہ ہم کوشعبہ نے خردی کما کہ مجھے تھم نے خروی کما کہ میں نے ابن ابی لیل سے سا کما مجھ سے حفرت علی بنافتر نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ کا و چکی پینے کی بہت تکلیف ہوتی۔ پھرانمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ میں کیا کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں۔ اس لئے وہ بھی ان میں سے ایک لونڈی یا غلام کی درخواست کے کر حاضر ہوئیں۔ لیکن آنحضرت مان ماہیم موجود نہیں تھے۔ وہ حضرت عائشہ سے اس کے متعلق کمہ کر (واپس) چلی آئیں۔ پرجب آخضرت ملظیم تشریف لائے تو حضرت عائشہ اے آگے کے سامنے ان کی درخواست پیش کر دی۔ حضرت علی والتر کہتے ہیں کہ اسے من کر آنخضرت ملی ایا مارے یمال (رات ہی کو) تشریف لائے۔ جب ہم این بسروں پرلیٹ چکے تھے (جب ہم نے آنخضرت سال کا کو ریکھا) تو ہم لوگ کھڑے ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جس طرح ہو ویے بی لینے رہو۔ (پھر آپ میرے اور فاطمہ " کے بی میں بیٹھ گئے اور اتنے قریب ہو گئے کہ) میں نے آگے کے دونوں قدموں کی محصالا ک اینے سینے پر پائی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا' جو کچھ تم لوگوں نے (لونڈی یا غلام) مانگے ہیں میں مہیں اس سے بمتر بات کیوں نہ بناؤں 'جب تم دونوں اپنے بسر پر لیٹ جاؤ (تو سونے سے پہلے) اللہ اكبر ٣٣ مرتبه اور الحمد لله ٣٣ مرتبه اور سجان الله ٣٣ مرتبه يره ليا کروئیہ عمل بهترہ اس سے جوتم دونوں نے مانگاہ۔

الله تم كو ان كلمات كى وجه سے الى طاقت دے گاكه تم كو خادم كى حاجت نه رہے گى - اپنا كام آپ كر لوگ - به ظاہريه صديث

ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے لیکن امام بخاری نے اس مدیث کے دو سرے طریق کی طرف اثارہ کیا ہے جے امام احمد نے تکالا ہے۔ اس میں بوں ہے جس اللہ کی مجھ سے بول نہیں ہو سکتا کہ تم کو دول اور صفہ والول کو محروم کر دول' جن کے پہیٹ بھوک کی وجہ سے ت کھا رہے ہیں۔ میرے پاس کھے نیس ہے جو ان پر خرج کول' ان قیدیوں کو چ کر ان کی قیت ان پر خرج کروں گا۔ اس سے آخضرت منهم كي شان رحمت اس قدر نمايال مو ري ب كه بار بار آپ ير درود شريف منهم يزهن كودل مايتا ب- (منهم)

قرآن شریف میں خس کے مصارف چھ ندکور ہیں۔ اللہ اور رسول اور ناطے والے اور میتیم اور مسکین اور مسافر۔ اکثر علاء کا

فرب یہ ہے کہ اللہ کا ذکر محض تعظیم کے لئے ہے۔ اور خس کے پانچ ی جے کئے جائیں گے۔ ایک حصہ اللہ اور رسول کا جو حام وقت

٧- بَابُ قُولِ اللهُ تَعَالَى: ﴿ فَإِنَّ اللَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ [الأنفال: ١٤]

يَعْنِي لِلرَّسُولِ قَسم ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿(إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ، وَا لللهُ يُعْطِي)).

١٩٤ - حَدُثْنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدُثْنَا

شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورِ وَقَتَادَةَ أَنَّهُمْ

سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِر

بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ۚ :

وُلِدَ لِرَجُلِ مِنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلاَمٌ، فَأَرَادَ

أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا - قَالَ شُغْبَةُ فِي

حَدِيْثِ مَنْصُورِ: إِنَّ الأَنْصَارِيُّ قَالَ:

حَـمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيُّ اللَّهِ.

وَفِي جَدِيْثِ سُلَيْمَان : وُلِدَ لَهُ غُلاَمٌ فَأَرَادَ

أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمِّدًا - قَالَ: ((سَمُّوا

باسْمِي وَلاَ تَكَنُّوا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنْمَا

جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). وَقَالَ

حُصَيْنٌ: بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسَمُ بَيْنَكُمْ. وَقَالَ

عَمْزُو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ

باب سورهٔ انفال میں اللہ تعالیٰ کاارشاد کہ جو پچھ تم غنیمت میں حاصل کرو 'ب شک اس کایانچواں حصہ اللہ کے لئے ہے یعنی رسول اللہ اس کو تقسیم کریں گے

كيونك آ تخضرت النيلم في فرمايا ب مين توبافخ والامون فزانجي اور دين والاتو صرف الله پاك بى بـ

لے گا اور بلقی چار ھے ناطے والوں اور تیموں اور محاجوں اور مسافروں کی خدمت میں خرچ ہوں گے۔ اس میں اختلاف ہے کہ رسولً اپ صے کے مالک ہوتے ہیں یا نمیں ؟ امام بخاری کا ذہب سے کہ مالک نمیں ہوتے بلکہ اس کی تقتیم آپ کی طرف مفوض ہے۔ (۱۱۱۳) م سے ابو الولید نے بیان کیا کما مم سے شعبہ نے بیان کیا ان سے سلیمان منصور اور قادہ نے انہوں نے سالم بن الي الجعد ے سااور ان سے جابر بن عبداللہ عن اللہ عن بیان کیا کہ ہم انساریوں کے قبیلہ میں ایک انصاری کے گھر بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے بچے کا ٹام محمد رکھنے کا ارادہ کیا اور شعبہ نے منصور سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ان انساری نے بیان کیا (جن کے یمال بچہ پیدا ہو تھا) کہ میں ني كوايني كردن يرا الماكرني كريم النيام كي خدمت مين حاضر موا- اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ ان کے یمال بچہ پیدا ہوا 'تو انہول نے اس کانام محدر کھناچاہا۔ آنخضرت ملی ایسے اس پر فرمایا کہ میرے نام پر نام ر کھو' کیکن میری کنیت (ابو القاسم) پر کنیت نه ر کھنا' کیونکه مجھے تقتیم کرنے والا (قاسم) بنایا گیا ہے۔ میں تم میں تقتیم کرتا ہوں اور حصین نے (اپنی روایت میں) بول بیان کیا کہ جھے تقسیم کرنے والا (قاسم) بناكر بعيجاً كيا ہے 'ميں تم ميں تقسيم كرتا ہوں۔ عمروبن مرزوق نے کما کہ ہمیں شعبہ نے خردی ان سے قادہ نے بیان کیا انہوں

نام پر نام ر کھولیکن کنیت پر نہ ر کھو۔

سَالِما عَنْ جَابِرِ: أَرَادَ أَنْ يُسَمَّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُ ﷺ: ((سَمُّوا بالسَّمِي، وَلاَ تَكَثَّوا بكُنْيَتِي)).

[أطرافه في: ٣١١٥، ٣٥٣٨، ٢١٨٦،

עאודי פאודי רפודן.

آ ابد القاسم كنيت ركھنے كے بارے ميں امام مالك كتے ہيں كہ آپ كى حيات ميں يہ فعل ناجائز تھا۔ بعضوں نے اسے ممانعت تنزين قرار ديا ہے۔ بعضوں نے كما محمد يا احمد ناموں كے ساتھ ابد القاسم كنيت ركھنى منع ہے۔ امام مالك كے قول كو ترجيح

و ٣١١٠ حَدَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ بْنِ الْمُعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ بْنِ الْمَعْمَدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اللهِ عَنْ اللهِ عَلْمَ الْقَاسِمَ، فَقَالَتْ الأَنْصَارُ: لاَ نَكْنِيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلاَ نُنعَمُكَ عَيْناً. فَأَتَى النّبِيِّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ لِي نَكْيَنْكَ أَبَا الْقَاسِمَ وَلاَ نُنعِمُكَ عَيْناً. فَقَالَ نَكَيْنُكَ أَبَا الْقَاسِمَ وَلاَ نُنعِمُكَ عَيْناً. فَقَالَ نَكَيْنُكَ أَبَا الْقَاسِمَ وَلاَ نُنعِمُكَ عَيْناً. فَقَالَ لَي لَي مَنْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ

نے سالم سے سااور انہوں نے جابر والتہ سے کہ ان انصاری صحابی نے

ا بن بچ كانام قاسم ركهنا جاباتها تونى كريم مائيد فرايا كه مير

آ امام بخاریؓ نے امام سفیان ٹوری کی روایت لا کر اس امر کو قوت دی کہ انساری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا تھا۔

الکینے کے ایک اوگ اے ابو القاسم کمیں گر انسار نے اس کی مخالفت کی جس کی آنخضرت میں ہے جسین فرائی۔ اس میں راویوں نے شعبہ سے اختلاف کیا ہے۔ جیسے ابو الولید کی روایت اوپر گزری۔ انہوں نے یہ کما ہے کہ انساری نے محمد نام رکھنا چاہا تھا۔

قال الشیخ ابن الحجر بین البخاری الاختلاف علی شعبه هل اواد الانصاوی ان ابنه محمدا او القاسم واشاد الی توجیح انه اواد ان یسمیه القاسم بروایة سفیان وهو الثوری له عن الاعمش فسماه القاسم ویتوجح ایضًا من حیث المعنی لانه لم یقع الانکار من الانصاد علیه الاحیث لزم من تسمیة ولده القاسم ان بصیر بکنی ابا القاسم انتهی (حاشیة بخاری) لیخی حضرت امام بخاری نے شعبہ پر اختلاف کو بیان کیا ہے جو اس بارے بی واقع ہوا کہ انصاری قاسم رکھنا چاہتا تھا یا مجمد اور اس ترجیح پر آپ نے اشارہ فرمایا ہے کہ وہ قاسم نام رکھنا چاہتا تھا ممنی کے لحاظ سے بھی اس کو ترجیح حاصل ہے ' انصار کا انکار اسی وجہ سے تھا۔ کہ وہ نیچ کا نام قاسم رکھ کر خود ابو القاسم کملانا چاہیں۔

٣١١٦ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرُّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةً يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يُردِ ۚ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقَّهُهُ فِي الدِّيْنِ، وَاللَّهُ الْـمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ، وَلاَ تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِيْنَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ)).[راجع: ٧١]

(۱۳۱۲) ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کما ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہیں یونس نے انہیں زہری نے انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے 'انہوں نے معاویہ رہاٹئز سے سنا' آپ نے بیان کیا کہ اسے دین کی سمجھ دے رہتا ہے۔ اور دینے والا تو اللہ بی ہے میں تو صرف تقتیم کرنے والا ہول اور اینے وشمنوں کے مقابلے میں سے امت (مسلمه) بميشه غالب رب گي- تاآنكه الله كا تھم (قيامت) آ جائے اور اس وقت بھی وہ غالب ہی ہوں گے۔

روایت میں آنحضرت من آنجام کے قاسم ہونے کا ذکر ہے' باب سے میں وجہ مطابقت ہے۔ دینی نقابت بلاشبہ اللہ کی دین ہے' سیسی کے اس کو مل جائے۔ رائے اور قیاس کی نقابت اور کتاب و سنت کی روشنی میں دین کی نقابت دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ دین فقابت کا بمترین نمونه حضرت الاستاذ شاه ولی الله محدث والوی مرحوم کی کتاب ججته الله بالغه ب جس کی سطر سطرے وینی فقابت روز روش کی طرح عیاں ہے' اس میں ظاہر پر ستوں کیلئے بھی تنبیہ ہے جو محض سر سری نظرے دینی امور میں فتویٰ بازی کے عادی میں 'ایسے لوگ بھی رائے قیات کے خوگروں سے ملت کیلئے کم نقصان دہ نہیں ہیں۔ مشہور مقولہ ہے کہ ''یک من علم را دہ من عقل باید" ایک من علم کیلیے دس من عقل کی بھی ضرورت ہے۔ شیطان عالم تھا گر عقل سے کورا' ای لئے اس نے اپنی رائے کو مقدم رکھ كرانا حير منه كانعره لكايا اور دربار اللي مين مطرود قراريايا- به حديث كتاب العلم مين بهي ندكور مو چكي ب مركفظول مين ذرا فرق ب-

یہ جو فرمایا کہ امت اسلامیہ بیشہ مخالفین پر غالب رہے گی' سویہ مطلق غلبہ مراد ہے' خواہ سیای طور پر ہو یا جبت اور دلا کل کے طور پر ہو' یہ مکن ہے کہ مسلمان سای طور پر کسی زمانہ میں مزور ہو جائیں ، گرایٹی زہبی خوبوں کی بنا پر عمل میں بیشہ اقوام عالم پر غالب رہیں گے۔ آج اس نازک ترین دور میں جملہ مسلمانوں پر ہرقتم کا انحطاط طاری ہے۔ گربست سی خویوں کی بنا پر آج بھی دنیا کی ساری قویس مسلمانوں کا لوہا مانتی ہیں اور قیامت تک میں حال رہے گا۔ گذشتہ جودہ صدیوں میں مسلمانوں پر قتم قتم کے زوال آئے گر امت نے ان سب کا مقابلہ کیا اور اسلام اپنی متاز خوبیوں کی بنا پر فداہب عالم بر آج بھی غالب ہے۔

نقابت سے قرآن و مدیث کی سمجھ مراد ہے جو اللہ یاک اسنے مخصوص بندوں کو عطاکرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ یاک نے حضرت امام بخاری رحمته الله علیه کوید فقابت عطاکی که ایک بی حدیث سے کتنے کتنے مسائل کا انتخراج فرمایا۔

٣١١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَان قَالَ حَدُّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلاَلٌ عَنْ عَبْدِ الرُّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﴿ قَالَ: ((مَا أَعْطِيْكُمْ وَلاَ أَمْنَعُكُمْ، أَنَا قَاسِمٌ أَصَعُ حَيْثُ أمِرْت).

(۱۳۱۱ه) ہم سے محد بن سان نے بیان کیا کما ہم سی قلع نے بیان کیا كما جم سے ہلال نے بيان كيا أن كے عبد الرحلٰ بن الى عمرونے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم مالی اے فرمایا 'نہ میں ممس کوئی چیز دیتا ہوں' نہ تم سے کی چیز کو روکتا ہوں۔ میں تو صرف تقسيم كرنے والا مول - جمال جمال كامجھے تھم موتا ہے بس وہيں رکھ دیتا ہوں۔

اموال غنیمت یر اشارہ ہے کہ اس کی تقتیم امرالی کے مطابق میرا کام ہے ' دینے والا الله پاک بی ہے ' اس لئے جس کو جو کچھ

ال جائے اسے بخوشی قبول کرنا چاہئے اور جو لے گاوہ عین اس کے حق کے مطابق عی ہو گا۔

٣١١٨ حَدُّنَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدُّنَنِي مَعْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدُّنَنِي حَدُّنَنِي اللهِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ - وَاسْمُهُ لُعُمَانُ - عَن خَوَلَةَ الأَنْصَارِيَّةٍ رَضِيَ الله عَنْهَا قَالَتْ: سَمِفْتُ النَّبِي اللهِ يَقُولُ: ((إِنَّ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِفْتُ النَّبِي اللهِ يَقُولُ: ((إِنَّ فَاللهُمُ النَّارُ يَومَ الْقِيَامَةِ)).

السلام) ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا 'انہوں نے کما کہ ہم سے سعید بن ابی ایوب نے بیان کیا 'انہوں نے کما کہ مجھ سے ابو الاسود نے بیان کیا 'ادران کانام نعمان تھا' نے بیان کیا اور ان کانام نعمان تھا' ان سے خولہ بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنمان بیان کیا کہ نمی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے میں نے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ پچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال کو بے جا اڑاتے ہیں 'انہیں قیامت کے دن آگ طے گی۔

اللہ کے مال سے بوں تو سارے ہی حال مال مراد ہیں جن میں نضول خرچی کرنا گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے۔ گزیمال اموال غنیمت پر بھی مصنف کا اشارہ ہے کہ اسے ناحق طور پر ہی ہے انی طور بر اسے ماصل کرنا دخول نار کا موجب ہے۔ شریعت نے اس کی تقتیم جس طور پر ہی ہے انی طور پر اسے حاصل کرنا ہوگا۔

## ٨- بَابُ قَولِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أُحِلَّتْ لَكُمُ الْفَنَائِم)).

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَعَدَّكُمُ اللهُ مَغَائِمَ كَثِيْرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجُّلَ لَكُمْ هَذِهِ ﴿ الآية [الفتح: ٢٠] وَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ ﷺ

# باب نی کریم ماڑی کا یہ فرمانا کہ تمہارے لئے غنیمت کے مال مال کئے گئے

اور الله تعالیٰ نے فرمایا که "الله تعالیٰ نے تم سے بہت می غیمتوں کا وعدہ کیا ہے جس میں سے یہ (خیبر کی غیمت) پہلے ہی دے دی ہے۔" تو یہ غیمت کا مال (قرآن کی روسے) سب لوگوں کا حق ہے مگر آخضرت ساتی ہے اس کے مستحق ہیں۔

الینی قرآن مجمل ہے اس کی رو ہے تو ہر مال غنیمت میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا حصہ ہوگا۔ گر حدیث شریف ہے اس کی اس کی تشریح ہوگئی کہ ہر لوٹ کا مال ان لوگوں کا حق ہوگا جو لڑے اور لوٹ حاصل کی' اس میں سے پانچواں حصہ حام وقت مسلمانوں کے عمومی مصالح کے لئے نکال لے گا۔ امام بخاریؓ کی اس تقریر سے ان لوگوں کا رو ہوا جو صرف قرآن شریف کو عمل کرنے کے لئی سیجھتے ہیں اور کتے ہیں کہ حدیث شریف کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایسے لوگ قرآن مجید کے دوست نہیں کہ جائے۔ بلکہ ان کو قرآن مجید کا دخمن نمبراول سیجھنا چاہئے جس میں صاف کما گیا ہے ﴿ وَ اَنْوَلْمَا اِلْهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰه

٣١١٩ - حَدُّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدُّثَنَا حَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرِ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِدُ

(۱۱۹۳) ہم سے مسدد نے بیان کیا کما ہم سے خالد نے بیان کیا کما ہم سے حوالہ نے بیان کیا کہا ہم سے حصین نے بیان کیا ان سے عامر نے اور ان سے عروہ بارتی رضی

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ وَالْأَجْرُ وَالْـمَفْنَمُ إِلَى يَومِ الْقِيَامَةِ)).

الله عنه نے کہ نبی کریم ملتی اللہ نے فرمایا محوروں کی پیشانیوں سے قیامت تک خیرو برکت (آخرت مین) اور غنیمت (دنیا مین) بندهی ہوئی ہے۔

[راجع: ۲۸۵۰]

اشارہ یہ ہے کہ جماد میں شریک ہونے والوں کو انشاء الله مال غنیمت لمے گا۔ اس کا مطلب سے کہ غنیمت کا مستق ہر مخص نہیں ہے۔ گویا آیت میں جو اجمال تھااس کی تفصیل و وضاحت سنت نے کر دی ہے۔

(۱۳۱۰) م سے ابو الیمان نے بیان کیا کمام کوشعیب نے خردی کما ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا ان سے اعرج نے اور ان سے ابو مریرہ تواس کے بعد کوئی کسری پیدانہ ہوگا۔ اور جب قیصر مرجائے گاتواس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہو گااور اس ذات کی قتم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے 'تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے رائے میں خرج كروك\_

٣١٢٠ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَان قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرُنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ قَالَ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَهْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرُ بَهْدَهُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللهِ)). [راجع: ٣٠٢٧]

رسول كريم النيام كي يد پي كوئى حرف برحرف ميح ثابت موئى كه ايرانى قديم سلطنت ختم مو كى اور وبال بيشه ك لئ اسلام آ عمیا۔ شام میں بھی میں ہوا۔ ان کے خزانوں کا مسلمانوں کے ہاتھ آنا اور ان خزانوں کافی سبیل اللہ تقتیم ہونا مراو ہے۔

٣١٢١ حَدُّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ جَرِيْرًا عَنْ عَبُدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيصَرَ بَعْدَهُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لُتُنْفِقُنُ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللهِ).[طرفاه في: ٣٦١٩، ٣٦٢٩].

(۱۳۱۲) جم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے جریر سے سنا انہوں نے عبدالملک سے اور ان سے جابر بن سمرہ رضی الله عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ النظام نے فرمایا جب سری مرجائے گاتواس کے بعد کوئی کسریٰ پیدانہ ہو گااور جب قیصر مرجائے گاتو اس کے بعد کوئی قیصر پیدانہ ہو گااور اس ذات کی قتم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزائے اللہ کے رائے میں خرچ کرو

رسول كريم النظام كى يد پیش كوئى حرف به حرف ميح ثابت موئى كه عودج اسلام كے بعد قديم ايرانى سلطنت كا بيشه كے لئے تيسين فاتمه موكيا' اور چودہ سو سال سے ايران اسلام بى كے ذير تكين ہے۔ يكى حال شام كا موا۔ ان كے فزانے جو بزارہا سالوں

حَدُّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدُّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

کیا کماہم کو سیار بن ابی سیار نے خردی کماہم سے برید فقیرنے بیان کیا کما ہم سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ رسول  رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﴿ (أُحِلُتْ لِـيَ الْفَنَائِمِ) .

[راجع: ٣٣٥]

(۱۳۲۳) ہم سے اساعیل بن ابی اولیس نے بیان کیا' انہوں نے کما مجھ سے امام مالک ؓ نے بیان کیا' ان سے ابو الزناد نے' ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا' جو اللہ کے راستے میں جماد کرے' جماد ہی کی نیت سے نکے' اللہ کے کلام (اس کے وعدے) کو بچ جان کر' تو اللہ اس کاضامن ہے۔ یا تو اللہ تعالی اس کو شہید کرکے جنت میں لے اللہ اس کو شہید کرکے جنت میں لے جائے گا' یا اس کو ثواب اور غنیمت کا مال دلا کر اس کے گھر لوٹالائے

حضرت امام بخاری کا اشارہ اس مدیث کے لانے سے بھی ہی ہے کہ مال غنیمت جماد میں شریک ہونے والوں کے لئے ہے الم بخاری کا اشارہ اس مدیث کے لانے سے بھی ہی ہے کہ مال غنیمت جماد میں شریک ہوتے ہیں جو محض اور بید کہ حقیق مجاہد کون ہے۔ اس پر بھی اس مدیث میں کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایسے مجاہدین بھی ہوتے ہیں جو محض حصول دنیا و نام و نمود کے لئے جماد کرتے ہیں۔ جن کے لئے کوئی اجر و تواب نہیں ہے 'بلکہ قیامت کے دن ان کو دوزخ میں و حکیل دیا جائے گا کہ تماد اس مقصد دنیا میں تم کو حاصل ہو جائے گا کہ تماد اس مقصد دنیا میں تم کو حاصل ہو گیا۔ اب آخرت میں دوزخ کے سواتمارے لئے اور کچھ نہیں ہے۔

٣٠٠٤ - حَدْثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدُّثَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ بْنِ مُنَبِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْوَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ فَنْ مُنْهِ عَنْ الله عَنْهُ وَسَلَّمَ: قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَومِهِ: لأَ يَتَبْعْنِي رَجُلٌ مَلِكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَبْنِي بِهَا، وَلاَ أَحَدٌ بَنَى يَتَبْعْنِي رَجُلٌ مَلِكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَبْنِي بِهَا وَلَمَّا بَيْنِ بِهَا، وَلاَ أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرفَعْ سُقُوفَهَا، وَلاَ أَحَدُ الشَّتَوَى غَنْمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلاَدَهَا، غَنْمَا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلاَدَهَا، فَعَنْ أَوْ عَلَى اللهُ مَنْ الْقَرْيَةِ صَلاَةً الْعَصْرِ أَوْ فَعَرَا. فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلاَةً الْعَصْرِ أَوْ فَعَرَا. فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلاَةً الْعَصْرِ أَوْ فَهُوا يَنْتَظِرُ وَلِادَهَا، وَلاَ أَحَدُ الشَّوْلَ إِلَى اللهُ مُنْ الْقَرْيَةِ صَلاَةً الْعَصْرِ أَوْ فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنْكِ قَوْلَ يَنْ الْكُورَةُ مِنْ فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنْكِ

یں ہے۔

ہر الالالا) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا' کما ہم سے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا' ان سے معمر نے' ان سے ہام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہر یہ ہوائی نے بیان کیا کہ رسول کریم ساتھ کے فرمایا' بن اسرائیل کے پیغبروں ہیں سے ایک نبی (بوشع علیہ السلام) نے غزوہ کرنے کا ارادہ کیا تو اپنی قوم سے کما کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص جمر نے ابھی نئی شادی کی ہو اور بیوی کے ساتھ کوئی رات بھی نہ گزاری ہو اور وہ رات گزارنا چاہتا ہو اور وہ شخص جس نے گھر پنایا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ پائے سکا ہو اور وہ شخص جس نے عالمہ بحری یا اور ابھی اس کی چھت نہ پائے سکا ہو اور وہ شخص جس نے حالمہ بحری یا دارایسے لوگوں میں سے کوئی بھی) ہمارے ساتھ جماد میں نہ چلے۔ پھر دائیوں میں سے کوئی بھی) ہمارے ساتھ جماد میں نہ چلے۔ پھر دائیوں نے جماد کیا' اور جب اس آبادی (اریحا) سے قریب ہوئے تو انہوں نے جماد کیا' اور جب اس آبادی (اریحا) سے قریب ہوئے تو

#### خم کے فرض ہونے کا بیان

مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ، اللَّهُمُّ! احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللهُ، فَجَمَعَ الْفَنائِمَ، فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لِتَأْكُلُهَا فَلَمْ فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لِتَأْكُلُهَا فَلَمْ تَطْفَمْهَا، فَقَالَ: إِنَّ فِيْكُم عُلُولاً، فُلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةِ رَجُلْ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلِ بِينِهِ، فَقَالَ: فِيْكُمْ الغُلُولُ، فَلْيُبَايِعْنِي فَيْلُدُهِ، فَلَيْبَايِعْنِي فَيْكُمْ الغُلُولُ، فَلْيُبَايِعْنِي فَيْلُتُكَ، فَلَزَقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ بِيدِهِ، فَقَالَ: فِيْكُم الْغُلُولُ، فَجَاوُوا بِرَأْسِ مِثْلَ فَقَالَ: فِيْكُم الْغُلُولُ، فَجَاوُوا بِرَأْسٍ مِثْلَ وَأُسِ مِثْلَ وَلَيْ فَوَضَعُوهَا، فَجَاءَتِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوضَعُوها، فَجَاءَتِ النَّارِ فَأَكُلْتُهَا. ثُمَّ أَحَلُ اللهُ لَنَا الْفَنَائِمَ، وَرَأْي ضَعُفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلُهَا لَنَا)).

عصر کا وقت ہو گیایا اس کے قریب وقت ہوا۔ انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تو بھی خدا کا تابع فرمان ہے اور میں بھی اس کا تابع فرمان موں۔ اے اللہ! ہمارے لئے اسے ای جگه سر روک دے۔ جنانجہ سورج رک گیا عمال تک که الله تعالی نے انسیں فتح عنایت فرمائی۔ پھرانہوں نے اموال غنیمت کو جمع کیااور آگ اسے جلانے کے لئے آئی لیکن جلانہ سکی' اس نبی نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں چوری کی ہے۔ اس لئے ہر قبیلہ کا ایک آدمی آکر میرے ہاتھ پر بیت کرے (جب بیت کرنے لگے تو) ایک قبیلہ کے شخص کا ہاتھ اُن کے ہاتھ کے ساتھ چٹ گیا۔ انہوں نے فرمایا 'کہ چوری تمهارے ہی قبیلے والول نے کی ہے۔ اب تمهارے قبیلے کے سب لوگ آئیں اور بیعت کریں۔ چنانچہ اس قبیلے کے دویا تین آدمیوں کا ہاتھ اس طرح ان کے ہاتھ سے چمك كيا' تو آپ نے فرمايا كہ چورى مہيں لوگوں نے كى ہے۔ (آخر چورى مان لى منى) اور وہ لوگ كائے کے سرکی طرح سونے کا ایک سرلائے (جو غنیمت میں سے چرالیا گیا تھا) اور اسے مال غنیمت میں رکھ دیا' تب آگ آئی اور اسے جلا گئی۔ پھر غنیمت اللہ تعالی نے ہارے لئے جائز قرار دے دی ماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھا۔ اسلئے ہمارے واسطے حلال قرار دے

حدیث میں اسرائیلی نبی یوشع طائل کا ذکر ہے جو جماد کو نکلے تھے کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ انہوں نے دعاکی' اللہ نے ان کی اللہ نے ان کی سیست میں اسرائیلی نبی یوشع طائل کا ذکر ہے جو جماد کو نکلے تھے کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ انہوں نے دعا کی اللہ کے طال نہ تھا بلکہ آسان سے آگ آتی اور اسے جلا دبتی جو عنداللہ تبولیت کی دلیل ہوتی تھی۔ اموال غنیمت میں خیانت کرنا پہلے بھی گناہ عظیم تھا اور اب بھی کبی تھم ہے۔ گر امت مسلمہ کے لئے اللہ نے اموال غنیمت کو حلال کر دیا ہے۔ وہ شریعت کے تھم کے مطابق تقسیم ہوں گے۔ کم طاقتی اور عاجزی سے بھراد ہے کہ مسلمان مفلس اور نادار تھے اور خداکی بارگاہ میں عاجزی اور فروتی سے حاضر ہوتے تھے یہوردگار کو ان کی عاجزی بہند آئی اور بیہ سرفرازی ہوئی کہ غنیمت کے مال ان کے لئے طال کر دیئے گئے۔

بہم ان بے وقوف پادر ایوں سے بوچھتے ہیں جو غنیمت کا مال لینا ہوا عیب جانتے ہیں کہ تہمارے ندہب والے نصاریٰ تو دو سروں کے ملک اور فرزانے ہضم کر جاتے ہیں۔ ڈکار تک نہیں لیتے۔ جس ملک کو فٹے کرتے ہیں وہاں سب معزز کاموں پر اپنی قوم والوں کو مامور کرتے ہیں' اہل ملک کا ذرا لحاظ نہیں رکھتے پھریہ لوٹ نہیں تو کیا ہے۔ لوٹ سے بھی بدتر ہے۔ لوٹ تو گھڑی بھر ہوتی ہے۔ اور طلمی انتقام تو صدبا برس تک ہوتا رہتا ہے۔ معاذ اللہ! انجیل شریف کی وہی مثال ہے کہ اپنی آ تکھ کا تو شہتیر نہیں وکیھتے اور دو سرے کی

آکه کا تکا دیکھتے ہیں۔ (وحیدی)

٩- بَابُ الْغَنِيْمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الوَقْعَةَ ٣١٢٥ حَدُّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرُّحْمَٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَم عَنْ أَيْهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((لُوْ لاً آخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إلاَّ قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ اللَّهِ خُيبُرُ)). [راجع: ٢٣٣٤]

باب مال غنيمت ان لوگول كو ملے گاجو جنگ ميں حاضر ہوں (١١٢٥) م عمدة بن فضل نے بيان كيا كمام كوعبدالرحمٰن بن مدی نے خردی' انہیں امام مالک نے' انہیں زید بن اسلم نے' انسیں ان کے والدنے کہ عمررضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کاخیال نہ ہو تا تو جو شریعی فتح ہو تامیں اسے فاتحوں یں ای طرح تقیم کردیا کر؟ جس طرح نی کریم الکاے نیبری تقتیم کی تھی۔

اکثر ائمہ کافتویٰ ہے کہ مفتوحہ ملک کے لئے امام کو افتیار ہے خواہ تقتیم کردے خواہ خراجی ملک کے طور پر رہنے دے۔ لیکن بد خراج اسلامی قاعدے کے موافق مسلمانوں بی پر خرچ کیا جائے ایشی محاجوں کی جرگیری ، جماد کے سلمان اور اسباب کی تیاری میں غرض ملک کا محاصل باوشاہ کی ملک نہیں ہے۔ بلکہ عام مسلمانوں اور غازیوں کا مال ہے۔ بادشاہ بھی بطور ایک سابق کے اس میں سے اپنا خرچ لے سکتا ہے۔ یہ شرع نظام ہے مگر صد افسوس کہ آج یہ پیشتر اسلامی ممالک سے مفتود ہے۔ فلیبک علی الاسلام ان کان باکیا باب اگر کوئی غنیمت حاصل کرنے کے لئے اڑے (مگرنیت ه ١ - بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَم هَلْ

يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ؟

رقى دىن كى بھى مو) توكيا تواب كم مو گا؟ حضرت امام بخاری کا مطلب اس باب کے لانے سے بی ہے کہ جمادیس اگر اللہ کا حکم بلند کرنے کی نیت ہو اور ضمناً بی غرض بھی ہو کہ مال غنیمت بھی ملے تو اس سے ثواب میں کچھ فرق نہیں آتا ، جیسے جنگ بدر میں محابہ قافلہ لوٹنے کی غرض سے نکلے تھے۔ البتہ اگر صرف لوث مار بى غرض مو دين كى ترقى مقصود نه مو تو ثواب كم كيا بلكه كچه بهى ثواب نسيس طع كاد

٣١٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُفْبَةً عَنْ عَمْرِو قَالَ: سَمِفْتُ أَبَا وَائِلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَعْرَامِيُّ لِلنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّجُلُ يُفَاتِلُ لِلْمَفْنَمِ، وَالرُّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذَّكِّرَ، وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ، مَنْ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ فَقَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْمُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ)).

[راجع: ١٢٣]

(١١١١٠) م سے محد بن بشار نے بيان كيا كما م سے غندر نے بيان كيا كماجم سے شعبہ نے ان سے عمروبن موہ نے بيان كيا انہول نے ابو واكل سے سنا انهول فے بيان كياكہ جم سے ابوموى اشعرى والله ف بیان کیا کہ ایک اعرابی (لاحق بن ضمیرہ بابلی) نے نبی کریم ملتی ایم پوچھاایک فخص ہے جو غنیمت حاصل کرنے کے لئے جماد میں شریک ہوا' ایک مخص ہے جو اس لئے شرکت کرتا ہے کہ اس کی بمادری کے چہتے زبانوں پر آجائیں'ایک فخص اس لئے لڑتاہے کہ اس کی وهاک بیٹھ جائے' تو ان سے اللہ کے رائے میں کون سا مو گا؟ آخضرت لله الله في فرمايا كد جو مخص جنگ مين شركت اس ك كرے تاكم الله كاكلمه (دين) عى بلند رہے۔ فقط وعى الله كے رائے

#### م ہے۔

اسلامی جماد کا مقصد وحید صرف شریعت النی کی روشن میں ساری دنیا میں امن و امان قائم کرنا ہے ' زمین یا دولت کا عاصل کرنا اسلامی جماد کا منظار ہرگز نہیں ہے۔ اس لئے تاریخ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ جن طکوں نے اسلام کے مقاصد سے اشتراک کیا ' ان مکول کے سریرا ہوں کو ان کی جگہ پر قائم رکھا گیا۔ حدیث بذا میں مجلدین اسلام کے لئے بدایت ہے کہ وہ اموال غنیمت کے حصول کے ادادے سے ہرگز جماد نہ کریں بلکہ ان کی نیت خالص اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی ہوئی ضروری ہے۔ یوں بصورت فتح مال غنیمت ہمی ان کو طے گاجو ایک ضمنی چز ہے۔

١١ - بَابُ قِسْمَةِ الإِمامِ مَا يقدَمُ
 عَلَيهِ، وَيَخْبَأُ لِـمَنْ لَـمْ يَحْضُرْهُ أَوْ
 غَابَ عَنْهُ

٣١٢٧ - حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْن أَبِي مُلَيْكَةَ أَنْ النُّبيُّ اللَّهِ أَهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيْبَاجِ مُزَرَّرَةٌ بِاللَّهَبِ، فَقَسَّمَهَا فِي أَنَاسِ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْن نَوفَل، فَجَاءَ وَمَعَهُ ابُّنهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةً، فَقَامَ عَلَىٰ الْبَابِ، فَقَالَ: ادْعُهُ لِيْ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ فَأَخَذَ قَاء فَتَلَقَّاهُ بِهِ وَاسْتَقْبَلَهُ بِإِزْرَارِهِ فَقَالَ: ((يَا أَبَا الْمِسُور خَبَأْتُ هَذَا لَكَ، يَا أَبَا الْمِسُور خَبَّأْتُ هَٰذَا لَكَ)) وَكَانَ فِي خُلْقِهِ شِدُّةً. وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةً عَنْ أَيُوبَ وَقَالَ حَاتَــُمُ بْنُ وَرْدَانْ حَدَّثْنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ ((قَلْمِمَتْ عَلَى النَّبْسِيُّ اللَّهُ أَقْبِيةً)). تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَة. [راجع: ٢٥٩٩]

### باب خلیفۃ المسلمین کے پاس غیرلوگ جو تحا نف بھیجیں ان کابانٹ دینااور ان بیس سے جو لوگ موجود نہ ہوں ان کا حصہ چھیا کر محفوظ رکھنا

(کاس) ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کما ہم سے حماد ین زیدنے بیان کیا'ان سے ابوب سختیانی نے اور ان سے عبداللہ بن ابی طیکہ نے کہ نی کریم مٹائیم کی خدمت میں دیبا کی کچھ قبائیں تحف کے طور پر آئی تھیں۔ جن میں سونے کی گھنڈیاں کلی ہوئی تھیں' انتیں آنخضرت میں اللہ اسے چند امحاب میں تقسیم فرما دیا اور ایک قبا مخرمد بن نو فل بوالله ك لئ ركه لى . كم مخرمه بى الله آئ اور ان کے ساتھ ان کے صابرادے مور بن مخرمہ بھی تھے۔ آپ وروازے پر کھڑے ہو گئے اور کماکہ میرانام لے کرنی کریم مان کا کوبلا لا۔ آنخضرت سٹھ کے ان کی آواز سی تو قباء لے کر ہاہر تشریف لائے اور اس کی گھنٹریاں ان کے سامنے کرویں۔ پھر فرمایا ابو مسور! یہ قباء میں نے تمهارے لئے چھیا کر رکھ لی تھی ابو مسور! یہ قباء میں نے تمارے لئے چھاکررکھلی تھی۔ مخرمہ ذرا تیز طبیعت کے آدی تھے ابن علیہ نے الوب کے واسطے سے یہ حدیث (مرسلا بی) روایت کی ہے۔ اور حاتم بن وروان نے بیان کیا کہ ہم سے ابوب نے بیان کیا ان سے ابن ابی طیکہ نے ان سے مور واللہ نے کہ فی کریم مالی اے يمال كم قبائيس آئيس تحيل اس روايت كى متابعت ليث في ابن الي ملیکہ سے کی ہے۔

گرم ہو جاتے جیسے اکثر تنک مزاج لوگ ہوتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام یا بادشاہ اسلام کو کافر لوگ جو تخفے تحائف بھیجیں ان کالینا امام کو درست ہے۔ اور اس کو افتیار ہے کہ جو چاہے خود رکھے جو چاہے جس کو دے' اغیار کے تحائف قبول کرنا بھی اس سے ثابت ہوا۔

# ١٢ - بَابُ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِي ﴿ قُرَيْضَةَ وَالنَّضِيْرَ،

وَمَا أَعْطَى مِنْ ذَلِكَ مِنْ نَوَائِبهِ
٣١ ٢٨ – حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ
قَالَ حَدُّثَنَا مُفْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ يَقُولُ:
((كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ اللهِ عَنْهُ يَقُولُ:
حَتَّى افَتَتَحَ قُريَظَةً وَالنَّضِيْرَ، فَكَانَ بَعْدَ
ذَلِكَ يَرُدُ عَلَيْهِمْ)). [راجع: ٢٦٣٠]

## باب نبی کریم ملی ایم سے بنو قریطه اور بنو نضیر کی جا کداد کس طرح تقسیم کی تھی؟

اورائی ضرورتول میں ان کو کیسے خرچ کیا؟

(۱۳۱۲۸) ہم سے عبداللہ بن الی الاسود نے بیان کیا کما ہم سے معتر نے بیان کیا کہ ہم سے معتر نے بیان کیا ان سے ان کے باپ سلیمان نے انہوں نے انس بن مالک ہے سنا انہوں نے بیان کیا کہ صحابہ (انصار) کچھ کھجور کے درخت نی کریم مائی ہا کی خدمت میں بطور تحفہ دے دیا کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالی نے بنو قریظہ اور بنو نضیر کے قبائل پر فتح دی تو کشورت مائی ہا س کے بعد اس طرح کے ہدایا واپس فرا دیا کرتے آ

جب مہاجرین اول اول مدینہ میں آئے تو اکثر نادار اور مختاج تھے ' انسار نے اپنے باغات میں ان کو شریک کر لیا تھا '
المستریک انتخصرت ملڑا کو بھی کئی درخت گزرائے گئے تھے۔ جب بن قریظ اور بن نضیر کے باغات بن لڑے بھڑے آخضرت الآیا کے قبضے میں آئے تو وہ آپ کا مال تھ ' گر آپ نے ان سے کئی باغ مہاجرین میں تقسیم کر دیئے اور ان کو یہ تھم دیا کہ اب انسار کے باغ اور درخت جو انہوں نے تم کو دیئے تھ 'وہ ان کو واپس کر دو 'اور کئی باغ آپ نے خاص اپنے لئے رکھے۔ اس میں سے جماد کا مطان کیا جاتا اور دو سری ضروریات مثل آپ کی بیویوں کا خرچہ وغیرہ پورے کئے جاتے 'حضرت امام بخاری نے یہ حدیث ذکر کرکے ای بورے خرچ کی طرف اشارہ کیا ہے جس سے باب کا مطلب بخولی نکاتا ہے۔ (وحیدی)

١٣ - بَابُ بَرَكَةِ الْفَازِي في مَالِهِ
 حَيًّا وَمَيْتًا،مَعَ النَّبِيِّ اللهِ وَوُلاَةِ الأَمرِ

باب الله پاک نے مجاہدین کرام کوجو آنخضرت ملی الله یا دو سرے بادشاہان اسلام کے ساتھ ہو کر اڑے کیسی برکت دی تھی'اس کابیان

(۱۲۹۳) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا' کما کہ میں نے ابو اسامہ سے بوچھا'کیا آپ لوگوں سے بشام بن عردہ نے یہ حدیث اپنو والد سے بیان کی ہے کہ ان سے عبداللہ بن زبیر شنے کما کہ جمل کی جنگ کے موقع پر جب زبیر واللہ کھڑے ہوئے تو مجھے بلایا میں ان کے بہلومیں جاکر کھڑا ہوگیا' انہوں نے کما بیٹے! آج کی لڑائی میں ظالم مارا

٣١٢٩ حَدَّثِنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قُلْتُ لأَبِي أُسَامَةَ : أَحَدَّثُكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزَّبَيْرِ؟ قَالَ: ((لَـمَّا وَقَفَ الزَّبَيْرُ يَومَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إِنَّهُ جائے گایا مظلوم اور میں سمجھتا ہوں کہ آج میں مظلوم قتل کیاجاؤں گا اور مجھ سب سے زیادہ فکر اینے قرضوں کی ہے۔ کیا تہیں بھی کچھ اندازہ ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد ہمارا کچھ مال کے سکے گا؟ پھر انہوں نے کما بیٹے ! ہمارا مال فروخت کرکے اس سے قرض ادا کر دینا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک تمائی کی میرے لئے اور اس تمائی کے تیرے حصہ کی وصیت میرے بچوں کے لئے کی 'لیعنی عبداللہ بن زمیر ْ كى بچوں كے لئے۔ انہوں نے فرمایا تھاكہ اس تمائى كے تين مھے كر لینا اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد جمارے اموال میں سے کچھ نیج جائے تو اس کا ایک تمائی تممارے بچوں کے لئے ہو گا۔ ہشام رادی نے بیان کیا کہ عبداللہ کے بعض اڑے زبیر کے اڑکوں کے ہم عمر تھے۔ جیسے خبیب اور عباد۔ اور زبیر رہالتھ کے اس وقت نولڑ کے اور نو الوكيال تھيں۔ عبدالله بن زبير في بيان كياكه پھر زبير وفائد مجھ اين قرض کے سلط میں وصیت کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ بیٹا! اگر قرض ادا کرنے سے عاجز ہو جائے تو میرے مالک و مولاسے اس میں مدد چاہنا۔ عبدالله في بيان كياكه فتم الله كى! ميں ان كى بات نه سجم سكا ميس فے يوچھاك با آپ كے مولاكون بين ؟ انہوں في فرماياك الله پاك! عبدالله بنات في بيان كيا عمر الله كي! قرض ادا كرن مين جو بھی دشواری سامنے آئی تو میں نے ای طرح دعا کی مکہ اے زبیر کے مولا! ان کی طرف سے ان کا قرض ادا کرا دے اور ادا لیگی کی صورت پيدا هو جاتي تقي - چنانچه جب زبير راتاته (اسي موقع پر)شهيد هو گئے توانہوں نے ترکہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے بلکہ ان کاتر کہ کچھ تو آراضی کی صورت میں تھااور اس میں غلبہ کی زمین بھی شامل تقى ـ گياره مكانات مدينه ميس ته و و مكان بصره ميس ته ايك مكان کوفہ میں تھا اور ایک مصرمیں تھا۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ ان برجو اتنا سارا قرض ہو گیا تھااس کی صورت میہ ہوئی تھی کہ جب ان کے پاس کوئی شخص اینا مال لے کرامانت رکھنے آتا تو آپ اس ہے کہتے کہ نہیں البتہ اس صورت میں رکھ سکتا ہوں کہ بیر میرے ذھے بطور

لاَ يُقْتَلُ الْيُومَ إِلاَّ ظَالِتُم أَوْ مَظْلُومٌ، وَإِنِّي لاَ أَرَانِي إلاُّ سَأَقْتَلُ الْيَومَ مَظْلُومًا، وَإِنَّا مِن أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي، أَفَتُرَى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَالِناً شَيْئًا؟ فَقَالَ : يَا بُنِّي، بِعْ مَا لَنَا، فَاقْضِ دَيْنِي. وَأَوْصَى بِالنُّلُثِ، وَثُلُثُهُ لِبَنِيْهِ - يَعْنِي بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ : ثُلُثُ النُّلُثِ - فَإِنْ فَضَلَّ مِنْ مَالِنَا فَضْلَّ بَعْدَ قَضَاءِ الدُّيْنِ شَيْءٌ فَتُلُثُهُ لِوَلَدِكَ. قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ بَعْضُ وَلَدٍ عَبْدِ اللهِ قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ - خُبَيْبٌ وَعَبَادٌ - وَلَهُ يَومَئذِ تِسْفَةُ بَنِيْنَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ فَجَعَلَ يُوصِيْنِيْ بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ: يَا بُنَّ إِنْ عَجَزْتَ شَيْء مِنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلاَيَ. قَالَ: فَوَ اللهِ مَا دَرَيْت مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ: يَا أَبَتِ مَنْ مَولاَكَ؟ قَالَ: اللهُ. قَالَ: فَو اللهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلاَّ قُلْتُ: يَا مَولَى الزُّبَيْرِ اقْض عَنْهُ دَيْنَهُ، فَيَقْضِيْهِ. فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَمْ يَدَعُ دِيْنَارًا وَلاَ دِرْهَمًا، إلاَّ أَرْضِيْنَ مِنْهَا الْفَابَةُ، وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ، وَدَارًا بمِصْر. قَالَ: وَإِنَّمَا كَانْ دَيْنَهُ الَّذِي عَلَيْهِ إِنَّ الرُّجُلَ كَانَ يَأْتِيْهِ بِالْمَالِ فَيَسْتُودِعُهُ إِيَّاهُ، فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ: لاَ، وَلَكِنَّهُ سَلَفَّ، فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ. وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلاَ جِيَابَةَ خَرَاجٍ وَلاَ شَيْنًا إلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي غَزُورَةٍ مَعَ النَّبِيِّ ﴿ أَوْ مَعَ أَبِي

قرض رہے۔ کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہو جانے کا بھی خوف ہے۔ حفرت زبیر کی علاقے کے امیر بھی نہیں بے تھے۔ نہ وہ خراج وصول کرنے پر مجمی مقرر ہوئے اور نہ کوئی دو سرا عمدہ انہوں نے قبول کیا البتہ انہوں نے رسول الله النظام کے ساتھ اور ابو بروعمراور عثان وكي في على ساتھ جمادول ميں شركت كى تھى۔ عبدالله بن زبير كما کہ جب میں نے اس رقم کا حساب کیاجو ان پر قرض تھی تو اس کی تعداد باكيس لا كه تقى ـ بيان كياكه كرحكيم بن حزام عبدالله بن زبير ے طے تو دریافت فرمایا ' بیٹے! میرے (دینی) بھائی پر کتنا قرض رہ گیا ہے؟عبدالله في چھپانا چاہا اور كمدوياكم ايك لاكه 'اس ير عليم في كما فتم الله كى إيس تونيس سجهتاك تمهارك بإس موجود سرمايه س يد قرض ادا موسكے گا۔ عبداللہ في اب كما كم اگر قرض كى تعداد باکیس لاکھ ہوئی پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ انہوں نے فرمایا پھر توبیہ قرض تماری برداشت سے بھی باہر ہے۔ خیراگر کوئی دشواری پیش آئے تو مجھ سے کمنا عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت زبیر نے علبہ کی جاكداد ايك لاكه ستر بزاريس خريدي تقى اليكن عبدالله في وه سوله لاکھ میں بچی۔ پھرانموں نے اعلان کیا کہ حضرت زبیر پر جس کا قرض ہو وہ علبہ میں آ کر ہم سے ال لے وانچہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب آئ ان كازير پر چارلاكه روبيه چائ تھا۔ انہوں نے توسى پیش کش کی کہ اگر تم چاہو تو میں یہ قرض چھوڑ سکتا ہوں الیکن عبدالله "في كماكه نيس بحرانهول في كماكه الرتم جابو تويس سارك قرض کی ادائیگی کے بعد لے لوں گا۔ عبداللہ انے اس پر بھی ہی کماکہ اجرى بھى كوئى ضرورت نيس- آخرانهول نے كماكہ پراس زين میں میرے جھے کا قطعہ مقرر کر دو۔ عبداللہ نے کما کہ آپ اپنے قرض میں یماں سے يمال تك لے ليج (راوى نے) بيان كياكه زيير کی جا کداد اور مکانات وغیرہ چ کران کا قرض اوا کردیا گیا۔ اور سارے قرض کی ادائیگی ہوگئے۔ غلبہ کی جائدادیس ساڑھے چارھے ابھی بک نسي سك تعداس لئ عبدالله معاوية كي يمال (شام) تشريف ك

بَكْرِ وَعُمُرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدِّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَي أَلْفٍ وَمِانَتَي أَلْفٍ قَالَ: فَلَقِيَ حَكِيْمُ بْنِ حِزَامٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي: كُمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّينِ؟ فَكَتَمَهُ فَقَالَ مِاثَةُ أَلْفٍ. فَقَالَ حَكِيْمٌ: وَاللهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهَذِهِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدٌ اللَّهِ: أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَى أَلْفٍ وَمِانَتَي أَلْفٍ؟ قَالَ: مَا أَرَاكُمْ تُطِيْقُونَ هَذَا، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْء مِنْهُ فَاسْتَعِيْنُوا بي. قَالَ: وَكَانَ الزُّبَيرُ الشُّتَرَى الْفَابَةَ بُسَبُعِيْنَ وَمَانَةِ أَلْفٍ. فَبَاعَهَا عَبْدُ اللهِ بَأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتَّمِانَةِ أَلْفٍ : ثُمُّ قَامَ فَقَالَ : مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوافِنَا بِالْغَابَةِ. فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَر – وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ - فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ: إِنْ شِنْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ. قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ. قَالَ : فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيْمَا تُؤَخُّرُونَ إِنْ أَخُرْتُمْ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لاَ. قَالَ: قَالَ: فَاقْطَعُوا لِي قَطْعَةً. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَكَ مِنْ هَا هُنَا إِلَى هَا هُنَا. قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأُوْفَاهُ. وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُم وَنِصْفُ، فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةً - وَعِندَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ زَمْعَةَ – فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: كُمْ قُوْمَتِ الْغَابَةُ : قَالَ : كُلُّ سَهْمٍ مِانَةُ أَلْفٍ. قَالَ: كُمْ بَقِيَ؟ قَالَ: أَرْبَعَةُ أَسْهُم وَنِصْفٌ. قَالَ

الْنَمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةٍ أَلْفِ. قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهُمًا بِمِانَةِ أَلْفِ. وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهُمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ. فَقَالَ مُفَاوِيَةُ كُمْ بَقِيَ؟ فَقَالَ: سَهُمّ وَنِصْفٌ. قَالَ : أَخَذْتُهُ بِخَمْسِيْنَ وَمِائَةِ أَلْفٍ. قَالَ: وَبَاعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفُر نَصَيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةً بِسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ. فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاء دَيْنِهِ فَقَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ : اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيْرَاثَنَا. قَالَ: لاَ وَاللهِ لاَ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى أَنَادِيَ بِالْـموسمِ أَرْبَعَ سِنِيْن: أَلاَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ: قَالَ : فَجَعَلَ كُلُّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمُومِيمِ. فَلَمَّا مَضَى أَرَبْعُ مِنِيْنَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ. قَالَ: فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَرَفْعَ النُّلُثَ فَأَصَابَ كُلُّ أَمْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِانَتَا

أَلْف)). فَجَمِيْعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفِ

وَ مَائِتًا أَلْف.

محيّے' وہاں عمرو بن عثان' منذر بن زبیراور ابن زمعہ بھی موجود تھے۔ معاویہ "ن ان سے دریافت کیا کہ غابہ کی جائداد کی قیمت کتنی طے موئی' انہوں نے بتایا کہ ہر ھے کی قیت ایک لاکھ طے پائی تھی۔ معاویہ فنے دریافت کیا کہ اب باقی کتنے جصے رہ گئے ہیں ؟ انہوں نے بتایا که ساڑھے چار ھے' اس پر منذر بن زبیرنے کما کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں لے لیتا ہوں عمرو بن عثان نے کہا کہ ایک حصد ایک لاکھ میں میں لے لیتا ہوں' ابن زمعہ نے کما کہ ایک حصہ ایک لا کھ میں میں لے لیتا ہوں' اس کے بعد معاویہ بڑاٹھ نے یوچھا کہ اب كتف صع باقى بي جي ؟ انهول نے كماك ويره حصد! معاوية نے كما کہ پھراسے میں ڈیڑھ لاکھ میں لے لیتا ہوں' بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ بعد میں معاویہ کو چھ لاکھ میں چ دیا۔ پھر جب عبدالله بن زبيرٌ قرض كي ادائيگي كرچكے تو زبير بناٹي كي اولاد نے كما كه اب ہماری میراث تقتیم کر دیجئے کیکن عبداللہ بناٹھ نے فرمایا کہ ابھی تمہاری میراث اس وقت تک تقسیم نہیں کر سکتا' جب تک چار سال تک ایام حج میں اعلان نه کرالوں که جس شخص کابھی زبیر بخاتر بر قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے اور اپنا قرض لے جائے 'راوی نے بیان کیا کہ عبداللہ واللہ فاللہ نے اب مرسال ایام فج میں اس کا اعلان کرانا شروع کیا اور جب چار سال گزر گئے ' قو عبداللہ اف کی میراث تقسيم كى اوي ني بيان كياكه زبير كي چار بيويال تھيں اور عبدالله تھا' پھر بھی ہر بیوی کے تھے میں بارہ بارہ لاکھ کی رقم آئی' اور کل جائداد حضرت زبير كي پانچ كرو ژدولا كه موئي -

یہ حضرت زبیر بن عوام بڑا تھ ہیں' کنیت ابو عبداللہ قریش ہے۔ ان کی والدہ حضرت صفیہ عبدالطلب کی بٹی اور آنخضرت التی التی کی مجوبی ہیں۔ یہ اور ان کی والدہ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ جبکہ ان کی عمر سولہ سال کی تھی۔ یہ تمام غزوات میں آنخضرت مائی تیا کے ساتھ رہے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جنگ جمل میں شہید ہوئ یہ جنگ حضرت عائشہ اور حضرت عائشہ اور حضرت عائشہ اور خشت اس کا نام جنگ جمل علی کے درمیان ماہ جمادی الاول ۳۱ھ میں باب البصرہ میں ہوئی تھی۔ حضرت عائشہ اونٹ پر سوار تھیں اس لئے اس کا نام جنگ جمل رکھا گیا۔ لڑائی کی وجہ حضرت عائن بڑا تھی کا خون ناحق تھا۔ حضرت عائشہ قاتلین عثان سے تصاص کی طلبگار تھیں۔ یہ جنگ ای بنا پر

اوكي-

اس مدیث کے ذیل مولانا وحید الزمال مرحوم فرماتے ہیں۔

جنگ جمل ٢٣٩ه ميں ہوئى ، جو مسلمانوں كى خانہ جنگى كى بدترين مثال ہے ، فريقين ميں ايك طرف مربراہ حضرت على تھے اور دو سرى طرف حضرت عائشہ تھيں۔ حضرت عائشہ تھيں۔ حضرت عائشہ تھيں۔ حضرت عائشہ تھيں۔ حضرت عائشہ تھيں على اللہ تھاكہ حضرت عائشہ تھيں على اللہ تھيں على اللہ تھيں ہوگئے تھے ، حضرت عائشہ اور ان كے ساتھى يہ چاہجے تھے كہ وہ قاتلين عثمان فوراً ان كے حوالہ كر ديے جائيں تاكہ ان سے تھام ليا جائے۔ حضرت على يہ فرات تھے كہ جب تك اچھى طرح دريافت اور تحقيق نہ ہو ميں كس طرح كى كو تممارے حوالہ كر سكتا ہوں كہ تم ان كا خون ناحق كرد يى جھڑا تھا جو سجھانے سے طے نہ ہوا۔ دونوں طرف والوں كو جوش تھا۔ آخر نوبت بكتا ہوں كہ تہ باق خلافت كى كوئى تحرار نہ تھى۔ حضرت عائشہ كى ساتھ جو صحابہ تھے وہ سب حضرت على كى خلافت تسليم كر چكے تھے۔ جب لاائى شروع ہوئى تو حضرت على نے حضرت ناتہ كو بلاكر آخضرت ماتھ ہو صحابہ تھے وہ سب حضرت على كى خلافت تسليم كر چكے تھے۔ جب لاائى شروع ہوئى تو حضرت على نے خضرت نير كو بلاكر آخضرت ماتھ ہى صديف ياد دلائى كہ ذيبرايك دن ايسا ہو گا ، تم على على سے لاد كے اور تم ظالم ہو تے۔ حضرت على نے حضرت نير ہو مدی سنے ہى ميدان جنگ سے لوث گے۔ راستے ميں يہ ايك مقام پر سو گے۔ عمرو بن جرموز مردود نے وادى السباع ميں سوتے ہوئے ان كو قتل كر ديا اور ان كا سر حضرت على بناتھ كے پاس ليا۔ حضرت على بناتھ نے فرايا

1 - بَابُ إِذَا بَعَثَ الإِمَامُ رَسُولاً فِي حَاجَةِ، أَو أَمَرَهُ بِالْمَقَامِ، هَلْ يُسْهَمُ لَهُ؟

9 - عَاجَةِ، أَو أَمَرَهُ بِالْمَقَامِ، هَلْ يُسْهَمُ لَهُ؟

9 - حَدُّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدُّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدُّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدُّثَنَا عُشْمَانُ بَنُ مَوهَبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((إِنَّمَا تَعْبَدُ أَنْ مَنْ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بَنْتُ رَسُولِ اللهِ فَيْ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً، بَنْتُ رَسُولِ اللهِ فَيْ ((إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ فَعَنْ شَهْدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ)).

[أطراف في: ٣٦٩٨، ٢٧٠٤، ٢٢٠٤، ٤٠١٣ ١٩٥٤، ١٩٥٤، ٢٦٥٤، ١٢٥٤، ١٤٥٤، ١٤٥٤،

باب اگر امام کسی شخص کو سفارت پر جھیجے یا کسی خاص جگہ تھرنے کا تھم دے تو کیااس کا بھی حصہ (غنیمت میں) ہو گا؟

(۱۳۱۳) ہم سے مویٰ بن اسلیل نے بیان کیا کما ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا کہا ہم سے موٹن بن اسلیل نے بیان کیا کا در ان سے ابن کر بھی اور عرفی اور ان سے ابن عرفی ہونے کہ حضرت عثمان بڑا تھ بدر کی لؤائی میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ ان کے نکاح میں رسول کریم ما تھیا کی ایک صاحبزادی تھیں اور وہ بیار تھیں۔ ان سے نبی کریم ما تھیا نے فرایا کہ تہیں بھی اتا بی ثواب ملے گا جتنا بدر میں شریک ہونے والے کسی شخص کو اور اتا بی صد بھی ملے گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ ؓ نے اس حدیث کے موافق علم دیا ہے کہ جو مخص امام کے تھم سے باہر گیا ہو' یا ٹھر گیا ہو اس کا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا جائے اور امام شافع ؓ اور امام مالک ؓ اور امام احمہ ؓ اس کے خلاف کتے ہیں اور اس حدیث کو حضرت عثمان ؓ کے حق میں خاص قرار دیتے ہیں۔

٩ ٧ – بَابُ وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ

باب اس بات کی دلیل کریانچوال حصر مسلمانول کی



## مًا ضرورتول کے لئے ہے

وہ واقعہ ہے کہ ہوازن کی قوم نے

اپ دودھ ناطے کی وجہ سے جو آنخضرت النظیام کے ساتھ تھا' آپ
سے درخواست کی' ان کے مال قیدی واپس ہوں تو آپ نے لوگوں
سے معاف کرایا کہ اپنا حق چھوڑ دواور سے بھی دلیل ہے کہ آپ لوگوں
کو اس مال میں سے دینے کا وعدہ کرتے جو بلاجنگ ہاتھ آیا تھا اور خمس
میں سے انعام دینے کا اور سے بھی دلیل ہے کہ آپ نے خمس میں سے
انصار کو دیا اور جارا کو خیبر کی تھجور دی۔

(۱۳۲۲ اساس) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کما کہ مجھ کولیث نے بیان کیا' کما کہ مجھ سے عقیل نے بیان کیا' ان سے ابن شاب نے بیان کیا کہ عروہ کتے تھے کہ مروان بن عظم اور مسور بن مخرمہ جہ نے انسیں خروی کہ جب ہوازن کاوفد رسول کریم ملتھا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اینے مالوں اور قیدیوں کی واپسی کا سوال کیا' تو آخضرت ملی اے فرمایا کہ سی بات مجھے سب سے زیادہ ببند ہے۔ ان دونول چیزول میں سے تم ایک ہی واپس لے سکتے ہو۔ اپ قیدی واپس کے لو یا پھر مال کے لو' اور میں نے تمہارا انتظار بھی کیا۔ آنخضرت طی یا نقریاً وس ون تک طائف سے والیس پر ان کا انظار کیا اور جب یہ بات ان پر واضح ہو گئی کہ آنحضرت ملتا ہا ان کی صرف ایک ہی چیز (قیدی یا مال) واپس کر سکتے ہیں تو انہوں نے کما کہ ہم اپ قیدی ہی واپس لینا چاہے ہیں۔ اب آخضرت ملی این مسلمانوں کو خطاب فرمایا 'آپ نے اللہ کی اس کی شان کے مطابق حمد و تاكرنے كے بعد فرمايا اما بعد! تهمارے يه جمائى اب مارے پاس توب كركے آئے ہيں اور ميں مناسب سجمتا ہوں كہ ان كے قيدى انسيں واپس کردیئے جائیں۔ ای لئے جو مخص اپی خوش سے منہمت کے این حصے کے (قیری) واپس کرنا چاہے وہ کردے اور جو فخص چاہتا ہو کہ اس کاحصہ باقی رہے اور ہمیں جب اس کے بعد سب سے پہلی

## الْحَمْسَ لِنوَائِبِ النَّمُسَّلِمِيْنَ مَا مَنَّالَ هَوازِنُ النَّبِيِّ ﷺ

-بِرِضَاعِهِ فِيْهِمْ - فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَمَا كَانَ النَّبِيُ ﷺ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُم مِنَ الْفَيءِ وَالأَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ، وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ تَـمْرِ خَيْبَرَ.

٣١٣١، ٣١٣١ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْر قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلً عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَزَعَمَ عَرُولَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَمُبْسُورَ بْنَ مَخْرَمَةً أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنْ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدُّ إلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبِيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ اللهِ الْحَدِيْثِ إِلَى أَصْدَقَهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّهِيَ وإمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بهمْ)) - وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْتَظَرَ آخَرُهُمْ بضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حَيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّاتِفِ – فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﴿ غَيْرُ رَادًّ إِلَيْهِمْ إِلاَّ إِحْدَى الطَّاتِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَحْتَارُ مُنْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَلْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمُّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْد فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَرُّلاًء قَدْ جَاءُونَا تَالِبَيْنَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدُّ

ننیمت ملے تو اس میں ہے اس کے جھے کی اوائیگی کروی جائے تو وہ بھی اپ قیدی والیس کردے ' (اور جب ہمیں دو سرے ننیمت ملے گی تو اس کا حصہ اوا کر دیا جائے گا) اس پر صحلبہ کرام نے کہا کہ یارسول اللہ! ہم اپنی خوشی ہے انہیں اپ جھے واپس کردیتے ہیں۔ آخضرت سائے نیا نے فرمایا لیکن ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کن لوگوں نے اپنی خوشی ہے اجازت دی اور کن لوگوں نے نہیں دی ہے۔ اس لئے سب لوگ (اپ خیموں میں) واپس چلے جائیں اور تمہارے لئے سب لوگ (آپ خیموں میں) واپس چلے جائیں اور تمہارے مردار لوگ تمہاری بات ہمارے سامنے آکر بیان کریں۔ سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے سرداروں نے اس مسئلہ پر گفتگو کی اور پھر آخضرت سائے کے اور ان کے سرداروں نے اس مسئلہ پر گفتگو کی اور پھر آخضرت سائے کے اور ان کے سرداروں کے سامے جو ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں ہمیں معلوم ہیں۔ یہی وہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں ہمیں معلوم ہوئی ہے۔

إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، مَنْ أَحَبُّ أَنْ يُطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبُّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْظِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُغِيءُ الله عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ)). فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيِّبَنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ لَهُمْ، فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيِّبَنَا ذَلِكَ مِنْ رَسُولُ اللهِ لَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ فَيَا وَمُولَ اللهِ عَالَمُ مَنْ أَذِنْ مِنْكُمْ فِي إِلَيْنَا عُرَفَاوُكُمْ أَمرَكُمْ))، فَرَجَعُوا حَتَّى يَوْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاوُكُمْ أَمرَكُمْ))، فَرَجَعُوا اللهِ رَسُولِ فَكُلِّمَهُمْ عُرَفَاوُهُمْ ثُمُّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ فَلَا عَرْفَهُمْ قَدْ طَيْبُوا فَأَوْنُوا. فَهَذَا النَّذِي بَلَفَنَا عَنْ سَنْيٍ هَوَازِنْ)).

[راجع: ۲۳۰۷، ۲۳۰۸]

اس روایت کی سند میں مروان بن عظم کا بھی نام آیا ہے' اس پر مولانا وحید الزمان مرحوم فرماتے ہیں

مروان نے نہ آنخضرت ساتی ہے ساہ 'نہ آپ کی معبت اٹھائی ہے۔ اس کے اعمال بہت فراب سے اور ای وجہ سے لوگوں نے صفرت امام بخاری پر طعن کیا ہے کہ مروان سے روایت نہیں کی 'بلکہ مور بن مخرمہ " کے ساتھ ' جو صحابی ہیں 'روایت کی ہے اور اکثر الیا بھی ہوتا ہے کہ بعض برا ہخض حدیث کی روایت بیں سچا اور باعتیاط ہوتا ہے کہ بعض برا ہخض حدیث کی روایت بیں سچا اور باعتیاط ہوتا ہے لیکن وہ عبادت یا دو سرے علم معروف رہنے کی وجہ سے موریت کرتے ہیں۔ اور کوئی ہخض بہت نیک اور صالح ہوتا ہے لیکن وہ عبادت یا دو سرے علم میں معروف رہنے کی وجہ سے حدیث کے الفاظ اور متن کا خوب خیال نہیں رکھتا' تو عمد ثین اس سے روایت نہیں کرتے یا اس کی روایت کو ضعیف جانتے ہیں۔ ایکی بہت می مثالیں موجود ہیں۔ مجتدین عظام میں پکھ حضرات تو ایسے ہیں جن کا طریقہ کار استخراج و استباط مسائل اجتماد کے طریق پر تھا۔ پکھ نقہ اور حدیث ہر دو کے جامع تھے۔ بسرطال حضرت امام بخاری اپنی جگہ پر مجتد مطلق ہیں۔ اگر وہ کی جگہ مروان جیسے لوگوں کی مرویات نقل کرتے ہیں تو ان کے ممال اور معتبر شاہر کو بھی پیش کر دیتے ہیں۔ جو ان کے کمال احتیاط کی دلیل ہے اور اس بنا پر ان پر طعن کرنا محض تعصب اور کورباطنی کا ثبوت دینا ہے۔

٣١٣٣ حَدُّنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ عَبْدِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ ال

(۱۳۱۳۳۳) ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے کما کہ ہم سے حماد نے بیان کیا اور بیان کیا اور بیان کیا اور

أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةً. قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمِ الْكُلّْيْبِيُّ - وَأَنَا لِحَدِيْثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ - عَنْ زَهْدَمِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى، فَأَتَى ذِكُرُ دَجَاجَةٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيمِ اللهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِن الْـمَوَالِيَ، فَدَعَاهُ لِلطُّعَامِ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْنًا فَقَذِرْتهُ فَحَلَفْتُ لاَ آكُلَ. فَقَالَ: هَلُمُ فَلأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَلِكَ: إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَر مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: ((وَاللهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ)). وَأَتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إبل فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُونَ؟ فَأَمَرَ لَنَا بِخُمْس ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ لاَ يُبَارَكُ لَنَا. فَرَجَعْنَا إلَيْهِ فَقُلْنَا: إِنَّا سَأَلْنَاكَ إِنَّا تَحْمِلْنَا، فَحَلَفْتَ أَنْ لاَ تُحْمِلُنَا، أَفْسِيتَ؟ قَالَ: ((لَسْتُ أَنَا حَـمَلْتُكُمْ، وَلَكِنُ اللهَ حَـمَلَكُمْ، وَإِنَّى وَا للهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِيْن فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إلاَّ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتُحلُّلْتِهَا)).

[أطرافه في: د٣٨٥، ٤٤٥١، ١٥٥٧، ۱۱۵۵، ۳۲۲۲، ۱۹۲۲، ۱۲۲۲ ארדי אועדי פועדי ודעדי [1000

(ابوب نے ایک دوسری سند کے ساتھ اس طرح روایت کی ہے کہ) مجھ سے قاسم بن عاصم کلیسی نے بیان کیااور کماکہ قاسم کی حدیث (ابو قلابہ کی حدیث کی بد نسبت) مجھے زیادہ اچھی طرح یاد ہے 'زہرم سے ' انہوں نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ اشعری بناٹھ کی مجلس میں حاضر تھے (کھانالایا گیااور) وہاں مرغی کاذکر ہونے لگا۔ بی متیم اللہ کے ایک آدمی مرخ رنگ والے وہال موجود تھے۔ غالباً موالی میں سے تھے۔ انہیں بھی ابومویٰ بناٹھ نے کھانے پر بلایا وہ کہنے لگے کہ میں نے مرغی کو گندی چیزس کھاتے ایک مرتبہ دیکھا تھا تو مجھے بڑی نفرت ہوئی اور میں نے قتم کھالی کہ اب بھی مرغی کا گوشت نہ کھاؤں گا۔ حضرت ابو موی فنے کماکہ قریب آجاؤ '(تمهاری قتم یر) میں تم سے ایک حدیث اس سلسلے کی بیان کرتا ہوں' قبیلہ اشعرکے چند اوگوں کو ساتھ لے کر میں نبی کریم ملٹالیا کی خدمت میں (غزوہ تبوک کے لئے) عاضر ہوا اور سواری کی درخواست کی ۔ آخضرت سائی اے فرمایا اللہ کی قتم! میں تمهارے لئے سواری کا انظام نہیں کر سکتا کو نکہ میرے پاس کوئی الی چیز نہیں ہے جو تمہاری سواری کے کام آسکے 'پھر آل حضرت ما الله مل خدمت میں غنیمت کے کچھ اونٹ آئے ' تو آپ نے ہمارے متعلق دریافت فرمایا' اور فرمایا که قبیله اشعرکے لوگ کمال ہیں؟ چنانچہ آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دیے جانے کا عکم صادر فرمایا 'خوب موٹے تازے اور فریہ۔ جب ہم چلنے لگے تو ہم نے آپس میں کہا کہ جو نامناسب طریقہ ہم نے اختیار کیا اس سے آخضرت ملی کے اس عطیہ میں ہارے لئے کوئی برکت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ہم پھر آنخضرت ملی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ جم نے پہلے جب آپ سے درخواست کی تھی تو آپ نے قتم کھا کر فرمایا تھا کہ میں تمہاری سواری کا انتقام نہیں کر سکوں گا۔ شاید آپ حضرت کووہ قتم یادند رہی ہو 'لیکن آل حضرت سائیل نے فرمایا 'کدمیں نے تمهاری سواری کا انتظام واقعی نہیں کیا' وہ اللہ تعالی ہے جس نے تہیں بیہ مواریاں دے دی ہیں۔ اللہ کی قتم! تم اس پریقین رکھو کہ انشاء اللہ

جب بھی میں کوئی قتم کھاؤں' پھر مجھ پریہ بات ظاہر ہو جائے کہ بہتر اور مناسب طرز عمل اس کے سوامیں ہے تو میں وہی کروں گاجس میں اچھائی ہوگی اور قتم کا کفارہ دے دوں گا۔

ابو موی گا یہ مطلب تھا کہ تو نے بھی جو قتم کھالی ہے کہ مرغی نہ کھاؤں گا یہ قتم اچھی نہیں ہے کہ مرغی طال جانور ہے۔ فراغت سے کھااور قتم کا کفارہ اداکر دے 'باب کی مناسبت ہے ہے کہ آنخضرت سل کے اشعریوں کو اپنے جھے لیمی نمس میں سے یہ ادن دیے۔ ابو موی گا ادر ان کے ساتھیوں نے یہ خیال کیا کہ شاید آنخضرت سل کے کہ وہ قتم یاد نہ رہی ہو کہ میں تم کو سواریاں نہیں دینے کا اور ہم نے آپ کو یاد نہیں دلایا 'گویا فریب سے ہم یہ ادن لے آئے 'ایسے کام میں بھلائی کیوں کر ہو سکتی ہے۔ اس صفائی کے لئے انہوں نے مراجعت کی جس سے معاملہ صاف ہوگیا۔

٣٩٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهَ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ بَعْثَ سَرِيَّةً فِيْهُا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِيلاً كَثِيْرَةً، فَكَانَتْ سَهْمَانِهِمْ الْنَي عَشَرَ بَعِيْرًا، وَنُفَلُوا بَعِيْرًا بَعِيْرًا، وَنُفَلُوا بَعِيْرًا بَعِيْرًا ).[طرفه في : ٣٣٨٨].

(۱۳۳۳) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کما ہم کو امام مالک نے خبردی انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر شی ان کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنما بھی لشکر کے ساتھ تھے۔ غیمت کے طور پر اونوں کی ایک بڑی تعداد اس لشکر کو ملی۔ اس لئے اس کے ہرسیاہی کو جھے میں بھی بارہ بارہ گیارہ اونٹ طے تھے اور ایک ایک اونٹ اور انعام

اور ظاہر ہے کہ لشکر کے سردار نے یہ انعام خمس میں سے دیا ہو گا۔ گو یہ فعل لشکر کے سردار کا تھا گر آنخضرت ملتی ایم میں ہوا' آپؓ نے سا ہو گا اور اس پر سکوت فرمایا تو وہ حجت ہوا۔

٣٩٣٥- حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (رَأَنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَىٰ كَانَ يُنفَّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لأَنفُسِهِمْ خَاصَةً سِوَى قسم عَامَةِ الْجَيْشِ)).

٣٦ ٣٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ الله عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((بَلَفَنَا مَخْوَجُ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَنْهُ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بالْيَمِيْنِ، فَحَرَجْنَا الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بالْيَمِيْنِ، فَحَرَجْنَا

(۱۳۵۳) ہم سے یکی بن بکیرنے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کولیث نے خردی انہیں عقیل نے انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم نے اور انہیں عبداللہ بن عمررضی اللہ عنمانے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم بعض مهموں کے موقع پر اس میں شریک ہونے والوں کو غنیمت کے عام حصوں کے علاوہ (خمس وغیرہ میں سے) اپنے طور پر بھی دیا کے عام حصوں کے علاوہ (خمس وغیرہ میں سے) اپنے طور پر بھی دیا کے تام

(۱۳۱۳۹) ہم سے محر بن علاء نے بیان کیا 'کما ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' ان سے ابو بردہ نے اور بیان کیا' ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موکی اشعری رہاتھ نے کہ نبی کریم طاق کیا کی ہجرت کی خبر ہمیں ملی 'تو ہم بین میں شے۔ اس لئے ہم بھی آپ کی خدمت میں مہاجر کی حیثیت سے حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ میں تھا'

مُهَاجِرِينِ إلَيْهِ - أَنَا وَأَخَوَانَ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ: أَحَدُهُمَا أَبُو بُرُدَةً وَالْآخَرُ أَبُورُهُم -و إمَّا قَالَ فِي بضْعِ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلاَثَةٍ وَحَـمُسِيْنَ أَوْ اثْنَيْنَ وَخَـمُسِيْنَ رَجُلاً مِنْ قَومِي، فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً، فَٱلْقِيَنَا سَفِيْنَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، وَوَافَقْناَ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَّالِبُ وأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ، فَقَالَ جَعْفُرٌ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا ها هُنا، وأَمَرَنا بالإقامَةِ، فَأَقِيْمُوا مَعَنا. فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيْعًا، فَوَافقْنا النَّبِي ﷺ حِيْنَ افْتَنَحَ خَيْبَرَ، فَأَسْهَمَ لَنَا – أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا - مِنْهَا، وَمَا قَسَمَ لأَحَدِ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْنًا، إِلاَّ لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إلا أَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفُر وَأَصْحَابِهِ، قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ)).

[أطرافه في: ٣٨٧٦، ٢٢٣٠، ٤٢٣٣].

میرے دو بھائی تھے۔ (میری عمران دونول سے کم تھی ' دونوں بھائیوں میں) ایک ابوبردہ تھے اور دو سرے ابو رہم۔ یا انہوں نے بیہ کہا کہ ابن قوم کے چند افراد کے ساتھ یا ہے کہا تریین یا باون آدمیوں کے ساتھ (پ لوگ روانہ ہوئے تھے) ہم کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نجاثی کے ملک حبشہ پہنچ گئ اور وہاں ہمیں جعفر بن ابی طالب والله اپ دوسرے ساتھوں کے ساتھ ملے۔ جعفر والت کے کما کہ رسول کریم ما الله المرابع المسلم آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ بہیں ٹھہرجائیں۔ چنانچہ ہم بھی وہیں ٹھہر گئے۔ اور پھرسب ایک ساتھ (مدینہ) حاضر ہوئے 'جب ہم خدمت نبوى مين ينيع او آمخضرت ملها خيرفة كريك تق ليكن آمخضرت الناميل نے (دو سرے مجاہدوں کے ساتھ) ہمارا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا۔ یا انہوں نے یہ کما کہ آپ نے غنیمت میں سے ہمیں بھی عطا فرمایا علائکہ آپ نے کسی ایسے شخص کاغنیمت میں حصہ نہیں لگایا جو لڑائی میں شریک نہ رہا ہو۔ صرف اننی لوگوں کو حصہ ملا تھا' جو لڑائی میں شریک تھے۔ البتہ ہمارے کشتی کے ساتھیوں اور جعفراور ان کے ساتھیوں کو بھی آپ نے غنیمت میں شریک کیا تھا۔ (عالا نکہ ہم لوگ اڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے)

ظاہریہ ہے کہ یہ حصہ آپ نے مال غنیمت میں سے دلوایا نہ خس میں سے ' پھر باب کی مناسبت کیو تکر ہو گی ' گرجب امام کو مال غنیمت میں جو دو سرے مجابدین کا حق ہے ایسا تصرف کرنا جائز ہوا تو خس میں بطریق اولی جائز ہو گاجو خاص امام کے سپرد کیا جاتا ہے۔ پس باب كامطلب عاصل مو كيا-

> ٣١٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)). فَلَمْ يَجِيء حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا

(١١٩١٤) م على بن عبدالله مديى في بيان كيا كمامم سعان بن عيبيذ نے 'كها ہم سے محمد بن مكدر نے 'اور انہوں نے جابر بناللہ سے سنا' آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم اللہ اللہ فرمایا تھا کہ جب بحرین سے وصول ہو کر میرے پاس مال آئے گاتو میں تمہیں اس طرح اس طرح' اس طرح (تین لپ) دول گااس کے بعد آمخضرت مالیا کی وفات ہو گئ اور بحرین کامال اس وقت تک نہ آیا۔ پھرجب وہال سے مال آیا تو ابو بکر والت کے علم سے منادی نے اعلان کیا کہ جس کا بھی نی

كريم النيام بركوئي قرض ہويا آپ كاكوئي وعدہ ہو تو ہمارے ياس آئے۔ میں ابو بکر بناٹنز کی خدمت میں گیا اور عرض کیا کہ مجھ ہے رسول اللہ ماليا ني مركر مجمع ديا سفيان من تين لي بمركر مجمع ديا - سفيان بن عیینہ نے اینے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرکے (لی بھرنے کی) کیفیت بنائی پھر ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ ابن ملکدرنے بھی ہم سے اس طرح بیان کیا تھا۔ اور ایک مرتبہ سفیان نے (سابقہ سند کے ساتھ) بیان کیا کہ جابر ؓ نے کہا کہ میں ابو بکر ہواتھ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ پھر میں حاضر ہوا' اور اس مرتبہ بھی مجھے انہوں نے کچھ نہیں دیا۔ پھر میں تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک مرتبہ آپ سے مانگا اور آپ نے عنایت سیس فرمایا۔ دوبارہ مانگا' پھر بھی آپ نے عنایت سیس فرمایا اور پھرمانگا ليكن آپ نے عنايت نهيں فرمايا۔ اب يا آپ مجھے ديجے يا پھر ميرے بارے میں بخل سے کام لیجئے 'حضرت ابو بکر انے فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ میرے معاملے میں بخل سے کام لیتا ہے۔ حالانکہ تہیں دینے سے جب بھی میں نے منہ پھیرا تو میرے دل میں سے بات ہوتی تھی کہ تہمیں بھی نہ بھی دینا ضرور ہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو نے بیان کیا' ان سے محد بن علی نے اور ان سے جابر نے ' پھر ابو بكر مٹاٹھ نے مجھے ایک لی بھر کر دیا اور فرمایا کہ اسے شار کرمیں نے شار کیا تو پانچ سو کی تعداد تھی'اس کے بعد ابو بکر رہاٹھ نے فرمایا'کہ اتناہی دو مرتبہ اور لے لے۔ اور ابن المنكدر نے بيان كيا (كه ابو بكر ف فرمايا

جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُوبَكُر مُنَادِيًا فَنَادَى: مَن كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَقَالَ لِي كَذَا وَكَذَا. فَحَثَا لِيْ ثَلاثًا. وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَخْفُو بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا، ثُمَّ قَالَ لَنَا: هَكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْـمُنْكَدِرِ. وَقَالَ مَرُّةً فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرَ فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يَعْطِنِي، ثُمُّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلتُ: سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمُّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ يَعْطِنِي، فَإِمَّا أَنْ تَعْطِينِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخُلُ عَنِّي. قَالَ: قُلْتَ تَبْخُلُ عَلِيٌّ، مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إلاَّ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُعْطِيَكَ)) قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٌّ عَنْ جَابِر فَحَثَا لِي حَثْيةً وقَالَ: عُدَّهَا، فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ: فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْن وقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْـمُنْكَدِرِ: وَأَيُّ دَاء أَدْوَأُ مِنَ البُخْلِ.

حضرت ابوبکر کا پہلی بار میں نہ دینا کسی مصلحت سے تھا تاکہ جابر کو معلوم ہو جائے اس کا دینا کچھ ان پر بطور قرض کے لازم نہیں ہے بلکہ بطور تبرع کے دینا ہے۔

٣١٣٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دَنَّنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ

(۳۱۳۸) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان نے کیا کہا ہم سے قرة بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے قرة بن خالد نے بیان کیا اور ان سے جابر خالد نے بیان کیا کہ اس عبرانہ میں بن عبداللہ بھ شام جعرانہ میں غنیمت تقسیم کررہے تھے کہ ایک شخص ذوالخو مصرہ نے آپ سے کہا '

تھا) بخل سے زیادہ بدترین اور کیا بیاری ہو سکتی ہے۔

انساف سے کام لیجئے۔ آنخضرت ملٹ کیا سے فرمایا 'اگر میں بھی انساف سے کام ندلوں تو تو بربخت ہوا۔ غَنِيْمَةً بِالْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْدِلْ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْدِلْ. فَقَالَ لَهُ: ((شَقَيْت إِنْ لَمْ أُعْدِلْ)).

[راجع: ٢٢٩٦]

شقیت کالفظ دونوں طرح منقول ہے یعنی بصیغہ حاضراور بصیغہ متکلم 'پہلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں ہی غیرعادل ہوں تو پھر تو تو بد نفیب ہوا کیونکہ تو میرا تالجع ہے۔ جب مرشد اور متبوع عادل نہ ہو تو مرید کا کیا ٹھکانا اور یہ حدیث آئندہ پورے طور سے ندکور ہو گا۔ باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنخضرت ساتھ کے نمس میں سے اپنی رائے کے موافق کی کو کم زیادہ دیا ہو گا' جب تو ذوالخو معرہ نے یہ اعتراض کیا' کیونکہ باتی چار جھے تو برابر سب مجاہدین میں تقسیم ہوتے ہیں۔ گراس کا اعتراض غلط تھا کہ اس نے آنخضرت ساتھ کیا کی بابت ایسا گمان کیا۔ جب کہ آئے ہو کر بی نوع انسان میں کوئی عادل منصف پیدا نہیں ہوا' نہ ہوگا۔

١٦ - بَابُ مَا مَنَ النّبِي ﷺ عَلَى باب آنخضرت التَّهْ المَالِ اللهِ عَلَى اللّبِ اللّه عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله

باب کا مطلب سے ہے کہ غنیمت کا مال امام کے اختیار میں ہے۔ اگر جاہے تو تقیم کرنے سے پہلے وہ کافروں کو پھیردے۔ یا ان کے قیدی مفت آزاد کردے۔ تقیم کے بعد پھروہ مال مجاہدین کی ملک ہو جاتا ہے۔

٣٩٣- حَدُّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْ أَنْ النَّبِيُ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيُ اللهُ قَالَ فِي أَسَارَى بَدْرٍ: ((لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْن عَدِيٍّ حَيَّا ثُمُّ كَلُمْنِي فِي هَوُلَاءِ النَّتَنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ)).

(۱۳۱۳۹) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرذاق نے خبردی انہیں معمر نے انہیں ذہری نے انہیں محمد بن جبیر نے انہیں ان کے والد نے کہ رسول کریم الٹی ایا نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر مطعم بن عدی (جو کفری حالت میں مر گئے تھے) ذندہ ہوتے اور ان نجس ناپاک لوگوں کی سفارش کرتے تو میں ان کی سفارش سے انہیں (فدید لئے بغیر) چھوڑ دیتا۔

[طرفه في : ٤٠٢٤].

آیت کریمہ انما المشر کون نجس (التوبہ: ۲۸) کی بنا پر ان کو نجس کما' شرک ایسی ہی نجاست ہے۔ گر ہزار افسوس کہ آج کتنے نام نماد مسلمان بھی اس نجاست میں آلودہ ہو رہے ہیں۔

١٠- بَابُ وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ لِلإِمَامِ، وَأَنَّهُ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهِ الْخُمْسَ لِلإِمَامِ، وَأَنَّهُ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضِ مَا قَسَمَ النَّبِي اللَّهِي اللَّهِي النَّبِي اللَّهِ لِبَنِي اللَّهِ الْمُطَلِبِ وَبَنِي هَاشِمٍ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ. وَلَهُ عَمْدُ بُنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: لَمْ يَعُمَّهُمْ النَّالِكَ وَلَمْ يَخُصُ قَرِيْبًا دُونَ مَنْ أَحْوَجُ بِلَكَ وَلَمْ يَخُصُ قَرِيْبًا دُونَ مَنْ أَحْوَجُ بِلَكَ وَلَمْ يَنْ أَحْوَجُ بَلَكِكَ وَلَمْ يَخُصُ قَرِيْبًا دُونَ مَنْ أَحْوَجُ

باب اس کی دلیل کہ خمس میں اہام کو اختیار ہے وہ اسے
اپ بعض (مستحق) رشتہ داروں کو بھی دے سکتا ہے۔ اور جس کو
چاہے نہ دے 'دلیل یہ ہے کہ نبی کریم سال کے نے خیبر کے خمس میں
سے بنی ہاشم اور بنی عبدالعطلب کودیا' (اور دو سرے قریش کو نہ دیا) عمر
بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ آنخضرت سال کے تمام رشتہ
داروں کو نہیں دیا اور اس کی بھی رعایت نہیں کی کہ جو قریبی رشتہ

- إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي أَعْطِيَ لَمَّا يَشْكُوا إُلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ، وَلَمَّا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهِ مِنْ قُومِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ.

• ٣١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْتُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِم قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعْطَيْتَ بَنِي الْـمُطُلِبَ وَتَرَكْتَنَا. وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ : ((إِنَّمَا بْنُ الْـمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِم شَيْءٌ وَاحِدًى). قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ وَزَادَ: ((قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمُ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِي عَبْدِ شَمْس وَلاَ لِبَنِي نَوفَلَ. وقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَبْدُ شَمْسِ وَهَاشِمٌ وَالْـمُطَّلِبُ إِخْوَةُ لأُمِّ. وأُمُّهُم عَاتِكَةَ بِنْتُ مُرَّةً. وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لأَبيْهِمْ)).

[طرفاه في : ۲،۲۲، ۲۲۲۹].

١٨ - بَابُ مَنْ لَمْ يُخَمّسِ الأَسْلاَبَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيْلاً فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمَّسَ، وَحُكْمُ الإِمَام فِيْهِ

٣١٤١ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْـمُجَاشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْلِهِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ عَنْ

دار ہواسی کو دیں۔ بلکہ جو زیادہ محتاج ہوتا 'آپ اے عنایت فرماتے ' خواہ رشتہ میں وہ دور ہی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ آپ نے جن لوگوں کو دیا وہ میں دیکھ کروہ مختاجی کا آپ سے شکوہ کرتے تھے اور سے بھی دیکھ کرکہ آنخضرت ملتُهيم كي جانبداري اور طرفداري مين ان كوجو نقصان ايني قوم والول اور ان کے ہم قسموں سے پہنچا (وہ بہت تھا)

(۱۳۱۳) ہم سے عبداللہ بن بوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم ے لیث نے بیان کیا'ان سے عقیل نے بیان کیا'ان سے ابن شماب نے بیان کیا' ان سے ابن مسیب نے بیان کیااور ان سے جبیر بن مطعم رضی الله عنه نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن عفان رضی الله عنه رسول الله سلی الله کا خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ایرسول الله! آپ نے بنو مطلب کو تو عنایت فرمایا لیکن ہم کو چھوڑ دیا 'حالا نکہ ہم کو آپ سے وہی رشتہ ہے جو بنومطلب کو آپ سے ہے۔ آنخضرت ملی اے فرمایا کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی ہے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے بونس نے بیان کیا اور (اس روایت میں) یہ زیادتی کی کہ جبیر بناٹ نے کہانی کریم ماٹھیا نے بنو عبد سٹس اور بنونوفل کو نہیں دیا تھا' اور ابن اسحاق (صاحب مغازی) نے کہاہے کہ عبد مثس' ہاشم اور مطلب ایک مال سے تھے' اور ان کی مال کانام عاتکہ بنت مرہ تھااور نو فل باپ کی طرف سے ان کے بھائی تھے۔ (ان کی مال دوسری

باب مقتول کے جسم پر جو سامان ہو (کپڑے ہتھیار وغیرہ)وہ سامان تقسیم میں شریک ہو گانہ اس میں سے خمس لیا جائے گابلکہ وہ سارا قاتل کو ملے گااور امام کاالیا تھم دینے کابیان (۱۳۱۳) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے پوسف بن ماجشون نے ان سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحلٰ بن عوف نے 'ان سے ان ك باب نے اور ان سے صالح كے دادا (عبدالرحمٰن بن عوف رہالاً:)

أَبِيْهِ عَنْ جَدُّهِ قَالَ : بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصُّفِّ يَومَ بَدْر، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِي وَشِمَالِي، فَإِذَا أَنَّا بِغُلاَمَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَصْلَعَ مِنْهُمَا، فَغَمَزَنِيْ أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمَّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنُ أَخِي؟ قَالَ: أُخْبَرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَالَّذِي نَفْسِي بيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لاَ يُفَارِقُ سَوَادِي سِوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ مِنَّا. فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ، فَغَمَزَنِي الآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْل يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ: أَلاَ إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي، فَابْتَدَرَاهُ بسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلاَهُ. ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ . فَقَالَ : ((أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟)) قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ. فَقَالَ: ((هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟)) قَالاً: لاً. فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: ((كِلاَكُمَا قَتَلَهُ)). وَسَلَبَهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ. وَكَانَا مُعَاذَ ابْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرُو بْنِ الْجَمُوحِ.

[طرفاه في : ٣٩٦٤، ٣٩٨٨].

نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں 'میں صف کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ میں نے جو دائیں ہائیں جانب دیکھا' تو میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نو عمر الركے تھے۔ میں نے آرزوكي كاش! میں ان سے زبردست زیادہ عمروالوں کے نیچ میں ہو تا۔ ایک نے میری طرف اشارہ کیا' اور يوچها پچا! آپ ابوجهل كو بھى بچائے بيں ؟ ميس نے كماكه بال!ليكن بیٹے تم لوگوں کو اس سے کیا کام ہے؟ اُڑے نے جواب دیا مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول الله طافیا کو گالیاں دیتا ہے' اس ذات کی قتم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدانہ ہول گاجب تک ہم میں سے کوئی جس کی قسمت میں پہلے مرنا ہو گا' مرنہ جائے' مجھے اس پر بری حیرت ہوئی۔ پھر دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابوجہل دکھائی دیا جو لوگوں میں ( کفار کے الشكريس گومتا پھر رہا تھا۔ میں نے ان لڑكوں سے كماكہ جس كے متعلق تم لوگ مجھ سے پوچھ رہے تھے وہ سامنے (پھر تا ہوا نظر آربا) ہے۔ دونوں نے اپنی تکواریں سنبھالیں اور اس پر جھیٹ پڑنے اور حملہ کرے اسے قُلِّ کرڈالا۔ اس کے بعد رسول کریم النَّ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو خبر دی ا تخضرت التہ ایا نے یو چھا کہ تم دونوں میں سے کس نے اسے مارا ہے؟ دونوں نوجوانوں نے کہا کہ میں نے قل کیا ہے۔ اس لئے آپ نے ان سے پوچھا کہ کیااپی تلواریں تم نے صاف کرلی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آنحضرت ملتَّ اللّٰم نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے مارا ہے۔ اور اس کاسارا سامان معاذبن عمروبن جموح کو ملے گا۔ وہ دونوں نوجوان معاذین عفراء اور معاذین عمروین جموح تھے۔ محمد نے کہا کہ پوسف نے صالح سے سنااور ابراہیم نے اپنے باپ سے سنا۔

آ ہوا یہ تھا کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے اس مردود کو بے دم کیا تھا تو اصل قاتل وہی ہوئے 'انمی کو آپ نے ابو جمل کا میں ہوئے 'انمی کو آپ نے ابو جمل کا میں معان دلیا اور معاذ بن عفراء کا دل خوش کرنے کے لئے آپ نے یوں فرمایا کہ تم دونوں نے مارا ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے خیال کیا کہ یہ بچ نا تجربہ کار ہیں' معلوم نہیں جنگ کے وقت ٹھسر کتے ہیں یا نہیں' اگر یہ بھاگے تو معلوم نہیں میرے دل کی

بھی کیا حالت ہو' ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ دونوں بیشہ شجاعت کے شیر اور بوڑھوں سے بھی زیادہ دلیر ہیں' ان انصاری بچوں نے لوگوں سے ابو جمل مردود کا حال سنا تھا کہ اس نے آتخضرت سائیل کو کیسی کیسی ایڈا کیس دی تھیں۔ چونکہ یہ مدینہ والے تھے اللذا ابو جمل کی صورت نہیں بچانے تھے۔ ایمان کا جوش ان کے دلوں ہیں تھا' انہوں نے یہ چاہا کہ ماریں تو بڑے موذی کو ماریں' اس مردود کا کام تمام کریں۔ جس میں وہ کامیاب ہوئے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

بعض روایوں میں ابو جمل کے قاتل معاذ اور معوذ عفراء کے بیٹے بتلائے گئے ہیں۔ اور ابن مسعود کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ احمال

ے کہ یہ لوگ بھی بعد میں شریک قل ہو گئے ہوں۔ ٣١٤٢ - حَدُّثَنَا عَبْدُ الله بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَولَى أَبِي قَتَادَةً عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ﴿ (خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خُنَيْن، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَولَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلاَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِيْن؛ فَاسْتَدْبَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْل عَاتِقِهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيٌّ فَضَمُّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رَيْحَ الْمَوْتِ ؛ ثُمُّ أَذْرَكَهُ الْمَوتُ فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمرُ الله، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيْلاً لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ)). فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيْلاً لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ) -فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ التَّالِئَةَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ

(۱۳۱۳۲) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کماہم سے امام مالک نے ان سے کیلی بن سعید نے ان سے ابن افلح نے ان سے ابو قادہ كے غلام ابو محمد نے اور ان سے ابو قادہ بنات نے بیان كيا كہ غروہ حنین کے سال ہم رسول اللہ ساتھ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ پھرجب ہماراد شمن سے سامناہوا تو (ابتدامیں) اسلامی لشکر ہارنے لگا۔ اسنے میں میں نے دیکھاکہ مشرکین کے لشکر کاایک شخص ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا ہے۔ اس لئے میں فوراً ہی گھوم پڑا اور اس کے پیچھے ہے آ کر تلوار اس کی گردن پر ماری ۔ اب وہ شخص مجھے پر ٹوٹ پڑا' اور مجھے اتی زور سے اس نے بھینچا کہ میری روح جیسے قبض ہونے کو تھی۔ آ خرجب اس کو موت نے آ دیوجا' تب کمیں جاکر اس نے مجھے چھوڑا۔ اس کے بعد مجھے عمر بن خطاب بڑاٹھ ملے ' تو میں نے ان سے يوچها كه مسلمان اب كس حالت مين بين ؟ انهول في كماكه جو الله كا تھم تھاوہی ہوا۔ لیکن مسلمان ہارنے کے بعد پھرمقابلہ پر سنبھل گئے تونی کریم النہا بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جس نے بھی کسی کافر کو قتل کیا ہو اوراس پروه گواه بھی پیش کردے تومقتول کاسارا سازوسامان اسے ہی ملے گا۔ (ابو قادہ فی نے کما) میں بھی کھڑا ہوا۔ اور میں نے کما کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ لیکن (جب میری طرف سے کوئی نہ اٹھاتو) میں بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ آنخضرت ملٹھیا نے فرمایا کہ (آج) جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کی طرف سے کوئی گواہ بھی ہو تو مقتول کاسارا سامان اسے ملے گا۔ اس مرتبہ پھرمیں نے کھڑے ہو کر کها که میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ اور پھر مجھے بیٹھنا پڑا۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةً؟)) فَاقْصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلَّ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ ! وَسَلَبُهُ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ عَنَّى. قَالَ أَبُوبَكُو الصَّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لأَهَا ا لله، إذًا لاَ يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسُدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْكَ سَلَبَهُ. فَقَالُ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَدَقَ)). فَأَعْطَاهُ فَبَعْتُ الدِّرْعَ، فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرِفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ، فَإِنَّهُ لأَوَّلُ مَال تَأْثَلْتُهُ فِي الإسلام)).

[راجع: ٢١٠٠]

اس مدیث سے بھی یی ثابت ہوا کہ مقول کافر کا سامان قاتل مجاہد ہی کاحق ہے جو اسے ملنا چاہے گرید خود امیر اشکراس کو تحقیق کرنے کے بعد دیں گے۔

### ١٩ - بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ اللَّهُ يُعْطِي الْـمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرٍ هُمْ مِنَ النحمس وتنخوه

رَوَاهُ عَبْدُا للهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ اللَّهِ إِنَّ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ٣١٤٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْـمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((سَأَلْتُ رَسُولَ ۚ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمُّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ لِي: ((يَا حَكِيْمُ، إِنَّ هَذَا النَّمَالَ خَضِرٌ خُلُو، فَمَنْ أَخَذَهُ بسَخَاوَةِ

تبیری مرتبہ پھر آنخضرت ملٹایم نے وہی ارشاد دہرایا اور اس مرتبہ جب میں کھڑا ہوا تو آنخضرت ملٹائیلم نے خود ہی دریافت فرمایا 'کس چیز کے متعلق کمہ رہے ہوابو قادہ! میں نے آل حضرت النہا کے سامنے سارا واقعہ بیان کر دیا' تو ایک صاحب (اسودین خزاعی اسلمی) نے بتایا كه ابو قناده هي كت بين كيارسول الله! اور اس مقتول كاسامان ميرب یاس محفوظ ہے۔ اور بیرب حق میں انہیں راضی کر دیجئے (کہ وہ مقتول کاسامان مجھ سے نہ لیں) لیکن ابو بکرصدیق بٹاٹھ نے کہا کہ نہیں الله كى قتم! الله ك ايك شيرك ساتھ 'جو الله اور اس ك رسول ك لئے لاے ' آخضرت ملت الله اسانس كريں كے كه ان كاسامان تہمیں دے دیں 'آنخضرت اللہ الم اللہ اللہ ابو بکرنے سے کہاہے۔ پھر آپ نے سامان ابو قمادہ بڑھٹھ کو عطا فرمایا۔ ابو قمادہ نے کہا کہ پھراس کی زرہ ج كريس نے بن سلمه ميں ايك باغ خريد ليا۔ اور يہ يهلا مال تھاجو اسلام لانے کے بعد میں نے حاصل کیا تھا۔

باب تالیف قلوب کے لئے آنخضرت ملتھائیا کا بعضے کافروں وغیرہ (نومسلموں یا پرانے مسلمانوں) کو خمس میں سے دینا'

اس کو عبداللہ بن زید بھاٹھ نے آنخضرت ملتھایا سے روایت کیاہے۔ (ساساس) ہم سے محمد بن يوسف فرياني نے بيان كيا كما ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا' ان سے زہری نے' ان سے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر بن اللہ نے کہ حکیم بن حزام بناللہ نے بیان کیا میں نے رسول الله ملتي لم سے مجھ روپيد مانگانو آڀ نے مجھے عطا فرمايا ، پھردوبارہ میں نے مانگا اور اس مرتبہ بھی آپ نے عطا فرمایا' پھرارشاد فرمایا' ڪيم! بيه مال ديکھنے ميں سرسبز بهت ميٹھااور مزيدار ہے ليکن جو شخص اسے دل کی بے ممعی کے ساتھ لے اس کے مال میں تو برکت ہوتی

ہے اور جو شخص اسے لائج اور حرص کے ساتھ لے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی 'بلکہ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کھائے جاتا ہے لیکن اس کا پیپ نہیں بھرتا اور اوپر کا ہاتھ (دینے والا) ینچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہوتا ہے حکیم بن حزام بڑاٹھ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیایا رسول اللہ! آپ کے بعد اب میں کسی سے بھی نہیں ماگوں گا' یہاں تک کہ اس دنیا میں سے چلا جاؤں۔ چنانچہ راآں حضرت ملٹے ہیا کی وفات کے بعد) حضرت ابو بکر بڑاٹھ انہیں دینے کے لئے کے لئے بلاتے اور ان سے بھی لینے سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت عمر (اپنے زمانہ خلافت میں) انہیں دینے کے لئے بلاتے اور ان سے بھی لینے سے انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ حضرت عمر (اپنے نمانہ خلافت میں) انہیں دینے کے لئے نمانہ مسلمانو! میں انہیں ان کا حق دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کہا کہ مسلمانو! میں انہیں ان کا حق دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کہا کہ مسلمانو! میں انہیں ان کا حق دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کہا کہ مسلمانو! میں انہیں ان کا حق دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نہیں کرتے۔ حکیم بن حزام بڑاٹھ کی وفات ہو گئی لیکن آنخضرت ساتھ ہے کہا کے بعد انہوں نے کسی سے کوئی چیز نہیں کی خوات می کے بعد انہوں نے کسی سے کوئی چیز نہیں کی خوات میں کہیں ہے کہا کے بعد انہوں نے کسی سے کوئی چیز نہیں کی جو کہا ہوں نے کسی سے کوئی چیز نہیں کی جو کہا گئیں آنخصرت ساتھ ہو گئی کے بعد انہوں نے کسی سے کوئی چیز نہیں کی

نَفْسِ بُورِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ أَحَدَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسِ لَمْ يُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِي نَفْسِ لَمْ يُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا حَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)). قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ السُّفْلَى)). قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَلَى وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ أَرْزَأُ اللهِ فَلَى وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ أَرْزَأُ اللهِ فَكَانَ اللهِ فَكَانَ اللهِ فَكَانَ اللهِ فَكَانَ اللهِ فَكَانَ اللهِ فَكَانَ اللهُ مَلْوَ وَكَيْمًا لِيُعْطِيهُ الْعَطَاءَ فَيَانِي أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ اللهِ فَلَى اللهُ مَنْ اللهِ مَنْ هَذَا الْهَيْءَ حَقْهِ اللّذِي السَّمَ اللهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْهَيْءَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ اللهِ مَنْ هَذَا الْهَيْءَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ اللهِ مَنْ هَذَا الْهَيْءَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ اللهِ مِنْ هَذَا الْهَيْءَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ اللهِ مَنْ هَذَا الْهَيْءَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ اللهِ مَنْ هَذَا الْهَيْءَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ اللهِ يَقْدَ أَنْ اللهِ عَلْهُ مَنْ هَذَا الْهَيْءَ فَقَالَ: يَا اللهِ يَعْدَالُهُ مَنْ اللهِ يَعْدَلُهُ مَنْ هَذَا الْهُيْءَ فَقَالَ: يَا اللهِ يَعْدَلُوا مِنْ اللهِ عَلَيْهِ حَقْهِ اللّذِي يَعْدَالِهُ مَنْ اللّهُ عَلَى عَلَيْهِ حَقْهِ اللّذِي يَعْدَاللهِ عَلَيْهِ مَوْدَ فَكَالُكَ عَلَيْهِ حَقْهُ اللّذِي يَعْدَاللهِ عَلَيْهِ مَا الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ الل

[راجع: ١٤٧٢]

آرجہ میں اس سے نکا کہ حضرت کیم بن حزام شخ نے نے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے، آپ نے ان کی تالیف قلب کے اسکار سے بھر اس سے نکا کہ حضرت کیم بن حزام شخ نے نئے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے، آپ نے ان کی تالیف قلب کے اسکار اس کو دو دو بار روپیہ دیا۔ بعد میں آنخضرت سے بھیا کا ارشاد گرامی من کر حضرت کیم بڑا تھے ہی ہوتے ہیں۔ جو اس نہمایا اور اپنا جائز حق بھی چھوڑ دیا کہ کمیں نفس کو اس طرح مفت خوری کی عادت نہ ہو جائے۔ مردان حق ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو اس دنیا میں کریت احمر کا حکم رکھتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ آج کی دنیا میں جے ایسی باتیں کرتا پاؤ اس کے اندر جائزہ لوگے تو معلوم ہو گا کہ یمی خود دنیا کا بد ترین حریص ہے الا ماشاء اللہ۔ یمی حال بہت سے مدعیان تدین کا ہے جو ظاہر میں بڑے حق گو اور اندرون خانہ بد ترین برحالمہ فابت ہوتے ہیں۔ الامن رحمہ اللہ۔

٣١ ٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ ((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَومٍ فِي رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَومٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَمْرَهُ أَنْ يَفِي بهِ. قَالَ: وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبِي حُنَيْنِ فَوَضَعَهُمَا عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبِي حُنَيْنِ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتٍ مَكُةً، قَالَ فَمَنَّ رَسُولُ فِي بَعْضِ بُيُوتٍ مَكَّةً، قَالَ فَمَنَّ رَسُولُ

(۱۳۲۲) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ان سے ابوب نے اللہ ان سے ابوب نے اللہ ان سے نافع نے کہ عمر بن خطاب بڑا تی ان عے عرض کیا یارسول اللہ! زمانہ جالمیت (کفر) میں میں نے ایک دن کے اعتکاف کی منت مانی تھی تو رسول کریم ملٹی الم ان نے اسے بورا کرنے کا تکم فرمایا۔ نافع نے بیان کیا کہ حنین کے قیدیوں میں سے عمر بڑا تی و باندیاں ملی تھیں۔ تو آپ نے انہیں مکہ کے کسی گرمیں رکھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنخضرت ملٹی کے حنین کے قیدیوں بر

اللهِ عَلَى سَبِي خُنَيْنِ، فَجَعَلُواْ يَسْبَعُونَ فِي السِّكُكِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللهِ انْظُرْ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: مَنَّ رَسُولُ اللهِ عَلَى السَّبِي؛ قَالَ: اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَينِ. السَّبِي؛ قَالَ: اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتِينِ. قَالَ: نَافِعٌ: وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللهِ عَلَى مِنَ الْسَجِعْرَانَةِ، وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلَى عَبْدِ اللهِ)). [راجع: ٢٠٣٢]

وَزَادَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ: ((من الْخَمسِ)). وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلِ ((يَوْمًا)).

احسان کیا(اور سب کو مفت آزاد کردیا) تو گلیول میں وہ دو ڑنے گئے۔
عمر بڑا تی نے کما عبداللہ! دیکھو تو یہ کیا معالمہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ
رسول کریم ما تی لیا نے ان پر احسان کیا ہے (اور حنین کے تمام قیدی
مفت آزاد کردیئے گئے ہیں) حضرت عمر بڑا تی نے کما کہ پھر جاان دونوں
مفت آزاد کردیئے گئے ہیں) حضرت عمر بڑا تی نے کما کہ پھر جاان دونوں
لڑکیوں کو بھی آزاد کردے۔ نافع نے کما کہ رسول اللہ الی لیا نے مقام
معرانہ سے عمرہ کا احرام نہیں باندھا تھا۔ اگر آنحضرت ما تی ہا وہاں سے
عمرہ کا احرام باندھتے تو عبداللہ بن عمر بڑی ہے کہ وہ دونوں معلوم ہو تا اور
جریر بن حازم نے جو الیوب سے روایت کی 'انہوں نے نافع سے '
انہوں نے ابن عمر سے 'اس میں یوں ہے کہ (وہ دونوں باندیاں جو عمر
بڑا تی کو ملی تھیں) خس میں سے تھیں۔ (اعتکاف سے متعلق
روایت) معمر نے ایوب سے نقل کی ہے 'ان سے نافع نے ان سے
عبداللہ بن عمر بھی نے نذر کا قصہ جو روایت کیا ہے اس میں ایک دن
کا لفظ نہیں ہے۔

ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آنخضرت طافی نے خمس میں سے دو لونڈیاں بطور احسان حفرت عمر کو دیں۔ روایت میں آنخضرت طافی کیا ہے کہ آپ جب حنین اور طائف طافی کیا ہے کہ آپ جب حنین اور طائف سے فارغ ہوئے تو آپ نے جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھا اور اثبات نفی پر مقدم ہے۔ ممکن ہے عبداللہ بن عمر میں آفا کو اس کی خبرہو کے فارغ ہوئے تو آپ نے جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھا اور اثبات نفی پر مقدم ہے۔ ممکن ہے عبداللہ بن عمر میں آفا کو اس کی خبرہو کی خوص حالت کفر میں کوئی نیک کام کرنے بی نذر مانے تو اسلام النہ نے کے بعد وہ نذر پوری کرنی ہوگی۔ حنین کے قیدیوں کو بھی بلا معاوضہ آزاد کر دینا انسانیت پروری کے سلسلہ میں رسول کریم سافی کیا کاوہ عظیم کارنامہ ہے جس پر امت مسلمہ بھیشہ نازال رہے گی۔

٣١٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَسُمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَالْمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ قَالَ: ((أَعْطَى رَسُولُ اللهِ فَيَّلِيَ قَومًا وَمَنَعَ آخَرِيْنَ، فَكَأَنَّهُمْ عَتِبُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: ((إِنِّي أُعْطِي قُومًا أَخُافُ ظَلْعَهُمْ وَرَانِي أُعْطِي قُومًا أَخَافُ ظَلْعَهُمْ وَجَزْعَهُمْ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللهَ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَى، مِنْهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَى، مِنْهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَى، مِنْهُمْ

الاسما) ہم سے موئی بن اساعیل نے بیان کیا کما ہم سے جریر بن حارم نے بیان کیا کما ہم سے جریر بن حارم نے بیان کیا کما ہم سے حسن بھری نے بیان کیا کما کہ مجھ سے عمرو بن تغلب بن تی کہ بیان کیا 'انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ما تھے لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا۔ غالباجن لوگوں کو آپ نے نہیں دیا تھا'ان کو ناگوار ہوا۔ تو آل حضرت ساٹی کی نے فرمایا' کہ میں کچھ ایسے لوگوں کو دیتا ہوں کہ مجھے جن کے برجانے (اسلام سے بھرجانے) اور بے صبری کا ڈر ہے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر میں بھرانی اور بے میری کا ڈر ہے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر میں بھرائی اور بے میں بھروسہ کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بھرائی اور ب

نیازی رکھی ہے (ان کو میں نہیں دیتا) عمرو بن تغلب بڑاٹھ بھی انہیں میں شامل ہیں۔ عمرو بن تغلب بڑاٹھ کما کرتے تھے کہ رسول اللہ ملڑالیا کے میری نبیت یہ جو کلمہ فرمایا اگر اس کے بدلے سرخ اونٹ ملتے تو بھی میں اتنا خوش نہ ہو تا۔ ابو عاصم نے جریر سے بیان کیا کہ میں نے حسن بھری سے سا' وہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے عمرو بن تغلب بڑاٹھ کے بیان کیا کہ رسول اللہ ملڑالی کے پاس مال یا قیدی آئے تھے اور انہیں کو آپ نے تقسیم فرمایا تھا۔

عَمْرُو بْنُ تَغلِبَ)، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغلِبَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ شَخْمُرَ النَّعَمِ). زَادَ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبِحَسَنَ يَقُولُ: ((حَدُّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغلِب أَنْ رَسُولَ اللهِ شَخْأَتِي بِمَالٍ - أَوْ بِسَبِي - فَقَسَمَهُ. بهذاً)). [راجع: ٩٢٣]

حدیث اور باب میں مطابقت یہ کہ آخضرت ساتھیا نے اموال غنیمت کو اپنی صواب دید کے مطابق تقتیم فرمایا، جس میں اہم ا سیست کی است کے است مصالح شامل تھے، اعتراض کرنے والوں کو بھی آپ نے احسن طریق سے مطمئن فرما دیا۔ ثابت ہوا کہ ایسے مواقع پر خلیفہ اسلام کو بچھ خصوصی اختیارات دیے گئے ہیں، گران کا فرض ہے کہ کوئی ذاتی غرض فاسد بچ میں شامل نہ ہو، محض رضائے خدا و رسول و سربلندی اسلام مد نظر ہو، روایت میں فدکور حضرت عمرو بن تغلب بناٹھ عبدی ہیں۔ قبیلہ عبدالقیس سے ان کا تعلق ہے، مشہور انصاری صحابی ہیں۔ بڑاٹھ۔

٣١٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَس رَضِيَ الله عَنْهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُ عَنْهُ: ((إِنَّي أُعْطِي قُرَيْشًا قَالَ: قَالَ النَّبِيُ عَنْهُ: ((إِنَّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ، لأَنَّهُمْ حَدِيْثُ عَهْدِ بِجَاهِلِيَّةِ)). أَتَأَلَّفُهُمْ، لأَنَّهُمْ حَدِيْثُ عَهْدِ بِجَاهِلِيَّةٍ)). [أطرافه في : ٣١٤٧، ٣١٤٧، ٣٥٢٨، ٣٥٢٨، ٣٣٤، ٤٣٣٤، ٤٣٣٤.

٣١٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شَعْيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا الرُّهْرِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَنَسُ بِنُ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا لِمَسُولِ اللهِ صَلِّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَفُوالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالٍ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ ، فَطَفِقَ يُعْطِى رِجَالًا مِنْ قُرَيْشِ الْسَمَانَةَ مِنْ الإبلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ الْسَمَانَةَ مِنَ الإبلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطَى

(۱۳۲۱) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا 'کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا ' ان سے قادہ نے اور ان سے انس بن مالک بناٹھ نے بیان کیا کہ نی ' کریم ماٹھ جانے فرمایا 'قریش کو میں ان کادل ملانے کے لئے دیتا ہوں ' کیونکہ ان کی جاہلیت (کفر) کا زمانہ ابھی تازہ گزرا ہے۔ (ان کی دلجوئی کرنا ضروری ہے)

(کساس) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا 'کما ہم کو شعیب نے خبردی '
کما ہم سے زہری نے بیان کیا 'کما کہ مجھے انس بن مالک بڑا تھ نے خبر
دی کہ جب اللہ تعالی نے اپنے رسول سٹھ آیا کو قبیلہ ہوازن کے اموال
میں سے غنیمت دی اور آپ قریش کے بعض آدمیوں کو ( ٹالیف قلب
کی غرض سے ) سو سو اونٹ دینے لگے تو بعض انصاری لوگوں نے کما
اللہ تعالی رسول اللہ سٹھ آیا کی بخشش کرے۔ آپ قریش کو تو دے رہے
میں اور ہمیں چھوڑ دیا۔ حالا نکہ ان کا خون ابھی تک ہماری تکواروں
سے ٹیک رہا ہے۔ (قریش کے لوگوں کو حال ہی میں ہم نے مارا 'ان

کے شہر کو ہم ہی نے فتح کیا) انس بھاٹھ نے بیان کیا کہ آنحضرت مٹھالاً کو جب سے خبر پنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور انسیں چمڑے کے ایک ڈیرے میں جمع کیا' ان کے سواکسی دو سرے صحابی کو آپ نے نہیں عَلِيا - جب سب انصاري لوگ جمع ہو گئے تو آنخصرت اللہ بھی تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں کے بارے میں جو بات مجھے معلوم ہونی وہ کمال تک صحیح ہے؟ انصار کے سمجھ دار لوگول نے عرض کیا' یا رسول اللہ! ہم میں جو عقل والے ہیں' وہ تو کوئی الی بات زبان پر نمیں لائے ہیں ' ہاں چند نوعمر لڑکے ہیں ' انہوں نے ہی سے کما ہے کہ الله رسول الله طائع الله علی بخشش کرے ایک قریش کو تو دے رہے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے حالا نکہ جماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون نیک رہے ہیں۔ اس پر آنخضرت التی اے فرمایا کہ میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کا گفر کا زمانہ ابھی گزراہے۔ (اور ان کو دے کران کاول ملاتا ہوں) کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جب دو سرے لوگ مال و دولت لے کرواپس جارہے ہوں گے ' تو تم لوگ ا پنے گھروں کو رسول اللہ التي اللہ اللہ اللہ اللہ كا فتم! تمهارے ساتھ جو کچھ واپس جا رہا ہے وہ اس سے بمترہے جو دو سرے لوگ اپنے ساتھ واپس لے جائیں گے۔ سب انصاریوں نے کہا بے شک یارسول اللہ! ہم اس پر راضی اور خوش ہیں۔ پھر آخضرت ملتلام نے ان سے فرمایا میرے بعد تم یہ دیکھو گے کہ تم پر دو سرے لوگوں کو مقدم کیاجائے گا'اس وقت تم صبر کرنا' (دنگا فسادند كرنا) يهال تك كه الله تعالى سے جاملواوراس كے رسول سے حوض کوٹریر۔ انس بھاللہ نے بیان کیا ' پھر ہم سے صبرنہ ہو سکا۔ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَك وَسُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَم، وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا كَانَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟)) قَالَ لَهُ فُقَهَاءُهُمْ أَمَّا ذَوور رَأْيْنَا فَلَمْ يَقُولُوا شَيْنًا. وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْتَانُهُمْ فَقَالُوا: يَغْفِرُ الله لِرَسُولِ اللهِ يُعْطِى قُرَيْشًا وَيَتْرِكُ الْأَنْصَارَ، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَانِهِمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنِّي لأَعْطِي رجَالاً حَدِيْثُ عَهْدِهِمْ بكَفْر، أَمَا تُرضَونَ أَن يَذْهَبَ النَّاسُ بِالأَمْوَالِ، وَتَرْجَعُوا إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ، فَوَ اللهِ مَا تَنْقَلِبُونَ بهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ به)). قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ رَضِيْنَا. فَقَالَ لَهُمْ: ((إنْكُمْ سَتَرَونَ بَعْدِي أَثْرَةً شَدِيْدَة، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُوله صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوض)). قَالَ أُنَسٌّ: فَلَمْ نَصْبِرٍ)). [راجع: ٣١٤٦]

آئی میں اور گریش کے سروار اور رؤساتھ جو حال ہی میں مسلمان ہوئے تھے، آپ نے ان کی دلجوئی کے لئے ان کو بہت سام ر میں عمرو، حویطب بن عبدالعزی، علاء بن حارثہ ثقفی، عیبیہ بن حصین، صفوان بن امیہ، اقرع بن حابس، مالک بن عوف، ان حضرات کو بن عمرو، حویطب بن عبدالعزی، علاء بن حارثہ ثقفی، عیبیہ بن حصین، صفوان بن امیہ، اقرع بن حابس، مالک بن عوف، ان حضرات کو رسول کریم التا پیل نے جو بھی کچھ دیا اس کا ذکر صرف تاریخ میں باتی رہ گیا، عمر انصار کو آپ نے اپن ذات گرای سے جو شرف بخش وہ رہتی دنیا تک کے لئے در خشاں و تاباں ہے۔ جس شرف کی برکت سے مدینہ المنورہ کو وہ خاص شرف حاصل ہے جو دنیا میں سے بھی شر

اموال ہوازن کے متعلق جو غنیمت میں حاصل ہوا' صاحب ''لمعات، کصح ہیں۔ ما افاء الله فی هذا الابهام تفخیم و تكثیر لما افاء فان الفني الحاصل منهم كان عظيمًا كثيرًا مِما لايعد ولا يحصى وجاء في الروايات سنة الاف من السبي واربع وعشرون الفا من الابل واربعة الاف اوقية من الفضة واكثر اربعين الف شاة الخ (حاشية بخارى كراتشي ج:١/ ص: ٣٣٥) ليني اموال بوازن اس قدر حاصل بوا جس كاشار كرنا بهي مشكل ہے۔ روايات ميں قيديوں كى تعداد چھے بزار ' اور چوبيس بزار اونث اور چار بزار اوقيه چاندى اور چاليس بزار ے زیادہ بریاں فدکور ہوئی ہیں۔

٣١٤٨ - حَدَّثُنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأُورْيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَفْدٍ عَنْ صَالِحِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِم أَنَّه بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلاً مِنْ خُنَيْنِ عَلِقَتْ برَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ الأَغْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرةٍ فَحَطِفَتْ ردَاءَهُ، فَوَقَفَ رَسُولُ ا للهِ اللهِ اللهِ فَقَالَ: ((أَعْطُونِي رِدَائِي، فَلُو كَانَ عَدَدُ هَذِهِ العِضَاهِ نَعَمًا لِقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لاً تُسجدُونَنِي بَخِيْلاً وَلاَ كَذُوبًا وَلاَ جَبَانًا)). [راجع: ٢٨٢١]

ترجمہ باب میں سے نکاتا ہے کہ امام کو افتایار ہے مال غیمت جن لوگوں کو جاہے مصلحت کے مطابق تقیم کر سکتا ہے۔ عنی نے كما ومطابقة للترجمة تستانس من قوله لقسمة بينكم ٣١٤٩ حَدُّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إسْحَاقَ بْن عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنُسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنْتُ أَمْشِي مَعُ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرِدْ نَجْرَانِي غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَغْرَابِيُّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةُ شَدِيْدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﴿ قَلْ أَثْرَتْ بِهِ حَاشِيَةً

(۱۳۱۳۸) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللد اولی نے بیان کیا انہوں نے کما ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ ہم سے صالح بن كيسان نـ 'ان سه ابن شاب نے بيان كياك مجمع عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خروی کہ میرے باپ محد بن جبیر نے کہا' اور انمیں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبردی کہ ہم رسول اللہ صلی الله عليه وسلم كے ساتھ تھے۔ آپ كے ساتھ اور بھى صحابہ تھے۔ حنين کے جماد سے واپسی ہو رہی تھی۔ راستے میں کچھ بدو آپ سے لیٹ كند (لوث كامال) آپ سے مانكتے تھے۔ وہ آپ سے ايساليخ كه آپ کوایک بول کے درخت کی طرف د مکیل لے گئے۔ آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی۔ اس وقت آپ ٹھر گئے۔ آپ نے فرمایا' (بھائیو) میری چادر تو دے دو۔ اگر میرے پاس ان کافنے دار در خوں کی تعداد میں اونٹ ہوتے تو وہ بھی تم میں تقسیم کر دیتا۔ تم مجھے بخیل ' جھوٹااور بردل ہر گزنہیں یاؤ گے۔

(سام ع یکی بن بمیرنے بیان کیا کما ہم سے امام مالک نے بیان کیا' ان سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی الله عنه نے بیان کیا کہ میں نی کریم صلی الله علیه و سلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ نجران کی بی ہوئی چو ڑے حاشیہ کی ایک جادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک دیماتی نے آپ کو گھرلیا'اور زور ے آپ کو کھینچا' میں نے آپ کے شانے کو دیکھا' اس پر چادر کے كونے كانشان ير كيا۔ ايما كينيا۔ پھر كنے لگا الله كامال جو آپ كے ياس

الرَّادِ مِن شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ثُمُّ قَالَ : مُوْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاء)).

[طرفاه في : ۲۰۸۸، ۲۰۸۸].

• ٥ ١ ٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ أَبِي وَائِل عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَـمَّا كَانَ يَومُ خُنَيْنِ آثَرَ النَّبِيُّ ﷺ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ : فَأَعْطَى الأَقْرَعَ بْن حَابِس مِاثَةً مِنَ الإبل. وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ. وَأَعْطَى أَنَاسًا مِنْ أَشُرَافِ الْعَرَبِ فَآثَرَهُمْ يَومَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ. قَالَ رَجُلِّ: وَاللهِ إِنَّ هَذِهِ الْفِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا أُرِيْدَ بِهَا وَجُهُ اللهِ. فَقُلْتُ وَالله لأُخْبِرَكُ النَّبِيِّ اللَّهِ. فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ. فَقالَ: ((فَمَنْ يَعْدَلُ إِذَا لَمْ يَعْدِل اللهُ وَرَسُولُهُ؟ رَحِمَ اللهُ مُوسَى. قَدْ أُوذِي بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ).

[أطرافه في: ٢٤٠٥، ٢٤٣٥، ٤٣٣٦، . ריי ביודי ודירי בששרן.

ہے۔ اس میں سے کچھ مجھ کو دلائے۔ آپ نے اس کی طرف دیکھااور بنس دیئے۔ پھر آپ نے اسے دینے کا تھم فرمایا (آخری جملہ میں سے ترجمة الباب نكلتاب)

(۱۵۰ مے عثان بن الی شیب نے بیان کیا کماہم سے جریر نے بیان کیا' ان سے منصور نے' ان سے ابو واکل نے کہ عبداللہ بن مسعود بناٹن نے بیان کیا کہ حنین کی لڑائی کے بعد نی کریم ماٹائیا نے (غنیمت کی) تقسیم میں بعض لوگول کو زیادہ دیا۔ جیسے اقرع بن حابس رْئَاتُهُ وَسُواونٹ دیئے'اتنے ہی اونٹ عیبینہ بن حصین رٹاٹھ کو دیئے اور کئی عرب کے اشراف لوگوں کو اس طرح تقسیم میں زیادہ دیا۔ اس پر ایک شخص (معتب بن قشیر منافق) نے کما کہ خدا کی قتم! اس تقسیم میں نہ تو عدل کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور نہ اللہ کی خوشنودی کا خیال ہوا۔ میں نے کما کہ واللہ ! اس کی خبر میں رسول الله مائی کم ضرور دول گا۔ چنانچه میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ کو اس کی خبردی۔ آخضرت التي الم من كر فرمايا اگر الله اور اس كا رسول التي الم الم عدل نه كرے تو چركون عدل كرے كا۔ الله تعالى موكى عليه السلام ير رحم فرمائے کہ ان کولوگوں کے ہاتھ اس سے بھی زیادہ تکلیف پینی کیکن انہوں نے مبرکیا۔

آپ نے اس منافق کو سزا نہیں دلوائی 'کیونکہ وہ اینے قول سے انکاری ہو گیا ہو گایا صرف ایک مخص عبدالله بن مسعود کی گواہی تقى اور ايك كى كوايى ير جرم ثابت نهيل موسكما يا آب ني اس كاسزا دينا مصلحت نه سمجما مو قال القسطلاني لم ينقل انه صلى الله عليه وسلم عاقبه

وفي المقاصد قال قاضي عياض حكم الشرع ان من سب النبي صلى الله عليه وسلم كفر ويقتل ولكنه لم يقتل تاليفا لغيرهم ولنلا يشتهر في الناس انه صلى الله عليه وسلم يقتل اصحابه فينفروا يعني ٱنخضرت النهيم كو گالي دينے والا كافر بمو جاتا ہے۔ جس كي سزا شرعا قتل ب مرآب نے مطاقاس کو نہیں مارا۔

> ٣١٥١ حَدُّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً قِالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ:

(PIAI) ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا اکما ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا کما ہم سے مشام نے بیان کیا کما کہ مجھے میرے والدنے خبر

أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكُر

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: ((كَنْتُ أَنْقُلُ

النُّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَه رَسُولُ

اللهِ عَلَى رَأْسِي. وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَى

فَرْسَخ)). وَقَالَ أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ هِشَام عَنْ

أَبِيْهِ: ((أَنَّ النَّبِيُّ اللَّهِ الزُّبَيْرِ أَرْضًا

مِنْ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ).

**€**(512) **> 334 33 3 3** دی ان سے اساء بنت الی بررضی الله عنمانے بیان کیا کہ نی کریم صلی الله علیه وسلم نے زیرر والت کوجو زین عنایت فرمائی تھی میں اس میں سے گھلیاں (سو کھی کھجوریں) اپنے سریر لایا کرتی تھی۔ وہ جگہ میرے گھرے دومیل فریخ کی دو تمائی پر تھی۔ ابوضمرہ نے ہشام سے

بیان کیااور انہوں نے اپنے باب سے (مرسلاً) بیان کیا کہ نبی کریم مالیکیا نے زمیر بڑھڑ کو بنی نضیر کی آراضی میں سے ایک زمین مقطعہ کے طور

ىردى تقى-

حافظ نے کمامیں نے اس تعلیق کو موصولا نہیں پایا' اس کے بیان کرنے سے حضرت امام بخاری کی غرض سے ب کہ ابو ضمرہ نے ابو اسامہ کے خلاف اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے نہ کہ موصولا۔ آنخضرت مانجیا نے حضرت زبیر کو کچھ جاگیر عنایت فرمائی' ای ہے باب كامطلب نكلاكه امام خمس وغيره ميس سے حسب مصلحت تقيم كرنے كا مخار بـ

٣١٥٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بن سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةً قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْن عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ الله ظَهَرَ عَلَى أَهْل خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا. وَكَانَتِ الأَرْضُ - لَـمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا - اِلْمَهُودِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَتُوكُهُمْ عَلَى أَنْ يَكَفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثُّمَرِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِنْنَا)). فَأُقِرُوا، حَتَّى أَجْلاَهُمْ عُمَرُ فِي إمَارَتِهِ إلَى تَيْمَاءَ أَوَأُرِينُحُا)). [راجع: ٢٢٨٥]

(١١٥٢) مجھ سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کما ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا کماہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کما کہ مجھے نافع نے خردی' انہیں عبداللہ بن عمر جی ان کہ عمر نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجازے تکال کر دوسری جگه بسادیا تھا۔ رسول اللہ سٹھیلم نے جب خیبرفنج کیاتو آپ کابھی ارادہ ہوا تھا کہ یبودیوں کو یہاں سے نکال دیا جائے۔ جب آپ نے فتح پائی' تو اس وقت وہاں کی کچھ زمین یمودیوں کے قبضے میں ہی تھی۔ اور اکثر زمین پخبرعلیہ السلام اور مسلمانوں کے قبضے میں تھی۔ لیکن پھر یہودیوں نے آنحضرت ملتہدا سے درخواست کی آپ زمین انہیں کے پاس رہنے دیں۔ وہ (کھیوں اور باغول میں) کام کیا کریں گے۔ اور آدھی پیداوار لیں گے۔ آنخضرت ملتَّ اللهُ في فرمايا 'اچھاجب تک ہم چاہیں گے اس وقت تک کے لئے تہیں اس شرط پریمال رہنے دیں گے۔ چنانچہ بیہ لوگ وہیں رہے اور پھر عمر ہولٹھ نے انہیں اپنے دور خلافت میں (مسلمانوں کے خلاف ان کے فتنوں اور سازشوں کی وجہ سے یہود خیبر کو) تماء یا اربحا کی طرف نکال دیا تھا۔

﴿ عَافِظُ صَاحَبِ فَرَمَاتُ مِينِ والمراد بقوله لما ظهر عليها فتح اكثرها قبل ان يساله اليهود وان يصالحوه فكانت لليهود كلها صالحهم على أن يسلموا له الارض كانت الارض لله ولرسوله وقال أبن المنير احاديث الباب مطابقة للترجمة الا هذا الاخير

فلیس فیہ للعطاء ذکر ولکن فیہ ذکر جہات قد علم من مکان اِخر انہا کانت جہات عطاء فبہذا الطریق تدخل تحت الترجمة والله اعلم رفتح البادی) لینی مراد سے کہ ارض خیبر کو فتح کرنے کے بعد یہود سے معاہدہ ہو گیا تھا۔ پہلے وہ سب زمینی ان ہی کی تھیں۔ بعد میں غلبہ اسلام کے بعد وہ اللہ اور اس کے رسول ساتھ کیا کی ہو گئی تھیں۔ اس میں ایک طرح سے ان زمینوں کو بطور بخشش دینا بھی مقصود ہے۔ ترجمہ الباب سے ای میں مطابقت ہے۔ اس حدیث سے معاملات کے بہت سے مسائل نکلتے ہیں جن کو حضرت امام نے جگہ جگہ بیان فرمایا ہے۔

# ٢- بَابُ مَا يُصِيْبُ مِنَ الطُّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

باب اگر کھانے کی چیزیں کا فروں کے ملک میں ہاتھ آجائیں

الجمهور على جواز اخذ الغانمين من القوت وما يصلح به وكل طعام يعتاد اكله عمومًا وكذالك علف الدواب سواء كان قبل ال القسمة او بعدها باذن الامام وبغير اذنه (فتح البارى) ليني جمهور كا يمي فتوكل مه كه كھائے پينے كى چيزوں كو غنيمت پائے والے قبل از تقيم لے اور كھاكتے ہيں۔ اى طرح چارا ہے ' اے بھى اپنے جانوروں كو اى طرح كھا پلاكتے ہيں۔

۳۵ ۳۱ – حَدُّنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدُّنَا اللهِ قَالَ حَدُّنَا أَبُو الْوَلِيْدِ فَالَ حَدُّنَا أَبُو الْوَلِيْدِ فَالَ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اله

[طرفاه في: ٥٥٠٨، ٢٢٢٤].

يبيس سے ترجمہ باب فكا كيونكم آخضرت الجائيا نے ان كو منع نہيں فرمايا۔

٣١٥٤ – حَدُّثَنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُّثَنَا حَمَّادُ ا بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ((كُنَا نُصِيْبُ فِي مُغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ، فَنَاكُلُهُ وَلاَ نَرْقَعُهُ)).

نے 'ان سے ابوب نے 'ان سے نافع نے 'ان سے ابن عمر بھی ان ہے ابن عمر بھی ان ہے بیان کیا کہ (نبی کریم ملٹی الم اسلام میں شہد اور انگور ملتا تھا ہم اسے اسی وقت کھالیتے۔ (تقسیم کے لئے اٹھانہ رکھتے)

(۱۹۱۵۲۳) ہم سے مسدد بن مسرمد نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید

اس مدیث سے بید نکا کہ کھانے پینے کی جو چیزیں رکھنے سے خراب ہوتی ہیں تقسیم سے پہلے ان کے استعال میں کوئی حرج نہیں۔ جیسے ترکاریاں میوے وغیرہ۔

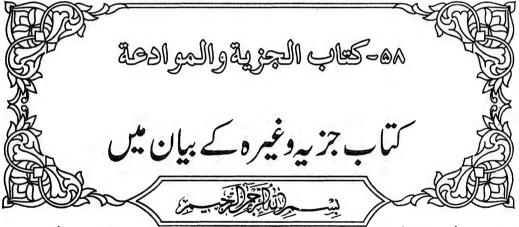
(۱۵۵۵) ہم سے مویٰ بن اساعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہیں ابی اوفیٰ بڑا ہی سے بیان کیا کہا ہیں نے بیان کرتے تھے کہ جنگ خیبر کے موقع پر فاقوں پر فاقے ہونے لگے۔ آخر جس دن خیبر فتح ہوا تو (مال غنیمت میں) گھر بلوگر ھے

٣١٥٥ – حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَلَا حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ

بھی ہمیں ملے۔ چنانچہ انہیں ذرج کرکے (پکانا شروع کر دیا گیا) جب
ہانڈیوں میں جوش آنے لگاتو رسول اللہ طفیلیا کے منادی نے اعلان کیا
کہ ہانڈیوا کو الٹ دو اور گھریلو گدھے کے گوشت میں سے پچھ نہ
کھاؤ۔ عبداللہ بن ابی اوٹی بڑٹر نے بیان کیا کہ بعض لوگوں نے اس پر
کما کہ غالبا آنخضرت ساٹھ لیا نے اس لئے روک دیا ہے کہ ابھی تک
اس میں سے خمس نہیں نکالا گیا تھا۔ لیکن بعض دو سرے صحابہ نے کہا
کہ آنخضرت ساٹھ لیا نے گدھے کا گوشت قطعی طور پر حمام قرار دیا
ہے۔ (شیبانی نے بیان کیا کہ) میں نے سعید بن جبیر سے پوچھاتو انہوں
نے کہا کہ آنخضرت ساٹھ لیا نے اسے قطعی طور پر حمام کردیا تھا۔

خَيْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَومُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْسُحُمُرِ الأَهْلِيَةِ فَانْتَحَرْناَهَا، فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُسولِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ

[أطرافه في: ٢٢٠، ٢٢٢، ٢٢٢٤، ٢٢٤٤].



١ بابُ الْجِزْيَةِ وَالْـمُوَادِعَةُ، مَعَ
 أَهْلِ الذَّمَّةِ وَالْحَرْبِ

وَقُولِ اللهِ تَعَالَى :

﴿ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ اللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمُ اللَّه وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ اللَّذِيْنَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُو الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴾ [التوبة: ٢٩] أَذِلاً عَ. وَمَا جَاءَ في أَخْذِ الْجَزْيَةِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَحُوسِ وَالْعَجَمِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةً عَنِ

#### باب جزیه کااور کافروں سے ایک مدت تک لڑائی نہ کرنے کابیان

اور الله تعالیٰ کا ارشاد که "ان لوگوں سے جنگ کروجو الله پر ایمان نمیں لائے اور نه آخرت کے دن پر اور نه ان چیزوں کودہ حرام مانتے ہیں جنہیں الله اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور نه دین حق کو انہوں نے قبول کیا (بلکہ اللے وہ لوگ تم ہی کو مثانے اور اسلام کو ختم کرنے کے لئے جنگ پر آمادہ ہو گئے)۔ ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی (مثلاً یہود و نصاریٰ) یماں تک (مدافعت کرو) کہ وہ تمہارے غلبہ کی وجہ سے جزیہ دینا قبول کرلیں اور وہ تمہارے مقابلہ پر دب گئے ہوں"۔ اور ان پر دب گئے ہوں"۔ اور ان

ابْنِ أَبِي نجِيْحِ : قُلْتُ لِـمُجَاهِدٍ مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةٌ دَنَانِيْرَ، وَأَهْلُ الْيَمَن عَلَيْهِمْ دِيْنَارٌ؟ قَالَ: جُعِلَ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسارِ.

احادیث کا ذکر جن میں یہود' نصاریٰ ، مجوس' اور اہل عجم سے جزیہ لینے کابیان ہوا ہے۔ ابن عیبینہ نے کما' ان سے ابن الی نجیج نے کما کہ میں نے مجاہد سے یوچھا' اس کی کیا وجہ ہے کہ شام کے اہل کتاب یر جار دینار (جزیہ) ہے اور یمن کے اہل کتاب پر صرف ایک دینار! تو انہوں نے کہا کہ شام کے کافر زیادہ مالدار ہیں۔

اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جزبیہ کی کی بیشی کے لئے امام کو اختیار ہے۔ جزبیہ کے نام سے حقیری رقم غیر مسلم رعایا پر اسلامی حکومت کی طرف سے ایک حفاظتی تیکس ہے جس کی ادائیگی ان غیر مسلموں کی وفاداری کا نشان ہے اور اسلامی کومت یر ذمہ داری ہے کہ ان کے مال و جان و فرجب کی پورے طور پر حفاظت کی جائے گی۔ اگر اسلامی حکومت اس بارے میں ناکام ره جائے تو اسے جزیر لینے کا کوئی حق نہ ہو گا۔ کما لا یعفی۔

(لفظ اذلاء سے آگے بعض ننخوں میں سے عبارت زائد ہے والمسكنة مصدر المسكين اسكن من فلان احوج منه ولم يذهب الى

٣١٥٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرًا قَالَ: ((كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِر بْن زَيْدٍ وَعَمْرُو بْنِ أُوس فَحَدُّتُهُمَا بِجَالَةَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ -عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنِ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَج زَمْزَمَ قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجِزْءِ بْنِ مُعاوِيةً عَمَّ الأَحْنَفِ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوتِهِ بسَنَةٍ، فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرِم مِنَ الْمَجُوسِ. وَلَمْ يَكُنْ عُمَو أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوس)).

٣١٥٧– حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ ((أَنْ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ الْـجزْيَةَ مِنْ مَجوسِ هَجَرَ)).

(١٥٦٦) مم سے على بن عبدالله مدين في بيان كيا انهول في كما مم سے سفیان بن عیبینہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ میں نے عمرو بن دینار سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان دونوں بزرگوں سے بجالہ نے بیان کیا کہ عیں جس سال مععب بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھرہ والوں کے ساتھ جج کیا تھا۔ زمزم کی سیرهیوں کے پاس انہوں نے بیان کیا تھا کہ میں احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچاجزء بن معاویہ کا کاتب تھا۔ تو وفات سے ایک سال پہلے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کاایک مکتوب مارے پاس آیا کہ جس پاری نے اپنی محرم عورت کو بوی بنایا ہو تو ان کو جدا کر دو اور حضرت عمر رضی الله عنه نے پارسیوں سے جزبیہ نهيس لياتفايه

(۱۵۷۷) کیکن جب عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے گواہی دی کہ رسول الله ماليا في المرك يارسيول سے جزيد ليا تھا۔ (تو وہ بھی لينے لگے

تربير معلوم مواكه پارسيول كو بھى تھم اہل كتاب كا سا ہے۔ امام شافعي اور عبدالرزاق نے نكالا كه پارى اہل كتاب تھ، پھران سیر سی است میں کو این این بین سے معبت کی اور دو سرل کو بھی یہ سمجھایا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ آدم علیہ السلام این لڑکیوں کا نکاح این لڑکوں سے کر دیتے تھے۔ لوگوں نے اس کا کہنا مانا اور جنہوں نے انکار کیا 'ان کو اس نے مار ڈالا۔ آخر ان (516) **336** 

کی کتاب مث می۔ اور مؤطا میں مرفوع حدیث ہے کہ پارسیوں کے ساتھ اہل کتاب کا ساسلوک کرو۔ ٣١٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَان قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَن الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوفٍ الأَنْصَارِيَّ-وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٌّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا – أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةً بْنَ الْجَرَّاحَ إِلَى الْبَحْرَيْن يَأْتِي بِـجزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيهِمْ الْعَلاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةً بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْن، فَسَمِعَتِ الأَنْصَارُ بقُدُومَ أَبِي عُبَيْدَةً فَوَافَتْ صَلاَةً الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَـمًا صَلَّى بهم الْفَجْرَ انصَرَف، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسُّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِيْنَ رَآهُمْ. وَقَالَ: ((أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ))، قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ ا للهِ قَالَ ((فَأَبْشِرُوا وَأَمَّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَ ا للهِ ۚ لاَ الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا

(MIDA) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا' انہوں نے کما ہم کو شعیب نے خردی' انہیں زہری نے کما کہ مجھ سے عودہ بن زبیر رہائت نے بیان كيا ان سے مسور بن مخرمہ رضى الله عنمانے اور انہيں عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے خبردی۔ وہ بنی عامرین لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ انہوں نے ان کو خبردی کہ رسول الله صلی الله عليه وسلم في ابو عبيده بن جراح رضي الله عنه كو بحرين جزيد وصول كرنے كے لئے بھيجا تھا۔ أنخضرت صلى الله عليه وسلم نے بحرین کے لوگوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضری رضی اللہ عنه كو حاكم بنايا تفاء جب ابو عبيده رضى الله عنه بحرين كامال لے كر آئے تو انصار کو معلوم ہو گیا کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں۔ چنانچہ فجری نماز سب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رِدِ هي. جب آخضرت ملي يم نماز رِدها عِيك تو لوك آخضرت صلى الله علیہ وسلم کے سامنے آئے۔ آخضرت ساتیا انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا که میراخیال ہے کہ تم نے س لیا ہے کہ ابو عبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں ؟ انسار مُن اللہ انے عرض کیا جی ہاں 'یارسول اللہ! آنخضرت الله المالية نهي خوش خرى مو 'اور اس چيز کے لئے تم ير اميد رہو۔ جس سے تہیں خوثی ہوگی کین خداکی قتم! میں تہارے بارے میں محاجی اور فقرسے نہیں ڈر تا۔ مجھے اگر خوف ہے تو اس بات کا کچھ دنیا کے دروازے تم پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیے تم سے پہلے لوگوں پر کھول دیئے گئے تھے 'قوالیانہ ہو کہ تم بھی ان کی طرح ایک دوسرے سے جلنے لگو اور بیہ جلناتم کو بھی اس طرح تباہ کردے جیسا کہ پہلے لوگوں کو کیا تھا۔

سبحان الله! کیا عمدہ نصیحت فرمائی' مسلمانوں کو۔ جتنی دولتیں اور ریاستیں تباہ ہوئیں دہ ای آپس کے رشک اور حسد اور نااتفاقی کی وجہ سے۔ آج بھی عرب ممالک کو دیکھا جا سکتا ہے کہ یمودی ان کی چھاتیوں پر سوار ہیں اور وہ آپس میں لؤلؤ کر کمزور ہو رہے ہیں۔

(۱۵۹۹) ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن جعفرالرقی نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا ہم سے سعید بن

وجہ ہے۔ آج بھی عرب ممالک کو دیکھا جا سکتا ہے کہ ۳۱۵۹ حکدُثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَوِ الرَّقِيُّ قَالَ

كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانْ قَبْلَكُمْ،

فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا

أَهْلَكَتْهُمْ)).

عبیداللہ ثقفی نے بیان کیا'ان سے بکرین عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر مردونے بیان کیا اور ان سے جبیر بن حید نے بیان کیا کہ کفار سے جنگ کے لئے عمر بناٹھ نے فوجوں کو (فارس کے) برے برے شرول كى طرف بهيجا تفاد (جب لشكر قادسيد بنيا اور لرائى كا تتيجه مسلمانون ك حق ين نكا) تو مرمزان (شوستركاحاكم) اسلام لے آيا۔ عمر والله نے اس سے فرمایا 'کہ میں تم سے ان (ممالک فارس وغیرہ) پر فوج مجیجے کے سلسلے میں مشورہ چاہتا ہوں (کہ پہلے ان تین مقاموں فارس' اصفهان اور آذربائیجان میں کمال سے الزائی شروع کی جائے) اس نے كهاجي بال!اس ملك كي مثال اوراس ميس رہنے والے اسلام دشمن باشندوں کی مثال ایک پرندے جیسی ہے جس کا سرہے و بازو ہیں۔ اگراس كاديك بازوتو ژويا جائے تو وه اپنے دونوں پاؤل پر ايك بازواور ایک سرکے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں اور سرکے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ لیکن اگر سرتوڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں دونوں بازو اور سرسب بے کار رہ جاتا ہے۔ پس سرتو كسرى ب ايك بازو قيصرب اور دوسرا فارس! اس كئ آپ مسلمانوں کو تھم دے دیں کہ پہلے وہ کسریٰ پر حملہ کریں۔ اور بکرین عبدالله اور زیاد بن جبیر دونول نے بیان کیا کہ ان سے جبیر بن حیہ نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت عمر وہاٹھ نے (جماد کے لئے) بلایا اور نعمان بن مقرن بوالله كو جمارا امير مقرر كيا- جب جم دعمن كي سر زمين (نماوند) کے قریب پنچ تو کسری کا ایک افسر چالیس ہزار کا لشکر ساتھ لئے موع جارے مقابلہ کے لئے بردھا۔ پھرایک ترجمان نے آکر کما کہ تم میں سے کوئی ایک شخص (معاملات پر) گفتگو کرے مغیرہ بن شعبہ رہالتہ نے (مسلمانوں کی نمائندگی کی اور) فرمایا کہ جو تمہارے مطالبات ہوں' انہیں بیان کرو۔ اس نے پوچھا آخرتم لوگ ہو کون؟مغیرہ بڑاٹھ نے کہا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں 'ہم انتمائی بد بختیوں اور مصیبتوں میں جتلاتھے۔ بھوک کی شدت میں ہم چرے 'اور گھلیاں چوساکرتے تھے۔ اون اور بال ہماری بوشاک تھی اور پھروں اور درختوں کی ہم

حَدَّثَنَا الْمُفْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ النَّفَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْـمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ خَيَّةً قَالَ: ((بَعَثُ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنَاء الأَمْصَار يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِيْنَ؛ فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانْ، فَقَالَ: إنِّي مُسْتَشِيْرُكَ فِي مَغَازِيٌّ هَذِهِ. قَالَ: نَعَمْ، مَثَلُهَا وَمثَلُ مَنْ فِيْهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوًّ الْـمُسْلِمِيْنَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهٌ جَنَاحَان وَلَهُ رَجُلاَن، فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجُنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلاَن بجَنَاح وَالرَّأْس. فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الآخِرُ نَهَضَتِ الرِّجْلاَن وَالرُّأْسُ. وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهبَتِ الرِّجْلاَن وَالْـجَنَاحَان وَالرَّأْسُ. فَالرَّأْسُ كِسْرَى وَالْجَناَحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الآخَرُ فَارس. فَمُرِ الْـمُسْلِمَيْنَ فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى. وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَـمِيْعًا عَنْ جُبَيْرِ بْن حِيَّةَ : قَالَ فَنَدَبَنَا عُمَرُ. وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّن.حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ، وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِيْنَ أَلْفًا، فَقَامَ تَرْجُمَانُ فَقَالَ: لِيُكَلِّمُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ. فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ: سَلْ عمَّا شِئْتَ. قَالَ : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالَ : نَحْنُ أَنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيْدٍ وَبِلاَء شَدِيْدٍ. نَـمَصُّ الْـجَلْدُ وَالنَّوْمَى مِنَ الْـجُوع. ونَلبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّقْرَ. وَنَقْبُدُ الشُّجَرَ وَالْحَجَرَ. فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ

بَعَثُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الأرضينَ -تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلُّتْ عَظَمَتُهُ - إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرُنَا نَبُيُّنَا رَسُولُ رَبُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتَى تَعْبُدُوا اللهَ وَحْدَهُ. أَوْ تُؤدُّوا النَّجزْيَةَ. وَأَخْبَرَنَا نَبيُّنَا صَلِّي اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّم عَنْ رسَالَةِ رَبُّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتلَ مِنًا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيْمٍ لَمْ يَرَ مِثْلُهَا قَطّ. وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ)).

[طرفه في : ٧٥٣٠].

عبادت کیا کرتے تھے۔ ہماری مصبتیں اسی طرح قائم تھیں کہ آسان اور زمین کے رب نے 'جس کاذکرائی تمام عظمت و جلال کے ساتھ بلند ہے۔ ہاری طرف ہاری ہی طرح (کے انسانی عادات و خصائص ر کھنے والا) ایک نبی بھیجا۔ ہم اس کے باپ اور مال کو جانتے ہیں۔ اللہ کے رسول مٹھالیا نے ہمیں تھم دیا کہ ہم تم سے اس وقت تک جنگ كرت ربير - جب تك تم صرف الله اكيكي عبادت نه كرف للوليا پھراسلام نہ قبول کرنے کی صورت میں جزبید دینا قبول کرلواور ہمارے نی کریم سال ایا ہے ہمیں اپنے رب کایہ پیغام بھی پہنچایا ہے کہ (اسلام ك لئے لڑتے ہوئے) جماد میں ہمارا جو آدمی بھی قتل كيا جائے گاوہ الی جنت میں جائے گا' جو اس نے بھی نہیں دیکھی اور جو لوگ ہم میں سے زندہ باقی رہ جائیں گے وہ (فتح حاصل کر کے) تم پر حاکم بن سكيل كي - (مغيرة ن بيكفتكو تمام كرك نعمان سي كمالزائي شروع

(۱۱۲۰) نعمان نے کہاتم کو تو اللہ پاک ایس کی لڑا ئیوں میں آنخضرت مانی کے ساتھ شریک رکھ چکاہے۔ اور اس نے (لڑائی میں دیر کرنے یر) تم کونہ شرمندہ کیانہ ذلیل کیااور میں تو آنخضرت کے ساتھ لڑائی میں موجود تھا۔ آپ کا قاعدہ تھا اگر صبح سورے لڑائی شروع نہ کرتے اور دن چڑھ جاتا تو اس وقت تک ٹھبرے رہتے کہ سورج ڈھل جائے 'ہوائیں چلنے لگیں 'نمازوں کاوقت آن پہنچ۔

· ٣١٦- فَقَالَ النَّعْمَانُ : رُبَّمَا أَشْهَدَكَ ا للهُ مِثْلُهَا مع النَّبِيِّ ﷺ فَلَـْم يُنْدِّمُكَ وَلَـمْ يُخْزِكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُول انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبُّ الأَرْوَاحُ. وتَحْضُرَ الصَّلْوَ اتُ)

آپیجمتے ا ہوا یہ که لشکر اسلام حضرت عمر بوالتی کی خلافت میں ایران کی طرف چلا۔ جب قادسید میں پنچا تو یزدگر و بادشاہ ایران نے ایک سیسی ایسی اس کے مقابلے کے لئے روانہ کی۔ مماھ میں یہ جنگ واقع ہوئی' جس میں مسلمانوں کو کافی نقصان بہنچا' ملیحہ اسدی اور عمرو بن معد یکرب اور ضرار بن خطاب جیسے اسلامی بهادر شهید ہو گئے۔ بعد میں الله یاک نے کافروں پر ایک تیز آندھی بھیجی۔ ان کے ڈریے خیبے سب اکھڑ گئے' ادھرے مسلمانوں نے حملہ کیا' وہ بھاگے' ان کا نامی گرامی پہلوان رستم ثانی مارا گیا اور مسلمانی فوج تعاقب کرتی ہوئی مدائن پینی وہاں کاریس ہرمزان محصور ہو گیا اُخر اس نے امان جابی اور خوشی سے مسلمان ہو گیا۔ ابو مویٰ اشعریؓ جو فوج کے سردار تھے' انہوں نے ان کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت عمرؓ نے اسکی عزت افزائی فرمائی' اسے عقلمند اور صاحب تدبیریا کر اسکو مشیر خاص بنایا' چنانچہ ہرمزان نے کسریٰ کے بارے میں صحیح مشورہ دیا۔ ہر چند وہ روم کا بادشاہ تھا گراس زمانے میں کسریٰ کا مرتبہ سب بادشاہوں سے زیادہ تھا' اس کا تاہ ہونا ایران اور روم دونوں کے زوال کا سبب بنا' کسریٰ کی فوج کا سردار ذوالجناحین نامی سردار تھا' جو خچرہے گرا اور اسکا پیٹ بھٹ گیا۔ سخت جنگ کے بعد کافروں کو ہزیمت ہوئی' مزید تفصیل آگے

آئے گی۔

٧- بَابُ إِذَا وَادَعَ الإِمامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ، هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ؟ ٣١٦١ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرو بْن يَحْيَى عَنْ عَبَّاس السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي خُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: ((غَزَونَا مَعَ النَّبيِّ ﷺ تَبُوكَ، وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﴿ لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَساهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرهِمْ)).

[راجع: ۱٤۸١]

صلح کی تو سارے ایلہ والے امن اور صلح میں آ گئے۔

٣- بَابُ الْوَصَاةِ بِأَهْلِ ذِمّةِ رَسُولِ اللهِ عِلْمَا، وَالذَّمَّةُ الْعَهْدِ، وَالإلُّ الْقَرَابَةِ

٣١٦٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُوَيْرِيَّةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيْمِيُّ قَالَ: ((سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: أُوصِيْكُمْ بِذِمَّةِ اللهِ، فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ، وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ)).

[راجع: ١٣٩٢]

## باب اگر بستی کے حاکم سے صلح ہو جائے تو بستی والوں سے بھی صلح سمجھی جائے گی

(۳۱۲۱) ہم سے سل بن بکار نے بیان کیا کما ہم سے وہیب نے بیان کیا' ان سے عمرو بن کیلی نے ' ان سے عباس ساعدی نے اور ان سے ابو حمید ساعدی منافذ نے بیان کیا کہ رسول کریم ملٹھایا کے ساتھ ہم غزوہ تبوک میں شریک تھے۔ ایلہ کے حاکم (بوحنا بن روبہ) نے آنخضرت ملتَّ اللهُ كوايك سفيد خچر بهيجااور آپُ نے اسے ایک چاد ربطور خلعت کے اور ایک تحریر کے ذریعہ اس کے ملک پر اسے ہی حاکم باقی ر کھا

یہ روایت ابن اسحاق میں یوں ہے کہ جب آپ جبوک کو جا رہے تھے' تو یوحنا بن روبہ ایلہ کا حاکم آپ کی خدمت میں آیا۔ اس نے جزیر دینا قبول کرلیا' اور آپ نے اس سے صلح کر کے سند امان لکھ کر دے دی' اس سے ترجمہ باب یوں نکلا کہ آپ نے بوحنا سے

باب آنخضرت ملتي يلم نے جن كافروں كو امان دى (اينے ذمه میں لیا) ان کے امان کو قائم رکھنے کی وصیت کرنا

ذمہ کتے ہیں عہد اور اقرار کو' اور "ال" کالفظ جو قرآن میں آیا ہے اس کے معنے رشتہ داری کے ہیں۔

(٣١٦٢) ہم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا' کما ہم سے ابو جمرہ نے بیان کیا' کما کہ میں نے جوریہ بن قدامہ تمیں سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب سے ان تھا' (جب وہ زخی ہوئے) آپ سے ہم نے عرض کیا تھا کہ ہمیں کوئی وصیت کیجئ او آپ نے فرمایا کہ میں ممہیں اللہ تعالیٰ کے عمد کی (جو تم نے ذمیوں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں (کہ اس کی حفاظت میں کو تاہی نہ کرنا) کیونکہ وہ تمہارے نی کا ذمہ ہے اور تمہارے گھر والوں کی روزی ہے (کہ جزیہ کے رویبی سے تمہارے بال بچوں کی گزران ہوتی ہے)

آئی ہوئے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق بڑاتھ کی ہد وہ عالی شان وصیت ہے جس پر اسلام بیشہ نازاں رہے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسٹیں کو اسٹین کے سلام کو اسٹان ہوئانا یا ستانا ہر گز نہیں ہے۔ پھر بھی کچھ متعقب لوگوں نے جماد کے سلسلہ میں اسلام کو ہدف ملامت بنایا ہے جن کے جواب میں خطیب الاسلام حضرت مولانا عبدالروف صاحب جمنذا تکری ناظم جامعہ سراج العلوم جمنذا تکر نیال نے ایک تفصیلی مقالہ مرحمت فرمایا ہے۔ جے ہم مولانا کے شکریہ کے ساتھ یمال درج کرتے ہیں۔ جس کے مطالعہ سے ناظرین میریف کی معلومات میں بیش از بیش اضافہ ہو گا۔ مولانا تحریر فرماتے ہیں۔

"جاد کے منہوم ہے بے خبری پر اہل یورپ مستشرقین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جہاد غیر مسلموں کو زبردسی مسلمان بنانے کا نام ہے۔ اگر چہ ان غیر مسلموں نے مسلمانوں پر کوئی زیادتی اور ان کے ساتھ کوئی دشمنی نہ کی ہو' لیکن اہل یورپ سراسر کذب و افتراء سے کام لیتے ہیں۔ کیونکہ ادنی کامل ہے یہ اعتراض غلط اور باطل ثابت ہو جاتا ہے۔ سورہ انفال و سورہ بقرہ میں یہ تفصیل موجود ہے جس سے صاف فاہر ہوتا ہے کہ دین کے اندر زبردتی نہیں ہے۔ اصل میں قرآن کریم میں کفار و مشرکین اور بیود و نصاری کے ساتھ جنگ و قبال کی جو آیات ہیں ان سے ناوا قفون کو سرسری مطالعہ سے یہ غلط فنی پیدا ہوتی ہے کہ اسلام تمام نداہب کا دشمن ہے 'گریہ غلط فنی ان آیات کے پس منظر سے ناوا قفیت کے سبب پیدا ہوگئی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ غیر مسلموں کی دو قسمیں ہیں' ایک وہ جو اسلام اور مسلمانوں سے کوئی مخاصت اور دشمنی نہیں ہے ان دونوں کے لئے اور مسلمانوں کے معاند اور ان کے وشمن ہیں' دو سرے وہ جن کو مسلمانوں سے کوئی مخاصت اور دشمنی نہیں ہے ان دونوں کے لئے ادکام حدا حدا ہیں۔

جو غیر مسلم مسلمانوں کے دسمن اور دربے آزار نہیں ہیں ان کا حکم جدا ہے۔ ان کے ساتھ دنیاوی تعلقات اور حسن سلوک کی ممانعت نہیں ہے۔ ارشاد ہے

لا ينهكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم ان تبروهم وتقسطوا اليهم ان الله يحب المقسطين انما ينهكم الله عن الذين قاتلوكم في الدين واخرجوكم من ديار كم وظاهروا على اخراجكم ان تولوهم ومن يتولهم فاولئك هم الظلمون ط (الممتحنة ٨٠٩

"دلینی جو لوگ تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کرتے اور جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا' ان کے ساتھ احسان و سلوک اور عدل و انصاف کا برتاؤ کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا۔ اللہ تو صرف انہی لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو دین کے بارے میں تم سے لڑے اور جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ اور تمہارے نکالنے میں مخالفوں کی مدد کی' جو ایسے لوگوں سے دوستی رکھے گا' وہ ظالموں میں سے ہوگا''۔

اور جو غیر مسلم مسلمانوں سے عداوت رکھتے ہیں اور ان کو مثانے جلانے اور برباد کرنے کے درپے رہتے ہیں ان سے دوسی قطعا حرام ہے اوران کے قتل کے جواب میں قتل و قبال کے احکام موجود ہیں۔ لیکن ایس جنگ میں بھی ظلم و زیادتی کی ممانعت موجود ہے۔ ارشاد ہے۔ ﴿ و قاتلوا فی سبیل الله الذین یقاتلونکم ولا تعتدو ان الله لا یحب المعتدین ﴾

اور جو تم سے لڑیں تم بھی اللہ کے راستے میں ان سے لڑو 'گر کسی قتم کی زیادتی نہ کرو 'اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ حافظ ابن حجرؓ نے جماد کے متعلق جو تفصیل لکھی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ دشمن سے جماد تکوار 'اسلحہ کے ذریعہ صرف ای وقت ضروری ہے جبکہ مسلمانوں پر کفار زیادتی و دشمنی کا کھلم کھلا رویہ افتتیار کئے ہوئے ہوں۔

امام ابن تیمیہ نے "مجموعہ رسائل تحت قتال الکفاد" میں صراحت کی ہے کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے ﴿ لا اکواہ فی الدین ﴾ دین میں زبردسی نہیں ہے۔ فلو کان الکافر یقتل حلی یسلم لکان هذا اعظم الاکواہ علی الدین کی اگر مسئلہ شرعی ہے ہو کہ بنب کافر مسلمان نہ ہو تو اس کو قل کر دیا جائے تو ذہب پر جرو اکراہ کی اس سے بری شکل اور کیا ہے ؟

اسلام کا مقصد محض کافروں کو قتل کر ڈالنا اور ان کے اموال و جاکداد کو جاصل کر لینا نہیں ہے بلکہ جماد کا مطلب استیلاء اسلام ہے جو دین حق ہے اور دراصل حقیقاً دین و دنیا کا اعتدال و توازن اسلام کے نظام میں مضمرے۔ اس کو تمام عالم میں عام کرنا مقصود ہے جو دین حق ہے اور دراصل حقیقاً دین و دنیا کا اعتدال و توازن اسلام کے نظام میں مضمرے۔ اس کو تمام عالم میں عام کرنا مقصود ہے جیسا کہ ارشاد ہے ﴿ اللّٰ اللّٰهِ اللّٰهِ واللّٰ اللّٰهِ واللّٰهِ اللّٰهِ واللّٰ اللّٰهِ واللّٰ اللّٰهِ واللّٰ اللّٰهِ واللّٰ اللّٰهِ واللّٰ اللّٰهِ واللّٰ اللّٰمُ على اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰهِ واللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ واللّٰمُ اللّٰمُ واللّٰمُ اللّٰمُ ا

ای معنی میں دو سری جگہ ارشاد ہے ﴿ وَفَیْلُوهُمْ حَتَٰی لاَ تَکُوْنَ فِنْنَةٌ وَیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلَّهِ فَانِ النَّهَوْا فَلاَ عُدُوانَ اِلاَّ عَلَى الظَّلِمِیْنَ ﴾ (البقرة: ۱۹۳) یعنی اور ان سے جماد کرو' یہاں تک کہ فقتہ باقی نہ رہ جائے (اور دین اللہ بی کا ہو جائے) پس ایگر وہ باز آ جائیں' تو پھر زیادتی نہیں کرتا ہے گر طالموں ر۔

اگر اسلام کا مقصد محض قمال کفار ہو تا تو پھر عورتوں' بچوں' بو ڑھوں' معذوروں' اور گوشہ کیر فقیروں کو قمال کے عکم ہے کیوں مشتنیٰ کیا جاتا ؟ کیونکہ علت کفر تو سب میں مشترک ہے۔ حالا تکہ حضور اکرم مٹائیل کا فرمان حضرت جابر بڑا تھ ہا کہ مروی ہے کہ لا تقتلوا ذریة ولا عسیفا ولا شیخا فانیا ولا طفلا صغیراً ولا امراۃ لین چھوٹے بچوں' بیگار میں پکڑے ہوئے مزدوروں' کمرور اور بڈھوں' نابالغ ارکوں اور عورتوں کو قمل نہ کرو۔ (السیاسة الشرعیة ص ۱۵۰۔ وموطا معه مسوئ جلد ثانی ص ۱۳۱)

ای طرح امیرالمؤمنین حضرت ابو بکر بڑاؤ نے امیرالشکر حضرت اسامہ سے فرمایا تھا کہ دیکھو خیانت نہ کرنا' فریب نہ کرنا اور دعمٰن کا ہاتھ پاؤں مت کاٹنا' چھوٹے بچوں' بوڑھوں او رعورتوں کو قتل نہ کرنا۔ اور ان لوگوں کو بچھ نہ کہنا جنہوں نے اپنی زندگی عبادت گاہوں' گرجا گھروں میں وقف کر دی ہے۔ (صدیق اکبر مؤلفہ مولانا سعید احمد اکبر آبادی بحوالہ طبری ص۳۲۹)

یخ الاسلام امام این تیمیہ اس مدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اگر کفر کا اقتدار وجہ فتنہ بن جائے تو فتنہ کو ختم کرنے کے لئے قال ضروری ہے ورنہ نہیں۔

بسر حال اسلام کا مقصد حصول افتدار و استیلاء صرف اس لئے ہے تاکہ دین و دنیا میں اعتدال و توازن اور امن و امان قائم رہے اور نظام اسلام کے ذریعہ اقوام عالم کو سکون قلب اور امن و استقلال کے ساتھ زندگی گزارنے کے مواقع حاصل ہوں"۔

باب آنخضرت ملٹھ کے کا بحرین سے (مجاہدین کو کچھ معاش) دینا اور بحرین کی آمدنی اور جزیہ میں سے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کرنااس کابیان اور اس کا کہ جو مال کا فروں سے بن لڑے ہاتھ آئے یا جزیہ وہ کن لوگوں کو تقسیم کیاجائے (۳۱۷۳) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کما ہم سے زہیر نے بیان

٤- بَابُ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُ ﴿ مِنَ مَالِ لَبَحْرِ َ يُنِ الْبَحْرِ َ يُنِ مَالٍ لَبَحْرِ َ يُنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالٍ لَبَحْرِ َ يُنِ وَالْجَزْيَةَ وَلِـمَنْ يُقْسَمِ الْفَيءُ وَالْجَزْيَةُ؟
 وَالْجَزْيَةُ؟
 ٣١٦٣ حَدْثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

**€**(522) ► **336 337 337 337 337 337** 

حَدُّثُنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْن سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنْسًا قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلِّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا لاَ وَاللهِ حَتَّى تَكْتُبُ لإِخْوَانِنَا مِنْ قَرَيْش بَمِثْلِهَا، فَقَالَ: ((ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللهُ عَلَى ذَلِكَ يَقُولُونَ لَهُ. قَالَ : فَإِنَّكُمْ سَتَرَونَ بَعدِي أَثَرَةً، فَاصْبرُوا حَتَّى تَلْقُونِي)).

[راجع: ٢٣٧٦]

٣١٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٍّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْـمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لِي: ((لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)). فَلَتُّمَا قُبضَ رَسُولُ اللهِ اللهِ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَبُوبَكُو: مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهُ وَجَاءَ مَالُ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﴿ عِنْدَ فَلْيَأْتِنِيْ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ قَالَ لِيْ: لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْن لأَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا. فَقَالَ لِيْ: احْتُهْ. فَحَثُوتُ حَنِيَّةً. فَقَالَ لِيْ: عُدُّهَا. فَعَدَدْتُهَا، فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِانَةِ، فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَحَمْسُمِانَة.

کیا' ان سے کی بن سعد انصاری نے بیان کیا کہ میں نے انس بھاتنہ سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ نی کریم ماٹیلم نے انصار کو بلایا' تاکہ بحرين ميں ان كے لئے بچھ زمين كهديں - ليكن انہول نے عرض كيا كه نهيس! خداكى فتم! (بميس اسى وقت وبال زمين عنايت فرمايي)؛ جب اتنی زمین مارے بھائی قریش (مماجرین) کے لئے بھی آپ لکھیں۔ آل حضرت ماٹھائے نے فرمایا۔ جب تک اللہ کو منظور ہے سے معاش ان کو بھی (یعنی قرایش والوں کو) ملتی رہے گی۔ لیکن انصار سمی اصرار كرتے رہے كه قريش والول كے لئے بھى سنديں لكھ ديجے۔ جب آپ نے انصار سے فرمایا 'کہ میرے بعد تم یہ دیکھو گے کہ دو سروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی الین تم صبرے کام لینا " تا آنکه تم آخر میں مجھ سے آگر ملو۔ (جنگ اور فسادنہ کرنا)

(سام سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اساعیل بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے کما کہ مجھے روح بن قاسم نے خبردی 'انسیں محدین ملکدرنے بیان کیا کہ جابرین عبداللہ رضی الله عنمانے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم في مجھ سے فرمایا تھاکہ اگر ہمارے پاس بحرین سے روپیہ آیا 'تومیس تہمیں اتنا' اتنا' اتنا (تین لپ) دول گا۔ پھر جب آنخضرت صلی الله علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور اس کے بعد بحرین کاروپیہ آیا تو ابو بکررضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی سے کوئی دینے کاوعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آخضرت صلی الله علیه وسلم نے مجھ سے فرمایا تھاکہ اگر بحرین کاروبیہ ہمارے بہاں آیا تومیں تمہیں اتنا' اتنااور اتنادوں گا۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ اچھا ایک لپ بھرو' میں نے ایک لپ بھری' تو انہوں نے فرماہ 'کہ اسے شار کرو' میں نے شار کیاتو پانچ سوتھا' پھرانہوں نے مجھے ڈیڑھ ہزار عنایت فرمایا۔

[راجع: ٢٢٩٦]

٣١٦٥ - وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْن صُهَيْبٍ عَنْ أَنَس ((أُتِيَ النُّبيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَمَالَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ: انْتُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَكَانَ أَكْثَرَ مَال أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلِّي ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي، إنَّى فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيْلاً. فَقَالَ خُذْ. فَحَثَا فِي ثُوبَهِ، ثمَ ذهب يُقِلُّهُ فَلَهم يَسْتَطِعُ فَقَالَ: مُرْ بَعْضَهُمْ يَوفَعْهُ عَلَيٌّ، قَالَ: لاَ. قَالَ: فَارْفَعُهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لاَ. فَنَشَرَ مِنْهُ ثُمُّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَهم يَرْفَعْهُ فَقَالَ: فَمُرْهُ بَعْضَهُمْ يَرفَعُهُ عَلَىَّ، قَالَ: لاَ. فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَىَّ، قَالَ: لا. فَنَثَرَ ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ، فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا، عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ، فَمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَم)).

[راجع: ۲۱]

آبُ إِثْم مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ
 جُرْم

٣١٦٦ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

(۱۲۵۵) اور ابرہیم بن طمان نے بیان کیا ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رہافتہ نے کہ نبی کریم مٹیا کے یمال ، کرین سے خراج کا روپیہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے معجد میں پھیلا دو' بحرین کاوہ مال ان تمام اموال میں سب سے زیادہ تھا جو اب تشریف لائے اور کہنے لگے کہ یارسول اللہ! مجھے بھی عنایت فرمائے (میں زیر بار ہوں) کیونکہ میں نے (بدر کے موقع یر) اپنامھی فدید اداکیا تفااور عقيل كابهي! آنخضرت التاليان فرمايا كه اجيمال ليجئه چنانيه انہوں نے اپنے کیڑے میں روپیہ بھرلیا' (لیکن اٹھ نہ سکا) تواس میں ے كم كرنے لگے۔ ليكن كم كرنے كے بعد بھى نہ الله سكاتو عرض كيا کہ آنحضور کسی کو حکم دیں کہ اٹھانے میں میری مدد کرے 'آنخضرت ملتی ایم نے فرمایا کہ ایسانہیں ہو سکتا' انہوں نے کما کہ پھر آپ خود ہی اٹھوا دیں۔ فرمایا کہ بیہ بھی نہیں ہو سکتا۔ پھرعباس بٹاٹھ نے اس میں ہے کچھ کم کیا'لیکن اس پر بھی نہ اٹھاسکے تو کہا کہ کسی کو حکم دیجئے کہ وہ اٹھادے 'فرمایا کہ نہیں ایسانہیں ہو سکتا' انہوں نے کہا' پھرآپ ہی اٹھادیں 'حضور اکرم لٹھایا نے فرمایا 'کہ بیہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آخراس میں سے انہیں پھر کم کرناپڑااور تب کہیں جاکے اسے اپنے کاندھے پر اٹھا سکے اور لے کر جانے گئے۔ آنحضرت ملٹیکیا اس وقت تک انہیں برابردیکھتے رہے 'جب تک وہ ماری نظروں سے چھپ نہ گئے۔ ان ك حرص ير آپ نے تعجب فرمايا اور آپ اس وقت تك وہال سے نہ المصح جب تك وبال ايك درجم بهي باقي ربا-

#### باب کسی ذمی کافر کو ناحق مار ڈالنا کیسا گناہ ہے؟

(۱۹۱۹) ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حسن بن عمرونے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن کیا اور ان سے عبداللہ بن

عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَـمْ يُرح رَائِحَةً

الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْخَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسْيُرَةِ

عمرو فرمایا گا۔ م

٣- بَابُ إِخْرَاجِ الْمَهُودِ
 مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

أَرْبَعِيْن عاما)). إطرفه في : ٢٦٩١٤.

وَقَالَ عُمَٰرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَقِرُّكُمْ مَا أَقَرِّكُمْ مَا أَقَرِّكُمْ مَا أَقَرِّكُمْ مَا أَقَرِّكُمْ اللهُ)).

٣١٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدُّثَنَا اللَّيْثُ ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ الْمَهُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الْمَهُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اللهِ عَنْهُ قَالَ: ((انْطَلِقُوا إِلَى خَرَجَ النّبِي فَقَالَ: ((انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ))، فَخَرَجْنَا حَتِّى جِثْنَا بَيْتَ يَهُودَ))، فَخَرَجْنَا حَتِّى جِثْنَا بَيْتَ اللّهُوا، يَشَلَمُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الأَرْضَ اللهِ وَرَسُولِهِ، إِنِّي أَرْيُدُ أَنْ أَجْلِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَرْضِ، فَمَنْ أَرِيدُ أَنْ أَجْلِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَرْضِ، فَمَنْ أَرِيدُ أَنْ أَجْلِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَرْضِ، فَمَنْ أَرِيدُ مَنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْنًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلاَّ يَعْلَى فَالْمَعُوا أَنْ الأَرضَ اللهِ وَرَسُولِهِ).

[طرفاه في : ١٩٤٤، ٢٣٤٨].

رسول کریم مل این حیات طیبہ ہی میں یمودیوں کے اخراج کی نیت کرلی تھی 'مگر آپ کی وفات ہو گئی۔ حضرت عمر نے اپنی خلافت میں ان کی مسلسل غداریوں اور ساز شوں کی بنا پر ان کو وہاں سے تکال دیا۔

٣١٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُنِينَةَ عَنْ سُلَيْمَان بْنِ أَبِي مُسْلِمِ الأَحْوَلِ عَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَان بْنِ أَبِي مُسْلِمِ الأَحْوَلِ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا يَقُولُ: يَومُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَومُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَومُ الْخَمِيْسُ. ثُمَّ بَكَى حَتَى بَلُ وَمَا يَومُ الْخَمِيْسُ. ثُمَّ بَكَى حَتَى بَلُ

عمرو رضی الله عنمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ،جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیاوہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی راہ سے سو تکھی جا سکتی

باب يهوديون كو عرب كى ملك سے نكال كربا مركرنا اور حضرت عرباللہ نے كماكہ نبى كريم ملتى يا نے (خيبر كے يهوديوں سے) فرماياكہ ميں تهيں اس وقت تك يمال رہنے دول گاجب تك اللہ تم كويمال ركھے۔

(۱۳۱۲) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہ ہم سے معید مقبری نے بیان کیا کا کہ ہم سعد مقبری نے بیان کیا کہ اس سعد کے والد (ابو سعید) نے کہ ابو ہریرہ بڑھتے نے بیان کیا ہم ابھی مسجد نبوی میں موجود تھے کہ نبی کریم ملٹھیلم تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ چنانچہ ہم روانہ ہوئے اور جب بیت المدراس کی ربودیوں کا مدرسہ) پنچ تو آنخضرت اٹھیلم نے ان سے فرمایا کہ اسلام لاؤ تو سلامتی کے ساتھ رہو گے اور سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اس ملک سے نکال دول کہ بھرتم میں سے اگر کسی کی جا کداد کی قیمت آئے تو اسے بھی ڈالے۔ اگر میں ہو تو تمہین معلوم ہونا چاہئے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول ہی ہے۔

(۱۲۱۸) ہم سے محر بن سلام نے بیان کیا' ان سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' ان سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' ان سے سلیمان احول نے' انہوں نے سعید بن جبیر سے سااور انہوں نے ابن عباس بی اور سے سا' آپ نے جعرات کے دن کا ذکر کرتے ہوئے کہا' تہمیں معلوم ہے کہ جعرات کا دن' ہائے! یہ کون سادن ہے ؟ اس کے بعد وہ اتنا روئے کہ ان کے آنبوؤں سے

ذَمْعُهُ الْحَصَى. قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا يُومُ الْحَمِيْسِ؟ قَالَ اشْتَدَّ بِرِسُولِ اللهِ يَومُ الْحَمِيْسِ؟ قَالَ اشْتَدَّ بِرِسُولِ اللهِ اللهِ وَجَعهُ فَقَالَ: ((انْتُونِي بِكَتِفِ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُوا بَعْدَهُ أَبَدًا)). فَتَنَازَعُوا. وَلاَ يَنْبَغِي عِندَ نَبِي تَنَازُعٌ. فَقَالَ: فَقَالُوا: مَا لَهُ؟ أَهَجَرَ؟ اسْتَفْهَمُوهُ. فَقَالَ: فَقَالُوا: مَا لَهُ؟ أَهَجَرَ؟ اسْتَفْهَمُوهُ. فَقَالَ: فَرَونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمًّا تَدْعُونِي لَنِهِ. فَأَمْرَهُمْ بِعَلاَثٍ قَالَ أَخْرِجُوا النَّهُ الْمَرْبِ وَأَجِيْزُوا الْمَالِئةِ الْمُعْرَبِ وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحُو مَا كُنْتُ أَجِيْرُهُمْ، وَالْعَالِئةِ الْمُونِي فَلَا أَنْ قَالَهَا أَنْ قَالَهَا أَنْ قَالَهَا أَنْ قَالَهَا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا، وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَيَرْبُوا فَيَسِيْتُهَا)) قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِنْ قُولِ فَنَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِنْ قُولِ فَنَالِهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللل

کنگریاں تر ہو گئیں۔ سعید نے کما میں نے عرض کیا' یا ابو عباس! جعرات کے دن سے کیامطلب ہے؟ انہوں نے کما کہ ای دن رسول الله التيام كي تكليف (مرض الوفات) ميں شدت بيدا ہوئي تھي اور آب فرمایا تھا کہ مجھے (لکھنے کا) ایک کاغذ دے دو تاکہ میں تمارے لئے ایک ایسی کتاب لکھ جاؤں 'جس کے بعد تم بھی گراہ نہ ہو۔ اس پر لوگوں کا اختلاف ہو گیا پھر آنخضرت مٹھ کیا نے خود ہی فرمایا کہ نبی کی موجودگی میں جھکڑنا غیر مناسب ہے ' دو سرے لوگ کہنے لگے 'جملا کیا آنخضرت ملی ایم به کارباتیں فرمائیں کے اچھا ، پھر پوچھ لو ، یہ س کر آنخضرت ملی ایم نے فرمایا کہ مجھے میری حالت پر چھوڑ دو کیونکہ اس وقت میں جس عالم میں ہوں وہ اس سے بمترے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو۔ اس کے بعد مخضرت ملی الم نے تین باتوں کا حکم فرمایا که مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا اور وفود کے ساتھ ای طرح خاطر تواضع كامعامله كرنا ، جس طرح مين كياكر تا تها. تيسري بات کچھ بھلی سی تھی' یا تو سعید نے اس کو بیان نہ کیا ً یا میں بھول گیا۔ سفیان نے کمایہ جملہ (تیسری بات کچھ بھلی سی تھی) سلیمان احول کا کلام ہے۔ اور یہ تھی کہ اسامہ کالشکر تیار کر دینا' یا نماز کی حفاظت کرنا' یا لونڈی غلاموں سے اچھاسلوک کرنا۔

اهجر الهمزة للاستفهام الانكارى لان معنى هجر هذى وانما جاء من قائله استفها ما للانكار على من قال لا تكتبوااى تتركوا امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تجعلوه كامر من هجر فى كلامه لانه صلى الله عليه وسلم لا يهجر النح كذا فى الطيبى يعنى يهال بمزه استفهام انكار كے لئے ہے۔ جس كا مطلب بي كه جن لوگوں نے كما تھا كه حضور ملتي الله كو اب الكھوانے كى تكليف نه دو " ان سے كما كيا كہ حضور ملتي الم في فيريان نہيں ہو كيا ہے اس لئے آپ كو بذيان والے پر قياس كرك ترك نه كرو۔ آپ سے بذيان ہو بي نامكن ہے۔ اس سلم كى تفصيلى بحث الى ياره بيل كرر چكل ہے۔

کتاب کے لکھے جانے پر صحابہ کا اِختلاف اس وجہ سے ہوا تھا کہ بعض صحابہ نے کما کہ آنخضرت ملی اُلی کو اس شدت تکلیف میں مزید تکلیف میں مزید تکلیف ند دینی چاہیے۔

بعد میں خود آنخضرت طاہوت ہو گئے۔ جس کا مطلب سے کہ اگر اکھوانا فرض ہوتا تو آپ کس کے کہنے ہے سے فرض ترک نہ کرتے ' فظ برائے مصلحت ایک بات ذہن میں آئی تھی ' بعد میں آپ نے خود اسے ضروری نہیں سمجھا۔ منقول ہے کہ آپ ظائت صدیق کے بارے میں قطعی فیصلہ لکھ کر جانا چاہتے تھے تاکہ بعد میں اختلاف نہ ہو۔ ای لئے آپ نے خود اپنے مرض الموت میں معزت صدیق اکبر کے حوالے منبرو محراب کو فرما دیا تھا۔

#### باب اگر کافرمسلمانوں سے دغاکریں توان کومعافی دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

(PMY9) ہم سے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا، كما ہم سے ليث بن سعدنے بیان کیا کہ اکہ مجھ سے سعید مقبری نے بیان کیا ان سے ابو مرررہ واللہ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو (یمودیوں کی طرف ے) نبی کریم ملی ایم کی خدمت میں بمری کایا ایے گوشت کامدید پیش کیا گیاجس میں زہر تھا۔ اس پر آنخضرت ملی النا کے جتنے یبودی يمال موجود بين- انسي ميرے پاس جع كرو، چنانچه وه سب آ گئے۔ اس کے بعد آنخضرت سی النا نے فرمایا کہ دیکھو میں تم سے ایک بات یوچھوں گا۔ کیاتم لوگ صحیح صحیح جواب دو گے ؟ سب نے کماجی ہاں' آب نے دریافت فرمایا 'تمهارے باپ کون تھے ؟ انہوں نے کما کہ فلان! آنخضرت متي الميام في فرمايا كم تم جھوث بولتے مو ممارے باپ توفلال تھے۔ سبنے کما کہ آپ بچ فرماتے ہیں۔ پھر آل حضرت ساتھیا نے فرمایا 'اگر میں تم سے ایک اور بات پوچھوں تو تم صیح واقعہ بیان کر دو کے ؟ سب نے کما'جی ہاں' اے ابو القاسم! اور اگر ہم جھوث بھی بولیں تو آپ ہمارے جھوٹ کو ای طرح پکرلیں گے جس طرح آپ نے ابھی ہمارے باب کے بارے میں ہمارے جھوٹ کو پکڑ لیا ، حضور اكرم ملي الناج ال كے بعد دريافت فرماياكه دوزخ ميں جانے والے کون لوگ ہوں گے ؟ انہوں نے کما کہ کچھ دنوں کے لئے تو ہم اس میں داخل ہو جائیں گے لیکن پھر آپ لوگ ہماری جگہ داخل کردیئے جائيں گے۔ حضور اكرم الن يا نے فرماياتم اس ميں برباد رہو عدا كواه ہے کہ ہم تمہاری جگہ اس میں بھی داخل نہیں کئے جائیں گے۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم مجھ سے صحیح واقعہ بتا دو گے ؟ اس مرتبہ بھی انہوں نے میں کما کہ ہاں! اے ابوالقاسم! آمخضرت ملی اللہ نے دریافت توکیاتم نے اس بحری کے گوشت میں زہر ملایا ہے ؟ انہوں نے کما جی ہاں ' آنخضرت نے

٧- بَابُ إِذَا غَدَرَ الْـمُشْرِكُونَ بالْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ؟ ٣١٦٩ حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ((لَـمًا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أَهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ فِيْهَا سُمٌّ، فَقَالَ النَّبيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ يَهُودَ))، فَجُمِفُوا لَهُ، فَقَالَ: ((إنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْء، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيٌّ عَنْهُ؟)) فَقَالُوا نَعَمْ. قَالَ لَهُمُ النُّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَبُوكُمْ؟)) قَالُوا: فُلاَنٌ فَقَالَ: ((كَذَّبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلاَنَّ)) قَالُوا: صَدَقْتَ. قَالَ: ((فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيٌ عَنْ شَيْء إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمُ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كِذْبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي آبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّار؟)) قَالُوا: نَكُونُ فِيْهَا يَسِيْرًا، ثُمَّ تَخلَفُونَا فِيْهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اخْسَؤُوا فِيْهَا، وَاللَّهِ لاَ نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا أَبَدًا)). ثُمَّ قال: ((هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ ؟)) فَقَالُوا : نَعَمْ يَا أَبَّا الْقَاسِمِ. قَالَ: ((هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمَّا)) قَالُوا: نَهَمْ. قَالَ : ((مَا حَمَلَكُمْ عَلَى

ذَلِكَ؟)) قَالُوا أَرَدْنَا : إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَستَرِيْحُ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَـمْ يَضُرُكَ)). [طرفاه في : ٤٢٤٩، ٧٧٧ه].

دریافت فرمایا که تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصدیہ تھا کہ آپ جھوٹے ہیں (نبوت میں) تو ہمیں آرام مل جائے گااوراگر آپ واقعی نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپؑ نے اس یمودی عورت زینب بنت حارث نای کو جس نے زہر ملایا تھا کچھ سزانہ دی' بلکہ معاف کر دیا' گرجب بشرین براء محانی بڑاٹھ جنبوں نے اس گوشت میں سے کچھ کھالیا تھا' مرگئے تو آپ نے ان کا قصاص لیا' اور اس عورت کو قتل کرا دیا۔

# ٨ - بَابُ دُعَاءِ الإِمَامِ عَلَى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا

أَلِثُ بَنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَا رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ قَالَ: قَبْلَ الرُّكُوعِ. فَقُلْتُ إِنَّ فُلاَنًا يَزْعَمُ أَنْكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ: كَذَب. ثُمَّ أَنْكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ: كَذَب. ثُمَّ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ: بَعَثُ أَرْبَعِيْنَ أَوْ سَبْعِيْنَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ: بَعَثُ أَرْبَعِيْنَ أَوْ سَبْعِيْنَ وَيَنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ: بَعْثُ أَرْبَعِيْنَ أَوْ سَبْعِيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَعَرَضَ لَهُمْ هَوُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ

[راجع: ١٠٠١]

#### باب وعدے تو ڑنے والوں کے حق میں امام کی بد دعا

(ماس) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا' کہا ہم سے ثابت بن بزید نے بیان کیا' ہم سے عاصم احول نے' کہا کہ میں نے انس سے دعاء قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے ہوئی چاہئے' میں نے عرض کیا کہ فلاں صاحب (محمہ بن سیرین) تو کہتے ہیں کہ آپ نے کہا تھا کہ رکوع کے بعد ہوتی ہے' انس بڑاٹھ نے اس پر کہا کہ انہوں نے فلا کہا ہے۔ پھرانہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی کریم ملٹی لیا نے ایک میلئے تک رکوع کے بعد دعاء قنوت کی کہ نبی کریم ملٹی لیا نے ایک میلئے بند سلیم کے قبیلوں کے حق میں بددعا کی تھی۔ اور آپ نے اس میں قبیلہ بنو سلیم کے قبیلوں کے حق میں بددعا کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ملٹی لیا نے چاہیں یا سر قرآن کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ملٹی لیا کہ تھی۔ لیکن یہ بنی سلیم کے لوگ (جن کا سردار عامر بن طفیل تھا) ان کے آڑے اور ان کو مار ڈالا۔ حالا نکہ نبی کریم ملٹی لیا سے ان کا معاہدہ تھا۔ (لیکن انہوں نے دغادی) آنحضرت ملٹی لیا کو کسی معاملہ براتا رنجیدہ اور غمگین نہیں دیکھا جتنا ان صحابہ کی شہادت پر آپ رنجیدہ رنجیدہ اور غمگین نہیں دیکھا جتنا ان صحابہ کی شہادت پر آپ رنجیدہ رنجیدہ اور غمگین نہیں دیکھا جتنا ان صحابہ کی شہادت پر آپ رنجیدہ یہ بی دیکھا کہ بی دخور سے ان کے آئے کہ دیکھیں نہیں دیکھا جتنا ان صحابہ کی شہادت پر آپ رنجیدہ دیکھیں نہیں دیکھا جتنا ان صحابہ کی شہادت پر آپ رنجیدہ دیکھیں نہیں دیکھا جتنا ان صحابہ کی شہادت پر آپ رنجیدہ

تیجیم ایکونکہ یہ لوگ قاری اور عالم تھے۔ اگریہ زندہ رہتے تو ان سے ہزار ہالوگوں کو فائدہ پنچتا۔ ای لئے ایک سے عالم کی موت نیسین کے عالم جمان کی موت کما گیا ہے۔

قنوت قبل الركوع اور بعد الركوع كے متعلق شيخ الحديث حضرت مولانا استاذ عبيدالله صاحب مبارك بورى فرماتے ميں۔ ورواہ ابن المعندر عن انس بلفظ ان بعض اصحابه النبي صلى المله عليه وسلم قنتوا في صلوة الفجر قبل الركوع وبعضهم بعد الركوع

وهذا كله يدل على اختلاف عمل الصحابة في محل قنوت المكتوبة فقنت بعضهم قبل الركوع و بعضهم بعده واما النبي صلى الله عليه وسلم فلم يثبت عنه القنوت في المكتوبة الاعند النازلة يقنت في النازلة الا بعد الركوع هذا ما تحقق لي والله اعلم (مرعاة المفانيح٬ جلد: ا/ ص : ۲۲۳) لینی حضرت انس بڑاتھ کی اس روایت کو این منذر نے اس طرح روایت کیا ہے کہ رسول الله ماتی کیا کے بعض صحابہ رسول التيام فجرين قنوت ركوع سے پہلے راجت ابض ركوع كے بعد راجة اور ان سب سے معلوم مو ما ہے كه فرض ممازول ميں محل قنوت کے بارے میں محابہ میں اختلاف تھا اور نبی کریم ملے الے اس مازوں میں سوائے قنوت تازلہ کے اور کوئی قنوت طابت نہیں ہوئی آپ نے صرف قنوت نازلہ پڑھی اور وہ رکوع کے بعد پڑھی ہے میری تحقیق کی ہے واللہ اعلم۔

المام نووي استحباب القنوت مين فرمات بين ومحل القنوت بعد رفع الراس في الركوع في الركعة الاخيره ليني قنوت يرجح كا محل آخری رکعت میں رکوع سے سراٹھانے کے بعد ہے۔ حدیث بنا میں حضرت انس کے بیان متعلق قنوت کا تعلق ان کی این معلومات کی صد تک ہے واللہ اعلم۔

# باب (مسلمان) عورتیں اگر کسی (غیرمسلم) کوامان اور پناہ

(اكاسم) بم سے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا كما بم كو امام مالك نے خردی انسیں عمرین عبیداللہ کے غلام ابو النفرنے انسیں ام بانی بنت ابی طالب کے غلام ابو مرہ نے خبردی انہوں نے ام ہانی بنت ابی آپ عسل کر رہے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنما آپ کی صاحبزادی يرده كے ہوئے تھيں۔ ميں نے آپ كو سلام كيا، تو آپ نے دريافت فرمایا کہ کون صاحبہ ہیں ؟ میں نے عرض کیا کہ میں ام بانی بنت الی طِالب مول المخضرت ملي المنال الواحي آئين ام باني إلى جرجب آئے عسل سے مارغ ہوئے تو آپ نے کھرے ہو کر آٹھ رکعت عاشت کی نماز پڑھی۔ آپ صرف ایک کپڑا جسم اطهرر کیلیے ہوئے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری مال نے بیٹے خفرت علی (النہالم) کہتے ہیں کہ وہ ایک مخص کو جے میں پناہ دے چکی ہوں 'قتل کئے بغیر نىيى رىيى گے۔ يە مخص بىيرە كافلال لۇكا (جعدە) ب آنخصرت مالىكىل نے فرمایا' ام بانی اجے تم نے پناہ دے دی 'اے ہماری طرف سے بھی بناه ہے۔ ام بانی رضی الله عنمانے بیان کیا کہ بدوقت عاشت کا تھا۔ ابیرہ ام بانی کے خاوند تھے ' جعدہ ان کے بیٹے تھے۔ یہ سمجھ میں نئیں آٹاکد حضرت علی اپنے بھائے کو کیوں مارتے ' ابعضوں نے کما

#### ٩- بَابُ أَمَانَ النَّسَاء وَجَوَارِهِنّ

٣١٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّصَرِ مَولَى غُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَولَى أُمِّ هَانِيء ابْنَةِ أَبْنِي طَالِبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيء ابْنَةَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ﴿ (ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَفتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِيء بنتُ أبِي طَالِبٍ فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِأُمُّ هَانِيء))، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسُلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَان رَكْعَاتِ مُلْتَحِفًا فِي ثُوبٍ وَاحِدٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلاً قَدْ أَجَرْتُهُ؛ فُلاَثُ ابْنُ هُبَيْرَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ ال أَجَرْتِ يَا أُمُّ هَانِيء) قَالَتْ أُمُّ هَانِيء: وَذَٰلِكَ ضُحى. [راجع: ٢٨٠]

فلال ابن بیرہ سے حارث بن بشام محروی مراد بیں۔ غرض حدیث سے بید نکلا کہ عورت کا پناہ دینا درست ہے۔ ائمہ اربعہ کا یکی قول ہے۔ بعضوں نے کما امام کو اختیار ہے۔ چاہے اس امان کو منظور کرے چاہے نہ کرے۔

باب مسلمان سب برابر ہیں اگر ایک ادنیٰ مسلمان کسی کافر کو پناہ دے توسب مسلمانوں کو قبول کرناچاہئے

(۱۵۲۳) جھے سے محر بن سلام نے بیان کیا' کہا ہم کو وکیج نے خبردی'
انہیں اعمش نے ' انہیں ابراہیم تھی نے ' ان سے ان کے باپ (بزید
بن شریک تھی) نے بیان کیا کہ علی بڑا تھ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا'
جس میں فرمایا کہ کتاب اللہ اور اس ورق میں جو کچھ ہے ' اس کے سوا
اور کوئی کتاب (احکام شریعت کی) الیی ہمارے پاس نہیں جے ہم
برخصے ہوں' پھر آپ نے فرمایا کہ اس میں زخموں کے قصاص کے
احکام ہیں اور دیت میں دیئے جانے والے کی عمر کے احکام ہیں اور بیہ
کہ مدینہ حرم ہے میر پہاڑی سے فلاں (احد پہاڑی) تک۔ اس لئے
جس محض نے کوئی نئی بات (شریعت کے اندر واخل کی) یا کسی ایک
محض کو پناہ دی تو اس پر اللہ' ملائکہ اور انبان سب کی لعنت ہے' نہ
اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہو گی اور نہ نقل۔ اور بیہ بیان ہے جو
لونڈی غلام اپنے مالک کے سوا کسی دو سرے کو مالک بنائے اس پر بھی
اس طرح (لعنت) ہے۔ اور مسلمان مسلمان سب برابر ہیں ہرا یک کا
ذرمہ کیساں ہے۔ پس جس محض نے کسی مسلمان کی پناہ میں (جو کسی
کافر کو دی گئی ہو) د ظل اندازی کی تو اس پر بھی اسی طرح لعنت ہے۔

• ١ - بَابُ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَوَارُهُمْ وَاحِدَةً، يَسْفَى بِهَا أَذْنَاهُم وَاحِدَةً، يَسْفَى بِهَا أَذْنَاهُم وَاحِدَةً، يَسْفَى بِهَا أَذْنَاهُم وَ ٢٩٧٧ - حَدَّثِنِي قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ((خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا عِنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ: فِيهَا اللهِ وَمَا فِي عَنْدَانًا كَتَابُ اللهِ وَمَا فِي عَنْدَانًا لَا اللهِ وَمَا فِي عَنْدَانًا لهُ اللهِ وَمَا فِي وَأَسْنَانُ الإبلِ، وَالْمَدِيْنَةِ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرِ وَأَسْنَانُ الإبلِ، وَالْمَدِيْنَةِ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرِ فَيْهَا حَدَثًا أَو آوى وَأَسْنَانُ الإبلِ، وَالْمَدِيْنَةِ وَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرِ وَالْمَلاَكِكَةِ فِيهَا حَدَثًا أَو آوى وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرَفَ وَلاَ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرَفَى وَلاَ عَذَلْ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ وَلِكَ، وَمَنْ تَوَلِّى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَمَا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَوْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةً، فَمَنْ أَوْلَى مُثْلُولًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ).

[راجع: ۱۱۱]

تی بیمیرے معلوم ہوا کہ حفرت علی براٹر بھی ای مروجہ قرآن مجید کو پڑھتے تھے 'سورتوں کی کچھ تقدیم و تاخیراور بات ہے۔ اب جو کوئی کی سیمی کہ حفرت علی یا دو سرے اہل میت کے پاس کوئی اور قرآن تھا جو کائل تھا اور مروجہ قرآن مجید ناقص ہے 'اس پر بھی اللہ اور فرشتوں اور سارے انبیاء کرام کی طرف سے پھٹکار اور لعنت ہے۔

١١ - بَابُ إِذَا قَالُوا صَبَأْنَا ولَمْ
 يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: ((فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ،

باب اگر کافرلڑائی کے وقت گھبرا کرا چھی طرح یوں نہ کمہ سکیں ہم مسلمان ہوئے اور یوں کہنے لگیں ہم نے دین بدل دیا 'دین بدل دیا تو کیا تھم ہے؟

عبدالله بن عرفي في في كما خالد بن وليد والله عن (بن بدبه كي جنگ

فَقَالَ النَّبِيِّ ﴿ أَبَرَا إِلَيْكَ مَا صَنَعَ خَالِدٌ). وَقَالَ عُمَرُ: إِذَا قَالَ مَترَس فَقَدْ آمَنَهُ، إِنَّ الله يَعْلَمُ الأَلْسِنَةَ كُلهَا. وَقَالَ: تَكَلَّمُ. لاَ بَأْسَ.

میں) کافروں کو مارنا شروع کر دیا ' حالانکہ وہ کہتے جاتے تھے۔ ہم نے دین بدل دیا ' آخضرت التی ہی جب یہ حال سنا تو فرمایا ' یا اللہ !! میں تو خالد کے کام سے بیزار ہوں ' اور حضرت عمر برا ہی تو فرمایا ' یا اللہ !! میں تو خالد کے کام سے بیزار ہوں ' اور حضرت عمر برا ہی نے کما ' کما جب کسی (مسلمان) نے (کسی فارسی آدمی سے) کما کہ مشرس (مت ڈرو) تو گویا اس نے اسے امان دے دی ' کیونکہ اللہ تعالی مشرس (مبان کو جانتا ہے اور حضرت عمر نے (ہرمزان سے) کما (جب مسلمان گرفآر کرکے لائے) کہ جو کچھ کمنا ہو کمو ' ڈرومت۔

فجعل خالد ای طفق خالد بن الولید یقتل من کان یقول صبانا حیث ظن ان لفظة صبانا عنداالعجز عن التلفظ باسلمنا لا یکفی فی الاخبار عن الاسلام بل لابد من التصریح بالاسلام فقال وسول الله صلی الله علیه وسلم انی بری مما صنع خالد ولم اکن داضیا بقتلهم کذا فی الکومانی والخیر المجادی الخ بحی محفرت خالد برایش فی ال کے فیال صباتاکو وخول اسلام کے لئے کافی نہیں جاتا ' بلکہ ان کے خیال میں "اسلمنا" کمنا ضروری تھا۔ اس پر آتحضرت ساتھ کیا نے فرمایا کہ میں خالدکی اس حرکت قبل سے راضی نہیں ہوں۔

معلوم ہوا کہ کوئی ناواقف آدی کی اشارہ کنایہ ہے بھی اسلام قبول کر لے، تو اس کا اسلام میجے تصور کیا جائے گا۔ اس بارے میں نص قرآنی موجود ہے۔ ﴿ وَلاَ تَقُولُوا لِمَن اَلْقَی اِلَبَکُمُ السَّلَمُ لَسْتَ مُؤْمِنًا ﴾ (النساء: ٩٣) لینی جو تم کو اسلامی ناطہ کے طور پر اسلام علیکم کے 'تم ان کو یہ نہ کمو کہ تو مومن نہیں ہے۔ اسلام ظاہر ہی کا نام ہے جو ظاہر میں اسلام کا دم بھرے اور کلمہ توحید پڑھے اسے ظاہری حیثیت میں مسلمان ہی کمیں گے۔ رہا باطن کا معالمہ وہ اللہ کے حوالہ ہے۔

باب مشرکوں سے مال وغیرہ پر
صلح کرنا الوائی چھو ڈوینا '
اورجو کوئی عمد بورانہ کرے اس کا گناہ
اور (سورہ انفال میں) اللہ کایہ فرمانا کہ ''اگر کافر صلح کی طرف جھیس تو
توجھی صلح کی طرف جھک جا''اخیر آیت تک
رساکا'') ہم سے مسدد بن مسرمد نے یبان کیا' کنا ہم سے بشربن سار

17 - بَابُ الْمَوَادِعَةِ وَالْمَصَالِحَةِ
مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ،
وَإِثْمَ مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ
وَقَوْلِهِ : ﴿ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ
لَهَا ﴾ [الأنفال : ٦٦] الآية.
لَهَا ﴾ [الأنفال : ٦٦] الآية.
هُوَ ابْنُ الْمُفَصَّل قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ

بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلِ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْفُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَر، وَهُوَ يَومَتِذٍ صُلحُ، فَتَفَرُّقَا، فَأَتَى مُجَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْن سَهْل وَهُوَ يَتَشَخَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيْلاً، فَدَفَنَهُ، ثُمَّ قَدِم الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرُّحْمَنِ بْنِ سَهْلِ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَهَبَ عَبْدُ الرُّحْمَن يَتَكَلُّمْ، فَقَالَ: ((كَبُرْ كَبُرْ)) – وَهُوَ أَحْدَثُ الْقُومِ – فَسَكَتَ، فَتَكَلَّمَا، فَقَالَ : ((أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُونَ قَاتِلَكُمْ)) – أَوْ صَاحِبَكُمْ – قَالُوا: وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَـْم نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ؟ قَالَ: ((فَتُبرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِيْنَ)). فَقَالُوا: كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْسُمَانَ قَوْمٍ كُفَّارِ؟ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عنده))

[راجع: ۲۷۰۲]

نے اور ان سے سل بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سل اور محیصہ بن مسعود بن زید بھات جیر گئے۔ ان دنول (خیبر کے یمودیول ہے مسلمانوں کی) صلح تھی۔ پھردونوں حضرات (خیبر پہنچ کراینے اپنے كامول كے لئے)جدا ہو محتے۔ اس كے بعد محيصة عبدالله بن سل ك یاس آئے ' تو کیاد کھتے ہیں کہ وہ خون میں لوث رہے ہیں۔ کسی نے ان كُو قَلْ كر دالا ، خير محيصة في عبدالله اكو دفن كر ديا - بجرمه ينه آئے ، اس کے بعد عبدالرحمٰن بن سمل (عبداللہ کے بھائی) اور مسعود کے دونون صاجزادے محیصہ اور حویصہ نبی کریم النابیم کی خدمت میں حاضر موئ " الفتكو عبد الرحل بالله في فروع كى و آمخضرت اللهيا في فرمایا کہ جو تم لوگوں میں عمر میں برے موں وہ بات کریں۔ عبدالرحمٰن سب ہے کم عمرتھ'وہ چپ ہو گئے۔ اور محیصہ اور حویصہ نے بات شروع کی۔ آپ نے دریافت فرمایا "کیاتم لوگ اس پر قتم کھا سکتے ہو اکہ جس مخص کوتم قاتل کمہ رہے ہواس پر تمهاراحق ثابت ہو سکے۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہم ایک ایسے معاطمے میں کس طرح قتم کھا کتے ہیں جس کو ہم نے خود آنکھوں سے نہ دیکھا ہو۔ آتخضرت النايل في فرمايا كه كركيا يهود تمهارك دعوك سے اين برأت افي طرف سے بچاس فتمیں کھاکرے کردیں؟ ان لوگول نے عرض کیا که کفار کی قسمول کاجم کس طرح اعتبار کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آتخضرت النالي نے خوداينياس سے ان كى ديت اداكردى۔

آرجمہ باب اس سے نکلا کہ آخضرت میں ہے اپ اس سے دیت اداکر کے خیبر کے میودیوں سے صلح قائم رکمی 'باب کا یہ کلیہ است سیسی کی اس کی عمد کو پورا نہ کرے اس کا گناہ حدیث سے نہیں نکتا۔ شاید حضرت امام بخاری کو اس باب میں کوئی حدیث ک کلھنی منظور تھی گرانقاق نہ ہوا یا اس مضمون کی حدیث ان کو ان کی شرط کے مطابق نہ لی۔ قاتل پر حق ثابت ہونے سے مقتول کے آدمیوں کو دیت دینی ہوگی۔ وہ قاتل اگر قتل کا اقرار کرلے تو قصاص بھی لیا جا سکتا ہے یہ قسامت کی صورت ہے۔ اس میں مدی سے پیاس قسمیں لی جاتی ہیں کہ میرا گمان فلاں مخض پر ہے کہ ای نے مادا ہے۔

اس سے آتخضرت مل کی صلح جوئی امن پند پالیسی فرافدلی بھی جابت ہوئی اوجود یکہ متول ایک مسلمان تھا جو یہود کے ماحول میں قتل ہوا گر آتخضرت مل کی اس حرکت کو نظراندار فرما دیا تاکہ امن کی فضا قائم رہے۔ اور کوئی طویل فساد نہ کھڑا ہو جائے "آپ نے مسلمان متول کے وارثوں کو خود بیت المال سے دیت ادا فرما دی ایسے واقعات سے ان لوگوں کو سبق لینا چاہئے جو اسلام کو برور تکوار پھیلانے کا غلط پروپیکنڈہ کرتے رہتے ہیں۔ خواہب کی دنیا میں صرف اسلام بی ایک ایسا فرہب ہے جو بی نوع انسان کو

زیادہ سے زیادہ امن دینے کا حای ہے۔

١٣ - بَابُ فَصْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ ٣١٧٤ خَدُّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرِ قَالَ حَدُّثَنَا اللَّيْتُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْن عَبْدِ اللهِ بْن عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مُنْفَيَانَ بْنَ حَرْبِ أَخْبَرَهُ ((أَنَّ هِرَقُلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكب مِنْ قُرَيْش كَانُوا تُحِارًا بالشَّام فِي الْـمُدُّةِ الَّتِي مَادُّ فِيْهَا رَسُولُ اللهِ اللهِ أَبَا سُفْيَانَ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ)).[راجع: ٧]

دغا بازی کرنا ہر شریعت میں منع ہے۔ ١٤ - بَابُ هَلْ يُعْفَى عَن الذِّمِّي إِذَا

سَحَرَ؟ وَقَالَ ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ: ((غَنِ ابْنِ شِهَابٍ سُئِلَ: أَعْلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلَ

الْعَهْدِ قَتَلٌ؟ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذَلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ، وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ)).

#### باب عهد يوراكرنے كي فضيلت

(۱۳۱۵ مے کی بن بکیرنے بیان کیا کما ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے یونس نے' ان سے ابن شماب نے' انہیں عبیدالله بن عبدالله بن عتب نے خردی 'انہیں عبدالله بن عباس بھ نے خبردی' اور انہیں ابو سفیان بن حرب فے خبردی کہ ہرقل (فرمانروائے روم) نے انہیں قریش کے قافلے کے ساتھ بلا بھیجا' (یہ اوگ شام اس زمانے میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔) جب آخضرت النايام في ابوسفيان سے (صلح عديبيديس) قريش ك کافروں کے مقدمہ میں صلح کی تھی۔

ینی صلح حدیثیہ جو اھ میں ہوئی' یہ حدیث مفصل گزر چی ہے۔ اس میں یہ بیان ہے کہ مرقل نے کما کہ پیغیروغالینی عمد شکنی نس کرتے 'ای سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ عمد کا پورا کرنا انبیاء کی خصلت ہے جو بدی فضیلت رکھتی ہے اور عمد تو ژنا

باب آگر کسی ذمی نے کسی پر جادو کر دیا تو کیااسے معاف کیاجا

ابن وہب نے بیان کیا' انہیں یونس نے خردی کہ ابن شماب سے كى نے يوچھا كيا أكر كى ذى نے كى ير جادوكر ديا تواسے قل كرديا جائے ؟ انہوں نے بیان کیا کہ یہ حدیث ہم تک پینی ہے کہ رسول الله طافياً ير جادو كيا كيا تھا۔ ليكن آمخضرت طافياً نے اس كى وجہ سے جادو کرنے والے کو قتل نہیں کروایا تھااور آپ پر جادو کرنے والا اہل

ظاہراً ابن شماب کی دلیل بوری نہیں ہوتی 'کیونکہ آنخضرت ساتھیا اپنی ذات کے لئے کمی سے بدلہ نہیں لیتے تھے۔ دو سرے اس کے جادو سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا' صرف ذرا تخیل پیدا ہو گیا تھا' کہ آپ کوئی کام نہ کرتے اور خیال آتا کہ کر چکے ہیں۔ اللہ نے اس کی بھی خروے کریہ آفت آپ کے اور سے دور کردی' آپ نے اس جادو گر کو قتل نہیں کرایا' بلکہ معاف فرما دیا۔ اس ت باب كامضمون ابت موتا ہے۔

٣١٧٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّي قَالَ حَدَّثَنا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنا هِشَامٌ قَالَ:

(١١٤٥) محمد ع مخذ بن منى ني بيان كيا كما بم س يكي نيان كيا کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا 'کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا

حَدَّنَي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيِّ اللَّهِ سُحِرَ حَتْى كَانَ يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْنًا وَلَـْم يَصْنَعْهُ)). [أطرافه في: ٢٢٦٨، ٣٧٦٥، ٥٧٦٥، ٢٧٦٦، ٦٠٦٣].

## ١٥ - بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى:

﴿ وَإِنْ يُرِيْدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسَبُكَ اللَّهِ الآية [الأنفال: ٣٢]

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدُّتَنَا عَبْدُ اللهِ بْن الْعَلَاءِ بْنِ زَبِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْن اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيْسَ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْفَقَ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيْسَ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْفَةِ بْنَ مَالِكِ قَالَ: أَتَيْتُ النّبِي اللّهِي فَيْ فِي عَرْفَةِ مِنْ أَدَم وَهُوَ فِي قُبَةٍ مِنْ أَدَم مَوْنَانَ فَقَالَ: ((اغدُدْ سِتَا بَيْنَ يَدَي السَّاعَةِ: فَقَالَ: ((اغدُدْ سِتَا بَيْنَ يَدَي السَّاعَةِ: فَقَالَ: ((اغدُدْ سِتَا بَيْنَ يَدَي السَّاعَةِ: يَانُحُدُ فِي قُبَةٍ مِنْ أَدُم مَوْتَانُ يَانُحُدُ فِي كُمْ مُوتَانُ يَانُونَكُمْ مَوْتَانُ السَّاعَةِ: فَيْكُمْ كَقِعَاصِ الْفَنَمِ، ثُمُ اسْنِقَاضَةُ الْمُالِ حَتَّى يَعْطِي الرَّجُلُ مِانَةَ دِيْنَارِ الْمُالِ حَتَّى يَعْطِي الرَّجُلُ مِانَةَ دِيْنَارِ الْمُالِ حَتَّى يَعْطِي الرَّجُلُ مِانَةَ دِيْنَارِ فَيَظُلُّ سَاحِطًا، ثُمَّ فِيْنَةٌ لاَ يَنْقَى مِنَ الْعَرَبِ الْمُالِ وَتَى يَعْطِي الرَّجُلُ مِانَةَ دِيْنَارِ فَيَظُلُ سَاحِطًا، ثُمَّ فِيْنَةٌ لاَ يَنْقَى مِنَ الْعَرَبِ الْمُنْ وَبَيْنَ فَيَظُلُ سَاحِطًا، ثُمَّ هُدُنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَيْنَ الْعَرَبِ بَيْ الْأَصْفَو فَيَعْدِرُونَ، فَيَاتُونَكُمْ وَبَيْنَ بَيْنَ الْمُسْرَدِيْنَ عَايَةَ اثْنَا عَشَرَ فَيَادِيْنَ عَايَةَ اثْنَا عَشَرَ الْفَالِي الْفَالِي عَلَيْ وَبَيْنَ أَنْ عَلَيْهَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا)).

اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنمانے کہ نبی کریم ما کھی پر جادو کر دیا گیا تھا۔ تو بعض دفعہ ایسا ہو تاکہ آپ سیجھتے کہ میں نے فلاں کام کرلیا ہے حالا نکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔

### باب دغابازی کرنا کیساگناه ہے؟

اور الله تعالی نے فرمایا کہ

"اور اگرید کافرلوگ آپ کو دھوکا دینا چاہیں (اے نبی!) تو اللہ آپ کے لئے کافی ہے"۔ آخر آیت تک۔

الاکاس) بھے سے حمیدی نے بیان کیا' کہا ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا' کہا ہم سے عبداللہ بن علاء بن زبیر نے بیان کیا' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے بسر بن عبیداللہ سے سا' انہوں نے ابو ادریس سے سا' کہا کہ میں نے عوف بن مالک بڑا تئے سے سا' آپ نے بیان کیا کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ساٹیلیم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں فرق تبوک کے موقع پر نبی کریم ساٹیلیم کی خدمت میں حاضر ہوا' قربایا' کہ قیام قیامت کی چھ نشانیاں شار کر لو' میری موت' پھر بیت المقدس کی فتح ' پھر ایک فیم میں شدت سے پھیلے گی جیسے بریوں میں طاعون پھل جا آ ہے۔ پھر مال کی کشت اس درجہ میں ہوگی کہ میں طاعون پھیل جا تا ہے۔ پھر مال کی کشت اس درجہ میں ہوگی کہ ایک شخص سو دینار بھی اگر کسی کو دے گاتو اس پر بھی وہ ناراض ہوگا۔ پھر فیک موبائی نہ رہے گاجو اس کی کھر فتہ اتنا تباہ کن عام ہو گا کہ عرب کا کوئی گھر ہاتی نہ رہے گاجو اس کی لیک وہ دعا کریں گے اور ایک عظیم لشکر کے درمیان ہوگی کریں گے۔ اس میں اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر روم) کے درمیان ہوگی کریں گے۔ اس میں اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر میات کہ خوش کریں گے۔ اس میں اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر میات کے ماتحت ہارہ ہزار فوج ہوگی۔ (یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج ہوگی۔ (یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج ہوگی۔ (یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج

سے وہ تم پر حملہ آور ہوں گے)

آ پہلی دو سری نشانی تو ہو چکی ہے۔ تیسری کتے ہیں وہ بھی ہو چکی ہے لینی طاعون عمواس جو حضرت عمر کی خلافت میں آیا تھا۔ کیسیسے جس میں ہزاروں مسلمان مرکئے تھے۔ چوتھی نشانی بھی ہو چکی 'مسلمان روم اور ایران کی فتح سے بے حد مالدار ہو گئے تھے۔ پانچویں نشانی کتے ہیں ہو چکی جس سے بنو امیہ کا فقنہ مراد ہے۔ چھٹی نشانی قیامت کے قریب ہوگی' اس حدیث سے امام بخاریؓ نے یہ

١٦ - بَابُ كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ؟

وَقَوْلُ اللهِ عَزُ وَجَلَّ: ﴿وَإِمَّا تَحَافَنَ مِنْ

قُومٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءَ الآية

رالأنفال : ١٥٨

نکالا کہ دغابازی کرناکافروں کا کام ہے اور یہ بھی قیاست کی ایک نشانی ہے کہ دغابازی عام ہو جائے گی۔

#### باب عمد كيو نكروايس كياجائ؟

اور الله پاک نے سور و انفال میں فرمایا کہ "اگر آپ کو کسی قوم کی طرف سے دغابازی کا ڈر ہو تو آپ ان کا عمد معقول طور سے ان کو واپس کردیں آخر آیت تک۔

معقول طریقہ یہ ہے کہ ان کو کہلا بھیج ' بھائی ہارا تمہارا دوسی کاعمد ٹوٹ گیا' یہ نہیں کہ دفعنا ان پر حملہ کر بیٹھے۔

(کے اس) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبردی ' انہیں ذہری نے ' انہیں جمید بن عبد الرحمٰن نے کہ ابو ہریرہ بڑا تھنہ نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ بڑا تھنہ نے (جہتہ الوداع سے پہلے والے ج کے موقع پر) دسویں ذی الحجہ کے دن بعض دو سرے لوگوں کے ساتھ مجھے ہمی منی میں یہ اعلان کرنے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بھی منی میں یہ اعلان کرنے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بھی منی میں یہ اعلان کرنے ہمیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بھی منی میں یہ اور ج اکبر کا دن ہے۔ اسے ج اکبر اس لئے کہا گیا کہ لوگ رہو تھے ' تو ابو بکر ہوائٹ نے اس سال مشرکوں سے جو عمد لیا تھا سے واپس کر دیا ' اور دو سرے سال مشرکوں سے جو عمد لیا تھا اسے واپس کر دیا ' اور دو سرے سال میں ہوا۔

معقول طريقة بي ب كدان كو كملا يهيم عنها في الم المعتمد المعتمد الله الميمان قال أخبرنا حميله المشعب عن الزُهْرِي قال أخبرنا حميله الله عنه عبد الرَّحْمن أَنَّ أَبَا هُرَيْرةَ رَضِي الله عنه فيمن قال: ((بَعَشِي أَبُوبكُر رَضِي الله عنه فيمن يُؤذَن يَومَ النَّحْر بِمِنِي: لاَ يَحُجُ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِك، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. وَيَومُ النَّحْرِ، وَإِنَّمَا قِيْلُ: الْحَجُ الأَكْبر يَومُ النَّحْرِ، وَإِنَّمَا قِيْلُ: الْحَجُ الأَكْبر يَومُ النَّحْرِ، وَإِنَّمَا قِيْلُ: ((الأَكْبر)) مِنْ أَجْلِ قُولِ النَّاسِ ((الْحَجُ الأَصْفَر)) فَنَبَدَ أَبُو بَكُو إِلَى النَّاسِ فِي الأَصْفَر)) فَنَبَدَ أَبُو بَكُو إِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ الْعَامِ، فَلَمْ يَحُجُ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ النَّهِ عَمْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ النَّذِي حَجَّ فِيْهِ النَّبِي فَلَيْمُ مُشْرَكً)).

[راجع: ٣٦٩]

معلوم ہوا کہ جج اکبر جج ہی کا نام ہے۔ اور بیہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جج اکبر وہ جج ہے جس میں عرفہ کا دن جعہ کو پڑے 'اس بارے میں کوئی صبح ثبوت نہیں ہے۔

اب إثم مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ
 وَقُولِهِ: ﴿الَّذِيْنَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ
 عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ، وَهُمْ لاَ يَتْقُونَ
 والأنفال: ٥٦]

٣١٧٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

باب معاہدہ کرنے کے بعد دغابازی کرنے والے پر گناہ؟ اور سورہ انفال میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''وہ لوگ (یمود) آپ جن سے معاہدہ کرتے ہیں' اور پھر ہر مرتبہ وہ دغابازی کرتے ہیں' اور وہ باز نہیں آتے''۔

(۱۵۸۳) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے بیان کیا ان سے اعمش نے ان سے عبداللہ بن مرہ نے ان سے مسروق نے ان سے عبداللہ بن عمرہ بی ان کیا کہ نی کریم

عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ ا للهِ عَلَى: ((أَرْبَعُ خَلاَل مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا: مَنْ إذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةً مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النَّفَاقِ حَتَّى يَدُعَهَا)). [راجع: ٣٤]

میں جمع ہو جائیں تو وہ یکا منافق ہے۔ وہ شخص جو بات کرے تو جھوٹ بولے ' اور جب وعدہ کرے ' تو وعدہ خلافی کرے۔ اور جب معاہدہ کرے تواہے بورانہ کرے۔ اور جب کسی سے لڑے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔ اور اگر کسی شخص کے اندران چاروں عادتوں میں سے ایک ہی عادت ہے اواس کے اندر نفاق کی ایک عادت ہے جب تک کہ وہ اسے چھوڑنہ دے۔

مقصد رہے ہے کہ وعدہ خلافی کرنا مسلمان کی شان نہیں ہے وہ وعدہ خواہ کافروں ہی ہے کیوں نہ کیا گیا ہو' پھر جو وعدہ اغیار ہے

سای سطح پر کیا جائے اس کی اور بھی اونچی حیثیت ہے' اسے پورا کرنا مسلمان کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ اس لئے آنخضرت ماٹھیا ہے صلح حدید یورے طور پر جمایا طالاتک اس میں قریش کی کئی شرطیں سرا سرنامعقول تھیں 'گرالکویم اذا وعدو فی مشہور مقولہ ہے۔ (١٤١٤٩) جم سے محد بن كثرنے بيان كيا كما جم كوسفيان تورى نے خبر دی' انہیں اعمش نے' انہیں ابراہیم تیمی نے' انہیں ان کے باپ (بزید بن شریک تیمی) نے اور ان سے علی بناٹھ نے بیان کیا کہ جم نے نی کریم طان الم سے بس میں قرآن مجید لکھا اور جو کچھ اس ورق میں ہے 'نبی کریم سٹائیل نے فرمایا تھا کہ مدینہ عائز بہاڑی اور فلال (کدیل) میاڑی کے درمیان تک حرم ہے۔ پس جس نے یہاں (دین میں) کوئی نئی چیز داخل کی یا کسی ایسے شخص کو اس کے حدود میں پناہ دی تو اس پر الله تعالیٰ ' ملائکه اور انسان سب کی لعنت ہو گی۔ نہ اس کا کوئی فرض قبول اور نه نفل قبول مو گا۔ اور مسلمان مسلمان پناہ دینے میں سب برابر ہیں۔ معمولی سے معمولی مسلمان (عورت یا غلام) کسی کافر کو پناہ دے سکتے ہیں۔ اور جو کوئی کسی مسلمان کاکیا ہوا عمد تو ڑ ڈالے اس پر الله اور المائكه اور انسان سب كي لعنت ہو گي، نه اس كي كوئي فرض عبادت قبول ہو گی اور نہ نفل! اور جس غلام یا لونڈی نے این آقا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کسی دو سرے کو اپنا مالک بنالیا' تو اس پر الله اور ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہو گی' نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہو گی اور نہ نفل!

(۱۸۰۰) ابو موی (محربن منی) نے بیان کیا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم

٣١٧٩ حَدُّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَش عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَتُبُنَّا عَنِ النَّبِيِّ اللَّهِ اللَّهُ الْقُرْآنَ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيْفَةِ، قَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ: ((الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَاثِرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُجْدِثًا فَعَلَيْهِ لَفْنَةُ ا للهِ وَالْـمَلاَتِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْـمَعِيْنَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلاَ صَرف. وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لاَ يَقْبَلُ مِنْهُ صَرُفٌ وَلاَ عَدْلٌ. وَمَنْ وَالِّي قُومًا بِغَيْر إِذْنَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةً اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسَ أَجْـمَعِيْنَ، لاَ يُقْبَلُ ‹يِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدُلُّ)). [راجع: ١١١]

٣١٨٠ قَالَ أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا هَاشِمُ

بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ عُنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِيْنَارًا وَلاَ دِرْهَمَا ؟ فَقِيْلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ: إِيْ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ، عَنْ قُولِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ قَالُوا : عَمَّ ذَلِك؟ قَالَ: اللّه عَزُورَجَلَ قَلُوبَ أَهْلِ اللّهِ قَلِمُهُ رَسُولِهِ فَيَهُمُنَ فَونَ مَا فِي أَيْدِيْهِمْ)).

نے بیان کیا ان سے اسحاق بن سعید نے بیان کیا ان سے ان کے والد سعید بن عمرو نے ان سے ابو ہریرہ نے کہا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا اجب (جزیہ اور خراج میں سے) نہ تمہیں در ہم طے گا اور نہ دینار اس پر کسی نے کہا۔ کہ جناب ابو ہریرہ تم کیے سمجھتے ہو کہ ایساہو گا؟ ابو ہریرہ بڑھنے نے کہا ہاں اس ذات کی قتم! جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ یہ صادق و مصدوق میں اجہا کا فرمان ہے۔ لوگوں نے پوچھا تھا کہ یہ کیسے ہو جائے گا؟ تو آپ نے فرمایا 'جب کہ اللہ اور اس کے مسول کا عمد (اسلامی حکومت غیر مسلموں سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے بارے میں) تو ڑا جائے گے ' تو اللہ تعالی بھی ذمیوں کے دلوں کو سخت کر دے گا۔ اور وہ جزیہ دینا بند کر دیں گے۔ (بلکہ اور نے کو دلوں کو سخت کر دے گا۔ اور وہ جزیہ دینا بند کر دیں گے۔ (بلکہ اور نے کو

مستعد ہوں گے)

یماں بھی مقصود باب اس سے حاصل ہوا کہ جب مسلمان ذمی لوگوں سے معاہدہ کرکے اس کی خلاف ورزی کریں گے اور ذمیوں کو ستانے لگیں گے' تو اللہ پاک ذمیوں کو سخت دل بنا دے گا اور وہ جزمیہ بند کر دیں گے۔ معلوم ہوا کہ غیروں سے جو بھی صلح امن کا معاہدہ کیا جائے' آخر وقت تک اس کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

#### ۱۸ – بَابُ

٣١٨١ - حَدُّنَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَدُّمَنَةً قَالَ: صَمِعْتُ الأَعْمَشَ قَالَ: ((سَأَلْتُ أَبَا وَائِلَ: شَهِدْتَ صِفَّيْنِ؟ قَالَ: ((سَأَلْتُ أَبَا وَائِلَ: شَهِدْتَ صِفِّيْنِ؟ قَالَ: نَغُمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفِ يَقُولُ: النَّهِمُوا رَأْيَكُمْ، رَأَيْنِي يَومَ أَبِي جَنْدَلَ وَلُو أَشْرَ النَّبِيِّ فَي جَنْدَلَ وَلُو أَشْرَ النَّبِيِّ فَي جَنْدَلَ وَلُو وَمَا وَضَعَنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَواتِقِنَا لأَمْرِ وَمَا وَضَعَنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَواتِقِنَا لأَمْرِ فَعُرفَهُ غَيْرَ وَمُ أَمِنَ اللَّهِ أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ أَمْرِ اللَّهِ أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ أَمْرِ اللَّهِ أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ أَمْرِ اللَّهِ أَمْرِ نَعْرِفُهُ غَيْرَ أَمْرِ اللَّهُ اللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُولِي اللْمُولِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُولَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُولُولُولُولُولُولُولُولُ اللْمُؤْمِلُولُولُولُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُولُولُولُولُولُولُولُولُولُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَ

٣١٨٢ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدُثَنَا يَوْيُدُ بْنُ حَدَّثَنَا يَوْيُدُ بْنُ

#### باب

(۱۳۱۸) ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو ابو حمزہ نے خبردی کہا کہ میں نے اعمش سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو واکل سے بوچھا کیا آپ صفین کی جنگ میں موجود تھے ؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہم ہل (میں تھا) اور میں نے سمل بن صفیف دفاتھ کو بیہ کہتے سنا تھا کہ تم لوگ خود اپنی رائے کو غلط سمجھو 'جو آپس میں لڑتے مرتے ہو۔ میں نے اپنے شیک دیمیبیے کے دن) اگر نے اپنے شیک دیمیبیے کے دن) اگر میں آخضرت ما پہلے کا تھم پھیر سکتا تو اس دن پھیردیتا اور ہم نے جب میں آخضرت میں ڈر کر تلواریں اپنے کندھوں پر رکھیں تو وہ مصیبت کسی مصیبت میں ڈر کر تلواریں اپنے کندھوں پر رکھیں تو وہ مصیبت آسان ہو گئی۔ ہم کو اس کا انجام معلوم ہو گیا۔ گر بھی ایک لڑائی ہے۔ (جو سخت مشکل ہے اس کا انجام بمتر نہیں معلوم ہو تا)

(٣١٨٢) ہم سے عبداللہ بن محرف بیان کیا کماہم سے یکی بن آدم فے اللہ بن عبدالعزیز نے ان سے ان کے باپ عبدالعزیز

عَبْدِ الْقَزِيْزِ عَن أَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أبِي ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلَ قَالَ: ((كُنَّا بَصَفَّيْنِ، فَقَامَ سَهْلُ بْنُ خُنَيْفٍ فَقَالَ: أَيْهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَومَ الْـحُدَيْبِيَّةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالاً لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ فَقَالَ: ((بَلَى)). فَقَالَ: أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْـجَنَّةِ وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: ((بَلَى)). قَالَ: فَعَلَى مَا نُعْطِي الدُّنيَّةَ فِي دِيْنِنَا؟ أَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمُ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللهِ، وَلَنْ يُضِيْعُنِي اللَّهُ أَبَدًا)). فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ عَلَى اللَّهُ وَسُولُ اللهِ، وَلَنْ يُضِيْعَهُ اللَّهُ أَبَدًا. فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ، فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عُمَرَ ْإِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَ فَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). [راجع: ٣١٨١]

بن ساہ نے ان سے حبیب بن الی ابت نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو واکل نے بیان کیا کہ ہم مقام مفین میں ڈرے ڈالے ہوئے تھے۔ پھرسل بن حنیف بھڑے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم خودایی رائے کو غلط سمجھو۔ ہم صلح حدیب کے موقع پر رسول الله اللہ اللہ اللہ ا ساتھ تھے' اگر ہمیں لڑنا ہو تا تو اس وقت ضرور لڑتے۔ عمر بناتھ اس موقع يرآك (يعنى حديبييس) اورعرض كيا ايارسول الله إكيام حقير اوروہ باطل پر نمیں ہیں؟ آخضرت التی کیا نے فرمایا کہ کیول نمیں! عمر ر الله عند كماكيا مارك مقول جنت مين اور ان كم مقول جنم مين نمیں جائیں گے؟ آمخضرت مالی کے فرمایا کہ کیوں نمیں! پرعمر نے كماكه كرجم اين وين ك معاطى مين كول دبين ؟كياجم (مدينه) واپس چلے جائیں گے اور ہمارے اور ان کے درمیان اللہ کوئی فیصلہ نمیں کرے گا۔ آمخضرت مٹھیم نے فرمایا ابن خطاب! میں اللہ کارسول مول اور الله مجھے مجھی برباد نہیں کرے گا۔ اس کے بعد حفرت عمر حضرت ابو بكر بن الله كے إس محكة اور ان سے وہى سوالات كئے 'جو نبى كريم اللي است الجمي كريك تقد انهول في بحى يى كماكد آخضرت ما الله ك رسول بين اور الله انسيس مجى برباد نسيس مون دے گا۔ پھر سورہ فنح نازل ہوئی اور آنخضرت ماٹھیے نے حضرت عمر بناللہ کو اسے آخر تک بڑھ کرسایا' تو حفرت عمر واللہ نے عرض کیا کیا ہی فتے ے؟ آخضرت اللہ الے فرایا کہ ہاں! بلاشک یی فتے ہے۔

اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ رسول کریم مٹھی شریک نہیں تھے۔ اس لئے دونوں گردہ ان کو الزام دے رہے تھے۔

اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ رسول کریم مٹھی شریک نہیں مسلمانوں سے لڑنے کا تھم نہیں دیا تھا۔ یہ تو خود تمہاری فلطی ہے کہ اپنی بی تکوار سے اپنے بی بھائیوں کو قتل کر رہے ہو۔ بہت سے دو سرے محابہ بھی حضرت معاویہ اور حضرت علی کے جھڑے میں شریک نہیں تھے۔ حضرت سل کا مطلب یہ تھا کہ جب آنخضرت سل کے افروں کے مقابلہ میں جنگ میں جلدی نہ کی اور ان سے مسلم کرلی تو تم مسلمانوں سے لڑنے کے لئے کیوں لیے پڑے ہو۔ خوب سوچ لو کہ یہ جنگ جائز ہے یا نہیں 'اور اس کا انجام کیا ہو گا۔ ہم جنگ صفین جب ہوئی تو تمام جہاں کے کافروں نے یہ خبر س کر شادیا نے بجائے کہ اب مسلمانوں کا زور آپس بی میں خرچ ہونے لگا۔ ہم سب بال بال بے دہیں گے۔

آج بھی کی حال ہے کہ مسلمانوں میں سیاس خوبی باہمی اتنی لڑائیاں ہیں کہ آج کے دشمنان اسلام دیکھ وکھ کرخوش ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ حال بدنہ ہو تا تو ان کا قبلہ اول مغضوب قوم یہود کے ہاتھ نہ جاتا۔ عرب اقوام مسلمین کی خانہ جنگی نے آج است کو

یہ روز بد بھی د کھلایا کہ یمودی آج مسلمانوں کے سربر سوار ہو رہے ہیں۔

سل کی حدیث کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ جب قریش نے عمد شکنی کی تو اللہ نے ان کو سزا دی اور مسلمانوں کو ان پر غالب کر دیا۔ سل بن حنیف ٹے جنگ صفین کے موقع پر جو کما اس کا مطلب یہ تھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش نے مسلمانوں کی بڑی توہین کی تھی پھر بھی آنخضرت سے بڑی نواز مناسب نہ جانا اور ہم آپ کے تھم کے تابع رہے ای طرح آنخضرت سے بڑی نواز کے ان کے مسلمانوں کو ماروں 'یہ سل نے اس وقت کما جب وگوں نے ان کو ملامت کی کہ مسلمانوں پر ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے۔ میں کیو تحر مسلمانوں کو ماروں 'یہ سل نے اس وقت کما جب وگوں نے ان کو ملامت کی کہ صفین میں مقاتلہ کیوں نہیں کرتے۔ مغین نامی دریائے فرات کے کنارے ایک گاؤں تھا۔ جمال حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنم کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔

٣١٨٣ - حَدُّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدُّثَنَا حَاتَمُ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسِيهِ عَنْ أَسِيهِ عَنْ أَسِيهِ عَنْ أَسِيهِ عَنْ أَسِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَى أُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذَا عَاهَدُوا رَسُولَ اللهِ فَلَا عَهْدُوا رَسُولَ اللهِ فَلَا قَمْدُتْ رَسُولَ اللهِ فَلَا اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ اللهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَى وَهِيَ رَاغِبَةً، اللهِ إِنَّ أُمِي قَدِمَتْ عَلَى وَهِيَ رَاغِبَةً، أَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِي قَدِمَتْ عَلَى وَهِيَ رَاغِبَةً، اللهِ إِنَّ أُمِي قَدِمَتْ عَلَى وَهِيَ رَاغِبَةً، أَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِي قَدِمَتْ عَلَى وَهِيَ رَاغِبَةً، أَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أُمِي قَدِمَتْ عَلَى وَهِيَ رَاغِبَةً، أَقَالَتْ إِنَّ أُمِي وَاللهِ إِنْ أَمْنِي اللهِ إِنَّ أُمِي وَلَا إِنْ اللهِ إِلَى اللهِ إِلَى اللهِ إِلَى اللهِ إِلَى إِلَى اللهِ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى اللهِ إِلَى اللهِ إِلَى اللهِ إِلَى اللهِ إِلَى إِلَى إِلَى اللهِ إِلَى اللهِ إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَى إِلَى اللهِ إِلَى إِلَى اللهِ إِلَى إِلَى اللهِ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى اللهِ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَيْهِ إِلْهُ إِلَى اللهِ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلْهُ إِلَا إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَيْهِ إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَيْهِ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَى إِلَا إِلْهِ إِلَى إِلَهُ إِلَى إِلَى إِلَى إِلَيْهِ إِلَى إِلَا إِلَهُ إِلَى إِلَيْ

(۳۱۸۴۳) ہم سے قتیہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم نے بیان کیا ان سے ہشام بن عودہ نے ان سے ان کے باپ نے اور ان سے اساء بنت الی بکر رضی اللہ عنما نے بیان کیا کہ قریش سے جس زمانہ میں رسول کریم ملٹی لیا نے (حدیبیہ کی) صلح کی تھی اس محت میں میری والدہ (قتیلہ) اپنے باپ (حارث بن مدرک) کو ساتھ لے کر میرب پاس آئیں 'وہ اسلام میں داخل نہیں ہوئی تھیں۔ (عودہ نے بیان کیا کہ) حضرت اساء نے اس بارے میں آنخضرت ملٹی کیا سے بوچھا کہ یارسول اللہ! میری والمدہ آئی ہوئی ہیں اور جھے سے رغبت کے ساتھ ملنا چاہتی ہیں 'و کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحی کروں ؟ آنخضرت ساتھ کے ماتھ منا چاہتی ہیں 'و کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحی کروں؟ آنخضرت ساتھ کے ساتھ ملہ رحی کروں؟ آنخضرت ساتھ کے ساتھ ملہ رحی کروں؟ آنخضرت ساتھ کے ساتھ میں دو میں کے ساتھ صلہ رحی کروں؟ آنخضرت ساتھ کے ساتھ میں دو میں کی کھیں۔

آ یک ایس کے اس حدیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ ان کی والدہ بھی قریش کے کافروں میں شامل تھیں اور چونکہ ان سے المیسیت اور آنخضرت مٹائیا ہے صلح تھی' اس لئے رسول کریم مٹائیا نے حضرت اساء رضی اللہ عنها کو اجازت دی کہ اپنی والدہ سے اچھا سلوک کریں۔

#### باب تین دن یا ایک معین مدت کے لئے صلح کرنا

(٣١٨٣) ہم سے احد بن عثان بن حكيم نے بيان كيا كما ہم سے شرق بن مسلمہ نے بيان كيا كما ہم سے ابراہيم بن يوسف بن الى اسحاق نے بيان كيا كما كہ مجھ سے ميرے والد نے بيان كيا ان سے ابواسحاق نے بيان كيا كما مجھ سے براء بن عاذب بوات نے بيان كيا كہ نبى كريم التي يا نے جب عمرہ كرنا چاہاتو آپ نے مكہ ميں داخلہ كے لئے مكہ كے لوگوں سے اجازت لينے كے لئے آدى بھيجا۔ انہوں نے اس شرط كے ساتھ ١٩ - بَابُ الْـمُصَالَحَةِ عَلَى ثَلاَئَةِ
 أيَّام أوْ وَقْتِ مَعْلُوم

٣١٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْتَمَدُ بْنُ عُفْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةً قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنُّ النَّبِيُّ اللهُ عَنْهُ إِلَى أَهْلِ

مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةً، فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يُقِيْمَ بِهَا إِلاَّ ثَلاَثَ لَيَالٍ، وَلاَ يَدْخُلُهَا إلا بَجُلُبَّانِ السَّلاَحِ، وَلاَ يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا. قَالَ: فَأَخَذَ يَكُتُبُ الشُّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ. فَقَالُوا: لَوْ عَلِمْنَا أَنُّكَ رَسُولُ اللهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ، وَلَكِنْ اكْتُبُّ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِ اللهِ. فَقَالَ: ((أَنَا وَاللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَنَا وَاللَّهِ رَسُولُ اللهِي). قَالَ: وَكَانَ لاَ يَكْتُبُ، قَالَ فَقَالَ لِعَلِيّ: ((أُمْحُ رَسُولَ اللهِ)). فَقَالَ عَلِيٌّ: وَاللَّهِ لاَ أَمْحَاهُ أَبَدًا. قَالَ : ((فَأَرنِيْهِ))، قَالَ: فَأَرَاهُ إِيَّاهُ، فَمَحَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بيَدِهِ. فَلَـمَّا دَخَلَ وَمَضَتِ الأَيَّامُ أَتَوْا عَلِيًا فَقَالُوا: مُوْ صَاحِبَكَ فَلْيَوْتَحِلْ. فَذَكَرَ عَلِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((نَعَمْ)). فَارْتَحَلَ.

كمال 'چنانچه آپ وہال سے روانہ ہو الكے۔ [راجع: ۱۷۸۱] جيد مر حضرت على كا انكار تكم عدول اور خالفت كے طور يرنه تھا۔ بلكه آل حصرت مان كيا كى مجت اور خير خوابى اور جوش ايمان كى وجہ سے تھا۔ اس لئے کوئی گناہ حفرت علی پر نہ ہوا۔ یہاں سے شیعہ حضرات کو سبق لینا چاہئے کہ جیسے حضرت علی نے محض محبت کی وجہ سے آنحضرت ماہیا کے فرانے کے خلاف کیا' ویبا ہی حضرت عمر نے بھی قصہ قرطاس میں آنحضرت ماہیا کی تکلیف کے خیال سے کلھے جانے میں مخالفت کی۔ دونوں کی نیت بخیر تھی۔ 💎 کار یاکاں از قیاس خود گیر۔ ایک جگہ حسن ظن کرنا' دوسری جگہ بد ظنی صریح انصاف سے بعید ہے۔

> ٢ - بَابُ الْـمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْر وَقْتٍ، وُقُولُ النَّبِيِّ ﷺ: ((أُقِرُكُمْ عَلَى مَا أَقَرَّكُمُ ا لله))

(اجازت دی) که مکه میں تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں۔ ہتھیار نیام میں رکھے بغیر داخل نہ ہول اور (کمہ کے) کسی آدمی کو اینے ساتھ (مرینه)نه لے جائیں (اگرچہ وہ جانا جاہے) انہوں نے بیان کیا کہ پھران شرائط كو على بن الى طالب والتر نے لكھنا شروع كيا اور اس طرح"ي محمد الله کے رسول کے صلح نامہ کی تحریر ہے۔" مکہ والول نے کما کہ اگر ہم جان لیتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر آپ کو روکتے ہی نيس بلكه آپ ير ايمان لاتے اس لئے تهيس يوں لكھنا چاہے "بيد محد بن عبدالله ك صلح نامه كي تحريب"- اس بر آمخضرت ماليا في فرمایا 'الله گواہ ہے کہ میں محمد بن عبداللہ ہوں اور الله گواہ ہے کہ میں الله كارسول بهي مول- آخضرت ملي لكهنا نهيس جائة تقد راوى نے بیان کیا کہ آپ نے علی بناٹھ سے فرمایا 'رسول الله ماٹھیلم کالفظ منا دے 'حضرت علی بواللہ نے عرض کیا کہ خداکی فتم! یہ لفظ تو میں جھی نه مٹاؤل گا' آمخضرت ملٹھیا نے فرمایا کہ پھر مجھے دکھلاؤ' راوی نے بیان کیا کہ علی بناٹر نے آنخضرت مٹھیلم کو وہ لفظ دکھایا۔ اور آپ نے خود اسيخ باتھ سے اسے منادیا۔ پھرجب آنخضرت مائيليم مکم تشريف لے گئے اور (تین) دن گزر گئے تو قریش حضرت علی کے پاس آئے اور کما کہ اب اپنے ساتھی سے کمو کہ اب یماں سے چلے جائیں (علی نے بیان کیا کہ) میں نے اس کاذکر آنخضرت مالیا سے کیا او آپ نے فرمایا

باب نامعلوم مت کے لئے صلح کرنا

اور نبی کریم سائیل نے خیبرے یمودیوں سے فرمایا تھا، میں اس وقت تک تہیں یہاں رہے دوں گا'جب تک الله تعالی جاہے گا۔

ای سے باب کا مطلب ثابت ہوا کہ آنخفرت ما پھیا نے غیر مقررہ مدت کے لئے یہود خیبر سے معاملہ فرمایا۔ جو حضرت عمر کے زمانہ تک باقی رہا۔ پھر یہودیوں کی مسلسل شرار توں اور ناپاک سازشوں کی بنا پر حضرت عمر نے ان کا جلا وطن کر دینا مناسب سمجھا اور ان کو جلا وطن کر دیا۔ صد افسوس! کہ اس چود حویس صدی میں وہی یہودی آج اسلام کے قبلہ اول پر قبضہ کر کے مسلمانوں کے منہ آ رہے ہیں خذاجہ اللہ دامین)

٢١- بَابُ طَرْح جِيَفِ الْمُشْرِكِيْنَ

فِي الْبِئْرِ، وَلاَ يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنَّ

باب مشرکول کی لاشول کو کنویں میں تھینگوا دینا اور انکی لاشوں کی (اگر ایکے ور ثاء دینا بھی چاہیں تو بھی) قیمت نہ لینا۔

ا معترت امام بخاری نے باب کی مدیث سے دو سرا مطلب اس طرح نکالا کہ اگر آل حضرت میں ہے تو بدر کے مقولین میں مقترت امام بخاری نے باب کی مدیث سے دو سرا مطلب اس طرح نکالا کہ اگر آل حضرت میں ہے اور ان کے اقراء بہت الدار سے مقولین کے ایسا ادادہ نہ کیا اور لاشوں کو اندھے کویں میں ڈلوا دیا۔ بعضوں نے کما کہ امام بخاری دو سرے مطلب کی مدیث کو اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لا سکے کین انہوں نے اس طرف اشارہ کر دیا۔ جس کو این اسحاق نے مخازی میں نکالا کہ مشرکین نو فل بن عبداللہ کی لاش کے بدل جو خندق میں گھس آیا تھا اور وہیں مارا گیا 'آنخضرت ساتھ کے دوسید دیتے رہے 'کین آپ نے فرمایا' ہم کو اس کی قیت درکار نہیں ہے نہ اس کی لاش۔ زہری نے کما مشرک دس ہزار در ہم اس لاش کے بدل محاوضہ دینے پر راضی تھے۔ (وحیدی)

(١٨٥٥) جم سے عبدان بن عثان نے بیان کیا انہوں نے کما کہ مجھے میرے باپ نے خردی انسیں شعبہ نے انسیں ابواسحاق نے انسیں عمو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مكديس (شروع اسلام كے ذمانديس) رسول الله صلى الله عليه وسلم ا عبدہ کی حالت میں تھے اور قریب ہی قریش کے پچھ لوگ بیٹے ہوئے تعے۔ پھر عقبہ بن الى معيط اونث كى اوجھڑى لايا اور نبى كريم صلى الله عليه وسلم كى پييم يراس ۋال ديا- نى كريم صلى الله عليه وسلم سجده ے اپنا سرند اٹھاسکے۔ آخر فاطمہ رضی الله عنما آئیں اور آپ کی پیٹے یرے اس او جھڑی کو ہٹایا 'اور جس نے بیہ حرکت کی تھی اسے براجھلا كما نى كريم صلى الله عليه وسلم في بهى بدوعاكى كداك الله! قريش كى اس جماعت كو پكر- اے الله! ابوجهل بن بشام عتب بن ربيه شيبه بن ربيه عقبه بن الي معيط اميه بن خلف يا الى بن خلف كوبرباد كر برش نے ويكھاكہ بير سب بدركى لرائى من قتل كرديئے گئے۔ اور ایک کویں میں انسیں ڈال دیا گیا تھا۔ سوا امیہ یا الی کے کہ بہ مخض بست بھاری بحرکم تھا۔ جب اسے صحابہ نے کھینچا تو کویں میں والنے سے پہلے ہی اس کے جو رجو زالگ ہو گئے۔

٣١٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةً عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرُو بْن مَيْمُون عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ الله عَنهُ قَالَ : ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ وَحَوْلُهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِذْ جَاءَهُ عُقْبَةَ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بَسَلَى جَزُورٍ فَقَذَلَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ عَلَى، فَلَمْ يَرَفَعْ رَأْسَهُ حَتَى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السُّلاَمُ فَأَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلاَ مِنْ قُرَيْش، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْل بْنَ هِشَام وعُتْبَةَ بْنْ رَبَيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْهَةَ وَغَفَّبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ - أَوْ أَبِيَّ بْنَ خَلَفَوٍ)) - فَلَقَدْ رَأَيْتَهُمُ قُتِلُوا يَومَ بَدْرِ فَٱلْقُوا فِي بِنْرٍ، غَيْرَ أَمَيَّةً – أَوْ أَبِيَّ - فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلاً ضَخْمًا، فَلَـمَّا

جَرُّوهُ تَقَطُّعَتْ أَوْصَالُهُ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى فِي

الْبِنُورِ)). [راجع: ٢٤٠]

قریب بی ایک او نٹی نے بچہ جنا تھا۔ مشرکین اس کی بچہ دانی کا سلمان ملبہ اٹھاکر لے آئے اور یہ حرکت کی جس پر آنخضرت ساتھ کے جب پائی سرے گزر گیا' تو ان کے حق میں مید دعا کی جس کا روایت میں ذکرہے۔ اور باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔ لفظ صلا جزود اضافت کے ساتھ ہے۔ (مراو او نٹی کا بچہ دان)

## ٢٧– بَابُ إِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وِالْفَاجِرِ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيمَانَ أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيمَانَ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَن عَبْدِ اللهِ – وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبَي وَائِلٍ عَن عَبْدِ اللهِ أَنْ ((لِكُلِّ غَادِر أَنَس – عَنِ النّبِي اللهِ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِر لِوَاءٌ يَومَ الْقِيَامَةِ))، قَالَ أَحَدُهُمَا، يُنْصَبُ لِوَاءٌ يَومَ الْقِيَامَةِ ))، قَالَ أَحَدُهُمَا، يُنْصَبُ وَقَالَ الآخَرُ : يُرَى – يَومَ الْقِيَامَةِ )يُعْرَفُ بهِ.

# باب دغابازی کرنے والے پر گناہ خواہ وہ کسی نیک آدمی کے ساتھ مویا ہے عمل کے ساتھ

( ١٩٨٦ ٩٨٠ ) جم سے ابو الوليد نے بيان كيا كما جم سے شعبہ نے بيان كيا ان سے سليمان اعمش نے ان سے ابو واكل نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود في اور ثابت نے انس سے بيان كيا كہ ني كريم مل في اللہ بن مسعود في اور ثابت نے انس سے بيان كيا كہ جمنڈ ابو گا ان ميں سے ایک صاحب نے بيان كيا كہ وہ جمنڈ ا (اس كے پیچھے) گاڑويا جائے گا اور دو سرے صاحب نے بيان كيا كہ اسے قيامت كے دن جائے گا اور دو سرے صاحب نے بيان كيا كہ اسے قيامت كے دن سے ديكھيں گے اس كے ذريعہ اسے بيانا جائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ یہ جھنڈا اس کی مقعد پر لگایا جائے گا۔ غرض یہ ہے کہ اس کی دعابازی سے تمام اہل محشر مطلع ہوں گے اور نفرین کریں گے۔ اللہ پاک ہرمسلمان کو ایسی بری عادتوں سے بچائے۔ آمین۔

٣١٨٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبِ قَالَ حَدُّنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيُّ عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيُّ عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيُّ عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُمُ عَادِر لِوَاءٌ يُنْصَبُ لِعَدْرَتِهِ)). [أطرافه في: ١١٧٧، ١١٧٨، ٢١٧٨، لِعَدْرَتِهِ)). [أطرافه في: ٢١٧٧، ٢١٧٨،

حضرت امام بخاری کتاب الجھاد کو جنم کرتے ہوئے ان احادیث کو لا کریہ بتلا رہے ہیں کہ اسلام میں ناحق قتل و غارت و فساد و دغا باذی ہر گز ہر گز جائز نہیں ہے۔ آئر کوئی مسلمان ان حرکتوں کا مرتکب ہو گا تو ان کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔ اسلام کو اس سے کوئی ضرر نہ پہنچ سکے گا)

٣١٨٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُنْصُورِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ

(٣١٨٩) بم سے على بن عبدالله نے بيان كيا كما بم سے جرير نے بيان كيا ان سے منصور نے ان سے مجابد نے ان سے طاؤس نے

اور ان سے عبداللہ بن عباس فی اللہ نے بیان کیا کہ رسول کریم مانیکم

اور ان سے عبداللہ بن عباس بھات نے بیان کیا کہ رسول کریم ملھ ہے نے فتح کمہ کے دن فرمایا تھا اب (کمہ سے) بجرت فرض نہیں رہی البتہ جماد کی نیت اور جماد کا تھم باقی ہے۔ اس لئے جب تہمیں جماد کے لئے نکالا جائے تو فوراً نکل جاؤ اور آنخضرت ہل ہے اس نے جب تہمیں جماد دن یہ بھی فرمایا تھا کہ جس دن اللہ تعالی نے آسمان اور زمین پیدا کئے اس دن اس شہر (کمہ) کو حرم قرار دے دیا۔ پس یہ شہراللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک کے لئے حرام ہی رہے گا اور مجھ سے پہلے میال کسی کے لئے لڑنا جائز نہیں ہوا۔ اور میرے لئے بھی دن کی مرف ایک گوڑی کے لئے جائز کیا گیا۔ پس اب یہ مبارک شہراللہ تعالی کی حرمت کے ساتھ قیامت تک کے لئے حرام ہے اس کی صرف ایک گوڑی کے لئے جائز کیا گیا۔ پس اب یہ مبارک شہراللہ تعالی کی حرمت کے ساتھ قیامت تک کے لئے حرام ہے اس کی حدود میں نہ (کمی درخت کا) کانٹا تو ڈرا جائے 'نہ یمال کے شکار کو ستایا جائز 'نہ اٹھائے سوااس شخص کے جو حدود میں نہ (کمی درخت کا) کانٹا تو ڈرا جائے 'نہ یمال کے شکار کو ستایا رالک تک چیز کو پہنچانے کے لیے) اعلان کرے اور نہ یمال کی جری کی جو کہ اس کائی جائز کی جمال کی جائز کی جمال کی جائز کی جائز کی کی اعلان کرے اور نہ یمال کی جمول کے جو اجازت دے د جیجئے۔ کیونکہ یہ یمال کے سناروں اور گھروں کی چھوں اجازت دے د جیجئے۔ کیونکہ یہ یمال کے سناروں اور گھروں کی چھوں اجازت دے د جیجئے۔ کیونکہ یہ یمال کے سناروں اور گھروں کی چھوں برڈالنے کے کام آتی ہے۔ تو آخضرت میں کے سناروں اور گھروں کی چھوں برڈالنے کے کام آتی ہے۔ تو آخضرت میں کیا ہیں کے خرایا کہ اچھااذ ٹر کی

طاؤس عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ فَلَّكُ يَومَ فَتْحِ مَكَّةً: ((لاَ هِجْرَةً، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَيْيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)). وَقَالَ يَومَ فَتْحِ مَكَّةً: ((إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَومَ فَتْحِ مَكَّةً: السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، فَهُو حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ يَومُ خَلَقَ اللهُ يَومُ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلُ الْقِتَالُ اللهِ الْحَدِ فَبْلِي، وَلَهُم يَحِلُ لِي إِلاَّ سَاعَةً اللهِ الْحَدِ فَبْلِي، وَلَهُم يَحِلُ لِي إِلاَّ سَاعَةً اللهِ الْحَدِ فَبْلِي، وَلَهُم يَحِلُ لِي إِلاَّ سَاعَةً الْقِيَامَةِ، وَلاَ يَنْفُرُ صَيدُهُ، وَلاَ يَنْفُرُ مَنْ عَرْفَهَا، وَلاَ يُخْتَلَى حَلاَهُ)). فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ لَوْلًا الْإِلَا الإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لَقَيْنَهُمْ وَلِبُوتِهِمْ. قَالَ : ((إِلاَ الإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لَقَيْنَهُمْ وَلِيُوتِهِمْ. قَالَ : ((إلاَ الإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لَقَيْنَهُمْ وَلِيُوتِهِمْ. قَالَ : ((إلاَ الإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لَقَيْنَهُمْ وَلِيُوتِهِمْ.

اجازت ہے۔

اجازت ہے۔

ایس میں اس بات کی طرف اشارہ فرایا ہے کہ باد جود کیہ وہ

ایس میں اس بات کی طرف اشارہ فرایا ہے کہ باد جود کیہ وہ

میں میں اس بات کی طرف اشارہ فرایا ہے کہ باد جود کیہ وہ

میں کیا اس کا این کا مارنا اور قل کرنا اپنے رسول میں کیا ہے درست کر دیا۔ اس سے یہ فکا کہ دعا بازی بڑا گناہ ہے اور اس کی سزا بست شخت کو اس کا کی مطاب ہے۔

اج ان کا این مطاب ہے۔

اج باب کا کی مطاب ہے۔

خادم نے ترجمہ اور تشریحات میں کوشش کی ہے کہ احادیث پاک کے ہر ہر لفظ کو احسن طور پر بامحادرہ اردو میں نتقل کر دیا جائے اور اختصار و ایجاز کے ساتھ کوئی گوشہ تشنہ محیل نہ رہے۔ اب یہ ماہرین فن ہی فیصلہ کریں گے کہ میں اس پاکیزہ مقصد میں کمال تک کامیابی حاصل کر سکا ہوں۔ اللہ ہی بمتر جانتا ہے کہ مجھ سے کس قدر لفزشیں ہوئی ہوں گی جن کا میں پہلے ہی اعتراف کرتا ہوں اور ان علاء کرام و فضلائے عظام کا بیشکی شکریہ ادا کرتا ہوں جو مجھ کو کسی بھی واقعی غلطی پر اطلاع دے کر جھے کو نظر فانی کا موقع دیں گے۔ اور الانسان مرکب من العطاء والنسیان کے تحت مجھے معذور سمجھیں گے۔

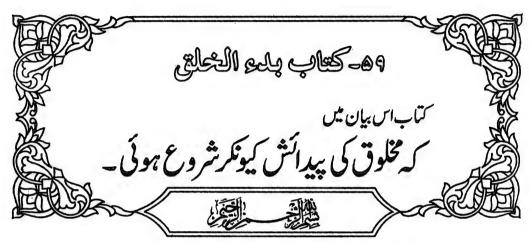
یااللہ! جس طرح تو نے مجھ کو یہاں تک پنچایا اور ان پاروں کو کھل کرایا ' باتی اجزاء کو بھی کھل کرنے کی توفیق عطا فرمائیو اور میرے جتنے بھی قدر دان میں جو اس مبارک کتاب کی خدمت و اشاعت و مطالعہ میں حصہ لے رہے میں ان سب کو یا اللہ! جزائے خیر عطا فرمائیو اور اسے ان سب کے لئے قیامت کے دن وسیلہ نجات بنائیو' آمین' ﴿ برحمتک یا ادحم الراحمین ﴾

ناچیز خادم محمد داو دراز السلفی الدهلوی مقیم مجد الجدیث ۱۳۱۲ اجمیری گیث دهلی انڈیا الجمدی الآنی ۱۳۹۱ه



# بِنِيْ الْمُوالِحِيْنَ الْمُحَالِحِيْنَ

### تير جوال ياره



# ١٠ - بَابُ مَا جَاءَ فِي قُولِ ا للهِ تعالى :

﴿ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْـخَلْقَ ثُمٌّ يُعِيْدُهُ، وَهُوَ الَّذِي يَبْدُهُ، وَهُوَ الْمَوْنُ عَلَيْهِ ﴾ [الروم: ٣٧]

قَالَ الرَّبَيْعُ بْنُ خُنَيمٍ وَالْحَسَنُ : كُلِّ عَلَيْهِ هَيُّنٌ. وَهَيِّنٌ : مِثْل لَيْن ولَيِّن، ومَيْت وميِّت.وَضَيْقٌ وَضَيِّقٌ.

﴿ أَفَعَيِنَا ﴾: أَفَاعْيَا عَلَيْنَا. حِيْنَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ.

﴿لُغُوبِ ﴾: النَّصَبُ. ﴿أَطُورًا ﴾: طَورًا كَذَا، وَطُورًا كَذَا. عَدَا طُورَه : إِي قَدْرِه.

باب اور الله پاک نے (سورہ روم میں)جو فرمایا اس کی تغییر کہ اللہ بی ہے جس نے مخلوق کو پہلی دفعہ پیدا کیا اور وہی پھردوبارہ (موت کے بعد) زندہ کرتا) تو اس پر اور بھی آسان بعد) زندہ کرتا) تو اس پر اور بھی آسان

اور ربیج بن خیم اور امام حسن بصری نے کہا کہ یوں قودونوں بینی (پلی مرتبہ پیدا کرنا چر دوبارہ زندہ کر دینا) اس کے لئے بالکل آسان ہے۔ (لیکن ایک کو بینی پیدائش کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کو زیادہ آسان ظاہر کے اعتبارے کہا) ھنین اور ھَیِّن کو لَیْنُ اور لَیِّنُ مَیْتُ اور مَیْتُ و لَیْنُ اور الیِّنُ مَیْتُ اور میت کہ مین می میٹ مین کو افغ اور صور کو قی طرح (مشدد اور مخفف) دونوں طرح پڑھنا جائز ہے اور سور کو قی میں جو لفظ اَفَعِینَا آیا ہے 'اس کے معنی ہیں کہ کیا ہمیں پہلی بار پیدا کرنے نے عاہز کردیا تھا۔ جب اس خدانے تم کو پیدا کیا اور ای سورت میں (اللہ پیلا کر دیا تھا اور تہمارے مادے کو پیدا کیا اور ای سورت میں (اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں) لُفُوْنِ کے معنی شمکن کے ہیں اور سور کو نوح میں تعالیٰ کے ارشاد میں) لُفُوْنِ کے معنی شمکن کے ہیں اور سور کو نوح میں تعالیٰ کے ارشاد میں) لُفُوْنِ کے معنی شمکن کے ہیں اور سور کو نوح میں تعالیٰ کے ارشاد میں) لُفُوْنِ کے معنی شمکن کے ہیں اور سور کو نوح میں

جو فرمایا اَظْوَازَااس کے معنی بیہ ہیں کہ مختلف صورتوں میں تہمیں پیدا کیا۔ کبھی نطفہ ایسے خون کی پھٹی پھر گوشت پھر ہڈی پوست۔ عرب لوگ بول کرتے ہیں عَدَاطَوْرَهُ لِعنی فلال اپنے مرتبہ سے بڑھ گیا۔ یمال اطوار کے معنی رہے کے ہیں۔

قرآن شریف میں سور و مریم میں لفظ و هو هنی آیا ہے۔ حضرت امام بخاری روائی نے اس مناسبت سے اس لفظ کی تشریح کردی که ریج اور حسن کے قول میں یہ لفظ آیا ہے اور سور و ق اور سور و نوح کے لفظوں کی تشریح اس لئے کہ ان آیتوں میں آسلان اور زمین اور انسان کی پیدائش کا بیان ہے اور یہ باب بھی اس بیان میں ہے۔

٣٠٩٠ - حَدُّتُنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفُوانَ بْنِ مُحْرِزِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: ((جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ إِلَى النّبِيِّ فَقَالَ: ((جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ إِلَى النّبِيِّ فَقَالَ: ((يَا بَنِي تَمِيْمٍ وَجُهُدُ. فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((يَا بَنِي تَمِيْمٍ وَجُهْدُ. فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((يَا أَنْ مَنِ الْعَمْنِ، فَقَالَ: ((يَا أَهْلُ الْيَمَنِ الْقَبْلُهَا وَجُهْدُ. فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((يَا أَهْلُ النّبِيِّ أَهْلُ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((يَا بَنُو تَمِيْمٍ)). قَالُوا: قَبِلْنَا. فَأَخَذَ النّبِيِّ بَنُو تَمِيْمٍ)). قَالُوا: قَبِلْنَا. فَأَخَذَ النّبِيِّ بَنُو تَمِيْمٍ)). وَالْعَرْشِ. فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ رَاحِلُتُكَ تَقَلَّتَتْ. وَالْعَرْشِ. فَعَلَتَتْ. لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ)). [أطرافه في: ١٩٩١، ٢١٩١، ٢٤١٨، ٢٤٦٥.

(۱۹۹۳) ہم سے محمہ بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان توری نے خبر دی انہیں جامع بن شداد نے انہیں صفوان بن محرز نے اور ان سے عمران بن حصین بڑا ٹیز نے بیان کیا کہ بنی تمیم کے پچھ لوگ نبی کریم طالخ کے لیک خدمت میں آئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے بنی تمیم کے لوگو! تمہیں بشارت ہو۔ وہ کمنے لگے کہ بشارت جب آپ نے ہم کو دی ہے تو اب ہمیں پچھ مال بھی دیجئے۔ اس پر آنحضرت سائٹ کے لوگ چرہ مبارک کا رنگ بدل گیا' پھر آپ کی خدمت میں یمن کے لوگ اس کے لوگ ان سے بھی فرمایا کہ اے یمن والو! بنو تمیم کے لوگوں نے تو خوش خبری کو قبول نہیں کیا' اب تم اسے قبول کر لو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا۔ پھر آپ مخلوق اور عرش اللی انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا۔ پھر آپ مخلوق اور عرش اللی کی ابتدا کے بارے میں گفتگو فرمانے لگے۔ اسنے میں ایک (نامعلوم) میں کاش میں آیا اور کہا کہ عمران! تمہاری او نمنی بھاگ گئی۔ (عمران بڑا ٹو کستے ہیں) کاش میں آپ کی مجلس سے نہ اٹھا تو بہتر ہو تا۔

کتے ہیں کہ یہ مانکنے والا اقرع بن حالس نای ایک جنگلی آدی تھا۔

٣١٩١ حَدُّثَنَا عُمَوُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عِيْسٍ بْنِ عِيْسٍ بْنِ عِيْسٍ بْنِ عِيْسٍ أَنِي قَالَ حَدُّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ حَدُّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ حَدُّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ بْنَ مُحْوِدٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

(۱۹۱۹) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا' کہا ہم سے میرے باپ نے بیان کیا' کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا' کہا ہم سے مفوان بن محرز نے اور ان سے عمران بن محرز نے اور ان سے عمران بن حصین بڑاڑے نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ماڑا ہے کی خدمت میں

حُصَيْن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((دَخَلْتُ عَلَى الَّذِيِّ صَبِّلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ تَاقَتِي بِالْبَابِ. فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيْم فَقَالَ: ((إقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيْم)). قَالُوا: قَدْ بَشَرْتَنَا فَأَعْطِنَا (مَرَّتَيْن). أَثُمُّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: ((إِقْبَلُوا الْبُشْرَي يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَـمْ يُقَبِّلُهَا بِنُو تَمِيْمٍ)). قَالُوا : قَبْلُنَا يَا رَسُولَ ا للهِ. قَالُوا: جُنْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الأَمْرِ. قَالَ: ((كَانَ اللَّهُ وَلَـمْ يَكُنُ شَيْءٌ غَيْرُهُ. وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاء. وَكَتَبَ فِي الدُّكْرِ كُلُّ شَيْء. وَخَلَقَ السُّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ)). فَنَادَى مُنَادٍ: ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ. فَأَنْطَلَقْتُ فَإِذَا هِي يَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابَ. فَوَ اللهِ لَوَدِدْتُ أَنَّى كُنْتُ تَرَكْتُهَا)).

[راجع: ٣١٩٠]

٣١٩٢ - وَرَوَى عِيْسَى عَنْ رَقَبَةً عَنْ قَيْسَ عَنْ رَقَبَةً عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: ((سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْء الْخَلْقِ وَسَلَّمْ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْء الْخَلْقِ حَتَى دَخَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهِ، وَنَظِهُ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهِ، وَنَسْيِهُ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهِ، وَنَسْيَهُ مَنْ نَسِيهِ)).

حاضر ہوا۔ اور اینے اونٹ کو میں نے دروازے ہی پر باندھ دیا۔ اس کے بعد بن تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں عاضر ہوئے۔ آپ ووبار کما کہ جب آپ نے ہمیں خوش خبری دی ہے تو اب مال بھی ریجئے۔ پھریمن کے چند لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ والو! بنو تمتیم والوں نے تو نسیں قبول کی۔ وہ بولے یارسول الله! خوش خرى ہم نے قبول كى۔ پروہ كنے لكے ہم اس لئے حاضر ہوئے ہيں تاكد آپ سے اس (عالم كى پيدائش) كاحال يو چھيں۔ آپ اللہ اللہ اللہ فرمایا اللہ تعالی ازل سے موجود تھا اور اس کے سواکوئی چیز موجود نہ تھی اور اس کاعرش پانی پر تھا۔ لوح محفوظ میں اس نے ہر چیز کو لکھ لیا تھا۔ پھراللہ تعالیٰ نے آسان و زمین کوبیداکیا۔ (ابھی بیہ باتیں ہوہی ربی تھیں کہ ) ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ ابن الحصین! تماری او نٹنی بھاگ گئی۔ میں اس کے پیچھے دوڑا۔ دیکھاتو وہ سراب کی آ ڑیں ہے (میرے اور اس کے نیچ میں سراب حائل ہے لیتی وہ ریتی جو وهوپ میں یانی کی طرح چیکتی ہے) اللہ تعالی کی قتم 'میرا ول بہت پچیتایا کہ کاش 'میں نے اسے چھوڑ دیا ہو تا(اور آل حضرت ساتھا کے

حدیث سی ہوتی)۔

(۳۱۹۲) اور عیسیٰ نے رقبہ سے روایت کیا' انہوں نے قیس بن مسلم سے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب بڑا تن شماب سے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب بڑا تنز سے سنا' آپ نے کہا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ماٹھ پیلے نے منبر پر کھڑے ہو کر ہمیں وعظ فرمایا اور ابتدائے خلق کے بارے میں ہمیں خردی۔ یہاں تک کہ جب جنت والے اپنی منزلوں میں واضل ہو جائیں گے اور جنم والے اپنے ٹھکانوں کو پہنچ جائیں گے دور جنم والے اپنے ٹھکانوں کو پہنچ جائیں گے دول جائیں گے اور جنم والے اپنے ٹھکانوں کو پہنچ جائیں گے دول جنم والے اپنے ٹھکانوں کو پہنچ جائیں گے رکھانوں جنہ کویاد وہاں تک ساری تفصیل کو آپ نے بیان فرمایا) جسے اس حدیث کویاد

آئی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں۔ عرش فرش آسان زمین سب میں اتی بات ہے سیر سیر سیر اس کا اور سب چیزوں سے پہلے وجود رکھتا تھا۔ گر حادث اور مخلوق وہ بھی ہے۔ غرض اس حدیث سے حکماء کا ند ہب باطل ہوا جو اللہ کے سوا مادے اور اوراک لیمنی عقل اور آسان اور زمین سب چیزوں کو قدیم مانتے ہیں اور ان صوفیہ کا بھی رو ہوا جو روح انسانی کو مخلوق نہیں کہتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ نے سب سے پہلے پانی کو پیدا کیا' پھر زمین و آسان وغیرہ وجود میں آئے۔

(ساماله م) مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا' ان سے ابو احمد نے بیان کیا' ان سے سفیان توری نے ان سے ابوالزناد نے' ان سے اعرج نے' اور ان نے ابو ہریرہ بڑائی نے کہ نمی کریم سائی کے نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرما تا ہے کہ ابن آدم نے مجھے گالی دی اور اس کے لیے مناسب نہ تھا کہ وہ مجھے گالی دی اور اس کے لئے یہ بھی مناسب نہ تھا۔ اس کی گالی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے' میرا بیٹا ہے اور اس کا جھانا نا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے' میرا بیٹا ہے اور اس کا جھانا نا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے' میرا بیٹا ہے اور اس کا جھانا نا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح اللہ نے مجھے پہلی بار پیدا کیا' دوبارہ (موت کے بعد) وہ مجھے زندہ نہیں کرسکے گا۔

[طرفاه في: ٩٤٧٤، د١٤٩٧.

موت کے بعد افروی زندگی کا تصور وہ ہے جس پر تمام انبیاء کرام کا اتفاق رہا ہے' قررات' زبور' انجیل' قرآن حی کہ اس میں جھیے ہے۔

ملک (ہندوستان) کی ذہبی کتب میں بھی مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور موجود ہے۔ اس کے باوجود کفار نے بھی اس عقید ہے کی تکذیب کی اور اس پر بہت ہے اسخالات پیش کرتے چلے آ رہے ہیں جو سب باطل محض اور توامت فاسدہ ہیں۔ اس مدیث میں اس عقیدہ پر وضاحت کی گئی ہے کہ آ فرت کی کا انکار کرنا اللہ پاک کو جھٹلانا ہے۔ جس اللہ نے انسان کو پہلا وجود عطا فرمایا' اس کے لیے دوبارہ انسان کو پیدا کرنا کیوں مشکل ہو سکتا ہے۔ ایسانی باطل عقیدہ عیسائیوں کا ہے جو اللہ کے انسان کو پہلا وجود عطا فرمایا' اس کے لیے دوبارہ انسان کو پیدا کرنا کیوں مشکل ہو سکتا ہے۔ ایسانی باطل عقیدہ عیسائیوں کا ہے جو اللہ کے انسان کو پہلا وجود علا فرمایا' اس کے لیے دوبارہ انسان کو پیدا کرنا گورہ بہت ہی بیبودہ الزام ہے' وہ اللہ ایسے الزامات سے مہرا ہے اور اسی بے جودہ بات منہ سے نکالنا اور حضرت عیلی علاق کو اللہ کا بیٹا قرار دینا بہت ہی برا جموث ہے۔ جو مرا سر غلط بعیداز عقل و بے جودگی ہے۔ چ ہے۔ ﴿ فَلْ مُوَاللَٰهُ اَحَدٌ اللهُ الصَّعَدُ لَمْ يُؤلِدُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوْا اَحَدُ ﴾ (اظامی: ۱۔ ۲۲)

٣١٩٤ - حَدُّثَنَا قُتَيْبَةً بْنُ سَعِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُفِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ في كِتَابِهِ، فَهُوَ عِندَهُ فَوقَ الْعَرْشِ: إِنْ

(۱۹۹۳) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمٰن قرثی نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا' ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالی مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں' جو اس نے پاس عرش پر موجود ہے' اس نے لکھا کہ میری رحمت میرے اس کے پاس عرش پر موجود ہے' اس نے لکھا کہ میری رحمت میرے

# مخلوق کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی۔

رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي)). [أطرافه في: غَصــرِغالبــــ.. ۷۷۰، ۷۲۱۲، ۲٤٥٣، ۲۵۰۳،

.[Voo!

آئی ہے ۔ سیسے اللہ کے حوالہ کرنا اور فلاہر یر بلاچوں وجرا ایمان لانا ہی سلامتی کا راستہ ہے۔ اللہ کے حوالہ کرنا اور فلاہر یر بلاچوں وجرا ایمان لانا ہی سلامتی کا راستہ ہے۔

طیبی نے کہا کہ رحمت کے غالب ہونے میں اشارہ ہے کہ رحمت کے مستحقین بھی تعداد کے لحاظ سے غضب کے مستحقین پر غالب رہیں گئ رحمت ایسے لوگوں پر ہو گا غالب رہیں گئ رحمت ایسے لوگوں پر ہو گا جات ہوں کا صدور ہی نہیں ہوا۔ بر ظاف اس کے غضب ان ہی لوگوں پر ہو گا جن سے گناہوں کا صدور ثابت ہو گا۔ اللهم ارحم علینا یا ارحم الراحمین

#### ٧ – بَابُ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرَضِيْنَ،

وَقُولَ الله تَعَالَى :

والله الذي خَلَق سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَ، يَتَوَلّ الأَمْرُ بَيْنَهُنَ الأَرْضِ مِثْلَهُنَ، يَتَوَلّ الأَمْرُ بَيْنَهُنَ لِيَعْلَمُوا أَنَّ الله عَلَى كُلِّ شَيْء عَلِمَا لَهُ وَأَنَّ الله قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْء عِلْمَا لَهُ وَأَنَّ الله قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْء عِلْمَا لَهُ وَأَنَّ الله قَدْ الْمَرْفُوعِ فَي الطلاق: ١٢]. ﴿ وَالسَقْفِ الْمَرْفُوعِ فَي السَقِادُ الله مَاءُ وَلَي الله مَاءُ وَلَي الله مَاءُ وَالله الله مَاء وَلَي الله مَا الله مَن الله مَن الله مَن الله مَن الله مَن الله مَن الله وَالله الله مَن الله مِن الله مَن الله مَ

#### باب سات زمینول کابیان

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ طلاق میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے پیدا کئے سات آسان اور آسان ہی کی طرح سات زمینیں۔
اللہ تعالیٰ کے احکام ان کے درمیان اترتے ہیں۔ یہ اس لئے تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم کے اعتبار سے گھیرر کھا ہے اور سورہ طور میں والسقف المرفوع علم کے اعتبار سے گھیرر کھا ہے اور سورہ والنازعات میں جو سمکھا ﴾ ہے مراد آسان ہے اور سورہ والنازعات میں جو ﴿ دفع سمکھا ﴾ ہے مدی کالفظ آیا ہے اس کے معنی برابر ہونا لیمنی ہموار اور خوبصورت ہونا۔ سورہ اذا السماء انشقت میں جو لفظ اذنت ہے اس کامعنی سن لیا اور مان لیا اور لفظ القت کامعنی جتنے مردے اس میں خواظ طحاھا ہے اس کے معنی باہرڈال دیا خالی ہو گئی۔ اور سورہ والیل میں جو لفظ طحاھا ہے اس کے معنی باہرڈال دیا خالی ہو گئی۔ اور سورہ والیل میں جو لفظ طحاھا ہے اس کے معنی بھیایا۔ اور سورہ والنازعات میں جو ساھرۃ کالفظ ہے اس کے معنی روئے دمین کے ہیں وہیں جاندار رہتے سوتے اور جاگتے ہیں۔

جن کے لیے دیمن گویا ایک چھونا ہے جو اللہ پاک نے خود بچھا دیا ہے۔ جس کے بارے میں یہ ارشاد بھی ہے ﴿ مِنْهَا حَلَفْنَكُمْ وَفِيْهَا نُعِنْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِ جُكُمْ فَارَةً أُخْرَى ﴾ (ط : ۵۵) لیعنی ہم نے تم كو اس زمین سے پیدا كیا' اور اس میں ہم تم كو لوٹا دیں گے' اور قیامت کے دن قبروں سے تم كو نكال كر ميدان قیامت میں حاضر كریں گے۔

نص قرآنی ہے سات آسانوں اور ان ہی کی طرح سات زمینوں کا وجود ثابت ہوا' پس جو ان کا انکار کرے وہ گویا قرآن ہی کا انکار کر رہا ہے۔ اب سات آسانوں اور سات زمینوں کی بے صد کھوج میں لگنا انسانی صدود اختیارات سے آگے تجاوز کرنا ہے ۔ تو کار زمین رائلو ساختی کہ بآساں نیز پر داختی

٣٩٥٠ حَدُّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَلَيْةً عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَلَيْةً عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدُّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةً بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةً بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنَاسٍ خُصُومَةً فِي أَرْضٍ، فَدَخَلَ عَلَى عَلَى اللهِ عَلَيْشَةً فَذَكَرَ لَهَا ذَلِكَ - فَقَالَتْ : يَا أَبَا عَلَى سَلَمَةً اجْتَنِبِ الأَرْضَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ سَلَمَةً اجْتَنِبِ الأَرْضَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَيْهِ مُؤْقَلُهُ مِنْ طَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طُوقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنُ).[راجع: ٣٤٤٢]

٣١٩٦- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَخَذَ شَيْنًا مِنَ الأَرْضِ بِفَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَومَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِيْنَ)).

[راجع: ٢٤٥٤]

ر رہے ۔ ان احادیث سے سات زمینوں کا ثبوت حاصل ہوا۔ جس سے ظاہر ہوا کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں آسانوں اور زمینوں کا سات سات ہونا ایک اٹل حقیقت ہے۔

٣١٩٧ - حَدُنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدُثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدُّثَنَا أَيُوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكُرةً مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكُرةً رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النبي الله قَالَ: ((الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَهُ كَهَيْنَتِهِ يَومَ خَلَقَ الله قَدِ اسْتَدَارَهُ كَهَيْنَتِهِ يَومَ خَلَقَ الله السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ. "السَّنَةُ افْنَا عَشَرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ. "السَّنَةُ افْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ : ثَلاَثَةٌ مُتَوَالِيَاتُ صَالَحَةً وَالْمُحَرَّمُ - دُو الْمَحَدِّمُ - فَرَ الْمُحَرَّمُ - يَنِينَ جُمَادِي

(۳۱۹۵) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم کو اساعیل بن علیہ نے خبروی انہیں علی بن مبارک نے کہا ان سے کی بن ابی کثیر نے بیان کیا ان سے کھر بن ابراہیم بن حارث نے ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحل نے ان کا ایک دو سرے صاحب سے ایک ذمین کے بارے میں جھڑا تھا۔ وہ حضرت عاکشہ رہی ہیا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے (جواب میں) فرمایا ، ابوسلمہ! کسی کی زمین (کے ناحق لینے) سے بچو کیونکہ رسول اللہ ساتھ ہیا ہیں نے فرمایا ہے کہ اگر ایک بالشت کے برابر بھی کسی نے (زمین کے برابر بھی کسی نے وقعہ بیان کیا۔ ابول علوق اسے بارے میں) ظلم کیا تو (قیامت کے دن) سات ذمینوں کا طوق اسے بہانا جائے گا۔

(۱۹۹۲) ہم سے بشرین محرفے بیان کیا' انہیں عبداللہ بن مبارک نے خبردی' انہیں موکیٰ بن عقبہ نے' انہیں سالم بن عبداللہ بن عمرفے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم سال کے فرمایا' جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ ناحق لے لیا' تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دصنسایا جائے گا۔

(۱۹۹۲) ہم سے محمہ بن مٹنی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ایوب شختیانی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے مختر بن سیرین نے بیان کیا اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'زمانہ گھوم پھر کراسی حالت پر آگیا جیسے اس دن تھا جس دن اللہ تعالی نے آسان اور زمین پیدا کی تھی۔ سال بارہ مینوں کا ہوتا ہے 'چار مینے اس میں سے حرمت کے ہیں۔ تین تو پے در ہے۔ ذیقعدہ 'ذی الجہ اور محرم اور (چوتھا) رجب مضرجو جمادی الاخری اور شعبان کے الجہ اور محرم اور (چوتھا) رجب مضرجو جمادی الاخری اور شعبان کے

ہے میں بڑتا ہے۔ اپنے میں بڑتا ہے۔ وَشُعْبَان)). [راجع: ٦٧]

ہوا یہ تھا کہ عربوں کی یہ بھی ایک جہالت تھی کہ وہ بھی محرم کو صفر کر دیتے۔ کہیں اپنے اغراض فاسدہ کے تحت ذی المجہ کو اللہ باک نے صحح مہینہ بتلا دیا۔ زمانہ کے معموم آنے ہے یک مطلب ہے کہ جو اصل مہینہ اس دن سے شروع ہوا تھا، جس دن اس نے زمین آسان بیدا کیے تھے۔ ای حماب سے اب صحح مہینہ قائم ہوگیا۔ اس سے قری مہینوں کی نضیلت بھی ثابت ہوئی، جن سے ماہ و سال کا حماب مین فطرت کے مطابق ہے۔ جس کا دن شام کو ختم ہوتا اور صبح سے شروع ہوتا ہے۔ اس کا مہینہ کمی تمیں دن کا اور بھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔ اس کا حماب ہر ملک میں رؤیت ہلال پر موقوف ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ سَعِيْدِ مَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ سَعِيْدِ بَنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلِ: أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى - فِي حَقِّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا - إِلَى مَرْوَانَ ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقّهَا شَيْنًا ؟ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ حَقّهَا شَيْنًا ؟ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلِّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَخَذَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَخَذَ صَلَّى اللهُ يَطُوقَهُ يَومَ سَلِّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ أَبِي اللهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لِي سَعِيْدُ الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لِي سَعِيْدُ اللهِ لَهُ لَيْهُ قَالَ: لِي سَعِيْدُ اللهُ يَلُونَا إِنْ أَبِي سَعِيْدُ اللهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لِي سَعِيْدُ الرَّاحِيْنَ عَلَى النَّهِ قَالَ: لِي سَعِيْدُ اللهُ يَقُولُ ((حَخَلْتُ عَلَى النَّهِ قَالَ: لِي سَعِيْدُ اللهُ يَتُولَ (احَدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لِي سَعِيْدُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَى النَّهِ عَلْوَالَهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَالَهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَالَ اللهُ عَلَى اللهُ اللهِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ الله

الاالم المالم المالم سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل روالتہ نے کہ اروی بنت ابی اوس سے ان کا ایک (زمین کے) بارے میں جھڑا ہوا۔ جس کے متعلق اروی کہتی تھی کہ سعید نے میری زمین چھین لی۔ یہ مقدمہ مروان خلیفہ کے یہاں فیصلہ کے لیے گیا جو مدینہ کا حاکم تھا۔ سعید روالتہ نوالت نوالوں گا میں گوائی دیتا ہوں کہ میں نے رسول بھلا کیا میں ان کا حق دبالوں گا میں گوائی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ملٹی کے یہ فرماتے سا ہے کہ جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلم سے کسی کی دبا لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ این ابی الزناد نے بیان کیا ان سے سعید بن زید روالتی نے بان کیا کہ میں نی کریم ساتھ کے ایک کا دور ان سے سعید بن زید روالتی نے بیان کیا کہ میں نی کریم ساتھ کے کہ دمت میں موجود تھا (تب آپ نے بیان کیا کہ میں نی کریم ساتھ کے کہ دمت میں موجود تھا (تب آپ نے بیان کیا کہ میں نی کریم ساتھ کے کہ دمت میں موجود تھا (تب آپ نے بیان کیا کہ میں نی کریم ساتھ کے کہ دمت میں موجود تھا (تب آپ نے بیان کیا کہ میں نی کریم ساتھ کے کہ دمت میں موجود تھا (تب آپ نے بیان کیا کہ میں نی کریم ساتھ کے کہ دمت میں موجود تھا (تب آپ نے بیان کیا کہ میں نی کریم ساتھ کے کہ دمت میں موجود تھا (تب آپ نے بیان کیا کہ میں نی کریم ساتھ کیا کہ میں نی کریم ساتھ کیا کہ میں نی کریم ساتھ کے کہ دمت میں موجود تھا (تب آپ نے بیان کیا کہ میں نی کریم ساتھ کے کہ دوران سے دیت بیان فرمائی تھی)

#### باب ستارون كابيان

قادہ نے (قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں) ''کہ ہم نے زینت دی آسان دنیا کو (تارول کے) چراغول سے ''کہا کہ اللہ تعالی نے ان ستارول کو تین فائدول کے لیے پیدا کیا ہے۔ انہیں آسان کی زینت بنایا' شیاطین پر مارنے کیلئے بنایا۔ اور (رات کی اندهیریوں میں) انہیں صحیح راستہ پر چلتے رہنے کیلئے نشانات قرار دیا۔ پس جس شخص نے ان کے سوا دو سری باتیں کہیں' اس نے فلطی کی' اپنا حصہ تباہ کیا (اپنا

#### ٣- بَابُ فِي النَّجُوم

وَقَالَ قَتَادَةُ ﴿ وَلَقَدْ زُينًا السَّمَاءَ الدُّنْيا بِمَصَابِيْحَ ﴾ [الملك: ٥]: خُلِقَ هَذِهِ النَّجُوم لِثَلَاثِ: جَعَلَهَا زِيْنَةً لِلسَّمَاءِ: وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِيْنِ، وَعَلاَمَاتِ يُهْتَدَي بِهَا، فَمَنْ تَأُولَ فِيْهَا بِفَيْرِ ذَلِكَ أَخْطاً وَأَضَاعَ نَصِيْبَهُ وَتَكَلُّفَ مَا لاَ عِلْمَ لَهُ بهِ.

وَقَالَ آبُنُ عَبَّاسٍ: ﴿هَشِيْمَا ﴾ مُتَغَيِّرًا. وَالأَبُّ: مَا يَأْكُلُ الأَنْعَامُ. وَالأَنَامُ الْحَلْقُ. بَرْزَخٌ: حَاجِبٌ. وقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿ٱلْفَافَا﴾: مُلْتَفَةً. وَالْغُلُبُ: الْمُلْتَفَّة: فِرَاشًا : مِهَادًا. كَقَوْلِهِ: ﴿وَلَكُمْ فِي الأَرْضِ مُسْتَقَرِّ﴾، خَقَوْلِهِ: ﴿وَلَكُمْ فِي الأَرْضِ مُسْتَقَرِّ﴾،

وقت ضائع کیایا اپنائیان کھویا) اور جوبات غیب کی معلوم نہیں ہو سکتی اسکو اس نے معلوم کرنا چاہا۔ ابن عباس بن شن نے کہا کہ سور ہو کہف میں لفظ ہشیما ہے اس کا معنی بدلا ہوا۔ الاب کے معنی مویشیوں کا چارہ۔ یہ لفظ سور ہ عبس میں ہے اور سور ہ رحمٰن میں لفظ الانام بمعنی مخلوق ہے اور لفظ بوز خ بمعنی پردہ ہے۔ اور مجاہد تابعی نے کہا کہ لفظ الفاف بمعنی ملتفة ہے۔ اسکے معنی گرے لیٹے ہوئے۔ الغلب بھی بمعنی الملتفة اور لفظ فوراشا بمعنی مهادا ہے۔ جیسے اللہ تعالی نے سور ہ بقرہ میں فرمایا۔ ﴿ ولکم فی الارض مستقر ﴾ (مشقر بھی بمعنی مهاد ہے) اور سور ہ اعراف میں جو لفظ نکدا ہے اس کا معنی تھوڑا ہے۔

جہر میں ایک میں کہ ستاروں سے ستارہ شاسوں کا رد ہوا جو گمان کرتے ہیں کہ ستاروں سے ستارہ شاسوں کا رد ہوا جو گمان کرتے ہیں کہ ستاروں سے سیارہ شاسوں کو جملہ لیکھیں کے دب کی قتم نجوی جھوٹے ہیں جو ستاروں کو جملہ تاثیرات کا مالک بتاتے ہیں۔

عابُ صِفَّةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 ﴿ يَحُسُبُانَ إِنَّهُ

قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانَ الرَّحَى. وَقَالَ غَيْرَهُ : بِحِسَابِ وَمَنَاذِلَ لا يَعْدُوانِهَا. حُسْبَانُ: جَسَمَاعَةُ الْحِسَابِ، مِثْلُ شِهَابِ وَشَهْبَانَ. ضُحَاهَا: ضَووُهُا. مِثْلُ شِهَابِ وَشَهْبَانَ. ضُحَاهَا: ضَووُهُا. مَثْلُ شُهَابِ وَشَهْبَانَ. ضُحَاهَا: ضَووُهُا. مَنْ تُدْرِكَ الْقَمَو: لا يَسْتُرُ ضَوءُ أَحَدِهِمَا ضَوءَ الآخَرَ، وَلا يَسْبُقِي لَهُمَا ذَلِكَ. سَابِقُ النَّهَارِ : يَتَطَالَبَانِ حَيْشُانِ. نَسْلَتُ : نُخْرِجُ وَاحِدٍ النَّهُانِ وَهِيها وَتَشْقُقُها. أَرْجَانِها: مَنْهُمَا: وَاهِيهًا وَتَشْقُقُها. أَرْجَانِها: مَا لَمْ يَنْشَقُ مِنْهَا، فَهِي عَلَى حَافَتِيْهَا عَلَى حَافَتِيْهَا كَتُورُكُ عَلَى الْرَجَانِهَا : وَهُولِكَ عَلَى الْرَجَاءِ الْبَيْرِ. أَغُطُشَ وَجَنَّ الْكُورُ لَكَ الْكُورُ اللَّهُ وَمَا وَسَقَ: طَتَى يَذَهَبَ صَووُلُهَا. وَاللَيْلُ وَمَا وَسَقَ: حَتَّى يَدُهُ مَا وَسَقَ : حَتَّى يَدُهُ مَا ضَووُلُهَا. وَاللَّيْلُ وَمَا وَسَقَ: حَتَّى يَدُهُ مَا وَسَقَ: عَلَى الْمُؤْهِا. وَاللَّيْلُ وَمَا وَسَقَ: حَتَّى يَدُهُمَا وَلَوْهَا. وَاللَّيْلُ وَمَا وَسَقَ: حَتَّى يَدُهُ مَا وَسَقَ : وَقَالَ الْحَسَنُ الْ وَاللَيْلُ وَمَا وَسَقَ: حَتَّى يَذْهَبَ صَوْلُهَا. وَاللَيْلُ وَمَا وَسَقَ:

## باب سورهٔ رحمٰن کی اس آیت کی تفسیر که سورج اور چاند دونوں حساب سے چلتے ہیں۔

عالم نے کہالینی چکی کی طرح گھو متے ہیں اور دو سرے لوگوں نے یوں کہا لین حساب سے مقررہ منزلوں میں پھرتے ہیں' زیادہ نہیں برسے سکتے۔ لفظ حسان حساب کی جمع ہے۔ جیسے لفظ شماب کی جمع شہبان ہے۔ اور سورہ والشمس میں جو لفظ صحاها آیا ہے۔ ضحیٰ روشنی کو کہتے ہیں اور سورہ والشمس میں جو بیہ آیا ہے کہ سورج چاند کو نہیں پاسکتا' لیتی ایک کی روشنی دو سرے کو ماند نہیں کر سکتی نہ ان کو بیہ بات سزا وار ہے اور اسی سورہ میں جو الفاظ و لا اللیل سابق النهاد ہیں ان کا مطلب ہو کر لیکے جا مطلب ہے کہ دن اور رات ہر ایک دو سرے کے طالب ہو کر لیکے جا رہے ہیں اور اسی سورہ میں نول لیتے ہیں اور سورہ حاقہ میں جو واهیة سے اور رات کو دن سے ہم نکال لیتے ہیں اور سورہ حاقہ میں جو واهیة کا لفظ ہے۔ وہی کے معنی پھٹ جانا' اور اسی سورہ میں جو بیہ ہو والملک علی ارجانها کی لیتی فرشتے آسانوں کے کناروں پر ہوں گے والملک علی ارجانها کی لیتی فرشتے آسانوں کے کناروں پر ہوں گے جب تک وہ کی تیں وہ کنویں کے کنارے پر ہے۔

جَمَعَ مِنْ دَأَبَّةٍ. اتُّسَقَ : اسْتَوَى. بُرُوجًا: مَناَزِلَ الشَّمْس وَالْقَمَرِ. الْحُرُورُ بالنَّهَار مَعَ الشَّمْسِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : الْحُرُورُ باللَّيْل، وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ. يُقَالُ : يُولِجُ يُكَوِّرُ وَلِيْجَةً، كُلُّ شَيْءِ أَدْحَلْتَهُ فِي شَيْءٍ.

٣١٩٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي ذَرٌّ رَضِيَ ا اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَ النُّبِيُّ اللَّهِ لَأَبِي ذَرٌّ حِيْنَ غَرَبَتِ الشُّمْسُ : ((أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ؟)) قُلْتُ: ا للهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَأْذِنْ فَيُؤذَنُ لَهَا، وَتُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلاَ يُقْبَلُ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنَ فَلاَ يُؤْذَنَ لَهَا: فَيُقَالُ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جَنْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا)). فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِسمُسْتَقَرُّ لَهَا، ذَلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْرِ الْعَلِيْمِ ﴾ [يس: ٣٨]. [أطرافه في: . [ ٧٤ ٣ . ٨٤ ، ٤ ٢٤ ٧ . ٣ ٤ ٧ ] .

اور سورة والنازعات مين جو لفظ اغطش اور سورة انعام مين لفظ جَنَّ ہے ان کے معنی اندھیری کے ہیں۔ لینی اندھیاری کی اور اندھیاری ہوئی اور امام حسن بھری نے کما کہ سورہ اذالشمس میں کورت کاجو لفظ ہے اس کامعنی یہ ہے جب لیپٹ کر تاریک کردیا جائے گا اور سورہ انشقت میں جو وما وسق کالفظ ہے اسکے معنی جو اکٹھا کرے۔ اس سورة مين اتسق كامعني سيدها موا' اور سورهُ فرقان مين جوبرو جا كالفظ ہے۔ بروج سورج اور چاند کی منزلوں کو کہتے ہیں اور سور ہ فاطر میں جو حرور کالفظ ہے۔ اسکے معنی دھوپ کی گرمی کے ہیں۔ اور ابن عباس نے کہا حرور رات کی گرمی اور سموم دن کی گرمی۔ اور سور و فاطریس جو يولج كالفظ ہے اس كے معنى لييسا ہے اندر داخل كرا ہے۔ اور سورۂ توبہ میں جو ولیجہ کالفظ ہے اس کے معنی اندر گھساہوالیعنی راز

(PUI99) ہم سے محد بن یوسف نے بیان کیا ، کما ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا'ان سے اعمش نے 'ان سے ابراہیم تیمی نے 'ان سے ان ك باب يزيد بن شريك ف اور ان سے ابوذر غفارى بن شرك في بيان کیا کہ نبی کریم ساتھ کیا نے 'جب سورج غروب ہوا توان سے بوچھا کہ تم کو معلوم ہے یہ سورج کمال جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے۔ آپ سٹھیلم نے فرمایا کہ بیہ جاتا ہے اور عرش کے نیچ پہنے کر پہلے سجدہ کرتا ہے۔ پھر (دوبارہ آنے کی) اجازت چاہتا ہے اور اسے اجازت دی جاتی ہے اور وہ دن بھی قریب ہے' جب یہ سجدہ کرے گاتواس کا سجدہ قبول نہ ہو گااور اجازت جاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی۔ بلکہ اس سے کما جائے گاکہ جمال سے آیا تھا وہیں واپس چلا جا۔ چنانچہ اس ون وہ مغرب ہی سے نکلے گا۔ اللہ تعالی ك فرمان" ﴿ وَالشَّمْسُ تَجْرِى لِمُسْتَقَرِّلَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْم ﴾ (ليس: ٣٨) مين اي طرف اشاره ع. آئی ہے ہے۔ اور اس صدیث بیل منکرین صدیث نے کی اشکال پیدا کیے ہیں 'ایک یہ کہ سورج زبین کے پنیچ جاتا ہے نہ عرش کے پنیچ۔ اور اسلیک میں روایت بیل یہ مضمون موجود ہے تھرب فی عین حصنه دو سرے یہ کہ زبین اور آسان گول کرے ہیں تو سورج ہر وقت عرش کے پنیچ ہے۔ پھر خاص غروب کے وقت جانا کیا معنی؟ تیسرے سورج ایک بے روح اور بے عقل جسم ہے اس کا سجدہ کرنا اور اس کو اجازت ہونے کے کیا معنی؟ چوتھے اکثر حکیموں نے مشاہرہ سے معلوم کیا ہے کہ زبین متحرک اور سورج ساکن ہے تو سورج کے بیائے کے کیا مینے؟

پہلے اشکال کا جواب ہے ہے کہ جب زمین کروی ہوئی تو ہر طرح سے عرش کے نیچے ہوئی اس لیے غروب کے وقت ہے کہ سے ہیں کہ سورج زمین کے نیچے گیا اور عرش کے نیچے گیا۔ دو سرے اشکال کا جواب ہے ہے کہ بے شک ہر نقطے اور ہر مقام پر سورج عرش کے نیچے ہے اور وہ ہر وقت اپنے مالک کے لیے ہو ہ کر رہا ہے اور اس سے آگے برضنے کی اجازت مانگ رہا ہے لیکن چو تکہ ہر ملک والوں کا مغرب اور مشرق مختلف ہے اس لیے طلوع اور غروب کے وقت کو خاص کیا۔ تمیرے اشکال کا جواب ہے ہے کہ بہ کہ اس سے معلوم ہوا کہ سورج بے جان اور بے عقل ہے۔ بہت می آیات و احادیث سے سورج اور چاند اور زمین اور آسان سب کا اپنے اپنے ورجہ میں صاحب روح ہونا ثابت ہے۔ چوتھے اشکال کا جواب ہے ہے کہ بہت سے حکیم اس امر کے بھی قائل ہیں کہ ذمین ساکن ہے اور سورج اور چاند اور تارول اس کے گرد گھومتا ہے اور اس بارے میں طرفین کے دلائل متعارض ہیں۔ اور طاہر قرآن و حدیث سے تو سورج اور چاند اور تارول می کی حرکت نکلتی ہے۔ (مختفراز وحدیدی)

آیت شریفه ﴿ وَالشَّمْسُ تَجْرِی لِمُسْتَقَرِّلُهَا ﴾ (ایس: ۳۸) یس متعقرے مراد بقائے عالم کا انتظاع ہے ایمی الی انقطاع بقاء مدة العالم و اما قوله مستقرلها تحت العرش فلا ینکران یکون لها استقراء تحت العرش من حیث لاندرکه و لا نشاهه ه و انما اخبر عن غیب فلا نکذبه و لا نکیفه لان علمنا لا یحیط به انتهای کلام الطیبی ـ

٣٢٠٠ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ اللهَ اللهُ عَبْدُ اللهُ عَبْدُ اللهُ عَبْدِ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْ اللهِ عَنْهُ عَنْهُ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ النَّبِيِّ إِلَيْهِا قَالَ: ((الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكُورًان يَومَ الْقِيَامَةِ)).

٣٠٠١ حَدَّثَنَا يَحْتَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدُّلَنِي ابْنُ وَهَبِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنْ عَبْدَ الرُّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدُّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النّبِيِّ اللهِ قَالَ: ((إِنْ الشّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَخْسِفَان لِمَوتِ أَحَدِ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا أَيْتَانِ مِنْ آيَاتِ

(۱۹۴۹) ہم سے مسدد بن مسرد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن فیروز عبداللہ بن فیروز عبداللہ بن فیروز واتاج نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن عبدالرحلٰ واتاج نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحلٰ نے بیان کیا کہ نی کریم نے بیان کیا کہ نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سورج اور چاند دونوں تاریک (بوجائیں گے۔

(۱۰۲۰۱) ہم سے یکی بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ جھے سے عبداللہ
بن وہب نے بیان کیا کہا کہ جھے عمو بن حارث نے خبردی ان سے
عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا ان سے ان کے باپ قاسم بن محمد
بن ابی بکرنے اور ان سے عبداللہ بن عمر ش اللہ نے بیان کیا۔ وہ نی کریم
میں ہے نقل کرتے ہے کہ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں
کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گر بن نہیں لگتا۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی
نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔ اس لئے جب تم ان کو دیکھو تو تماز

(٢٠٢٠٢) جم سے اساعيل بن الى اوليس نے بيان كيا انہوں نے كماك

مجھ سے امام مالک نے بیان کیا' ان سے زید بن اسلم نے' ان سے

عطاء بن بیار نے اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنمانے

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور جاند اللہ

تعالی کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں کسی کی موت وحیات سے ان

میں گربن نہیں لگتا۔ اس لئے جب تم گربن دیکھو تو اللہ کی یاد میں

ا للهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا)).

[راجع: ١٠٤٢]

٣٢٠٢ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَي.

قَالَ حَدَّثِنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ عَنَّهُمَا ((إنَّ أَلشُمْسَ وَالْقَمَرَ آيتَان مِنْ آيَاتِ اللهِ، لاَ يَحْسِفَان لِمَوتِ أَحَدٍ وَلاَ

كونكه يه جمله انقلابات قدرت اللي كے تحت ہوتے رہے ہيں پس ايے مواقع پر خصوصيت كے ساتھ الله كوياد كرنا اور نماز پرهنا ایمان کی ترقی کا ذریعہ ہے۔

لگ جایا کرو۔

يزها كرو ـ

(mrom) ہم سے یحیٰ بن کمیرنے بیان کیا' انہوں نے کما کہ ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عقیل نے بیان کیا ان سے ابن شماب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبردی اور انہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی الله عنهانے خبردی کہ جس دن سورج گربن لگا تو رسول الله صلى الله عليه وسلم (مطل ير) كفرك ہوئے۔ اللہ اکبر کمااور بڑی دیر تک قرأت کرتے رہے۔ پھر آپ صلی الله عليه وسلم في ركوع كيا ايك بهت لهاركوع " پهر سرا تعاكر سمع الله لمن حده كما اور كليك كى طرح كمرت مو كت - اس قيام ميس بهى لمي قرأت کی۔ اگرچہ پہلی قرأت سے کم تھی اور پھررکوع میں چلے گئے اور دیر تک رکوع میں رہے اگرچہ پہلے رکوع سے بیا کم تھا۔ اس کے بعد سحدہ کیا'ایک لمباسحدہ' دو سری رکعت میں بھی آپ نے اس طرح کیا اور اس کے بعد سلام پھیرا تو سورج صاف ہو چکا تھا۔ اب آپ نے صحابہ کو خطاب فرمایا اور سورج اور چاند گر بن کے متعلق بتلایا کہ یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے نشانی میں اور ان میں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گربن نہیں لگنا'اس لئے جب تم گربن دیکھو تو فوراً نمازي طرف ليك جاؤ ـ

٣٢٠٣ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْتُ عَنْ عُقَيْلِ عَنِ ابْنِ نشِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَومَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلاً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللهُ لِـمَنْ حَمِدَهُ، وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ رَكُوعًا طَوِيْلا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الأُوْلَى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَويْلاً، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشُّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوف الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ : ((إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَخْسِفَان لِـمَوتِ أَحَدٍ ولاً لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَاقْزَعُوا إِلَى

**SEXEMPTE** ( 555)

الصَّلاَقِ)). [راجع: ١٠٤٤]

آج چاند اور سورج کے گربمن کی جو وجہ بیان کی جاتی ہیں وہ بھی شان قدرت ہی کے مظاہر ہیں ' للذا حدیث صحیح اور قرآن میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

> ٣٢٠٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إسْمَاعِيْلَ قَالَ : حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَن النُّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لاَ يَنْكُسِفَان لِمَوتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنُّهُمَا آيَتَانَ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُوا)). [راجع: ١٩٤١]

(٣٠٩٣) جم سے محربن فٹی نے بیان کیا انہوں نے کماہم سے یکی بن سعید قطان نے بیان کیا'ان سے اساعیل الی خالد نے بیان کیا'کما کہ ہم سے قیس بن انی حازم نے بیان کیا اور ان سے ابو مسعود انساری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم مالی نے فرمایا سورج اور چاند میں کسی کی موت یا حیات بر گر ہن نہیں لگتا۔ بلکہ بیہ الله كى نشانيوں ميں سے نشانی ہیں اس لئے جب تم ان ميں گر بن ديكھو

آیہ ان جملہ اطادیث میں کی نہ کی طرح سے جاند اور سورج کا ذکر آیا ہے اس لئے ان کو یمال نقل کیا گیا۔ ان کے بارے عیں جو کچھ زبان رسالت مآب ساتھا ہے منقول ہوا اس سے آگے بردھ کر بولنا مسلمان کے لیے روا نہیں ہے۔ آج کے حالات نے چاند اور سورج کے وجود کو مزید واضح کر دیا ہے۔

الله تعالى نے قرآن مجيد من فرمايا كه ﴿ لاَ مَسْجُدُو لِلشَّمْسِ وَلاَ لِلْقَمَرِ ﴾ الاية (حم اكسجده: ٣٤) يعني جاند سورج كو حجده نه كرو ، يه تو الله ياك كى يبداكى موئى مخلوق من سحده كرنے كے قابل صرف اللہ ب جس نے ان سب كو وجود مخشا ہے۔

جاند میں جانے کے دعویداروں نے جو کچھ بتلایا ہے اس سے بھی قرآن پاک کی تصدیق ہوتی ہے کہ جاند بھی دیگر مخلو قات کی طرب ایک مخلوق ہے وہ کوئی دیوی دیوتا یا مافوق المخلوق کوئی اور چیز نہیں ہے۔

باب الله پاک کاسورهٔ اعراف میں بیر ارشاد که دوه الله تعالی ٥- بَابُ مَا جَاءَ فِي قُولِهِ تَعَالَى: ہی ہے جواینی رحمت (بارش) سے پہلے خوشخبری دینے والی ﴿ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ ہواوں کو بھیجاہے۔"

سورہ بنی اسرائیل میں قاصفًا کاجو لفظ ہے اس کے معنی سخت ہوا جو ہرچیز کو روند ڈالے۔ سور ہُ حج میں جو لفظ لو اقع ہے اس کے <sup>معنی</sup> ملا<sup>ق</sup>ح جو ملقحہ کی جع ہے لینی حاملہ کردینے والی۔ سور و بقرہ میں جو اعصار کا لفظ ہے تو اعصار بگولے کو کہتے ہیں جو زمین سے آسان تک ایک ستون کی طرح ہے۔ اس میں آگ ہوتی ہے۔ سورہ آل عمران میں جو صِدَّ كالفظ ہے اس كے معنى يالا (سردى) نشر كے معنى جدا جدا-

يَدَيُ رَحْمَتِهِ ﴾ [الأعراف: ٥٧] قَاصِفًا: تَقْصِفُ كُلُّ شَيْء. لَوَاقِحَ : مَلاَقِح مُلْقِحَةً. إغْصَارٌ: ريْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الأرْض إلَى السَّمَاء كَعَمُودٍ فِيْهِ نَارٌ. صِرٌّ: بَوْدٌ: نُشُواً. مُتَفَرِّقَةً.

صیح یہ ہے کہ لواقع لافحة کی جمع لینی وہ ہوائیں جو پانی کو اٹھائے چلتی ہیں۔ آیت کریمہ ﴿ وَهُوَالَّذِي يُرْسِلُ الزيامَ بُسْوا ؟ بَننَ يَدَىٰ رَحْمَتِه ﴾ (الاعراف: ٥٤) مي لفظ بشراكي جگه نشرا يؤها م يعني بر طرف سے جدا چلنے والى بوائيں۔ لفظ لواقع لاقعه كى جمع م يعني وہ ہوائیں جو پانی کو اٹھائے ہوئے چلتی ہیں گویا حاملہ ہیں۔ مولانا جمال الدین افغانی کہتے ہیں کہ حاملہ کرنے والی ہوا کا معنی اصول نباتات کی رو سے ٹھیک ہے کیونکہ علم نباتات میں ثابت ہوا ہے کہ ہوا نر درخت کا مادہ اڑا کر مادہ درخت پر لے جاتی ہے۔ اس وجد سے در خت خوب پھلتا پھولتا ہے گویا ہوا در خوں کو حاملہ کرتی ہے۔ تحقیقات جدیدہ سے بھی میں مشاہرہ ہوا ہے۔

٣٢٠٥ حَدُّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدُّثَنَا شُفْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ اللَّهِ قَالَ: ((نُصِرْتُ بِالصَّبَأَ أَهْلِكَتْ عَادٌ بِالدُّبُورِ))

[راجع: ١٠٣٥]

٣٢٠٦ حَدُّثَنَا مَكِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدُّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَاْلُتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﴿ إِذَا رَأَى مَحِيْلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ. وَخَرَجَ وَتَفَيَّرَ وَجُهُهُ، فَإِذَا أَمْطُرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَّفَتْهُ عَانِشَةُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَمَا أَدْرِي! كُمَا قَالَ قُومٌ: ﴿ فَلَـمًا رَأُوهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْ دِيتِهِمْ ﴾)) الآية [الأحقاف: ٢٤].

[طرفه في : ٤٨٢٩].

(۵۰۲۳) ہم سے آدم بن الی ایس نے بیان کیا کماہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے حکم نے' ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس المنظاف كدني كريم النايم في في المائون المرقى موا) كوريد ميرى مدد کی گئی اور قوم عاد باد دبور (مغربی ہوا) سے ہلاک کردی گئی تھی۔

(١٣٢٠٦) جم سے كى بن ابراهيم نے بيان كيا كما جم سے ابن جرت ن ان سے عطاء نے اور ان سے عائشہ رہی ہیں نے بیان کیا کہ جب نی كريم ستيد ابركاكوكي ايا كلوا ديكھتے جس سے بارش كى اميد موتى تو آپ مجمی آگے آتے ، مجمی پیچے جاتے ، مجمی گھرے اندر تشریف لاتے ' کھی باہر آ جاتے اور چرؤ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ لیکن جب بارش ہونے لگتی تو پھریہ کیفیت باقی نہ رہتی۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ ر المراج اللہ کے متعلق آپ سے یوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں نہیں جانا ممکن ہے یہ بادل بھی ویساہی ہو جس کے بارے میں قوم عاد نے کما تھا'جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تھا۔ آخر آیت تک (کہ ان کے لیے رحمت کا باول آیا ہے ' حالا لکہ وہ

#### عذاب كابادل تفا)

يَم الله الله الله كا الله كا الله كا الله علوق ب جو مختلف تا شير ركمتي با اور محلوقات كى زندگى ميس جس كا قدرت في برا وخل ركما ب وقوم ا ماد پر اللہ نے قط کا عذاب نازل کیا۔ انہوں نے اپنے کچھ لوگوں کو مکہ شریف بھیجا کہ وہاں جا کربارش کی وعا کریں۔ محروبال وہ لوگ عیش و عشرت میں برد کر دعا کرنا بھول مے ادھر قوم کی بستیوں پر بادل چھائے۔ قوم نے سمجھا کہ یہ ہمارے ان آدمیوں کی دعاؤں کا اثر ہے۔ مگر اس باول نے عذاب کی شکل اختیار کر کے اس قوم کو تباہ کر دیا۔

#### ماب فرشتول كابيان ٦- بَابُ ذِكْرِ الْمَلاَئِكَةِ

من جملہ اصول ایمان کے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے فرشتوں پر ایمان لائے۔ وہ اللہ کے معزز بندے ہیں۔ ان کے جہم لطیف ہیں وہ ہر شکل میں طاہر ہو سکتے ہیں۔ وہ سب نیک اور اللہ کے تابعدار بندے ہیں۔ فرشتوں کا انکار کرنا کفرہے۔ ان کے وجود پر جملہ کتب آسانی و انبیاء کرام کا اتفاق ہے۔

قال جمهور اهل الكلام من المسلمين : الملائكة اجسام لطيفة اعطيت قدرة على التشكل باشكال مختلفة و مسكنها السموات

وابطل من قال انها الكواكب اوانها الانفس الخيرة التي فارقت اجساد ها وغيره ذالك من الاقوال التي لا يوجد في الادلة السمعية شئي منها (فتح الباري)

لینی جملہ اہل کلام مسلمین کا بیہ قول ہے کہ فرشتے اجسام لطیفہ ہیں جن کو بیہ قدرت دی گئ ہے کہ وہ مختلف شکلیں افتیار کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ (جو ان کو اللہ کی طرف سے ملی ہوئی ہے) ان کا مسکن آسان ہیں اور جن لوگوں نے کہا کہ فرشتوں سے تارے مراد ہیں یا وہ اچھی ارواح جو اپنے اجسام سے جدا ہو چکی ہیں' مراد ہیں۔ یہ جملہ اقوال باطلہ ہیں جن کی کوئی دلیل کتاب و سنت سے نیس ہے۔

حضرت انس بڑائند نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سلام بڑائند نے رسول اللہ سائی اے عرض کیا کہ جبریل ملائلہ ہیں ہے اپن ا اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ ابن عباس بھی بیان کو الصافات میں بیان کیا کہ لنسن الصافون میں مراد ملائکہ ہیں۔

(١٠٥٠ ام ع مدبة بن فالدفي بيان كيا كمام عدمام في بيان کیا' ان سے قادہ نے (دوسری سند) اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کما ہم سے بزید بن زریع نے بیان کیا کما ہم سے سعید بن الی عروبہ اور ہشام دستوائی نے بیان کیا' کہا ہم سے قادہ نے بیان کیا' کہا مم سے حضرت انس بن مالک والت سے بیان کیا اور ان سے مالک بن صعصعہ روائن نے بیان کیا کہ نبی کریم النایا نے فرمایا۔ میں ایک دفعہ بیت اللہ کے قریب نیند اور بیداری کی در میانی حالت میں تھا ، پھر آل حفرت ملید است می دو آدمیول کے درمیان لیٹے ہوئے ایک تیرے آدمی کاذکر فرمایا۔ اس کے بعد میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا' جو حکمت اور ایمان سے بھر پور تھا۔ میرے سینے کو پیٹ کے آخری ھے تک چاک کیا گیا۔ پھر میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سوارى لائى گئى - سفيد ، فچرسے چھوٹى اور گدھے سے برى لينى براق ، مین اس پر سوار ہو کر جبریل مالئل کے ساتھ چلا۔ جب ہم آسان دنیا پر پنچ تو يو چھاگياكه يه كون صاحب بن؟ انهون نے كماكه جريل- يوچھا گیاکہ آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہں؟ انہوں نے بتایا کہ 

٣٢٠٧ حَدُّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدُّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَنَادَةً. وَقَالَ لِي خَلِيْفَة: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَهِشَامٌ قَالاً: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنسُ بْنُ مَالِكِ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَفْصَعَةَ رَضِي ا للهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِي اللَّهِ : ((بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ - وَذَكَرَ يَفْنِي رَجُلاً بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ – فَأَتَيْتُ بِطِسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلِيءَ حِكْمَةً وَإِيْمَانًا. فَشَقَّ مِنَ النُّحر إِلَى مَرَاق الْبَطْن، ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَا زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِيءُ حِكْمَةً وَإِيْمَانًا. وَأُتِيْتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغَلِ وَفُوقَ الْحِمَارِ الْبُرَاق، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيْلَ، حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، قِيْلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ : مَنْ مَعَك؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ أَرْسِلَ إِلَيْهِ. قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَوْحَبًا بهِ؛ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ.

**€**(558) **€** انہوں نے کہا کہ ہاں 'اس پر جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں ' پھر میں آدم مُلائلًا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انسی سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا او پارے بیٹے اور اچھے نی۔ اس کے بعد ہم دو سرے آسان پر پنیج یمال بھی وہی سوال ہوا۔ کون صاحب ہیں؟ کما کہ جریل 'سوال ہوا' آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی آئے ہیں ؟ کما کہ محد ما اللہ استعمال موا استعمال اللہ اللہ کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کما کہ ہاں۔ اب ادھرے جواب آیا 'اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں' آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ اس کے بعد میں عیلی اور کیلی السیا سے ملا'ان حضرات نے بھی خوش آمدید' مرحبا کمااپ بھائی اور نبی کو۔ پھر ہم تیسرے آسان پر آئے یمال بھی سوال ہوا کون صاحب ہیں؟ جواب ملا جریل ' سوال ہوا' آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ كماكه محد سائيل سوال موا انسيل بلانے كے لئے آپ كو بھيجاكيا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں اب آواز آئی اچھی کشادہ جگہ آئے آنے والے کیا ہی صالح بیں عمال بوسف مالئ سے میں ملا اور انہیں سلام کیا' انہوں نے فرمایا' اچھی کشادہ جگہ آئے ہو میرے بھائی اور نی' یمال سے ہم چوتھ آسان پر آئے اس پر بھی میں سوال ہوا 'کون صاحب 'جواب دیا کہ جریل ' سوال ہوا ' آپ کے ساتھ اور کون کو بھیجا گیا تھا'جواب دیا کہ ہاں' پھر آواز آئی'ا چھی کشادہ جگہ آئے کیا ى التھے آنے والے ہیں۔ يمال من ادريس طالق سے ملا اور سلام كيا انہوں نے فرمایا مرحبا بھائی اور نی۔ یمال سے ہم پانچویں آسان پر آئے۔ يمال بھي سوال مواكه كون صاحب ؟ جواب دياكه جريل بوچھاگیااور آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ آئی اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے کیابی اچھے ہیں۔ یال ہم مارون طالتھ سے اور میں نے اسیس سلام کیا۔ انمول نے فرمایا '

مبارک میرے بھائی اور نی عم اچھی کشادہ جگہ آئے سال سے ہم

فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنِ وَنَبِيٍّ. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةُ. قِيْلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلُّمَ. قِيْلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ اللَّهِ. قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ : مَرْحُهُا بِهِ؛ وَلَيْعُمَ الْـمَجَيْءُ جَاءَ. فَأَتَيْتُ عَلَى عِيْسَى وَيَحْيَى، فَقَالاً: مَرْحَبًا بِكَ: مِنْ أَخِ وَنَبَيِّ. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِيَّةَ. قِيْلَ : مَنْ هَذَا؟ قِيْلُ: جَبْرِيْلُ. قِيْلَ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. ۚ قِيْلَ: وَقَدْ أَرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَلَيِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَأَتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَوْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِ وَنَبِيّ. فَأَتَينَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، قِيْلَ مَنْ هَذَا؟ قِيْلَ: جَبْرِيْلُ. قِيْلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيْلَ: مُحَمَّد الله قِيْلَ: وَقَدْ أَرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا لَهِ، وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ. فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيْسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَوْحَبًّا بِكَ مِنْ أَخِ وَنَبِيّ. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْحَامِسَة، قِيْلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيْلَ جَبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَك؟ قِيْلَ: مُحَمَّد. قِيْلَ: وَقَدْ أَرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَوْحَبًا بِهِ وَلَيْهُمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ، فْسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِ وَنَبِيُّ. فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسةِ، قِيْلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيْلَ جَبُويْلُ. قِيْلَ: مَنْ مَفَكَ؟ قِيْلَ: مُحَمَّدُ صُلِّلَى اللهُ عَلِيَّهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ DEFENDED (559)

چھٹے آسان پر آئے ' بہاں بھی سوال ہوا 'کون صاحب؟ جواب دیا کہ جرمِل ' یوچھاگیا' آپ کے ساتھ اور بھی کوئی ہیں ؟ کما کہ "ہال محمد مَنْ إِلَيْهِ مِين " بِوجِها كيا انهيس بلايا كيا تها كها الحجيي كشاده جكه آئے ہیں' اچھے آنے والے ہیں۔ یمال میں موسیٰ طلاق سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا' میرے بھائی اور نبی اچھی کشادہ جگہ آئے 'جب میں وہاں سے آگے برھنے لگا تو وہ رونے لگے کی نے پوچھا، بزرگوار آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا مکہ اے الله! يه نوجوان جے ميرے بعد نبوت دى گئ اس كى امت ميں سے جنت میں داخل ہونے والے ممری امت کے جنت میں داخل ہونے والے لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔ اس کے بعد ہم ساتویں آسان پر آئے میال بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جرمِل ' سوال ہوا کہ کوئی صاحب آپ کے ساتھ بھی ہیں ؟ جواب دیا کہ محمد ملی پرچھا' انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیاتھا؟ مرحبا' اچھے آنے والے۔ یمال میں ابراہیم مُلاتِلات سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا میرے بیٹے اور نبی مبارک اچھی کشادہ جگہ آئے ہو'اس کے بعد مجھے بیت المعور و کھایا گیا۔ میں نے جبریل ملائلہ سے اس کے بارے میں یوچھا' تو انہوں نے بتلایا کہ یہ بیت المعمور ہے۔ اس میں ستر ہزار فرشتے روزانہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور ایک مرتبہ پڑھ کرجواس سے نکل جاتا ہے تو پھر مجھی واخل نہیں ہوتا۔ اور مجھے سدرة المنتبیٰ بھی دکھایا گیا اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقام ججرکے ملکے ہوتے ہیں اور پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان اس کی جڑسے چار نسریں تکلی تھیں 'دو نہریں تو باطنی تھیں اور دو ظاہری میں نے جبریل مالینا سے پوچھا تو انهول نے ہتایا کہ جو دو ماطنی نهریں ہیں وہ تو جنت میں ہیں اور دو ظاہری نہریں دنیا میں نیل اور فرات ہیں' اس کے بعد مجھ پر بچاس وقت كى نمازين فرض كى كئين - مين جب واپس موا اور موى ماليك سے ملاتو انہوں نے یوچھا کہ کیا کرکے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ بچاس نمازیں مجھ پر فرض کی مئی ہیں۔انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو

أَرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرْحَبًا بهِ، وَلَنِعْمَ الْـمَجيءُ جَاءَ. فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ فَقَالَ: مَوْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِ وَنَبِيٍّ. فَلَـمًا جَاوَزْتُ بَكَي، فَقِيْلُ: مَا أَبْكَاكَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، هَذَا الْفُلِاَمُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْحَنَّةَ مِنْ أُمُّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدُخُلُ مِنْ أَمَّتِي. فَأَتَيْنَا السُّمَاءَ السَّابِعَةَ، قِيْلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيْلَ: جَبْرِيْلُ. قِيْلُ: مَنْ مَعَكَ ؟ قَيْلُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِفُمَ الْمَحِيْءَ جَاءَ. فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَوْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنِ وَنَهِيَّ. فَوُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ: هَذَا بَيْتُ الْمَعْمُورِ، يُصَلِّي فِيْهِ كُلُّ يَوم سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَك، إذَا خَرَجُوا لَـمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ. وَرُفِقَتْ لِيْ مِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلاَلُ هَجَرَ، وَوَرَقَهَا كَأَنُّهُ آذَانُ الْفُيُول، فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَة أَنْهَار : نَهْرَان بَاطِنَان وَنَهْرَان ظَاهِرَان. فَسَأَلْتُ جَبْرِيْلَ فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْـجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَان: النَّيْلُ وَالْفُرَاتُ. ثُمَّ فُرضَتْ عَلَيَّ خَـمْسُونَ صَلاَةً، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَنْتُ مُوسَى فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: فُرضَتْ عَلَى خَمْسُونَ صَلاَةً. قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَشَدُّ الْـمُعَالَـجَةِ، وإنَّ أُمَّنَكَ لاَ تُطِيْقُ، فَارْجِعْ

میں تم سے زیادہ جانا ہوں' بن اسرائیل کا مجھے برا تجربہ ہو چکا ہے۔ تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طانت نہیں رکھتی 'اس لئے اپنے رب کی بارگاه میں دوبارہ حاضری دو۔ اور کھ تخفیف کی درخواست كرو مين والس مواتو الله تعالى في نمازين جاليس وقت كى كردير -پھر بھی موٹ ملائلہ اپنی بات (لیعنی شخفیف کرانے) پر مصرر ہے۔ اس مرتبہ تمیں وقت کی رہ گئیں۔ پھرانہوں نے وہی فرمایا تواب ہیں وقت کی اللہ تعالیٰ نے کردیں۔ پھرمویٰ مُلائلًا نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ بارگاہ رب العزت میں میری درخواست کی پیشی بر اللہ تعالی نے انہیں دس کردیا۔ میں جب موٹی ملائلہ کے باس آیا تو اب بھی انہوں نے کم كرانے كے لئے اينا اصرار جارى ركھا۔ اور اس مرتبہ اللہ تعالى نے یانچ وقت کی کر دس۔ اب میں مولیٰ ملائل سے ملا او انہوں نے بھر ورمافت فرمایا که کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے کم کرانے کا اصرار کیا۔ میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا۔ پھر آواز آئی۔ میں نے اپنا فریضہ (یانچ نمازوں کا) جاری کر دیا۔ اینے بندوں پر شخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی كابدله وس كنا ديتا مول - اور جام في كما ان سے قاده في كما ان

ے حن نے ان سے ابو مررہ واللہ نے نی کریم ملی سے بیت

المعوركيارے ميں الگ روايت كى ہے۔

یہ طویل مدیث واقعہ معراج سے متعلق ہے۔ امام بخاری روائی اس کو یمال اس لئے لائے کہ اس میں فرشتوں کا ذکر ہے اور ا سیریت سے فرشتے بے شار ہیں۔ دو سری مدیث میں ہے کہ آسان میں بالشب بھر جگہ خالی نہیں جمال ایک فرشتہ اللہ کے لئے سجدہ نہ کر رہا ہو۔

واقعہ معراج کا آغاز حطیم سے ہوا۔ جہاں نبی اکرم ماٹھیا حضرت حزہ بڑاتھ اور حضرت جعفر بڑاتھ کے درمیان سوئے ہوئے تھے۔ وہاں سے آپ کالیہ مبارک سفر براق کے ذریعہ شروع ہوا 'جو برق بمعنی بچل سے مشتق ہے۔ معراج برحق ہے اس کا محر محمراہ اور خاطی ہے۔ تفصیل کے لئے کتب شروح ملاحظہ ہوں۔

قال القاضى عياض اختلفوا في الأصراء الى السموات فقيل انه في المنام والحق الذي عليه الجمهور انه اسرى بجسده فان قبل بين النائم والبقظان يدل على انه رويا نوم قلنا لا حجه فيه اذقد يكون ذالك حال اول وصول الملك اليه وليس فيه مايدل على كونه فائما جي القصته كلها. وقال الحافظ عبد الحق في الجمع بين الصحيحين وماروى شريك عن انس انه كان نائما فهو زيادة مجهولة وقد روى الحفاظ المتقون والائمته الجيشهورون كابن شهاب وثابت البناني وقتاده عن انس ولم يات احد منهم بها وشريك بالحافظ عنه اهل

الحدیث (فتح البادی) اس طوئل عبارت کا خلاصہ یمی ہے کہ معراج جسمانی ہی حق ہے۔

آپ کی تشریف آوری پر حضرت موئی ملائل کا رونا اس خوشی کی بنا پر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو مختصر عمر دینے کے باوجود این نعمتوں سے کس قدر نوازا اور کیے کیے درجات عالیہ عطا فرمائے ہیں۔ یہ رونا فرحت سے تھا نہ کہ حمد اور بغض سے فان ذالک لا يليق بصفات الانبياء والاخلاق الاجلة من الاولياء قاله الخطابي.

ساتویں دن اللہ اس کو اکٹھا کر کے اس سے ایک صورت جو ژبا ہے۔ پھرنٹس ناطقہ چوتھے چلہ میں یعنی چار مینے کے بعد اس

ہے متعلق ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اعتراضا کہتے ہیں کہ چار ماہ سے قبل ہی حمل میں جان پر جاتی ہے ان کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں روح سے نفس ناطقہ مدر کہ مراد ہے اسے روح انسانی کما جاتا ہے اور روح حیوانی پہلے ہی سے بلکہ نطفہ کے اندر بھی موجود رہتی ہے النذا اعتراض باطل موا۔ اس مدیث سے یہ بھی ظاہر موا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے اس لئے آدمی کیے بی اچھے کام کر رہا مو پھر بھی خرالی فاتمہ سے ڈرتے رہنا چاہے۔ بزرگوں نے تجربہ کیا ہے کہ جو لوگ مدیث شریف سے محبت رکھتے ہیں اور ای فن شریف میں مشغول رجے من اکثر ان کی عمر دراز ہوتی ہے اور خاتمہ بالخیر نصیب ہوتا ہے۔ یا اللہ! اپنے حقیرنا چیز بندے محمد داؤد راز کو بھی صدیث کی بیہ برکات عطا فرمائیو اور میرے جملہ معاونین کرام کو جن کی حدیث دوستی نے مجھ کو اس عظیم خدمت کے انجام دینے کے لئے آمادہ کیا۔

٣٢٠٨ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص عَن الأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنَ وَهَبِ قَالَ عَبْدُ ا للهِ: حَدَّثَنَا رَسُولُ ا للهِ الله وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقِ - قَالَ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمَّهِ أَرْبَعِيْنَ يَومًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمُّ يَكُونُ مُضْفَةً مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمُّ يَبْعَثُ ا لللهُ مَلَكًا يُؤْمَرُ بأَرْبَع كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ. ثُمُّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعُ، فَيَسْبَقُ عَلَيْهِ كِتَابِهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ. وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلاَّ ذَرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). [أطرافه في: ٣٣٣٢، ١٥٩٤، ٢٥٤٥٤].

(٣٠٠٨) مم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کما ہم سے ابوالاحوص نے ان سے اعمش نے ان سے زید بن وہب نے اور ان سے عبدالله والله عن يان كياكه عمس عداق المصدوق رسول الله ما الله ما الله عليا نے بیان فرمایا اور فرمایا کہ تمہاری پیدائش کی تیاری تمہاری مال کے پید میں چالیس دن تک (نطفه کی صورت میں) کی جاتی ہے۔ اتنے ہی دنوں تک پھرایک بستہ خون کی صورت میں اختیار کئے رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغم گوشت رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالی ایک فرشتہ بھیجنا ہے اور اسے جار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتا ہے۔اس سے کماجاتا ہے کہ اس کے عمل 'اس کارزق'اس کی مت زندگی اور بیر که بدہے یا نیک' ککھ لے۔ اب اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے۔ (یاد رکھ) ایک شخص (زندگی بھرنیک) عمل کرتا رہتا ہے اور جب جنت اور اسکے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آجاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کردیتا ہے۔ ای طرح ایک مخص (زندگی بحربرے) کام کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اسکے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اسکی تقدیر غالب آ جاتی ہے اور جنت والوں کے کام شروع کر دیتا ہے۔ 

الله ياك ان سب كو بركات دارين سے نوازيو - آمين ثم آمين -

٩ ٠ ٣ ٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَنُ سَلاَمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةً عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةً عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ أَبُوهُرَيْرَةً رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ قَالَ: النّبِي عَلَيْهِ عَنْ ابْنِ جُرِيْجٍ قَالَ: (إِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مُوسَى بْنُ عُقْبَةً عَنْ نَافِعِ عَنْ ابْنِ جُرِيْدِ عَلَى النّبِي قَلْقَ قَالَ: ((إِذَا عَنْ النّبِي قَلْمَ قَالَ: ((إِذَا يَكُ اللّهِ اللّهُ الْعَبْدُ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهُ الْحِبُهُ جَبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السّمَاءِ. إِنَّ الله أَيْحِبُهُ جَبْرِيْلُ الله أَيْحِبُهُ أَهْلُ السّمَاءِ. أَنْ الله يُحِبُ فُلَانًا فَأَحْبُوهُ الْمُؤْمِلُ السّمَاءِ. أَنْ الله يُحِبُهُ أَهْلُ السّمَاءِ. ثُمُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللللّه

(۳۲۹۹) ہم سے محمہ بن سلام نے بیان کیا' کہا ہم کو مخلد نے خردی'
انسیں ابن جرت نے خردی' کہا کہ جمعے موئی بن عقبہ نے خردی'
انسیں نافع نے' انہوں نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ بڑائی نے کہا نبی کریم
ساٹھ لیے نے فرمایا۔ اور اس روایت کی متابعت ابوعاصم نے ابن جرت کہ ساٹھ لیے اور ان
سے کی ہے کہ مجمعے موئی بن عقبہ نے خبردی انہیں نافع نے اور ان
سے کی ہے کہ مجمعے موئی بن عقبہ نے خبردی انہیں نافع نے اور ان
تعالی کی بندے سے محبت کرتا ہے توجریل ملائل سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالی فلاں مخص سے محبت رکھ ہوئی اس سے محبت رکھون کیا تھے جیں۔ پھر جریل ملائل میں اس سے محبت رکھ نے جیں۔ پھر جریل ملائل میں اس سے محبت رکھنے جیں۔ پھر جریل ملائل میں اس سے محبت رکھنے تیں۔ پھر جریل ملائل میں اس سے محبت رکھنے جیں۔ پھر جریل ملائل میں اس سے محبت رکھنے تیں۔ اس کے بعد روئے زمین کہا مان والے اس سے محبت رکھنے جیں۔ اس کے بعد روئے زمین والے اس سے محبت رکھنے جیں۔ اس کے بعد روئے زمین والے بھی اس کو مقبول سیجھتے ہیں۔

أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدُّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدُّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرُّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَضِيَ الله عَنْهَا زَوْجِ النّبِي الله أَنْهَا قَالَتُ سَمِعْتُ رَسُولَ الله الله الله يَقُولُ: ((إِنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ الله الله المَّنَانِ – وَهُوَ السَّمْعَ السَّمْعَ فِي الْمَنَانِ – وَهُوَ السَّمَاءِ، فَتَسْتَرِقُ الأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمْعَ السَّمَاءِ، فَتَسْتَرَقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ السَّمَاءِ، فَتَسْتَرَقُ السَّمَ السَّمْعَ السَّمْعَ السَّمْعَ السَّمْ السَّمْعَ السَّمْعَ السَّمَاءِ السَّمْعَ السَّمَاءِ السَّمْعَ السَّمْعَ السَّمْعَ السَّمْعَ الْمُ السَّمْعَ السَّمْعَ الْمُنْ السَّمْعَ الْمُسَاءِ السَّمْعَ السَّمْعَ الْمُسَاءِ السَّمْعَ السَّمَاءِ السَّمْعَ السَّمْعَ السَلْمُ السَّمْعَ الْمُسَاءِ السَّمْعَ الْمُسَاءِ السَّمْعَ السَّمْعِ السَّمْعَ السَّمْعَ السَّمْعَ السَّمْعَ السَّمْعَ السَّمْعِ السَّمْعِ الْمَسْعَاءِ السَّمْعَ السَّمْعُ السَّمْعِ السَّمْعِ الْمَسْعَاءِ السَّمَاءِ السَّمْعَ السَّمْعَ السَّمْعَ السَّمْعِ الْمَسْعَ السَّمْعُ السَّمْعِ الْمَسْعَ السَلَمْعِ الْمُسْعَاءِ الْمَاعِلَيْنَ السَلَمْعِ الْمَسْعَاءِ السَّمْعَ السَلَمْعُ الْمَاعِ السَّمْعُ السَلَمْ السَّمْعُ السَلْمُ السَّمْعُ السَّمْعِ الْمُسْعِلَمْ الْمَسْعُ الْمُسْعَلَمْ الْمَسْعَاءِ السَّمْعُ الْمَاعِ الْمَسْعَاءِ الْمَسْعَاعِ الْمَسْعَاعِ الْمَسْعَاءِ الْمَسْعَاعِ الْمَسْعَلَمُ الْمُسْعَاءِ الْمَسْعَاعِ الْمَسْعَاعِ الْمَسْ

(۱۳۲۱) ہم سے محمد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابن ابی مریم جعفر نے بیان کیا' ان سے جمد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا' ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا' ان سے عود بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطمرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے سا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ فرشتے عنان کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے سا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ فرشتے عنان کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے سا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ فرشتے عنان کامول کرکے ہیں۔ اور عنان سے مرادبادل ہیں۔ یمال فرشتے ان کامول کاؤکر کرتے ہیں۔ اور یمیں سے شیاطین کچھے چوری چھے باتیں اڑا لیتے ہیں۔ پھر کاہنوں کو اس کی فرکر شیاطین کچھے وری چھے باتیں اڑا لیتے ہیں۔ پھر کاہنوں کو اس کی فرکر

فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيْهِ إِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِانَةَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ)).

[أطرافه في: ۳۲۸۸، ۲۲۷۳، ۲۲۱۳، ۲۰۵۱].

٣٢١٦ حَدُّنَنَا أَحْتَمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدُّنَنَا ابْنُ حَدُّنَنَا ابْنُ مَعْدِ قَالَ حَدُّنَنَا ابْنُ شَعْدٍ قَالَ حَدُّنَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَغَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النّبِيُ عَلَى كُلُ : ((إِذَا كَانَ يَومُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلُ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلاَتِكَةُ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلاَتِكَةُ يَكُتُبُونَ الأُولُ فَالأُولُ، فَإِذَا جَلَسَ الإِمَامُ طَوَوا الصُحَفَ وَجَاؤُوا يَسْتَمِعُونَ طَوَوا يَسْتَمِعُونَ الذَّكْرَ). [راجع: ٩٢٩]

[راجع: ٤٥٣]

دیتے ہیں اور میہ کائن سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کراسے بیان کرتے ہیں۔

(۱۳۲۱) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کما ہم سے ابراہیم بن سعد
نے بیان کیا ان سے ابن شماب نے بیان کیا ان سے ابوسلمہ اور اغر
نے اور ان سے ابو ہریرہ بڑا ٹھر نے بیان کیا کہ نمی کریم ساڑی ہے نے فرمایا ،
جب جمعہ کا دن آتا ہے تو معجد کے ہر دروازے پر فرشتے کھڑے ہو
جاتے ہیں اور سب سے پہلے آنے والے اور پھراس کے بعد آنے
والوں کو نمبروار لکھتے جاتے ہیں۔ پھر جب امام (خطبے کے لئے منبریر)
بیٹھ جاتا ہے تو یہ فرشتے اپ رجٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر سنے لگ
جاتے ہیں (یہ حدیث کتاب الجمعہ میں فدکور ہو پھی ہے یمال فرشتوں
کاوجود ثابت کرنا مقصود ہے)

الاسلام) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا 'کہا ہم سے سفیان بن عبینہ نے بیان کیا' ان سے سعید بن عبینہ نے بیان کیا' ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب بڑاٹھ مسجد میں تشریف لائے تو حان بڑاٹھ شعر پڑھ زہے تھے۔ انہوں نے مسجد میں شعر پڑھنے پانپندیدگی فرمائی تو حسان بڑاٹھ نے کہا کہ میں اس وقت یمال شعر پڑھا کرتا تھا جب آپ سے بہتر شخص (آنخضرت ماٹھ لیے) یمال تشریف رکھتے تھے۔ پھر حضرت حسان بڑاٹھ حضرت ابو ہریرہ بڑاٹھ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیارسول ہوئے اور کہا کہ میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیارسول میری طرف سے جو اب دے۔ اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد کر۔ ابو ہریرہ بڑاٹھ نے کہا کہ مال بے شک (میں نے ساتھا)

اس سے حمد و نعت کے اشعار پر صنے اور کہنے کا جواز ثابت ہوا۔

٣٢١٣ - حَدُّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدُثَنَا شُفْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَوَاءِ

(سراس) ہم سے حفص بن عمرنے بیان کیا 'کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء بن عازب باللہ نے

بیان کیا کہ نی کریم ساتھیا نے حسان بھاتھ سے فرمایا مشرکین مکہ کی تم

بھی ہجو کرویا (بیہ فرملیا کہ) ان کی ہجو کا بخواب دو' جبرمل مَالِمَا مُتمارے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ لِحَسَّانَ ((اهْجُهُمْ -أَوْ هَاجِهِمْ- وَجِبْرِيْلِ مَعَكَ)) [أطرافه في: ٢٦١٦، ٢١٢٤، ٣٥١٦٣.

ساتھ ہیں۔

تی از گئے۔ ان کی ساری حقیقت کھول کر رکھ دی۔ ایک شعر کین کے دھوئیں اڑگئے۔ ان کی ساری حقیقت کھول کر رکھ دی۔ ایک شعر کیٹین کے دھوئیں اڑگئے۔ ان کی ساری حقیقت کھول کر رکھ دی۔ ایک شعر معرب حساب اوقتال او هجاء

"لین ہم تو ہر روز سامان کی تیاری میں مشغول ہیں تم ہے جنگ کرنے میں یا تم کو جواباً گانی دینے میں یا تمہازے ہجو کرنے میں۔" معلوم ہوا کہ مسجد میں دینی اسلامی اشعار کا پڑھنا جائز ہے۔

٣٢١٤- ۚ حَدَّثَنَا إَسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلاَلِ عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَأَنِّي أَنْظُرُ

وَهَبُ بْنُ جَرِيْرَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: إِلَى غُبَارِ سَاطِعِ فِي سِكَّةِ بَنِي غَنَمٍ. زَادَ مُوسَى : مَوكَبَ جَبْرِيْلَ)).

٥ ٢ ٢٩ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٍّ بْنُ مُسْهِر عَنْ هِشَام بْن عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ الْحَارِثَ بْن هِشَام سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيِ؟ قَالَ: ((كُلُّ ذَاكَ يَأْتِينِي الْمَلَكُ أَخْيَانًا فِي مِثْل صَلْصَلَةِ الْجَرَس، فَيَفْصِمُ عَنَّى وَقَدْ وَعِيْتُ مَا قَالَ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، وَيَتَمَثُّلُ لِي الْمَلَكُ أَخْيَانًا رَجُلاً فَيُكَلِّمُنِي، فَأَعْى مَا يَقُولُ)).

[راجع: ٢]

نزول وجی کی تفصیلات یارہ اول کتاب الوجی میں تفصیل سے لکھی گئی ہیں۔

٣٢١٦ حَدُّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدُّثَنَا شَيْبَانُ

(٣٢١٣) مم سے اسحاق نے بیان کیا کہا ہم کووہب بن جریر نے خبر دی ان سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کما کہ میں نے حمید بن ہلال سے سنا اور ان سے انس بن مالک بڑاٹھ نے بیان کیا کہ جیسے وہ غبار میری نظروں کے سامنے ہے۔ مویٰ نے روایت میں بول زیادتی کی کہ "حضرت جریل طالق کے (ساتھ آنے والے) سوار فرشتوں کی وجهے۔ "جو غبار خاندان بنوعنم کی گلی میں اٹھاتھا۔

بو غنم قبیلہ خزرج کی ایک شاخ ہے جو الصار میں سے تھے وضرت ابوابوب الصاری ای خاندان سے تھے۔

(٣٢١٥) جم سے فروہ بن الى المغراء نے بيان كيا كما جم سے على بن مسرنے بیان کیا' ان سے ہشام بن عروہ نے' ان سے ان کے باپ نے اور ان سے عائشہ رہی ہیان کیا کہ حارث بن ہشام بنالتہ نے نبی كريم ملي سے يوچھا كہ وى آپ كے ياس كس طرح آتى ہے؟ آنخضرت ملی این نے فرمایا کہ کئی طرح سے آتی ہے۔ مجھی فرشتہ کے ذریعہ آتی ہے تو وہ گھنی بجنے کی آواز کی طرح نازل ہوتی ہے۔ جب وحی ختم ہو جاتی ہے تو جو کچھ فرشتے نے نازل کیا ہو تاہے ' میں اسے پوری طرح یاد کرچکاہو تا ہوں۔ وحی اترنے کی سے صورت میرے لئے ہت دشوار ہوتی ہے۔ مجھی فرشتہ میرے سامنے ایک مرد کی صورت میں آجاتا ہے وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے اور جو کچھ کہہ جاتا ہے میں

اسے بوری طرح یاد کرلیتا ہوں۔

(٣٢١٦) م سے آوم بن ابی ایاس نے بیان کیا کمام سے شیبان نے

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيِّ ﴿ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْن فِي سَبِيْلِ اللهِ دَعَتْهُ خُزَنَةُ الْجَنَّةِ: أَيْ فُلُ هَلُمَّ)). فَقَالَ أَبُوبَكُر ذَاكَ الَّذِي لاَ تُوَى عَلَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرْجُو أَنْ

تَكُونَ مِنْهُمْ)). [راجع: ١٨٩٧]

٣٢١٧ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ عَائِشَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنْ النَّبِيُّ اللَّهِ قَالَ لَهَا: ((يَا عَائِشَةُ، هَذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ))، فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لاَ أَرَى. تُرِيْدُ النَّبِيُّ ﷺ)).

[أطرافه في: ٣٧٦٨، ٦٢٠١، ٦٢٤٩، 7017].

٣٢١٨– حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدُّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ. ح. قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ يَحَيَى بْنُ جَعْفَرِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرًّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ ا للهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَرُورُنَا أَكُثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟ قَالَ : فَنَزَلَتْ : ﴿وَمَا نَتَنَزُّلُ إِلاُّ بِأَمْرِ رَبُّكَ، لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا﴾)) [مريم: ١٤٤]. [طرفاه في : ٧٣١،

بیان کیا' ان سے بیلی بن الی کثیرنے بیان کیا' ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہررہ واللہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم مالی اسے سنا آپ فرمارے تھے کہ اللہ کے رائے میں جو مخص کسی چیز کا بھی جو ڑا دے ' تو جنت کے چوکیدار فرشتے اسے بلائیں گے کہ اے فلال اس دروازے سے اندر آجا۔ ابو بکر ہٹائٹر نے اس پر کہا کہ میہ تووہ شخص ہو گا جے کوئی نقصان نہ ہو گا۔ نی کریم ماٹھ کیا نے فرمایا کہ مجھے امیدے کہ تو بھی انہیں میں سے ہو گا۔

الله كى راه ميں جو چر بھى خرچ كى جائے وہ جو ڑے كى شكل ميں زيادہ بمتر ہے جيسے كيروں كے دو جو رُے يا دو روپ ياد و قرآن شریف وغیرہ وغیرہ یہ بهترین صدقہ ہو گا۔ یمال فرشتوں کا اہل جنت کو بلانا ان کا وجود اور ان کا ہم کلام ہونا ثابت کرنا مقصود ہے۔

(١٣٢١٤) م سے عبداللہ بن محد مندى نے بيان كيا كما م سے بشام نے بیان کیا کمام کو معمرنے خردی انسیں زہری نے ایسیں ابوسلمہ نے اور انسیں عائشہ وی افعات کہ نبی کریم التھایا نے ایک مرتبہ فرمایا "اے عائشہ! یہ جبریل مالینکا آئے ہیں 'تم کو سلام کمہ رہے ہیں۔" عائشہ رئی فیانے جواب میں کہا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ الله بركامة - آپ وه چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں میں نہیں د کھھ سکتی 'عائشہ وُی ﷺ کی مراد نبی كريم النيليم سے تھی۔

(٣٢١٨) جم سے ابونعیم نے بیان کیا کما جم سے عمر بن ذر نے بیان کیا ' (دوسری سند) امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے یکیٰ بن جعفرنے بیان کیا' کہاہم سے وکیع نے بیان کیا'ان سے عمربن ذرنے 'ان سے ان کے والدنے' ان سے سعید بن جبیرنے اور ان سے عبداللہ بن عباس بھن انے بیان کیا کہ رسول کریم ملٹائیا نے حضرت جریل علیاتا سے ایک مرتبہ فرمایا' ہم سے ملاقات کے لیے جتنی مرتبہ آپ آتے ہیں اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ بیان کیا کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور ہم نہیں اترتے لیکن تیرے رب کے تھم سے 'اس کا ہے جو پچھ كه مارے سامنے ب اورجو كچھ مارے بيچھے ب" آخر آیت تك۔

دد ۱۷٤٥٥

معلوم ہوا کہ فرشتے ہیں اور وہ حکم اللی کے تابع ہیں۔

٣٢١٩ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبْنَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبْنَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبْلِ اللهِ بْنِ عُبْنَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبْلِ مَتْلِ اللهِ عَنْهُمَا أَنْ وَسُولَ اللهِ عَبْلِ قَالَ: ((أَقْرَأَنِي جَبْرِيْلُ رَسُولَ اللهِ عَلَى حَرْفِ، فَلَمْ أَزَلُ أَسْتَزِيْدَهُ حَتَى عَلَى حَرْفِ، فَلَمْ أَزَلُ أَسْتَزِيْدَهُ حَتَى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ)).

(۳۲۹) ہم سے اساعیل بن ابی ادریس نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے
سلیمان بن بلال نے بیان کیا' ان سے یونس بن پزید نے' ان سے ابن
شماب زہری نے' ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے
اور ان سے ابن عباس بی اللہ اللہ مسلی اللہ مسلی اللہ مسلی اللہ مسلی اللہ مسلی کی خواہش کے مطابق پڑھ
کر سکھایا تھا' لیکن میں اس میں برابراضافہ کی خواہش کا اظمار کر تا رہا'
تا آنکہ عرب کے سات محاوروں پر اس کا نزول ہوا۔

[طرفه في: ٤٩٩١].

اس مدیث کے یمال لانے سے حفرت جریل طالق کا وجود اور ان کے مختلف کارنامے بیان کرنا مقصود ہے۔ خاص طور پر وی لانے کے لئے ہی فرشتہ مقرر ہے۔ جیسا کہ مختلف آیات و احادیث سے ثابت ہے۔ قرآن مجید کی قرأت سبعہ پر امت کا اتفاق ہے۔ متداول اس مشعب ہم معمل ہم

اور مشهور قرآت كي به جوامت مين معمول به المنهور قرآت كي به جوامت مين معقال قال أخبرنا يونس عن أخبرنا عبد الله قال أخبرنا يونس عن الله هري قال: حَدَّنِي عُبيد الله بن عبد الله عن الله عن الله عن الله عنهما قال: (كَانْ رَسُولُ الله في اَجْوَدَ النّاسِ، وكَانْ أَجُودَ ما يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ مِنْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ مِنْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ مِنْ رَمَضَانَ حَيْنَ يَلْقَاهُ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُوآنُ. فَلَوسُولَ مِنْ الرَّيْحِ مِنْ الرَّيْحِ الله قَالَ: حَدَّنَنَا الْمُوسَلِقِ الله قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُوسَلَةِ). وَعَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعَمَّرُ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَرَوَى أَبُو مَعَمَّرُ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَرَوَى أَبُو

(۱۳۲۲) ہم سے محمہ بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خردی کہا ہم کو یونس نے خردی ان سے زہری نے بیان کیا کہا ہم کو یونس نے خردی ان سے زہری نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عبداللہ سے بیان کیا اور ان سے عبداللہ اللہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ سے بیان کیا اور ہن ہو جاتی جب مصات شریف کے ممینے میں اور بردھ جاتی ، جب مصرت جربل میلائل آپ سے ملاقات کے لیے ہر روز آنے لگتے۔ مصرت جربل میلائل آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ آئخضرت میں ملاقات کے لئے آتے اور آپ سے حضرت جربل میلائل روزانہ آپ سے ملاقات کے لیے آتے تو آپ خیرات و برکات میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ تنی ہو جاتے تھے اور عبداللہ بن مبارک سے روایت ہے ، ان زیادہ تنی ہو جاتے تھے اور عبداللہ بن مبارک سے روایت ہے ، ان

هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ( اللَّهِ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ( ( أَنْ جَبْرِيْلَ كَانْ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنُ )).

[راجع: ٢]

ے معمر نے ای اساد کے ساتھ ای طرح بیان کیااور حضرت ابو ہریرہ رہائش اور حضرت فاطمہ رہی آبیا نے نقل کیا نبی کریم ماٹھ کیا ہے کہ حضرت جرمل ملائل آنحضرت ماٹھ کیا کے ساتھ قرآن مجید کادور کیا کرتے تھے۔

تی ہر سال میں ایک بار آتے مگر جس سال میں آپ کی وفات ہوئی تو حفرت جبریل طالق نے دوبار حاضر خدمت ہو کر دور کی سیا سیست سیست کیا۔ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت کی قرائت آنخضرت مٹھائے کے اخیر دور کے موافق ہے۔ حضرت ابو ہریرہ بڑاتھ اور حضرت فاطمہ بڑاتھ کی جو روایات ذکور ہوئی ہیں ان کو خود حضرت امام بخاری رہاتھ نے باب علامات النبوۃ اور فضائل القرآن میں وصل کیا ہے۔

[راجع: ۲۱۵]

حضرت جریل طلاق آپ کو عملی طور پر او قات نمازکی تعلیم دینے آئے تھے۔ چنانچہ اول وقت اور آخر وقت ہر دو میں پانچوں المین نمازوں کو پڑھ کر آپ کو بتالیا۔ یمال حدیث میں اس پر اشارہ ہے۔ عروہ بن ذبیر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز دلیتے کو تاخیر نماز عصر پر ٹوکا اور حدیث ندکور بطور دلیل پیش فرمائی کیر حضرت عمر بن عبدالعزیز کے استفسار پر حدیث مع سند بیان کی ، جے من کر حضرت عمر بن عبدالعزیز کو یقین کامل حاصل ہو گیا۔ اس حدیث سے نماز عصر کا اول وقت پر ادا کرنا بھی ثابت ہوا۔ جیسا کہ جماعت اہل حدیث کا معمول ہے۔ ان لوگوں کا عمل خلاف سنت بھی معلوم ہوا جو عصر کی نماز تاخیر کر کے پڑھتے ہیں۔ بعض لوگ تو بالکل غروب کے وقت نماز عصر اداکر نے کے عادی ہیں ' ایسے لوگوں کو منافق کما گیا ہے۔

٣٢٢٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدِيْبِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْب

(٣٣٢٢٢) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کما ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ان سے حبیب بن ابی ثابت نے ان

(568) S

بُنِ أَبِي ثَابِتِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبِ عَنْ أَبِي ذَرِ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَالَ لِيْ جَبْرِيْلُ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمِّتِكَ لاَ يُشْوِكُ بِاللهِ شَيْنًا دَخَلَ الْجَنَّة، أَوْ لَمْ يَشْوِكُ بِاللهِ شَيْنًا دَخَلَ الْجَنَّة، أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ. قَالَ : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ الْمَعِ: ١٢٣٧]

ے زید بن وہب نے اور ان سے ابوذر بڑاٹھ نے بیان کیا کہ رسول اللہ مٹھی نے بیان کیا کہ رسول اللہ مٹھی ہے جی کہ تمہاری امت کا جو آدی اس حالت میں مرے گا کہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ کی کو شریک نہ تھہرا تا رہا ہو گا' تو وہ جنت میں داخل ہو گایا (آپ نے یہ فرمایا کہ) جنم میں داخل نہیں ہو گا۔ خواہ اس نے اپنی زندگی میں زناکیا ہو' خواہ چوری کرتاہو۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک چاہے گا تو ان کو معاف کر دے گا اور اگر چاہے گا تو ان کو گناہوں کی سزا دے کر بعد میں جنت میں داخل کر دے گا۔ بشرطیکہ وہ دنیا میں بھی شرک کے مرتکب نہ ہوئے ہوں کیونکہ مشرک کے لئے اللہ نے جنت کو قطعاً حرام کر دیا ہے۔ وہ نام نماد مسلمان غور کریں جو بزرگوں کے مزارات پر جا کر شرکیہ افعال کا ارتکاب کرتے ہیں، قبروں پر سجدہ اور طواف کرتے ہیں۔ ان کے مشرک ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، ایسے لوگ ہرگز جنت میں نہ جائیں گے خواہ کتنے بی نیک کام کرتے ہوں، اللہ نے اپنے نبی کریم ملٹائیا کے بارے میں خود فرما دیا ہے۔ ﴿ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَظَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخُسِرِیْنَ ﴾ (الزمر: ۱۵) دول؛ اللہ نے اپنی شرک کر میٹھیں تو آپ کی ساری نیکیاں برباد ہو جائیں گی اور آپ خسارہ پانے والوں غیں ہو جائیں گی اور آپ خسارہ پانے والوں غیں ہے ہو جائیں گئی نے کما کہ روایت میں ایسے گنگاروں کے دوزخ میں نہ داخل ہونے سے مراد ان کا پیشکی کا دخول مراد ہے۔ ویجب الناویل ہمنالہ جمعا بین الایات والاحادیث (کرمانی)

٣٢٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شَعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلْيهِ وَسَلَّمَ : ((الْمَلاَئِكَةُ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، يَتَعَاقَبُونَ: مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، يَتَعَاقَبُونَ: مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَعَاقَبُونَ: مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَعَاقَبُونَ: مَلاَئِكُمْ فَيَسْأَلُهُم - وَيَقُولُ: كَيْفُ تَرَكُنُمْ فَيَسْأَلُهُم - وَيَقُولُ: كَيْفُ تَرَكْنُمْ فَيَسْأَلُهُم - وَيَقُولُ: كَيْفُ تَرَكْنُمْ فَيَسْأَلُهُم - وَيَقُولُ: كَيْفُ تَرَكْنُمْ فَيَسْأَلُهُمْ أَيُولَ وَنْ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ، وَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ، وَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ، وَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ، .

[راجع: ٥٥٥]

(س۲۲۳۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبردی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا 'ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ بخالتہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ملٹائیا نے فرمایا کہ فرشتے آگے بیچے زمین پر آتے جاتے رہتے ہیں ' کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ دن کے اور بیہ سب فجراور عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔ پھروہ فرشتے جو تمہارے یمال رات میں رہے۔ اللہ کے حضور میں جاتے ہیں 'اللہ تعالی ان سے دریافت فرماتا ہے ۔۔۔ حالا نکہ وہ سب سے زیادہ جانے والا ہے ۔۔۔۔ کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں زیادہ جانے والا ہے ۔۔۔۔ کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں بھوڑا و وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔ اور اسی طرح جب ہم ان کے یمال گئے شے 'جب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

آئی جملے ان جملہ احادیث کے لانے سے مجتد مطلق حضرت امام بخاری رایٹیے کی غرض فرشتوں کا وجود ثابت کرنا ہے۔ جن پر ایمان لانا المیت کی است کرنا ہے۔ جن پر ایمان لانا المیت کرنا ہے۔ جن پر ایمان لانا المیت کرنا ہے۔ اس کی المیت اللہ کے مواد اتن ہے اللہ کے سواکوئی نہیں جانتا' وہ سب اللہ کے بندے ہیں' اللہ کے فرمانبروار ہیں۔ اس کی اجازت بغیروہ دم بھی نہیں مار کے نہ وہ

سی نفع نقصان کے مالک ہیں۔

٧- بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ ((آمين))
 وَالْمَلاَثِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ
 إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ
 مِنْ ذَنْبِهِ

باب اس حدیث کے بیان میں کہ جب ایک تہمارا (جمری نماز میں سور و فاتحہ کے ختم پر با آوا زبلند) آمین کہتا ہے تو فرشتے بھی آسمان پر (زور سے) آمین کہتے ہیں اور اس طرح دونوں کی زبان سے ایک ساتھ (با آوا زبلند) آمین نکلتی ہے تو بندے کے گزرے ہوئے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں

حضرت امام بخاری رویتے نے اس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس میں جری نمازوں میں سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین بالجمر

میں سے تینوں مسالک شافعی مالکی حنبلی سب آمین بالجمر کے قائل اور عائل ہیں۔ گربہت سے حفی حضرات نہ صرف اس سنت سے
میں سے تینوں مسالک شافعی مالکی حنبلی سب آمین بالجمر کے قائل اور عائل ہیں۔ گربہت سے حفی حضرات نہ صرف اس سنت سے
نفرت کرتے ہیں اور اس سنت پر عمل کرنے والوں کو بنگاہ حقارت دیکھتے ہیں بلکہ بعض جگہ اپنی مساجد میں ایسے عاملین بالسنہ کو نماز ادا
کرنے سے روکتے ہیں جو بہت بی زیادہ افسوس ناک حرکت ہے۔ بہت سے منصف مزاج حفی اکابر علماء نے اس کا سنت ہونا اسلیم کیا
ہے۔ اور اس کے عاملین کو ثواب سنت کا حق دار بتالیا ہے۔ کاش! جملہ برادران ایسے امور مسنونہ پر لڑنا جھوڑ کر اتفاق و اتحاد ملت
پیدا کریں۔ اور امت کو اختثار سے نکالیں۔ آمین بالجمر کا مسنون ہونا اور دلائل مخالفین کا جواب پیچھے تفصیل سے تکھا جا چکا ہے۔ یہاں
حضرت آمام بخاری رائیے اس حدیث کو اس لئے لائے کہ فرشتوں کا وجود اور ان کا کلام کرنا ثابت کیا جائے۔

(۳۲۲۲) ہم ہے محر بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن بزید نے خردی کہا ہم کو ابن جر بی نے خردی انہیں اساعیل بن امیہ نے خردی کہا ہم کو ابن جر بی نے خردی انہیں اساعیل بن امیہ نے کہا ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عائشہ ہی تھا نے کہ میں نے بی کریم مٹھ کیا ہے لیک تکیہ ہوا ، جس پر تصویریں بی ہوئی تھیں۔ وہ ایسا ہو گیا جیسے نقشی تکیہ ہوتا ہے۔ پھر آخضرت سٹھ کیا تریف لائے تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور آپ کے چرے کا رنگ بدلنے لگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سٹھ کیا ! ہم سے کیا غلطی ہوئی ؟ آخضرت سٹھ کیا ہے فرمایا کہ یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا 'یا رسول اللہ سٹھ کیا اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا 'یا تہیں نہیں معلوم کہ فرشتے نے عرض کیا 'یہ ہوتی ہے اور یہ کہ نہیں وقع ہو اور یہ کہ نہیں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہوتی ہے اور یہ کہ جو مخض بھی تصویر بنائے گا' قیامت کے دن اسے اس پر عذاب دیا جائے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ جس کی مورت تو نے بنائی 'اب جائے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ جس کی مورت تو نے بنائی 'اب

قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَمْحَمُّهِ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّهِ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا قَالَتْ: ((حَشُوْتُ لِلنَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَادَةً فِيْهَا تَمَاثِيْلُ كَأَنَّهَا نَمِرُقَهُ، فَجَاءَ وَسَادَةً فِيْهَا تَمَاثِيْلُ كَأَنَّهَا نَمِرُقَهُ، فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيْرُ وَجْهُهُ، فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيْرُ وَجْهُهُ، فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيْرُ وَجْهُهُ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ فَقُلْتُ: مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((مَا بَالُ فَقُلْتُ: وَمَا عَلِمْتِ أَنْ لَيْعَلَمْهِ عَلَيْهَا. قَالَ: ((أَمَا عَلِمْتِ أَنْ لَكَ لَيْتًا فِيْهِ صُورَةً وَأَنَّ مَنْ الْمَاكِرَةِ وَقَالً مَنْ الْمَلَاثِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُورَةً وَأَنَّ مَنْ الْمُكَارِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُورَةً وَأَنَّ مَنْ الْمُكَارِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُورَةً وَأَنَّ مَنْ الْمَاكِمَةِ يَقُولُ مَنْ عَلَيْهَا لَكَ مَنْ عَلَيْهِا مَا خَلَقْتُهُمْ إِلَى مُنْ الْمُعَلِمَةِ يَقُولُ أَنْ مَنْ الْمَلَاثِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُورَةً وَأَنَّ مَنْ الْمَاعِلَةُ يَقُولُ أَنْ عَلَى اللهُ عَلَيْهَا مَا خَلَقْتُهُمْ إِلَيْهُ وَلَا مَا خَلُقَتُهُمْ إِلَى اللهُ عَلَيْهُ الْمَا عَلَقَهُ اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللّهُ اللّهُ الْمُنْ وَا مُنْ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ الْمُؤْمِ الْمَ عَلَى اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

[راجع:٢١٠٥]

اسے زندہ بھی کرکے دکھا۔

جانداروں کی صورت بنانا اس سے ناجائز ہونا ثابت ہوا اور کی ٹھیک ہے اور فرشتوں کا وجود بھی ثابت ہوا اور یہ بھی کہ وہ نیکی دیکھ کرخوش ہوتے ہیں اور بدی دیکھ کرناخوش ہوتے ہیں۔

٣٢٢٥ حَدِّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَبْدُ اللهِ قَالُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبْدُ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبْد اللهِ أَنَّهُ سَمِعْتُ أَبَا عَبْسُ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةً يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةً يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةً يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا وَلَا تَدْخُلُ الْمَلَامِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلاَ وَلاَ تَدْخُلُ الْمَلَامِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلاَ صُورَةُ تَمَاثِيلًى). [أطرافه في : ٣٢٢٦، صُورَةُ تَمَاثِيلًى). [أطرافه في : ٣٢٢٦،

(۳۲۲۵) ہم سے محمہ بن مقاتل نے بیان کیا کما ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبردی انہیں معمر نے خبردی انہیں ذہری نے انہیں معمر نے خبردی انہیں ذہری نے انہیں عبداللہ بن عبداللہ نے اور انہوں نے ابن عباس جی ان سے سا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ طاق بیلے سے سا آپ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں اور اس میں بھی نہیں جس میں مورت ہو۔

اس سے بھی فرشتوں کا وجود اور نیکی بدی سے ان کا اثر لینا ثابت ہوا۔

وَهَبِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو أَنْ بُكِيرَ بْنَ وَهَبِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو أَنْ بُكِيرَ بْنَ وَهَبِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو أَنْ بُكِيرَ بْنَ وَهَبِ حَدَّثُهُ أَنْ بُسُرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثُهُ أَنْ اللهِ عَنْهُ أَنْ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ أَنْ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ أَنْ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَنْهُ اللهِ عَلْهُ اللهِ عَلْمُ اللهِ عَلْهُ اللهِ عَلْهُ اللهِ عَلْهُ اللهِ عَلْهُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ: ((لاَ تَدْخُلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ: ((لاَ تَدْخُلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ: ((لاَ تَدْخُلُ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ اللهِ الله

كه نيس - انهول في جنايا كه جي مال! حضرت زيد في بيه مجى بيان كيا

قَدْ ذَكَ.

معلوم ہوا کہ فرشتے امور معاصی سے نفرت کرتے ہیں۔ جاندار کی تصویر بنانا بھی عنداللہ معضیت ہے۔ اس لئے جس گھر میں ایس تصور ہو اس میں رحت کے فرشتے وافل نمیں ہوتے ، وہ گر رحمت اللی سے محروم ہوتا ہے۔ ارشاد نبوی میں جو کچھ وارد ہوا وہ برحق ہے۔ اس میں کرید کرنابدعت ہے۔ فرشتے روحانی مخلوق ہیں۔ وہ جیسے ہیں ایسے ہی ان کے کارنامے بھی ہیں۔ حضرت زید بن خالد کے گھر میں بردے کے کیڑے پر غیرجاندار کی تصوریں تھیں جو اس تھم سے متثیٰ ہیں۔

> ٣٢٢٧ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ: حَدَّثنِي عَمْرٌو عَنْ سَالِم عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ((وَعَدَ النَّبِيِّ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيْلُ فَقَالَ: إنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُورَةٌ وَلاَ كُلْتٌ)).

> > [طرفه في: ٥٩٦٠].

(١٣٢٢٥) ہم سے يحيٰ بن سليمان نے بيان كيا كماكد مجھ سے عبدالله بن وجب نے بیان کیا کما کہ مجھ سے عمرونے بیان کیا ان سے سالم نے اور ان سے ان کے باب عبداللہ بن عمر بناٹھ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ملٹھایا سے جرئیل ملائلا نے آنے کا وعدہ کیا تھا( لیکن نہیں آئے) پھرجب آئے تو آل حضرت النہ کیانے ان سے وجہ بوچھی' انہوں نے کہا کہ ہم کسی بھی ایسے گھرمیں داخل نہیں ہوتے جس میں تصويريا كتاموجود ہو۔

جو کتے حفاظت کے لئے پالے جائیں وہ اس تھم سے مشٹیٰ ہیں' جیسا کہ دیگر روایات میں وضاحت موجود ہے۔ روایت میں ایک راوی کانام عمرو نقل ہوا ہے' جو صحیح نہیں ہے۔ صحیح نسخہ میں عمر ہے جو محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر کے بیٹے ہیں اور میں درست ہے۔ (٣٢٢٨) مم سے اساعیل بن ادریس نے بیان کیا انہوں نے کما کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا' ان سے سمی نے بیان کیا' ان سے ابو صالح نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرمايا ،جب (نمازيس) امام كے كه سمع الله لمن حمده توتم كماكرو اللهم ربنالك الحمد كيونكه جس کاذکر ملائکہ کے ساتھ موافق ہو جاتا ہے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

٣٢٢٨ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمِّي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الإِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقَالُوا: اللَّهُمُّ رَبُّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَولُهُ قَولَ الْمَلاَتِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدُّمَ مِنْ ذُنِّبهِ)). [راجع: ٧٩٦]

امام کے ساتھ مقتری کا سمع الله لمن حمدہ کمنا پھر اللهم ربنا لک الحمد پڑھنا یا امام کے سمع الله لمن حمدہ کے بعد مقتری کا خالى ربنا لک الحمد كمنا مر دوامور جائز ہيں۔ تفصيل يجھے ذكور ہو چكى ہے۔

٣٢٢٩ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمَنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلاَل بْن عَلِيٌّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْن أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

(٣٢٢٩) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کما ام سے محد بن قلیح نے بیان کیا' ان سے میرے باپ نے بیان کیا' ان سے ہاال بن علی نے 'ان سے عبدالرحمٰن بن آئی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رہافتھ نے کہ رسول الله مان کے فرمایا کوئی مخص نمازی وجہ سے جب تک **€**(572) • **336 336 336 336** 

النبي الله قَالَ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا دَامَتِ الصُّلاةُ تَحْبسُهُ، وَالْمَلاَّتِكَةُ تَقُولُ: اللَّهُمُّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، مَا لَـمْ يَقُمْ منْ صَلاَتِهِ أَوْ يُحْدِثُ)). [راجع:١٧٦]

اس سے فرشتوں کا نیک دعائیں کرنا ثابت موا۔ ٣٢٣٠ حَدُّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاء عَنْ صَفْوَانَ بْن يَعْلَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ((سَمَعْتُ النَّبِيُّ اللَّهِ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿ وَنَادَوا يَا مَالِكَ ﴾ قَالَ سُفْيَانُ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ : وَنَادِوا يَا مَال)).

[طرفاه في : ٤٨١٩،٣٢٦٦].

کہیں ٹھرارہے گاس کا پیر سارا وقت نماز میں شار ہو گااور ملائکہ اس کے لئے یہ دعاکرتے رہیں گے کہ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما' اور اس پر اپنی رحمت نازل کر (اس وقت تک) جب تک وہ نماز سے فارغ ہو کرانی جگہ سے اٹھ نہ جائے یابات نہ کرے۔

(۳۲۳۰) ہم سے علی بن عبدالله مدي نے بيان كيا كماہم سے سفيان ین میبینہ نے بیان کیا' ان سے عمروین دینار نے ' ان سے عطاء بن الی رباح نے 'ان سے صفوان بن يعلى نے اور ان سے ان كے والد (يعلى ین امیہ رہ اللہ اس کیا کہ میں نے نبی کریم اللہ اس سالہ آپ منبر ير سورهٔ احزاب كى اس آيت كى تلاوت فرما رب تھ ﴿ و نادوا يا مالک ﴾ اور وہ دوزخی بگاریں گی اے مالک! (بد واروغه جنم كانام ہے) اور سفیان نے کما کہ عبداللہ بن مسعود بن شخر کی قرأت میں یوں ہے ﴿ وِنادوايامال ﴾

بیشہ ای عذاب میں جٹلا رہو گے۔" اس سے بھی فرشتوں کا وجود اور ان کا مختلف خدمات پر مامور ہونا ثابت ہوا۔ حضرت عبدالله بن مسعود بڑاتھ کی قرآت میں لفظ و نادوا یا مال یا مالک کا مخفف ہے۔ مطلب ہر دو کا ایک بی ہے کہ دوزخی دوزخ کے داروغہ مالک کو

یکاریں گے۔ اس سے بھی فرشتوں کا وجود ثابت ہوا۔ ٣٢٣١– حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَوَنَا ابْنُ وَهَبِ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَن ابْن شِهَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّثَتُهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ اللَّهِ: هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَومٌ كَانَ أَشَدٌ مِنْ يَوم أُخُدٍ؟ قَالَ: ((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قُومِكَ مَا لَقَيْت، وَكَانَ أَشَدُ مَا لَقَيْتُ مِنْهُمْ يَومَ الْعَقَبَةِ إذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْن عَبْدِ يَا

(اس۲۲س) ہم سے عبداللہ بن يوسف في بيان كيا كما ہم كو عبدالله بن وہب نے خبردی 'کما کہ مجھے یونس نے خبردی 'ان سے ابن شاب نے کما' ان سے عروہ نے کما اور ان سے نبی کریم مالی کا وجد مطرو حفرت عائشہ و اللہ انہوں نے نبی کریم مٹھایا سے پوچھا کیا آپ پر کوئی دن احد کے دن سے بھی زیادہ سخت گذراہے؟ آپ نے اس پر فرمایا کہ تماری قوم (قریش) کی طرف سے میں نے کتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور میں عقبہ کادن مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا یہ وہ موقع تھا جب میں نے (طائف کے سردار) کنانہ ابن عبدیا لیل بن عبد کلال کے ہاں اسینے آپ کو پیش کیا تھا۔

لَيْل بْن عَبْدِ كُلاَل فَلَمْ يُجبْنِي إِلَى مَا أرَدْت، فَانْطَلَقْتُ. وأَنَا مَهْمُومٌ، عَلَى وَجْهِي، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إلاَّ وَأَنَا بِقُرْن النُّعَالِي، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جَبْرِيْلُ، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهُ قَدْ سَمِعَ قُولَ قُومِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ الله إليك مَلَكَ الْجَبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَىُّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: ذَلكَ فَيْمَا شِنْتَ، إِنْ شِنْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمْ الْأَخْسَبَينِ)). فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلاَبِهِمْ مِنْ يَعَبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشرِكُ بِهِ شُنَّا)). [طرفه في : ٧٣٨٩].

لیکن اس نے (اسلام کو قبول نہیں کیا اور) میری دعوت کو رد کر دیا۔ میں وہاں سے انتائی رنجیدہ ہو کر واپس ہوا۔ پھر جب میں قرن الثعالب بنيا تب مجھ كو كھ موش آيا ' ميں نے اينا سرا تھايا توكياد يكتا موں کہ بدلی کاایک عکرا میرے اوپر سامیہ کئے ہوئے ہے اور میں نے و یکھا کہ حضرت جربل ملائل اس میں موجود ہیں 'انہوں نے مجھے آواز دی اور کما کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں س چکا اور جو انہوں نے رد کیا ہے وہ بھی من چکا۔ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پیاڑوں کا فرشتہ بھیجاہے 'آپ ان کے بارے میں جو جانیں اس کا اسے علم دے دیں۔ اس کے بعد مجھے پیاڑوں کے فرشتے نے آواز دى انبول نے مجھے سلام كيا اور كماكدات محد النظيم! بحرانبول نے بھی وہی بات کمی 'آپ جو چاہیں (اس کا مجھے تھم فرمائیں) اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف کے بہاڑان برلا کر ملادوں (جن سے وہ چکنا چور ہو جامیں) نبی کریم مٹھیا نے فرمایا ، مجھے تواس کی امید ہے کہ اللہ تعالی ان کی نسل سے ایس اولاد پیدا کرے گاجو اکیلے اللہ کی عبادت کرے گی'اوراس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرائے گی۔

پین آئے اور آپ کے چیچے اوباش لڑکوں کو لگا دیا جن کی حرکات سے آپ کو سخت تکلیف کا سامنا ہوا، گران عالات میں بھی آپ نے ان پر عذاب پیند نہیں فرمایا' بلکہ ان کی ہدایت کی دعا فرمائی جو قبول ہوئی۔ حضرت امام بخاری راٹھیے نے اس مدیث کو لا کر اس ہے بھی فرشتوں کا وجود ابت فرمایا۔ احسبین سے مراد مکہ کے دو مشہور بیاڑ جبل ابو قبیس اور جبل تعیقعان مراد ہیں۔

لفظ عقبہ جو روایت میں آیا ہے بید طائف کی طرف ایک گھاٹی کا نام ہے۔ طائف کی طرف آپ شوال ۱۰ نبوی میں تشریف لے گئ تھے۔ پہلے وہاں کے لوگوں نے خود آپ کو بلا بھیجا تھا بعد میں وہ مخالف ہو گئے اور انہوں نے آپ پر پھر مارے 'ایک پھر آپ کی ایری میں لگا اور آپ زخمی ہو گئے۔ اس قدر ستانے کے باوجود آپ ماٹھیا نے ان کے لئے وعائے خیر فرمائی۔ ماٹھیا۔

٣٢٣٢ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ زِرٌّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى، فَأُوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى﴾ [النجم: ٩]

(١٣٢٣٣) جم سے قتيب بن سعيد في بيان كيا كما جم سے ابوعوانه نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے بیان کیا کہا کہ میں نے زرین حبیش سے اللہ تعالی کے (سورہُ مجم میں) ارشاد ﴿ فکان قاب قوسین اوادئی فاوخی الی عبدہ ما اوخی ﴾ کے متعلق بوچھا ، تو انہول نے بیان کیا کہ ہم سے ابن منعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ آل

### مخلوق کی بیدائش کیونکرشروع ہوئی۔

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ لَهُ سِتُمِانَةِ جَنَاحٌ.

[طرفاه في: ٥٨٥٦، ٢٥٨٤].

٣٢٣٣ حَدِّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدُّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُ: ﴿ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى ﴾ قَالَ: ((رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدُ أَفْقَ السَّمَاءِ)). [طرفه في: ٤٨٥٨].

> [أطرافه في : ٣٢٣٥، ٢٦١٢، ٤٨٥٥، ٧٣٨٠، ٧٣٨١].

٣٢٣٥ حَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّنَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ الْمُوعِ عَنِ الشَّغْمِيُّ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ الأَشْوَعِ عَنِ الشَّغْمِيُّ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ الأَشْوَعِ عَنِ الشَّغْمِيُّ وَالْمُنَّةِ عَنِ الشَّغْمِيُّ وَالْمُنَّ عَنْ اللَّهُ عَنْهَا: ((قُلْتُ لِعَائِشَةِ لِعَائِشَةِ رَضَيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَأَيْنَ قَوْلُهُ: ﴿ وُثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى، فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ﴾ فَتَدَلَّى، فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ﴾ فَلَاتُ: ذَاكَ جَبْرِيْلُ كَانَ يَأْتِيْهِ فِي صُورَةِ الْمُرَّةُ فِي صُورَةٍ الْمُرَّةُ فِي صُورَةٍ الْمُرَّةُ فِي صُورَةٍ الْمُرَّةُ فِي صَورَةِ الْمُرَّةُ فِي صُورَةٍ الْمُرَّةُ فِي صَورَةٍ الْمُرَاةِ فَيْ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْنَا فَيْرَاهُ الْمُؤْنَا فِي صَورَةٍ الْمُؤْنِ فَيْ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْنِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْمُؤْنِ اللَّهُ الْمُؤْنِ اللَّهُ الْمُؤْنِ اللَّهُ الْمُؤْنِ اللَّهُ الْمُؤْنِ اللَّهُ الْمُؤْنِ اللَّهُ الْمُؤْنَا فَلَالَانُ اللَّهُ الْمُؤْنِ اللَّهُ الْمُؤْنِ الْمُؤْنِ اللَّهُ الْمُؤْنِ الْمُونَا اللَّهُ الْمُؤْنِ اللَّهُ الْمُؤْنِ اللْمُؤْنِ الْمُؤْنِ الْمُؤْنُ الْمُؤْنِ الْمُؤْنِيْمِ

حفرت ملی میلیم نے جریل مالات کو (اپنی اصلی صورت میں) دیکھا تو ان کے چھ سوبازو تھے۔

**€**(574) **> 336 336 336 336** 

(۳۲۳۳) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا' کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے ملقمہ نے بیان کیا' ان سے علقمہ نے بیان کیا' ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بواٹند نے (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) ﴿ لقد دای من ایات ریدالکبریٰ ﴾ کے متعلق بتلایا کہ آل حضرت ملی کیا نے ایک سبز رنگ کا بچھونا دیکھا تھا جو آسان میں سارے کناروں کو گھیرے ہوئے ۔

(۱۳۲۳۳) ہم سے محد بن عبداللہ بن اساعیل نے بیان کیا کہ ہم سے محد بن عبداللہ انساری نے بیان کیا ان سے ابن عون نے کہ ہم کو قاسم نے خبردی اور ان سے حضرت عائشہ رہی آفیا نے بیان کیا کہ جس نے یہ گمان کیا کہ حضرت محد ساتی آیا نے اپنے رب کو دیکھا تھا تو اس نے بدی جھوٹی بات زبان سے نکالی الیکن آپ نے جبریل طابقا کو (معراح کی رات میں) ان کی اصل صورت میں دیکھا تھا۔ ان کے وجود نے آسان کا کنارہ ڈھانے لیا تھا۔

(۳۲۳۵) جھے سے جھر بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا کہا ہم سے ذکریا بن ابی ذاکرہ نے بیان کیا کا ان سے سعید بن الاشوع نے ان سے شجی نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رہی ہے بوچھا (ان کے اس کھنے پر کہ آخصرت مائی ہے اللہ تعالی کو دیکھا نہیں تھا) پھر اللہ تعالی کے اس ارشاد ﴿ ثم دنی فتدلٰی قکان قاب قوسین اوادنٰی ﴾ کے بارے میں ارشاد ﴿ ثم دنی فتدلٰی قکان قاب قوسین اوادنٰی ﴾ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ بیہ آیت تو جرمل مائی شکل میں آخضرت مائی ہے یاس آیا کرتے بارے میں آپارے میں آپر میں آپر آپر میں آپر می

تے اور اس مرتبہ اپنی اس شکل میں آئے تھے جو اصلی تھی اور انہوں نے تمام آسان کے کناروں کو ڈھانپ لیا تھا۔ الَّتِيْ هِيَ صُورَتُهُ، فَسَدُّ الْأَفْقَ)).

[راجع: ٣٢٣٤]

تربیج میران میں آنخفرت مٹی کی اللہ کو دیکھا تھا یا نہیں 'اس بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔ حضرت عائشہ وہی کی اللہ کی کے اللہ باک کو نہیں دیکھا۔ بسر حال آیت فدکورہ کے بارے میں حضرت عائشہ وہی کی ان لوگوں کا رد کیا جو اس سے آپ کا دیدار اللی ثابت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ آیت میں جس کی قربت کا ذکر ہے۔ اس سے حضرت جبریل ملائقا مراد ہیں۔

و قال النووى الراجع المنحتار عند اكثر العلماء انه راه ببصره والله اعلم والتوقف فيها لعدم الدلائل الواضحة على احدالجانبين خبر. ليني امام نوويٌّ نے كماكه اكثر علماء كے نزديك يمي رائح ہے كه آپٌ نے اپني آئكھوں سے الله تعالى كو ديكھا چونكه كسي خيال كى تائيد ميں واضح دلاكل نہيں ہيں' اس ليے اس مسلم ميں خاموش رہنا بهترہے۔

> ٣٢٣٦ - حَدُّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدُّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدُّثَنَا أَبُو رِجَاءَ عَنْ سَمُرَةً قَالَ : قَالَ النَّبِيُ ﷺ : ((رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ قَالاً : اللَّذِيْ يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ، وَأَنَا جِبْرِيْلُ، وَهَذَا مِيْكَاثِيلُ)).

> > [راجع:٥٤٨]

(٣٢٣٩) ہم سے موکی بن اساعیل نے بیان کیا کما ہم سے جریر نے بیان کیا 'ان سے ابو رجاء نے بیان کیا' ان سے سرہ بن جندب بناتھ نے بیان کیا' ان سے سرہ بن جندب بناتھ نے بیان کیا کہ نبی کریم مالی لیا نے فرمایا' میں نے آج رات (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے۔ ان دونوں نے مجھے بتایا کہ وہ جو آگ جلارہاہے۔ وہ جنم کاداروفہ مالک نامی فرشتہ ہے۔ میں جریل بوں اور یہ میکا کیل ہیں۔

یہ ایک طویل صدیث کا کلوا ہے جو پارہ نمبرچھ میں گذر چکی ہے۔ یمال اس سے فرشتوں کا وجود ثابت کرنا مقصود ہے۔

يَهُ بِيكُ وَ اللّهُ عَدُّنَا مُسَدَّدٌ حَدُّنُنَا قَالَ أَبُو عَنْ عَوْانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرُيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَىٰ: ((إِذَا دَعَا الرُّجُلُ المُرَأَلَةُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَّهَا الْمُلَاتِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ)). تَابَعَهُ شُعْبَةً لَعَنَّهَا الْمُلَاتِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ)). تَابَعَهُ شُعْبَةً وَأَبُنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ وَأَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الأَعْمَشِ. [طرفاه في: ١٩٣٥، ١٩٤].

آئی ہے۔ ابوعوانہ کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ اور ابوحزہ اور عبداللہ بن داؤد اور ابو معاویہ نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے۔ کیا ہے۔ استعبہ کی روایت خود مؤلف نے کتاب النکاح میں وصل کی ہے اور ابو حمزہ کی روایت موصولاً نمیں ملی اور ابن داؤد کی روایت مسدد نے اپنی بری مند میں وصل کی اور ابو معاویہ کی روایت امام مسلم اور نسائی نے موصولاً نکالی ہے۔

اس مدیث کو یمال لانے سے فرشتوں کا وجود ثابت کرنا مقصود ہے کہ وہ ایک نافرمان عورت پر خدا کے تھم سے رات بھر لعنت مجمع سے رات بھر العنت عورت کے لئے کتنی ضروری ہے۔ مردکی خواہش کی قدر نہ کرنا عورت سے جیسے رہتے ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مردکی اطاعت عورت کے لئے کتنی ضروری ہے۔ مردکی خواہش کی قدر نہ کرنا عورت

کے لئے بر بختی کا سبب بن سکتا ہے۔ عورت کی زینت ہی ہے کہ بیچ سے اس کی گود بھرپور ہو اور بیچہ کے لئے مرد سے ملاپ ضروری تھا جس کے لئے عورت نے انکار کر دیا۔ ممکن ہے اس ملاپ میں اس کو اولاد کی نعمت حاصل ہو جاتی 'اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مصالح ہیں جن کی بنا پر عورت کے لئے مرد کی اطاعت ضروری ہے۔ عدم اطاعت کی صورت میں بہت سے فسادات پیدا ہو سکتے ہیں۔

٣٢٣٨ – حَدَّنَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبِرِنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ الْخَبْرِنِي جَابِرْ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ أَخْبَرِنِي جَابِرْ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَهُ سَمِعَ النبي اللهِ يَقُولُ: ((ثُمَّ فَتَرَ عَنْهُمَا أَنَهُ سَمِعَ النبي اللهِ يَقُولُ: ((ثُمَّ فَتَرَ عَنْهُ الْوَحْيُ فَتْرَةً، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ عَنِي الْوَحْيُ فَتْرَةً، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوتًا مِنَ السَّمَاء فَإِذَا الْمَلَكُ اللّذِي جَاءَنِي بِحِرَاء وَمَوتًا مِنَ السَّمَاء فَإِذَا الْمَلَكُ اللّذِي جَاءَنِي بِحِرَاء فَعَيْنَ السَّمَاء وَالأَرْضِ قَبَلَ اللهِ عَلَى كُوسِي بَيْنَ السَّمَاء وَالأَرْضِ اللَّرْضِ اللَّهُ عَلَى كُوسِي بَيْنَ السَّمَاء وَالأَرْضِ فَلَكُ اللّذِي جَاءَنِي رَمُلُونِي فَهُ لَتُ السَّمَاء وَالأَرْضِ اللَّوْنِي وَمُلُونِي وَلَمُ اللَّهُ وَالرُّخِزُ الأَوْنَانُ ). [راجع: ٤] قَالَ أَبُو مَلَيْمَة وَالرُّخِزُ الأَوْنَانُ ). [راجع: ٤]

جردی کما کہ جھے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کما ہم کو لیٹ نے بردی کما کہ جھے سے عقبل نے بیان کیا ان سے ابن شماب نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ جھے جابر بن عبداللہ بھی ان نے خبردی اور انہوں نے رسول اللہ سلی انہ ہے کہ کو سورہ نے فرمایا تھا کہ (پہلے غار حراء میں جو حضرت جرکیل میلائی جھ کو سورہ اقراء پڑھا کر گئے تھے اس کے بعد) جھ پر وی کا نزول (تین سال) بند رہا۔ ایک بار میں کہیں جا رہا تھا کہ میں نے آسان میں سے ایک آواز سن اور نظر آسان کی طرف اٹھائی میں نے دیکھا کہ وی فرشتہ جو غار حرامیں میرے پاس آیا تھا (یعنی حضرت جرمل میلائی) آسان اور زمین کے درمیان آیک کری پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں انہیں دیکھ کر انا ڈرگیا کہ خصے کچھ اڑھا دو' مین زمین پر گر پڑا۔ پھر میں اپنے گھر آیا اور کئے لگا کہ جھے کچھ اڑھا دو' یا کہ جھے کچھ اڑھا دو' یا اللہ تعالی کے ارشاد تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ﴿ یا اللہ تعالی کے ارشاد شوائی کے ارشاد شوائی کے ارشاد شوائی۔ ایسالمد ٹو کی اللہ تعالی کے ارشاد شوائی۔ ایسالمد ٹو کی اللہ تعالی کے ارشاد شوائی۔ آیت میں الوجز سے بت مراد ہیں۔

اسلام میں بت پرتی ایک گندا عمل ہے۔ اس لئے بت پرستوں کو ﴿ إِنَّمَا الْمُشْوِكُوْنَ نَجَسٌ ﴾ (التوبہ: ٢٨) كما كيا ہے كه شرك كرنے والے گندے ہیں۔ وہ بتوں كے بجارى بول يا قبرول كے ہر دو كاعندالله ایک بى درجہ ہے۔

(۱۹۳۹۹) ہم سے محد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے مخد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ان سے قادہ نے (دو سری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے بن دریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن عروبہ نے ان سے قادہ نے ان سے قادہ نے ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے تمہارے نی کے چچا ذاد بھائی عبداللہ بن عباس بی شیانے کہ نی کریم ملی اللہ نے فرمایا شب معراج میں میں نے موکی ملی اور بال میں میں نے موکی ملی ان کے دیکھا تھا۔ گدی رنگ و قد لمبا اور بال میں میں الے تھے الیے گئے تھے جیے قبیلہ شنوہ کا کوئی شخص ہو اور

رَكَ وَاحَ لَدَكَ إِنَّ وَهَ بَوْلَ حَدِيَارِي مِولَ اللهِ اللهِ اللهِ عَدْثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الشَّارِ قَالَ حَدُّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةً : حَدُّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةً : وَقَالَ حَدُّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ رُرِيْعٍ قَالَ حَدُّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ رُرِيْعٍ قَالَ حَدُّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ رُرِيْعٍ قَالَ حَدُّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَبِي الْمَالِيَةِ حَدُّثَنَا الْبُنُ عَمِّ نَبِيكُمْ - يَعْنِي الْبَنَ عَمِّ البَيكُمْ - يَعْنِي البَينَ عَمَّالًا أَسُويَ بِي مُوسَى رَجُلاً قَالَ: ((رَأَيْتُ لَيْلَةً أُسْرِي بِي مُوسَى رَجُلاً قَالَ: (رَرَأَيْتُ لَيْلَةً أُسْرِي بِي مُوسَى رَجُلاً لَتَسُوءَةً، آدَمَ طُوالاً جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رَجَال شَنُوءَةً،

میں نے عیسیٰ بلاللہ کو بھی دیکھاتھا۔ درمیانہ قد میانہ جسم 'رنگ سرخی

اور سفیدی لئے ہوئے اور سرے بال سیدھے تھ ایعنی محملکر بالے

نہیں تھے) اور میں نے جنم کے داروغہ کو بھی دیکھااور دجال کو بھی'

منجلہ ان آبات کے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دکھائی تھیں (سورہ سحدہ

میں اس کا ذکرہے کہ) پس (اے نی!) ان سے ملاقات کے بارے میں

آپ کسی قتم کاشک و شبہ نہ کریں ' یعنی موسیٰ ملائلا سے ملنے ہیں۔

انس اور ابو بکرہ جی بیٹا نے نبی کریم مان کیا سے بول بیان کیا کہ جب دجال

وَرَأَيْتُ عِيْسَى رَجُلاَ مَرْبُوعًا، مَرْبُوعَ الْخُلْق إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبْطَ الرُّأْس، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدُّجَالَ فِي آيَاتٍ اللهِ أَرَاهُنَّ اللهُ إِيَّاهُ، فَلاَ تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ. قَالَ أَنَسٌ وَأَبُوبَكُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: تَحْرُسُ الْمَلاَئِكَةُ الْمَدِيْنَةَ مِنَ الدُّجَّال).

اطرفه في : ٣٣٩٦.

ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے کتاب الج اور کتاب الفتن میں روایت کیا ہے۔

باب جنت کابیان اور بیر بیان که جنت بیدا ہو چکی ہے

نکلے گا' تو فرشتے دجال سے مدینہ کی حفاظت کرس گے۔

٨- بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَّةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُو قَةٌ

ای طرح دوزخ دونوں موجود ہں'جملہ اہل سنت کا پیر متفقہ عقیدہ ہے۔

حافظ صاحب فرمائ بير اى موجودة الان واشار بذالك الى الرد على من زعم من المعتزلة انها لا توجد الا يوم القيامة و قد ذكر البخاري في الباب روايات كثيرة دالة على ماترجم به فمنها ما يتعلق بكونها موجودة الان و منها ما يتعلق بصفتها واصرح مما ذكره في ذالك ما اخرجه احمد و ابوداود باسناد قوي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الجنه قال لجبرئيل اذهب فانظر اليها .... الحديث (فتح الباري)

لین جنت اب موجود ہے اور اس میں معتزلہ کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ جنت قیامت ہی کے دن پیدا ہو گی۔ مصنف نے یہال کی احادیث ذکر کی ہیں۔ جن سے جنت کا وجود ثابت ہو تا ہے اور بعض احادیث جنت کی صفات سے متعلق ہیں اور اس بارے میں زیادہ صری وہ حدیث ہے جس کو احمد اور ابوداؤد نے صبح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جب اللہ پاک نے جنت کو پیدا کیا تو حضرت جرکیل مُلاثِ سے فرمایا کہ حادُ اور جنت کو دیکھو۔

> قَالَ أَبُو الْعَالِيَةَ: ﴿مُطَهِّرَةُ ﴾: مِنَ الْحَيْض وَالْبُولِ وَالْبُزَاقِ. ﴿ كُلُّمَا رُزقُوا ﴾: أَتُوا بشَيْء، ثُمُّ أُتُوا بآخَر. ﴿قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ﴾: أُوتِيْنَا مِنْ قَبْلُ. ﴿وَأُوتُوا بهِ مُتَشَابِهَا﴾: يُشْبُهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطُّمُومِ. ﴿قُطُولُهَا ﴾: يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَازُوا ﴿ دَانِيَة ﴾: قَريْبَة. ﴿ الْأَ رَائِكُ ﴾: السُّرُر. وَقَالَ الْحَسَنُ: النَّضْرَةُ فِي

ابوالعاليه نے كما (سورة بقره ميس) جولفظ ازواج مطهوة آيا ہے اس كامعنى یہ ہے کہ جنت کی حوریں حیض اور پیشاب اور تھوک اور سب گندگیوں ہے پاک صاف ہوں گی اور جو بیہ آیا ہے کلمارز قو امنھا من ثمر ة رزقا آخر آیت تک اس کامطلب سے کہ جب ان کے پاس ایک میوہ لایا جائے گا پھر دو سرا میوہ تو جنتی کمیں گے بیہ تو وہی میوہ ہے جو ہم کو پہلے مل چکاہے۔ متشابھا کے معنی صورت اور رنگ میں ملے جلے ہوں گے لیکن مزے میں جدا جدا ہوں گے (سورہ حاقہ میں) جو لفظ قطو فھا دانیة آیا ہے اس کامطلب سے کہ بہشت کے میوے ایسے نزدیک ہوں گے کہ بہثتی

لوگ کھڑے بیٹے جس طرح جاہی ان کو توڑ سکیں گے۔ دانیة کامعنی نزدیک کے ہیں' اَرَائِكُ کے معنے تخت کے ہیں' امام حسن بھری نے كما لفظ نضرة منه كي تازگي كو اور لفظ سرور دل كي خوشي كو كتے ہیں۔ اور مجابد نے کماسلسبیلا کے معنی تیز بہنے والی' اور لفظ غول کے معنی پیٹ کے درد کے ہیں۔ ینزفون کے معنی ہی کہ ان کی عقل میں فقر نہیں آئے گا (جیساکہ دنیاوی شراب سے آ جاتا ہے)اور حفزت ابن عباس بیسیانے کما (سورہ نبامیں) جو دھاقا کالفظ آیا ہے اس کے معنی لبالب بھرے ہوئے کے ہیں۔ لفظ کو اکب کے معنی پیتان اٹھے ہوئے کے ہیں۔ لفظ رحیق کے معنی جنت کی شراب اسسیم وہ عرق جو بہشیوں کی شراب کے اور ڈالا جائے گا۔ بہشتی اس کو پئیں گے۔ اور لفظ حتام (سورہُ مطفقین میں) کے معنی مرک مٹی (جس سے وہاں کی شراب کی بوتلوں پر مسر لگی ہوئی ہوگی) نضاختان (سورة رحمٰن میں) دو جوش مارتے ہوئے چشمے ' لفظ موضو نة (سورهٔ واقعه میں) کامعنی جڑاؤ بنا ہوا' ای سے لفظ و ضین الناقة نكلا ہے۔ لین او نٹنی کی جھول وہ بھی بنی ہوئی ہوتی ہے اور لفظ کوب کامعنی جس کی جع اکو اب (سور هٔ واقعه میں) ہے 'کوزه جس میں نہ کان ہو نہ کنڈا اور لفظ اباریق ابریق کی جمع وه کوزه جو کان اور کنژه رکھتا ہو۔ اور لفظ عربا (سور هُ واقعہ میں)عروب کی جمع ہے جیسے صبور کی جمع صبر آتی ہے۔ مکہ والے عروب كو عَوبَةُ اور مدينه والے غنجه اور عراق والے شكله كت بيں- ان سب سے وہ عورت مراد ہے جو اینے خاوند کی عاشق ہو۔ اور مجاہد نے کما لفظ روح (سورهٔ واقعہ میں ہے) کا معنی بہشت اور فراخی رزق کے ہیں۔ ریحان کا معنی (جو اس سورة میں ہے) رزق کے ہیں اور لفظ منضود (سورهٔ واقعه) کا معنی کیلے کے ہیں۔ مخصود وہ بیر جس میں کائنا نہ ہو میوے کے بوجھ سے جھکا ہوا ہے بعض لوگ کتے ہیں لفظ عرب (جو سور ہ واقعہ میں ہے) اس کے معنی وہ عور تیں جو اپنے خاد ندوں کی محبوبہ ہوں' مسکوب کا معنی (جو اسی سورة میں ہے) بہتا ہوا پانی۔ اور لفظ و فرش مر فوعة (سور هُ واقعه) كامعنى بچھونے اونچے بعنی اوپر تلے بچھے ہوئے۔ لفظ لغو اجوای سورۃ میں ہے۔ اس کے معنی غلط جھوٹ کے ہیں۔ لفظ تاثیب ما

الْوُجُوهِ، وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ سَلْسَبِيْلاً ﴾: حَدِيْدَةُ الْجِرْيَةِ. ﴿غُولٌ ﴾ : وَجْعُ الْبَطْنِ. ﴿يُنزَفُونَ ﴾ : لاَ تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاس : ﴿ دِهَاقًا ﴾ : مُمْتَلِناً. ﴿ كُواعِبَ ﴿ : نَوَاهِدَ. ﴿ الرَّحِيْقِ ﴾ : الْحَمْرُ. ﴿ التَّسْنِيْمِ ﴿ : يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ﴿خِتَامُهُ ﴿ عِلْنُهُ. ﴿ مِسْكُ ﴾ . ﴿ نَصَّا حَتانَ هِ: فَيَاضَتَانَ. يُقَالُ: ﴿ مَوْضُونَةً عَ: منْسُوجَةً. منْهُ ((وَضِيْنُ النَّاقَة)). و((الْكوبُ)) ما لاَ أُذُنَّ لَهُ ولا غُرُوق، و((الأباريق)) ذوات الآذَان وَالْغُرَارُ مُعُزِّياهِ مَثْقَلَةً ، واحدُها عَرُوبٌ، مِثْلُ صَبور وصَبْر، يُسمّيها أَهُا ا مَكَّةَ ((الْعَرِبَة)) وَأَهْلُ الْمَدَيُّنَةِ ((الْغَنجة)) وَأَهْلُ الْعِراقِ ((الشَّكلة)). وقَالَ مُجاهِدُ: ﴿ وَوْ حُرَاهِ: جَنَّةٌ وَرَخَاءً. ﴿ وَالرَّبُحَانَ ﴿ : الرِّزْق. وهِالْمَنْظودة: الْمَوزْ. وَ ﴿ الْمَحْضُودٌ ﴿ اللَّهُ وَلَوْ حَمَّلاً ، وَيُقَالَ أَيْضًا: لاَ شُوكَ لَهُ. وَالْعُوابُ : الْمُحَبِّياتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنِّ. وَيُقَالُ: ﴿مَسْكُوبٌ ﴿ اللَّهِ: جَارِ. وَهِ فُرُشَ مُرْفُوعَة ﴿: بِغُضُهَا فُوقَ بَعْض. ﴿ لِغُواهِ: باطِلاً: ﴿ تَأْتِيْما بَهِ: كَذِبًا. ﴿ أَفْنَالُهُ: أَغْصَالٌ. ﴿ وَجَنِّي الْجَنَّتَيْنِ دَانَ ﴾: مَا يُجْتَنِي قَريْبٌ. ﴿ هُدُهُا مُّتَانَ ﴾ : سَودَاوَانَ مِنَ الرِّيِّ.

جو اس سورة میں ہے اس کا معنی بھی جھوٹ کے ہیں۔ لفظ افنان جو سورة رحمٰن میں ہے۔ اس کے معنی شاخیں ڈالیاں اور و جناالجنتین دان کا معنی بہت تازگی اور شادانی کی وجہ سے وہ کالے ہو رہے ہوں گے۔

مجتند اعظم حضرت امام بخاری روایتی نے اس باب میں ان اکثر الفاظ کے معانی و مطالب بیان کر دیئے جو جنت کی تعریف میں قرآن مجید میں مستعمل ہوئے ہیں۔ اللہ یاک لکھنے والے اور پڑھنے والوں کو جنت کی یہ جملہ نعتیں عطاکرے۔ آمین۔

(۳۲۴۴) ہم ہے احمد بن یونس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم ہے لیث بن سعد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے نافع نے بیان کیا انہوں اللہ عنمانے بیان کیا انہوں اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنمانے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ،جب کوئی شخص مرتا ہے تو (روزانہ) صبح و شام دونوں وقت اس کا ٹھکانا (جمال وہ آخرت میں رہے گا) اسے دکھلایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں اگر وہ دوزخی ہے تو دوزخ میں۔

و ٣٧٤- حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَثَنا اللَّيْتُ بْنُ سَعْدِ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ الله بْنِ عَمر رَضيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله عِلْمَا: ((إذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنْهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَتَّعَدُهُ بِالْغَداةِ وَالْعَشِيّ، فَإِنْ كَانَ مَنْ اهْلِ الْجَنَة فَمَنْ اهْلِ الْجَنّة. وَإِنْ كَانَ مَنْ اهْلِ النّار فَمَنْ اهْلِ النّار).

[رجع ١٣١٩]

حافظ ابن حجر مرافظ فی ان کے اہل کو روزانہ دکھلائی ہے کہ جنت و دوزخ اس وقت موجود ہیں اور وہ ان کے اہل کو روزانہ دکھلائی جاتی ہیں ' پورا دخول قیامت کے دن ہو گا۔

٣٧٤١ - حدتنا أبو الوَلِيْدِ قَالَ حَدَّنَنا اللهِ لَهُ لَا حَدَّنَنا اللهِ لَهُ لَا رَجَاء عَنْ عَلَمْ اللهِ لَهُ اللهِ وَجَاء عَنْ عَمْران بن خصين عَن النّبِي اللهِ قَال: ((اطُلعْتُ في الجنّة فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النّهاء)، واطَلعْتُ في النّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا أَفْلها النّساء)،

(۳۲۳۱) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا' انہوں نے کہاہم سے سلم بن ذریر نے بیان کیا' انہوں نے کہاہم سے سلم بن ذریر نے بیان کیا اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم سل کیا نے فرمایا' میں نے جنت میں جھانک کردیکھا تو جنتیوں میں نیادتی عربیوں کی نظر آئی۔ ووزخ میں جھانک کردیکھا تو دوزخیوں میں نیادتی عورتوں کی نظر آئی۔

[أطراف في : ١٩٨٠، ٢١٤٩، ٢١٥٢].

جنت میں غریوں سے موحد' متبع سنت غریب لوگ مراد ہیں جو دیندار اغنیاء سے کتنے ہی برس پہلے جنت میں واخل کر دیئے جائیں گے اور دوزخ میں زیادہ عور تیں نظر آئیں' جو ناشکری اور لعن طعن کرنے والی آپس میں حسد اور بغض رکھنے والی ہوتی ہیں۔

این کیا کہ ایم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ایم سے لیث نے بیان کیا کہ ایم سے لیث نے بیان کیا کہ ایم ہے سے عقیل نے بیان کیا کا ان سے ابن شماب نے بیان کیا کہ ایم محصد کو سعید بن مسیب نے خبردی اور ان سے ابو ہریرہ مزالتہ نے

ے اور دورک بیل زیادہ ہوریک طرایل جوتا سرا ۳۲ ۲۲ – حدَّثَنَا سعِیْدُ بْنُ أَبِی مَرْیَمَ قَالَ حَدُثَنَا اللَّیْثُ قَال: حَدَّثَنِي عُقَیْلُ عَنِ ابْنِ شِهَابِ قَالَ: اخْبَرَنِی سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولُ اللهِ ﴿ إِذْ قَالَ : ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا أَمْرَأَةً تَتُو ضُأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ، فَذَكُوْتُ غَيْرَتُهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا. فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ)). رأطرافه في : ۳۱۸۰، ۲۲۲۰، ۲۰۲۳،

بیان کیا کہ ہم رسول اللہ طالبہ کے پاس بیٹے ہوئے تھے' تو آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی میں نے اس میں ایک عورت کو دیکھا جو ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی۔ میں نے بوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رہ پہر کا محل ہے۔ مجھے ان کی غیرت یاد آئی اور میں وہاں سے فور اً لوٹ آیا۔ بیر س کر عمر والت رودیئے اور کہنے لگے 'یا رسول اللہ! کیامیں آپ کے ساتھ بھی غیرت کروں گا؟

آئی بیرے ان جملہ احادیث کو یہال لانے سے حضرت امام کا مقصد جنت اور اس کی نعتوں کا ثابت کرنا ہے نیزیہ بھی کہ جنت محض سیکے 🖳 کوئی خواب و خیال کی چز نہیں ہے بلکہ وہ ایک ثابت اور بر حق چیز ہے جس کو اللہ پاک پیدا کر چکا ہے اور اس کی ساری نہ کورہ نعمتیں اینا وجود رکھتی ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت امام نے ان مختلف تعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے جنت کے مختلف کواکف پر استدلال فرمایا ہے۔ جو لوگ مسلمان ہونے کے باوجود جنت کے بارے میں کسی شیطانی وسوسہ میں گرفتار ہوں' ان کو فور اً توبہ کر کے اللہ اور رسول کی فرمودہ باتوں پر ایمان ویقین رکھنا چاہیے۔ اس سے بیہ بھی معلوم ہوا کہ بهشت موجود ہے ، پیدا ہو چکی ہے۔ وہال ہرایک جنتی کے مکانات اور سامان وغیرہ سب تیار ہیں۔

حفرت عمر بناٹنز کا قطعی جنتی ہونا بھی اس مدیث ہے اور بہت سی مدیثوں سے ثابت ہوا۔ حضرت عمر بناٹنز خوشی کے مارے رو دیتے اور بیہ جو کما کہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا' اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تو میرے بزرگ ہی۔ میرے مرلی ہی۔ میری یویاں سب آپ کی لونڈیاں ہیں۔ غیرت تو برابروالے سے ہوتی ہے نہ کہ مالک اور مرلی سے۔

٣٢٤٣ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَونِيُّ يُحَدُّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيِّ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ قَالَ: ((الْحَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السُّمَاء ثَلاَثُونَ مِيْلاً فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلُ لاَ يَرَاهُمُ الآخَرُونَ)).

قَالَ أَبُوعَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ: ((سِتُونَ مِيْلاً)).

[طرفه في : ٤٨٧٩].

(٣٢٣٥١) ہم سے تجاج بن منهال نے بیان کیا کما ہم سے ہمام نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ میں نے ابو عمران جونی سے سنا' ان سے ابو بکرین عبداللہ بن قیس اشعری نے بیان کیااور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ' (جنتوں کا) خیمہ کیا ہے ، ایک موتی ہے خولدار جس کی بلندی اوپر کو تئیں میل تک ہے۔ اس کے ہر کنارے پر مومن کی ایک بیوی ہو گی جے دو سرے نہ دیکھ سکیں

ابوعبدالصمد اور حارث بن عبيد نے ابوعمران سے (بجائے تنس ميل کے) ساٹھ میل بیان کیا۔ (۳۲۴۴) ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیبند نے

بیان کیا کما ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا ان سے اعرج نے اور ان

ہے ابو ہر رہ بڑائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ماٹھ کیا نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا

رشاد ہے کہ میں نے اینے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کرر کھی

ہیں' جنہیں نہ آ تکھول نے دیکھا' نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان

کے دل میں ان کا بھی خیال گذرا ہے۔ اگر جی جاہے تو یہ آیت پڑھ

لو۔ "پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آ تھوں کی شھنڈک کے لئے

٣٤٤٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعُمَرِجِ سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ فَقَطُ: ((قَالَ اللهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيُ الصَّالِحِيْنَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتُ، وَلاَ لِعِبَادِيُ الصَّالِحِيْنَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتُ، وَلاَ أَذُلُ سَمِعَتْ، وَلاَ جَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. فَاقْرَوُوا إِنْ شِنْتُمْ: ﴿ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. فَاقْرَوُوا إِنْ شِنْتُمْ: ﴿ وَلَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أَخْفِى لَهُمْ مِنْ قُرُةِ أَعْيَنِ ﴾.

[أطرافه في : ٧٤٩٨، ٤٧٨٠).

یہ آیت سورہ الم سجدہ میں ہے۔ قیامت کے دن سے ایمان والوں کے اعمال صالحہ کا بدلہ ہو گاجو بالضرور ان کو ملے گا۔

کیاکیاچزس چھیاکرر کھی گئی ہیں۔"

و ٣٧٤٥ حَدِّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ هَمَّامٍ بْنِ مُنَبِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَى صُورَةٍ رَفْقَا: ((أَوَّلُ رَمُوَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةٍ لَمُنَحِطُونَ فِيهَا وَلاَ يَنْصُقُونَ فِيهَا وَلاَ يَمْتَخِطُونَ وَلاَ يَتَعَوَّطُونَ. آنِيتُهُمْ فِيْهَا اللهَ هَبُ مِنَ اللهَ هَبُ وَالْفِطَةِ، اللهَ هَبُ مَنَ الله هَبُ وَالْفِطَةِ، وَلَمَحَهُمُ الْمِسْكُ. الله هَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الله هَبِ وَالْفِطَةِ، وَلِكُلُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوجَتَانِ يُرَى مُخُ الْمِسْكُ. الله هُمْ وَلاَ تَبَاعُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبِ اللهُ عَنِ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَلاَ تَبَاعُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبِ اللهُ عَنْ وَرَاءِ الله بُكُرَةً وَعَشِيًّا)).

[أطرافه في : ٣٢٤٦، ٣٢٥٤، ٣٣٢٧]. ٣٢٤٦ - حَدُّثُنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدُّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ عَنِ الأَعْرَخِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

رو (۳۲۳۵) ہم سے محمہ بن مقاتل نے بیان کیا' کہا ہم کو عبداللہ نے خبر دی' کہا ہم کو معمر نے خبر دی' انہیں ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرایا' جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چرے ایسے روش ہوں گے جیسے چود هویں کا چاند روش ہوتا ہے۔ نہ اس مین تھوکیں گے نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ پیشاب' پانخانہ کریں گے۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے۔ کنگھے سونے چاندی کے ہول گے۔ کنگھے سونے چاندی کے ہول گے۔ کنگھے مشک جیسا خوشبودار ہو گا اور ہر شخص کی دو یویاں ہوں گی۔ جن کا حسن ایسا ہو گا کہ پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا۔ خسن ایسا ہو گا کہ پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا۔ خسن ایسا ہو گا کہ پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا۔ در وہ صبح و شام اللہ پاک کی شبیج و تعلیل میں مشغول رہا کریں گے۔

(٣٢٢٦) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبردی ان سے ابوالرناد نے بیان کیا ان سے اعرج نے اور ان سے ابو مریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللهِ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِيْنَ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِيْنَ عَلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِيْنَ عَلَى الْفَرِهِمْ كَأَشَدَ كَوْكَبِ إِضَاءَةً، قَلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلِ وَاحِدِ، لاَ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلِ وَاحِدِ، لاَ اخْتِلاَفَ بَيْنَهُمْ وَلاَ تَبَاغُض، لكُلِّ امْرِيءِ مِنْهُمْ زَوجَتَان: كُلُّ وَاحدة مِنْهُمَا يُرَى مِنْهُمْ رَوجَتَان: كُلُّ وَاحدة مِنْهُمَا يُرَى مُخُ سَاقِهَا مِنْ ورَاء لَحْمِهَا مِن الْحُسْنِ. يُسْتَخُونَ اللهَ بُكُرَةً وَعَشِيًّا. وَلاَ يَسْتَخُونَ اللهَ بُكُرَةً وَعَشِيًّا. وَلاَ يَسْتُخُونَ اللهَ مُونَا وَلاَ يَسْتُعُونَ وَلاَ يَسْتُونَ وَلاَ يَسْتُونَ وَلاَ يَسْتُونَ وَلاَ يَسْتُعُونَ اللهُمْ اللهُمُ اللهُمْ اللهُمْ اللهُ اللهُمُ اللهُمْ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمْ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُونَ وَالْعَلَيْدَ الْإِلْكَادُ أَوْلُ الشَّمْسِ أَنْ يَغُونُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُونَ وَالْعَمْدِ: الإِبْكَارُ أَوْلُ الْمُهُمُ اللهُمُونَ وَلاَ يَعْمُونَ وَلاَ يَعْمُونَ وَلاَ يَعْمُونَ اللهُمُ اللهُمُونَ وَلاَ يَعْمُونَ أَوْلُ الشَّمْسِ أَنْ يَغُولُ الشَّمْسِ أَنْ يَعْرُبُ. اللهُمُونَ وَالُعَشِي مَيْلُ الشَّمْسِ أَنْ يَغُونُ بُولِهُمْ اللهُمْرَ وَالْعَشِي مَيْلُ الشَّمْسِ أَنْ يَغُولُ المُعْمَى اللهُمُونَ وَلاَ اللهُمُونَ وَلاَ اللهُمُونَ وَالْعَشِي مَيْلُ الشَّمْسِ أَنْ يَعْرُونَ اللهُمُ المُولِولَ اللهُمُ اللهُمُو

[راجع: ٢٢٤٥]

٣٧٤٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكُو الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُصَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِم عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِي الله عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ فَلَمُّ قَالَ: ((لَيَدْخُلَنُ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا – أَوْ سَبْعُمِانَةِ أَلْفٍ – لاَ يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)).

[طرفاه في : ٢٥٤٣، ٢٥٥٤].

٣٧٤٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ الْجَعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَالُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ لِلنَّبِيِّ اللهِ عَنْهُ قَالَ : ((أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ اللهِ عَنْهُ قَالَ : ((أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ اللهِ عَنْهُ قَالَ : ((أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ اللهِ

فرمایا' جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چرک ایسے روش ہول گے جیسے چودھویں کا چاند ہو تا ہے۔ جو گروہ اس کے بعد داخل ہو گاان کے چرے سب سے زیادہ چمک دار ستارے جیسے روش ہول گے۔ ان کے دل ایک ہول گے کہ کوئی بھی اختلاف ان میں آپس میں نہ ہو گااور نہ ایک دو سرے سے بغض و حسد ہو گا۔ ہر شخص کی دو بیویاں ہول گی' ان کی خوبصورتی ایسی ہو گی کہ ان کی شخص کی دو بیویاں ہول گی' ان کی خوبصورتی ایسی ہو گی کہ ان کی تندیج کرتے رہیں گے نہ ان کو کوئی بیماری ہوگی' نہ ان کی ناک میں کوئی تندیج کرتے رہیں گے نہ ان کو کوئی بیماری ہوگی' نہ ان کی ناک میں کوئی آلائش آئے گی اور نہ تھوک آئے گا۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کا ہو گا' ابوالیمان نے بیان کیا کہ الوہ سے عود ہندی مراد ہے۔ اور ان کا کیا ہوگا' ابوالیمان نے بیان کیا کہ الوہ سے عود ہندی مراد ہے۔ اور ان کا کیا پینہ مشک جیسا ہو گا۔ مجاہد نے کہا کہ ابکار سے مراد اول فجر ہے۔ اور العشمی سے مراد سورج کا انتا ڈھل جانا کہ وہ غروب ہو تا نظر آنے اور العشمی سے مراد سورج کا انتا ڈھل جانا کہ وہ غروب ہو تا نظر آنے

( ٣٢٣٤) ہم سے محمد بن ابی بر مقد می نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا' ان سے ابو عازم نے بیان کیا اور ان سے سل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزاریا ( آپ نے یہ فرمایا کہ) سات لاکھ کی ایک جماعت جنت میں ایک ہی وقت میں داخل ہوں گی اور ان سب کے چرے ایسے چمکیں گے جیسے چو دہویں کا چاند چمکانے۔

(۳۲۴۸) ہم سے عبداللہ بن محمہ جعفی نے بیان کیا کہ اہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا ان سے شیبان نے بیان کیا ان سے قادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس (ایک خاص قتم کا

جُبَّة سٰنْدُس، وَكَانْ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيْرِ، فَعَجِبِ النَّاسُ منْهَا، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّد بيده. لَمَناديْلُ سَعْدِ بْن مُعَاذٍ فِي الْجَنَة احُسن منْ هذا)).[راجع: ٢٦١٥] ٣٢٤٩ حدَثنا مُسدَدٌ قالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْد عَنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إسْحاق قال: سمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبِ رَضي الله عُنْهُمَا قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِثُوبِ مِنْ خَرِيْرٍ، فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ خُسْنِهِ وَلِيَنِهِ، فقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لمنادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَادٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ من هَذَا)).

إأطرافه في : ٢٨٠٢، ٢٨٣٦، ١٦٤٠].

• ٣٢٥- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِم عَنْ سَهْل بْن سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْ: ((مَوْضِعُ سَوطٍ فِي الْجَنَّة خَيْرٌ مِن الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)). [راجع: ٢٧٩٤]

٣٢٥١ حَدَّثَنَا رَوْحُ بُنُ عَبْد الْمُؤْمِن قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بُنْ زَرَيْعِ قَالَ حَدَّتَنَا سَعَيْدُ عنْ قَتَادةً قَالَ حدَّثنا أَنسْ بن مالِك رضى ا لله عُنهُ عن النُّبيِّ فِي قال: ((إنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلُّهَا مِائَةً عَامِ لاَ يَقْطَعُهَا)).

ریشم) کاایک جبہ تحفہ میں پیش کیا گیا۔ آپ (مردوں کے لئے) ریشم کے استعمال سے پہلے ہی منع فرما حکے تھے۔ لوگوں نے اس جے کو بہت ہی بیند کیا' تو آنخضرت ماہلیے نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس ہے بہتر ہوں گے۔

(٣٢٣٩) جم سے مسدد نے بیان کیا' انہوں نے کما ہم سے یکیٰ بن سعد نے بیان کیا' ان سے سفیان نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ مجھ سے ابواسحاق نے بیان کیا' کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنما ے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کاایک کپڑا پیش کیا گیااس کی خوبصورتی اور نزاکت نے لوگوں کو جیرت میں ڈال دیا۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر اور افضل

آ مخضرت میں تھا کہ اشارہ سے تھا کہ دنیا کی کوئی بردی سے بردی نعمت ایک جنتی کے ناک منہ یو نچھنے کے رومال سے زیادہ کوئی قدر و قيت نهيں رڪھتي۔

(۱۳۲۵۰) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' ان سے ابو حازم نے اور ان سے سل بن سعد ساعدی رضی الله عنه نے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ' جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے' سب ہے بہترہے۔

(اسدم) ہم سے روح بن عبدالمؤمن نے بیان کیا کما ہم سے بزید بن زریع نے بیان کیا' کہاہم سے سعید بن الی عروبہ نے بیان کیا' ان سے قبادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ماڈیا نے فرمایا 'جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سوسال تک چل سکتا ہے اور پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے

سور وَ واقعہ میں اللہ یاک نے جنت کے سائے کے بارے میں فرمایا ٗ ﴿ وََظِلَ مَّمْدُودٍ ﴾ (الواقعہ: ٣٠) یعنی وہاں درختوں کا سامیہ دور

584

دراز تک پھیلا ہوا ہوگا۔ یا اللہ ہم سب اس کتاب کے قدر دانوں کو جنت کا وہ سامی عطا فرا کیو۔

احادیث و آیات سے روز روش کی طرح واضح ہے کہ جنت ایک مجسم حقیقت کا نام ہے جو لوگ جنت کو محض خواب و خیال کی حد تک مانتے ہیں وہ خطرناک غلطی میں جملا ہیں۔ ایسے غلط خیال والوں کے لئے اگر جنت محض ایک خواب نا قابل تعبیر بی بن کر رہ

جَائِ تَوْجُبِ سَيْنَ إِلَهُم لا تجعلنا منهم آين - اللهم لا تجعلنا منهم آين - ﴿ ٣٧٥ - حَدُّتُنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانِ قَالَ حَدُّتُنَا هُلِالُ بَنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ اللهِ قَالَ : ((إلَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِينُ اللهُ عَنْهُ وَاقْرَوُوا إِنْ الرَّاكِبُ فِي ظِلّها مِائَةَ سَنَةٍ، وَاقْرَوُوا إِنْ شِيئُهُ مَمْدُودِ ﴾.

[طرفه في: ٤٨٨٦].

٣٢٥٣ - ((وَلَقَابُ قُوسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِـمًا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَو تَفُوبُ)). [راجع:٣٧٩]

\$ 8 7 7 - حَدَّثَنَا لِيْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنَّ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنَّ الْمِلْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ عَنِ النبييِّ عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ عَنِ النبييِّ عَنْ أَبِي هُرَيرَةِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ عَنِ النبييِّ صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِيْنَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِيْنَ عَلَى السَّمَاءِ مَوْرَةِ الْقَمْرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِيْنَ عَلَى السَّمَاءِ الْمَاءَةُ، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لاَ تَنَاعُضَ بَيْنَهُمْ وَلاَ تَحَاسُدَ، لِكُلِّ الْمُرِيءِ لَوَجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْهِيْنِ، يُرَى مُخَ تَبَاعُضَ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ).

٣٢٥٥ حَدُّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالِ قَالَ

(۳۲۵۲) ہم سے محر بن سنان نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے فلیح
بن سلیمان نے بیان کیا' ان سے ہلال بن علی نے بیان کیا' ان سے
عبدالر حمٰن بن ابی عمرہ نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نمی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت میں ایک
ورخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چل سکے گا
اور اگر تمهارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو ﴿ وظل ممدود ﴾ "اور لمبا

(۳۲۵۳) اور کی مخص کے لیے ایک کمان کے برابر جنت میں جگہ اس پوری دنیاسے بهترہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہو تاہے۔

(۳۲۵۲) ہم ہے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم ہے محمہ بن فلیح
نے بیان کیا کہ ہم ہے ہمارے باپ نے بیان کیا ان سے ہلال نے ان سے عمر اللہ عنہ
ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہر برہ وضی اللہ عنہ
نے نبی کریم مٹی ہے کہ سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چرے ہی کہ مائی ہے کہ سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چرے آسان پر موتی کی طرح گردہ اس کے بعد داخل ہوگا ان کے چرے آسان پر موتی کی طرح چیکنے والے ستاروں میں جو سب سے زیادہ روشن ستارہ ہوتا ہے اس جیسے روشن ہوں گے نہ ان میں بیسے کے دل ایک جیسے ہوں گے نہ ان میں بیض و فساد ہوگا اور نہ حسد 'ہر جنتی کی دو حور میں بیویاں ہوگا اتن خسین کہ ان کی پیڈلی کی ہڈی اور گوشت کے اندر کا گودا بھی دیکھا جا سکے گا۔

(سلام) ہم سے حجاج بن منهال نے بیان کیا کما ہم سے شعبہ نے

حَدُثَنَا شُفْبَةُ قَالَ: عَدِيُّ بْنُ ثَابِتِ أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِيُّ اللَّهِ قَالَ: ((لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ قَالَ: إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ)).

[راجع:١٣٨٢]

٣٢٥٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثني مَالِكُ بْنُ أَنس عَنْ صَفُوانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ اللهُ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَونَ أَهْلَ الْجَنَّةِ لِتَرَاءَونَ أَهْلَ الْفُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَونَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيُّ الْفَابِرَ فِي الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْـمَغْرِبِ، لَتَفَاصُلِ مَا بَيْنَهُمْ. قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ، تِلْكَ مَنَازِلُ الأَنْبِيَاءِ لاَ يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ؟ قَالَ: بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْـمُرْسَلِيْنَ)). [طرفه في : ٥٥٥٦].

٩- بَابُ صِفَّةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ دُعِيَ

مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ)) فِيْهِ عُبَادَة عَنِ النَّبِيِّ

٣٢٥٧- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ

حَدَّثْنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ : حَدَّثَنِي

أَبُو حَازِم عَنْ سَهْلِ بْن سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﴿ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بیان کیا کما کہ مجھے عدی بن ثابت نے خردی کما کہ میں نے براء بن عازب والله عن سنا انمول في بيان كياكه جب رسول الله على إلى (صاجزادے) ابراہیم رفاتھ کا انتقال ہوا' تو آنخضرت مان کیا نے فرمایا کہ جنت میں اسے ایک دودھ بلانے والی اناکے حوالہ کردیا گیاہے (جوان کورورھ بلاتی ہے)

(١٣٥٦) مم سے عبدالعزيز بن عبدالله في بيان كيا كماكه مجه سے امام مالک بن انس نے بیان کیا'ان سے صفوان بن سلیم نے'ان سے عطاء بن بیار نے اور ان سے ابو سعید خدری بوالتہ نے کہ نبی کریم مٹھیے نے فرمایا 'جنتی لوگ اپنے سے بلند کرے والوں کو اور اس طرح دیکھیں گے جیسے جیکتے ستارے کوجو صبح کے وقت رہ گیاہو' آسان کے كنارك بورب يا پچتم ميل ديكھتے ہيں۔ ان ميل ايك دوسرے سے افضل مو گا۔ لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! یہ تو انبیاء کے محل ہول گے جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہ یا سکے گا۔ آپ نے فرمایا کہ نيس' اس ذات كي فتم! جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے۔ يه ان لوگوں کے لیے ہوں گے جو اللہ تعالی پر ایمان لائے اور انبیاء کی تقديق کي۔

جو لوگ دنیا میں انبیائی طریق کار پر کاربند رہے اور اسلام قبول کرے اعمال صالحہ میں زندگی گزاری ' یہ محل ان بی کے موں گے۔ (اللهم اجعلنا منهم أمين)

#### باب جنت کے دروازوں کابیان

اور نی کریم مین از خرایا که جس نے (اللہ کے راستے میں کسی چیز کا) ایک جوڑا خرچ کیا' اے جنت کے دروازے سے بلایا جائے گااس باب میں عبادہ بن صامت نے نبی کریم النظیام سے روایت کی ہے۔ (٣٢٥٤) ہم سے سعيد بن الى مريم نے بيان كيا كما ہم سے محمد بن مطرف نے بیان کیا کہ کما کہ مجھ سے ابو حازم نے بیان کیا ان سے سل بن سعد ساعدی رضی الله عنه نے بیان کیا کہ نی کریم صلی الله علیه و سلم نے فرمایا ؛ جنت کے آٹھ وروازے ہیں۔ ان میں ایک دروازے

کا نام ریان ہے۔ جس سے داخل ہونے والے صرف روزے دار ہوں گا۔

### باب دوزخ کابیان اور به بیان که دوزخ بن چکی ہے 'وہ موجود ہے۔

سورہ نباء میں جو لفظ غسافا آیا ہے اس کامعنی پیپ لہو عرب لوگ کہتے من غسقت عینه اس کی آنکھ بہہ رہی ہے یغسق الجوح زخم بہہ رہا ہے۔ غساق اور غسیق دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ غِسْلِین کالفظ جو سور ہُ حاقبہ میں ہے اس کا معنی وھوون لعنی کسی چنر کے دھونے میں جیسے آدی کا زخم ہو یا اونٹ کا جو نکلے فِعْلِیْن کے وزن پر غسل سے مشتق ہے۔ عکرمہ نے کہا حصب کالفظ جو سورہ انبیاء میں ہے معنی حطب یعنی ایندھن کے ہیں۔ یہ لفظ حبثی زبان کاہے دو سروں نے کما حاصبا کامعنی جوسورہ بنی اسرائیل میں ہے تند ہوا 'آندھی اور حاصب اس کو بھی کتے ہیں جو ہوااڑا کرلائے۔ ای سے لفظ حصب جھنیم نکلاہے جو سور ہُ انبیاء میں ہے۔ لینی دوزخ میں جھونکے جائیں گے وہ اس کے ایندھن بنیں گے۔ عرب لوگ کہتے ہیں حصب فی الارض لعنی وہ زمین میں چلا گیا۔ حصب حصباء سے نکا ہے یعن پھر ملی ککریاں۔ صدید کالفظ جو سور ہ ابراہیم میں ہے اس کامعنی پیپ اور لہو کے ہیں۔ خبت کالفظ جو سور ہ بنی اسرائیل میں ہے اس کامعنی بچھ جائے گی۔ تو دون کالفظ جو سور وُ واقعہ میں ہے اس کامعنی آگ سلگاتے ہو' کتے میں أدونت لینی میں نے آگ سلگائی۔ مقوین کالفظ جو سور ہُ واقعہ میں ہے بیہ لفظ قبی سے نکلا ہے قبی اجار زمین کو کتے ہیں اور عبداللہ بن عباس بھی نے سواء الجحیم کی تفییر میں کما جو سور ہ صافات میں ہے دو زخ کا پیچوں پیج کا حصہ 'کشو بامن حمیم (جو اسی سورة میں ہے) اس کامعنی بیہ ہے کہ دوز خیول کے کھانے میں گرم کھولتا ہوا یانی ملایا جائے گا۔ الفاظ ذفیر اور شھیق جو سور ہُ ہو دمیں ہیں ان کے معنی آواز سے رونااور آہستہ سے رونا'لفظ ور داجو سورہ مریم میں ہے لیعنی پیاسے' لفظ غیا جو اسی سورۃ میں ہے۔ لیعنی ٹوٹا نقصان' اور

أَبْوَابِ، فِيْهَا بَابُ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لاَ يَدْخُلُهُ إِلاَّ الصَّانِمُونَ)). [راجع:١٨٩٦] • ١ - بَابُ صِفَةِ النَّارِ وأَنْهَا مَخْلُوقَةٌ

﴿غَسَّاقًا ﴿ يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ. وَيَغْسِقُ الْجَرْحُ. وَكَأَنَّ الْغَسَّاقَ وَالغَسيْقَ وَاحَدِّ. ﴿ غَسُلِيْنَ ﴿ كُلُّ شَيْءً غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيُءٌ فَهُوَ عَسُليُنَّ. فَعُليْنِ مِنَ الْغَسْلِ، مِنَ الْحُرُح والدُّبر. وقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿ حَصَبُ جَهُمُ هِ: حطَبُ بِالْحَبَشِيَّةِ: وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿ حَاصِبًا هِ: الرَّيْحِ الْعَاصِفِ، وَالْحَاصِبِ مَا تُرْمِي بِهِ الرِّيْحِ، ومِنْهُ خَصَبُ جَهَنَّم: يُرمى بد فِي جَهَنَّمَ. هُمْ حَصَّبُهَا، وَيُقَالُ: حَصَب في الأَرْضِ ذَهَبَ، وَالْحَصَب مُشْتَقٌّ مِنْ حَصَبَاء الْحِجَارَةِ. ﴿صَدِيْدٌ ﴾: قَيْحُ وَدَمّ. ﴿خَبَتْ﴿: طَفِئَتْ. ﴿ تُورُونَ ﴾: تَسْتَخُرجُونَ أَوْرَيْتُ، أَوْقَدُتُ. ﴿لِلْمُقُويْنَ﴾: لِلْمُسَافِرِيْنَ. والقِيُّ: الْقَفَرَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسِ : ﴿ صِرَاطُ الْحَجِيْمِ ﴾: سَوَاءُ الْجَحِيْم وَوَسَطُ الْجَحِيْمِ. ﴿لَشَوْبًا مِنْ حَمِيْمٍ﴾: يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ ويُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ. ﴿ زَفِيْرٌ وَشَهِيْقَ﴾: صوت شَدِيْدٌ وَصَوتْ ضَعِيْفٌ. ﴿ وَرُدَا ﴾: عِطَاشًا. ﴿ غَيًّا ﴾: خُسْرَانًا. وَقَالَ مُجَاهِلًا: ﴿ يُسْجَرُونَ ﴾: تُوْقدُ بهمُ النَّارُ. ﴿وَنُحَاسٌ﴾: الصُّفْرُ

يُصَبُّ عَلَى رُؤُوسِهِمْ. ﴿ يُقَالُ ذُوقُوا ﴾: بَاشِرُوا وَجَرَّبُوا، وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذَوْق الْفَمِ. ﴿ مَارِجِ ﴾ : خَالِصٌ مِنَ النَّارِ، مَرَجَ الأَمِيْرُ رَعِيَّتُهُ إِذَا خَلاَّهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْض. ﴿مَرِيْجِ﴾: مُلْبَتِسٌ. مَرَجَ أَمْرُ النَّاس: اخْتَلَطَ. ﴿مَرَجَ الْبَحْرَينُ ﴿: مَرَجَتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا.

٣٢٥٨ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : ((كَانَ النَّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ : أَبُرد، ثُمَّ قَالَ : أَبُرد، حتَّى فَاء الْفَيء -يَعْنِي للِتُلُول - ثُمَّ قَالَ: أَبُوذُوا بالصَّلاة. فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَم)) [راجع: ٥٣٥]

٣٢٥٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ ذَكُوانَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْرِدُوا بالصَّلاَةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).

[راجع: ٥٣٨]

٣٢٦٠ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَان قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُو

مجاہر نے کمالفظ یسنجوون جو سور ہ مؤمن میں ہے' یعنی آگ کا ایند هن بنیں گے۔لفظ نحاس جو سور ہ رحمٰن میں ہے اس کامعنی تانیاجو بکھلا کران کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ لفظ ذو قو آجو کئی سور توں میں آیا ہے اس کامعنی یہ ہے کہ عذاب کو دیکھو'منہ سے چکھنا مراد نہیں ہے۔ لفظ مارج جوسور ہ رحلٰ میں ہے یعنی خالص آگ۔ عرب لوگ کتے ہیں 'مرج الامير رعينه اینی بادشاہ این رعیت کو چھوڑ بیٹھا' وہ ایک دو سرے پر ظلم کر رہے ہیں۔ لفظ مريج جو سوره ق مي ب العنى ملا موا المشتبد كت بي مرج امر الناس اختلط لعني لوگول كا معالمه سب خلط طط مو كيا۔ لفظ مرج البحوين جوسورة رحمٰن ميں ہم موجت دابقک سے نکلاہے ، لین تونے اینا جانور چھوڑ دیا ہے۔

(٣٢٥٨) م س ابوالوليد في بيان كيا كما م س شعبه في بيان كيا ان سے مهاجر ابوالحن نے بیان کیا کہ میں نے زید بن وہب سے سا' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر بڑٹٹر سے سناوہ بیان کرتے تھے کہ نی کریم مالید ایک سفریس تھے (جب حضرت بلال واللہ ظاہر کا اذان دين الله تو) آپ نے فرمايا كه وقت ذرا معندا مولينے دو ' پُر دوباره (جبوہ اذان کے لئے اٹھے تو پھر) آپ نے انہیں ہی تھم دیا کہ وقت اور ٹھنڈا ہولینے دو'یہاں تک کہ ٹیلوں کے پنچے سے سابیہ ڈھل گیا' اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ نماز ٹھنڈے او قات میں پڑھا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے۔

(٣٢٥٩) م سے محد بن يوسف نے بيان كيا كما م سے سفيان تورى نے بیان کیا' ان سے اعمش نے' ان سے ذکوان نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم الٹی کیا نے فرمایا 'نماز محنڈے وقت میں پڑھا کرو اکیونکہ گرمی کی شدت جنم کی بھاپ سے بیدا ہوتی ہے۔

(۳۲۷۰) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبردی ' ان سے زہری نے بیان کیا انہوں نے کما کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیااور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا'
آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا'جنم
نے اپنے رب کے حضور میں شکلیت کی اور کما کہ میرے رب!
میرے ہی بعض جھے نے بعض کو کھالیا ہے۔ اللہ تعالی نے اسے دو
سانسوں کی اجازت دی' ایک سانس جاڑے میں اور ایک گری میں۔
تم انتمائی گری اور انتمائی سردی جو ان موسموں میں دیکھتے ہو' اس کا

سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهُ عَنْهُ اللهُ وَبُها فَقَالَتْ: رَبِّ أَكُلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنْ لَهَا بِنَفَسَينِ: نَفَسٍ فِي الشِّنَاء وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُ مَا تَجدُونَ فِي الْحَرِّ، وَأَشَدُ مَا تَجدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ)). [راجع: ٣٧٥]

یہ اسباب باطنی ہیں۔ جن کو جیسے رسول کریم مٹاہیے نے فرمایا 'ای طرح بسلیم کر لینا اور مزید کرید نہ کرنا ہی اہل ایمان کے لئے سینے ضروری ہے جو لوگ امور باطن کو اپنی محدود عقل کے پیانے سے ناپنا چاہتے ہیں 'ان کو سوائے خسران اور خرابی ایمان کے اور پھھ حاصل نہیں ہوتا۔ محرین حدیث نے اپنی کور باطنی کی بنا پر ایسی احادیث کو خصوصیت سے نشانہ تنقید بنایا ہے وہ اتنا نہیں سمجھ پاتے کہ ایسے استعال سے گئے ہیں جیسے ارشاد ہے ﴿ اِنْ مِن شَیْ ءِ اِلَّا یَسَتِحْ بِحَمْدِهِ وَ لَکِنَ لَا يَعْ مِن بِعَی بِحَمْدِهِ وَ لَکِنَ لَا يَعْ مِن بِعَی بِحَمْدِهِ وَ لَکِنَ لَا تَفْقَوْنَ مَنْ اِنْ اِس اَلَّانَ کَ مِن جَی اِللّٰ کی تعلیم پڑھتی ہے گرتم ان کی کیفیت نہیں سمجھ سکتے۔ یا جیسے آیت ﴿ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَمَ هَلِ امْنَاتِ وَ نَقُولُ مَلْ مِنْ مِنْ فِنْ اِنْ اِنْ وَوَرْحَ کَا کَام کُرنا ذَلُور ہے۔ محرین حدیث جو محف قرآن پر ﴿ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَمَ هَلِ امْنَاتِ وَ اِنْ استعارات کے بارے مِن کیا تقید کریں گے۔

ٹابت ہوا کہ عالم برزخ باطنی' عالم آخرت' عالم دوزخ' عالم جنت ان سب کے لئے جو جو کوا کف جن جن لفظوں میں قرآن و عدیث میں وارد ہوئے ہیں ان کو ان کے ظاہری معانی کی حد تک تشلیم کرکے آگے زبان بند کرتا ایمان والوں کی شان ہے ہی لوگ راشخین فی العلم اور یمی لوگ عنداللہ سجھ دار ہیں۔ جعلنا الله منهم امین۔

٣٢٩١ - حَدَّنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّنَنَا أَبُو عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّنَنَا مَا فَي عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّنَنَا هُمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضَّبَعِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكُّةً، فَأَحَدَّنِي أَجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكُّةً، فَأَحَدَّنِي الْحَمْمَى فَقَالَ: أَبْرِدُهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، فَإِنْ رَسُولَ اللهِ فَقَ قَالَ: ((الْحُمَّى مِنْ فَإِنْ رَسُولَ اللهِ فَقَالَ: ((الْحُمَّى مِنْ فَانِ رَمْوَلَ اللهِ فَقَالَ: ((الْحُمَّى مِنْ فَانَ رَمْوَلَ اللهِ فَقَالَ: ((الْحُمَّى مِنْ فَانَ رَمْوَلَ اللهِ فَقَالَ: (أَلْحُمَّى مِنْ فَالَ: مَاءً وَمُزْمَ، فَلَا هُمَّامٌ)).

(۳۲۹۱) ہم سے عبداللہ بن محمہ نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عامر عبدالملک عقدی نے بیان کیا ان سے ہمام بن یکی نے بیان کیا' ان سے ابو جمرہ نفر بن عمران ضبعی نے بیان کیا کہ میں مکہ میں ابن عباس بی فرمت میں بیشا کر تا تھا۔ وہاں مجھے بخار آنے لگا۔ ابن عباس بی فرمیا کہ اس بخار کو زمزم کے پانی سے ٹھٹڈ اکر' کیونکہ رسول بی اللہ ساتھ کے فرمایا کہ اس بخار کو زمزم کے پانی سے ٹھٹڈ اکر' کیونکہ رسول اللہ ساتھ کے فرمایا کہ جنم کی بھاپ کے اثر سے آتا ہے' اس لیے اللہ ساتھ کے فرمایا کہ جنم کی بھاپ کے اثر سے آتا ہے' اس لیے اس بیانی سے ٹھٹڈ اکرلیا کرویا یہ فرمایا کہ زمزم کے پانی سے۔ یہ شک مراوی کو ہوا ہے۔

صفرادی بخارات میں جھنڈے پانی سے عسل کرنا مفید ہے۔ آج کل شدید بخار کی حالت میں ڈاکٹربرف کا استعال کراتے ہیں۔ للذا آب زمزم کے بارے میں جو کما گیا ہے 'وہ بالکل صدق اور صواب ہے۔ بخار کی حرارت بھی ایک حرارت ہے جے دوزخ کی حرارت کا حصہ قرار دیتا بعید از عقل نہیں ہے۔ فافنم۔

٣٢٦٢ حَدُّنَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدُّنَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدُّنَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةً بْنِ رِفَاعَةً قَالَ: أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيُّ اللَّهُ يَقُولُ: ((الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ، يَقُولُ: ((الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ، فَالْرُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ)).

[طرفه في :٥٧٢٣]..

٣٢٦٣ حَدُّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدُّثَنَا رُهَيْرٌ قَالَ حَدُّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرُوةَ عَنْ عُرُوةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النّبِيِّ اللهِ عَنْهَا عَنِ النّبِيِّ اللهِ عَنْهَا عَنِ النّبِيِّ اللهِ قَالَ: ((الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَٱبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ)).[طرفه في: ٥٧٢٥].

٣٢٦٤ حَدَّثَنَا مُسَدُّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثِنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رُضِيَ اللهِ قَالَ: رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا عَنِ النّبِيِّ اللهِ قَالَ: ((الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاء)).[طرفه في: ٣٧٢٥].

٣٢٦٥ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُويْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ اللهُ عَنْ أَبِي النِّنَادِ عَنِ اللهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَى قَالَ: ((نَارُكُمْ جَزْءٌ مِنْ سَبْهِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ. قَيْلُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَتْ لكَافِيَةً، قَالَ: يَا وَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَتْ لكَافِيَةً، قَالَ: فَطَلَّكَ عُلْهُنَّ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مُؤْءًا كُلُّهُنَّ مِنْ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِنْلُ حَرِّهَا)).

٣٢٦٦ - حَدَّثَنَا قُنَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ

(۱۳۲۹۲) جھے سے عروبن عباس نے بیان کیا 'کما ہم سے عبدالرحمٰن بن مهدی نے بیان کیا 'کما ہم سے عبدالرحمٰن بن مهدی نے بیان کیا 'کما ہم سے سفیان توری نے بیان کیا 'ان سے ان کے باپ نے 'ان سے عبایہ بن رفاعہ نے بیان کیا 'کما جھے کو رافع بن خدی دفاتھ نے بی کریم ماٹھ کے سنا' آپ نے فرمایا تھا کہ بخار جنم کے جوش مارنے کے اثر سے ہو تا ہے اس لئے اسے بانی سے محمند اکرلیا کرو۔

(۳۲۷۳) ہم سے مالک بن اساعیل نے بیان کیا 'کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا 'کہا ہم سے دہیر نے بیان کیا 'کہا ہم سے مشام بن عروہ نے بیان کیا 'ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنمانے کہ نبی کریم مل اللہ اللہ عنمانے کہ نبی کریم مل اللہ اللہ عنمانے کہ نبی کریم مل اللہ عنمانے کہ نبی کریم مل اللہ عنمانے کہ بیانی سے محمد اکرا اللہ عند الکرا اللہ عند اللہ عند الکرا اللہ عند ا

(۱۳۲۹۴) ہم سے مسدد نے بیان کیا' ان سے کیلی نے' ان سے عبید اللہ نے بیان کیا اور انہیں عبداللہ بن عبر اللہ عند میں اللہ عند وسلم نے فرمایا' بخار جنم کی بھاپ کے اثر سے ہو تا ہے اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈ اکرلیا کرو۔

(۱۳۲۵) ہم سے اساعیل بن ابی اولیس نے بیان کیا' کما کہ جھے سے امام مالک روائید نے بیان کیا' ان سے اعرج نے امام مالک روائید نے بیان کیا' ان سے ابوالزناو نے' ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریہ وائیڈ نے کہ رسول اللہ سائی کے فرمایا' تمہاری (ونیا کی) آگ جہنم کی آگ کے مقابلے میں (اپنی گری اور ہلاکت خیزی میں) ستروال حصہ ہے۔ کی نے پوچھا' یا رسول اللہ! (کفار اور کشار اور کشارول کے عذاب کے لیے تو) یہ ہماری دنیا کی آگ ہمی بہت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کی آگ انمتر گنابرہ میں جہنم کی آگ انمتر گنابرہ میں جسنم کی آگ انمتر گنابرہ میں کرے۔

(PTYY) ہم سے قتیب بن سعید نے بیان کیا 'کما ہم سے سفیان بن عید نے بیان کیا' ان سے عمرو بن دینار نے' انہوں نے عطاء سے سنا'

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيْهِ: ((سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْـمِنْبَو: ((وَنَادَوا يَا مَالِكُ)).[راجع: ٣٢٣٠]

٣٢٦٧ حَدَّثَنَا عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَاثِلِ قَالَ: قِيْلَ لأسامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلاَّنَا فَكَلَّمْتَهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَرَونَ أَنِّي لاَ أَكَلَّمُهُ إِلاَّ أُسْمِعُكُمْ، إنِّي أُكلُّمِهُ فِي السَّرِّ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ، وَلاَ أَقُولُ لِرَجُل. - أَنْ كَانْ عَلَيَّ أَمِيْرًا - إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ، بَعْدَ شَيْء سمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَومَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى في النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابَهُ فِي النَّار، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ برَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهُلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلاَلْ مَا شَأَنْكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوف وَتَنْهَى عَنِ الْـمُنْكرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بالْـمَعْرُوفِ وَلاَ آتِيْهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَن الْـمُنْكُر وآتيْهِ))، رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَن الأَعْمَش.

[طرفه في: ٧٠٩٨].

**(**590) انہوں نے صفوان بن یعلی سے خبردی۔ انہوں نے اپنے والد کے واسط سے 'انہوں نے نی کریم مٹھایا کو منبریر اس طرح آیت پڑھتے الله ﴿ ونادوايامالك ﴾ "(اوروه دوزخي يكارس كـ "اعالك!) (١٣٢٧) مم سے على بن عبدالله مدينى في بيان كيا كمامم سے سفيان بن عيينه نے بيان كيا' ان سے اعمش نے 'ان سے ابوواكل نے بيان کیا کہ اسامہ بن زید بھن اے کس نے کما کہ اگر آپ فلال صاحب (عثمان رہائٹہ) کے بیمال جاکر ان سے گفتگو کرو تو اچھاہے ( تاکہ وہ بیہ فساد دبانے کی تدبیر کریں) انہوں نے کماکیاتم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے تم کو ساکر (تمہارے سامنے ہی) بات کر تا ہوں میں تنائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں اس طرح پر کہ فساد کادروازہ نہیں کھولتا عیں یہ بھی نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں اور میں آخضرت مالیکم سے ایک حدیث سننے کے بعدیہ بھی نمیں کتا کہ جو منس میرے اوپر سردار ہو وہ سب لوگوں میں بہترہے۔ لوگول نے یوچھاکہ آپ نے آخضرت ملی اے جو حدیث سی ہے وہ کیا ہے؟ حفرت اسامہ نے کہا آنخضرت ملی ایکا کو میں نے بیہ فرماتے ساتھا کہ قیامت کے دن ایک مخض کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اس کی آنتیں ہاہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گاجیے گدھاانی چکی پر گروش کیا کرتا ہے۔ جہنم میں ڈالے جانے والے اس کے قریب آگر جمع ہو جائیں گے اور اس سے كسيرك اے فلال! آج يہ تمهاري كياحالت ہے؟كياتم ممين اچھے کام کرنے کے لئے نہیں کہتے تھے اور کیاتم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ مخص کے گاجی ہاں 'میں تہیں تو اچھے كاموں كا تھم ديتا تھاليكن خود نہيں كرتا تھا۔ برے كامول سے تہميں منع بھی کر تاتھا'لیکن میں اسے خود کیا کر تاتھا۔ اس مدیث کو غندرنے بھی شعبہ سے 'انہوں نے اعمش سے روایت کیاہے۔ باب اہلیس اور اس کی فوج کابیان

١١ - بَابُ صِفَةِ إِبْلِيْسَ وَجُنُودِهِ

#### مخلوق کی بیدائش کیونکر شروع ہوئی۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ يُقَدُّفُونَ ﴾ : يُرْمُونَ. ﴿ وَاصِبٌ ﴾ : ﴿ وَصِبٌ ﴾ : دَائِمٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿ مَدْحُورًا ﴾ : مَطْرُودًا، يُقَالُ: ﴿ مَرْيُدًا ﴾ : مُتَمَرِّدُا . مَطْرُودًا ، يُقَالُ: ﴿ وَاسْتَفْرِزْ ﴾ : اسْتَخِفَ. ﴿ وَاسْتَفْرِزْ ﴾ : اسْتَخِفَ. ﴿ وَاسْتَفْرِزْ ﴾ : اسْتَخِفَ. الرَّجَالَةُ ، وَاحِدُهَا رَاجِلٌ ، مِثْلُ صاحب وَصَحْب، وَتَاجِرٍ وَتَحْرِ. ﴿ لأَحتَنِكَنَ ﴾ : لأَسْتَأْصِلَنَ . ﴿ وَتَحْرِ. ﴿ لأَحتَنِكَنَ ﴾ : لأَسْتَأْصِلَنَ . ﴿ وَتَحْرِ. ﴿ لأَحتَنِكَنَ ﴾ : لأَسْتَأْصِلَنَ . ﴿ وَتَحْرِ وَتَحْرِ. ﴿ لأَحتَنِكَنَ ﴾ : لأَسْتَأْصِلَنَ . ﴿ وَتَاجِرٍ وَتَحْرِ . ﴿ لأَحتَنِكَنَ ﴾ : لأَسْتَأْصِلَنَ . ﴿ وَتَاجِرٍ وَتَحْرِ. ﴿ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ اللَّالَةُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ال

اور مجاہد نے کما (سورہ والصافات میں) لفظ یقذفون کا معنی بھینے جاتے ہیں (اس سورہ میں) دحورا کے معنی دھتکارے ہوئے کے ہیں۔ اس سورہ میں لفظ واصب کا معنی ہمیشہ کا ہے اور ابن عباس بڑات نے کما (سورہ اعراف میں) لفظ مدحورا کا معنی دھتکارا ہوا' مردود (اور سورہ نساء میں) مریدا کا معنی متمرد و شریر کے ہیں۔ اس سورہ میں فلیبتکن بتک سے فکا ہے لیمنی چیرا' کاٹا۔ (سورہ بنی اسرائیل میں) واستفزز کا معنی ان کو ہلکا کر دے۔ اس سورہ میں خیل کا معنی سوار اور رجل لیمن پیادے۔ لیمن رجالہ اس کا مفرد راجل جیسے صحب کا مفرد صاحب اور تجد کا مفرد تاجر اس سورہ میں لفظ لا حتنکن کا معنی جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔ سورہ والصافات میں لفظ قوین کے معنی شیطان کے ہیں۔ دوں گا۔ سورہ والصافات میں لفظ قوین کے معنی شیطان کے ہیں۔

آ ہے ہوئے کے باب لا کر حضرت امام بخاری رہاتی نے ان ملاحدہ کارد کیا جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا نفس کی شیطان ہو ایک جو اگ سے پیدا ہوا ہے استعمال کے شیطان ہو اگ سے پیدا ہوا ہے اور وہ جنوں اور شیطانوں کا باپ ہے۔ جیسے آدم آدمیوں کے باپ تھے۔ بعض نے کما وہ فرشتوں میں سے تھا خداکی نا فرمانی سے مردود ہو گیا اور جنوں کی فرست میں داخل کیا گیا۔

٣٢٦٨ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمْ بَنْ مُوسَى قَالَ أَخْبِرِنَا عِيْسَى عَنْ هِشَامِ عِنْ أَبَيْهِ عِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: (رَسْحِرِ النّبِيُ صَلَى نَلْهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ). وقال اللّيْثُ كَتَب إلي عَلَيْهِ وَسَلّمَ). وقال اللّيثُ كَتَب إلي عَنْ هِشَامُ أَنَّهُ سَمِعَهُ ووعاهُ عِنْ أَبَيْهِ عِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((سُحِرَ النّبي صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَى كَانَ يُحَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَهُ يَعْمَلُهُ، حَتَى كَانَ يُحَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَهُ يَعْمَلُهُ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَى كَانَ ذَاتَ يَفِعُلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَى كَانَ ذَاتَ يَقِمِ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: أَشَعَرُتِ أَنَّ اللهَ اللهَ وَسُلَّمَ عَنْ أَلِيهِ اللهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَى كَانَ ذَاتَ اللهَ يَقْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَى كَانَ دُولَ اللهَ وَسَلَّمَ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَى كَانَ ذَاتَ اللهَ يَقْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَى كَانَ يُحِيلُ إِلَيْهِ أَنَهُ اللّهَ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَى كَانَ وَمَنْ ذَاتَ اللهَ اللهَ عَلَى وَمَا يَفْعَلُهُ وَلَا أَنْ اللّهَ وَالْاَعْمِلُ عَلَى اللّهَ عَلَى وَالْاَعْمُ عَلْمَا لِللْمَالِكُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى وَمَنْ طَبّهُ وَلَكَ وَاللّهُ وَمَنْ طَبّهُ وَاللّهُ وَمَنْ طَبّهُ اللّهُ عَلَى وَمَنْ طَبّهُ اللّهُ عَلَى وَمَنْ طَبّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَمَنْ طَبّهُ اللّهُ وَمَنْ طَبّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلْمَا عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى الللّه

یونس نے خبردی 'انہیں ہشام نے 'انہیں ان کے والد عودہ نے اور یونس نے خبردی 'انہیں ہشام نے 'انہیں ان کے والد عودہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رہ انہیں ہشام نے 'انہیں ان کے والد عودہ نے ہیاں کیا کہ نبی کریم ملی ہی پر (جب آپ محصے ہشام نے کھا تھا 'انہوں نے اپنے والد سے ساتھا اور یاد رکھا تھا اور ان سے حضرت عائشہ رہی ہی نے بیان کیا تھا کہ نبی کریم ملی ہی ہودو اور ان سے حضرت عائشہ رہی ہی نہ بیان کیا تھا کہ نبی کریم ملی ہی ہودو کیا گیا تھا۔ آپ کے ذہن میں یہ بات ہوتی تھی کہ فلال کام میں کر رہا ہوں حالا نکہ آپ اسے نہ کر رہے ہوتے۔ آخر ایک دن آپ نے دعا کی پھردعا کی کہ اللہ پاک اس جادو کا اثر دفع کرے۔ اس کے بعد آپ نے عائشہ رہی ہی ہوا اللہ تعالی نے جھے وہ نے عائشہ رہی ہیں ہیں میری شفا مقدر ہے۔ میرے پاس دو آدی تدبیر بتا دی ہے جس میں میری شفا مقدر ہے۔ میرے پاس دو آدی آگے 'ایک تو میرے سرکی طرف بیٹھ گئے اور دو سرا پاؤں کی طرف۔ آگے 'ایک تو میرے سرک کے لیا' انہیں بیاری کیا ہے؟ دو سرے آدی

قَالَ: لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ. قَالَ: فِيْمَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطِ وَمُشَاقَةِ وَجُفٌّ طَلْمَةِ ذَكَر. قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ. فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمُّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِيْنَ رَجَعَ: نَخلُهَا كَأَنَّهُ رُؤُوسُ الشَّيَاطِيْن. فَقُلْتُ: اسْتَخْرَجْتَهُ؟ فَقَالَ: لاَ. أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِيَ اللهُ، وَخَشِيْتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاس شَرًّا. ثُمَّ دُلِنَتِ الْبُعْرُ)).

[راجع: ٣١٧٥]

نے جواب دیا کہ ان ہر جادو ہوا ہے۔ انہوں نے بوچھا' جادوان پر کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعظم میودی نے ' پوچھا کہ وہ جادو (ٹونا) رکھائس چیز میں ہے؟ کما کہ کلھے میں مکنان میں اور تھجور کے ختک خوشے کے غلاف میں۔ پوچھا' اور یہ چیزیں ہیں کمال؟ کما کہ بر ذروان میں۔ پھرنی كريم طرفيا وہال تشريف كے اوروايس آئے تو حفرت عائشہ رہی او سے فرمایا وہال کے تھجور کے درخت ایسے ہیں جیے شیطان کی کھویڑی۔ میں نے آخضرت ملی کیا سے یو چھا وہ اُونا آپ نے نکاوایا بھی؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالی نے خود شفادی اور میں نے اسے اس خیال سے نہیں نکلوایا کہ کمیں اس کی وجہ سے لوگول میں کوئی جھڑا کھڑا کردوں۔ اس کے بعد وہ کنوال پاٹ دیا گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ اس جادو کے اثرے آپ کو الیا معلوم ہو تا تھا کہ عورتوں سے محبت کر رہے ہیں۔ عالانکہ نہیں۔ غرض اس سحر کا اثر آپ کے بعض خیالات پر ہوا۔ باتی وی اور تبلیغ رسالت میں اس کا کوئی اثر نہ ہو سکا۔ انتا ساجو اثر ہوا اس میں بھی اللہ پاک کی کچھ مصلحت تھی۔

مدید میں بنی زرای کے باغ میں ایک کوال تھا اس کا عام برز دروان تھا۔ اگر آپ اس جادو کو تکلواتے تو سب میں یہ خرا از جاتی تو مسلمان لوگ اس مبودی مردود کو مار ڈالتے، معلوم نہیں کیا کیا فسادات کھڑے ہو جاتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اس کو نگوا کر دیکھا لیکن اس کے کھلوانے کا منز نہیں کرایا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس یمودی نے آنحضرت ما کھیا کی مورت موم سے بناکر اس میں سوئیاں گاڑ دی تھیں اور تانت میں گیارہ گرمیں دی تھیں۔ اللہ نے معوذ تین کی سورتی اتاریں 'آپ ان کی ایک ایک آیت پڑھتے جاتے تو ایک ایک گرہ کھلتی جاتی۔ ای طرح جب اس مورت میں سے سوئی نکالتے تو اس کو تکلیف ہوتی' اس کے بعد آرام ہو جاتا (وحيدي)

مردو روایات میں تطبیق یہ ہے کہ اس وقت آپ نے اسے نہیں نکلوایا' بعد میں کی دوسرے وقت اسے نکلوایا اور اس کی اس تفصيل كو ملاحظه فرمايا.

> ٣٢٦٩ حَدَّثْنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْـمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُوَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﴿ قَالَ: ﴿ رَبُّعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ - إِذَا هُوَ نَامَ -ثَلاَثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ

(٣٢٦٩) جم سے اساعیل بن ابی اولیس نے بیان کیا کما مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے بیان کیا انہوں نے کماہم سے سلیمان بن بلال نے ان سے کی بن سعید نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہررہ رضی اللہ عند انے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله عليه وسلم في فرماً إ - جب كوئى تم ميس سے سويا موا مو تا ہے او شیطان اس کے سرکی گدی پر تین گرمیں لگادیتا ہے خوب اچھی طرح ے اور ہر گرہ پر بی افسون چونک دیتا ہے کہ ابھی بہت رات باقی

ہے۔ یا اسوتا رہ۔ لیکن اگر وہ شخص جاگ کر اللہ کاذکر شروع کرتا ہے

تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھرجب وضو کرتا ہے تو دو سری گرہ کھل

جاتی ہے۔ پھرجب نماز فجرر اهتا ہے تو تيسري كره بھي كھل جاتى ہے اور

صبح کو خوش مزاج خوش دل رہتا ہے ورنہ بد مزاج ست رہ کروہ دن

مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ، فَارْقَدْ. فَإِن اسْتَيْقَظَ فَذَكُر الله انْحَلَّتْ عُقْدَةً، فَإِنْ تَوَصُّأُ انْحَلَتْ عُقْدَةً، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدَةً، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدَةً، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدَةً فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدَةً فَإِنْ صَلَّى النَّفَسِ، عُقَدَة كُلُها فأصبح نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفَسِ، وَاللَّهُ أَصْبَحَ حَبِيْتُ النَّفْس كَسْلاَنْ).

[راجع: ۲۱۲۲]

٣٢٧- حدّثنا غشمان بن أبي شئية قال حَدِّثنا جَرِيْر عن منْصُور عَنْ أبي وابل عَنْ عَبْد الله رَضي الله عَنْهُ قَالَ: ذُكرَ عَبْد النّبي عَلَيْه رَخل نام لئِلة حَتْى أَصْبح، قال: ((ذَاك رَجُل بَالَ الشَّيْطَادُ فِي أُذُنيْه، أَوْ قَال : فِي أُذُنيْه، إرراجع: ١١٤٤)

گزارتا ہے۔

(۳۲۷) ہم سے عثان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کماہم سے جریر نے بیان کیا 'ان سے منصور نے 'ان سے ابووا کل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود بنا تھ نے بیان کیا کہ میں حاضر خدمت تھا تو نی کریم بالتہ کے دیا ہے۔ کا من ایک اسے مخص کا ذکر آیا 'جن اسے کھی دان جہ ہے۔

عبدالله بن مسعود بوالله نے بیان کیا کہ میں حاضر خدمت تھاتو نی کریم طال کے سامنے ایک ایسے مخص کا ذکر آیا' جو رات بھردن چڑھے تک پڑا سوتا رہا ہو' آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا مخص ہے جس کے کان یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کردیا ہے۔

تی ہوئے اور حدیث کیا ہے گویا تمام صحت اور فرحت کے نسخوں کا خلاصہ ہے ' تجربہ سے بھی ایسا ہی معلوم ہوا ہے ' جو لوگ تہد کے سین ہوئے ہوئے ہوئے گئیت کے گزر تا وقت سے یا صبح سویرے سے اٹھ کر طہارت کرتے ہیں ' نماز پڑھتے ہیں ان کا سارا دن چین اور آرام اور خوثی سے گزر تا ہو اور جو لوگ مبح کو دن چڑھے تک سوتے پڑے رہتے ہیں وہ اکثر بیار اور ست مزاج کائل رہتے ہیں۔ تمام حکیموں اور ڈاکٹروں نے اس پر انقاق کیا ہے کہ مبح سویرے بیدار ہونا اور مبح کی ہوا خوری کرنا صحت انسانی کے لئے بے حد مفید ہے۔

میں (حضرت مولانا وحید الزمال مرحوم) کمتا ہوں جو لوگ مج سورے اٹھ کر طمارت سے فارغ ہو کر نماز اور ذکر اللی میں مصروف رہتے ہیں ان کو اللہ تعالی رزق کی وسعت دیتا ہے اور ان کے گھروں میں بے حد برکت اور خوشی رہتی ہے اور جو لوگ منح کی نماز نہیں پرھتے، دن چڑھے تک سوتے رہتے ہیں وہ اکثر فالاس اور بیاری میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے گھروں میں نحوست کھیل جاتی ہے۔ اگر چہ سب نمازیں فرض ہیں گر فجر کی نماز کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہیے 'کیونکہ دنیا کی صحت اور خوشی اس سے حاصل ہوتی ہے۔ (وحیدی)

(اک ۳۲۲) ہم سے موکیٰ بن اساعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے بیان کیا ان سے منصور نے ان سے سالم بن ابی الجعد نے 'ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس بھ اُلٹا نے کہ نبی کریم سائی کیا نے فرمایا 'جب کوئی مخص اپنی بیوی کے پاس آتا ہے اور بید وعا پڑھتا ہے "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں 'اے اللہ! ہم سے شیطان کو دور رکھ اور جو کچھ ہمیں تو دے (اولاد) اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔ " پھراگر ان کے یمال بچہ پیدا ہو تا ہے تو شیطان اسے کوئی نقصان نہیں بہنیا سکتا۔

سب نمازين قرض بين طرنجر لى نماز كا اور زياده خيال الله منافي و حدَّثَنَا هُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هُمَّاهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِهِ بْنِ الْبِي الْمَعْلِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَبِي الْمَعْفِدِ عَنْ كُريْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي الْمُعَلِّقُ قَالَ: ((أَمَّا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ وَقَالَ: بِسُمِ اللهِ: اللهُمُ جَنْبُنَا الشَّيْطَانُ وَجَنَّبِ الشَّيْطَانُ بَمَا رَوْقَتَنَا، فَرُزِقًا وَلَدًا، لَمْ يَصْرُهُ الشَّيْطَانُ)). وَرَقْتَنَا، فَرُزِقًا وَلَدًا، لَمْ يَصْرُهُ الشَّيْطَانُ)).

(594) S (594) به انی عورت سے جماع کرتے وقت پڑھنے کی وعائے مسنونہ ہے۔ جس کے بہت سے فوائد ہیں جو تج بہ سے معلوم ہوں گے۔

٣٧٧٣ حَدُّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ الله الشَّمْس اللهُ الله فَدَعُوا الصَّلاَةَ حَتَّى تَبْرُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشُّمْسِ فَدَعُوا الصُّلاَةَ حَتَّى تَفِيْبُ)). [راجع: ٩٠٩]

٣٢٧٣ - ((وَلاَ تَحَيَّنُوا بِصَلاَتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْس وَلاَ غُرُوبَهَا، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرَنَيْ شَيْطَان. أو الشَّيْطَان، لاَ أَدْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَ هِشَامٌ)).

٣٢٧٤ حَدُّثَنَا أَبُو مَعْمَر قَالَ حَدُّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَّلُ غَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْوَة قَالَ: قَالَ النِّبِيُّ ﷺ ((إِذَا مَرُّ بَيْنَ يَدَي أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْنَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنْمَا هُوَ

٣٢٧٥ - وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثُم حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرُةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَلَّنِي رَسُولُ ا للهِ لللهِ اللهِ اللهُ فجَعَلَ يَحْثُومِنَ الطُّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لأَرْفَقَنُّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ – فَذَكَرَ الْحَدِيْثُ فَقَالَ -: إذَا أُوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأُ آيَةً الْكُرْسِيِّ، لَنْ يَزَالَ عَلَيْكِ مِنَ

(٣٢٤٢) مم سے محد بن سلام نے بیان کیا انہوں نے کمامم کو عبدہ نے خبردی 'انسیں ہشام بن عروہ نے 'انسیں ان کے والد نے اور ان ے حضرت عبدالله بن عمر رضى الله عنمانے بيان كياكه رسول الله مٹیام نے فرمایا 'جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آئے تو نمازنہ پڑھوجب تک وہ پوری طرح ظاہرنہ ہو جائے اور جب غروب ہونے لگے تب بھی اس وقت تک کے لئے نماز چھوڑ دوجب تک بالکل غروب نہ ہو

(٣٢٤٣) اور نماز سورج كے نكلنے اور ڈوبے كے وقت نہ يراهو، کیونکہ سورج شیطان کے سرکے یا شیطانوں کے سرکے دونوں کونوں ك نيج ميس سے نكاتا ہے۔ عبدہ نے كماميں سيس جانتا ہشام نے شيطان كاسركهايا شيطانون كا

ہوتا ہے ہے کہ شیطان طلوع اور غروب کے وقت اپنا مرسورج پر رکھ دیتا ہے کہ سورج کے بوجنے والوں کا سجدہ شیطان کے لیے ہو۔ (٣٢٤٣) جم س ابومعمر نے بیان کیا کما جم سے عبدالوارث نے بیان کیا کما ہم سے بونس نے بیان کیا ان سے حمید بن بال نے ان ے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی كريم الأيم في فرمايا اكرتم من سے نماز پڑھنے ميں كى فخص كے سامنے سے کوئی گذرے تواسے گذرنے سے روکے 'اگروہ نہ رکے تو پھرروکے اور آگر اب بھی نہ رکے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے۔ (۳۲۷۵) اور عثمان بن بیشم نے بیان کیا کما ہم سے عوف نے بیان کیا' ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے حضرت ابو مریرہ رفائت نے بیان کیا کہ رسول اللہ مالی اللہ عند ایک مرتبہ صدقہ فطرے غلہ کی حفاظت یر مجھے مقرر کیا'ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ لپ بعر بھر کر لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کما کہ اب میں تحقی رسول الله طاليم كي خدمت مين پيش كرول كار چرانهول في آخر تك

حدیث بیان کی۔ اس (چور) نے ابو مریرہ بھٹن سے کماکہ جب تم اینے

بسرر سونے کے لئے لینے لگو تو آیتہ الکرسی پڑھ لیا کرو'اس کی برکت

اللهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَى تَصْبحَ. فَقَالَ النّبِيُ اللهٰ: ((صَدَقَكَ وَهُوَ كَدُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانُ)). [راجع: ٢٣١١] كَدُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانُ)). [راجع: ٢٣١٨] حَدَّثَنَا اللّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابِ حَدَّثَنَا اللّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزّبيْرِ قَالَ أَلُوهُرَيْرَةَ رَضِي اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ قَالَ: (رَيَأْتِي الشّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ أَلُوهُرَيْرَةً رَضِي اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَى يَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَى يَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَى يَقُولُ: مَنْ خَلَقَ رَبُّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِدُ بِاللهِ مَنْ خَلَقَ رَبُّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِدُ بِاللهِ وَلْيُنْتَهِنَ ).

ے اللہ تعالیٰ کی طرف ہے تم پر ایک بھہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب صبح تک نہ آسکے گا۔ آنخضرت سائی اے فرمایا کہ بات تو اس نے تچی کی ہے آگرچہ وہ خود جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا۔ کہ بات تو اس نے تچی کی ہے آگرچہ وہ خود جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا۔ نے بیان کیا' کما ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے ' ان سے ابن شماب نے بیان کیا' ان سے ابو ہر رہ بڑا شی نے بیان کیا کہ رسول انہیں عروہ نے فردی اور ان سے ابو ہر رہ بڑا شیطان آتا ہے اور اللہ سائی لیے نے فرمایا' تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلال چیز کس نے پیدا کی اور آخر میں بات یمان تک پہنچا تا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی شخص کو ایسا کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی شخص کو ایسا کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی شخص کو ایسا کو چھوڑ

رے۔

شیطان یہ وسوسہ اس طرح ڈالتا ہے کہ دنیا میں سب چزیں علل اور معلولات اور اسباب اور مسبات ہیں یعنی ایک چیز سے الکی سب کے است میں ایمی ایک چیز سے الکی سب کے ایک میں انتہا خدا تک ہوتی ہے۔ تو شیطان یہ کہتا ہے پھر خدا کی بھی کوئی علت ہوگی اس مردود کا جواب اعوذ باللہ پڑھنا ہے۔ اگر خواہ مخواہ عقلی جواب ہی مائے تو جواب یہ ہے کہ اگر ازل میں برابر علل اور معلولات کا سلسلہ چلا جائے افر کسی علت پر ختم نہ ہوتو پھرلازم آتا ہے کہ ما بالعرض بغیر ما بلدات کے موجود ہو اور یہ محال ہے۔

پی معلوم ہوا کہ اس سلسلہ کی انتا ایک ایسی ذات مقدس پر ہے جو علت محضہ ہے اور وہ کسی کی معلول نہیں اور وہ موجود بالذات ہے اپنے وجود میں کسی کی مختلج نہیں۔ وہی ذات مقدس خدا ہے۔ بہتریہ ہے کہ ایسے عقلی ڈھکو سلوں میں نہ پڑے اور اعوذ باللہ پڑھ کر اپنے مالک حقیق سے مدد جاہے۔ وہ شیطان کا وسوسہ دور کر دے گا جیسے اس نے خود فرمایا ہے ﴿ ان عبادی لیس لک علیهم سلطان ﴾ یعنی اے شیطان! میرے خاص بندوں پر تیری کوئی دلیل نہیں چل سکے گی۔ صدق اللہ تباری و تعالٰی

حَدُّنَنَا اللَّيْثُ قَالَ : حَدُّنِي بَنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدُّنَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدُّنِي عُقَيْلٌ عَنِ البنِ شِهَابٍ قَالَ : حَدُّنِي البنُ أَبِي أَنَسٍ مَولَى شِهَابٍ قَالَ : حَدُّنَتِي البنُ أَبِي أَنسٍ مَولَى التَّيْمِيِّيْنَ أَنَّ أَبَاهُ حَدُّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرةَ رَضِيَ الله عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ ال

ر کے ۳۲ سے کی بن بکیرنے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا ان سے ابن شماب نے ان سے تیمین کے مولی ابن ابی انس نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ابو ہریہ بی اللہ کو میہ کہتے سناتھا کہ رسول اللہ لی آجا نے فرمایا جب رمضان کا ممینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں کس دیا جاتا ہیں۔ جنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں کس دیا جاتا ہے۔

الشَّيَاطِيْنُ)). [راجع: ١٨٩٨]

سُفْيَانْ قَالَ حَدُّثَنَا النَّحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدُّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي سَفْيَانْ قَالَ حَدُّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْر قَالَ: قُلْتُ لاَبْنِ عَبَّاسٍ سَعِيْدُ بْنُ جَنَيْر قَالَ: قُلْتُ لاَبْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبْنُ بُنُ كَعْبِ أَنْهُ سَعِعَ رَسُولِ الله صلَى الله عليه وسَلَم يَقُولُ: رَسُولِ الله صلَى الله عليه وسَلَم يَقُولُ: ((إِنْ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنا غَدَاءَنَا، قَالَ: أَرَانُ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنا غَدَاءَنَا، قَالَ: أَرَانُ مُوسَى النَّعْنَا فَالَ أَلْ الشَّيْطَانُ أَنْ السَّيْطَانُ أَنْ السَّيْطَانُ أَنْ أَلْحُوتِ وَمَا أَنْسَانِيلُه إِلاَ الشَّيْطَانُ أَنْ أَلْحُوتِ وَلَمْ يَجِدُ مُوسَى النَّصَبَ حَتَى أَمْرَ الله بِهِيْ).

[راجع: ۲۶]

٣٢٧٩ – حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَمْرَ رَضِي اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ الله عَلَيْ يشيرُ إلَى السَمَشْرِقَ فَقَالَ: هَا إِنْ الْفَتْنَةَ هَا هُنَا، مِنْ حَيْثُ يطْلُعْ قَرُنَ الشَيْطَان)).

[راجع: ٢١٠٤]

٣٢٨٠ حدَّثنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَو قَالَ حَدَثَنَا مُحَمَّدُ بُنْ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرِيْج قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِو رَضِي الله عنه عَنِ النبيِّ فَلَمُ قَالَ: ((إِذَا اسْتَجْنَحَ اللّيلُ – أَو كَانَ جُنحُ اللّيلُ – أَو كَانَ جُنحُ اللّيلُ – أَو كَانَ جُنحُ اللّيلُ بِ فَإِنَّ الشّياطِينَ اللّيلُ عَنْ الشّياطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَنذِ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةً مِنَ المَّيَاطِينَ مَن سَاعَةً مِنَ المَّيَاطِينَ مَن اللّهُ المَّيَاطِينَ مَن المَّيَاطِينَ المَّيْاطِينَ مَن المَيْعَالِينَ مَن المَيْعَالِينَ المَيْعَالِينَ المَيْعَالُونِ مَن اللّهَ المَيْعَالِينَ المَيْعَالَيْنَ المَيْعَالِينَ المَيْعَالِينَ المَيْعَالِينَ مَن اللّهَ المَيْعَالِينَ المَيْعَالِينَ المَيْعَالِينَ المَيْعَالَ مَن اللّهَ المَيْعَالِينَ المَيْعَالِينَ اللّهَ المَيْعَالِينَ المَيْعَالَ اللّهَ اللّهَ اللّهَ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

ن کہاہم سے عمودی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیب نہ نے کہاہم سے عمودی نے بیان کیا کہ جمعے سعید بن جیر نے خبردی کہا کہ جمعے سعید بن جیر نے خبردی کہا کہ جمعے سعید بن جیر نے خبردی کہا کہ جس نے ابن عباس بی ہے ہے ہوچھا (ٹوف بکالی کہتا ہے کہ خضر کے پاس جو موئی گئے تھے وہ دو سرے موئی تھے) تو انہوں نے کہا کہ ہم سے الی بن کعب بی ٹھٹے نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ مٹھ لیا ہے مان آپ فرہا رہے تھے کہ موئی میلائل نے اپنے رفیق سفر (یوشع بن نون) سے فرمایا کہ ہمارا کھاتالا 'اس پر انہوں نے بتایا کہ آپ کو معلوم بھی ہے جب ہم نے چٹان پر پڑاؤ ڈالا تھا تو میں مجھی وہیں بھول گیا (اور اپنے ساتھ نہ لا سکا) اور جمعے اسے یاد رکھنے سے صرف شیطان نے عافل رکھا اور موئی میلائل نے اس وقت تک کوئی تھی معلوم نیس کی جب تک اِس حد سے نہ گزر لئے 'جمال کا اللہ تعالیٰ نے تھم دیا تھا۔

(۳۲۷۹) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا ان سے امام مالک نے بیان کیا ان سے امام مالک نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مشرق کی طرف اشارہ کرکے فرمارہ سے کے کہ ہاں! فتنہ ای طرف سے نکلے گاجمال سے شیطان کے سرکا کونا لگا ہے۔

(۱۳۲۸) ہم سے یکی بن جعفر نے بیان کیا 'انہوں نے کما ہم سے محمہ بن عبداللہ انساری نے بیان کیا 'انہوں نے کما ہم سے ابن جری نے نے بیان کیا 'انہوں نے کما ہم سے ابن جری نے نے بیان کیا 'انہوں نے کما کہ مجھے عطاء بن ابی رباح نے خبردی 'اور انہیں حفرت جابر رضی اللہ عنہ نے خبردی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا 'رات کا اند عبرا شروع ہونے پریا رات شروع کرتے ہیں۔ پھرجب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی

الْعِشَاء فَخَلُوهُمْ، وَأَغْلِقُ بَابَكَ وَاذْكُر اسْمَ اللهِ، وَأَطْفِىءُ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُر اسْمَ ا للهِ، وَأُوكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اللهُ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُر اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْنًا)). [أطرافه في: ٣٣٠٤، ٣٣١٦، דדרכי זדרכי כפדדי דפדרן.

گذر جائے تو انہیں چھوڑ دو (چلیں پھریں) پھراللہ کا نام لے کر اپنا وروازہ بند کرو' اللہ کانام لے کراپنا چراغ بجھادو' پانی کے برتن اللہ کا نام لے کرڈھک دو'اور دوسرے برتن بھی اللہ کانام لے کرڈھک دو' (اوراگر دُ حکن نه جو) تو درمیان میں بی کوئی چیزر که دو۔

زمین پر چھینے والے شیطانوں سے مرادیمال شریر جن ہیں۔ بعض نے کما سانب مراد ہیں۔ اکثر سانب اس وقت اپنے بلول سے ہوا کھانے کے لئے نکلتے ہیں۔ طاہر حدیث کی بنا پر شیاطین نکلتے' زمین پر چھلتے اور بی آدم کو نقصان پنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ (امنا وصدقنا والله اعلم بحقيقة الحال

> ٣٢٨١ - حَدَّثِنِيْ مُحَمُودُ بْنُ غَيْلاَنْ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَن الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْن حُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ بنت حُيَى قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ مُعْتَكِفًا، فَأَتَيتُهُ أَزُورُهُ لَيْلاً، فَحَدَّثتُهُ ثُمٌّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ، فَقَامَ مَعِيَ لِيَقُلِبَنِي -وَكَانَ سَكُّنُهَا فِي ذَارِ أُسَامَةً بْنِ زَيْدٍ -فَمَرٌ رَجُلانِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيُّ الله أَسْرَعَا فَقَالَ النّبيُّ اللهُ: ((عَلَى رسْلِكُمَا، إنَّهَا صَفِيَّةُ بنْتُ حُيَيٍّ)) فَقَالاً: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((إنَّ الشَّيْطَانَ يَجْري مِنَ الإنْسَان مَجْرَي الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي

> > [راجع: ٢٠٣٥]

قُلُوبِكُمَا سُوءاً. أَوْ قَالَ : شَيْنًا)).

(٣٢٨١) م سے محمود بن غيلان نے بيان كيا كمامم سے عبدالرزاق نے بیان کیا کما ہم کو معرف خبردی انہیں زہری نے انہیں ذین العلدين على بن حسين راللهُ نه اور ان سے صفيہ بنت حيى رئي نيانے بیان کیا کہ رسول الله مانی الله التعالی میں تھے تو میں رات کے وقت آپ سے ملاقات کے لیے (مجدمیں) آئی میں آپ سے باتیں کرتی ربی ' پھرجب واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئی تو آپ بھی مجھے چھوڑ آنے کیلئے کھرے ہوئے۔ ام المؤمنین حضرت صفید وہ اللہ کا مکان اسامہ بن زید گان کے مکان ہی میں تھا۔ اس وقت دو انصاری صحابہ (اسید بن حفیر عباده بن بثیر) گذرے۔ جب انہول نے آنخضرت صفیہ بنت جی ہیں۔ ان دونوں صحابہ نے عرض کیا اسجان الله یا رسول الله! (كيام بهي آپ ك بارے ميں كوئي شبه كر كت بين) آخضرت ماٹھیے نے فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑ تا رہتا ہے اس لئے مجھے ڈرنگا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی وسوسہ نہ ڈال دے 'یا آپ نے (لفظ سوء کی جگہ)لفظ شینا فرمایا۔ معنی ایک ہی ہیں۔

معلوم ہوا کہ انسان کو کسی کے لئے ذرا بھی شبہ پیدا کرنے کا موقع نہ دینا چاہیے ' آخضرت طالم اللہ نے یمی سوچ کران کے سامنے اصل معامله رکھ دیا' اور ان کو غلط وسوسہ سے بچالیا۔ ٣٢٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ

(١٣٢٨٢) جم سے عبدان نے بیان کیا' ان سے ابو حمزہ نے' ان سے

عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَدِيٌ بْنِ قَابِتٍ عَنْ سَلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: ((كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النّبِيِّ فَقَ وَرَجُلاَن يَسْتَبَّان، فَأَحَدُهُمَا النّبِيِّ فَقَ وَرَجُلاَن يَسْتَبَّان، فَأَحَدُهُمَا اخْمَرَ وَجُهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ النّبِيُ فَيْهُ: ((إِنِّي لأَعْلَمُ كَلِمَةٌ لَوْ قَالَهَا لَنْبِي فَيْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُودُ بِا للهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ. قَالُوا لَهُ إِنِّ اللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَهَلَ بِي جُنُونَ ؟).

[طرفاه في : ٦٠٤٨، ٦١١٥].

وه مجماك شيطان سے پناه جب بن مائلتے ہيں ج سے كما شايد يه فخص منافق يا بالكل گذگار فتم كا ہوگا۔ ٣٢٨٣ – حَدَّقَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّقَنَا قَالَ شَعْبَةُ حَدَّقَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْسَعْفِدِ عَنْ كُورْيبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُ ﴿ فَقَا: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى قَالَ النَّبِيُ اللَّهُمُّ جَنَّنِي الشَيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي، فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ الشَيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي، فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ الشَيْطَانَ وَجَدِّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ سَالِم عَنْ قَالَ: وَحَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ سَالِم عَنْ قَالَ: وَحَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ سَالِم عَنْ قَالَ: وَحَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ سَالِم عَنْ

[راجع: ١٤١]

كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ. . مُثَلَهُ.

٣٢٨٤ حَدُّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدُّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدُّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَبَابَةُ قَالَ حَدُّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ اللهُ عَنْهُ عَنْ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَلَى يَقْطَعُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ الل

اعمش نے ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے سلیمان بن صرفر بن اللہ بین کریم اللہ اللہ کی خدمت میں بیر شاہوا تھا اور اقریب ہی) دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے کہ ایک شخص کا منہ مرخ ہو گیا اور گردن کی رگیس پھول گئیں۔ آنخضرت مل اللہ اللہ معلوم ہے کہ اگریہ شخص اسے پڑھ لے تو فرمایا کہ مجھے ایک ایبا کلمہ معلوم ہے کہ اگریہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ اگریہ شخص پڑھ لے۔ (ترجمہ) "میں پناہ مانگنا ہوں اللہ کی شیطان سے۔ "تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ لوگوں نے اس پر اس سے کہا کہ نبی کریم ملتی ہی فرما رہے ہیں کہ تنہیں شیطان سے لائد کی پناہ مانگنی چاہیے 'اس نے کہا کیا میں کوئی دیوانہ ہوں۔

وہ سمجھا کہ شیطان سے پناہ جب ہی مانکتے ہیں جب آدمی دیوانہ ہو جائے حالانکہ غصہ پن بھی دیوانہ پن یا جنون ہی ہے۔ قسطلانی ماشاید ہید مخض منافق یا بالکل گنہ گار قتم کا ہو گا۔

شعبہ ان سے منصور نے بیان کیا' کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا' کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے منصور نے بیان کیا' ان سے سالم بن ابی الجعد نے ' ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس بی شی ان کیا کہ نی کریم سی ان کیا کہ نی کریم سی ان کیا کہ نی کریم سی ان کیا کہ دعا پڑھ لے۔ "اے اللہ! مجمعے شیطان سے دور رکھ اور جو میری اولاد پیدا ہو ' اسے بھی شیطان سے دور رکھیو۔" پھراس صحبت سے اگر کوئی بیدا ہو تو شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ اس پر تسلط بیدی ہو تو شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ اس پر تسلط قائم کر سکے گا۔ شعبہ نے بیان کیا اور ہم سے اعمش نے بیان کیا' ان سے سالم نے' ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس بی شیرا نے الی بی روایت کی۔

(۳۲۸۴) ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے شابہ نے بیان کیا کہا ہم سے شابہ نے بیان کیا کا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ماڑا ہے ایک مرتبہ نماز پڑھی اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آگیا تھااور نماز تروانے کی کوششیں شروع کردی تھیں الیکن سامنے آگیا تھااور نماز تروانے کی کوششیں شروع کردی تھیں الیکن

الصُّلاَةَ عَلَيُّ، فَأَمْكَنِّنِي اللهُ مِنْهُ. فَذَكُرَهُ)). [راجع: ٢٦١]

٣٢٨٥– حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدُّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَخْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْر عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُوَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النُّبِيُّ ﷺ: ((إذَا نودِيَ بالصَّلاَة أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ، فَإِذَا قُضِي أَقبل. فإذا تُوبَ بِهَا أَذْبَوَ، فإذا قُضِيَ أَقُبلَ حتى يَخْطِرُ بَيْنَ الإنْسَانِ وَقَلْبِهِ لَيَقُولُ : اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى لاَ يَدْرِي أَثْلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا، فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثُلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَهَا سَجَدَ سَجْدَتَى السَّهُو)).

[راجع: ۲۰۸]

جیہا شیطان ہے ویا ی اس کا گوز مارنا بھی ہے۔ اذان ہے نفرت کر کے وہ بھاگتا ہے اور اس زور سے بھاگتا ہے کہ اس کا گوز نگلنے ٣٢٨٦ حَدُّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنا

شُقَيْبٌ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُوزِيْرَةَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﴿ (كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإصْبِعِيْهِ جِيْنَ يُولَدُ، غَيْرَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطُعْنُ فَطُعَنَ فِي الْحِجَابِ)).

٣٢٨٧ - حَدُّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدُّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنِ الْـمُفِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمةَ قالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، قَالُوا: أَبُو الدُّرُداءَ، قَال: (رأَفِيْكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ

[طرفاه في : ٣٤٣١، ٤٥٤٨].

الله تعالى نے مجھے اس ير غالب كرديا۔ كھرمديث كو تفصيل كے ساتھ آخر تك بان كيا.

(٣٢٨٥) م سے محمد بن يوسف نے بيان كيا كما مم سے اوزاعى نے بیان کیا' ان سے کی بن الی کثرنے' ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ واللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ملی کیا نے فرمایا ،جب نمازے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان اپن پیٹے چیر کر کوز مار تا ہوا بھاگتا ہے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔ پھرجب تكبير ہونے لگتی ہے تو بھاگ کھڑا ہو تا ہے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آجا اور آدی کے دل میں وساوس ڈالنے لگتا ہے کہ فلال بات یاد کر اور فلال بات یاد کر' متیجہ سے ہوتا ہے کہ اس کو سے بھی یاد نہیں رہتا کہ تین رکعت نماز پڑھی تھی یا چار رکعت' جب بیہ یاد نہ رہے تو مہو کے دو سحدے کرے۔

لگتا ہے۔ امنا و صدقنا ما قال النبي صلى الله عليه وسلم بحت سے انسان نما شيطان بھي بين جو اذان جيسي بياري آواز سے نفرت كرتے میں' اس کے روکنے کے جتن کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بظاہر انسان ور حقیقت ذریات شیطان ہیں۔ ﴿ فاتلهم الله انى يو فكون ﴾

(٣٢٨٦) مم س ابواليمان ني بيان كيا، كمام كو شعيب في خردى، انسیس ابوالزناد نے انسیس اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ بوالتر نے بیان کیا کہ نی کریم مان کیا نے فرمایا شیطان ہرانسان کی بیدائش کے وقت اپنی انگلی ہے اس کے پہلو میں کچوکے لگاتا ہے سوائے عیسیٰ بن مريم ملائلة كے جب انسين وہ كچوك لكانے كيا تو يردے ير لكا آيا تھا (جس کے اندر بچہ رہتا ہے۔ اس کی رسائی وہاں تک نہ ہوسکی'اللہ نے حضرت عیسیٰ ملائلہ کو اس کی اس حرکت سے محفوظ رکھا)

(٣٢٨٤) بم سے مالک بن اساعیل نے بیان کیا کہ اہم سے اسرائیل نے بیان کیا' ان سے مغیرہ نے ' ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں شام پنچا تو لوگوں نے کما' ابودرداء آئے انہوں نے کہا کیا تم لوگوں میں وہ مخص ہے جس کواللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

#### مخلوق کی پیدائش کیونکر شروع ہو گی۔

(600) SHE SHE (

منَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيَّهِ ﷺ). حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ وَقَالَ: ((الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسان نَبِيهِ ﷺ. يغنِي عَمَّارًا)).

[أطراف في: ٣٧٤٢، ٣٧٤٣، ٣٧٦١،

73 P 3 . 3 3 P 3 . AYY 7 ].

کی زبان پر (یعنی آپ کے زمانے سے) شیطان سے بچار کھا ہے۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا اور ان سے مغیرہ نے کی حدیث اس میں بیہ ہے 'جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ میں لینے کا اعلان کیا تھا' آپ کی مراد حضرت عمار بڑا تھے سے تھی۔

مطلب سے کہ عمار شیطانی اغوا میں نہیں آئیں گے۔ ایسا ہی ہوا کہ عمار خلیفہ برحق لینی حضرت علی بڑاٹھ کے ساتھ رہے اور باغیوں میں شریک نہ ہوئے' اس حدیث سے حضرت عمار کی بڑی نضیلت نکلی' وہ خاص آنحضرت ساتھیا کے جانثار تھے۔

٣٧٨٨ - قَالَ: وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّقَنِي خَالِدُ اللّه مِنْ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلاَلِ أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّهِ عَنْهَا عَنِ النّبِي اللّه قَالَ: ((الْمَلاَئِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ – وَالْعَنَانُ ((الْمَلاَئِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ – وَالْعَنَانُ الْفَمَامِ – بِالأَمْرِ يَكُونُ فِي الْعَنَانِ – وَالْعَنَانُ الْفَمَامِ – بِالأَمْرِ يَكُونُ فِي الْعَنَانِ بِ وَالْعَنَانُ الْفَمَامِ – بِالأَمْرِ يَكُونُ فِي الأَرْضِ – فَتَسْمَعُ الشّيَاطِيْنُ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِي أَذُنِ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِي أَذُنِ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِي أَذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تُقَرِّ الْقَارُورُةُ، فَيَزِيْدُونَ مَعَهَا الْمُنْتَانِ الرّاجِعِ: ٣٢١٠]

(٣٢٨٨) حفرت امام بخاری رطانی نے کہا کہ لیث بن سعد نے کہا کہ بھو ہے خالد بن بزید نے بیان کیا' ان سے سعید بن ابی ہلال نے' ان جے ابوالا سود نے' انہیں عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی الله عنها نے کہ نبی کریم ملی اللہ عنہا نے فروایا' فرشتے ابر میں آپس میں کسی امر میں جو زمین میں ہونے والا ہو تا ہے باتیں کرتے ہیں۔ عنان سے مراد بادل ہے۔ تو شیاطین اس میں سے کوئی ایک کلمہ من لیتے ہیں اور وہی کامنہ ملا کراس کی کان میں اس طرح لا کرڈا لتے ہیں جیسے شیشے کامنہ ملا کراس میں کچھ چھو ڑتے ہیں اور وہ کابن اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتے ہیں۔

شیشے میں کھھ ڈالنا منظور ہو تا ہے تو اس کا منہ اس طرف سے لگاتے ہیں جس میں عرق پانی وغیرہ کوئی چیز ہو تی ہے تاکہ باہر نہ گرے۔ ای طرح شیطان کاہنوں کے کان سے منہ لگا کریہ بات ان کے کان میں چیکے سے پھونک دیتے ہیں۔

(٣٢٨٩) ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا 'ان سے سعید مقبری نے 'ان سے ان کے والد نے اور ان بیان کیا 'ان سے سعید مقبری نے 'ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ بڑا ٹھر نے کہ نبی کریم ماٹی لیا نے فرمایا 'جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب کسی کو جمائی آئے تو جمال تک ہو سکے اسے روکے۔ کیونکہ جب کوئی (جمائی لیتے ہوئے)" ہا ہا"کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنتا ہے۔

٣٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِنْبِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً ((التَّنَاوُبُ مِنَ عَنِ النَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدُهُ مَا الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ إِذَا قَالَ هَا صَحِكَ الشَّيْطَانُ). [طرفاه في: ٣٢٢٦، ٢٢٢٦].

معلوم ہوا کہ جمائی لیتے وقت حتی الامکان اپنے منہ کو بند کرکے آواز نہ نکلنے دے کیونکہ بیہ سستی کی علامت ہے۔

) (601) De

٣٩٩٠ حَدُّنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدُّنَا أَبُو أَسَامَةً قَالَ هِشَامٌ : أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً رَضِيَ الله عَنْهَا قَالَتْ: ((لَـمَّا كَانَ يَومُ أُحُدِ هُزِمَ الله عَنْهَا قَالَتْ: فَصَاحَ إِبْلِيْسُ: أَيْ عِبَادَ اللهِ، أُخْرَاكُمْ، فَصَاحَ إِبْلِيْسُ: أَيْ عِبَادَ اللهِ، أُخْرَاكُمْ، فَصَاحَ إِبْلِيْسُ: أَيْ عِبَادَ اللهِ، أُخْرَاكُمْ، فَصَاحَ إِبْلِيْسُ: فَيْ عَبَادَ اللهِ، أُخْرَاكُمْ، فَرَحَتَ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِي وَأُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةً فَإِذَا هُو بِأَبِيهِ الْيَمَانِ، فَقَالَ: أَيْ عَبَادَ اللهِ مَا أَبِي أَبِي. فَوَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا لَكُمْ. قَالَ عُرُونَةُ: فَمَا زَالَتْ فِي اللهِ كَدُيْفَةً بَعْدُ وَقُ: فَمَا زَالَتْ فِي اللهِ). الله كَذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيْةً خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِا للهِ)). وَأَطِرافه فِي : ٢٨٢٤، ٢٥٠٤، ٤٠٦٥، ٢٦٨٨٢.

(۱۳۲۹) ہم سے ذکریا بن کی نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' کہا کہ ہشام نے ہمیں اپنے والد عودہ سے خبردی اور ان سے عائشہ رہی ہوں نے بیان کیا' کہا کہ احد کی لڑائی میں جب مشرکین کو شکست ہو گئ تو ابلیس نے چلا کر کہا کہ اے اللہ کے بندو! (لینی مسلمانو) اپنے بیچھے والول سے بچو' چنانچہ آگے کے مسلمان بیچھے کی طرف پل پڑے اور بیچھے والوں کو (جو مسلمان ہی تھے) انہوں نے مارنا شروع کر دیا۔ حذیفہ بڑا تھ نے دیکھا تو ان کے والد کمان رہی تھے کہ شروع کر دیا۔ حذیفہ بڑا تھ نے دیکھا تو ان کے دالد ہیں۔ ایکن خدا گواہ ہے کہ لوگوں نے بنب تک انہیں میرے والد ہیں۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ لوگوں نے بنب تک انہیں قبل نہ کرلیا نہ چھوڑا۔ بعد میں حذیفہ بڑا تھ نہ ہوا تھ کے سامان کو مار قبل عرف اتنا کہا کہ خیر' والد جہیں معاف کرے۔ (کہ تم نے غلط فنی سے ایک مسلمان کو مار ڈالا) عودہ نے بیان کیا کہ پھر حذیفہ بڑا تھ اپنے والد کے قاتلوں کے لیے دالا عودہ نے بیان کیا کہ پھر حذیفہ بڑا تھ اپنے والد کے قاتلوں کے لیے برابر مغفرت کی دعاکرتے رہے۔ تا آنکہ اللہ سے جا طے۔

آنخضرت ملٹی کے معلوم ہوا تو حذیفہ بڑاٹھ کو ان کے باپ کی دیت آپ دلانے گئے۔ لیکن حذیفہ بڑاٹھ نے وہ بھی مسلمانوں کو معاف کر دی' سجان اللہ! صحابہ بڑاٹھ کی ایک ایک ٹیکی ہماری عمر بھر کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

[اراجع: ۲۵۱]

٣ ٩ ٩ ٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْهِ وَلَا عَدُّثَنَا الْهِ وَرَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ اللهِ عَنْ النَّبِيِّ اللهِ عَنْ النَّبِيِّ اللهِ عَنْ النَّبِيِّ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّاعِدُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّاعِدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ اللهُ الل

(دوسری سند) ہم سے ابوالمغیرہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالمغیرہ نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے کی بن ابی کثیر نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن ابی قنادہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم میں ہے نہائے کے دالد نے اور ان سے نبی کریم میں ہے نہائے کی حدیث بیان کی)

مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کما ہم سے ولید نے بیان

کیا کہ ہم ہے اوزاعی نے بیان کیا کہ اکہ مجھ سے یکی بن ابی کشر نے بیان کیا کہ اکہ مجھ سے یکی بن ابی کشر نے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم اللہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے۔ اس لئے کی طرف سے ہے۔ اس لئے اگر کوئی برا اور ڈراؤنا خواب دیکھے تو ہا کی طرف تھو تھو کرکے شیطان کے شرسے اللہ کی پناہ مائے۔ اس عمل سے شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(۳۲۹۳) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے جردی 'انہیں ابو بحر کے غلام سی نے 'انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابو جریرہ روز ہو نے کہ رسول اللہ سٹی ہے فرمایا 'جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا (ترجمہ) ''نہیں ہے کوئی معبود' سوا اللہ تعالیٰ کے 'اس کا کوئی شریک نہیں ' ملک اسی کا ہے۔ اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ '' تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ سونیکیاں اس کے نامہ اعمال میں کسی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹادی جائیں گی۔ اس روز دن بھریہ جائیں گی اس روز دن بھریہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت کرتی رہے گی۔ تا آئکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کرنہ آئے گا' گرجواس سے بھی زیادہ یہ کلمہ یڑھ لے۔

عُمِلَ أَكْثَوَ مِنْ ذَلِكَ))[أطرافه فَي: ٢٤٠٣]. نياده بيه همه پڙه ك-لينى دوسويا تمن سوبار اس كو اس سے بھى زياده ثواب ملے گا۔ قسطلانی نے كما بيكلمه ہر روز سوبار پ در پ پڑھ يا تھو ژاتھو ژا كرك ، ہر حال ميں دى ثواب ہے ليكن بهتر بيہ ہے كہ صبح نوبرے اور رات ہوتے ہى سوسوبار پڑھے ، تاكہ دن اور رات دونوں ميں شيطان كے شرے محفوظ رہے۔

(۱۲۹۳) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا 'کہا ہم سے یعتوب بن ابراہیم نے بیان کیا 'کہا ہم سے ایعتوب بن ابراہیم نے بیان کیا 'ان سے صالح نے 'ان سے ابن شاب نے بیان کیا 'کہا کہ مجھے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید نے خبردی 'انہیں محد بن سعد بن الی و قاص (بڑاٹھ) نے خبردی اور ان سے ان کے والد حضرت سعد بن الی و قاص بڑاٹھ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ عمر بڑاٹھ نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر

الأوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْر قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ: ((الرُّؤيَّا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، وَالنَّحُلُّمُ مِنَ الشَّيْطَان فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقُ غَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ)). [أطرافه في: ٧٤٧ه، ٢٩٨٤. ٢٩٨٠. ٢٩٨٤. ٣٢٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرُنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٌّ مَولَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ا للَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَى قَالَ: ((مَنْ قَالَ لاَ إِلَّهَ إِلاَّ اللَّهُ وَخْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْـُمُلْكُ وَلَهُ الْـحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلُّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِي يَوم مِانَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْر رقَاب، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسنَة وَمُحِيَّتُ عَنْهُ مِانةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشُّيْطَان يَومَه ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِي، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِٱفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلاَّ أَحَدٌ

عَيْفَانَ عَ مُرْكَ عُولًا رَجِهِ ٣٢٩٤ - حَدُّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدُّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِح عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْ صَالِح عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنْ مُحَمَّدَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقُاصٍ قَالَ: ((اسْتَأَذَنْ أَبِي وَقُاصٍ قَالَ: ((اسْتَأَذَنْ أَبِي وَقُاصٍ قَالَ: ((اسْتَأَذَنْ

عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاةً مِنْ قُرَيْش يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتِهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنْ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: ((عَجبْتُ مِنْ هَؤُلاء اللاَتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوتَكَ ابْتَدَرُنْ الْحِجَابَ). قَالَ عُمَوُ : فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ كُنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ. ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَدوّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهِبْنَنِي وَلاَ تَهِبْنَ رَسُولَ اللهِ هُ اللَّهُ اللَّهُ : ((نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ)). قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجُّا إِلاُّ سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجُّكَ)). [طرفاه في : ٣٦٨٣، ٢٦٠٨٥.

مونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت چند قریثی عورتیں (خود آپ کی بویاں) آپ کے پاس بیٹھی آپ سے گفتگو کر رہی تھیں اور آپ سے (خرچ میں) بردھانے کا سوال کر رہی تھیں۔ خوب آواز بلند کر کے۔ لیکن جو ننی حضرت عمر بخاتمہ نے اجازت جائی 'وہ خواتین جلدی سے پردے کے پیچیے چلی گئیں۔ پھر رسول الله طی کیا نے انہیں اجازت دی ا آنخضرت طلی کیا مسکرا رہے تھے۔ عمر زائنہ نے کما اللہ تعالی بمیشہ آپ کو ہساتا رکھے 'یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ مجھے ان عور توں پر تعجب ہوا ابھی ابھی میرے پاس تھیں'لیکن جب تمہاری آواز سی تو ردے کے پیچیے جلدی سے بھاگ گئیں۔ حفرت عمر بواٹھ نے عرض كيا كين آپ يا رسول الله! زياده اس كے مستحق تھے كه آپ سے بيد ڈرتیں' پھرانہوں نے کما'اے اپنی جانوں کی دشمنو! مجھے سے اوتم ڈرتی ہو اور آنخضرت ملتاجام سے نہیں ڈرتیں۔ ازواج مطمرات بولیں کہ واقعہ کی ہے کیونکہ آپ رسول اللہ ساتھیا کے برخلاف مزاج میں ہاتھ میں میری جان ہے' اگر شیطان بھی کمیں راستے میں تم سے ال جائے ' تو جھٹ وہ یہ راستہ چھوڑ کردو سرا راستہ اختیار کرلیتا ہے۔

ا دو سری روایت میں ہے کہ شیطان حضرت عمر بھاتھ کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ رافضیوں نے اس مدیث کی صحت پر اعتراض لینہ اس سيريك كيا ہے جو سرا سرجالت اور نفسانيت پر منى ہے آخضرت التي المام وقت رحمة للعالمين تھ اور بادشاموں كارحم وكرم اس درجہ ہوتا ہے کہ ید معاشوں کو بھی بادشاہ ہے فضل و کرم کی توقع ہوتی ہے۔ حضرت عمر بڑاٹھ کوتوال کی طرح تھے۔ کوتوال کا اصلی فرض میں ہوتا ہے کہ بدمعاشوں اور ڈاکوؤں کو پکڑے اور بدمعاش جتنا کوتوال سے ڈرتے ہیں' اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے۔

٣٢٩٥ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَـمْزَةَ قَالَ: حَدَّثِنِي ابْنُ أَبِي حَازِم عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ اللهُ قَالَ: ((إذَا اسْتَيْقَظَ أَرَاهُ أَحَدُكُمْ -مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلاَثًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلَى خَيْشُومِهِ)).

(سروس کیا کما جھ سے ابراہیم بن حزہ نے بیان کیا کما جھ سے ابن الی مازم نے بیان کیا' ان سے بزید نے' ان سے محد بن ابراہیم نے' ان سے عیسیٰ بن طلحہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ واللہ نے کہ نبی كريم النيكيان فرمايا ،جب كوئي فخص سوكرا شف اور پروضوكرك او تین مرتبہ ناک جھاڑے۔ کیونکہ شیطان رات بھراس کی ناک کے نتھے پر بیٹارہتاہ۔ (جس سے آدمی پر سستی غالب آجاتی ہے۔ پس ناک جھاڑنے سے وہ مستی دور ہوجائے گی) ان جملہ احادیث سے حضرت امام بخاری روائیے نے شیاطین کا وجود ثابت فرمایا ہے اور وہ جن جن صورتوں سے بنی آدم کو مگراہ کرتے ہیں 'ان میں سے اکثر صور تیں ان احادیث میں فہ کور ہو گئی ہیں۔ شیطان کے وجود کا انکار کرنے والے قرآن و حدیث کی روشنی میں مطابقت ظاہر ہے۔

# ١٢ - بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثُوَابِهِمْ وعِقَابِهمْ

لِقَرْلِهِ: ﴿ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آياتِي الْحَمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آياتِي الْحَمْ رُسُلُ مِنْكُمْ يَعْمَلُونَ ﴾ . ﴿ بَحْسًا ﴾ : نَقْصًا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا ﴾ : قَالَ كَفَّارُ قُرَيْشٍ : الْمَلاَئِكَةُ بَنَاتُ اللهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ اللهُ عَلَيْتِ الْمَحْضَرُونَ ﴾ : سَتُخضَرُونَ اللهِ اللهِ عَلَيْتِ اللهِ عَلْمُ اللهُ عَلَيْتِ اللهُ عَلَيْتِ اللهِ اللهِ عَلَيْتِ اللهُ عَلَيْتِ اللهُ عَلَيْتِ اللهُ عَلَيْتُ مُحْضَرُونَ ﴾ : سَتُخضَرُونَ اللهُ عَلَيْتِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْتُهِمْ اللهِ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُهُمْ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ عَلَيْتِ اللهُ اللهُ عَلَيْتُهُمْ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ اللهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُولِي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُو

## باب جنول کابیان اوران کو نواب اور عذاب کاہونا

کیونکہ اللہ نے (سورہ انعام میں) فرمایا' اے جنو اور آدمیو! کیا تمہارے پاس تمہارے ہی میں سے رسول نہیں آئے؟ جو میری آئین تم کو ساتے رہے آخر تک۔ (قرآن مجید میں سورہ جن میں) بخسا بمعنی نقصان کے ہے۔ مجاہد نے کماسورہ الصافات میں جو بیہ کہ کافروں نے پروردگار اور جنات میں ناتا ٹھرایا ہے' قرایش کما کرتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں مردار جنوں کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالی نے ان کے جواب میں فرمایا'جن جانے ہیں کہ ان کافروں کو حماب کتاب دینے کے لیے صافر ہونا پڑے گا(سورہ ناپڑے گا(سورہ ناپڑے گا(سورہ ناپڑے گا(سورہ ناپڑے کا وہم لھم جند محضرون کی یعنی حماب کے وقت صافر کئے مائیں گے۔

تی بر مرد اور دہریوں نے جمال فرشتوں اور شیطان کا انکار کیا ہے ' وہاں جنوں کا بھی انکار کیا ہے۔ قسطانی نے کما جنوں کا وجود فریت ہیں ہے۔ قرآن مجید اور دہری اور اجماع امت اور قواتر سے ثابت ہے اور فلاسفہ اور نیچریوں کا انکار قاتل اعتبار نہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص بھی ہے نے کما' اللہ یاک نے آدم سے دو ہزار برس پہلے جنوں کو پیدا فرمایا تھا۔ (وحیدی)

(۱۳۲۹۲) ہم سے قتیہ بن سعید نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے امام مالک نے 'ان سے عبد الرحمٰن بن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن الی صعصعہ انصاری نے اور انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان سے حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنہ نے کہا ہیں دیکھتا ہوں کہ تم کو جنگل میں رہ کر بکریاں چرانا بہت پند ہے۔ اس لیے جب بھی اپنی بکریوں کے ساتھ تم کی بیابان میں موجود ہو اور (وقت ہونے پر) نماز کے لئے اذان دو تو اذان دیتے ہوئے اپنی آواز خوب بلند کرو' کیونکہ مؤذن کی آواز اذان کو جمال تک بھی کوئی انسان'جن یا کوئی چیز بھی سے گی تو قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دے گی۔ حضرت ابو

مُوْبُنَ عَالَى بَيْنَةً عَنْ مَالِكُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّعْمَنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ : ((أَنْ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ : إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُ الْفَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَ بَادِيتِكَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَ بَادِيتِكَ فَأَذُنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوتِ الْمُؤذِن جِنَّ فَإِنْهُ لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوتِ الْمُؤذِن جِنَّ فَإِنْهُ لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوتِ الْمُؤذِن جِنَّ وَلاَ شَهْدَ لَهُ يَومَ وَلاَ اللهُ شَهْدَ لَهُ يَومَ وَلاَ السَّيْ وَلاَ شَهْدَ لَهُ يَومَ

الْقِيَامَةِ. قَالَ أَبُو سَعِيْدِ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُول معيد رضى الله عنه في كما كه بير حديث بين في رسول الله صلى الله اللهِ ﷺ)). [راجع: ٢٠٩]

عليه وسلم سے سنی تھی۔

صدیث بذا میں مؤذن کی اذان کی آواز کو جنوں کے بھی سننے کا ذکر ہے۔ اس سے جنوں کا وجود ثابت ہوا اور یہ بھی کہ جن قیامت کے دن بعض انسانوں کے اعمال خیر مثل اذان پر اللہ کے ہاں اس بندے کے حق میں خیر کی گوائی دیں گے۔ جنوں کا ذکر آنے سے باب كامطلب ثابت بوا

١٣ - بَابُ قُولِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَوْ مِنَ الْحِنَّ – إلى قَولِهِ - أُولَنِكَ فِي ضَلاَل مُبِيْنِ ﴾. ﴿مَصْرِفًا ﴾: مَعْدِلاً . ﴿ صَرَفْنَا ﴾: أي

باب اور الله تعالى كاسورة جن مين فرمانا "اورجب بمن آپ کی طرف جنوں کے ایک گروہ کو بھیج دیا 'اللہ تعالیٰ کے ار شاد ﴿ اولئك في ضلال مبين ﴾ تك"

سورہ کھف میں لفظ مصر فاجمعنی لوٹنے کی جگہ کے ہے۔ سورہ جن مين لفظ صوفنا كامعني متوجه كيا بجهيج ديا.

اس باب کے ذمل حضرت امام بخاری ملتج نے صرف آیت قرآنی کے نقل پر اکتفاکیا، جس میں اشارہ ہے کہ جنوں کا وجود نص قرآنی سے طابت ہے۔ جس سے یہ بھی طابت ہوا کہ بہت سے جن آنخضرت مٹائیل کی زبان مبارک سے قرآن شریف من کر مسلمان ہو گئے۔ جن کے طالت بتاانے کے لئے سورہ جن نازل ہوئی کی باب کی آیات سے مطابقت ہے۔

١٤ - بَابُ قُولِهِ تَعَالَى :

﴿ وَبَثُ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَةِ ﴾

قَالَ ابْنُ عَبَّاسِ : النُّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذُّكُر مِنْهَا، يُقَالُ الْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ: الْجَالُ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدَ. ﴿ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ﴾ فِي مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ. يُقَالُ: ﴿ صَافَّاتٍ ﴾ بُسُطٌ ٱجْنِحَتُهُنّ ﴿يَقْبضْنَ ﴾ يَضُربْنَ بأُجْنِحَتِهِنَّ.

٣٢٩٧ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَن الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِم عَن ابْن عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيِّ اللَّهِ

باب الله تعالی کاسور هٔ بقره میں ارشاد "اور ہم نے زمین پر ہر طرح کے جانور پھیلادیئے۔"

ہے بعض نے کما' سانیوں کی کئی قتمیں ہوتی ہیں۔ جان جو سفید باریک جو 'افعی' زهردار سانپ اور اسود کالاناگ (وغیره) سورهٔ جود میں اخذ بناصیتھا سے مرادیہ ہے کہ ہرجانور کی پیثانی تھامے ہوئے نے۔ لینی ہر جانور اسکی ملک اور اسکی حکومت میں ہے۔ لفظ صافات جوسورہ ملک میں ہے'اسکے معنی اپنے پر پھیلائے ہوئے اور اس سورة میں لفظ یقبضن جمعنی اینے ہازوؤں کو سمیٹے ہوئے کے ہیں۔

(١٣٢٩٤) بم سے عبداللہ بن محمر نے بیان کیا انہوں نے کما ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا'ان سے معمر نے بیان کیا'ان سے زہری نے بیان کیا'ان سے سالم نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی الله عنمانے کہ انہوں نے نبی کریم صلی الله علیه وسلم سے (606) SHOW (606)

يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: ((اقْتُلُواْ الْحَيُّاتِ وَالْأَبْتَرَ، الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ ويَسْتَسْقِطَانِ الْبَصَرَ ويَسْتَسْقِطَانِ الْبَحَبَلَ)).

[أطرافه في: ٣٣١٠، ٣٣١٦، ٤٠١٦.]. ٣٢٩٨ – ((قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةُ لأَقْتُلَهَا، فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ : لاَ تَقْتُلْهَا. فَقُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. فَقَالَ : إِنْهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ

> ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، وَهِيَ الْعَوَامِرُ)). [طرفاه في : ٣٣١١، ٢٣٣١٣.

. ٣٢٩٩ - ((وَقَالَ عَبْدُ الرَّزُاقِ عَنْ مَعْمَرٍ: فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ، أَوْ زَيْدُ بْنَ الْخَطْابِ. وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزَّيْدِيُّ. وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجْمَعِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطْاب).

سال آپ منبر پر خطبہ ویتے ہوئے فرما رہے تھے کہ سانپوں کو مار ڈالا کرد (خصوصاً) ان کو جن کے سرول پر دو نقطے ہوتے ہیں اور دم بریدہ سانپ کو بھی 'کیونکہ دونوں آنکھ کی روشنی تک ختم کر دیتے ہیں اور حمل تک گرادیتے ہیں۔

(۱۲۹۸) عبدالله بن عمر بن الله الله مرتبه مين ايك سان كو الله مرتبه مين ايك سان كو المراخ كى كوشش كر رہا تھا كه مجھ سے ابو لبابہ بن الله خود نے پكار كركما كه السے نه مارو ميں نے كما كه رسول الله مائي الله مائيوں كے مار نے كا حكم ديا تھا۔ انہوں نے بتايا كه بعد ميں پھر آنخضرت نے گھروں ميں رہنے والے سانيوں كو جو جن ہوتے ہيں دفعتا مار والنے سے منع فرايا۔

(۱۹۹۹) اور عبدالرزاق نے بھی اس مدیث کو معرسے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابولبابہ رہ اور کے معایا میرے پچا زید بن خطلب نے اور معمر کے ساتھ اس مدیث کو یونس اور ابن عیبنہ اور اسحاق کلبی اور زبیدہ نے بھی زہری سے روایت کیا اور صالح اور ابن ابی حفصہ اور ابن مجمع نے بھی زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر می میں اور نید انہوں ہے کہ مجھ کو ابولبابہ اور زید بن خطاب (دونوں) نے دیکھا۔

عبدالرزاق كى روايت كو امام مسلم اور امام اجمد اور طبرانى نے 'اور يونس كى روايت كو مسلم نے اور ابن عييند كى روايت كو امام احمد نے وصل كيا ، ابن ابى حفصد كى روايت ان كے نسخد ميں موصول ہے ' صالح كى روايت كو امام مسلم نے وصل كيا ہے۔ ابن ابى حفصد كى روايت ان كے نسخد ميں موصول ہے ' ابن مجمع كى روايت كو بغوى اور ابن السكن نے وصل كيا ہے۔

گریلو سانیوں کے بارے میں مسلم کی روایت ہے کہ آپ نے ان کے لیے یہ ارشاد فرمایا کہ تین دن تک ان کو ڈراؤ کہ ہمارے گھرسے چلے جاؤ' اگر پھر بھی دہ نہ لکلیں تو ان کو مار ڈالو' سانیوں میں کالا ٹاگ سب سے بدتر ہے۔ اس کے زہر سے آدی دم بھر میں مر جاتا ہے۔ کہتے ہیں سانی کی عمر ہزار سال ہوتی ہے۔ ہر سال میں ایک دفعہ کینچلی بدلتا ہے۔

باب مسلمان کابمترین مال بکریاں ہیں جن کو چرانے کے لیے پیاڑوں کی چوٹیوں پر پھر تا رہے۔ (۱۳۳۰) ہم سے اساعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ

١٥- بَابُ خَيْرٌ مَالِ الْـمُسْلِمِ غَنَمٌ
 يَتْبُعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ
 ٣٣٠ - حَدَّثَنَا إسْمَاعِيْلُ بُنُ أَبِي أُويْسٍ

قَالَ: حَدَّثنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْن عَبْدِ الرَّحْمَن بْن أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُوشِكَ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمَّ يَتَبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجَبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ)). [راجع: ١٩] ٣٠٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبْنِ الزُّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْـمَشْرِقِ، وَالْفَحْرُ وَالْـحُيَلاَءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالإِبِلِ، وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلَ الْوَبَرِ، وَالسُّكِيْنَةُ فِي أَهْلِ الْفَنَمِ)). [أطرافه في : PP37, AA73, PA73, • P73].

مجھ سے امام مالک نے بیان کیا' ان سے عبدالرحلٰ بن عبدالله بن عبدالرحمٰن بن الى صعصعه نے 'ان سے ان كے والدنے 'اور ان سے حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه فے بیان کیا که رسول الله صلی الله عليه وسلم في فرمايا ايك زمانه آئ كاجب مسلمان كاسب عمده مال اس کی وه بکریاں ہوں گی جنہیں وہ بیاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی وادبوں میں لے کر چلا جائے گا تا کہ اس طرح اپنے دین وایمان کو

(۱۰ ۳۳۱) ہم سے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا انهول نے كما ہم كو امام مالک نے خردی انہیں ابوالزناد نے خردی انہیں اعرج نے خبر دی اور اسیس حضرت ابو جریرہ رضی الله عند نے که رسول الله صلی الله عليه وسلم في فرمايا ، كفرى چوفى مشرق ميس ب اور فخراور تكبركرنا گھوڑے والوبی' اونٹ والوں اور زمینداروں میں ہو تاہے جو (عموماً) گاؤں کے رہنے والے ہوتے ہیں اور کمنوی والوں میں دل جمعی ہوتی

یورب میں کفری چوٹی فرمائی 'کیوں کہ عرب کے ملک سے ایران' توران یہ سب مشرق میں واقع ہیں اور اس زمانہ میں سال کے بادشاہ برے مغرور تھے۔ ایران کے بادشاہ نے آپ کا خط بھاڑ ڈالا تھا۔

> ٣٠٠٢ حَدُّثُنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُّثُنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثِنِي قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْن عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : أَشَارَ رَسُولُ ا للهِ اللهِ عَلَى الْمُونَ الْمُمَنِ فَقَالَ: ((الإِيْمَانُ يَمَانَ هَا هُنَا، أَلاَ إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإبل حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ)).

(٣٠٠٠) م سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کما ہم سے یکی قطان نے بیان کیا' ان سے اساعیل نے بیان کیا کہ مجھ سے قیس نے بیان کیا اور ان سے عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی الله عنه نے بیان کیا کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم نے يمن كى طرف اين باتھ سے اشارہ كرتے ہوئے فرمايا كه ايمان تو ادهرب يمن ميں! بان اور قساوت اور سخت دلی ان لوگول میں ہے جو اونٹول کی دمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمودار ہوں گی ایعنی رہید اور مفتركي قومول مين-

[أطرافه في : ۲۵۳۰، ۲۲۸۷، ۲۵۳۰۳.

آئیدی ایس والے بغیر بنگ اور بغیر تکلیف کے اپنی رغبت اور خوشی سے مسلمان ہو گئے تھے آنخضرت مرابط نے ان کی تعریف کسیسی کسیسی کسیسی کا اس کی تعریف

فرمائی اور اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ یمن والے قوی الایمان رہیں گے بد نبیت اور ملک والوں کے۔ یمن میں بدے بوے اولیاء الله اور عاملین بالدیث گزرے ہیں۔ آخری زمانہ میں علامہ قاضی محمد بن علی شوکانی یمنی صدیث کے بوے عالم گزرے ہیں۔ ان سے پہلے علامہ محمد بن اساعیل امیروغیرہ (وحیدی)

٣٠٣٠٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِي عَلَىٰ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحَمَارِ فَتَعَوِّدُوا باللهِ مِنَ الشَّيْطَان فَهَيْقُ أَوْا باللهِ مِنَ الشَّيْطَان فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا)).

(۱۳۳۰ مے فتیبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے لیث بن معد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے لیث بن معد نے بیان کیا' ان سے جعفر بن ربیعہ نے ' ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابو ہر رہ وضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو' کیو نکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیو نکہ اس نے شیطان کو دیکھا

وقت جگا دیتا ہے۔ اس مدیث سے مرغ کی نصیلت نکل ۔ ابوداؤر نے بہ سند صحیح نکالا مرغ کو برا مت کمو وہ نماز کیلئے بلاتا ہے بعنی نماز کے وقت جگا دیتا ہے۔ اس مدیث سے بہ بھی نکلا کہ نیک لوگوں کی صحبت میں دعا کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ قبول ہونے کی امید زیادہ ہوتی

[راجع: ۳۲۸۰]

٥ • ٣٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ

(۱۹۴ مهم) ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن
عبادہ نے خبردی کہا ہم کو ابن جر نئے خبردی کہا کہ جھے عطاء بن
ابی رباح نے خبردی اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنما سے
منا کہ رسول اللہ سٹی کیا نے فرمایا ' جب رات کا اندھرا شروع ہو یا
(آپ نے یہ فرمایا کہ) جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس
روک لیا کرو' کیونکہ شیاطین اسی وقت پھیلتے ہیں۔ البتہ جب ایک
گھڑی رات گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو' اور اللہ کا نام لے کر
دروازے بند کر لو' کیونکہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں کھول
ملک' ابن جر بے نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبردی کہ انہوں
نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنماسے بالکل اسی طرح حدیث
سنی تھی جس طرح مجھے عطاء نے خبردی تھی' البتہ انہوں نے اس کا
ذکر نہیں کیا کہ ''اللہ کانام لو۔''

(۵۰س۳) ہم سے موی بن اساعیل نے بیان کیا کما ہم سے وہیب

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُوَيْوَةَ وَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِيّ صَلِّي ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فُقِدَتْ أُمَّةً مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ لاَ يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَإِنِّي لاَ أَرَاهَا إِلاَّ الْفَأْرَ: إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الإبل لمْ تَشْرَبُ، وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَالُ الشَّاء شَرِبَتْ)). فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ النُّبِيُّ صَلِّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ لِيْ مِرَارًا فَقُلْتُ: أَفَأَقُرَأُ النُّوْرَاةَ؟

نے 'ان سے خالد نے 'ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رہا تھ نے کہ نبی کریم ماٹھایا نے فرمایا 'بن اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے۔ (ان کی صور تیں مسنح ہو گئیں) میرا تو یہ خیال ہے کہ انہیں چوہے کی صورت میں مسخ کر دیا گیا۔ کیونکہ چوہوں کے سامنے جب اونث کا دودھ رکھاجاتا ہے تو وہ اسے نمیں پیتے ( کیونکہ بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ کا گوشت حرام تھا) اور اگر بکری کا دودھ رکھا جائے تو لی جاتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے (حیرت سے) یوچھا' کیا واقعی آپ نے آنخضرت ملتها سے به حدیث سن بع؟ کئی مرتب انہوں نے به سوال کیا۔ اس پر میں نے کہا (کہ آنخضرت ماٹھیا سے نہیں سی تو پھر کس ہے) کیامیں توراۃ پڑھا کرتا ہوں؟ (کہ اس سے نقل کر کے بیان کرتا

اس میں اختلاف ہے کہ ممسوح لوگوں کی نسل رہتی ہے یا نہیں؟ جمهور کے نزدیک نہیں رہتی اور باب کی حدیث کو اس پر محمول كيا سے كه اس وقت تك آپ پر وى نه آئى موگى اى كئے آپ نے گمان كے طور پر فرمايا ـ (وحيدى)

(۲۰ ۳۳ ) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا ان سے ابن وہب نے بیان کیا' کما کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا' ان سے ابن شماب نے' ان سے عروہ نے 'انہوں نے عائشہ رضی الله عنماسے بیان کیا کہ نبی کریم لیکن میں نے آپ سے اسے مار ڈالنے کا تھم نہیں سنا تھا اور سعد بن الی و قاص بڑاٹھ بتاتے تھے کہ آنخضرت ماٹھائیا نے اسے مار ڈالنے کا حکم

(١٠٥٥ ٢٥) جم سے صدقہ نے بيان كيا انہوں نے كما جم كو ابن عييند نے خردی انہوں نے کہاہم سے عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے بیان کیا' ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انہیں ام شریک رضی الله عنمانے خبردی کہ نبی کریم طاق کیا نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

(۸۰ ۳۳۳) ہم سے عبیر بن اساعیل نے بیان کیا کما ہم سے ابواسامہ

٣٠٠٦ حَدُّقَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرُوزَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((إِنَّ النَّبِيِّ اللَّهِ وَالَ لِلْوَزَغِ: ((الفُورَيْسِقُ)). وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ. وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقُاصِ أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ أَمَرَ بِقُتْلِهِ)). [راجع: ١٨٣١]

٣٣٠٧ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْل قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةً قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْر بن شَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ شُرَيكِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الأَوْزَاغِ)). [طرفه في : ٣٣٥٩]. ٣٣٠٨ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلُ قَالَ

نے بیان کیا' ان سے ہشام نے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رہی ہیں گئے ہیں کہ میں کہ کے مر عائب کے سر عائشہ رہی ہیں کہ انہیں مار ڈالا کرو' کیونکہ وہ اندھا بنا دیتے ہیں اور حمل کو بھی نقصان پنجاتے ہیں۔

ابواسامہ کے ساتھ اس کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا۔

حَدُّثَنَا أَبُو أَسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهَا: ((اقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُ يَطْمِسُ الْبَصَر وَيُصِيْبُ الْحَبَلَ)).

تَابَعَهُ حَمَّادُ بُنُ سَلَمَةً : ((أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ)). [طرفه في: ٣٣٠٩].

٣٣٠٩ حَدِّثَنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُثْنَا يَحْيَى
 عَنْ هِشَامِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ: ((أَمَرَ النبي عَنْ اللهِ اللهُ الل

[راجع: ٣٣٠٨]

(۱۹۰۳) ہم سے مسدد نے بیان کیا کما ہم سے یکی قطان نے بیان کیا اور کیا ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور کیا ان سے ماکشہ رہی ہوئے ہیاں کیا کہ نبی کریم التی ہی ان سے عاکشہ رہی ہوئے ہیاں کیا کہ نبی کریم التی ہی اس سے عاکشہ رہی ہوئے ہیاں کیا کہ بیر آ تھوں کو نقصان پہنچا تا ہے اور حمل مار ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ بیر آ تھوں کو نقصان پہنچا تا ہے اور حمل

كوساقط كرديتائ.

یعنی ان میں زہریلا مادہ اتنا زود اڑ ہے کہ اس کی تیز نگاہی اگر کسی کی آنکھ سے نکرا جائے تو بصارت کے زائل ہونے کا خوف ہے۔ اس طرح حاملہ غورتوں کا حمل ساقط کرنے کے لئے بھی ان کی تیز نگاہی خطرناک ہے۔ پھر زہر کس قدر مملک ہو گا اس کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔

- ٣٣١٠ حَدَّتَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنَ عَمِ ابْنَ عَمِرَ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ، ثُمَّ نَهَى قَالَ: ((إِنَّ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ، ثُمَّ نَهَى قَالَ: ((إِنَّ النَّبِيِّ اللَّهِيَّ عَلَى النَّبِيِّ اللَّهُ هَرَجَدَ فِيْهِ سِلَخَ النَّبِيِّ اللَّهُ فَوَجَدَ فِيْهِ سِلَخَ حَيَّةٍ فَقَالَ: ((انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَنَظُرُوا فَيْنَ هُوَ فَنَظُرُوا فَقَالَ: (قَالُوهُ))، فَكُنْتُ أَقْتُلُها لِذَلِكَ)).

[راجع: ٣٢٩٧]

٣٣١١ - فَلَقِيْتُ أَبَا لَبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِي فَقَالُوا الْجِنَّانَ إِلاَّ كُلُّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ).

[راجع: ٣٢٩٨]

(۱۰س۱) ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا 'کما ہم سے ابن ابی عربی نے بیان کیا 'کما ہم سے ابن ابی عربی نے بیان کیا ان سے ابو یونس فشیری (حاتم بن ابی صغیرہ) نے 'ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ ابن عمر بی شی اسپوں کو پہلے مار ڈالا کرتے سے ۔ لیکن بعد میں انہیں مار نے سے خود بی منع کرنے گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ملٹی کیا نے اپنی ایک دیوار گروائی تو اس میں نے بیان کیا کہ نبی کریم ملٹی کیا 'آپ نے فرمایا کہ دیکھو' وہ سانپ کمال سے ایک سانپ کی کینچلی نکلی 'آپ نے فرمایا کہ دیکھو' وہ سانپ کمال ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے تلاش کیا (اور وہ مل گیا تو) آپ نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو 'میں بھی اسی وجہ سے سانپوں کو مار ڈالا کر تا تھا۔

(۱۳۳۱) پھر میری ملاقات ایک دن ابولبابہ بڑاٹھ سے ہوئی 'تو انہوں نے مجھے خردی کہ نبی کریم ملٹائیا نے فرمایا 'کہ پتلے یاسفید سانپوں کو نہ مارا کرو۔ البتہ دم کئے ہوئے سانپ کو جس پر دوسفید دھاریاں ہوتی ہیں اس کو مار ڈالو 'کیو نکہ یہ اتنا زہر پلا ہے کہ حاملہ کے حمل کو گرا دیتا ہے اور آدی کو اندھا بنا دیتا ہے۔

آ ہے۔ لائٹ کی اس کے مارنے کا حکم فرمایا۔ یمال بھی دھاریوں والے' اور بے دم کے سانپ کے مارنے کا حکم فرمایا۔ یمال بھی اس کے مارنے کا تعلم دیا جس میں یہ دونوں باتیں موجود ہوں وہ اور بھی زیادہ زہریلا ہو گا۔ یہ حدیث اگل حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ مطلب سے کہ جس سانپ میں ان دونوں میں سے کوئی صفت یا دونوں صفتیں پائی جائیں اس کو مار ڈالو (وحیدی)

٣٣١٢ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتَ.

(۱۳۳۱۲) ہم سے مالک بن اساعیل نے بیان کیا کما ہم سے جربر بن حازم نے بیان کیااور ان سے نافع نے کہ ابن عمر بی اسانیوں کو مار ڈالا

[راجع: ٣٢٩٧]

٣٣١٣- فَحَدَّثُهُ أَبُو لُبَابَةَ: ((أَنَّ النَّبيُّ ﴿ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ، فَأَمْسَكَ عُنهًا)). [راجع: ٣٢٩٨]

(ساسس) بعران سے ابولبابہ واللہ نے بیان کیا کہ نی کریم اللہ اللہ گھروں کے یتلے یا سفید سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے مارنا جھو ژ دیا۔

تَعَبِّمِ مَعِ اللهِ مَعْارى راللهِ في اللهِ عَلَيْ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ المُحالِمُ اللهِ ال اس کے لئے الگ باب باندھنا مناسب جانا۔ چر مرکی کی احادیث کے بعد باب زیر آیت ﴿ وَبَثَّ فِينِهَا مِنْ كُلِّ دَآيَةٍ ﴾ (القره: ١٦٣) كے ذيل ان جملہ احادیث کو لائے جن میں حیوانات کی مختلف قسموں کا ذکر ہوا ہے۔ فتدبر و فقک الله

> بَابِ خَمْسٌ مِنَ الدُّوابُّ فُواسِقُ يُقْتَلُنَ فِي الْحَرَم

٣٣١٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرُوزَةً عَنْ عَائِشَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَن النبيِّ ﷺ قَالَ: ((حَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلُن فِي الْحَرَم: الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيّا وَالْفُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ).

باب یا نیج بهت ہی برے (انسان کو تکلیف دینے والے) جانور ہیں 'جن کو حرم میں بھی مار ڈالنادرست ہے

(۱۳۳۱۴) ہم سے مدد نے بیان کیا کما ہم سے بزید بن زریع نے بیان کیا' کہا ہم سے معمرنے بیان کیا' ان سے زہری نے' ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت عاکشہ رہی آیا نے بیان کیا کہ نبی کریم ملی کیا نے فرمایا 'پانچ جانور موذی ہیں' انہیں حرم میں بھی مارا جا سکتا ہے (تو حل ميں بطريق ادلي ان كامارنا جائز ہو گا) چوہا' بچھو' چيل' كوا اور كاٺ لينے والاكتابه

[راجع: ١٨٢٩]

صحت انسانی کے لحاظ سے بھی میہ جانور بہت مصر ہیں۔ اگر ان میں سے ہر جانور کو اس کے مصرا ثرات کی روشنی میں دیکھا جائے تو مدیث نبوی کابیان صاف طور پر ذہن نشین ہو جائے گا۔

> ٣٣١٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةً قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْن دِيْنَار عَنْ

(۱۳۲۵) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے کماہم کو امام مالک نے خروی انسیس عبداللہ بن دینار نے اور انسیس حضرت

عبدالله بن عمر رضى الله عنهمانے كه نبى كريم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا 'پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں اگر كوئى شخص حالت احرام میں بھی مار ڈالے تو اس پر كوئى گناہ نہیں ۔ پچھو 'چوہا 'كاٹ لینے والا كتا 'كوا اور چیل ۔

(۱۳۳۱۱) ہم سے مسدد نے بیان کیا' کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا' ان سے کثیر نے' ان سے عطاء نے اور ان سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنما نے کہ نبی کریم اللہ اللہ اپنی کے برخوں کو ڈھک لیا کرو' مشکیز ول (کے منہ) کو باندھ لیا کرو' دروازے بند کر لیا کرو اور اپنے بچول کو اپنے پاس جمع کر لیا کرو' کیونکہ شام ہوتے ہی جات (روئے زمین پر) چسلتے ہیں اور اچلتے بھرتے ہیں اور سوتے وقت چراغ بجھالیا کرو' کیونکہ موذی (چوبا) بعض او قات جلتی بی کو کھینچ لاتا چراغ بجھالیا کرو' کیونکہ موزی (چوبا) بعض او قات جلتی بی کو کھینچ لاتا ہے اور اس طرح سادے گھر کو جلادیتا ہے۔ ابن جربی اور حبیب نے ہوں اس کو عطاء سے روایت کیا' اس میں جنات کے بدل شیاطین نے کور بیں۔

جنات اور شیاطین بعض دفعہ سانپ کی شکل میں زمین پر بھیل کر خاص طور پر رات میں انسانوں کی تکلیف کا سبب بن جاتے ہیں' حدیث کا مفہوم کی ہے۔

(۱۳۳۱) ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو یکی بن آدم نے خبر دی 'انہیں اسرائیل نے 'انہیں منصور نے 'انہیں ابراہیم نے خبر دی 'انہیں اسرائیل نے 'انہیں منصور نے 'انہیں علقمہ نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود بن رائی نے بیان کیا کہ (مقام منی میں) ہم نبی کریم ماٹی ایک عار میں بیٹے ہوئے تھے کہ آیت ﴿ والموسلات عرف ﴾ "نازل ہوئی 'ابھی ہم آپ کی زبان مبارک سے اسے من ہی رہے تھے کہ ایک بل میں ہم آپ کی زبان مبارک سے اسے من ہی رہے تھے کہ ایک بل میں سے ایک سانپ نکلا۔ ہم اسے مار نے کے لئے جھیٹے 'لیکن وہ بھاگ گیا اور اپنے بل میں داخل ہو گیا' (آخضرت ساٹیلیل نے) اس پر فرمایا' تہمارے ہاتھ سے وہ ای طرح نے نکلا' جیسے تم اس کے نشان سے نے گئے اور یکی نے اسرائیل سے روایت کیا ہے' ان سے اعمش نے 'ان

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنْ رَسُولَ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنْ مَنْ فَتَلَهُنْ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ : الْعَقُورُ مَنْ فَتَلَهُنْ وَهُو مُحْرِمٌ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ : الْعَقُورُ وَالْكُلُب الْعَقُورُ وَالْكُلُب الْعَقُورُ وَالْكُلُب الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحَدَأَةُ)). [راجع: ١٨٢٦] بنُ ذَيْدِ عَنْ حَلَّمَنَا مُسَدَّذٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بَنُ ذَيْدِ عَنْ حَلِيْمٍ عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِرِ بُنِ عَنْ ذَيْدِ عَنْ حَلِيْمٍ عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِرِ بُنِ عَنْ ذَيْدِ عَنْ حَلَيْمٍ عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِرِ بُنِ عَنْ مَلَادً فَالَ حَدَّثَنَا مُسَدِّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدِّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدِيدً فَالَ: ((خَمْرُوا اللهَ لِيْنَةَ وَأَوْكُوا اللَّسُقِيَةَ وَأَعِيْفُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ ((خَمْرُوا اللَّهُ لِيْتَةَ اللَّهُ الْمَعْلَى الْمُتَارِلُ وَحَطْفَةً ، وَأَوْكُوا اللَّهُ اللهُ اللهُ وَيَعْمُوا اللَّهُ اللهُ عَنْدَ الرُّقَادِ فَإِنْ الْمُعْرَفِي وَحَبِيْتِ عَنْ اللهُ وَيَعْمُوا اللَّهُ وَيُعْمَلُوا اللهُ وَيَعْمَوا اللَّهُ اللهُ عَنْهَا اللَّهُ اللهُ وَاللَّهُ اللهُ وَيَعْمُ وَا اللَّهُ اللهُ وَيُعْمُوا اللَّهُ وَلَيْمِ وَعَيْدَ الرُّقَادِ فَإِنْ اللهُ وَيُسِقَةَ رُبُمَا اجْتَرَبِ الْفُويُنِي وَعَيْدَ وَاللَّهُ اللهِ اللهُ وَيُعْمَلُوا اللهُ اللهُ اللهُ وَلَا اللهُ حُرَيْجٍ وَحَبِيْتِ عَنْ اللهُ وَيُسْتِكَ عَلَى اللهُ عُرَاحِ وَحَبِيْتِ عَنْ اللهُولِيَةُ اللّهُ اللهُ اللهُ

٣٣٦٧ - حُدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيْل عَنْ مَنْصُورِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ قَلَى غَارِ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَالْمُوسَلاَتِ عُرْفًا﴾ فَإَنَّ فَنَزَلَتْ: ﴿وَالْمُوسَلاَتِ عُرْفًا﴾ فَإِنَّ فَنَزَلَتْ عُرُفًا﴾ فَإِنْ فَنَزَلَتْ عُرْفًا﴾ فَإِنْ كَنَّا مَعْ فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ كَنَّا فَنَدَخَلَتْ فِي عُجْرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ فَدَخَلَتْ فِي جُحْرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ فَدَخَلَتْ فِي جُحْرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ فَدَخَلَتْ فِي جُحْرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْ الأَعْمَشِ عَنْ اللهِ عَنْ الأَعْمَشِ عَنْ المُعْمَشِ عَنْ الأَعْمَشِ عَنْ المَعْمَشِ عَنْ المَعْمَشِ عَنْ المَعْمَشِ عَنْ المَعْمَشِ عَنْ المَعْمَشِ عَنْ المَعْمَشِ عَنْ المُعْمَشِ عَنْ المَعْمَشِ عَنْ المُعْمَسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمَشِ عَنْ المَعْمَشِ عَنْ المَعْمُسُ عَنْ المَعْمِسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمُسُ عَنْ المَعْمُسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمُسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمُسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمُسُ عَنْ المَعْمُسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمُسُ عَنْ المَعْمُسُ عَنْ المَعْمُسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المَعْمَسُ عَنْ المُعْمَسُ عَلَيْ المَعْمُسُ عَلَيْ المَعْمُسُ عَنْ المَعْمُسُ عَلْ المَعْمَسُ عَلَيْ المَعْمُسُ عَلَيْ المَعْمُ

إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ. . مِثْلهُ. قَالَ: ((وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً)). وَتَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةً. وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةً وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ.[راجع: ١٨٣٠]

ے ابراہیم نے 'ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رہ اللہ نے اسی طرح روایت کیا اور کہا کہ ہم آخضرت ملٹھالیا کی زبان مبارک سے اس سورة کو تازہ بتازہ سن رہے تھے اور اسرائیل کے ساتھ اس حدیث کو ابوعوانہ نے مغیرہ سے روایت کیا اور حفص بن غیاث اور ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے بھی اعمش سے بیان کیا' ان سے ابراہیم نے 'ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رہائشہ .

ابوعوانہ کی روایت کو خود مؤلف نے کتاب النفیر میں اور حفص کی روایت کو بھی مؤلف نے کتاب الج میں اور ابو معاویہ کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا' سلیمان بن قرم کی روایت کو حافظ نے کما' میں نے موصولاً نہیں پایا۔

٣٣١٨ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بَنُ عَلِيٍّ قَالَ الْحَبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النّبِيِّ فَلَى قَالَ: ((دَخَلَتِ امْرَأَةً النّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ)). قَالَ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَن سَعِيْدِ الْمُقَبُرِيِّ عَنْ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَن سَعِيْدٍ الْمُقبُرِيِّ عَنْ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَن سَعِيْدٍ الْمُقبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ فَقَى النّبِي اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِي فَقَى النّبِي فَقَلْدَ [راجع: ٣٣٦٥]

(۳۳۱۸) ہم سے نفر بن علی نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو عبدالا علی نے خردی' انہوں نے کہا ہم کے عبداللہ بن عمر نے بیان کیا' ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنمانے کہ بی کریم سل کے بیان کیا' ایک عورت ایک بلی کے سبب سے دو ذرخ میں گئی۔ اس نے بلی کو باندھ کر رکھانہ تو اسے کھانا دیا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ کیڑے مکوڑے کھا کرا بی جان بچالیت ۔ عبدالا علی نے کہا اور ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا' ان سے سعید مقبری نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سل کیا سے اس طرح دوایت کیا۔

معلوم ہوا کہ مخلو قات کو قصداً کچھ بھی تکلیف دینا عنداللہ سخت معیوب اور گناہ تعظیم ہے۔

(۱۹۳۹) ہم سے اساعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' کما کہ جھے سے امام مالک نے بیان کیا' کما کہ جھے سے امام مالک نے بیان کیا' ان سے ابوالزناد نے' ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بڑاٹھ نے کہ رسول کریم ماٹھ بیا نے فرمایا' گروہ انبیاء میں سے ایک نبی ایک درخت کے سائے میں اترے' وہاں انبیاء میں کی ایک چیونی نے کاٹ لیا۔ تو انہوں نے حکم دیا' ان کاسارا انبیس کی ایک چیونی نے کاٹ لیا۔ تو انہوں نے حکم دیا' ان کاسارا معت جلوا سامان درخت کے تلے سے اٹھالیا گیا۔ پھر چیونٹیوں کاسارا بھت جلوا دیا۔ اس پر اللہ تعالی نے ان پر وحی بھیجی کہ تم کو تو ایک ہی چیونی نے کاٹا تھا' فقط اس کو جلانا تھا۔

غلط ترجمه كاايك نمونه:

بوے افسوس سے کمنا پڑتا ہے کہ آج کل ہمارے معزز علماء کرام بخاری شریف کے تراجم کی عدد نکال رہے ہیں۔ گر ان کے تراجم اور تشریحات میں لفظی اور معنوی بہت می غلطیاں موجود ہیں۔ حتیٰ کہ بعض جگہ حدیث کا مفہوم کچھ ہوتا ہے اور بید حضرات اس کے بر عکس ترجمہ کر جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہاں بھی موجود ہے۔ حدیث کے الفاظ فاصر بجھازہ فاخرج من تحتها کا ترجمہ تفہیم البخاری (دیوبندی) میں یوں کیا گیا ہے۔

"تو انہوں نے اس کے چھتے کو درخت کے بنیج سے نکالنے کا حکم دیا۔ وہ نکالا گیا۔" یہ ترجمہ بالکل غلط ہے' صیح وہ ہے جو ہم نے کیا ہے' جیسا کہ اہل علم پر روش ہے۔

١٧ - بَابُ إِذَا وَقَعَ اللهُّبَابُ فِي
 شَرَابِ أَحَدِثُكُمْ فَلْيَفْمِسْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى
 جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الأَخْرَى شِفَاءً

• ٣٣٢- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدِ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةً مَنْ مُخْلَدِ قَالَ عَنْبَةً بُنُ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النبي عَلَيْ: ((إِذَا وَقَعَ الذُبَابُ يَقُولُ: قَالَ النبي عَلَيْ: ((إِذَا وَقَعَ الذُبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلَيَعْمِسُهُ ثُمَّ لِيَنْزَعْهُ، فَلِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلَيْعْمِسُهُ ثُمَّ لِيَنْزَعْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالأُخْرَى شِفَاءً)). [طرفه في: ٢٧٨٥].

٣٣٢١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا بِسْحَاقُ الأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوفٌ حَدَّثَنَا عَوفٌ عَنِ الْسَحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ اللهِ هَيْ قَالَ: رَضِيَ اللهِ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ هَلَيْ قَالَ: (رَغُفِرَ لِإِمْرَأَةِ مُومِسَةٍ مَرَّتُ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِي يَلْهَتُ، قَالَ: كَادَ يَقْتُلُهُ رَأْسِ رَكِي يَلْهَتُ، قَالَ: كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ - فَنَزَعَتْ خُفُها فَأُوثَقَتْهُ بِحمارِها فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ، فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ)). فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ، فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ)). والمرفه في : ٣٤٦٧].

باب اس مدیث کابیان جب مصی پانی یا کھانے میں گر جائے تو اس کو ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیاری ہوتی ہے اور دوسرے پر میں شفاہوتی ہے

(۱۳۳۲۰) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے
سلیمان بن بلال نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھ سے عتبہ بن مسم
نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھے عبید بن حنین نے خبردی' انہوں
نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سا۔ وہ بیان
کرتے تھے کہ نبی کریم سلی آیا نے فرایا' جب کھی کسی کے پینے (یا
کھانے کی چیز) میں پڑ جائے تو اسے ڈبو دے اور پھر نکال کر پھینک
دے۔ کیونکہ اس کے ایک پر میں بیاری ہے اور اس کے دو سرے
(یر) میں شفا ہوتی ہے۔

(۱۳۴۲) ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق ازرق نے بیان کیا کہا ہم سے حسن اور ابن نے بیان کیا کہا ہم سے عوف نے بیان کیا ان سے حسن اور ابن سیرین نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رفاقتہ نے کہ نبی کریم سال آیا نے فرمایا ایک فاحشہ عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ وہ ایک کے قریب کھڑا پیاسا ہانپ کے قریب سے گزر رہی تھی 'جو ایک کویں کے قریب کھڑا پیاسا ہانپ رہا تھا۔ ایسا معلوم ہو تا تھا کہ وہ پیاس کی شدت سے ابھی مرجائے گا۔ اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اس میں اپنا دویٹہ باندھ کر پانی نکالا اور اس میں اپنا دویٹہ باندھ کر پانی نکالا اور اس کے کو پلادیا 'تواس کی بخشش اسی (نیکی) کی وجہ سے ہوگئی۔

٣٣٢٧ حَدُّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيُّ كَمَا أَنْكَ هَا هُنَا، أَخْبَرَنِي عَبَيْدُ اللهِ عَنِ اللهِ عَنِ اللهِ عَنِ اللهِ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النبيِّ فَيْ قَالَ: ((لاَ تَدْخُلُ الْمَكَرِّكَةُ بَيْنًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلاَ صُوْرَةٌ)).

٣٣٢٣ - حَدُّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ عُمْرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهُمَا).

٤ ٣٣٢- حَدُّثَنَا مُوسَى بْنُ إسْمَاعِيْلَ قَالَ

حَدَّثُنا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثِنِي أَبُو

(۱۳۳۲۲) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ اہم سے سفیان نے بیان کیا کہ اہم سے سفیان نے بیان کیا کہ اس طرح یاد رکھا کہ بیان کیا کہا کہ میں نے زہری سے اس حدیث کو اس طرح یاد رکھا کہ موجود مجھ کو کوئی شک ہی نہیں نہیں ابین ہے۔ (انہول نے بیان کیا کہ) مجھے عبیداللہ نے خبردی انہیں ابن عباس بی او طلح رفاللہ نے کہ نبی کریم ساٹھ کیا نے فرمایا ' عباس بی او طلح رفاللہ نے کہ نبی کریم ساٹھ کیا نے فرمایا ' اور حت کی فرشتے ان گھروں میں نہیں داخل ہوتے جن میں کتا یا (جاندار کی) تصویر ہو۔

(ساس الله الله عبدالله بن يوسف في بيان كيا انهول في كما بم وامام مالك في خبروى انبيل تافع في اور انهيل حضرت عبدالله بن عمر رضى الله عنما في كه نبى كريم صلى الله عليه وسلم في كول كو مارف كا تمم فرمايا ہے۔

شکار کے لئے یا گھر بارکی رکھوالی کے لئے کتے پالتے کی اجازت دی گئی ہے۔ پاگل یا جو کتے انسانوں کے دعمن ہوں اور کاننے کے لئے دو ڑتے ہوں انہیں مارنے کا آپ نے حکم دیا ہے آپ کی مراد تمام کول سے نہیں۔

(۱۳۳۲۳) ہم سے موئی بن اساعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے بیان کیا ان سے بیلی کیا اور ان بیان کیا ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بڑا تھ نے بیان کیا کہ نبی کریم ملڑا تیا نے فرمایا 'جو مخص کتا پالے' اس کے عمل نیک میں سے روزانہ ایک قیراط (ثواب) کم کردیا جاتا ہے 'کھیت کے لئے یا مولیٹی کے لیے جو کتے پالے جائیں وہ اس سے الگ ہیں۔

سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَومٍ قِيْرَاطٌ، إِلاَّ كَلْبَ حَرْثِ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ)).

[راجع: ٢٣٢٢]

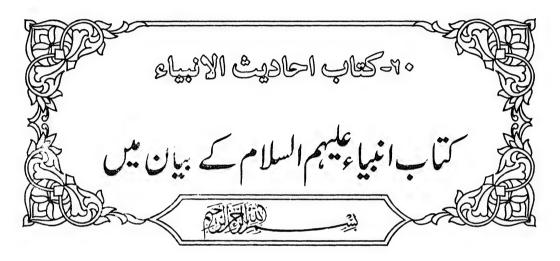
کتے ضرور کبھی نہ کبھی کسی کا کسی بھی قتم کا نقصان ضرور کر دیتے ہیں' اس نقصان کے عوض اس کے پالنے والے پر ذمہ داری ہو گی' حفاظت کے لئے جو کتے پالے جائیں ان پر ضرور مالک کا کنٹرول ہو گا للذا وہ مشٹی کئے گئے۔

٣٣٢٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةً قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ خُصَيفَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي السَّانِبُ بْنُ يَزِيْدَ خُصَيفَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي السَّانِبُ بْنُ يَزِيْدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ زُهَيْرِ الشَّنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ اللهِ عَلَيْهَ لَكُنْ (رَمَنْ الْقِتَنَى كَلْبًا لاَ

(۱۳۳۲۵) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ ہم سے سلمان نے بیان کیا کہ مجھے سائب نے بیان کیا کہ مجھے سائب بن برید بن خصیفہ نے خبروی کہا کہ مجھے سائب بن برید نے خبروی انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوی بڑا تھ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ جس نے کوئی انہوں نے رسول اللہ ساتھ لیے سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس نے کوئی کتا پالا۔ نہ تو پالنے والے کا مقصد کھیت کی حفاظت ہے اور نہ مویشیوں

يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلاَ ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلُّ يَومٍ قِيْرَاطٌ)). فَقَالَ السَّانِبُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ قَالَ: إِيْ وَرَبِّ هَذِهِ الْقِبْلَةُ. [راحم: ٣٣٣٣]

کی اوروزانہ اس کے نیک عمل میں سے ایک قیراط (تواب) کی کی ہو جاتی ہے۔ سائب نے پوچھا کیا تم نے خودیہ حدیث رسول کریم ملٹی لیا سے سن تھی؟ انہوں نے کہا ہاں! اس قبلہ کے رب کی قسم (میں نے خوداس حدیث کو رسول کریم ملٹی لیا سے سناہے)



آئیت میں المحمد للہ! آج جب کہ دوران سفر جنوبی ہند میں محترم الحاج محمد ابراہیم صاحب ترچنا لی کے ہاں مقیم ہوں 'کتاب بدء الخلق میں حضرت پینیم مولی ہوں گے۔ باب بدء الخلق میں حضرت بوری ہوئی اور کتاب الانبیاء کا آغاز ہوا۔ جس میں مختلف پینیمروں کے حالات مذکور ہوں گے۔ باب بدء الخلق میں حضرت امام بخاری مطاقعہ کئی ایسی احدیث بھی لائے ہیں جن کا بظاہر تعلق ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتا۔ کرمانی نے یہ توجیہ کی ہے کہ اس باب میں بدء الخلق کا ذکر تھا تو امام بخاری نے اس میں بعض مخلوقات کا بھی ذکر کردیا 'جیسے کتا' چوہا وغیرہ۔ واللہ اعلم۔

مخلوقات میں آسان و زمین انسان حیوان سب ہی واغل ہیں۔ ای حقیقت کو واضح کرنے کے لئے آپ مخلف قتم کی احادیث اس بب کے ذیل میں لائے تاکہ فرامین رسول کریم طلّ ہیں ہر فتم کی مخلوقات کے کچھ حالات معلوم ہو سکیں۔ انبیاء علیم السلام کی تعداد کے متعلق ایک حدیث وارد ہوئی ہے کہ دنیا میں کل ایک لاکھ اور چوہیں ہزار پیفیر آئے۔ جن میں رسول لیعنی صاحب شریعت اور کتابیں تین سو تیرہ ہیں۔ ان سب پیفیروں کے آخر میں خاتم الرسل ہمارے پیفیر طاقیا ہیں۔ خود قرآن شریف سے طابت ہے کہ آپ خاتم النبین ہیں اور حضرت ابن عباس میں ایک پیفیرہ تمارے پیفیر کی طرح۔ تو اول تو یہ اثر شاذ ہے۔ دو سرے اس آیت کے خلاف نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اور زمینوں کے پیفیر ہمارے پیفیر طابقا سے پیفیر والے آپئی زمینوں کے پیفیر ہمارے پیفیر طابقا سے پیفیر طابقا سب پیفیروں کے خاتم الانبیاء ہوں تو وہ سب پیفیر طابقا سب پیفیروں کے خاتم الانبیاء ہوں۔ اور ہمارے پیفیر طابقا سب پیفیروں کے خاتم ہوئے۔

ختم نبوت کا عقیدہ امت کا مسلمہ عقیدہ ہے جس پر جملہ مکاتب فکر اسلامی کا انقاق ہے گر کچھ عرصہ قبل یمال ہندوستان میں ایک صاحب پیدا ہوئے اور انہوں نے اس عقیدے کو مسخ کرنے کے لئے مختلف قتم کی تاویلات کا جال پھیلا کر بہت سے لوگوں کو اس بارے میں متزلزل کر دیا۔ پھریہ صاحب خود بھی مدی نبوت بن بیٹھے اور کتنے لوگوں کو اپنا مرید بنالیا' ان سے مراد مرزا غلام احمد صاحب

قادیانی ہیں جو عرضہ قبل وفات پا چکے ہیں۔ گران کے جائشین پوری امت اسلامی سے کٹ کر اپنا ایک علیحدہ دین بنائے ہوئے ہیں۔
جو مسلمان خدا و رسول پر پختہ ایمان رکھتے ہیں ان کو ہرگز ایسے لوگوں کے جال میں نہ آنا چاہئے، ختم نبوت کے خلاف عقیدہ بناکر
نبوت کا دعویٰ کر کے حضرت سیدنا محمد رسول اللہ الٹیکیا کے تخت نبوت پر قبضہ کرنا ہے۔ جس کا پوری شدت سے مقابلہ کرنا ہر اس
مسلمان کا فرض ہے جو اللہ کو معبود برحق اور رسول کریم مٹھیل کے رسول برحق اور خاتم النبیتین ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے۔ تفسیلات کے
لیے مصنفات حضرت فاتح قادیان مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امر تسری رہائی کا مطالعہ ضروری ہے۔ جو خاص اس مشن پر حضرت مولانا
مرحوم نے تحریر فرمائی ہیں اور بھی بہت سے علماء نے اس موضوع پر بہت سی فاضلانہ کتابیں کھی ہیں۔ جزاہم اللہ خیرالجزاء۔

لفظ انبیاء نی کی جمع ہے جو نبوت سے ہے۔ جس کے معنی خبر دینے کے ہیں۔ پچھ خاصان اللی براہ راست اللہ پاک سے خبر پاکر دنیا کو خبریں دیتے ہیں۔ بی نبی ہیں۔ والنبوہ نعمه یمن بھا الله علی من شاء ولا یبلغها احد بعلمه ولا کشفه ولا یستحقها باستعدادولایته و وقع فی ذکر عدد الانبیاء حدیث ابی ذرمو فوعا انهم مائة الف واربعة و عشرون الفاالرسل منهم ثلاث مائة و ثلاث عشر۔ صححه ابن حبان رفتح الباری) یعنی اللہ پاک محض اپنے فضل و کرم سے جے چاہتا ہے عطاکرتا ہے نبوت کی کو اس کے علم یا کشف یا استعداد والبت کی بنا پر خمیں حاصل ہوتی۔ یہ محض اللہ کی طرف سے ایک وہی نعمت ہے۔ انبیاء کی تعداد کے بارے میں مرفوعاً حدیث ابوذر میں آیا ہے کہ ان کی تعداد ایک الکے اور چوہیں ہزار ہے جن میں تین سو تیرہ رسول ہیں اور باقی سب نی ہیں۔ رسالت کا مقام نبوت سے اور بھی بلند و بالا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

## ١- بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ دُرَيَّتِهِ

﴿ صَلْصَالَ ﴿ عَيْنَ خُلِطَ بِرَمْل، فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلَّصِلُ الْفَخَّارُ، وَيُقَالُ مُسْتِنَ يُرِيْدُونَ بِهِ صَلَّ، كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الإغْلَاقِ، مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبْتُهُ. ﴿ فَمَرَتْ بِهِ ﴿ بَهَا اسْتَمَرَّ الْحَمْلُ كَبْتُهُ. ﴿ فَمَرَتْ بِهِ ﴿ بَهَا اسْتَمَرَّ الْحَمْلُ فَاتَحَمْدُ ﴾ : أَنْ تَسْجُدَ.

# باب جفرت آدم مُلِاتُلُ اور ان کی اولاد کی پیدائش کے بیان میں

(سورة رحمٰن میں لفظ) صلصال کے مینے ایسے گارے کے ہیں جس میں ریق ملی ہو اور وہ اس طرح سے بجنے لگے جیسے پکی ہوئی مٹی بجتی ہے۔ بعض نے کما صلصال کے معنی منتن یعنی بدیودار کے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ صل سے نکلا ہے۔ فاکلمہ مرر کردیا یا جیسے صَرْصَرْصَرْ سے دروازے میں سے آواز نکلے جیسے کبکبة کب سے نکلا ہے۔ سورة اعراف میں لفظ فمرت به کامعنی چلتی پھرتی رہی ممل کی مت پوری کی '(سورة اعراف میں) لفظ ان لا تسجد کامعنی ان تسجد کے ہیں۔ لینی تجھ کو سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا۔ لا کالفظ یمال زاکدے۔

باب الله تعالی کاسور و بقره میں به فرمانا 'اے رسول! وه وقت یاد کرجب تیرے رب نے فرشتوں سے کمامیں زمین میں

باب وَقُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنّي جَاعِلٌ فِي

## ایک (قوم کو) جانشین بنانے والا ہوں

الأَرْض خَلِيْفَةً ﴾ [البقرة: ٣٠].

(خلیفہ کے بیہ بھی ایک معنیٰ ہیں کہ ان میں سلسلہ وار ایک کے بعد دو سرے ان کے قائم مقام ہوتے رہیں گے) حضرت ابن عباس جيء في كما سورة طارق ميس جولما عليها حافظ ك الفاظ بين عبال لما الاك معن ميس بـ يعني كوئي جان نسيس مكر اس پر الله کی طرف سے ایک محکمبان مقرر ہے '(سورہ بلد میں جو) فی کبد کالفظ آیا ہے کبد کے معنی سختی کے ہیں۔ اور (سورہ اعراف میں) جو ریشا کا لفظ آیا ہے ریاش اس کی جمع ہے لینی مال ' یہ حضرت این عباس مین الله کا تفیرہ دو سرول نے کما واس اور ریش کا ایک ہی معنى ہے لين ظاہرى لباس اور (سورة واقعہ ميس) جو تمنون كالفظ آيا ہے اس کے معنی نطفہ کے ہیں جو تم عورتوں کے رحم میں (جماع کر ك) دُالت مور (اور سورهُ طارق ميس م) انه على رجعه لقادر مجابد نے کمااس کے معنے یہ ہیں کہ وہ خدا منی کو پھرذ کرمیں لوٹا سکتا ہے (اس كو قريالي نے وصل كيا' اكثر لوگوں نے يد معنى كئے بيس كه وہ خدا آدمی کے لوٹانے لیعنی قیامت میں پیدا کرنے پر بھی قادر ہے) (اور سورة سجده میں) كل شئى خلقه كا معنى بير ہے كه مرچيزكو الله نے جوڑے جوڑے بنایا ہے۔ آسان زمین کا جوڑ ہے (جن آدمی کا جوڑ ہے 'سورج چاند کاجو ڑہے) اور طاق اللہ کی ذات ہے جس کا کوئی جو ڑ نہیں ہے۔ سورہ تین میں ہے فی احسن تقویم لینی اچھی صورت احچى خلقت مين جم ناسان كوپيداكيا- ﴿ اسفل سافلين الا من امن ﴾ یعنی پھر آدمی کو ہم نے پست سے پست تر کر دیا (دوزخی بنادیا) مگرجو ایمان لایا ۔ (سورۂ عصرمیں) فی خسسو کامعنی گمراہی میں پھرایمان والوں كومتنتى كيا ـ (فرمايا الاالذين امنوا) سورة والصافات ميس لازب كامعنى لازم (يعني حميثتي موكى ليس دار) سورة واقعه مين الفاظ ﴿ وننشئكم في ما لا تعلمون ﴾ يعنى جونى صورت مين جم چابين تم كوبنادين - (سورة بقره میں) نسبح بحمدی لعنی فرشتوں نے کما کہ جم تیری برائی بیان كرتے ہيں۔ ابوالعاليد نے كمااى سورة ميں جو ہے ﴿ فعلقى آدم من

قال ابْنُ عَبَاس: ﴿لَمَّا عَلَيَّهَا حَافِظٌ ﴾: إلاَّ عَلَيْهَا حَافِظٌ. ﴿فِي كَبَدِ﴾: فِي شِدَّةِ خَلْقِ. ﴿ وَرِيَاسًا ﴾: الْمَالُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللَّبَاسِ. ﴿ مَا تُمْنُونَ ﴾: النُّطْفَةُ فِي أَرْحَام النَّسَاءِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴾ : النُّطْفَةُ فِي الإِحْلِيْلِ. كُلُّ شَيْءٍ حَلَقَهُ فَهُوَ ﴿ شَفْعٌ ﴾ : السَّمَاءُ شَفْعٌ. ﴿وَالْوَتْرُا ﴿ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿فِي أَحْسَن تَقُوِيْمٍ﴾: فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ، ﴿ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ﴾: إلا مَنْ آمَنَ. ﴿ خُسْرِ ﴾: ضَلاَل، ثُمّ اسْتَثْنَى إلا مَنْ آمَنَ. ﴿لاَزْبُ ﴾: لاَزم. ﴿نُنْشِئُكُمْ ﴾: فِي أَيِّ خَلْقِ نَشَاءُ. ﴿ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ ﴾: نُعَظَّمُكَ. وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةَ : ﴿فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتِ ﴾: فَهُوَ قُولُهُ: ﴿ رَبُّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا﴾. ﴿فَأَزَلُهُمَا﴾: فَاسْتَزَلُّهُمَا. و﴿يَتَسَنَّهُ﴾ يَتَفَيَّر. ﴿آسِنِ﴾ مُتَغَيِّر. و﴿ الْمَسْنُونَ ﴾: الْمُتَغَيِّرِ. ﴿ حَمَا ﴾: جَمْعُ حَمْأَة وَهُوَ الطَّيْنُ الْمُتَغَيِّرُ. ﴿ يَخْصِفَان ﴾: أَخَذَ النجِصَافَ ﴿ مِنْ وَرَق الْجَنَّةِ﴾ يُؤَلَّفَان الْوَرَقَ وَيَخْصِفَان بَعْضَهُ إِلَى بَعْض. ﴿سَوْآتِهِمَا﴾: كِنَايَةٌ عَنْ فَرَجَيْهِمَا. ﴿وَمَتَاعٌ إِلَى حِيْنٍ﴾: هَا هُنَا

إِلَى يوم الْقِيَامَةِ، الْحِيْنَ عِنْدَ الْعَرَبِ : مِنْ سَاعَةِ إِلَى هَا لَا يُخْصَى عَدَدُهُ. ﴿قَبِيْلَهُ ﴾: جيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ. جيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ.

ربه کلمات ﴾ وه کلے یہ ہیں۔ ﴿ ربنا ظلمنا انفسنا ﴾ ای سورة میں فازلهما کا معنی لینی ان کو ڈگا دیا پیسلا دیا۔ (ای سورة میں ہے) لم یہ سندہ لینی بگڑا تک نہیں۔ ای سے (سورة محمد میں) لفظ اسن ہے لینی بگڑا ہوا (بدیودار پانی) ای سے سورة جمر میں لفظ مسنون ہے۔ لینی بدلی ہوئی بدیودار (ای سورة میں) حما کالفظ ہے جو حماة کی جمع ہے لینی بدیودار کیچڑ (سورة اعراف میں) لفظ یخصفان کے معنی لینی دونوں بدیودار کیچڑ (سورة اعراف میں) لفظ یخصفان کے معنی لینی دونوں آدم اور حواتے بمشت کے پتول کو جو ژنا شروع کردیا۔ ایک پر ایک رکھ کر اپناستر چھپانے گئے۔ لفظ سواتھما سے مراد شرم گاہ ہیں۔ لفظ متاع الی حین میں حین سے قیامت مراد ہے عرب لوگ ایک گئری سے مراد شیطان کاگروہ جس میں وہ خود ہے۔

حضرت مجہتد مطلق امام بخاری روایٹی نے اپنی عادت کے مطابق قرآن شریف کی مختلف سورتوں کے مختلف الفاظ کے معانی یمال واضح فرمائے ہیں۔ ان الفاظ کا ذکر ایسے ایسے مقامات پر آیا ہے جہال کی نہ کی طرح سے اس کتاب الانبیاء سے متعلق کی نہ کی طرح سے اس کتاب الانبیاء سے متعلق کی نہ کی طرح سے اس کتاب الانبیاء سے متعلق کی نہ کی طرح سے بھر مضامین بیان ہوئے ہیں۔ یمال ان اکثر سورتوں کو بر یکٹ میں ہم نے بتلا دیا ہے وہاں وہ الفاظ کا پوری تفصیل طوالت کے خوف سے یمال سے پورے مطالب کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔ ان جملہ آیات اور ان کے ذکورہ بالا الفاظ کی پوری تفصیل طوالت کے خوف سے یمال حرک کر دی گئی ہے۔

الله پاک خیریت کے ساتھ اس پارے کو بھی پورا کرائے کہ وہ ہی مالک و مخار ہے۔ المرقوم بتاریخ ۱۵ شوال ۱۹ساھ ترچنا پلی برمکان حاجی محد ابراہیم صاحب ادام الله اقبالهم آمین۔

عَنَى مُرَابِرَا بِمِ صَاحَبِ ادَامُ الله الْجَالَهُمُ النَّيَ اللهُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النَّبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النَّبِي عَنْ أَلِي اللهِ قَالَ: ((خَلَقَ اللهُ آدَمُ وَطُولُهُ سِتُونَ فَي أُولُئِكَ فِرَاعًا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولُئِكَ مِنَ السَّمَلَامُ عَلَى أُولُئِكَ مَنَ السَّمَلَامُ عَلَى أَولُئِكَ وَرَحْمَةً وَلَيْكَ وَرَحْمَةً وَلَيْكَ وَرَحْمَةً اللهِ فَكُلُ مَنْ اللهِ فَكُلُ مَنْ اللهِ فَكُلُ مَنْ يَرَلُ اللهِ فَكُلُ مَنْ يَرَلُ اللهِ اللهِ فَكُلُ مَنْ يَرَلُ اللهِ فَكُلُ مَنْ يَرَلُ لَا يَدُخُلُ اللهِ فَكُلُ مَنْ يَرَلُ لَا يَدُخُلُ الْجَنْةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَرَلُ لَى اللهِ فَكُلُ مَنْ يَرَلُ لَا يَدُخُلُ الْجَنْةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَرَلُ لَا يَدُخُلُ الْجَنْةَ عَلَى صُورَةٍ آدَمَ، فَلَمْ يَرَلُ لَا يَدُخُلُ الْجَنْةَ عَلَى صُورَةٍ آدَمَ، فَلَمْ يَرَلُ لَا يَعْفِي اللهِ عَلَى اللهِ فَكُلُ مَنْ اللهِ يَهُ عَلَى عَلَى عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ يَرَلُ لَا اللهِ عَلَى عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَنْ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ اللهُ عَلَى اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ ال

الاسوس نے کماہم سے عبداللہ بن محمہ نے بیان کیا' انہوں نے کماہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا' ان سے معمر نے ' ان سے ہمام نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ پاک نے آدم طالا کو پیدا کیاتو ان کو ساٹھ ہاتھ لمبابنایا۔ پھر فرمایا کہ جا اور ان ملائکہ کو سلام کر' دیکھنا کن لفظوں میں وہ تمہارے سلام کاجواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا طریقہ سلام ہوگا۔ آدم طالاتھ (گئے اور) کما' السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا' السلام علیک و رحمۃ اللہ انہ کاجملہ بڑھا دیا' پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم طالاتھ کی شکل اور دیا' پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم طالاتھ کی شکل اور قامت پر داخل ہوگا آدم طالاتھ کے بعد انسانوں میں اب تک قد

چھوٹے ہوتے رہے۔

الْخَلْقُ يَنقُصُ حَتَّى الآنَ)).

[طرفه في : ٦٢٢٧].

آئی ہم میں ایک مورث ہوتے ہوتے اس حد کو پنچ جس حد پر یہ امت ہے۔ ابن قتیبہ نے کما کہ آدم بے ریش و بروت تھ ، گھو نگر والے المیت بال اور نمایت خوبصورت تھے۔ قطلانی نے کما بہتی سب ان بی کی صورت اور حسن و جمال کے ساتھ جنت میں داخل ہول گے اور ونیا میں جو رنگ کی سابی یا بد صورتی ہے وہ جاتی رہے گی۔ یا اللہ راقم کو بھی بایں صورت جنت کا واخلہ نصیب کمیخو اور ان سب بھائیوں مردوں عورتوں کو بھی جو بخاری شریف کا یہ مقام مطالعہ فرماتے وقت با آواز بلند آمین کمیں۔

حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله عَلَىٰ الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله عَلَىٰ صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَىٰ الله عَلَى الله عَلَىٰ الله عَلَىٰ الله عَلَى الله عَلَىٰ عَلَىٰ خَلْقِ رَجُلِ الله عَلَىٰ عَلَىٰ خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاء)). [راجع: ٢٤٤]

(کاساسہ) ہم سے قتیہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے جریر نے بیان کیا' ان سے عمارہ نے ان سے ابو ذرعہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بڑا تھے کہ رسول اللہ سٹھا ہے فرمایا' سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کی صور تیں ایسی روشن ہوں گی جیسے چود ھویں کا چاند روشن ہو تا ہے' پھر جو لوگ اس کے بعد داخل ہوں گے وہ آسان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح چیکتے ہوں گے۔ نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہو گی نہ ٹئ کی' نہ وہ تھو کیں گے نہ ناک سے آلائش نکالیں گے۔ ان کے کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کا پیند مشک کی طرح ہو گا۔ ان کی انگیشےوں میں خوشبودار عود جاتا ہو گا' یہ نمایت پاکیزہ خوشبودار عود ہو گا۔ ان کی انگیشےوں میں خوشبودار عود ہو گا۔ ان کی انگیشےوں میں کی بویاں بڑی آئھوں والی حوریں ہوں گی۔ سب کی صور تیں ایک ہوں کی بویاں بڑی آئھوں والی حوریں ہوں گی۔ سب کی صور تیں ایک ہوں گی لیعنی اپنے والد آدم مُلِائِنَا کے قدو قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ او نچ ہوں گے۔

ترجمہ باب يميں سے نكاتا ہے۔ يه حديث اور بھى كرر چكى ہے۔

(۱۳۳۲۸) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یکی قطان نے بیان کیا ان سے ہشام بن عودہ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے زان سے ان کے باپ نے ان سے زیب بنت الی سلمہ نے ان سے (ام المؤمنین) ام سلمہ بڑ آت نے کہ ام سلیم بڑ آت نے کہ ان سے بڑی اور سل کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالی حق بات سے نہیں شرماتا تو کیا اگر عورت کو احتلام ہو تو اس پر بھی غسل ہو گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں بشرطیکہ وہ تری دیکھ لے 'ام المؤمنین ام سلمہ رہ آتی کو اس بات پر بنہی آئی اور فرمانے لگیں 'کیاعورت کو بھی احتلام ہو تا ہے؟

٣٣٢٨ - خَدُثَنَا مُسَدُّدٌ قَالَ حَدُثَنَا يَحْيَى عَنْ هَشَامُ بْنُ عُرُوةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بَنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَمْ سَلَمَةً: أَنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةً: أَنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ بَنْتِ أَبِي سَلَمَةً عَنْ أُمُّ سَلَمَةً: أَنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَوْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَوْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا وَتَتِ الْحَمَلَ عَلَى الْمَوْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا وَأَتِ الْحَمَلَ عَلَى الْمَوْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا وَأَتِ الْمَاءَ). فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةً فَقَالَتْ: الْمَاءَ). فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةً فَقَالَتْ:

تَخْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: 
درْفَمَا لُشْنَهُ الْهَ لَكَ ؟ كان اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

((فَمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ؟)).[راجع: ١٣٠] ٣٣٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَم قَالَ أَخْبِرِنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَلَغَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَم مَقْدَمُ النُّبيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدْيِنَةَ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: إنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثُلاَثِ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إلاَّ نَبِيّ، مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَام يَأْكُلُهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيْهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءً يَنْزِغُ إِلَى أَخُوَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلُّمَ: ((أَخْبَرَنِي بهنَّ آنِفًا جَبْرِيْلُ)). قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: ذَاكَ عَدُو ۗ ٱلْيَهُودِ مِنَ الْـمَلاَئِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارُ تُحَشُرُ النَّاسِ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْـمَغْربِ. وَأَمَّا أَوْلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَيَادَةُ كَبَدِ خُوتٍ. وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مُغَشِيَ الْمَوْأَةَ فُسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشُّبَهَ لَهُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاوُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا)). قَالَ : أَشْهَدُ أَنُّكَ رَسُولُ اللَّهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْيَهُودِ قُومُ بُهْتٌ، إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلاَمِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ. فَجَاءَتِ الْيَهُودُ، وَدَخَلَ عَبْدُ اللهِ الْبَيْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّ

آپ نے فرمایا' (اگر ایبا نہیں ہے) تو پھر بچے میں (مال کی) مشابہت کمال سے آتی ہے۔

(mmra) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا 'کما ہم کو مروان فزاری نے خردی۔ انہیں حمید نے اور ان سے حفزت انس بڑاٹھ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رہاللہ کو جب رسول کریم ملی کیا کے مدینہ تشریف لانے کی خبر ملی تو وہ آپ کی خدمت میں آئے اور کما کہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا۔ جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانا۔ قیامت کی سب سے پہلی علامت کیاہے؟ وہ کون ساکھانا ہے جو سب سے پہلے جنتوں کو کھانے کے لئے دیا جائے گا؟ اور کس چیز کی وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہو تا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبریل ملائلا نے ابھی ابھی مجھے آکراس کی خبردی ہے۔ اس پر حضرت عبدالله بوالله عن كماكه ملائكه مين توسي يبوديون ك دسمن ہں۔ آنخضرت النہائے فرمایا و قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ کی صورت میں ظاہر ہو گی بو لوگوں کو مشرق سے مغرب، ک طرف ہانک لے جائے گی 'سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کی دعوت ك لئے پيش كياجائے گا وہ مچھلى كى كليجى پرجو مكزالكاربتاہے وہ ہو گا اور نے کی مشاہت کا جمال تک تعلق ہے تو جب مرد عورت کے قریب جاتا ہے اس وقت اگر مرد کی منی پہل کر جاتی ہے تو کچہ اس کی شکل و صورت پر ہو تا ہے۔ اگر عورت کی منی پہل کر جائے تو پھر پچہ عورت کی شکل و صورت پر ہو تاہے۔ (بیر سن کر) حضرت عبداللہ بن سلام بن الله بول المصے "میں گوائی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔" پھر عرض کیا' یا رسول الله! یمود انتهاکی جھوٹی قوم ہے۔ اگر آپ کے دریافت کرنے سے پہلے میرے اسلام قبول کرنے کے بارے میں انہیں علم ہو گیاتو آپ کے سامنے مجھ پر ہر طرح کی متمتیں دھرنی شروع کر دیں گے۔ چنانچہ کچھ یہودی آئے اور حفزت عبداللہ و اندر چھپ کر بیٹھ گئے۔ آخضرت سٹھیلم نے ان سے بوچھا " لوگول میں عبداللہ بن سلام کون صاحب ہیں؟ سارے یہودی کہنے

لگے وہ ہم میں سب سے برے عالم اور سب سے برے عالم کے صاحب زادے ہیں۔ ہم میں سب سے زیادہ بہتراور ہم میں سب سے بمتر کے صاحب زادے ہیں۔ آنخضرت النایم نے ان سے فرمایا اگر عبدالله مسلمان ہو جائیں تو پھرتمهارا کیا خیال ہو گا؟ انہوں نے کہا' الله تعالیٰ انہیں اس ہے محفوظ رکھے۔ اتنے میں حضرت عبدالله بناٹیۃ ماہر تشریف لائے اور کما' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے سیح رسول ہیں۔ اب وہ سب ان کے متعلق کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بدترین اور سب سے بدترین کابیٹاہے 'وہن وہ ان کی برائی کرنے لگے رَجُلِ فِيْكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلام؟)) قَالُوا: أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا، وَأَخْيِرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ؟)) قَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ. فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. فَقَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرُّنَا. وَوَقَعُوا فِيْهِي). [أطرافه في : ۲۹۱۱، ۳۹۳۸، ۲٤٤۸۰].

تربیر می معرت عبداللہ بن سلام یمود کے برے عالم تھے جو آتخضرت النجیا کو دیکھ کر فوراً ہی صداقت محمدی کے قائل ہو گئے اور اسلام قبول کر لیا تھا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ یہ جو بعض لوگ نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے آنخضرت مٹاہیا ہے ہزار سوال کیے تھے' یہ غلط ہے ای طرح ہزار مسللہ کا رسالہ بھی مصنوعی ہے۔ تعجب ہے کہ مسلمان ایسے جھوٹے رسالوں کو پڑھیں اور عَديث كي صحيح كتابين نه ديكيين - اي طرح مبح كاستاره وقائق الاخبار اور منبهات اور دلائل الخيرات كي اكثر روايتي موضوع بي -

آگ ے متعلق ایک روایت یوں ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک جازیم ایک ایل آگ نہ فکے جس کی روشن بقریٰ کے اونوں کی گردنوں کو روشن نہ کرے۔ یہ روایت صحیح مسلم اور حاکم میں ہے۔ امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ آگ جارے زمانے ۱۵۳ ھ میں میند میں طاہر جوئی اور آگ اس قدر بوی تھی کہ میند کے مشرقی پہلوے لے کر پیازی تک پھیلی ہوئی تھی' اس کا طال شام اور تمام شرول میں بتواتر معلوم ہوا اور ہم سے اس شخص نے بیان کیا جو اس وقت مدینہ میں موجود تھا۔ ابو شامہ ایک معاصر مصنف کا بیان ہے کہ جارے ماس مدینہ سے خطوط آئے جن میں لکھا تھا کہ چمار شنبہ کی رات کو ۳ جمادی الثانی میں میند میں ایک سخت دھاکہ ہوا' پھر بوا زلزلہ آیا جو ساعت بہ ساعت بردھتا رہا۔ یمال تک کہ یانچویں تاریخ کو بہت بری آگ بہاڑی میں قریظ کے محلّہ کے قریب نمودار ہوئی'جس کو ہم مدینہ کے اندر اپنے گھروں سے اس طرح دیکھتے تھے کہ گویا وہ ہمارے قریب ہی ہے۔ ہم اے دیکھنے کو چڑھے تو دیکھا کہ پہاڑ آگ بن کر بہہ رہے ہیں اور ادھرادھر شعلے بن کر جا رہے ہیں۔ آگ کے شعلے بہاڑ معلوم ہو رہے تھے۔ محلوں کے برابر چنگاریاں اڑ رہی تھیں۔ یہاں تک کہ بیہ آگ مکہ مکرمہ اور صحراے بھی نظر آتی تھی' بیہ حالت ایک ماہ سے زیادہ رہی (تاریخ الحلفاء بحوالہ ابو شامہ واقعات ۱۵۴ھ)

علامہ ذہبی نے بھی اس آگ کا ذکر کیا ہے (مخضر تاریخ الاسلام ذہبی ' جلد : ۲/ ص : ۳۱ حیدر آباد) حافظ سیوطی لکھتے ہیں کہ بہت ہے لوگوں سے جو بھریٰ میں اس وقت موجود تھے ہے شہادت منقول ہے کہ انہوں نے رات کو اس کی روشنی میں بھریٰ کے اونٹول کی گر دنیں دیکھیں۔ (تاریخ الحلفاء سیوطی ۱۵۴ ھ) خلاصہ از سیرة النبی ، جلد : ۳/ ص : ۱۲)

• ٣٣٣ - حَدَّثُنَا بِسْوُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ﴿ ٣٣٣٠) بِم سے بشرين محد نے بيان كيا كما بم كو عبرالله نے خبر أُخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ همَّامٍ عَنْ أَبِي هُوَيْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَن

دی کما ہم کو معمر نے خبر دی انہیں جام نے اور انہیں حضرت الوجريه والله فالله في انهول نے نبی كريم ماليكا سے روايت كيا

النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ يَفْنِي ((لَوْ لاَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَز اللَّحْمَ، وَلُولاً حَوَّاءَ لَمْ تَخُنُّ أُنْثَى زَوْجَهَا)).

(عبدالرزاق کی) روایت کی طرح که اگر قوم بنی اسرائیل نه موتی تو گوشت نه سرا کرتا اور اگر حوانه ہوتیں توعورت اپنے شوہرے دغا

آ پی اسرائیل کو من و سلوی بطور انعام الی طاکر تا تھا اور انہیں اس کے جع کرنے کی ممانعت کر دی گئی تھی، مگرانہوں نے جع كرنا شروع كرويا مزاك طور يرسلوى كاكوشت مزا وياكيا اى طرف حديث مين اشاره ب- اى طرح سب يل حضرت حوا علیما السلام نے شیطان کی سازش سے حضرت آدم طالق کو جنت کے درخت کے کھانے کی ترغیب دلائی تھی۔ یمی عادت ان کی اولاد میں بھی پیدا ہو گئی۔ خیانت سے یی مراد ہے۔ اب عورتوں میں عام بے وفائی ای فطرت کا متجہ ہے۔ وہ میڑھی پلی سے پیدا

موئی ہے، جیسا کہ درج ذیل صدیث میں ذکور ہے۔ ٣٣٣١ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُوسَى بْنُ حِزَامِ قَالاً: حَدُّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِي عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اسْتَوصُوا بِالنَّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَوْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعِ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضَّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكَّتُهُ لَمْ يَزَلُ أَعْوَجَ، فَاسْتُوصَوا بِالنَّسَاءِ)).

رطرفاه في : ۱۸۶، ۱۸۲٥].

٣٣٣٧ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ جَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ حَدُّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّادِقُ الْـمَصْدُوق ((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَومًا، ثُمُّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمُّ يَكُونَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمُّ يَبْعَثُ اللهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بأَرْبُع كَلِمَاتٍ: فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ، وَأَجَلَهُ، وَرِزْقَهُ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ. ثُمُّ يُنْفَخُ فِيْهِ

(اساسس) ہم سے ابو کریب اور مؤسیٰ بن حزام نے بیان کیا کما کہ ہم ب حین بن علی نے بیان کیا' ان سے زائدہ نے' ان سے میسرہ ا تجھی نے 'ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابو ہررہ واللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ مٹھ کیا نے فرمایا عور توں کے بارے میں میری وصیت کا ہمیشہ خیال رکھنا' کیونکہ عورت پہلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پہلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھااور کاحصہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی فخص اسے بالکل سدھی کرنے کی کوشش کرے تو انجام کار توڑ کے رہے گا اور اگر اسے وہ یو نمی چھوڑ وے گاتو پھر بھشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی۔ پس عورتوں کے بارے میں میری نصیحت مانو عورتوں سے اچھا سلوک

(۱۳۳۳۲) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا اکما ہم سے میرے والد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا ہم سے زید بن وہب نے بیان کیا کماہم سے عبداللہ بن مسعود رہاللہ نے بیان کیا کہ نی کریم مٹھیے نے بیان فرمایا اور آپ چوں کے سے تھ کہ انسان کی پیدائش اس کی مال کے پیٹ میں پہلے جالیس دن تک بوری کی جاتی ہے۔ پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ملقہ لیعنی غلیظ اور جار خون کی صورت میں رہتا ہے۔ پھراتنے ہی دنوں کے لئے مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ پھر (چوتھ چلہ میں) اللہ تعالی ایک فرشتہ کو چارباتوں كا تحكم دے كر بھيجا ہے۔ پس وہ فرشتہ اس كے عمل اس كى مت

زندگی 'روزی اور سے کہ وہ نیک ہے یا بد 'کو لکھ لیتا ہے۔ اس کے بعد اس میں روح بھو نکی جاتی ہے۔ پس انسان (زندگی بھر) دوز خیوں کے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آتی ہے اور وہ جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے اور جنت میں چلاجاتا ہے۔ اس طرح ایک شخص جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان مرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آتی ہے اور وہ دوز خیوں کے کام شروع کردیتا ہے اور دوزخ میں چلاجاتا ہے۔

(۱۳۳۳۳) ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا کا ان سے عبیداللہ بن الی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک بڑا ٹھر نے بیان کیا کہ نی گریم ساڑی کے فرمایا اللہ تعالی نے مال کے رحم کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کا رب! یہ نطقہ ہے اے رب! یہ مضغہ ہے۔ اے رب! یہ ملقہ ہے۔ کی رجب اللہ تعالی اسے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ بوچھتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالی اسے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ بوچھتا ہے اے رب! یہ مرد ہے یا اے رب! یہ عورت ہے اے رب! یہ عرد ہے یا اے رب! یہ عورت ہے اے رب! یہ خورت ہے اے رب! یہ جو نے ایک کرتی ہے؟ بر ہے یا نیک؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اور مدت زندگی کتی ہے؟ چونے ناتی کے مطابق مال کے پیٹ ہی میں سب کچھ فرشتہ لکھ لیتا چنانچہ ای کے مطابق مال کے پیٹ ہی میں سب پچھ فرشتہ لکھ لیتا

ع: ۲۱۸] پچه اپن ای فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ نوشتہ نقتریر اس کے سامنے آتا رہتا ہے۔

الرُّوْخُ. فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلاَّ ذِرَاع، النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلاَّ ذِرَاع، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ الْكَتَابُ فَيَعْمَلُ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ). فَيعْمَلُ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ). [راجع: ٢٠٨]

٣٣٣٣ حَدُّنَا أَبُو النَّعْمَانِ قَالَ حَدَّنَا حَمَّادُ بِنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بَنِ أَبِي بَكُو حَمَّادُ بِنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بَنِ أَبِي بَكُو بِنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ بَنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ فَقَلَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ وَكُلَ فِي عَنِ النَّبِيِّ فَقَلَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ وَكُلَ فِي الرَّبِ اللهَ وَكُلَ فِي عَلَقَهُ يَا رَبِّ اللهَ عَلْقَهُ يَا رَبِّ اللهَ عَلْقَهُا قَالَ: يَا رَبِّ اللهَ عَلْقَهُا قَالَ: يَا رَبِّ اللهَ عَلْقَهُا قَالَ: يَا رَبِّ اللهَ عَلْقَهُا الرَّزَقُ ؟ يَا رَبِّ اللهَ عَلْ اللهَ عَلْ اللهَ عَلْ اللهَ اللهَ عَلَى اللهِ عَلَى اللهَ عَلَى اللهُ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهَ عَلَى اللهُ عَلَى اللهَ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

[راجع: ٣١٨]

يُهِ إِن اللهِ عَلَيْنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدُّثَنَا شَعْبَةَ الْمَحْدِثِ فَالَ حَدُّثَنَا شُعْبَةً عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ: عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ: عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ: عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ: ((إِنَّ اللهَ يَقُولُ الْأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ أَنْ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِن شَيْء كُنْتَ لَوْ أَنْ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِن شَيْء كُنْتَ لَوْ أَنْ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِن شَيْء كُنْتَ لَوْ أَنْ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِن شَيْء كُنْتَ لَوْ أَنْ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِن شَيْء كُنْتَ لَوْ أَنْ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِن شَيْء كُنْتَ لَوْ أَنْ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِن شَيْء كُنْتَ هُو أَنْوَ أَنْ فَقَدْ سَأَلَٰتِكَ مَا هُوَ أَنْ السَّرِكَ بِيْ، فَأَنْتِ إِلاَّ السَّرْكَ)).

[طرفاه في : ۲۵۳۸، ۲۵۵۷].

ازل میں) کہ میراکسی کو بھی شریک نہ ٹھسرانا کیکن (جب تو دنیا میں آیا تو)اسی شرک کاعمل اختیار کیا۔

جیہ جو ایک انہاء و رسل ملک کا اولین پیام ہی رہا کہ اللہ کے ساتھ کی کو شریک نہ کیا جائے 'تمام آسانی کابیں اس مسلہ پر انتقاق کائل رکھتی ہیں۔ قرآن مجید کی بہت می آیات ہیں شرک کی تردید بوے واضح اور مدلل الفاظ میں موجود ہے جن کو نقل کیا جائے تو ایک دفتر تیار ہو جائے گا۔ گر صد افسوس کہ دو سری امتوں کی طرح بہت ہے نادان مسلمانوں کو بھی شیطان نے گراہ کر کے شرک میں گرفتار کر دیا۔ عقیدت و مجت بزرگان کے نام ہے ان کو دھوکا دیا اور وہ بھی مشرکین مکہ کی طرح ہی کہنے گئے۔ ﴿ مَا نَفُنْدُهُمْ اِلاَّ لِيفَوِّ بُؤنَا اِنِي اللّٰهِ زُلُفٰی ﴾ (الزمر: ۳) ہم ان بزرگوں کو صرف ای لئے مانتے ہیں کہ یہ ہم کو خدا کے نزدیک پنچا دیں ' بیا ہمارے وسلے ہیں جن کے بوجی مشرک قوموں کے لیے صلالت و گراہی کا سبب بنا ہمارے وسلے ہیں جن کے بوجی ہیں۔ ہمالت و گراہی کا سبب بنا ہمارے وسلے ہیں جن کے بوجی ہیں۔ ہمالت و گراہی کا سبب بنا ہمارے وسلے ہیں ' امداد کے گئان کی دہائی دیتے ہیں۔ یا غوث یا علی وغیرہ ان کے وظائف بنے ہوئے ہیں۔ جمال تک قرآن اور شرکین کے لیے اللہ نے جن کو حرام کر ویا ہے۔ عقیدہ توحید جو سنت کی تشریحات ہیں الماد کے گئان کی دہائی دیتے ہیں۔ یا غوث یا علی وغیرہ ان کے وظائف بنے ہوئے ہیں۔ جمال تک قرآن اور سنت کی تشریحات ہیں الماد کے گئان کی درجہ جواز نہیں دیتا۔ اللہ پاک ایے نام نماد مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آئیں۔

(۱۳۳۳۵) ہم سے عمر بن حقص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا ان سے اعمش نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مرہ نے بیان کیا ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن مرہ نے بیان کیا ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود بڑا ہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ سٹ ایک فرمایا جب بھی کوئی انسان ظلم سے قبل کیا جاتا ہے تو آدم مؤلئل کے سب سے پہلے بیئے انسان ظلم سے قبل کیا جاتا ہے تو آدم مؤلئل کے سب سے پہلے بیئے (قابیل) کے نامہ اعمال میں بھی اس قبل کا گناہ لکھا جاتا ہے۔ کیونکہ قبل ناحق کی بناسب سے پہلے ای نے قائم کی تھی۔

٩٣٣٥ حَدَّثَنَا عُمَوُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُرَّةً عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْد اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْ عَبْد ((لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلاَ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوْلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لأَنْهُ أَوْلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ)).

[طرفاه في : ٦٨٦٧، ٧٣٢١].

انسان کا خون ناحق تمام انبیاء کی شریعتوں میں علین جرم قرار دیا گیاہے' انسان کسی بھی قوم' فدہب' نسل سے تعلق رکھتا میں میں ہو اس کا ناحق قتل ہر شریعت میں خاص طور پر شریعت اسلامی میں گناہ کبیرہ بتلایا گیاہے۔ تعجب ہے ان معاندین اسلام پر جو واضح تشریحات کے ہوتے ہوئے اسلام پر ناحق خون ریزی کا الزام لگاتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان افزودی یا اجماعی طور پر بیہ جرم کرتا ہے تو وہ خود اس کا ذمہ دار ہے۔ اسلام کی نگاہ میں وہ سخت مجرم ہے۔ چو نکہ قابیل نے اس جرم کا راستہ اولین طور پر اختیار کیا' اب جو بھی بید راستہ اختیار کرے گا اس کا گناہ قابیل پر بھی برابر ڈالا جائے گا ہر نیکی اور بدی کے لیے یمی اصول ہے۔

٢- بَابُ الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ
 ٣٣٣٦- قَالَ: وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنُ
 سَعِيْدِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَانِشَةَ رَضِيَ اللهُ

باب روحول کے جھے ہیں جھنڈ کے جھنڈ

امام بخاری نے کما کہ لیث بن سعد نے روایت کیا کی بن سعید انصاری سے ان سے عمرہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رہی آیا

انبياء كيهم السلام كابيان

عَنْهَا قَالَتْ: سَمِغْتُ النَّبِيُّ اللَّهُ يَقُولُ: ((الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا الْتَلَفَ،).

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَفِيْدٍ بِهَذَا.

نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم طاق کیا سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ روحوں کے جھنڈ الگ الگ تھے۔ پھر وہاں جن روحوں میں آپس میں پہپان تھی ان میں یمال بھی محبت ہوتی ہے اور جو وہال غیر تھیں یمال بھی وہ خلاف رہتی ہیں اور یجیٰ بن الیوب نے بھی اس حدیث کو روایت کیا' کما مجھ سے یجیٰ بن سعید نے بیان کیا' آخر تک۔

آ جیر مرکم النبیاء کے شروع میں حضرت آدم ملائل کا ذکر ہوا۔ اس سلسلے میں مناسب تھا کہ آدمیت کے کچھ نیک و بد خصائل النبیات اس کی فطرت پر دھنے ان کی فطرت پر ھنے والوں کے سامنے آسکے۔ اس کیے حضرت امام روائیے ان احادیث ندکورہ کو یمال لائے۔

اب حدیث آدم ملائلہ کے بعد حضرت نوح ملائلہ کا ذکر خیر شروع ہو تا ہے جن کو قرآن میں عبد شکور کے نام سے پکارا گیا ہے' آپ رفت قلب سے بکفرت رویا کرتے تھے' اس لیے لفظ نوح سے مشہور ہو گئے۔ واللہ اعلم۔

روطیں عالم ازل میں لشکروں کی طرح کیجا تھیں جن روحوں میں دہاں باہمی تعارف ہو گیا ان سے دنیا میں بھی کمی نہ کمی دن طاپ ہو ہی جاتا ہے اور جن میں باہمی تعارف نہ ہو سکا وہ دنیا میں بھی باہمی طور پر میل نہیں کھاتی ہیں۔ اس کے تحت ہارے محرّم مولانا وحیدالزماں صاحب مرحوم نے شرح وحیدی میں ایک مفصل نوٹ تحریر فرمایا ہے جو قار کین کرام کے لئے دلچی کا موجب ہو گا۔ مولانا فرماتے ہیں:

" دبغیر مناسبت روحانی کے محبت ہوبی نہیں کئی' ایک بزرگ کا قول ہے آگر مومن الی مجلس میں جائے جمال سو منافق بیٹے ہول اور ایک منافق ہیٹے ہول اور ایک منافق ہوتو اس کی تعلی منافق ہی کے پاس بیٹے گا اور آگر منافق اس مجلس میں جائے جمال سو مومن ہوں اور ایک منافق ہو تو اس کی تعلی منافق ہی کے پاس بیٹے ہوگی۔ اس مضمون میں ایک شاعر نے کماکند ہم جنس باہم جنس پرواز کبوتر باکبوتر باز باباز' (وحیدی) دل دوست جو خاصا للہ بلاغرض ہوتی ہے بغیر اتحاد روحانی کے نہیں ہو سکتی۔ ایک بدعتی کبھی کسی موحد تھے سنت کا دوست اور اس طرح سخت قسم کا مقلد اہل حدیث کا ہوا خواہ نہیں ہو سکتا ایک مجلس میں اتفاق ہے ایک مولوی صاحب جو جہمیہ کے ہم مشرب ہیں مجھ طرح سخت قسم کا مقلد اہل حدیث کی دو ہے اتحاد ہے میں نے ان کا دل لینے کو کماکیا ہم کو آپ کے ساتھ یہ اتحاد نہیں ہے؟ انہوں نے کما نہیں۔ مجھ کو ان کی سچائی پر تعجب ہوا۔ واقعی جمی اور اہل دریا ہے دیں کے حل میں اور تا ہوں کے دل پر سانپ میں کسی طرح اتحاد نہیں ہو سکتا۔ جس دن ہے دیکھ کرتے ہیں۔ اتحاد اور اختلاف روحانی کا اثر خون ہے اور حدیث کی کتاب اس عمد گی کے ساتھ طبع ہونے ہو کہ کی اشاعت ناپند کرتے ہیں۔ اور ناچز مترجم پر جھوٹ اس سے معلوم کرلینا چاہیے عالانکہ اسلام کا دعوئی کرتے ہیں گر حدیث شریف کی اشاعت ناپند کرتے ہیں۔ اور ناچز مترجم پر جھوٹ اس سے معلوم کرلینا چاہیے عالانکہ اسلام کا دعوئی کرتے ہیں گر صدیث شریف کی اشاعت ناپند کرتے ہیں۔ اور ناچز مترجم پر جھوٹ اس سے معلوم کرلینا چاہیے عالانکہ اسلام کا دعوئی کرتے ہیں گر صدیث شریف کی اشاعت ناپند کرتے ہیں۔ اور ناچز مترجم پر جھوٹ اس سے معلوم کرلینا چاہیے عالانکہ اسلام کا دعوئی کرتے ہیں گر صدیث شریف کی اشاعت ناپند کرتے ہیں۔ اور ناچز مترجم پر جھوٹ اس سے معلوم کرلینا چاہیے عالانکہ اسلام کا دعوئی کرتے ہیں گر صدیث شریف کی اشاعت ناپند کرتے ہیں۔ اور ناچز مترجم پر جھوٹ کو اس کی معرف کے کر ایک کورک کے دل پر سانپ

حضرت مولانا وحید الزمال مرحوم نے اپنے زمانے کے حاسدول کا بیہ حال لکھا ہے۔ گر آج کل بھی معالمہ تقریباً ایسا ہی ہے۔ جو ناچیز (محمد داؤ راز) کے سامنے آ رہا ہے۔ کمننے حاسدین اشاعت بخاری شریف مترجم اردو کا عظیم کام دیکھ کر حسد کی آگ میں جلے جا رہے ہیں۔ اللہ پاک ان کے حسد سے محفوظ رکھے اور اس خدمت کو پورا کرائے۔ آمین۔

باب حضرت نوح مالاتلا کے بیان میں۔ سورہ ہودیں اللہ تعالی کا ارشاد "ادر ہم نے نوح مالاتھ کو ان کی قوم

٣- بَابُ قَولِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ :
 ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ﴾ [هود ٢٥]

﴿ قَالَ ابْنُ عَبَّاسِ: ﴿ بَادِيَ الرَّأْيِ ﴾: مَا ظَهَرَ لَنَا. ﴿أَقْلِعِي﴾: أَمْسِكِي. ﴿وَفَارَ التُنُورُ ﴾: نَبَعَ الْمَاءُ. وَقَالَ عِكْرِمَةَ: وَجُهُ الأَرْضِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿الْجُودِيَّ ﴾: جَبَلٌ بِالْجَزِيْرَةِ. ﴿ دَأْبِ ﴾ : مِثْلُ حَال.

٤ - بَابِ قُولُ اللهِ تَعَالَى ﴿ إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْل أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴾ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ [نوح: ١-٢٨]. ﴿ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحِ إِذْ قَالَ لِقَومِهِ يَا قَوم إنْ كَانْ كُبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيْرِي

بِآيَاتِ اللهِ - إِلَى قُولِهِ- مِنَ الْـمُسْلِمْيِنَ﴾

٣٣٣٧– حَدُّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ : وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَامَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدُّجَّالَ فَقَالَ: ((إنَّى لأَنِذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٌّ لِأَ أَنْذَرَهُ قُومَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَومَهُ، وَلَكِنِّي أَقُولُ لَكُمْ فِيْهِ قَولاً لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَومِهِ : تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَغْوَرُ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَغْوَرٍ)).

[راجع: ٢٠٥٧] ٣٣٣٨- جَدُّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدُّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

کے پاس اپنا رسول بناکر بھیجا۔ "حضرت ابن عباس بھی اے (قرآن مجید کی اسی سورہ ہود میں) بادی الرای کے متعلق کما کہ وہ چیز ہمارے سامنے ظاہر ہو۔ اقلعی لینی روک لے ٹھر جافار التنور لینی پانی اس توریس سے اہل بڑا اور عکرمہ نے کما کہ (تنور جمعنی) سطح زمین کے ہے اور مجاہد نے کہا کہ البحودی جزیرہ کا ایک بہاڑ ہے۔ وجلہ و فرات کے بیج میں اور سور ہ مومن میں لفظ داب جمعنی حال ہے۔

باب سورہ نوح میں اللہ کاب فرمانا۔ "جم نے نوح کواس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اس سے کماکہ اپنی قوم کو تکلیف کا عذاب آنے سے پہلے ڈرا۔ آخر سورۃ تک اور سورہ ہونس میں فرمانا 'اے رسول! نوح کی خبران پر تلاوت کر 'جب انہوں نے اپنی قوم سے کماتھا کہ اے قوم اگر میرایمال ٹھرنااوراللہ تعالیٰ کی آیات کو تمہارے سامنے بیان کرنا تہمیں زیادہ ناگوار گذر تاہے۔"اللہ تعالیٰ کے ارشاد من

المسلمين تك.

(۲۳۳۳ ) ہم سے عبدان نے بیان کیا کماہم کو عبداللہ بن مبارک نے خردی' اسیں یونس نے ' اسیں زہری نے کہ سالم نے بیان کیا میں خطبہ سانے کھڑے ہوئے۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنا بیان کی کیر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا که میں تهمیں دجال کے فتنے سے ڈرا تا ہوں اور کوئی نبی الیا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کواس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح مَلِاللہ نے بھی اپنی قوم کواس سے ڈرایا تھا۔ لیکن میں تہمیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتا تا ہول جو كى نى نے بھى اپنى قوم كو نہيں بنائى تھى، تمہيں معلوم مونا چاہيے كه دجال كانامو گااور الله تعالى اس عيب ہے پاك ہے۔ (اسسم) ہم سے ابو تعیم نے بیان کیا ، ہم سے شیبان نے بیان کیا ،

يَخْتَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ أَحَدُّثُ أَحَدُّثُ أَحَدُنُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ا

ان سے یکی نے 'ان سے ابوسلمہ نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ساڑی اللہ نے فرمایا' کیوں نہ میں متہیں دجال کے متعلق ایک الیی بات بتا دوں جو کسی نبی بنے اپنی قوم کو اب تک نہیں بتائی۔ وہ کاتا ہو گا اور جنت اور جنم جیسی چیز لائے گا۔ پس جے وہ جنت کے گادر حقیقت وہی دوزخ ہوگی اور میں تہمیں اس کے فقتے سے اس طرح ڈرا تا ہوں' جیسے نوح میالا آھا۔ ڈرایا تھا۔

الله پاک این بندوں کو آزمانے کے لیے وجال کو پہلے کچھ کاموں کی طاقت دے دے گا پھر بعد میں اس کی عاجزی ظاہر کر السیسے سیست دے گا'ایی صورت خود بتا دے گی کہ وہ خدا نہیں ہے۔ احادیث میں نوح ملائل کا ذکر آیا ہے باب سے یمی مناسبت ہے۔

(۱۳۳۴) مجھ سے اسحاق بن نفرنے بیان کیا 'ہم سے محد بن عبید نے بیان کیا 'ہم سے محد بن عبید نے بیان کیا ' ان سے ابو ذرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ بھائے کے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ملی کیا کے

رے گا ایک صورت خود بتادے لی کہ حدثنا عبد الواحد بن زیاد حداثنا موسی بن إسماعیل حداثنا عبد الواحد بن زیاد حداثنا الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعید الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعید وسلم: (ریجیء نوح وأمنه فیقول الله علیه نوح وأمنه فیقول الله نعالی : هال بَلغت فیقول : نعم أی رب قیقول لامید : هال بَلغت فیقول الله فیقول فیقول ا

[طرفاه في : ٧٣٤٩، ٩٤٣٧].

٣٣٤- حَدَّثِنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي
 زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ:

ماتھ ایک وعوت میں شریک تھے۔ آپ کی خدمت میں وست کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ نے اس دست کی ہڑی کا گوشت دانتوں سے نکال کر کھایا۔ پھر فرمایا کہ میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔ تہیں معلوم ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمام مخلوق کو ایک چیٹیل میدان میں جمع کرے گا؟ اس طرح كه ديكھنے والاسب كوايك ساتھ وكيھ سكے گا۔ آواز دينے والے کی آواز ہر جگہ سی جاسکے گی اور سورج بالکل قریب ہو جائے گا۔ ایک مخص اپنے قریب کے دو سرے مخص سے کمے گا' دیکھتے نهیں کہ سب لوگ کیسی پریشانی میں مبتلا ہیں؟ اور مصیبت کس حد تك پہنچ چكى ہے؟ كيوں نه كى ايسے فخص كى تلاش كى جائے جو الله پاک کی بارگاہ میں ہم سب کی شفاعت کے لئے جائے۔ کچھ لوگوں کا مشورہ ہو گاکہ دادا آدم ملائق اس کے لئے مناسب ہیں۔ چنانچہ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں کے اور عرض کریں گے 'اے باوا آدم! آپ انسانوں کے دادا ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کواپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا'انی روح آپ کے اندر پھوئی تھی' ملائکہ کو تھم دیا تھااور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا تھااور جنت میں آپ کو (پیدا کرنے کے بعد) ٹھمرایا تھا۔ آپ اپنے رب کے حضور میں جاری شفاعت کردیں۔ آپ خود ملاحظه فرما سكتے ہیں كه جم كس درجه الجھن اور پریشانی میں مبتلا ہیں۔ وہ فرمائیں مے کہ (گناہ گاروں پر) اللہ تعالی آج اس درجہ غضبناک ہے كه تهمى اتناغضبناك نهيس مواتهااورنه آئنده تهمى مو كااور مجھے پہلے ہی درخت (جنت) کے کھانے سے منع کرچکا تھالیکن میں اس فرمان کو بجالانے میں کو تاہی کر گیا۔ آج تو جھے اپی ہی پڑی ہے۔ (نفسی نفسی) تم لوگ كسى اور كے پاس جاؤ- بال ' نوح مَلائل كے پاس جاؤ- چنانچه سب لوگ نوح ملائلہ کی خدمت میں حاضر ہوں سے اور عرض کریں ك اك نوح ملائله ! آب (آدم ملائله ك بعد) روئ زمين رسب سے پہلے نی ہیں اور اللہ تعالی نے آپ کو "عبد شکور" کمہ کر یکارا ہے۔ آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ آج ہم کیسی مصیبت و پریشانی میں

((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ، فَرُفِعَتْ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ – وَكَانَتْ تُعْجُبُهُ. فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ: ((أَنَا سَيِّدُ النَّاس يَومَ الْقِيَامَةِ. هَلْ تَدْرُونَ بِـمَنْ يَجْمَعُ اللَّهُ الأَوَّلِيْنَ وَالآخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدِ. فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ، ويَسْمَعُهُمُ الدَّاعِيُ، وَتَدُنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ، فَيَقُولُ بَعضُ النَّاسِ: أَلاَ تَرَونَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيْهِ، إِلَى مَا بَلَغَكُمْ؟ أَلاَ تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ الِّي رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوكُمْ أَدَمْ: فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِن رُوْحِهِ، وأَمرَ الْمَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ. أَلاَ تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ أَلاَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ: ربَيِّ غَضِبَ غضَبًا لَمْ يَغْضَبُ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلاَ يَغْضَبُ بَغْدَهُ مِثْلَهُ، وَنَهَانِي عَن الشُّجَرَةِ فَعَصَيْتُ. نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِهِ، اذْهَبُوا إِلَى نَوحٍ. فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ : يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّٰلُ الرُّسُلِّ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ؛ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا. أَمَّا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا؟ أَلاَ تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبُّك؟ فَيَقُولُ : رَبِّي غَضِبَ الْيَومَ غَضَبًا لَمْ يَفْضَبُ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلاَ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. نَفْسِي نَفْسِي، اتْتُوا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَيَأْتُونِي، فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْش، فَيُقَالُ: يَا

#### انبياءليهم السلام كابيان

مُحَمَّدُ ارْفَعُ رَأْسَكَ، وَاشْفَعْ تُشْفَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: لاَ أَحْفَظُ سَانَهُ أَهُ.

[طرفاه في: ٣٣٦١، ٤٧١٢].

٣٣٤١ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْبَرَنَا أَبُو أَحْبَرَنَا أَبُو أَحْبَدَ عَنْ سُفْيَانْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنْ رَسُولَ اللهِ اللهِ قَرَأَ وَطُولَ اللهِ قَلَ قَرَأَ وَطُولَ اللهِ قَلَ قَرَأَ وَطُولَ اللهِ قَلَ قَرَأَ وَطُولَ اللهِ قَلَ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِلمُولِيَّا اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِي

مبتلا ہیں؟ آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیجئے۔ وہ بھی یمی ہواب دیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ اس سے پہلے بھی ایسا غضبناک نہیں ہوا تھااور نہ بھی اس کے بعد اتنا غضبناک ہوگا۔ آج تو مجھے خود اپنی ہی فکر ہے۔ (نفسی نفسی) تم نبی کریم ماٹھائیا کی خدمت میں جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں (ان کی شفاعت کے لئے) عرش کے نیچے سجدے میں گر پڑوں گا۔ پھر آواز آئے گی' اے محمہ! سراٹھاؤ اور شفاعت کرو' تمہاری شفاعت تو تبول کی جائے گی۔ ماگو تمہیں دیا جائے گا۔ محمہ بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ ساری حدیث میں یا دنہ رکھ سکا۔

**(630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630) (630** 

.[ £ 1 7 2

الم المعنى الله عليم المعنى الله عليم المعنى الله عليم الله عليم الله عليم الله عليم المعنى الله عليم المعنى الله عليم الله عليم

#### اب باب

﴿ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُوْسَلِيْنَ، إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلاَّ تَتَقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْلاً وَتَذُورِنَ الْقَوْمِينَ اللهِ رَبُّكُمْ وَرَبَّ آبَانِكُمُ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ الله رَبُّكُمْ وَرَبَّ آبَانِكُمُ الْحُورُونَ إِلاَّ اللهِ الْمُخْلَصِيْنَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِيْنَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الآخِرِيْنَ ﴾ [الصافات : ٣٣] قالَ ابْنُ عَبَاسٍ : يُذكرُ بِخَيْرٍ. ﴿سَلامٌ عَلَى آلِ

## باب الياس ماليلا يغمر كابيان

سورہ صافات میں اللہ تعالی نے فرمایا اور بے شک الیاس رسولوں میں سے تھا۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم (خدا کو چھوڑ کر بتول کی عبادت کر عبادت کرتے ہو اور سب سے اچھے پیدا کرنے والے کی عبادت کو چھوڑتے ہو۔ اللہ ہی تمہارا رب ہے اور تمہارے باپ دادول کا بھی۔ لیکن ان کی قوم نے انہیں جھلایا۔ پس بے شک وہ سب لوگ (عذاب کے لیے) عاضر کئے جائیں گے۔ سوائے اللہ کے ان بندول کے جو

انبياء يبهم السلام كابيان

يَاسِيْنَ، إِنَّا كَلْلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ، إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُوْمِنِيْنَ ﴿ [الصافات: 1٣٠]. يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسِ أَنَّ إِلْيَاسَ هُوَ إِدْرِيْسُ.

مخلص تھے اور ہم نے بعد میں آنے والی امتوں میں ان کاذکر خیر چھوڑا ہے۔ " حفرت ابن عباس بھ اللہ نے ترکنا علیه فی الاحرین کے متعلق کہا کہ بھلائی کے ساتھ انہیں یاد کیا جاتا رہے گا۔ سلامتی ہو الیاسین پر 'ب شک ہم اسی طرح مخلصین کوبدلہ دیتے ہیں۔ ب شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔ ابن عباس اور ابن مسعود بھ الیاس 'ادریس عیالیا کانام تھا۔

یہ الیاس بن یاسین بن ہارون تھے۔ حضرت موی طائل کے بعد بھیج گئے تھے۔ بعض کے نزدیک الیاس سے حضرت ادریس کی میاد ہیں۔ لیسین میاد ہیں۔ گرامام بخاری نے اس کو صحیح نہیں سمجھا' اس لیے حضرت ادریس کے لیے ذیل کاباب الگ باندھا ہے۔

#### باب حضرت اوريس علائلا كابيان

حضرت نوح ملائل کے والد کے دادا تھے اور بیہ بھی کماگیا ہے کہ خود نوح ملائل کے دادا تھے اور اللہ تعالی کا فرمانا کہ "اور ہم نے ان کو بلند مکان (آسان) یراٹھالیا تھا۔

نے خبردی اور انہیں نہری نے '(دوسری سند) اور ہم سے احمد بن طالح نے بیان کیا' کما ہم سے عنب نے '(ان سے یونس نے 'ان سے اور ہم سے احمد بن ابن شماب نے بیان کیا اور ان سے انس بڑا ٹیز نے بیان کیا اور ان سے انس بڑا ٹیز نے بیان کیا کہ ابوذر ابن شماب نے بیان کیا اور ان سے انس بڑا ٹیز نے بیان کیا کہ ابوذر کھولی گئی۔ میرا قیام ان دنوں مکہ میں تھا۔ پھر جبریل طلائل اترے اور میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے بانی سے دھویا۔ اس کے بعد میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے بانی سے دھویا۔ اس کے بعد میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے بانی سے دھویا۔ اس کے بعد میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے بانی سے دھویا۔ اس کے بعد میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسان کی طرف لے کر میرا ہاتھ پکڑ کر آسان کی طرف لے کر میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسان کی طرف لے کر کہا کہ دروازہ کھولو' پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ساٹھ ہے کون صاحب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ساٹھ ہے ہوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ساٹھ ہے ہوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ساٹھ ہے ہوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ساٹھ ہے ہوئی ان کے دائیں بہتے تو بول ایک بزرگ سے ملا قات ہوئی 'کچھ انسانی روحیں ان کے دائیں بہتے تو بول ایک بزرگ سے ملا قات ہوئی 'کچھ انسانی روحیں ان کے دائیں وہاں ایک بزرگ سے ملا قات ہوئی 'کچھ انسانی روحیں ان کے دائیں وہاں ایک بزرگ سے ملا قات ہوئی 'کچھ انسانی روحیں ان کے دائیں وہاں ایک بزرگ میں کہ دائیں کے دائیں کے دائیں کے دائیں کے دائیں کے دائیں کے دائیں کیا کھولوں کو کھولوں کو کھولوں کے دائیں کی کو دائیں کے دائیں کیا کی کو دائیں کے دائیں کے دائیں کے دائیں کے دائیں کے دائیں کی کو دائیں کے دائیں

صَصَحِهَا ہی مراد ہیں۔ گراہام بخاری نے اس کو آ ٥ – بَابُ ذِكْرِ إِدْرِیْسَ عَلَیْهِ السَّلاَهُ وَهُوَ جَدُّ أَبِي نُوحٍ، وَیُقَالُ جُدُّ نُوحٍ عَلَیْهِمَا السَّلاَهُ

وَقُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ ٣٣٤٢ - قَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ح. وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِح قَالَ : حَدَّثَنَا عَنْبَسةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَن ابْنَ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ: كَانَ أَبُو ذَرٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((فُرجَ عَنْ سَنَفْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاء زَمْزَمَ، ثُمُّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبِ مُمْتَلِىء حِكْمَةً وَإِينْمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِيْ ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي الْعَرْجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِحَازِن السَّمَاءِ: أَفْعَحْ. قَالَ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا جِبْرِيْلُ، قَالَ: مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: مَعِيَ مُحَمَّد، قَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَافْتَحْ فِلَمَّا عَلَوْنَا السُّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِيْنِهِ أَسُودَةٌ وَعَنْ

**(632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632) (632** 

طرف تھیں اور کچھ ہائیں طرف 'جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو ہنس دیتے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو رو پڑتے۔ انہوں نے کما خوش آمید' نیک نی نیک بیٹ! میں نے یوچھا' جریل! یہ صاحب کون بزرگ ہیں؟ تو انہوں نے ہتایا کہ بیہ آدم ملائل ہیں اور بید انسانی روحیں ان کے دائیں اور بائیں طرف تھیں ان کی اولاد بی آدم کی روحیں تھیں ان کے جو دائیں طرف تھیں وہ جنتی تھیں اور جو ہائیں طرف تھیں وہ دوزخی تھیں'ای لئے جبوہ دائیں طرف دیکھتے تومسرات اورجب بائيس طرف ديكيت توروت تح عن كرجريل مالئلة مجمع اويرك كرچر هے اور دو سرے آسان ير آئے 'اس آسان كے داروغه سے بھی انہوں نے کما کہ دروازہ کھولو' انہوں نے بھی اس طرح کے سوالات كيه جو يهل آسان ير مو يك ته، پر دروازه كهولا، انس بن الله نے بیان کیا کہ حضرت ابوذر رہاللہ نے تفصیل سے بتایا کہ آنحضرت مانيم في مختلف آسانول پر ادريس موسى عيسى ادر ابراجيم سلطم پایا کین انہوں نے ان انبیاء کرام کے مقامات کی کوئی تخصیص نہیں . کی صرف اتنا کما کہ آنخضرت طاق ایم نے آدم مالائل کو آسان دنیا (پہلے آسان پر) پایا اور ابراجیم مُلائل کو چھٹے پر اور حضرت انس بناتھ نے بیان کیا کہ مچرجب جرمل ملائق ادریس ملائق کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کما خوش آمید' نیک نی نیک بھائی' میں نے بوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ جربل مُلائل فے بتایا کہ بدادریس مُلائل ہیں ، پھر میں عیسیٰ ملاللا کے پاس سے گزرا' انہوں نے بھی کماخوش آمدید نیک نی نیک بھائی میں نے بوجھا یہ کون صاحب ہیں؟ تو بتایا کہ عیسی ملائلہ - پھر میں ابراہیم ملائل کے پاس سے گذرا توانہوں نے فرمایا کہ خوش آمدید نیک ني اور نيك بينے ميں نے يوچھايد كون صاحب بيں؟ جواب ديا كه يد ابراجیم علائل میں ابن شماب سے زہری نے بیان کیااور مجھے ایوب بن حزم نے خبردی کہ این عباس جی اور ابوحید انصاری بواللہ بیان کرتے تھے کہ نی کریم سال کیا نے فرمایا پھر مجھے اوپر لے کرچڑ سے اور میں اتنے بلندمقام ير پنج كياجال سے قلم كے لكھنے كى آواز صاف سننے كى تھى ،

يَسَارِهِ أَسُودِةً، فَإَذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، فَقَالَ مَوْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالإبْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا يَا جَبْرِيْلُ؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ الْأَسُودَةُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ، فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شَمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ. فَإِذَا نَظُرَ قِبْلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظُو قِبلَ شِمَالِهِ بَكَى. ثُمُّ عَرَجَ بِي جِبْرِيْلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا : افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُها مِثْلَ مَا قَالَ الأُوَّلُ، فَفَتَحَ. قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي النَّمَاوَاتِ إِذْرِيْسَ وَمُوسَى وَعِيْسَى وَإِبْرَاهِيْمَ، وَلَمْ يُشْبِتُ لِي كَيْفَ مَنَازِلِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجِدُ آدم فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيْمَ فِي السَّادِسَةِ. وَقَالَ أَنَسَّ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بإدريس قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالَحِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِدْرِيْسُ. ثُمُّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ: مَوْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى. ثُمُّ مَوَرْتُ بِعِيْسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِح وَالأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ : عِيْسَى. ثُمُّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ: مَوْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَبْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ : هَذَا إِبْرَاهِيْمُ-قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ

وَأَبَا حَيَّةَ الأَنْصَارِيِّ كَانَا يَقُولاَن : قَالَ النُّبِيُّ ﷺ: ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ صَرِيْفَ الأَقْلاَمِ. قَالَ ابْنُ حَزْم وَأَنَسُ بْنُ مَالِكِ قَالَ النَّبِسَيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرَضَ اللَّهُ عَلَىُّ خَـمْسِيْنَ صلاةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمْرً بِمُوسَى فَقال مُوسَى : مَا الَّذِي فُرضَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلاَةً، قَالَ: فَرَاجِعْ رَبُّكَ، فَإِنَّ أُمَّنَكَ لاَ تُطِيْقُ ذَلِكَ، فَرَاجَعْتُ، فَرَاجَعْتُ رَبِّي، فَوَضَعَ شَطْرَهَا. فَرَجَعْتُ إلَى مُوسَى فَقَالَ : رَاجِعُ رَبُّكَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَفْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : رَاجِعُ رَبُّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تَطِيْقُ ذَٰلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَفْتُ رَبِّي فَقَالَ : هِيَ خَـمْسٌ وَخَمْسُونَ، لاَ يُبَدُّلُ الْقُولُ لَدَيّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبُّكَ، فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي. ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَى السُّدْرَةَ الْـمُنْتَهَي، فَفَشِيَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِي مَا هِيَ. ثُمُّ أُدِخِلْتُ فَإِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤلُوْ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْـمِسْكُ)).

[راجع: ٣٤٩]

ابو بكرين حزم في بيان كيا اور انس بن مالك والله في يان كياكه ني كريم من الله في الله تعالى في بياس وقت كي نمازي مجه ير فرض کیں۔ میں اس فریضہ کے ساتھ واپس ہوا اور جب موسیٰ ملائل كے پاس سے گذراتو انهوں نے يوچھاكد آپ كى امت يركيا چيز فرض كى كئى ہے؟ يس نے جواب دياكم پچاس وقت كى نمازيں ان پر فرض ہوئی ہیں۔ انموں نے کما کہ آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیں' کیونکہ آپ کی امت میں اتنی نمازوں کی طاقت نہیں ہے 'چنانچہ میں واپس موا اور رب العالمين ك درباريس مراجعت كى اس كے نتيج میں اس کا ایک حصد کم کر دیا گیا ، پھر میں موٹی طالقا کے پاس آیا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے کما کہ اپنے رب سے پھر مراجعت کریں پھر انہوں نے اپنی تغصیلات کا ذکر کیا کہ رب العالمین نے ایک حصر کی پھر کی کردی' پھرمیں موٹ طالتھ کے پاس آیا اور اسیں خبرک انہوں نے کماکہ آپ اپنے رب سے مراجعت کریں کیونکہ آپ کی امت میں اس کی بھی طانت نہیں ہے ' پھر میں واپس ہوا اور اپنے رب سے پر مراجعت کی الله تعالی نے اس مرتبہ فرمادیا کہ نمازیں پانچ وقت کی کر دی گئیں اور ثواب بچاس نمازوں ہی کا باتی رکھا گیا' ہمارا قول بدلا نہیں کرتا۔ پھرمیں موسیٰ ملائلا کے پاس آیا تو انہوں نے اب بھی اس پر زور دیا کہ اپنے رب سے آپ کو پھر مراجعت کرنی چاہیے۔ لیکن میں نے کماکہ مجھے اللہ پاک سے باربار درخواست کرتے ہوئے اب شرم آتی ہے۔ پھر جرمل طالقا مجھے لے کر آھے بوھے اور سدرة المنتہیٰ کے یاس لائے جال مخلف فتم کے رنگ نظر آئے، جنوں نے اس درخت کو چھیا رکھا تھا میں نہیں جانتا کہ وہ کیا تھے۔ اس کے بعد مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ موتی کے گنبد بے ہوئے ہیں اور اس کی مٹی مثلک کی طرح خوشبود ارتھی۔

اس مدیث شریف میں حضرت ادریس طائل کا ذکر خیر آیا۔ ای مناسبت سے اسے یمال درج کیا گیا۔ معراج کا واقعہ اپنی جگہ پر کیٹیسٹے بیان کیا جائے گا' ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نوت: حدیث معراج میں یہ عقیدہ لازما رکھنا چاہیے کہ معراج جسمانی برحق ہے اور اس میں سینہ چاک ہونے وفیرہ وفیرہ جتے بھی

کوا نف فدکور ہوئے ہیں اپنے ظاہری معانی کے لحاظ سے سب برحق ہیں۔ ظاہر پر ایمان لانا اور دیگر کوا نف اللہ کے حوالہ کرنا ایمان والوں کا شیوہ ہے۔ اس میں مزید کرید کرنا جائز نہیں۔

#### ٣- بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى :

﴿ وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَومِ اعْبُدُوا اللهِ ﴾ [هود: ٥٠]

وَقُولِهِ: ﴿إِذْ أَنْذَرَ قُومَهُ بِالأَحْقَافِ - إِلَى قُولَهِ - كَذَلِكَ نَجْزِي الْقُومَ الْـُمُجْرِمِيْنَ﴾ [الأحقاف: ٧١]

فِيْهِ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ عَنْ عَانِشَةَ عَنْ. النَّبِيِّ ﷺ.

### باب الله تعالى نے فرمایا

"اور قوم عاد کی طرف ہم ان کے بھائی ہود کو (نبی بناکر) بھیجا انہوں نے کہا اے قوم! اللہ کی عبادت کرو"

اور سور ہُ احقات میں اللہ تعالی نے فرمایا "کہ جب ہود نے اپنی قوم کو احقاف لیمن ریت کے میدانوں میں ڈرایا" اللہ تعالی کے ارشاد "یوں ہی ہم بدلہ دیتے ہیں مجرم قوموں کو" تک '

اس باب میں عطاء ابن ابی رباح اور سلیمان بن بیار نے حضرت عائشہ وی شفاسے روایت کی ہے۔ انہوں نے نبی کریم مانی کیا ہے

عطاء کی روایت کو مؤلف نے سور و اتھاف کی تغییر میں اور سلیمان کی روایت کو مؤلف نے ہی و کسل کیا ہے ' اتھاف حقف کی جمع ہے ' قوم عاد ریت کے اونچے ٹیلوں پر آباد تھی۔ اس لئے ان کی بستیوں کو لفظ اتھاف سے موسوم کیا گیا ہے ' بمن میں ایک وادی کا نام اتھاف تھا جمال عادکی قوم رہتی تھی ' قادہ کا قول ہے کہ یمن میں سمندر کے کنارے ریت کے ٹیلوں میں قوم عاد کے لوگ آباد تھے۔ قرآن مجید میں ایک سورۃ اتھاف کے نام سے موسوم ہے۔ جس میں قوم عاد پر جو عذاب آیا اس کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔

باب

قُولِ اللهِ عَزُّ وَجَلُّ : ﴿وَأَمَّا عَادَّ اللهِ عَزُ وَجَلُّ : ﴿وَأَمَّا عَادَّ الْمُ الْمُولِيَّةِ صَرْصَوِ اللحاقة: ٨] شديدة ﴿عَاتِيَةٍ ﴾. قَالَ ابْنُ عُيْنَةً: عَتَتْ عَلَى الْخُزَانِ ﴿سَخُرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالِ وَتَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا ﴾ مُتَنَابِعَةً ﴿فَتَرَى وَتَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا ﴾ مُتَنَابِعَةً ﴿فَتَرَى الْفُمْ أَعْجَازُ نَحْلٍ الْقَومَ فِيْهَا صَرْعَى كَأَنْهُمْ أَعْجَازُ نَحْلٍ خَاوِيَةٌ ﴾ أصُولُهَا، ﴿فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَة ﴾ بَقِيَة.

باب: (اور سورہ حاقہ میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'دلیکن قوم عاد' تو انہیں ایک نمایت تیز تند آندھی سے ہلاک کیا گیا' جو بردی غضبناک میں۔ "ابن عیبینہ نے (آبیت کے لفظ) عاتبہ کی تشریح میں کما کہ (ای عتب علی الحزان) یعنی وہ اپنے داروغہ فرشتوں کے قابو سے باہر ہو گئی جے اللہ نے ان پر متواتر سات رات اور آٹھ دن تک مسلط کیا (آبیت میں) لفظ حسو ما جمعنی متنابعہ ہے۔ یعنی وہ بے در بے چلتی رہی (ایک منٹ بھی نہیں رکی) پس اگر تو اس وقت موجود ہو تا تو اس قوم کو وہاں یوں گرا ہوا دیکھا کہ گویا وہ کھو کھلی کھجو رول کے تنے پڑے بین 'سوکیا تھے کوان میں سے کوئی بھی بچا ہوا نظر آتا ہے۔ "

(عانیة) کا مطلب ہے ہے کہ اس ہوانے تھم اللی سے آپنے داروغہ فرشتے کی بھی ایک ند منی اور ایک دم نکل بھاگی۔ جیسے امام بخاری رہائیے نے سفیان بن عیبینہ سے نقل کیا' بعض نے کما ترجمہ یوں ہے کہ وہ قوم عاد پر غالب آگئی بعنی ان کے روک سے ند رک سکی' ہوائے عذاب اب بھی آتے رہتے ہیں۔

(۳۲۲۲۳۳) ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم نے ان سے مجاہد نے اور ان سے حضرت ابن عباس

٣٣٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنَ عَرْعَرَةً حَدُثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَن

اَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ فَهُ قَالَ: ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادَّ بالدَّبور)). [راجع: ١٠٣٥]

مَ ٣٣٤٤- قَالَ: قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ((أَرْسَلَ عَلِيٌّ إِلَى النُّبِيِّ ﴿ لِلْمُنْبَةِ، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الأَرْبَعَةِ : الأَقْرَعِ بْنِ حَابِسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بُنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلاَثَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمُّ أَحَدِ بَنِي كِلاَبٍ. فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالأَنْصَارُ قَالُوا: يُعْطِي صَنَادِيْدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا. قَالَ: ((إنَّمَا أَتَأْلُفُهُمْ)). فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَاثِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِىءُ الْجَبِيْنِ كَتُ اللَّحْيَةِ مَحْلُوقٌ فَقَالَ: اتَّق اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: ((مَنْ يُطِعِ اللهَ إِذَا عَصَيْتُ؟ أَيَاْمَنِينِي الله عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ فَلاَ تَأْمَنُونِي؟)) فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ – أَحْسِبهُ خَالِدُ بْنَ الْوَلِيْدِ - فَمَنَعَهُ، فَلَمَّا وَلَى قَالَ: ((إِنَّ مِنْ ضِنْضِيءِ هَذَا - أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا – قَومٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوقَ السُّهُم مِنَ الرُّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الإسْلاَم وَيَدَعُونَ أَهْلَ الأَوْثَانَ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكُتُهُمْ لأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادِ)).

[أطرافه في: ٣٦١٠، ٤٣٠١) ٤٦٦٧،

رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ نبی کریم ملتی ایم نے فرمایا (غزوہ خندق کے موقع پر) پروا ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد چھوا ہوا سے ہلاک کردی گئی تھی۔

(۱۹۳۳۴) (حضرت المام بخاري مطاليه نے كما)كد ابن كثيرنے بيان كيا ان سے سفیان توری نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابن الى تعیم نے اور ان سے حضرت ابو سعید خدری رہایشہ نے بیان کیا کہ حطرت علی بناف نے (یمن سے) نی کریم النافیا کی خدمت میں کچھ سونا جیجا تو آپ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کردیا' اقرع بن حابس حظل ثم المجاشعي عيينه بن بدر فزاري ونيد طائي بنو نبهان والے اور علقمہ بن علاقہ عامری بو کلاب والے 'اس پر قرایش اور انصار کے لوگوں کو غصہ آیا اور کینے لگے کہ آنخضرت التھایا نے نجد کے بروں کو تو دیا لیکن ہمیں نظرانداز کر دیا ہے۔ آنخضرت ملی ایم نے فرمایا کہ میں صرف ان کے دل ملانے کے لیے انہیں دیتا ہوں (کیونکہ انھی حال ہی میں یہ لوگ مسلمان ہوئے ہیں) پھرایک مخص سامنے آیا' اس کی آئے کھیں و هنسی ہوئی تھیں ' کلے پھولے ہوئے تھے' پیشانی بھی اٹھی ہوئی 'ڈاڑھی بہت تھنی تھی اور سرمنڈا ہوا تھا۔ اس نے کہااے محمد! الله سے وُرو (سائیل) آمخضرت ماٹیلم نے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نا فرمانی کروں گاتو پھراس کی فرمانبرداری کون کرے گا؟ اللہ تعالی نے مجھے روئے زمین پر دیانت دار بناکر بھیجا ہے۔ کیاتم مجھے امین نہیں سجھے؟ اس مخص كى اس كتافى ير ايك محابى نے اس كے قل كى اجازت چاہی میرا خیال ہے کہ یہ حضرت خالد بن ولید تھ الكين آنخضرت ملتَّ اللهِ نے انہیں اس سے روک دیا' پھروہ شخص وہاں سے علے لگاتو آنخضرت ملتھا نے فرمایا اس شخص کی نسل سے یا (آپ نے فرمایا کہ) اس شخص کے بعد اس کی قوم سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہوں گے' جو قرآن کی تلاوت تو کریں گے' لیکن قرآن مجیدان کے علق سے نیچے نہیں اترے گا' دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے 'یہ مسلمانوں کو قتل کریں

(636) SHOW (636)

۸۰۰۰، ۴۲۱۲، ۱۳۹۲، ۳۳۹۲، ۲۳٤۷، ۲۲۷۰].

کے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے 'اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہے تو میں ان کو اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد کا (عذاب اللی سے) قتل ہوا تھا کہ ایک بھی باتی نہ بچا۔

آئی ہے ہے۔ اس مدیث کے آخر میں قوم عاد کے عذاب اللی سے ہلاک ہونے کا ذکر ہے اس مناسبت سے یہ حدیث یمال درج کی گئی۔

المیسی جس بد بخت گروہ کا یمال ذکر ہوا ہے یہ خارجی تنے جنوں نے حضرت علی بڑاتھ کے خلاف خروج کیا ان پر کفر کا فتوئی لگایا '
خود اتباع قرآن کا دعویٰ کیا۔ آخر حضرت علی بڑاتھ سے مقابلہ میں یہ لوگ مارے گئے 'وینداری کا دعویٰ کرنے اور دو مرے مسلمانوں کو بنظر حقارت دیکھنے والے آج بھی بہت سے لوگ موجود ہیں ' لمبے لمبے کرتے پننے ہوئے ہاتھوں میں تبیع لکائے ہوئے 'بظوں میں قرآن دیا ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

٥٣٣٤ - حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدُّثَنَا الله على الله الله على الله على الله الله على الله الله على الله الله على الله

یہ آیت سور و قریس قوم عاد کے قصہ میں بھی آئی ہے۔ اس مناسبت سے یہ حدیث بیان کی۔

٧- بَابُ قِصَّةِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوج وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى هِ قَالُوا يَاذَا الْقَرْنَيْنِ إِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ ﴾ الكهْف: ١٤

باب ياجوج وماجوج كابيان

الله تعالى في سورة كمف مين فرمايا وه لوگ كمنے لكے ياجوج اور ماجوج اور ماجوج اوگ ملك مين بهت فساد مجارہ جين ـ

یہ دونوں قبلوں کے تام ہیں جو یافث بن نوح کی اولاد میں ہیں ' بعض نے کما یاجوج ترک لوگ ہیں اور ماجوج ایک دو سرا

المنظم المرائی ہوئی گروہ ہے۔ قیامت کے قریب یہ لوگ بہت غالب ہوں گے اور ہر طرف سے نکل پڑیں گے ' ان کا لکانا قیامت کی ایک نشانی
ہے۔ جو لوگ یاجوج ماجوج کے وجود میں شبہ کرتے ہیں وہ احمق ہیں ' یاجوج ماجوج آدی ہیں 'کوئی ججوبہ نہیں ہیں اور جو روایتیں ان کے
قد و قامت کے متعلق منقول ہیں ان کی سندیں منجے نہیں۔ قوراۃ شریف میں یاجوج ماجوج کا ذکر ہے ' بعض نے کما یاجوج روی لوگ
ہیں اور ماجوج تا تاری بعض نے کما ماجوج انگریز ہیں (وحیدی) منجے بات یمی ہے کہ حقیقت حال کو اللہ بی بھتر جانتا ہے اہل ایمان کا کام
ارشاد اللی امنا صدف کی کمنا ہے۔

﴿ وَيَسْأَلُونِكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ﴾ [الكهف : ٨٣] ﴿ قُلُ سَأَتُلُوا عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكَنَّا لَهُ فِي الأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَكِّنَا لَهُ فِي الأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا : طَرِيْقًا. إِلَى قَولِهِ : سَبَبًا : طَرِيْقًا. إِلَى قَولِهِ :

الله تعالی کامیہ فرمانا "اور آپ سے (اے رسول) ذوالقرنین (بادشاہ) کے متعلق یہ لوگ پوچھتے ہیں۔ (آپ فرما دیں کہ ان کا قصہ میں ابھی تہمارے سامنے بیان کرتا ہوں ہم نے اسے زمین کی حکومت دی تھی اور ہم نے اسکو ہر طرح کاسامان عطا فرمایا تھا چروہ ایک سمت چل لکلائ اللہ تعالی کے ارشاد "تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ "تک۔

﴿آتُونِي زُبُرَ الْحَدِيْدِ﴾ وَاحِدُهَا زُبْرَةً وَهِيَ الْقَطْعُ ﴿ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ ﴾ يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ الْجَبَلَيْنِ. وَالسَّدُّيْنِ : الْجَبَلَيْنِ. خَرْجًا أَجُّرًا. ﴿قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أَفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴾ أصبب عَلَيْهِ رَصَاصًا، وَيُقَالُ الْحَدِيْد، وَيُقَالُ الصُّفْر، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاس: النُّحَاسُ، ﴿فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ ﴾ يَعْلُوهُ، اِسْتَطَاعَ : اسْتَفْعَلَ مِنْ طَعْتُ لَهُ، فَلِذَلِكَ فُتِحَ اسْطَاعَ يَسْطِيْعُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ. ﴿وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا. قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّيْ، فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّى جَعَلَهُ دَكَّاءُ﴾ أَلزَقَهُ بِالأَرْضِ. وَنَاقَة دَكَّاءُ : لاَ سَنَامَ لَهَا. وَالدُّكْدَاكُ مِنَ الأَرْضِ مِثْلَهُ حَتَّى صَلُبَ مِنَ الأَرْضِ وَتَلَبُّدَ. ﴿ وَكَانَ وَعُدُ رَبِّي حَقًّا. وَتَرَكَّنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْض، حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ﴾ قَالَ قَتَادَةُ: حُدَبُ أَكْمَةً. قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: رَأَيْتُ السُّدُّ مِثْلَ البُودِ الْمحبُّو. قَالَ: ((قَدْ

رَأَيْتَهُ)).

زبر کا واحد زبرة ب اور زبرة مكرے كو كہتے ہيں "يمال تك كه جب اس نے ان دونوں بہاڑوں کے برابر دیوار اٹھادی۔ صدفین سے بہاڑ مراد ہیں۔ ابن عباس سے (بین الصدفین کی تفییریس منقول ہے) اور السدين الصدفين كي دوسري قرأت بھي الجبلين (دو بيار) كم معنى میں ہے ' حوجا بمعنی محصول اجرت ' ذوالقرنین نے (عملہ سے) کہا کہ اب اس دیوار کو آگ سے دھو تکویمال تک کہ جب اسے آگ بنادیا تو كها اب ميرے ياس بكھلا مواسيسة تانبالاؤ توميں اس ير ڈال دول افرغ علیہ قطوا کے معنی ہیں کہ میں اس پر پھھلا ہوا سیسہ ڈال دوں (قطرك معنى) بعض نے اوب ( يُحْطِع بوئے سے ) كئے ہيں اور بعض نے پیتل سے 'ابن عباس فے اس کامعنی تانبا بتایا ہے۔ پھر قوم یاجوج وماجوج کے لوگ (اس سد کے بعد) اس پر چڑھ نہ سکے یظہروہ بمعنی يعلوه اطعت له سے استفعال كاصيغه ہے۔ اس كيے اسطاع يسطيع يستطيع بھي پڑھتے ہيں اور ياجوج ماجوج اس ميں سوراخ بھی نہ كر سکے۔ ذوالقرنین نے کہا کہ بیہ میرے پروردگار کی ایک رحمت ہے پھر جب ميرے پرورد گار كامقرره وعده آپنچ گاتووه اس ديوار كود كاليني زمین دوز کروے گا عرب کے لوگ ای سے بولتے ہیں ناقة دكاء جس سے مراد وہ اونٹ ہے جس کی کوہان نہ ہو۔ اور الدكداك من الارض كى مثال وه زمين جو بموار بوكر سخت بو گئي بو 'او خيي نه بو اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے اور اس روز ہم ان کو اس طرح چھوڑ دیں گے کہ بعض ان کا بعض سے گڈ ٹر ہو جائے گا۔ یمال تک کہ جب یا جوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہربلندی سے دوڑ پڑیں گے۔ قادہ نے کما کہ حدب کے معنی ٹیلہ کے بیں۔ ایک صحابی نے رسول کریم ملٹھیا سے عرض کیا کہ میں نے اس دبوار کو دھاری دار چادر کی طرح دیکھا ہے جس کی ایک دھاری سرخ ہے اور ایک کال ب اس ير آخضرت ما الميام نه فرمايا واقعي تم نے اسكو ديكھا ہے۔

ہوا یہ تھا کہ دونوں طرف دو اونچ بہاڑ تھے چ میں راستہ کھلا ہوا تھا' اس میں سے یاجوج ماجوج کے لوگ کھس آتے اور سین سینے غریب رعایا کو ستاتے۔ ذوالقرنین نے یہ دیوار لوہے کی بناکر انکا راستہ ہی بند کر دیا۔ بعض کم عقل لوگ اس قصہ پر اعتراض 638

کرتے ہیں کہ اگر یہ دیوار پنی ہوتی تو آج کل ضرور اس کا پت لگ جاتا کو نکہ دنیا کی چھان بین آج کل بہت ہو چکی ہے اور کوئی ملک اور جزیرہ ایسا باتی نہیں رہا جہاں سیاح نہ پنچے ہوں' ان کا جواب یہ ہے کہ آنخضرت ملتج کے عمد مبارک میں تو یہ دیوار موجود تھی صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مارا عقیدہ وہی ہے جو آنخضرت ملتج نے نہیں ہارا عقیدہ وہی ہے جو آنخضرت ملتج نے فرمایا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ سیاحوں نے سارے عالم کا پت لگالیا ہو جن لوگوں نے دیوار چین کو سد سکندری سمجھا ہے انہوں نے فرمایا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ سیاحوں نے سارے عالم کا پت لگالیا ہو جن لوگوں نے دیوار چین کو سد سکندری سمجھا ہے انہوں نے غلطی کی ہے کیونکہ چین کی دیوار بہت کمی ہے اور وہ لوہ کی بھی نہیں ہے اسے چین کے ایک باوشاہ نے بنوایا تھا۔ فہ کورہ ذوالقرنین سے اسکندر اعظم مراد ہیں۔ جنوں نے دین ابراہی تجول کرلیا تھا اسکندر یونانی مراد نہیں ہے یہ بعد کے ذمانہ قبل مسیح میں ہوا ہے۔

( ٣٣٣ ) ہمیں مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا ' کماہم سے وہیب نے '
ان سے ابن طاؤس نے ' ان سے ان کے والد طاؤس نے ' ان سے
حضرت ابو ہریرہ بڑا تھ نے بیان کیا کہ رسول اللہ مٹھ لیے ان نے فرمایا اللہ
پاک نے یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا کھول دیا ہے ' پھر آپ نے اپنی
الگیوں سے نوے کاعد دینا کر بتلایا۔

٣٣٤٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرُورَةً بْنِ الزَّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بنتَ أَبِي سَلَمَةً حَدَّثَتُهُ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةً بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْش رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ: أَنَّ النُّبِيُّ ﴿ ذَخَلَ عَلَيْهَا فَرَعًا يَقُولُ : ((لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مَنْ شَرٌّ مَا قَلِهِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَومَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ)) - وَحَلَّقَ بِاصْبَعَهِ الإِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيْهَا - قَالَتْ زَيْنَبُ بَنْتِ جَحْشِ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْهُلِكُ وَفَيْنَا الصَّالِحُونَ قَالَ: ((نَعَمْ، إذَا كُثُرَ الْحَبَث)). [أطرافه في : ۹۸ د ۳، ۹۵ ، ۷۱۳۵. ٣٣٤٧ حَدُّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدُّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُس عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﴿ قَالَ: ((فَتَحَ اللَّهُ مَنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ، وَعَقَدَ بيَدِهِ تِسْعِيْنَ)).

[طرفه في : ٧١٣٦].

آئیہ میرے اس کی سورت یوں ہے کہ خضراور بنمر کو بند کرے اور کلے کی انگی بند کر دے 'انگوشے کو کی کی انگی پر سیست سیست سیست اس کو کھودتے ہیں تھوڑی کی رہ جاتی ہے تو کتے ہیں کل آکر تو ژلیں گے 'اللہ تعالیٰ شب بحر میں پھراس کو دیسا ہی مضبوط کر دیتا ہے ' جب ٹوٹنے کا وقت آپنچے گا اس روزیوں کہیں گے کل ان شاء اللہ آکر توڑ ڈالیس گے' اس شب میں وہ دیوار ولیی ہی رہے گی مبح کو توڑکر نکل بزیس گے (وحیدی)

٣٣ ٤٨ - خَدُثْنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَّامَةً عَنِ الأَعْمَش حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ ا لله عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ ا لللَّهُ تَعَالَى: يَا آدَمُ. فَيَقُولُ: لَبُيْكَ وَسَعَدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ. فَيَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ. قَالَ : ومَا بَعثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلُّ أَلْفُ تِسْعَمِانَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ. فَهِنْدَهُ يَشِيْبُ الصَّفِيْرُ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَـمْل حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمُّ بسُكَارَى، وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيْدٌ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَأَلَّيْنَا ذَلِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: ﴿﴿أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلاً وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ. ثُمُّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْل الْجَنَّةِ. ۚ فَكَبَّرَنَا. فَقَالَ: أَرْجُو أَنَّ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَكَبَّرْنَا. فَقَالَ : أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَكَبَّرْنَا فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلاًّ كَالشُّعْرَةِ السُّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثُورِ أَبْيَضَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءِ فِي جِلْدِ ثُورٍ أَسُودَ)).

[أطراف في : ٤٧٤١، ٦٥٣٠، ٢٤٨٣].

(٣٣٣٨) مجھ سے اسحاق بن نفرنے بیان کیا کما ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' ان سے اعمش نے' ان سے ابوصالح نے اور ان سے حضرت ابو سعید خدری بنای نے بیان کیا کہ نبی کریم مای اے فرمایا کہ الله تعالى (قيامت ك ون) فرمائ كا'ات آدم! آدم ملائلة عرض كريس گے میں اطاعت کے لیے حاضر ہوں' مستعد ہوں' ساری بھلائیاں صرف تيرے ہي ہاتھ ميں ہيں۔ الله تعالى فرمائے گا، جنم ميں جانے والول كو (لوگول ميں سے الگ) تكال لو۔ حضرت آدم ملائلا عرض كريں گـ اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ الله تعالی فرمائے گاکہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ اس وقت (کی ہولناکی اور وحشت ے) بے بو ڑھے ہو جائیں گے اور ہر حالمہ عورت اپنا حمل گرادے گی۔ اس وقت تم (خوف و دہشت سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں و کھھو گے ' حالا نکہ وہ بے ہوش نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کاعذاب بڑا ہی سخت ہو گا۔ صحابہ نے عرض کیایا رسول اللد! وہ ایک شخص ہم میں سے کون مو گا؟ حضور مالید نے فرمایا کہ تمہیں بشارت مو وہ ایک آدی تم میں سے ہو گااور ایک ہزار دوزخی یاجوج ماجوج کی قوم سے ہوں م پھر حضور سال اے فرمایا اس ذات کی قتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ، مجھے امید ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام جنت والول کے ایک تمائی ہو گے۔ پھر ہم نے اللہ اکبر کماتو آپ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم تمام جنت والول کے آدھے ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کما۔ پھر آپ نے فرمایا کہ (محشریس) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہو گے جتنے کی سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال 'یا جتنے کی ساہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہو تاہے۔

ترجمہ باب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ تم میں سے ایک آدی کے مقائل یاجوج ماجوج میں سے ہزار آدی پڑتے ہیں۔ کیونکہ است اسلامیہ ان کافروں کا ہزارواں حصہ ہوگی۔ یاجوج ماجوج ماجوج کہ امت اسلامیہ ان کافروں کا ہزارواں حصہ ہوگی۔ یاجوج ماجوج ماجوج میں۔ قیامت کے قریب سہ لوگ بہت غالب ہوں گے اور ہر طرف سے اکل دو قبیلوں کے نام ہیں جو یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں۔ قیامت کے قریب سہ لوگ بہت غالب ہوں گے اور ہر طرف سے اکل

پڑیں گے۔ ان کا لکانا قیامت کی ایک نشانی ہے جو لوگ یاجوج ماجوج کے وجود میں شبہ کرتے ہیں وہ خود احمق ہیں۔ حدیث سے امت محمد یہ کا بکثرت جنتی ہونا بھی ثابت ہوا گرجو لوگ کلمہ اسلام پڑھنے کے باوجود قبروں' تعزیوں' جھنڈوں کی پوجا پاٹ میں مشغول ہیں وہ مجھی بھی جنت میں نہیں جائیں گے۔ اس لیے کہ وہ مشرک ہیں اور مشرکوں کے لیے اللہ تعالی نے جنت کو قطعاً حرام کر دیا ہے جیسا کہ آیت شریفہ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَغْفِرُ اَنْ يُشْدَلُ بِهِ ﴾ (النساء: ۴۸) سے ظاہر ہے۔

٨- بَابُ قَولِ اللهِ تَعَالَى :
 ﴿وَاتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً ﴾ [ النساء ١٦٥] وقولِهِ : ﴿ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ كَانَ أُمَّهُ فَانِنَا للهِ ﴾ [ النحل : ١٢٠]
 وَقُولِهِ : ﴿ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ لأُوَّاةٌ حَلِيْمٌ ﴾
 وَقُولِهِ : ﴿ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ لأُوَّاةٌ حَلِيْمٌ ﴾
 [التوبة: ١١٤]. وقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ :
 الرُّحِيْمُ بلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

٣٤٩ – حَدَّثَنَا الْمُعِيْرَةُ بْنُ أَلْتُعْمَانِ قَالَ: سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُعِيْرَةُ بْنُ أَلْتُعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا عَنِ النّبِيِّ فَيْقَالَ: رَضِيَ الله عَنْهُمَا عَنِ النّبِيِّ فَيْقَالَ: وَمَنْ أَنْ أَوْلَ حَلْقٍ نُعِيْدُهُ، وَعْدَا وَرَانُكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عَرَاةً عُرْلاً. ثُمُ قَرَأَ: ﴿كُمّا بَدَأْنَا أَوْلَ حَلْقٍ نُعِيْدُهُ، وَعْدَا وَرَانُ أَنَاسًا مِنْ عَلَيْنَ ﴾ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى عَلَيْنَا، إِنَا كُتَا فَاعِلِيْنَ ﴾ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى عَلَيْنَا وَاللّهُ أَنْ السَّمَالِ، يَومَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ وَأَوْلُ مَنْ أَنَاسًا مِنْ أَصْحَابِي، أَصْحَابِي، أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّهُمُ أَلْوُلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: لَهُمْ فَاقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: فِيهِمْ صَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ وَلِهِ اللّحَالِي قَوْلِهِ – الْحَكِيْمُ وَاللّهُ الْمَثَالُ فِيهِمْ صَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ – فَلْكَ فِيهِمْ صَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ – فَلْكَ فِيهِمْ أَلُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: إِلَى قَوْلِهِ – الْحَكِيْمُ وَاللّهُ عَلَيْهُمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ – إِلَى قَوْلِهِ – الْحَكِيْمُ وَاللّهِ الْمَعْدُ الْمَعْدُ الْمَالُ الْمُعْدُ الْعَلَادُ وَلِهُ الْمَعْدُ الْمَالُ وَلَيْهِمْ أَلَى الْعَبْدُ الْمَالُ فَيْهُ أَلُولُ كُمْ اللّهُ اللّهُ الْمُعْدُ الْمَالُونَ فَوْلِهِ – الْحَكِيْمُ وَلَهُ وَلَا الْمُعْدُ الْمَالُ الْعَلَادُ الْعَلَادُ الْمَالُ الْعَلَادُ الْعَلَادُ الْعَلَادُ الْمَالُولُ مُنْ الْكُلُولُ الْمُعَالِحُولُ الْمَالُولُ الْمُولُولُ اللّهُ الْعُلُولُ الْمُعْدُلُ الْمَالُولُ الْمُعْلِى الْمُعْلَى الْمَالُ الْمُعْدُلُ الْمُلْكُ وَلِهُ الْعَلَادُ الْمُعْدُلُولُ الْمُعْلِى الْمُعْدُلُ الْمُعَلِي الْمُهُ الْمُولُ الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُولُ الْمُعْلِى الْعَلَالُ الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِي الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِيْمُ الْمُعْلِى الْمُولُ الْمُعْلِي الْمُعْلِى الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِيْمُ الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي

[أطرافه في : ٣٤٤٧، د٤٦٢، ٤٦٢٦،

باب (سورهٔ نساء میس) الله تعالی کابیه فرمان که

"اور الله نے ابراہیم کو خلیل بنایا" اور (سورہ نحل میں) الله تعالی کا فرمان که "ب شک ابراہیم (تمام خوبیوں کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے خود) ایک امت تھے الله تعالی کے مطبع و فرماں بردار ایک طرف ہونے والے اور (سورہ توبہ میں) الله تعالی کا فرمان که "ب شک ابراہیم نمایت نرم طبیعت اور برے ہی بردبار تھے۔"ابو میسرہ (عمرو بن شرحیل) نے کماکہ (اواہ) حبثی زبان میں رحیم کے معنی میں ہے۔

فردی ان سے مغربی کیرنے بیان کیا کہا ہم کو سفیان توری نے خبر دی ان سے مغربی نعمان نے بیان کیا کہا کہ جھے سے سعید بن جبیر نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس جی شائی اللہ کیا تھا ہے جاؤے جبیر نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس جی شائی اللہ فرایا تم لوگ حشر میں نگے پاؤل 'نگے جہم اور بن ختنہ اٹھائے جاؤگ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ "جیسا کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ 'ہم ایسے ہی لوٹائیں گے۔ یہ ہماری طرف سے ایک وعدہ بہلی مرتبہ 'ہم ایسے ہی لوٹائیں گے۔ یہ ہماری طرف سے ایک وعدہ سب بہلی مرتبہ 'ہم ایسے ہی لوٹائیں گو کپڑا پہنایا جائے گا اور انبیاء میں سب سب بعض کو جہم کی طرف لے جایا جائے گا تو میں پکار اٹھوں گا کہ میں سے بعض کو جہم کی طرف لے جایا جائے گا تو میں پکار اٹھوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب بین 'میرے اصحاب! لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی وفات کے بعد ان لوگوں نے پھر کفراختیار کرلیا تھا۔ اس وقت آپ کی وفات کے بعد ان لوگوں نے پھر کفراختیار کرلیا تھا۔ اس وقت میں بھی وہی جملہ کموں گا جو نیک بندے (عینی میلائم) کمیں گے کہ شرب تک میں ان کے ساتھ تھا۔ ان پر تگران تھا اللہ تعالی کے ارشاد الحکے ہیں ان کے ساتھ تھا۔ ان پر تگران تھا اللہ تعالی کے ارشاد الحکے ہیں۔ "جب تک میں ان کے ساتھ تھا۔ ان پر تگران تھا اللہ تعالی کے ارشاد الحکے ہیں۔ "کہ میں ان کے ساتھ تھا۔ ان پر تگران تھا اللہ تعالی کے ارشاد الحکے ہیں۔ "ک

.373, 3750, 0705, 5705].

مراد وہ لوگ ہیں جو آخضرت ملی ایک وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق بڑی کی ظافت میں مرتد ہو گئے تھے۔ حضرت ابو بکر بڑی گئے ان سے جماد کیا۔ یہ دیمات کے وہ بدوی تھے جو برائے نام اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور آنخضرت سی کیا کی وفات کے ساتھ ہی پھر مرتد ہو کر اسلام کے فلب سے خوف ذوہ ہو کر اسلام میں داخل مرتد ہو کر اسلام کے فلب سے خوف ذوہ ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور انہوں نے اسلام سے بھی کوئی دلچہی سرے سے لی ہی نہیں تھی۔ ان مرتدین نے ظافت اسلامیہ کے ظاف جنگ کی اور شکست کھائی یا قتل کی گئے۔

• ٣٣٥- حَدُّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الْمحَمِيْدِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِنْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمُقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي فَمْرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ فَيْكُا قَالَ: هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ فَيْكُا قَالَ: ((يَلْقَي إِبْرَاهِيْمُ أَبَاهُ آزَرَ يَومَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرةٌ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيْمُ: وَجْهِ آزَرَ قَتَرةٌ وَغَبَرةٌ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيْمُ اللهَ أَعْصِيْكَ. فَيَقُولُ إِبْرَاهِيْمُ : يَا رَبِّ إِنْكَ أَعْصِيْكَ. فَيَقُولُ الله وَعَدْتَنِي الْمُ الْمَعْدُونَ، فَأَيُّ خَرْي مِنْ أَبِي الأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ الله خِرْيَ أَنِي الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ الله خِرْيَ أَنِي الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ الله خَرْيَ مَنْ أَبِي الأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ الله عَرَيْنَ أَبِي الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ الله عَرَيْنِ مَنْ أَبِي الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ الله تَعْرَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ الله الْكَافِرِيْنَ. ثُمَّ يُقَالُ : يَا إِبْرَاهِيْمُ مَا تَحْتَ الْكَافِرِيْنَ. ثُمَّ يُقَالُ : يَا إِبْرَاهِيْمُ مَا تَحْتَ رَجْلَيْكَ، فَيَنْظُورُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخِ مُلْتَطِخٍ مُلْتَطِخٍ مُلْقَى فِي النَّارِ).

[طرفاه في : ۲٤٧٦٩، *۴٤٧٦٩*.

(۱۳۳۵۰) ہم ہے اساعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے ہمائی عبدالحمید نے خبر دی 'انہیں ابن ابی ذئب نے ' انہیں سعید مقبری نے اور انہیں حضرت ابو ہریہ رفائی نے کہ نبی کریم ساتھا ہے فوالد آذر سے قیامت کے دن جب فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیا ہے والد آذر سے قیامت کے دن جب ملیں گے تو ان کے (والد کے) چرے پر سیابی اور غبار ہو گا۔ حضرت ابراہیم علیا ہیں گے کہ کیا میں نے آپ سے نہیں کما تھا کہ میری خالفت نہیں گئی مخالفت نہیں کری۔ خالفت نہیں کری۔ حضرت ابراہیم علیا ہو کی کہ آج میں آپ کی مخالفت نہیں کری۔ حضرت ابراہیم علیا ہو کی کہ آج میں آپ کی مخالفت نہیں کری۔ کہ مجھے قیامت کے دن رسوائی ہوگی کہ میرے والد تیری رحمت سے سب بڑھ کراور کون می رسوائی ہوگی کہ میرے والد تیری رحمت سے سب بڑھ کراور کون می رسوائی ہوگی کہ میرے والد تیری رحمت سے سب حزام قرار دی ہے۔ پھر کما جائے گا کہ میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے۔ پھر کما جائے گا کہ اے ابراہیم! تمہارے قدموں کے نیچ کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک ذرئے کیا ہوا جانور خون میں گاتی کھڑا ہوا وہاں پڑا ہو گا اور پھراس کے پاؤں پکڑ کراسے جنم میں ڈال

اس مدیث ہے ان نام نماد مسلمانوں کو عبرت پکرٹی چاہیے جو اولیاء اللہ کے بارے میں جھوٹی حکایات و کرامات گھڑ گھڑ کر

ان کو بدنام کرتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ بڑے پیر جیلانی صاحب نے روحوں کی تھیلی حفزت عزرائیل طِلِنا ہے چھین لی جن میں
مومن و کافرسب کی روحیں تھیں وہ سب جنت میں داخل ہو گئے۔ ایے بہت سے قصے بہت سے بزرگوں کے بارے میں مشرکین نے
گھڑ رکھے ہیں۔ جب حضرت ظیل اللہ جیسے پنجبر قیامت کے دن اپنے باپ کے کام نہ آسکیں گے تو اور دو سرے کسی کی کیا مجال ہے کہ
بنچراذن اللی کسی مرید یا شاگر دکو بخشوا سکیں۔

٣٣٥١ - حَدُّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدُّثَنِي ابْنُ وَهَبِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنْ بُكَيْرًا حَدُّثَهُ عَنْ كُرَيْبٍ مَولَى ابْنِ عَبَّاسِ بُكَيْرًا حَدُّثَهُ عَنْ كُرَيْبٍ مَولَى ابْنِ عَبَّاسِ

(۱۳۳۵) ہم سے یکی بن سلیمان نے بیان کیا' کما کہ مجھ سے عبدالللہ بن وہب نے بیان کیا' کما کہ مجھے عمرو بن حارث نے خبردی' ان سے کمیر نے بیان کیا' ان سے ابن عباس کے مولی کریب نے اور ان سے

غَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: ((دَحَلَ النَّبِيُّ فَلَى الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيْهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيْمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ: الله: أَمَّا هُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُورَةً، هَذَا إِبْرَاهِيْمُ مُصَوَّرٌ، فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِم)). [راجع: ٣٩٨]

حفرت ابن عباس بھن انے کہ نبی کریم طاقی است اللہ میں داخل ہوئ تو اس میں حفرت ابراہیم اور حفرت مریم ملیما السلام کی تصویریں دیکھیں' آپ نے فرمایا کہ قریش کو کیا ہو گیا؟ حالا تکہ انہیں معلوم ہے کہ فرشتے کمی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں رکھی ہوں' یہ حفرت ابراہیم طائلہ کی تصویر ہے اور وہ بھی مانسہ چھنکتے ہوئے۔

آئی ہے کہ اس کے مشرکوں نے حضرت ابراہیم ملائل کی مورتی بناکر ان کے ہاتھ میں پانے کا تیر دیا تھا۔ آمخضرت ملتی الے فرمایا کہ تیر کسی کی سے کہ اس کے مشرکوں نے حضرت ابراہیم ملائل کی بھی پنجبری شان نہیں ہو گئی۔ قسطلانی نے کہا کہ مکہ کے کافرجب سنروغیرہ پر نکلتے تو ان پانسوں سے فال نکالا کرتے تھے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بطور معبود کسی بت کو پوجا جائے یا کسی نمی اور ولی کی قبریا مورت کو 'شرک ہونے میں ہر دو برابر ہیں۔ جو نادان مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں جس شرک کی فدمت ہے وہ کافروں کی بہت پرسی مراد ہے۔ ہم مسلمان اولیاء اللہ کو محض بطور وسیلہ پوجتے ہیں۔ ان نادانوں کا یہ کہنا سرا سر فریب نفس ہے۔

٣٣٥٢ حَدُّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ الله عَنْهُمَا: عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ الله عَنْهُمَا: (رَأَنَّ النَّبِيِّ لَمَّا رَأَى الصُّورَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلُ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ. وَرَأَى يَدْخُلُ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ. وَرَأَى إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ إِبْرَاهِيْمَ اللهُ، وَاللهِ بِأَيْدِيْهِمَا الأَزْلاَمُ فَقَالَ : قَاتَلَهُمُ اللهُ، وَاللهِ إِنْ السَّتَقْسَمَا بِالأَزْلاَمِ قَطَّى)[راجع: ٣٩٨]

(۱۳۳۵۲) ہم سے ابرائیم بن موئی نے بیان کیا کہ ہم کوہشام نے خبر دی انہیں معرف انہیں الوب نے انہیں عکرمہ نے اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنمانے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ علی تصوریں دیکھیں تو اندراس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک وہ مثانہ دی گئیں اور آپ نے ابراہیم علائل اور اسا عیل علائل کی تصوریں دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں میں تیر (پانے اساعیل علائل کی تصوریں دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں میں تیر (پانے کے نے قرایا اللہ ان پر بربادی لائے۔ واللہ ان حضرات نے کہی تیر نہیں چھیئے۔

یعنی ان بزرگوں نے فال نکالنے کے لئے بھی تیراستعال نہیں گئے 'وہ ایسی بیبودہ حرکات سے خود بی بیزار تھے۔ ایسے ہی وہ بزرگ بھی ہیں جن کی قبروں پر ڈھول تاشے بجائے جا رہے ہیں۔

(۱۳۵۳) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے کی بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے کی بن سعید نے بیان کیا کہا کہ جھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا کہا کہ جھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بڑا تھ نے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ پر ہیز گار ہو۔ کون ہے؟ حضور می کیا کہ جو سب سے زیادہ پر ہیز گار ہو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم حضور میں ہی سے اس کے متعلق نہیں می ایک ہی وسف بن نی اللہ بن نی

بَى يَن بَن مَ بَرُون بِرَو وَل اللهِ جَدُّتُنَا عَلِي بُن عَبْدِ اللهِ حَدُّتُنَا عَلِي بُن عَبْدِ اللهِ حَدُّتُنَا عَلِي بُن عَبْدِ اللهِ قَالَ: يَخْتَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَفِيلًا يَا رَفِيلًا يَا لَهُ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ. فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِي اللهِ ابْنُ نَبَى اللهِ ابْنُ خَلِيلٍ فَيُوسُفُ نَبِي اللهِ ابْنُ خَلِيلٍ

ا للهِ. قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ؟ خِيَارُهُمْ فِي الْمِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْ)). الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْ)). قَالَ أَبُو أَسَامَةَ وَمُغْتَمِرٌ: ((عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَبُو أَسَامَةَ وَمُغْتَمِرٌ: ((عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النبي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النبي اللهِ قَلْ)). [أطرافه في : ٣٣٧٤، ٣٣٧٤، ٣٣٨٣، ٣٣٨٥،

٣٣٥٤ حَدَّثَنَا مُؤمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا غُوفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاء حَدَّثَنَا سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَى (أَتَانِي اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

٣٥٥٥ حَدَّثَنَا بُيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّصْرُ أَخْبَرَنَا الْبُنُ عَوْنِ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَنَ عَوْنِ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَنَ عَبْسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا - وَذَكَرُوا لَهُ الدُّجَّالَ بَيْنَ عَينيهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ أَوْ كَ فَ. ر- قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ، وَلَكِنْهُ قَالَ : أَمَّا إِبْرَاهِيْمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَجَعْدُ آدَمُ عَلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَجَعْدُ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَحْطُومٍ بِحُلْبَةٍ ؛ كَأَنَّى أَنْظُرُ جَمَلٍ أَحْمَرَ مَحْطُومٍ بِحُلْبَةٍ ؛ كَأَنَّى أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْوَادِي يُكَبِّرُ).

[راجع: ٥٥٥١]

(۳۳۵۳) ہم سے مؤمل نے بیان کیا کہا ہم سے اساعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عوف نے کہا ہم سے ابورجاء نے کہا ہم سے سرہ بھائی کیا کہا ہم سے مؤمل اس کیا کہا ہم سے سرہ بھائی کہ نبی کریم ملٹھ کیا نے فرمایا آج کی رات میرے پاس (خواب میں) دو فرشتے (جبریل و میکا کیل النبیہ) آئے۔ پھریہ دونوں فرشتے مجھے ساتھ لے کرایک لیے قد کے بزرگ کے پاس گئے وہ اس کے اس کا سرمیں نہیں دیکھ پاتا تھا اور یہ جھزت ابراہیم میلئی شے۔

(۱۳۵۵) ہم سے بیان بن عمرو نے بیان کیا' کہا ہم سے نفر نے بیان کیا' کہا ہم کو ابن عون نے خبردی' انہیں مجاہد نے اور انہوں نے حضرت ابن عباس بی بیٹانی پر کھا ہوا ہو گا''کافر'' یا (یول کھا ہوا ہو گا''ک ف ر'' حضرت ابن عباس بی ایک اللہ آخضرت اللہ اللہ کے فرت سے میں نے یہ حدیث نہیں سی تھی۔ البتہ آپ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی کہ ابراہیم میلائل (کی شکل ووضع معلوم کرنے) کے حدیث بیان فرمائی کہ ابراہیم میلائل (کی شکل ووضع معلوم کرنے) کے لیے تم اپنے صاحب کو دکھ سکتے ہو اور حضرت موسی میلائل کا بدن گھا ہوا گئدم گول' ایک سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی تکیل مجبور کی جوال کی تھی۔ جیسے میں انہیں اس وقت بھی دکھ رہا ہوں کہ وہ اللہ کی برائی بیان کرتے ہوئے وادی میں انہیں اس وقت بھی دکھ رہا ہوں کہ وہ اللہ کی برائی بیان کرتے ہوئے وادی میں انہیں اس وقت بھی دکھ رہا ہوں کہ وہ اللہ کی برائی بیان کرتے ہوئے وادی میں انہیں اس وقت بھی دکھ رہا ہوں کہ وہ اللہ کی

صاحب کے لفظ سے یہ اشارہ آنحضرت مٹھی اے اپی ذات مبارک کی طرف کیا تھا۔ کیونکہ آپ حضرت ابراہیم فالتھ سے بہت ذیادہ مثابہ تھے۔

٣٣٥٦ حَدْثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدُّثَنَا مُغِيْرَةً بْنُ سَعِيْدٍ حَدُّثَنَا مُغِيْرَةً بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الذِّ عَنْ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ اللهُ اللهِ عَنْهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الل

(۱۳۳۵۲) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن القرشی نے بیان کیا' ان سے ابوالزناد نے' ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ملتی ہے نہ فرمایا' حضرت ابراہیم علائل نے اس سال کی عمر میں بسولے سے ختنہ کیا۔

ای عمر میں ان کو ختنے کا تھم آیا' استرہ پاس نہ تھا اس لیے تھم النی کی تغیل میں خود ہی بسولے سے ختنہ کرلیا۔ ابو یعلیٰ کی روایت میں اتنی صراحت ہے۔ بعض منکرین حدیث نے اس حدیث پر بھی اعتراض کیا ہے جو ان کی حماقت کی دلیل ہے۔ جب ایک انسان خود کشی کر سکتا ہے۔ خود اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کاٹ سکتا ہے تو حضرت ابراہیم کا خود بسولے سے ختنہ کرلینا کون ساموجب تعجب ہے اور ای سال کی عمر میں ختنے پر اعتراض کرنا بھی حماقت ہے جب تھم النی ہوا' اس کی تغیل کی گئی۔ منکرین حدیث محض عقل سے کورے ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ وَقَالَ: ((بَالْقَدُوم)) مُخَفُّفَةٌ.

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي النَّغَادِ. وَتَابَعَهُ عَجْلاَنُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرو عَنْ أَبِي سَلَمَةً

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبردی کما ہم سے
ابوالزناد نے بیان کیا کھریمی حدیث نقل کی لیکن پہلی روایت میں
قدوم بہ تشدید دال ہے اور اس میں قدوم بہ تخفیف دال ہے۔ دونوں
کے معنی ایک ہی ہیں یعنی بسولہ (جو بردھیوں کا ایک مشہور ہتھیار ہو تا
ہے اسے بسوہ بھی کتے ہیں)

شعیب کے ساتھ اس حدیث کو عبدالر حمان بن اسحاق نے بھی ابوالزناد سے روایت کیا ہے اور مجلد بناتھ سے اور مجمد بن عمرو نے ابو ہریرہ بناتھ بن عمرو نے ابو ہریرہ بناتھ

تنظیم میرا میرا ایم میلائل کو ای عمر میں ختنے کا حکم آیا' اس وقت اسرہ ان کے پاس نہ تھا۔ تاخیر مناسب نہیں سمجی اور ای مسدد صورت سے حکم اللی اداکیا' ابو یعلیٰ کی روایت میں اس کی صراحت موجود ہے۔ عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت کو مسدد نے این مند میں اور عجلان کی روایت کو امام احمد نے اور محمد بن عمروکی روایت کو ابو یعلیٰ نے وصل کیا ہے۔

 نہیں کیا۔

السُّلاَمُ إلا ثَلاَثَ كَذْبَاتٍ)).

[راجع: ۲۲۱۷]

مخصوص حالات میں اس کی اجازت دی ہے۔

٣٣٥٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبِ حَدُّثَنَا حَـمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَـمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ((لَـمْ يَكُذِبْ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إلا تُلاَثَ كَذَبَاتٍ : ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : قَوْلُهُ : ﴿ إِنِّي سَقِيْمٌ ﴾ وَقَوْلِهِ : ﴿ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هَذَا ﴾ وَقَالَ : بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَومِ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيْلَ لَهُ : إِنَّ هَا هُنَا رَجُلاً مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلَ إلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ : مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُحْتِي. فَأَتَى سَارَةَ قَالَ : يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرِكِ، وَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرَتُهُ أَنْكِ أُخْتِي، فَلاَ تُكَذِّبيْنِي. فَأَرْسَلَ إلَيْهَا، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ. فَقَالَ : ادْعِي الله لِيْ وَلاَ أَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللهُ فَأُطْلِقَ. ثُمُّ تُناوَلَهَا النَّانِيَة فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدُّ، فَقَالَ : ادْعِي اللهَ لِي وَلاَ أَضُرُكِ، فَدَعَتْ فَأُطْلِق. فَدَعَا بَعْضَ حَجَبتِهِ فَقَالَ : إنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِيْ بِإِنْسَان، إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بشَيْطَان، فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ. فَأَتَتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ

(٣٣٥٨) ہم سے محد بن محبوب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا' ان سے ابوب نے ' ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہر ہرہ و فالله نے بیان کیا کہ ابراجیم طالع نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا' دو ان میں سے خالص اللہ عزوجل کی رضا کے لیے تھے۔ ایک تو ان کا فرمانا (بطور توربیہ کے) کہ ''میں بیار ہوں'' اور دوسرا ان کابیہ فرمانا کہ ''بلکہ بد کام تو ان کے بوے (بت) نے کیا ہے" اور بیان کیا کہ ایک مرتبہ أبراجيم ملائلًا اور ساره عليهما السلام أيك ظالم بادشاه كي حدود سلطنت سے گزر رہے تھے۔ بادشاہ کو خبر ملی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوب صورت ترین عورت ہے۔ بادشاہ نے ابراہیم مُلاِئلًا کے پاس اپنا آدمی بھیج کرانہیں بلوایا اور حضرت سارہ گ متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ یہ میری بهن ہیں۔ پھر آپ سارہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یمال میرے اور تہمارے سوا اور کوئی بھی مومن نہیں ہے اور اس بادشاہ نے مجھ سے یوچھاتو میں نے اس سے کمہ دیا کہ تم میری (دینی اعتبار سے) بمن ہو۔ اس لیے اب تم کوئی ایس بات نہ کمنا جس سے میں جھوٹا بنوں۔ پھراس ظالم نے حضرت سارہ کو بلوایا اور جب وہ اس کے پاس گئیں تو اس نے ان کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہالیکن فوراً ہی پکڑلیا گیا۔ پھروہ کمنے لگا کہ میرے لیے اللہ سے دعاکرو (کہ اس معیبت ہے نجات دے) میں اب متہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا' چنانچہ انہوں نے اللہ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا۔ لیکن پھر دو سری مرتبہ اس نے ہاتھ بردھایا اور اس مرتبہ بھی اس طرح پکڑ لیا گیا، بلکہ اس ہے بھی زیادہ سخت اور پھر کہنے لگا کہ اللہ سے میرے لیے دعا کرو' میں

يُصَلِّي، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: مَهْيِم؟ قَالَتْ: رَدُّ اللهِ الرَّ كَيْدَ الْكَافِرِ –أوِ الْفَاجِرِ– فِي نخرِهِ، وَيَٰ وَأَخْدَمَ هَاجَوَ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَة: تِلْكَ أَمُّكُمْ لوَّ

[راجع: ۲۲۱۷]

يًا بَنِي مَاء السَّمَاء)).

اب تہيں كوئى نقصان نہيں پنچاؤں گا۔ سارہ في دعائى اور وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس كے بعد اس نے اپ كى خدمت گار كو بلا كركما كہ تم لوگ ميرے پاس كى انسان كو نہيں لائے ہو 'يہ توكوئى سركش جن ہے (جاتے ہوئے) سارہ كے ليے اس نے ہاجرہ كو خدمت كے ليے دیا۔ جب سارہ آئيں تو ابراہيم مليمماالسلام كھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ دیا۔ جب سارہ آئيں تو ابراہيم مليمماالسلام كھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ تب عالی نے كافر یا (یہ كماكہ) فاجر كے فریب كو اسى كے منہ پر دے مارا تعالی نے كافر یا (یہ كماكہ) فاجر كے فریب كو اسى كے منہ پر دے مارا اور ہاجرہ كو خدمت كے لئے دیا۔ ابو جریرہ بڑھ نے كماكہ اے بى ماء السماء (اے آسانی بانی كی اولاد! یعنی اہل عرب) تمماری والدہ يمی السماء (اے آسانی بانی كی اولاد! یعنی اہل عرب) تمماری والدہ يمی (حضرت ہاجرہ) ہیں۔

روایت میں حضرت ابراہیم والی کے متعلق تین جھوٹ کا ذکر ہے جو حقیقت میں جھوٹ نہ تھے۔ کیونکہ لفظ جھوٹ انہیاء علیم السلام کی شان سے بہت بعید ہے۔ ایسے جھوٹ کو دو سرے لفظوں میں تورید کما جاتا ہے۔ ایک تورید وہ ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کے ساتھ جانے سے انکار کرتے ہوئے کما تھا کہ انی سقیم میں اپنے دکھ کی وجہ ہے چلئے میں آیا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کی خواہیوں پر دل سے مجبور ہوں۔ وہ دکھ قوم کے افعال اور حرکات بد دکھ کو کر دل کے دکھی ہونے پر اشارہ تھا۔ انجیاء و مصلحین اپنی قوم کی خواہیوں پر دل سے کڑھتے رہتے ہیں۔ آیت کا بمی مطلب ہے۔ اس کو قوریہ کرکے لفظ جھوٹ سے تعبیر کیا گیا۔ دو سرا ظاہری جھوٹ جو اس حدیث میں نہرور ہے حضرت سارہ ملیما السلام کو اس ظالم بادشاہ کے ظلم سے بچانے کے لیے اپنی بمن قرار دینا۔ یہ دپنی اعتبار سے تھا۔ دپنی اعتبار سے معرف کے وارد ہوا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کے بت خانے کو اجاز کر کلماڈا برائے کے لئے طور پر فرمایا تھا۔ بطور قوریہ اسے بھی جھوٹ کے یہ کام اس برے بت نے کیا ہوگا کہ میں جھوٹ کے یہ طفر کے طور پر فرمایا تھا۔ بطور قوریہ اسے بھی جھوٹ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ بسرمال اس حدیث پر بھی منگرین حدیث کا اعتباض محف محافت ہے۔ اللہ ان کو نیک سمجھ عطا کرے۔ آئیں۔ اندہ اللہ بنصرہ المعزیز آئیں۔ حضرت ہاجرہ ملیما السلام اس کویں بین خوس اور بر بین بیاتی جارہ ملیما السلام اس بوری بین اور بیہ سعودی حکومت کے کارنا ہے ہیں۔ ایدہ اللہ بنصرہ المعزیز آئیں۔ حضرت ہاجرہ ملیما السلام اس بوری بین اور بیہ سعودی حکومت کے کارنا ہے ہیں۔ ایدہ اللہ بنصرہ المعزیز آئیں۔ حضرت ہاجرہ ملیما السلام اس بوری بینی تھیں۔

٣٣٥٩ حَدُّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى - أَوِ ابْنُ سَلاَمٍ عَنْهُ - أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اللهِ عَنْهَا: اللهُ عَنْهَا: (رَأَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهَا أَمَّرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ (رَأَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهَا أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ

(۱۳۳۵۹) ہم سے عبیداللہ بن موئ نے بیان کیایا ابن سلام نے (ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن موئ کے واسطہ سے) انہیں ابن جرتے نے خبردی 'انہیں عبدالحمید بن جبیر نے 'انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں حضرت ام شریک رضی اللہ عنها نے کہ نبی کریم ملی کیا نے گرگٹ کو مارنے کا حکم ویا تھا اور فرمایا کہ اس نے حضرت ابراہیم علائل

کی آگ پر پھونکا تھا۔

[27.4]

یعنی اس نے پھوتکیں مار کر آگ کو اور بھڑکانے کی کوشش کی تھی۔ یہ گرگٹ ایک مشہور زہریلا جانور ہے جو ہر آن اپنے رنگ بھی بدلتا رہتا ہے۔ جے مارنے کا حکم خود حدیث شریف میں ہے اور اسے مارنے پر ثواب بھی ہے۔ روایت میں اس کی حرکت بد کا ذکر ہے' یہ بھی واقعہ بالکل برحق ہے کیونکہ رسول اللہ مٹھیلم نے جو فرما دیا اس میں شک و شبہ ہو ہی نہیں سکتا۔

بُن حَفْصِ بْنِ عِيْاثٍ حَدُّنَنَا عَمْرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عِيَاثٍ حَدُّنَنَا أَبِي الأَعْمَشُ قَالَ : عَدَّنَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ حَدُّنَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اللَّذِيْنَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ وَلَلْمَ نَفْسَهُ وَلَلْهِ مَنُولَ اللهِ وَلَيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ فَلَنَا: يَا رَسُولَ اللهِ وَلَيْنَا لا يَظْلِمُ نَفْسَهُ وَقَالَ: يَا (رَئَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ ، ﴿لَمْ يَلْبَسُوا إِيْمَانَهُمْ (رَئَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ ، ﴿لَمْ يَلْبَسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ﴿ : بِشِرِكِ . أَوَلَهُم تَسْمَعُوا إِلَى قُولِ بِطَلْمٍ ﴿ : بِشِرِكِ . أَوَلَهُم تَسْمَعُوا إِلَى قَولِ اللهِ اللهِ إِنْ اللهُ اللهِ اللهِ إِنْ اللهِ إِنْ اللهِ إِنْ اللهِ إِنْ اللهُ اللهُ وَلَا اللهُ اللهِ إِنْ اللهُ اللهِ إِنْ اللهُ إِنْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ال

كَانْ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلامِ)).

(۱۳۳۹) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا' کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا' کہا ہم سے اہراہیم نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے اہراہیم نے بیان کیا' ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود بڑالئہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری"جولوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی فتم کے ظلم کی ملاوٹ نہ کی" تو ہم نے عرض کیایا رسول اللہ! ہم میں ایسا کون ہو گاجس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو گا؟ حضور ملٹھا ہے نے فرمایا کہ واقعہ وہ نہیں جو تم شجھتے ہو"جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی ملاوٹ نہ کی" (میں ظلم سے مراد) شرک ہے کیا تم نے لئمان ملائل کی اپنے بیٹے کو یہ نصیحت نہیں سنی کہ" اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا' بے شک شرک بہت ہی بڑا ظلم ہے۔

کرمانی نے کہا کہ آیت فدکورہ میں بعد ہی حضرت اہراہیم طلات کا ذکر آیا ہے۔ یمی باب سے مناسبت ہے۔ بعض نے کہا کہ آیت ﴿ الَّذِيْنَ اَمْنُواْ وَلَهٰ يَلْبِسُوْآ اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمِ ﴾ (الانعام: ٨٢) حضرت ابراہیم ہی کا مقولہ ہے اور حاکم نے حضرت علی بڑاتھ سے نکالا کہ یہ آیت حضرت ابراہیم طلات اور ان کے ساتھ والوں کے حق میں ہے۔

٩ بَابُ يَزِفُونَ : النَّسَلانُ فِي
 الْـمَشْمِ

٣٣٦١ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي خَرَّانَ عَنْ أَبِي وَرُعْقَ وَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: أَتِيَ النَّبِيُ الله يَوْمَا بِلَحْمِ، فَقَالَ: (إِنَّ الله يَجْمَعُ يَومَ الْقِيَامَةِ الأَوَّلِيْنَ وَالاَّحِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، فَيُسْمِعُهُمُ وَالْآعِيَ وَيَنْفِذُهُمُ الْبَصَرَ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ الدَّاعِيَ وَيَنْفِذُهُمُ الْبَصَرَ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ

## باب سورہ صافات میں جو لفظ بر فون دار د ہوا ہے 'اس کے معنی ہیں دوڑ کر چلے

(اسسامہ نے بیان کیا' ان سے ابوحیان نے' ان سے ابو ذرعہ نے بیان کیا' کماہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' ان سے ابوحیان نے' ان سے ابو ذرعہ نے بیان کیا کہ نمی کریم ملٹھا کی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رفائن نے بیان کیا کہ نمی کریم ملٹھا کی خدمت میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اولین و آخرین کو ایک ہموار اور وسیع میدان میں جمع کرے گا' اس طرح کہ پکارنے والاسب کو اپنی بات ساسے گا اور دیکھنے والاسب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا(کیونکہ یہ میدان ہموار ہو

مِنْهُمْ - فَذَكَرَ حَدِيْثُ الشَّفَاعَةِ - فَيَأْتُونَ الْبُواهِيْمُ فَيَقُولُونَ : أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَحَلِيْلِهِ مِنَ الأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ - فَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ - نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى)). تَابَعَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ.

[راجع: ۳۳٤٠]

گا زمین کی طرح گول نہ ہو گا) اور لوگوں سے سورج بالکل قریب ہو جائے گا۔ پھر آپ نے شفاعت کاذکر کیا کہ لوگ حضرت ابراہیم علائل کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ روئے زمین پر اللہ کے نبی اور خلیل ہیں۔ ہمارے لیے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کیجئے 'پھر انہیں اپنے جھوٹ (توریہ) یاد آ جا کیں گے اور کہیں گے کہ آج تو جھے اپنی ہی فکر ہے۔ تم لوگ حضرت موئ علائل کے یاس جاؤ۔ ابو ہریرہ براٹھ کے ساتھ حضرت انس بھاٹھ نے بھی نبی کریم مانٹھ ہے ساتھ حضرت انس بھاٹھ نے بھی نبی کریم مانٹھ ہے ساتھ حضرت انس بھاٹھ نے بھی نبی کریم مانٹھ ہے۔

اس حدیث سے ان جابل نادان مسلمانوں کی ذمت نکلی جو اپنے مصنوعی اماموں اور پیروں پر بھروسا کیے بیٹھے ہیں کہ قیامت کے دن وہ ان کو بخشوا لیس گے۔ مقلدین ائمہ اربعہ میں سے اکثر جہال کا یمی خیال ہے کہ ان کے امام ان کی بخشش کے ذمہ دار ہیں' ایسے

ناقص فيالات سے ہر مسلمان كو پچنا بهت ضرورى ہے۔ ٣٣٦٢ – حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ جَرِيْرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَيُّوب عن عبدِ اللهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيْهِ عِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ فَعَلَى : ((يَرْحُمُ اللهُ أُمُّ اللهُ أُمُّ اللهُ أَمُّ اللهُ أَمُّ اللهُ أَمُّ اللهُ أَمُّ عَنْبُا مَعِيْدًا). [راجع: ٣٦٦٨]

٣٣٦٣ قَالَ الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَمَّا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرٍ فَحَدَّثَنِي قَالَ: ((إِنِّي وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ جُلُوسٌ مَعَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ : مَا هَكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ : أَقْبَلَ إِبْرَاهِيْمُ بإِسْمَاعِيْلَ وَأُمِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ - وَهِي تُرْضِعُهُ - وَهَي تُرْضِعُهُ - مَعَهَا شَنَّةً لَمْ يَرْفَعُهُ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيْلُ)). [راجع: ٢٣٦٨]

(۳۲۲۲) جھے سے ابوعبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا 'ان سے ان کے والد جریر بن حازم نے بیان کیا '
ان سے ابوب شختیانی نے 'ان سے عبداللہ بن سعید بن جبیر نے 'ان
سے ان کے والد سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس جُن ﷺ نے کہ
نی کریم الحقایا نے فرمایا 'اللہ اساعیل مالائل کی والدہ (حضرت ہاجرہ) پر
رحم کرے 'اگر انہوں نے جلدی نہ کی ہوتی (اور زمزم کے پانی کے
گردمنڈیر نہ بناتیں) تو آج وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

(۱۳۱۳ اس) محر بن عبداللہ انساری نے کما کہ ہم سے اس طرح یہ حدیث ابن جریج نے بیان کی لیکن کیربن کیرنے مجھ سے یوں بیان کیا کہ میں اور عثمان بن ابو سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھ ہوئے تھے ' اتنے میں انہوں نے کما کہ ابن عباس نے مجھ سے یہ حدیث اس طرح بیان نہیں کی بلکہ یوں کما کہ ابراہیم علائل اپنے بیٹے اساعیل اور انکی والدہ حضرت ہاجرہ گو لے کر مکہ کی سرزمین کی طرف آئے۔ حضرت ہاجرہ اساعیل علائل کو دودھ بلاتی تھیں۔ انکے ساتھ ایک پرانی مشک تھی۔ ابن عباس نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا۔

تربیر مرح استان میلاند وی مشک بھریانی حضرت ہاجرہ کو دے کر ان کو اور ان کے شیر خوار بچے کو اس اجاڑیابان جنگل میں بے المینیز کی مشک

آب و دانہ محض اللہ کے بھروے پر چھوڑ کر چلے آئے۔ جب وہ پانی ختم ہو گیا اور بچہ بیاس سے بے قرار ہونے لگاتو حضرت ہاجرہ گھرا کر پانی کی تلاش میں نکلیں' انہوں نے صفا اور مروہ پہاڑیوں کے در میان سات چکر لگائے لیکن پانی کا نشان نہ ملا۔ آخر حضرت جربل گھرا کر پانی کی تلاش میں نکلیں' انہوں نے دمین پر اپنا ایک پر مارا جس سے زمزم کا چشمہ ظاہر ہو گیا۔ حضرت ہاجرہ ملیما السلام نے اس چشے کا پانی ایک مینڈ بناکر روک دیا۔ وہ حوض کی شکل میں ہو گیا۔ آج تک بیے چشمہ قائم ہے جس کو زمزم کتے ہیں اور اس کا پانی برکت والا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے' اللہ پاک اے پورا کر دیتا ہے۔ حدیث ہذا میں زمزم کے بارے میں بے الفاظ وارد ہیں کہ دوآگر حضرت ہاجرہ اس پر مینڈ نہ لگائیں تو لکان عبنا معینا وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہو تا' بعض ترجمہ کرنے والوں نے یہاں ترجمہ میں بید اور اضافہ کر دیا ہے کہ (روئے زمین پر) وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہو تا۔ روئے زمین سے ترکرنے والون کی اگر ساری زمین لیخی تربی میں موان مراد ہے تو بے خود ان کا اضافہ ہے۔ حدیث میں صرف بھی ہے کہ وہ ایک بہتا چشمہ ہو تا۔ ترجمہ میں ایسے اضافات بی سے مکرین مراد ہے تو بے خود ان کا اضافہ ہے۔ حدیث میں صرف بھی ہے کہ وہ ایک بہتا چشمہ ہو تا۔ ترجمہ میں ایسے اضافات بی سے مکرین مدیث کو موقع ملا ہے کہ وہ حدیث کے ظاف اپنی ہفوات باطلہ سے عوام کو گمراہ کریں۔ اعاذنا اللہ عنہم آئین۔

(۱۳۲۷۲۳) م سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا کما ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہ اہم کو معمر نے خبردی 'انسیں ایوب یختیانی اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ نے۔ یہ دونوں کھھ زیادہ اور کی کے ساتھ بیان کرتے ہیں 'وہ دونول سعید بن جبیرے کہ ابن عباس بھا نے بيان كيا عورتول ميس كمريشه باندهنه كارواج اساعيل ملائلا كي والده (المجرة) سے چلاہے۔ سب سے پہلے انہوں نے کمریٹہ اس لئے باندھا تھا تا کہ سارہ ا ان کا سراغ نہ پائیں (وہ جلد بھاگ جائیں) پھرانمیں اور ان کے بیٹے اساعیل کو ابراہیم ( النظیم) ساتھ لے کر مکد میں آئے 'اس وقت ابھی وہ اساعیل ملائلہ کو دورھ بلاتی تھیں۔ ابراہیم ملائلہ نے دونوں کو ایک بڑے ورخت کے پاس بٹھا دیا جو اس جگہ تھا جمال اب زمزم ہے معجد کی بلند جانب میں۔ ان دنوں کمہ میں کوئی انسان نہیں تھا۔ اس کیے وہاں پانی بھی نمیں تھا۔ ابراہیم "نے ان دونوں کو وہیں چھوڑ دیا اور ان کے لئے ایک چڑے کے تھلے میں تھجور اور ایک مشک میں پانی رکھ دیا۔ پھرابراہیم (اپ گھرکے لئے) روانہ ہوئے۔ اس وقت اساعیل کی والدہ ان کے پیچھے پیچھے آئیں اور کما کہ اے ابراہیم! اس خٹک جنگل میں جمال کوئی بھی آدمی اور کوئی بھی چیز موجود نہیں' آپ ہمیں چھوڑ کر کمال جارہے ہیں؟ انہوں نے کئی دفعہ اس بات کو دہرایا لیکن ابراہیم ملائلہ ان کی طرف دیکھتے نہیں تھے۔ آخر ہاجرہ ملیہا السلام نے یوچھاکیا اللہ تعالی نے آپ کو اس کا تھم دیا ہے؟ ابراہیم طالا نے فرمایا کہ ہاں' اس بر ہاجرہ اول اٹھیں کہ پھراللہ تعالی

٣٣٦٤ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّحْتِيانيِّ وَكَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ الْـمُطُّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةً - يَزِيْدُ أَحَّدُهُمَا عَلَى الآخَرِ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَّ ابْنُ عَبَّاس: ((أُوَّلَ مَا اتَّخَذَ النَّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمَاعِيْلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لُتعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيْمُ وَبِابِنِهَا إِسْمَاعِيْلَ. وَهِيَ تُرْضِعُهُ -حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْد دَوْحَةٍ فَوقَ زَمْزَم فِي أَعْلَى الْـمَسْجدِ، وَلَيْسَ بمَكُّةَ يَومَئِذِ أَحَدّ، وَلَيْسَ بهَا مَاءً فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَسَمْرٌ وَسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا، فَتَبَعَتْهُ أُمِّ إِسْمَاعِيْلَ فَقَالَتْ : يَا إِبْرَاهِيْمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكْنَا بِهَذَا الْوَادِيْ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لاَ يَلْتَفِتُ إلَيْهَا. فَقَالَتْ لَهُ : آللهِ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ :

(650) SHOW (650)

ہاری حفاظت کرے گا' وہ ہم کو ہلاک نہیں کرے گا۔ چنانچہ وہ واپس آ ممنی اور ابراہیم طالقا روانہ ہو محتے جب وہ ثنیہ پہاڑی پر پہنچ جہاں ہے وہ دکھائی نہیں دیتے تھے تو ادھررخ کیا جہاں اب کعبہ ہے (جمال برباجرہ اور اساعیل النظیم کو چھوڑ کر آئے تھے) پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کریہ دعاکی اے میرے رب إیس فے اپنی اولاد کو اس بے آب و دانہ میدان میں تھرایا ہے (سور و ابراہیم) پشکرون تک۔ ادھراساعیل طالق کی والدہ ان كودوده بلان كيس اور خود پانى پينے لكيس - آخرجب مشك كاسارا پانى ختم ہو گیا تو وہ پای رہے لگیں اور ان کے لخت جگر بھی پیاسے رہے لگے۔ وہ اب دیکھ رہی تھیں کہ سامنے ان کابیٹا (پیاس کی شدت سے) بیج و اب کھا رہا ہے یا (کماکہ) زمین پر لوث رہا ہے۔ وہ وہاں سے بث گئیں کیونکہ اس حالت میں بچے کو دیکھنے سے ان کادل بے چین ہو تا تھا۔ صفا بہاڑی وہاں سے نزدیک تر تھی۔ وہ (یانی کی تلاش میں) اس پر چڑھ گئیں اور وادی کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ کمیں کوئی انسان نظر آئے لیکن کوئی انسان نظر نہیں آیا وہ صفاسے الرسکیس اور جب وادی میں پنچیں تو اپنا دامن اٹھالیا (تاکہ دوڑتے وقت نہ الجھیں) اور کسی پریشان حال کی طرح دو ڑنے لگیں پھروادی سے نکل کر مروہ میاڑی پر آئیں اور اس پر کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی انسان نظر آئے لیکن کوئی نظر نہیں آیا۔ اس طرح انہوں نے سات چکرلگائے۔ ابن عماس میں نے بیان کیا کہ نبی کریم سی اللہ اے فرمایا (صفااور مروہ کے درمیان) لوگوں کے لئے دو ژنااس وجہ سے مشروع ہوا۔ (ساتویں مرتبہ) جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انہیں ایک آواز سالکی دی'انہوں نے کہا' خاموش! یہ خود اپنے ہی ہے وہ کمہ رہی تھیں اور پھر آواز کی طرف انہوں نے کان لگادیئے۔ آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی بھرانہوں نے کہا کہ تمہاری آواز میں نے سنی۔ اگر تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو تو کرو۔ کیا دیکھتی ہیں کہ جمال اب زمزم (کا كنوال) ب وہن ايك فرشته موجود ہے۔ فرشتے نے اپني اير هي سے زمين میں گڑھا کر دیا' یا میہ کما کہ اپنے بازو سے 'جس سے وہاں پانی اہل آیا۔ حفرت ہاجرہ نے اسے حوض کی شکل مین بنا دیا اور اپنے ہاتھ سے اس

نَعَمْ. قَالَتْ : إِذَنْ لاَ يُضَيِّعُنَا. ثُمَّ رَجَعَتْ. فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيْمُ حَتَّى إِذَا كَانٌ عِنْدَ الثَّنيَّةِ حَيْثُ لاَ يَرُونَهُ اسْتَقْبَلَ بوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمُّ دَعَا بِهَوُلاء الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ﴿رَبُّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيِّتِي بِوَادٍ غَيْر ذِي زَرْع عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّم - حَتُى بَلَغَ - يَشْكُرُونَ ﴾. وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيْلَ وتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاء، حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاء عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتلوَّى - أَوْ قَالَ: يَتَلبُّط - فَانْطَلَقَتْ كِرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصُّفَا أَقْرَبَ جَبَل فِي الأَرْضِ يَلِيْهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمُّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا، فَلَمْ تَوَ أَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصُّفَا، حَتَّى إِذَا بَلَفَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الإنسان الْمَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ، ثُمَّ أَتَت الْـمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا؛ فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَوَّاتٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاس قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَذَلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا)). فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوتًا فَقَالَتْ: صَهِ -تُريْدُ نَفْسَهَا - ثُمُّ تُسَمُّعَتْ أَيْضًا فَقَالَت : قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاتٌ، فَإِذَا هِيَ ىالْمَلَكِ عِنْدِ مَوضِع زَمْزَمَ، فَبَحَثَ بِعَقِبَهِ

طرح کردیا (ماک پانی بنے نہ پائے) اور چلوسے پانی ایے مشکیز ہیں ڈالنے لگیں۔ جبوہ بھر چکیں تووہاں سے چشمہ پھراہل بڑا۔ ابن عباس بی ا بیان کیا کہ نی کریم سی الے فرمایا اللہ! اما اساعیل پر رحم فرے اگر زمزم کو انہوں نے یوں ہی چھوڑ دیا ہو تا یا آپ نے فرمایا کہ چلوہے مشکیزہ نہ بحرابو تاتو زمزم ایک بستے ہوئے چیشے کی صورت میں ہو تا۔ بیان کیا کہ پھر ہاجرہ "نے خود بھی وہ پانی بیا اور اینے بیٹے کو بھی پایا۔ اس کے بعد ان سے فرشتے نے کماکہ اینے بریاد ہونے کاخوف ہر گزنہ کرناکیونکہ یمیں خدا کا گھر ہو گا'جے یہ بچہ اور اس کاباپ تقمیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا'اب جہاں بیت اللہ ہے'اس وقت وہاں ٹیلے کی طرح زمین اٹھی ہوئی تھیں۔ سیلاب کادھارا آ تااور اس کے دائس پائس سے زمین کاٹ کر لے جاتا۔ اس طرح وہاں کے دن و رات گزرتے رہے اور آخر ایک دن قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ وہاں سے گزرے یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) قبیلہ جرہم کے چند گھرانے مقام کداء (مکہ کابلائی حصہ) کے راہے سے گزر کر کمہ کے نشیم علاقے میں انہوں نے بڑاؤ کیا (قریب ہی) انہوں نے منڈلاتے ہوئے کچھ یرندے دیکھے' ان لوگوں نے کما کہ یہ یرندہ پانی یر منڈلا رہا ہے۔ طالا تکہ اس سے پہلے جب بھی ہم اس میدان سے گزرے میں یہاں یانی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ آخر انہوں نے اینا ایک آدمی یا رو آدمی بیجے۔ وہاں انہوں نے واقعی پانی پایا چنانچہ انہوں نے والیس آ کرپانی کی اطلاع دی۔ اب یہ سب لوگ یماں آئے۔ راوی نے بیان کیا کہ اساعیل ملائلا کی والدہ اس وقت یانی بر ہی میٹھی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں نے کها که کیا آپ ہمیں اپنے پڑوس میں پڑاؤ ڈالنے کی اجازت دیں گی۔ ہاجرہ ً نے فرمایا کہ بال لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پانی پر تممارا کوئی حق نہیں ہو گا۔ انہوں نے اسے تشکیم کرلیا۔ ابن عباس بھن نے بیان کیا کہ نبی کریم کے لئے دلجمعی کا باعث ہوئی۔ ان لوگوں نے خود بھی یہاں قیام کیا اور اینے قبیلے کے دو سرے لوگوں کو بھی بلوالیا اور وہ سب لوگ بھی پہیں آکر ٹھر گئے۔ اس طرح یہال ان کے کئی گھرانے آکر آباد ہو گئے اور بجہ

- أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ - حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ، فَجَعَلَتْ تَحُوضُهُ وَتَقُولُ بَيَدِهَا هَكَذَا، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاء فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسِ قَالَ النُّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَرْحَمُ اللَّهُ أُمُّ اسْمَاعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرَفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا)). قَالَ : فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ : لاَ تَخَافُوا الضَّيْعَةُ، فَإِنَّ هَا هُنَا بَيْتَ اللهِ يَبْنَى هَِذَا الْفُلاَمُ وَأَبُوهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيْعُ أَهْلَهُ. وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ، تَأْتِيْهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذَالِكَ حَتَّى مَرَّتْ بهمْ رُفْقَة مِنْ جُرْهُمَ - أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مَنْ جُوْهُمَ -مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَاء، فَنَزَلُوا فِي أَسْفَل مَكُّةً، فَرَأُوا طَانِرًا عَانِفًا، فَقَالُوا: إنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاء، لَعَهْدُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيْهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيِّين فَإِذَا هَمَّ بِالْمَاء، فَرَجَعَوا فَأَخَّبَرُوهُمْ بِالْمَاء، فَأَقْبَلُوا - قَالَ وَأُمُّ إسْمَاعِيْلَ عِنْدَ الْمَاءِ - فَقَالُوا: أَتَأْذَنِيْنَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَلَكِنْ لاَ حَقُّ لَكُمْ فِي الْمَاء. قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ اِسْمَاعِيْلَ وَهِيَ تُحِبُّ الإنْسَ))، فَنَزَلُوا، وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِيْهِمْ

(اساعیل ملائل جربم کے بچوں میں) جوان ہوا اور ان سے عربی سکھ لی۔ جوانی میں اساعیل ملائل الیے خوبصورت تھے کہ آپ رسب کی نظریں اٹھتی تھیں اور سب سے زیادہ آپ بھلے لگتے تھے۔ چنانچہ جرہم والول نے آپ کی این قبیلے کی ایک لڑکی سے شادی کر دی۔ پھر اساعیل علائل کی والدہ (ہاج ہ ) کا انقال ہو گیا۔ اساعیل ملائلہ کی شادی کے بعد ابراہیم ملائلہ یمال اینے جھوڑے ہوئے خاندان کو دیکھنے آئے۔ اساعیل گھریر نہیں تھے۔ اس لئے آپ نے ان کی بیوی سے اساعیل ی متعلق یو چھا۔ انہوں نے بتایا کہ روزی کی تلاش میں کہیں گئے ہیں۔ پھر آپ نے ان سے ان کی معاش وغیرہ کے متعلق یوچھا تو انہوں نے کما کہ حالت اچھی نہیں ہے' بوی تکی سے گزر او قات ہوتی ہے۔ اس طرح انہوں نے شکایت کی۔ ابراہیم مالیکا نے ان سے فرمایا کہ جب تمهارا شوہر آئے تو ان سے میرا سلام کہنااور یہ بھی کہنا کہ وہ اپنے دروازے کی چو کھٹ بدل ڈالیں۔ پھر جب اساعيل ماينك والبس تشريف لائ توجيب انهول في يجه انسيت سي محسوس کی اور دریافت فرمایا "کیاکوئی صاحب یمال آئے تھے؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں ایک بزرگ اس اس شکل کے یمال آئے تھے اور آپ کے بارے میں یوچھ رہے تھے 'میں نے انہیں بتایا (کہ آب باہر گئے ہوئے ہیں) پھر انہوں نے یو چھاکہ تمہاری گزر او قات کا کیا حال ہے؟ تو میں نے ان ے کما کہ جماری گزر او قات بری شکی سے ہوتی ہے۔ اساعیل ملائلا نے دریافت کیا کہ انہوں نے تہیں کچھ نصیحت بھی کی تھی؟ان کی بیوی نے بنایا کہ ہاں مجھ سے انہوں نے کہا تھا کہ آپ کوسلام کمہ دوں اور وہ یہ بھی کمہ گئے ہیں کہ آپ اینے دروازے کی چو کھٹ بدل دیں۔ اساعیل ملائلا نے فرمایا کہ وہ بزرگ میرے والدیتھ اور مجھے بیہ تھم دے گئے ہیں کہ میں تهيس جدا كردول اب تم ايخ كرجا كتى مور چنانيد اساعيل ماينا ف انہیں طلاق دے دی اور بنی جرہم ہی میں ایک دو سری عورت سے شادی كرلى - جب تك الله تعالى كو منظور ربا ابراجيم مَلِاتِهَا ان كے يمال نهيں آئے۔ پھرجب کچھ دنوں کے بعد وہ تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی اساعیل الله این گرر موجود نہیں تھے۔ آپ ان کی بیوی کے یمال گئے اور ان

فَنْزَلُوا مَعَهُمْ، حَتَّى إذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبَاتٍ مِنْهُمْ، وَشَبُّ الْغُلاَمُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبيَّةَ مِنْهُمْ، وَأَنْفَسَهُم وَأَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبّ، فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ. وَمَاتَتْ أُمُّ إسْمَاعِيْلَ، فَجَاءَ إبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إسْمَاعِيْلُ يُطَالِعُ تَركَتَهُ، فَلَمْ يَجدْ إِسْمَاعِيْلُ، فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ: نَحْنُ بَشَرّ، نَحْنُ فِي ضِيْق وَشِدُةٍ. فَشَكَتْ إلَيْهِ. قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوجُكِ فَاقْرَنِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرُ عَتْبَةَ بَابِهِ. فَلَمَّا جاء اسماعيْلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ : هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا، فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُناً، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ. قَالَ؟ فَهَلْ أُوصَاكِ بشَيْء؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ، وَيَقُولُ : غَيِّرْ عتبةَ بَابِكَ. قَالَ: ذَاكِ أَبِي، قَدْ أَمَرَنِي أَنْ أَفَارِقُكِ، الْحَقِي بأَهْلِكِ. فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى. فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمُّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدُهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأْتُهِ فَسِأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا. قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِم وَهَيْنَتِهِمْ فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْر وَسَعَةٍ، وَأَثْنَتْ عَلَى اللهِ عَزُّ وَجَلُّ. فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ: اللَّحْمُ. قَالَ فَمَا

DEFECTION (653) ے اساعیل طالع کے بارے میں بوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے لئے روزی تلاش کرنے گئے ہیں۔ اہراہیم مُلاِئلًا نے بوچھا کہ تم لوگوں کا حال کیساہے؟ آپ نے ان کی گزر بسراور دو سرے حالات کے متعلق یوچھا' انہوں نے بتایا کہ ہمارا حال بہت اچھاہے ' بڑی فراخی ہے' انہوں نے اس کے لئے اللہ کی تعریف و ثنائی۔ ابراجیم ملائھ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت! آپ نے دریافت فرمایا کہ ہے كيا مو؟ بتايا كه ياني! ابراجيم علائلًا في ان كے لئے دعاكى 'اب الله ان كے گوشت اور پانی میں برکت نازل فرما۔ آنخضرت سٹھیل نے فرمایا کہ ان دنوں انہیں اناج میسر نہیں تھا۔ اگر اناج بھی ان کے کھانے میں شامل ہو تا تو ضرور آپ اس میں بھی برکت کی دعاکرتے۔ صرف گوشت اور یانی کی خوراک میں ہمیشہ گزارہ کرنا مکہ کے سوا اور کسی زمین پر بھی موافق نہیں یر تا۔ ابراہیم طائل نے (جاتے ہوئے)اس سے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر والیس آ جائیں تو ان سے میرا سلام کمنا اور ان سے کمہ دینا کہ وہ اپنے دروازے کی چو کھٹ باقی رکھیں۔ جب اساعیل مالیال تشریف لائے تو بوچھا کہ کیا یمال کوئی آیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جی ہاں ایک بزرگ 'بڑی اچھی شکل وصورت کے آئے تھے۔ بیوی نے آنے والے بزرگ کی تعریف کی پھرانہوں نے مجھ سے آپ کے متعلق بوچھا(کہ کماں ہیں؟)اور میں نے بتا دیا' پھرانہوں نے یو چھا کہ تمہاری گزر بسر کا کیا حال ہے۔ تو میں نے بتایا کہ ہم اچھی حالت میں ہیں۔ اساعیل ملائلانے دریافت فرمایا کہ کیاانہوں نے تہیں کوئی وصیت بھی کی تھی؟ انہوں نے کماجی ہاں 'انہوں نے آپ کو سلام كها تها اور عكم ديا تهاكه اين دروازے كى چوكھك كو باقى ركيس-اساعیل طائق نے فرمایا کہ بد بزرگ میرے والد تھے کچو کھٹ تم ہو اور آپ مجھے حکم دے گئے ہیں کہ میں تہمیں اپنے ساتھ رکھوں۔ پھر جتنے دنوں اللہ تعالی کو منظور رہائے بعد ابراہیم طالبتا ان کے یہاں تشریف لائے تو دیکھا کہ اساعیل زمزم کے قریب ایک برے درخت کے سائے میں

(جمال ابراہیم انہیں چھوڑ گئے تھے) اپنے تیر بنارہے ہیں۔ جب اساعیل

علِللًا في ابرا ہم علائم كو ديكھاتوان كى طرف كھڑے ہو گئے اور جس طرت

شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ : الْمَاءُ. قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ. قَالَ النَّبيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَومَنِدْ حَبِّ)) وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيْهِ، قَالَ: فَهُمَا لاَ يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إلا لَمْ يُوافقاهُ. قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ، وَمُرِيْهِ يُثْبِتُ عُتْبَةَ بَابِهِ. فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيْلُ قَالَ : هُلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْنَةِ - وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ - فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بخَيْرٍ. قَالَ : فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ، هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلاَمَ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُنْبِتَ عَتِبَةَ بَابِك. قَالَ : ذَاك أَبِي، وَأَنْتِ الْعتبة، أَمَرَنِي أَنْ أَمْسِكَكِ. ثُمُّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمُّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ وإسْمَاعِيْلُ يَبْرِي نَبْلاً لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ، فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ. ثُمَّ قَالَ: يَا اسْمَاعِيْلُ، إِنَّ اللهُ أَمَرَنِي بِأَمْرِ. قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ. قَالَ : وَتُعِيْنُنِي؟ قَالَ : وَأُعِيْنُكَ. قَالَ : فَإِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنَى هَا هُنَا بَيْتًا - وَأَشَارَ إِلَى أَكْمَةٍ مُوْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا - قَالَ : فَعِنْدَ ذَلِكَ رُفَعًا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيْلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيْمُ يَبْنِي. حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبَنَاءُ جَاءَ بَهَذَا الْحَجَو فَوَضَعَهُ

لَهُ، فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ، وَهُمَا يَقُولان: ﴿ رَبُّنَا تُقَبِّلْ مِنَّا، إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾ قَالَ: فَجَعَلاَ يَبْنِيَانَ حَتَّى يَدُورُا حَولَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولاَن: ﴿ رَبُّنا تَقَبُّلْ مِنَّا، إِنَّكَ أَنْتَ السَّمْيعُ الْعَلِيْمُ ﴾)).

[راجع: ۲۳٦٨]

ایک باپ اپنے بیٹے کے ماتھ اور بیٹا اپنے باپ کے ماتھ محبت کرتا ہے وہی طرز عمل ان دونوں نے بھی ایک دو سرے کے ساتھ اختیار کیا۔ پھر ابراہیم طال نے فرمایا 'اساعیل الله نے جھے ایک تھم دیا ہے۔ اساعیل طال نے عرض کیا' آپ کے رب نے جو تھم آپ کو دیآ ہے آپ اس ضرور بورا کریں۔ انہوں نے فرمایا اور تم بھی میری مدد کر سکو معے ؟ عرض کیا کہ میں آپ کی مدد کروں گا۔ فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے عمم دیا ہے کہ میں اس مقام پر الله کاایک گھر بناؤل اور آپ نے ایک اور او نچے ٹیلے کی طرف اشاره کیا کہ اس کے چاؤوں طرف! حضور مائیل نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں نے بیت اللہ کی بنیاد ہر عمارت کی تقمیر شروع کی۔ اساعیل ملائلہ پھر اٹھا اٹھا کرلاتے اور ابراہیم مَلِائلًا تقمیر کرتے جاتے تھے۔ جب دیواریں بلند ہو گئیں تو اساعیل میر پھرلائے اور ابراہیم ملائلا کے لیے اسے رکھ دیا۔ اب ابراہیم مالئ اس پھرر کھڑے ہو کر تقیر کرنے لگے 'اساعیل مالئ پھردیت جاتے تھے اور دونوں یہ دعا پڑھتے جاتے تھے۔ مارے رب! ماری ید خدمت تو قبول كرب شك توبرا سننے والا اور جاننے والا ہے۔ " فرمايا كه بيد دونوں تقمیر کرتے رہے اور بیت اللہ کے چاروں طرف گھوم گھوم کریہ دعا یردھتے رہے۔ "اے ہارے رب! ہاری طرف سے بیر فدمت قبول فرما۔ ب شك توبراسنے والابت جانے والاہے۔"

(mmya) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کما ہم سے ابوعامر عبدالملك بن عمون يبان كيا كماكه بم سے ابراجيم بن نافع نے بيان كيا ان سے کثیر بن کثیرنے 'ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس بھنے نے بیان کیا کہ ابراہیم ملائھ اور ان کی بوی (حضرت سارہ) کے درميان جو کچھ جھگزا ہونا تھا جب وہ ہوا تو آپ اساعيل مايش اور ان كى والدہ (حفرت ہاجرہ ) کو لے کر نکلے 'ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا۔ جس مِس ياني تھا' اساميل مُلاِئلًا كى والده اسى مشكيزه كاياني پتى ربيں اور اپنادودھ اپنے بچے کو بلاتی رہیں۔ جب ابراہیم کمہ پنچے تو انہیں ایک بڑے درخت کے باس محمرا کراین محمر واپس جانے لگے۔ اساعیل ملائل کی والدہ ان کے چھے بیچھے آئیں۔ جب مقام کداء پر منبے تو انہوں نے پیچھے سے آواز دی

٣٣٩٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْـمَلِكِ بْنُ عَمْرُو قَالَ : حَدُثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَلِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : ((لَـمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيْمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ خَوَجَ بإسْمَاعِيْلَ وَأُمِّ إسْمَاعِيْلَ، وَمَعُهُمْ شَنَّةٌ فِيْهَا مَاءً، فَجَعَلَتْ أَمُّ إِسْمَاعِيْلَ تَشْرَبُ مِنَ الشُّنَّةِ فَيَدِرُ لَبِنَهَا عَلَى صَبِيُّهَا حَتَّى قَدِمَ مَكُّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَتِهِ ثُمُّ رَجَعَ

کہ اے ابراہیم! ہمیں کس پر چھوڑ کرجارے ہں؟ انہوں نے فرمایا کہ الله ير! باجره في كماكه مجري الله يرخوش مول بيان كياكه مجرحفرت ہاجرہ اپنی جگہ ہر واپس چلی آئیں اور اسی مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور ا بنا دودھ این جے کو بلاتی رہیں جب یانی ختم ہو گیاتو انہوں فیسوچاکہ ادھرادھرد کھنا چاہیے 'مکن ہے کہ کوئی آدمی نظر آ جائے۔ راوی نے بیان کیا که یمی سوچ کروه صفا (بیاڑی) پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف دیکھا كه شايد كوئي نظر آ جائے ليكن كوئي نظرنه آيا۔ پھرجب وادى ميں اتريں تو دو ژ کر مروہ تک آئیں۔ اس طرح کئی چکرلگائے 'پھرسوچا کہ چلوں ذرا یج کو تو دیکھوں کس حالت میں ہے۔ چنانچہ آئیں اور دیکھا تو بجہ اس حالت میں تھا (جیسے تکلیف کے مارے) موت کے لئے تڑپ رہا ہو۔ یہ حال دکھ کران سے صبرنہ ہو سکا' سوچا چلول دوبارہ دیکھوں ممکن ہے کہ کوئی آدمی نظر آجائے 'آئیں اور صفایہاڑ پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف نظر پھیر پھیر کردیکھتی رہیں لیکن کوئی نظرنہ آیا۔اس طرح حضرت ہاجرہ "نے سات چکر لگائے پھر سوچا علوں دیکھوں بچہ کس حالت میں ہے؟ ای وقت انہیں ایک آواز سائی دی۔ انہوں نے (آواز سے مخاطب ہو کر) کما کہ اگر تمہارے یاس کوئی بھلائی ہے تو میری مدد کرو۔ وہاں جبر کیل طابئ موجود تھے۔ انہوں نے اپنی ایڑی سے بول کیا (اشارہ کرکے بتایا) اور زمین ایڑی سے کھودی۔ راوی نے بیان گیا کہ اس عمل کے نتیج میں وہاں سے پانی پھوٹ پڑا۔ ام اساعیل ڈریں۔ (کمیں بدپانی غائب نہ ہو جائے) پھروہ زمین کھودنے لگیں۔ راوی نے بیان کیا کہ ابوالقاسم مٹھیا نے فرمایا 'اگر وہ پانی كويون بى رہنے ديتي تو پانى زمين پر بستار بتا۔ غرض ہاجر ، زمزم كاپانى بيتى رہیں اور اپنادودھ اینے نیچے کو پلاتی رہیں۔ ابن عباس میں انے بیان کیا کہ اس کے بعد قبیلہ جرہم کے پچھ لوگ وادی کے نشیب سے گزرے۔ انہیں وہاں پرند نظر آئے۔ انہیں بیہ کچھ خلاف عادت معلوم ہوا۔ انہوں ن آپس میں کما کہ پرندہ تو صرف پانی ہی پر (اس طرح) منڈلا سکتا ہے۔ ان لوگوں نے اپنا آدمی وہاں بھیجا۔ اس نے جاکر دیکھانو واقعی وہاں پانی موجود شمار اس نے آ کرایے قبیلے والوں کو خبردی تو یہ سب لوگ یمال آ کئے اور

إِبْرَاهِيْمُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاتْبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءَ نَادَتُهُ مِنْ وَرَائِهِ : يَا إِبْرَاهِيْمُ إِلَى مَنْ تَتْرُكْنَا؟ قَالَ : إِلَى اللهِ. قَالَتْ : رَضِيْتُ باللهِ. قَالَ : فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشُّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبُنَّهَا عَلَى صَبِّيهَا، حَتَّى لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا. قَالَ: فَذَهَبَتْ فَصَعدَت الصُّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتُ هَلْ تُحِسُّ أَحَدُ ؟ فَلَمْ تَحِسُ أَحَدًا. فَلَمَّا بَلَفَتِ الْوَادِي سَفَتِ وَأَتَت الْمَرُوةَ، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ أَشْوَاطًا، ثُمُّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرَتْ مَا فَعَلَ – تَعِنِي الصُّبيُّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ لَعَلِّي فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ تَفِرْهَا نَفْسَهَا قَالَتْ لَوَذَهَبْتُ فَنَظَرَتْ أَحُسُ أَحَدًا، فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصُّفَا فَنظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسُّ أَحَدًا، حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا، ثُمُّ قَالَتْ : لَوْ ذَهَبْتُ فَنظَوْتُ مَا فَعَلَ، فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ، فَقَالَتْ: أَغِثْ إِنْ كَانْ عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَإِذَا جِبْرِيْلُ، قَالَ: فَقَالَ بِعَقِبِهِ هَكَذَا، وَغَمَزُ عَقِبَهُ عَلَى الأَرْضِ، قَالَ: فَانْبَفَقَ الْمَاءَ، فَدَهَشَتْ أُمُّ إسْمَاعِيْلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِرُ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو الْقَاسِم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ تَرَكَّتُهُ كَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا))، قَالَ: فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاء وَيَدِرُ لَبُنُهَا عَلَى صَبِيُّهَا. قَالَ فَمَرُّ نَاسٌ من جُرهُمَ ببَطْنِ الْوَادِي فَإِذَا هُمْ

(656) SHE SHE

كماكداك ام اساعيل!كياآب ممين اين ساتھ رہنے كى يا (يه كماكه) این ساتھ قیام کرنے کی اجازت دیں گی؟ پھران کے بیٹے (اساعیل میہ) بالغ ہوئے اور قبیلہ جرہم ہی کی ایک اور سے ان کا نکات ہو گیا۔ ابن عباس بي إن كياك كياكه كارابراتيم مُلائلًا كو خيال آيا اور انهول في اين المبيه (حضرت سارةً) سے فرمایا که میں جن لوگوں کو (مکه میں) چھوڑ آیا تھا ان کی خرلینے جاوں گا۔ ابن عباس بھن نے نیان کیا کہ پھرابراہیم اللاللہ کمہ تشریف لائے اور سلام کر مصح دریافت فرمایا کہ اساعیل کمال ہیں؟ ان کی ہوی نے بتایا کہ شکار کے لیے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ جبوہ آئیں توان سے کمنا کہ اینے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالیں۔ جب اساعیل ملائل آئے تو ان کی بوی نے واقعہ کی اطلاع دی۔ اساعیل ملائلانے فرمایا کہ تہیں ہو (جے بدلنے کے لیے ابراہیم مُلائلاً کمہ گئے ہیں)اب تم اپنے گھرجا سکتی ہو۔ بیان کیا کہ پھرایک مرت کے بعد دوبارہ ابرائیم ملائلاً کو خیال ہوا اور انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ میں جن لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں انہیں دیکھنے جاؤں گا۔ راوی نے بیان کیا کہ ابرا ہیم مُلائقا تشریف لائے اور دریافت فرمایا که اساعیل کمال میں؟ ان کی بیوی نے ہمایا که شکار کے لئے كت بير ـ انهول في بير بهي كماكم آب تهرية اور كهانا تاول فرماليج ـ ابراہیم طالتھ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے پیتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا كه كوشت كهاتے بين اور يانى يتے بين - آپ نے دعاكى كه اے الله! ان کے کھانے اور ان کے پانی میں برکت نازل فرما۔ بیان کیا کہ ابوالقاسم سٹھیل نے فرمایا' ابرائیم میں کی اس دعا کی برکت اب تک چلی آ رہی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر (تیسری بار) ابراہیم مالین کو ایک مت کے بعد خیال ہوا اور اپنی اہلیہ سے انہوں نے کما کہ جن کو میں چھوڑ آیا ہوں ان كى خرلين كمه جاؤل كاد چنانچه آپ تشريف لائ اور اس مرتبه اساعيل طلاللا سے ملاقات ہوئی' جو زمزم کے چینے اپنے تیر محلیک کر رہے تھے۔ ابرائيم مالاللات فرمايا اے اساعيل! تممارے رب نے مجھے عكم ديا بك میں یہاں اس کا ایک گھر بناؤں' بیٹے نے عرض کیا کہ پھر آپ اینے رب کا تھم بجالائے۔ انہوں نے فرمایا اور مجھے یہ بھی تھم دیا ہے کہ تم اس کام

بطَيْر، كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَاكَ، وَقَالُوا : مَا يَكُونُ الطُّيْرُ إلاَّ عَلَى مَاء، فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَنظر، فَإِذَا هُمْ بِالنَّمَاء، فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ، فَأَتُوا إِلَيْهَا فَقَالُوا : يَا أُمِّ إِسْمَاعِيْلُ أَتَأْذَنِيْنَ لْنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكِ، أَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ؟ فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيهِمْ امْرَأَةً. قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لأَهْلِهِ : إنَّى مُطَّلِعٌ تَركَتِي. قَالَ : فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ : أَيْنَ إِسْمَاعِيْلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ : ذَهَبَ يَصِيْدُ. قَالَ : قُولِي لَهُ إِذَا جَاءَ : غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِك. فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَ: أَنْتِ ذَاكِ، فَاذْهَبي إِلَى أَهْلِكِ. قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لأَهْلِهِ: إِنِّي مَطَّلِعٌ تَركَتِي. قَالَ فَجَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمَاعِيْلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأْتُهُ: ذَهَبَ يَصِيْدُ، فَقَالَتْ: أَلاَ تُنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبُ؟ فَقَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ، وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْـمَاءُ - قَالَ: اللَّهُمُّ بَارِكُ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيْمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). قَالَ: ثُمُّ إِنَّهُ بَدَا لإِبْرَاهِيْمَ فْقَالَ لأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِّعٌ تَركَتِي، فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيْلَ مِنْ وَرَاء زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلاً لَهُ، فَقَالَ: يَا إِسْمَاعِيْلُ إِنَّ رَبُّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنَى لَهُ بَيْتًا. قَالَ: أَطِعْ رَبُّكَ. قَالَ: إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِيْنَنِي عَلَيْهِ، قَالَ: إِذَنْ أَفْعَلَ - أَوْ كُمَا قَالَ. قَالَ: فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيْمُ

**\(\tag{657}\)** 

يَنْنِي وَإِسْمَاعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةُ، وَيَقُولَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَا، إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾)). قَالَ: حَتَّى ارْتَفَعَ الْبَنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلَى نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَة وَيَقُولان: ﴿رَبَّنَا تَقَبُلْ مِنَا، إِنْكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾.

[راجع: ٢٣٦٨]

میں میری مدد کرو۔ عرض کیا کہ میں اس کے لیے تیار ہوں۔ یا ای قتم کے
اور الفاظ ادا کیے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھردونوں باپ بیٹے اٹھے۔ ابراہیم
طیستا دیواریں اٹھاتے تھے اور اساعیل طیستا انہیں پھرلالا کر دیتے تھے اور
دونون بید دعا کرتے جاتے تھے۔ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے یہ
خدمت قبول کر بے شک تو بڑا سننے والا 'بہت جانے والا ہے۔ راوی نے
بیان کیا کہ آخر جب دیوار بلند ہو گئی اور بزرگ (ابراہیم طیستا) کو پھر (دیوار
بیان کیا کہ آخر جب دیوار بلند ہو گئی اور بزرگ (ابراہیم طیستا) کو پھر (دیوار
بیان کیا کہ آخر جب دیوار بلند ہو گئی اور بزرگ (ابراہیم) کے پھر پر کھڑے ہوئے اور
بیا اساعیل طیستان ان کو پھر اٹھا اٹھا کر دیتے جاتے اور ان حضرات کی ذبان پر بیہ
دعا جاری تھی۔ "اے ہمارے رب!۔ مماری طرف سے اسے قبول فرما
لے۔ بے شک تو بڑا سننے والا بہت جانے والا ہے۔"

اس طویل حدیث میں بہت ہے امور فہ کور ہوئے ہیں۔ شروع میں حضرت ہاجرہ ملیما السلام کے کمریٹہ ہاند سے کا ذکر ہے اسٹین کے نشان جو راستے میں پڑتے ہیں وہ مناتی جائیں تاکہ حضرت سارہ ملیما السلام ان کا پتہ نہ پاسکیں۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت سارہ ملیما السلام کے نشان جو راستے میں پڑتے ہیں وہ مناتی جائیں تاکہ حضرت سارہ ملیما السلام محو ایک شاہرادی تھیں اور جے اس بادشاہ نے اس خاندان کی برکات و کھے کر حضرت ابراہیم میلائی کے حرم میں داخل کر دیا تھا چنانچہ حضرت ہاجرہ کو حمل رہ گیا اور حضرت اساعیل میلائی عالم وجود میں آئے۔ حضرت سارہ ملیما السلام کے رشک میں بہت اضافہ ہو گیا' تو اس ڈر سے حضرت ہاجرہ ملیما السلام کھرے نکلیں اور حضرت اساعیل میلائی کے حرم میں بہت اضافہ ہو گیا' تو اس ڈر سے حضرت ہاجرہ ملیما السلام کھرے نکلیں اور حضرت اساعیل میلائی کے درجہ میں بہت اضافہ ہو گیا' تو اس ڈر سے حضرت ہاجرہ ملیما السلام کھرے نکلیں اور حضرت اساعیل میلائی کے این کو کمہ کی بے آب و گیاہ سرزمین پر لا بسایا جمال اللہ پاک نے ان حضرت سارہ ان کا پیتہ نہ پاکھوں اپنا گھرا از سرنو تغیر کرایا۔ جرہم جم کا ذکر روایت میں آیا ہے' یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ یمی قبیلہ حضرت ہاجرہ سے اجازت کے کہا تھوں اپنا گھرا از سرنو تغیر کرایا۔ جرہم جس کا ذکر روایت میں آیا ہے' یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ یمی قبیلہ حضرت ابراہیم میلائی کی بہت سے اجازت کے کہا شارہ سے طلاق کے لیے کہہ گے۔ دو سری یوی کو صابرہ و شاکرہ پاکر ان سے خوشی کا اظمار فرمایا' ہے۔ اللہ پاک ہر بخاری شریف میلائی کو نظر بصیرت کے لیے بہت سے اسباق ہرایت پوشیدہ ہیں' جن کو سمجھنے کے لئے نظر بصیرت کی ضرورت ہے۔ اللہ پاک ہر بخاری شریف مطالعہ کرنے والے بھائی کو نظر بصیرت عطا فرمائے۔ آئیں۔

باب

(۳۳۷۱) ہم سے موئی بن اساعیل نے بیان کیا کما ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کما ہم سے اعمش نے بیان کیا کما ہم سے الراقیم تبی نے ان سے ان کے والدیزید بن شریک نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوذر بڑا تھ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے

١٠ - باب

٣٣٦٦ حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْإَهْمِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قُلْتُ: يَا رَسُولَ ذَرِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قُلْتُ: يَا رَسُولَ

عرض کیایا رسول اللہ اسب سے پہلے روئے زمین پر کون م مجد بی ہے؟ حضور ملتی ہے نے فرمایا کہ مجد حرام۔ انہوں نے بیان کیا کہ چر میں نے عرض کیا اور اس کے بعد ؟ فرمایا کہ مجد اقصی (بیت المقدس) میں نے عرض کیا' ان دونوں کی تعمیر کے در میان میں کتنا فاصلہ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ چالیس سال۔ پھر فرمایا اب جمال بھی تجھ کو نماز کا وقت ہو جائے وہاں نماز بڑھ لے۔ بری فضیلت نماز بڑھنا ہے۔

اللهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضُعَ فِي الأَرْضِ أَوْلَ؟ قَالَ : الْمَسجِدُ الْحَرَامِ. قَالَ : قُلْتُ: ثُمُّ أَيُّ؟ قَالَ : الْمَسْجِدُ الأَقْصَى قُلْتُ : كَمْ كَانْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ : أَرْبَعُونَ سَنَةً. ثُمُّ أَيْنَمَا كَانْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ : أَرْبَعُونَ سَنَةً. ثُمُّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلاَةُ بَعْدُ فَصَلَّهُ، فَإِنَّ الْفَصْلُ فِيْهِ)). [طرفه في : ٣٤٢٥.

ا متکرین حدیث نے اس روایت کو بھی تختہ مش بنا کر حدیث نبوی ہے مسلمانوں کو بد طن کرنے کی ناپاک کو سش کی ہے اور یہ شہر یماں ظاہر کیا ہے کہ کعبہ کو قو حضرت ابراہیم طابقا قادر میچہ افضی کو حضرت سلیمان بطابقا نے بنایا اور ان دونوں میں ہزار سال ہے بھی زیادہ کا فاصلہ ہے۔ اس شبہ کا جواب بیہ ہے کہ حضرت ابراہیم طابقا نے کعبہ کو پہلے کہل نمیں بنایا تھا بلکہ کعبہ کی بہا دھنرت آدم طابقا ہوں ہوئی ہے تو ممکن ہے کعبہ بنے کے چالیس سال بعد خود حضرت آدم طابقا ہونی ہو۔ حضرت ابراہیم طابقا اور حضرت سلیمان طابقا کی ہروو بناؤں ہے ان مقامات مقدسہ کی تجدید میں ہے کہ عبر دو بناؤں ہے ان مقامات مقدسہ کی تجدید مراو ہے۔ شار عین حدید لعا کان اسسہ غیر ہما و بداہ و قد روی ان اول من بنا البیت ادم و علی ھذا فیجوز ان یکون غیرہ من ولدہ و ضع المحمد اللہ تعالیٰ اسیم و اللہ تعالیٰ السیم اللہ اللہ اللہ ہو اللہ تعالیٰ السیم اللہ عالیٰ اللہ ہو اللہ تعالیٰ السیر الی بیت المقدس من بعدہ اربعین انتہی قلت بل ادم ہوالذی وضعہ ایضا قال الحافظ ابن حجر فی کتابہ النیجان لاہن ہشام ان ادم لما بنی الکہ المحمد امرہ اللہ تعالیٰ السیر الی بیت المقدس و ان بینیہ فیناہ و نسک فیہ (سنی نسائی ، طلہ: اول / ص: ۱۳ الله تی آیت اور حدیث ہردو کا ابتدائی بنیا اور مردی ہے کہ ہر دو اس امر رو دالت نمیس کرتی ہیں کہ ان ہردو کی ابتدائی بنیا اور اس کی بنیاد پر ممکن ہی کہ ان ہردو کی ابتدائی بنیا اور اس کی بنیاد پر ممکن ہے کہ اس کی بنیاد رو ممکن ہی بنیا تو اللہ تعالیٰ اور اس کی بنیاد رو محسرت آدم طابق کی جو بیا اور اس کی بنیاد رکھیں۔ چنانچہ وہ تشریف لاے اور بیت المقدس کو بنایا اور اس کی بنیاد رکھیں۔ چنانچہ وہ تشریف لاے اور بیت المقدس کو بنایا اور اس کی بنیاد رکھیں۔ چنانچہ وہ تشریف لاے اور بیت المقدس کو بنایا اور اس کی بنیاد رکھیں۔ چنانچہ وہ تشریف لاے اور بیت المقدس کو بنایا اور وہاں عبادت النی بجالائے۔

علامہ سندی فرماتے ہیں لیس الموان بناء ابواہیم للمسجد الحوام و بناء سلیمان للمسجد الاقطی فان بینهما مدة طویلة بل المواد البناء سوالهذین البنائین (حوالہ فدکور) یعنی حدیث میں ان ہر دو مساجد کی ابراہیمی اور سلیمانی بنیادیں مراد نہیں ہیں۔ ان کے درمیان تو طویل مدت کا فاصلہ ہے بلکہ ان ہر دو کے سوا ابتدائی بنا مراد ہیں۔ بائیبل تواریخ ۲ باب ۳ آیات ۱ - ۲ میں فدکور ہے کہ بیت المقدس کو حضرت سلیمان علیات علیمان علیت المقدس کے بانی اول حضرت سلیمان علیت المقدس کے بانی اول حضرت سلیمان علیت ہیں۔

٣٣٦٧ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ عَنْ عَمْرِو مَولَى مَالِكِ عَنْ عَمْرِو مَولَى اللهُ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ

(١٣٣٧٤) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا ان سے امام مالک نے ان سے امام مالک نے ان سے مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو بن ابی عمرو نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بواللہ نے کہ رسول اللہ ساتھ لیا منے احد بہاڑ کو

عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهَ اللهُ أَحُدُّ فَقَالَ : هَذَا جَبَلْ يُحِبُّنا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمُّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكُّةً، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا)). رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ

د کی کر فرمایا کہ یہ بہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ ! حضرت ابراہیم ملائل نے مکہ مرمہ کو حرمت والا شہر قرار دیا تھا آور میں مدینہ کے دو پھر ملے علاقے کے درمیانی علاقے کے حصے کو حرمت والا قرار دیتا ہوں۔ اس حدیث کو عبداللہ بن زید میں نبی کریم ملے بیا ہے۔ روایت کیا ہے۔

احد بہاڑ ہم ہے محبت رکھتا ہے۔ محبت رکھنا حقیقتاً مراد ہے۔ کیونکہ اللہ پاک نے اپنی ہر مخلوق کو اس کی شان کے مطابق علم اللہ علی اللہ ہوں کے ایک میں مراد ہے۔ حدیث بذا ہے دینہ المنورہ کی حرمت بھی مثل مکہ المحرمہ ثابت ہوئی۔ جو حضرات حرمت مدینہ کے قائل نہیں ہیں ان کو اس پر مزید غور کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔ اس میں حضرت ابراہیم علائے کا ذکر ہے اس بلیہ میں لائے۔

٣٣٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفُ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابِ عَنْ سَالِمٍ بُنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بُن عُمرَ عَنْ عَانِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رَوْحِ النّبِي عَلَى أَنْ رَسُولَ اللهِ عَلَى قَالَ : ((أَلَمْ تَرَى أَنْ قَومَكِ بَنُوا الْكَعْبَةَ رَسُولَ اللهِ عَلَى قَالَ : يَا اللهِ عَنْ قَواعِدِ إِبْرَاهِيْمَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ . فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ بَنَ عُمَرَ: لَنِنْ إِلْكُفْرِ)). فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بَنُ عُمْرَ: لَنِنْ عَمْرَ: لَنِنْ عَمْرَ: لَنِنْ كَانَتْ عَائِمَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهُ اللهُ

[راجع: ١٢٦]

لیتی عبداللہ کو ابو بکر کا پوتا کہا ہے۔ بعض نسخوں میں عبداللہ بن ابی بکرہے۔ تو مطلب یہ ہو گا کہ اس روایت میں ان کا نام عبداللہ ندکور ہے اور تنیسی کی روایت میں صرف ابن ابی بکر تھا۔ اساعیل کی روایت کو خود مؤلف نے تغییر میں وصل کیا ہے۔

(۳۳۲۹) ہم سے عبداللہ بن يوسف تنيسي نے بيان كيا انهوں نے كما ہم کو مالک بن انس نے خروی۔ انہیں عبداللہ بن ابی بربن محمد بن عمرو بن حزم نے 'انہیں ان کے والد نے 'انہیں عمرو بن سلیم زرقی نے 'انہوں نے کما مجھ کو ابو حمید ساعدی رضی الله عنہ نے خبردی کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا كريس؟ تو رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرمايا كه يول كما كرو "اے اللہ! رحت نازل فرما محدیر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسا کہ تونے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم پر اور اپنی برکت نازل فرما محمد پر اور ان کی بیویوں اور اولاد پر جیسا کہ تونے برکت نازل فرمائی آل ابراجيم ير ـ ب شك توانتهائي خويول والااور عظمت والا بـ

٣٣٦٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرُو بِنُ سُلَيْمِ الزُّرَقِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُمْ قَالُوا: ((يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نُصَلَّى عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَولُوا: اللُّهُمُّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كُمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرَّيِّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ: إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ)). [طرفه في : ٦٣٦٠].

، ٣٣٧ - حَدُّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالاً : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَرَّةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الُّهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيْسَى سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلاَ أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةُ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ فَقُلْتُ: بَلَى فَأَهْدِهَا لِيْ، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ. قَالَ : ﴿ وَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آل مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ

آل سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر ذکوۃ حرام ہے۔ آپ کے اہل بیت لینی حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حضرت حسن و حسین و فی این میں درود سے مرادیہ ہے کہ آپ کی نسل برکت کے ساتھ دنیا میں بمیشہ باقی رہے۔

(۱۳۳۷) ہم سے قیں بن حفص اور مویٰ بن اساعیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو قرہ مسلم بن سالم ہدانی نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ مجھ سے عبداللہ بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰ ہے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ رضی الله عنه سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کما کیوں نہ کی متہیں (حدیث کا) ایک تحفہ پنچادوں جو میں نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سا تھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آنخضرت ملی است یوچھا تھا یا رسول اللہ ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟اللہ تعالی نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی سکھادیا ہے۔ حضور ملتہ اللہ نے فرمایا که بول کما کرو "اے الله! اپنی رحمت نازل فرما محمد مالی اور آل محمد طال إلى يرجيساك تون إن رحمت نازل فرمائي ابراجيم يراور آل

إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اللَّهُمُّ بَارِكُ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنْكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ).

ابراہیم ملائلہ پر۔ بے شک تو بری خوبیوں والا اور بزرگ والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل اللہ! برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو بری خوبیوں والا اور بری عظمت والا ہے۔

[طرفاه في : ۲۳۵۷، ۲۳۵۷].

الل بيت يعني حفرت على و حفرت فاطمه اور حسنين مرادي.

سَمِيْدِ بْنِ جَبْدُ عَنْ مَنْصُورِ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ مَنْصُورِ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ سَيْبَةَ سَعِيْدِ بْنِ جَبَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ عَنْهِ بْنِ جَبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ النّبِيُ اللهِ يُعَوِّذُالْحَسَنَ وَالْمُحَسَنَ وَالْمُحَسَنَ وَيَقُولُ: إِنْ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُبِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ يُعَوِّذُبِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ يَعَوِّذُبِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ يَكِلَمَاتِ اللهِ النّامَةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَان وَهَامَةٍ، وَمِنْ كُلِّ شَيْطَان وَهَامَةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنِ لِامَّةٍ)).

(اکسس) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کما ہم سے جریر نے بیان کیا 'ان سے معید بن بیان کیا' ان سے معید بن بیان کیا' ان سے منصور نے 'ان سے منہال نے 'ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس بھی شان کیا کہ نبی کریم ماٹیائیا کہ حضرت حسن و حسین بھی شان کے لئے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرمات تھے کہ تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم مالائل) بھی ان کلمات کے ذریعہ تھے کہ تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم مالائل) بھی ان کلمات کے ذریعہ کا بناہ اساعیل اور اسحاق النیائی کے لیے مانگا کرتے تھے ''میں پناہ مانگنا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہر یلے جانور سے اور ہر نقصان پنجانے والی نظر بدسے۔

جہتد مطلق حفرت امام بخاری روائی نے یماں تک جس قدر احادیث اس باب کے تحت میں بیان فرمائی ہیں ان سب میں کی سینے می ان سب میں کی سینے میں کے سینے میں کی رہوں ہے۔ حضرت ابراہم اور آل ابراہیم کا ذکر موجود ہے اور باب اور احادیث میں کی وجہ مناسبت ہے۔ حضی طور پر احادیث میں اور بھی بہت سے مسائل کا ذکر آگیا ہے جو تذہر کرنے سے معلوم کیے جا سکتے ہیں۔ درود سے مراد دین و دنیا کی وہ برکتیں جو اللہ پاک نے حضرت ابراہیم میلائل اور ان کی اولاد کو عطا فرمائیں کہ آج بھی بیشتر اقوام عالم کا نسلی تعلق حضرت ابراہیم میلائل سے ملا ہے اور بلا شک اللہ پاک نے حضرت ابراہیم میلائل سے ملائل کے اور بلا شک اللہ پاک نے دین کر کر ڈہا بلا شک اللہ پاک نے دین موجود ہیں اور روزانہ بنے وقت فضائے آسانی میں آپ کی رسالت حقد کا اعلان اس شان سے کیا جاتا ہے کہ دنیا کے تمام پیشوایان ند ہب میں نظیرنا ممکن ہے۔ اللهم صل علی محمد و عل آل محمد و بادک و سلم آمین۔

11- بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ وَنَبُنْهُمْ عَنْ صَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ ﴾ عَنْ صَيْف إِبْرَاهِيْمَ: اللهة [الحجر: ٥١] ﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُخْيِي الْمَوتَى ﴾ إلى قَوْلِهِ : ﴿ وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنُ قَلْبِي ﴾ الآية [البقرة : ٢٦٠]

باب الله تعالی نے سور ہُ حجر میں فرمایا 'اے پیغیبر!ان لوگوں کو ابرا ہیم مُلِائلًا کے مہمانوں کا قصہ سنائیے

اور الله تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا "اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو زندہ کس طرح کرے گالیکن سیہ صرف میں اس لیے چاہتا ہوں کہ میرے دل کو اور زیادہ اطمینان ہو جائے۔" تک (۳۳۷۲) ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کما ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کما کہ مجھے یونس نے خبردی انہیں ابن شماب

نے' انہیں ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے' انہیں

ابراہیم ملائلا کے مقابلے میں شک کرنے کے زیادہ مستحق ہیں جب کہ

انہوں نے کہا تھا کہ میرے رب! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح

زندہ کرتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا کیاتم ایمان نہیں لاے 'انہوں نے

عرض کیا کہ کیوں نہیں' لیکن ہے صرف اس لئے تا کہ میرے دل کو

اور زیادہ اطمینان ہو جائے۔ اور الله لوط میلائلا پر رحم کرے کہ وہ

٣٣٧٧ - حَدَّثَنَا أَحْتَمَدُ بِنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْمُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ ابْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيْدِ بِنِ النَّمْسِيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَعِيْدِ بِنِ النَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَى (رَحْنِي اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ قَالَ: ﴿ وَرَبِّ لَيْطُمِينَ قَالَ: أَولَم اللهِ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ عُنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَا اللهُ عَنْ ال

[أطرافه في : ٣٣٨٥، ٣٣٨٧، ٤٥٣٧،

زبردست رکن (یعنی خداوند کریم) کی پناه لیتے تھے اور اگر میں اتی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسف علائل رہے تھے تو میں بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا۔

١٩٢٤، ٢٩٩٢].

اس کی قید سے چھوٹا غنیمت سمجھتا۔ حفرت یوسف طالق کے صبر پر آفرین ہے کہ اتن مدت تک قید میں رہنے کے بعد بھی اس مسئون کے بعد بھی اس اللہ بھی کے بعد بھی اس اللہ بھی کے بعد بھی اس اللہ بھی کے بعد بھی اس مسئون کے دورنہ آخضرت ملائے کا صبر و استقلال بھی کچھ کم نہ تھا۔ آنچہ تواضع کی راہ سے فرمایا اور حضرت یوسف طالق کا مرتبہ بڑھانے کے لئے۔ ورنہ آخضرت ملائے کا صبر و استقلال بھی کچھ کم نہ تھا۔ آنچہ

خوبال جمه دارند تو تنها داری (وحیدی)

١٢ - بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى : ﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيْلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ ﴾ [مريم: ٥٤] ٣٣٧٣ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتَمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْن الأَكْوَع رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَرَّ النَّبيُّ الله عَلَى نَفَر مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ اللهُ عَلَى نَفُو مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَن. قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِأَيْدِيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا لَكُمْ لاَ تَوْمُونَ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ قَالَ: ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ).

[راجع: ٢٨٩٩]

کاموں کو فخر کے ساتھ اینانا بہتر طریقہ ہے۔

١٣ - بَابُ قِصَّةِ إسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَن النَّبِيِّ عَلَىٰ

باب (حضرت اساعيل مايئلًا كابيان) اور الله تعالى كا فرمان ''اوریاد کرواساعیل کو کتاب میں بے شک وہ وعدے کے " \$ 5

(ساكسا) ہم سے قتيب بن سعيد نے بيان كيا كما ہم سے حاتم بن اساعیل نے بیان کیا'ان سے بزید بن الی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع بناللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم اللہ کیا قبیلہ اسلم کی ایک جماعت سے گزرے جو تیراندازی میں مقابلہ کر رہی تھی۔ حضور ہا ہیا نے فرمایا ' اے بنواساعیل! تیراندازی کئے حاؤ کیونکہ تمہارے بزرگ دادا بھی تیرانداز تھے اور میں بنوفلاں کے ساتھ ہوں۔ راوی نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی دوسرے فریق نے تیر اندازی بند کر دی۔ حضور ساتھ اِ نے فرمایا 'کیابات ہوئی'تم لوگ تیر کیوں نہیں چلاتے؟ انہوں نے عرض کیایا رسول اللہ! جب آپ فرنق مقابل کے ساتھ ہو گئے تو آب ہم کس طرح تیر چلا سکتے ہیں۔ اس پر حضور ملتی اے فرمایا مقابلہ جاری ر کھو' میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

روایت میں سیدنا اساعیل علین کا ذکر ہے۔ باب اور حدیث میں میں وجہ مناسبت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ باب دادا کے اجھے

باب حضرت اسحاق بن ابراتبيم التيليم كابيان اس باب میں ابن عمراور ابو ہریرہ جی شائلے نے نبی کریم ماتی کے سے روایت کی ہے۔

ان دونوں حدیثوں کو خود امام بخاری رائیہ نے وصل کیا ہے۔ ابن عمر بھیتا کی حدیث سے مراد وہ روایت ہے الکریم بن الكريم بن الكريم يوسف بن يعقوب، بن أسحاق بن ابراهيم مليك ثلث بين . كيونكه اس مين حضرت اسحاق اور ان كے كريم مونے كابيان ہے۔

باب حضرت يعقوب ملائلا كابيان اور الله تعالى كاسوره بقره میں یوں فرمانا کہ 'دکیاتم لوگ اس وقت موجود تھے جب لِعِقُوبِ عَلِائِلًا كِي موت حاضر ہوئي۔ آخر آيت و نحن له' مسلمون تک.

١٤ - بَابُ ﴿ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ﴾ إلَى قَولِهِ : ﴿ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴾ الآية رالبقرة: ١٣٣ (۱۲ معربن البرائيم نيان كيا كمائم ني معتربن البرائيم نيان كيا كمائم ني معتربن البي سليمان سے سا' انہوں نے عبيدالله عمري سے ' انہوں نے سعيد بن البي سعيد مقبري سے اور ان سے ابو ہر يرہ بڑاؤہ نے بيان كيا كہ نبي كريم ما لڑائيا ہے پوچھاگيا' سب سے زيادہ شريف كون ہے؟ آپ نے فرمايا كہ جو سب سے زيادہ شريف ہے صحابہ نے عرض كيايا رسول الله! ہمارے سوال كامقصد يہ نميں ہے۔ آپ نے فرمايا كہ پھرسب سے زيادہ شريف يوسف نبي الله (ابرائيم علائي) شے صحابہ نے عرض بين نبي الله (اسحاق) بن خليل الله (ابرائيم علائية) شے صحابہ نے عرض كيا' ہمارے سوال كامقصد يہ بھى نميں ہے۔ آپ نے فرمايا كہ كيا تم لوگ عرب كے شرفاء كے بارے ميں پوچھنا چاہتے ہو؟ صحابہ نے فرمايا كہ كيا تم عرض كيا كہ بي ہاں۔ آپ نے فرمايا كہ پھرجاہليت ميں جو لوگ شريف اور اجھے عادات و اخلاق كے تب كہ وہ دين كی سمجھ بھى حاصل كريں۔ اور اجھے سمجھ جائيں گے جب كہ وہ دين كی سمجھ بھى حاصل كريں۔ اور اجھے سمجھ جائيں گے جب كہ وہ دين كی سمجھ بھى حاصل كريں۔

٣٣٧٤ حَدُّنَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعُ الْمُفْتَمِرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَمِيْدِ بُنِ أَبِي سَمِيْدِ الْمَقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَنِ أَبِي سَمِيْدِ الْمَقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((قِيْلَ لِلنَّبِيِّ اللهِ عَنْهُ قَالَ : ((قِيْلَ لِلنَّبِيِّ اللهِ عَنْهُ أَتْقَاهُمْ. مَنْ أَكُرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ. قَالُوا يَا نَبِيُّ اللهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ : فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيًّ اللهِ ابْنُ نَبِيًّ اللهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللهِ ابْنَ نَبِيًّ اللهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللهِ ابْنَ فَعَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ : فَعَنْ فَيْ اللهِ ابْنَ خَلِيْلِ اللهِ مَعْدُونِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَنِي؟ قَالُوا : نَعَمْ. مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَنِي؟ قَالُوا : نَعَمْ. قَلَ اللهِ اللهِ

[راجع: ٣٣٥٣]

روایت میں حضرت لعقوب ملائل کا ذکر آیا ہے یمی وجہ مناسب باب ہے۔

١٥ - بَابُ

﴿ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَومِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تَبْصِرُونَ، أَ إِنْكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهُوةً مِّنْ دُونِ النَّسَاء، بَلْ أَنْتُمْ قَومٌ تَجْهَلُونَ. فَمَا كَانْ جَوَابَ قَومِهِ إِلاَّ أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أَنْاسٌ يَتَطَهّرُونَ. فَأَنْ جَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلاً أَنْ الْمَاسِ يَتَطَهّرُونَ. فَأَنْ جَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلاً أَنْ الْمَارِيْنَ وَأَمْطَوْنَا عَلَى الْمَابِرِيْنَ وَأَمْطَوْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنَذَرِيْنِ ﴾ عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذرينِ ﴾ النمل ٤٥-٥٥]

٣٣٧٥ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي مُحَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي اللهِ عَنْ أَبِي اللهِ عَنْ أَبِي اللهِ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيِّ اللهِ قَالَ:

باب (حضرت نوط عالیّ کابیان) اور الله تعالی کاسورهٔ نمل میں فرمانا که ہم نے لوط کو بھیجا' انہوں نے اپنی قوم سے کما کہ ہم جانتے ہوئے بھی کیوں فخش کام کرتے ہو۔ ہم آخر کیوں عور توں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت بجھاتے ہو' پچھ نہیں ہم محض جابل لوگ ہو' اس پر ان کی قوم کا جواب اس کے سوا اور پچھ نہیں ہوا کہ انہوں نے کما' آل لوط کو اپنی بہتی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاک باز بنتے ہیں۔ پس ہم نے لوط کو اور ان کے تابعد اروں کو نجات دی۔ سوا ان کی بیوی کے۔ ہم نے اس کے متعلق فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ عذاب والوں میں باقی رہنے والی ہو گی اور ہم نے ان پر پھروں کی بارش برسائی۔ پس ڈرائے ہوئے لوگوں پر بارش کا عذاب بڑا ہی سخت تھا۔

(۳۳۷۵) مم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہام کو شعیب نے خبردی ' ان سے ابوالزناد نے بیان کیا 'ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ملی کیا نے فرمایا 'اللہ تعالیٰ

((يَغْفِرُ اللهُ لِلُوطِ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكُن شَدِيْدِ)). [راجع: ٣٣٧٢]

حضرت لوط مَالِئلًا كي مغفرت فرمائے كه وہ زبروست رو كن (ليعني الله) كي يناه ميں گئے تھے۔ آسید می اس مدیث کے ذیل حافظ ابن حجر سائٹے فرماتے ہیں: یغفر الله للوط ان کان لیاوی الی (رکن شدید) ای الی الله سبحانه و تعالٰی الله شبختا

يشير الى قوله تعالى لو ان لى بكم قوة اواوى الى ركن شديد و يقال ان قوم لوط لم يكن فيمم احد يجتمع معه في نسبه لانهم من سدوم و هي عن الشام و كان اصل ابراهيم ولوط من العراق فلما هاجر ابراهيم الى الشام هاجر معه لوط فبعث الله لوطا الى اهل سدوم فقال لو ان لي منعه و اقارب و عشيره لكنت استنصربهم عليكم ليد فعوا عن ضيفاني و لهذا جاء في بعض طرق هذا الحديث كما اخرجه احمد من طريق محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه و سلم قال قال لوط لوان لي بكم قوة اواوي الي ركن شديد قال فانه كان ياوي الى ركن شديد اي الى عشيرته لكنه لم ياو اليهم واوي الى الله (ياره: ١٣٠ في الباري عمل: ٣٣٣)

لینی الله یاک لوط طلائل کی مغفرت فرمائے۔ ان کا سمارا تو بہت ہی مضبوط تھا یعنی الله یاک ان کا سمارا تھا مگویا آنخضرت ملتا کیا نے ارشاد باری تعالی لو ان لی بکم قوۃ الایة کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کما جاتا ہے کہ قوم لوط میں کوئی بھی نسبی آدمی لوط سے متعلق نہیں تھا اس کئے کہ اس بہتی والے سدوم سے تھے جو شام سے ہے اور ابراہیم ملائقا اور لوط ملائقا کی اصل نسل عراق والوں سے تھی جب حفرت ابراہیم ملائلا نے شام کی طرف جرت کی تو حضرت لوط ملائلا نے بھی ان کے ساتھ جرت کی۔ پھر اللہ نے حضرت لوط ملائلا کو سدوم والوں کی طرف مبعوث فرمایا۔ ای لئے انہوں نے یہ جملہ کما کہ اگر میرے بھی مددگار' اقارب و اعزہ اور خاندان والے ہوتے تو میں ان سے تمہارے مقالعے پر مدد حاصل کرتا تا کہ وہ میرے معمانوں سے تم کو دفع کرتے۔ ای لئے بعض روایات میں مروی ہے کہ بلائک حفرت لوط این مدد کے لئے ایک اپنا خاندان رکھتے تھے لیکن انہوں نے ان کی پناہ نہیں لی بلکہ اللہ پاک کی طرف پناہ حاصل کی۔ قوم لوط اور ان کی بد کرداریوں کا تذکرہ قرآن مجید میں کئ جگہ ہوا ہے۔ بد اطلاقی اور بے ایمانی میں یہ قوم بردھ گئ تھی۔ الله پاک نے ان کی بستیوں کو نیست و نابود کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ جہاں آج بحیرۂ مردار واقع ہے اس جگہ اس قوم کی بستیاں تھیں۔ واللہ اعلم۔

19 - بَابُ ﴿ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْـمُرْسَلُونَ، قَالَ إِنَّكُمْ قَومٌ مُنْكَرُونَ، [الحجر: ٦٢]، ﴿بِرُكْنِهِ ﴾: بمَنْ مَعَهُ لأَنَّهُمْ قُوَّتُهُ. ﴿ تَرْكُنُوا ﴾: تَمِيْلُوا. فَأَنْكَرَهُمْ وَنَكَرِهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ. ﴿يُهْرَعُونَ﴾: يُسْرَعُونَ. ﴿دَابِرِ﴾ : آخِرَ. ﴿ صَيْحَةً ﴾ : هَلَكَةً. ﴿ لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴾ : لِلنَّاظِرِيْنَ. ﴿لَبِسَبِيْلِ﴾ : لَبِطَرِيْقِ.

باب (سورہ حجرمیں اللہ تعالی نے فرمایا) پھرجب آل لوط کے پاس ہارے بھیج ہوئے فرشتے آئے تو لوط نے کہا کہ تم لوگ تو کسی انجان ملک والے معلوم ہوتے ہو" (سورہ والذاریات میں) موئ ملائلا کے ذكريس "بركنه" ے مراد وہ لوگ بيں جو فرعون كے ساتھ تھے کیونکہ وہ اس کے قوت بازو تھے (سورہ مود میں) ولا تر کنوا کا معنی مت جھو (سورہ ہودیں) انکرهم نکرهم اور استنکرهم کا ایک ہی معنی ہے (سورہ مود میں پھرعون کامعنی دوڑتے ہی (سورہ حجرمیں) دابر کے معنی آخر دم ہے (سورہ حجرمیں) صبحة كامعنی بلاكت (سورة حجریس) للمتوسمین کا معنی دیکھنے والوں کے لیے (سورہ حجرمیں) لبسبیل کامعنی رائے کے ہیں (لیمنی رائے میں)

۔۔ اس سے ایس الفظ ہو کند آیا ہے لین قوت۔ رکن کے معنی قوت ' زور۔ یہ لفظ تو حضرت موی مالئم کے قصے میں وارد ہوا ہ اور حضرت لوط علائل ك قص ميس بهى ركن كالفظ آيا ہے۔ ﴿ أَوْ اوِيْ إِلَى دُكُنِ شَدِيْدِ ﴾ (هود: ٨٠) اس لي امام بخارى ف

اس کو ذکر کر دیا واستنکوهم کا لفظ ان فرشتوں کے باب میں ہے جو حضرت ابراہیم بلائلہ کے پاس بطور مهمانوں کے آئے تھے۔ گرچو نکہ کی فرشتے پھر حضرت لوط بلائلہ کے پاس گئے تھے ' اس مناسبت کی وجہ ہے اس کا بھی ذکر کر دیا۔ بعض نے کما لوط کے قصے میں بھی ﴿ اِنْکُمْ فَوْمْ مُنْکَوْوْنَ ﴾ (الحجر: ۲۲) وارد ہے اور نکرهم اس سے ہے۔ لفظ صبحة آیت شریفہ ﴿ فَاتَحَدْتُهُمُ الصَّنْحَةُ مُشْرِقِیْنَ ﴾ (الحجر: ۳۷) میں ہے جو حضرت لوط کی امت کے بارے میں ہے۔ نیز آیت میں جو سورہ یس میں ہے ﴿ اِنْ کَانَتْ إِلاَّ صَنْحَةً وَّاحِدَةً ﴾ (ایس : ۵۳) لفظ صبحة نم کورے۔

٣٣٧٦ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ اللهِ وَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((فَرَأَ النَّبِيُ ﷺ: ﴿فَهَلْ مِنْ مُدَّكَرِ﴾)).

[راجع: ٣٣٤١]

(٣٤٣٤) ہم سے محمود نے بيان كيا كما ہم سے ابو احمد نے بيان كيا ان سے اسود نے ان سے اسود نے ان سے اسود نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود بڑا تھ نے بيان كيا كه نبى كريم مالي نے "فهل من مدكر" براها تھا۔

یہ آیت سور و قمر میں حفرت لوط کے قصے میں وارد ہے۔ اس مناسبت سے اس صدیث کو اس باب میں بھی ذکر کر دیا ہے۔ جیسے پہلے بھی کئی بار گذر چکی ہے۔

١٠٠ بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى : ﴿ وَإِلَى اللهِ تَعَالَى : ﴿ وَإِلَى الْمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ﴾ [الأعراف : ٣٧] ﴿ كُذُبُ أَصْحَابُ الْحِجْرِ ﴾ [الحجر: ٨٠]. الْحَجَرِ مَوضِعُ تَمُود. وأمَّا ﴿ حَرْثُ حِجر ﴾ : حَرَام، وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْر، وَمِنْهُ : ((حِجْرٍ مَحْجُورٍ)). فَهُوَ حِجْر، وَمِنْهُ : ((حِجْرٍ مَحْجُورٍ)). وَالنَّحِجُرُ كُلُّ بِنَاء بَنَيْتَهُ، وَمَا حَجَرت وَالنَّحِجُرُ كُلُّ بِنَاء بَنَيْتَهُ، وَمَا حَجَرت عَلَيْهِ مِنَ الأَرْضِ فَهُو حِجْر، وَمِنْهُ سُمَي عَلَيْهِ مِنَ الأَرْضِ فَهُو حِجْر، كَأَنَّ مُشْتَقِّ مِن عَلَيْهِ مِن الْخَيلِ الحجر، وَيُقَالُ لِلْعَقلِ: مَحْر، وحِجى وأما حِجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُو حَجْر الْيَمَامَةِ فَهُو الْمَنْولُ.

باب (قوم شمود اور حضرت صالح علیہ السلام کابیان) اللہ پاک کاسورہ اعراف میں فرمانا ہم نے شمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا (سورہ جرمیں) جو فرمایا ، جردالوں نے پیغیروں کو جھٹلایا۔ جرشمود والوں کا شہر تھالیکن (سورہ انعام میں) جو حرث جرآیا ہے وہاں جرکے معنی حرام اور ممنوع کے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں جرمجور یعنی حرام و ممنوع اور جر عمارت کو بھی کہتے ہیں اور جس زمین کو گھیرلیا جائے دیوار یا باڑسے) اس سے خانہ کعبہ کے حطیم کو جرکہتے ہیں۔ حطیم معنی موٹ رکبا ہر کر دیا اس کو تو ر کر باہر کر دیا اس لیے حطیم کہنے لگے) جیسے قتیل مقتول سے ، معنی بھی عقل کے بھی ہیں جیسے تی کے اور مادیان گھوڑی کو بھی۔ جرکے معنی عقل کے بھی ہیں جیسے تی کے اور مادیان گھوڑی کو بھی۔ جرکے معنی عقل کے بھی ہیں جیسے تی کے معنی بھی عقل کے بھی (سورہ فجر میں کے بھی ہیں جیسے تی کے معنی بھی عقل کے ہیں (سورہ فجر میں ہے۔ ﴿ هل فی ذالک قسم لذی حجر ﴾ اور جرالیمامہ (تجاز اور یمن کے بچر میں) ایک مقام کانام ہے۔

(۲۳۷۷) ہم سے حمیدی نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عیید

٣٣٧٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: ((سَمِعْتُ النَّبِيُّ ﷺ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ –قَالَ انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُو عِزًّ وَمَنَعَةٍ فِي قَومِهِ كَأْبِي زَمْعَةً)).

[أطرافه في: ٢٠٤٢، ٢٠٤٢، ٢٠٤٦].

٣٣٧٨ - حَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنِ

أَبُوالْحَسَنِ حَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنِ

حَيَّانَ أَبُو زَكْرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ

اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا : ((أَنْ رَسُولُ اللهِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا : ((أَنْ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ الل

نے بیان کیا کما ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زمعہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ملتی ہے اس قوم کاذکر کیاجہوں نے ملتی کے دوران) آپ نے اس قوم کاذکر کیاجہوں نے او نٹنی کو ذرح کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ (خداکی قتم بھیجی ہوئی) اس (او نٹنی کو) ذرح کرنے والا قوم کا ایک بہت ہی باعزت آدمی (قیدار نامی) تھا بھیے ہمارے زمانے میں ابو زمعہ (اسود بن مطلب) ہے۔

(۱۳۳۷) ہم سے محمہ بن مسكين ابوالحن نے بيان كيا انہوں نے كما ہم سے يحل بن حيان ابو ذكريا نے بيان كيا انہوں نے كما ہم سے يحل بن حيان ابو ذكريا نے بيان كيا انہوں نے كما ہم سے سلمان نے بيان كيا ان سے عبداللہ بن دينار نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضى اللہ عنما نے بيان كيا كه رسول الله صلى اللہ عليه وسلم نے جب حجر (شمودكي بستى) ميں غزوة تبوك كے ليے جاتے ہوئے پڑاؤكيا تو آپ نے صحابہ براؤكيا تو آپ نے صحابہ براؤكيا تو آپ محابہ رضوان كنوں كا پانى نه بينا اور نه اپنے بر تنوں ميں ساتھ لينا۔ صحابہ رضوان اللہ عليه و اللہ عليہ و سلم نے انہيں علم ديا كہ گندها ہوا آثابي بينك ديا جائے اور ابوذر رضى اللہ عليہ و سلم نے نقل كيا ہے كہ جس نے تااس بانی سے گوندھ ليا ہو (وہ اسے بھينك دے)

سبرہ کی حدیث کو طبرانی اور ابو تعیم نے اور ابو الشموس کی روایت کو طبرانی اور ابن مندہ نے اور ابوذر کی روایت کو بزار نے منتقب استعمال کرنے سے منع فرمایا' ایسا نہ وصل کیا ہے۔ چو نکہ اس مقام پر خدا کا عذاب نازل ہوا تھا للذا آپ نے وہاں کے پانی کو استعمال کرنے سے منع فرمایا' ایسا نہ ہو کہ اس سے دل سخت ہو جائیں یا کوئی اور پیاری پیدا ہو جائے۔

(۳۳س۷) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم
سے انس بن عیاض نے بیان کیا' ان سے عبیداللہ نے' ان سے نافع
نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنمانے خبر دی کہ صحابہ نے
نی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ شمود کی بستی حجرمیں پڑاؤ کیا تو
وہاں کے کنوول کا پانی اپنے برتوں میں بھرلیا اور آٹا بھی اس پانی سے

٣٣٧٩ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْدِرِ حَدَّثَنَا أَبْسُ بْنُ الْمُنْدِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عَيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْ عَمْدَ رَضِيَ اللهِ عَنْ عُمْدَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ ((أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ اللهِ

مِنْ بِنْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ تَابَعَهُ أَسَامَةُ عَنْ نَافِعِ.[راجع: ٣٣٧٨] تَقَنُّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرُّحْلِ)).

اللهِ ﷺ أَنْ يُهْرِيْقُوا مَا اسْتَقُوا مِنْ بِنُوهَا وَأَنْ يَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْفَجِيْنَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِثْرِ الَّتِي كَانَ تَرِدُهَا النَّاقَةُ)). • ٣٣٨ - حَدَّثَنَا مُـحَـمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ مَعْمَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ ﴿ إِنَّالَّ النُّبِيُّ اللَّهُ لَـمًّا مَرُّ بِالْحِجْرِ قَالَ : ((لأ تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا إِلاَّ أَنْ تَكُونُوا بَاكِيْنَ أَنْ يُصِيْبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ. ثُمُّ

[راجع: ٤٣٣]

تشريف ركھتے تھے۔ الله ك عذاب سے كس قدر درنا چاہے اور خدا اور رسول ساتيا كى تعلم كھلا مخالفت كرنے والوں سے كتنا بچنا چاہے ، يه ذكوره صديثول سے ظاہر ہے كہ ان لوگوں كى بتى كا پانى بھى نہ لينے ديا اور اس پانى سے جو آٹا گوندھ ليا تھا' اسے بھى جانوروں كے آگے ڈال دينے كا حكم آپ نے فرمايا۔ اللهم احفظنا۔

کقی۔

٣٣٨١- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهَبُّ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْوِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ: ﴿﴿لاَ تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ - إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِيْنَ - أَنْ يُصِيْبَكُمْ مِثْلَ مَا أَصَابَهُمْ)).

(اسسم) مجھ سے عبداللہ نے بیان کیا کماہم سے وہب نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے بیان کیا' انہوں نے یونس سے سنا' انہوں نے زہری سے 'انہوں نے سالم سے اور ان سے حضرت ابن عمر بھی اللہ نے بیان کیا کہ نی کریم مٹھالے انے فرمایا کہ جب حمیس ان لوگوں کی بستی سے گزرتا بڑے جنہوں نے اپن جانوں پر ظلم کیا تھا تو روتے ہوئے گزرو۔ کمیں تہیں بھی وہ عذاب آنہ پکڑے جس میں یہ ظالم لوگ گر فآر کئے گئے تھے۔

گوندھ لیا۔ لیکن حضور صلی الله علیه وسلم نے انہیں عکم دیا کہ جویانی

انہوں نے اینے برتنوں میں بھرلیا ہے اسے انڈمل دیں اور گندھا ہوا

آ ٹا جانوروں کو کھلا دیں۔ اس کے بجائے حضور ماٹی کیا نے انہیں یہ تھم

دیا کہ اس کویں سے پانی لیں جس سے صالح میلائل کی او نٹنی پانی بیا کرتی

(۳۳۸۰) ہم سے محمد نے بیان کیا ، کماہم کو عبداللہ نے خبردی 'انہیں

معمرنے 'ان سے زہری نے بیان کیا 'کمامجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر

وی اور اسیس ان کے والد (عبدالله رفافته) نے که نبی کریم مالی ایم جب

مقام جرسے گزرے تو فرمایا کہ ان لوگوں کی بستی میں جنہوں نے ظلم

كيا تھاند واخل ہو' ليكن اس صورت ميں كدتم روتے ہوئے ہو۔

کہیں ایسانہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر

آپ نے اپنی چادر چرہ مبارک پر ڈال لی۔ آپ اس وقت کجاوے بر

اگرچہ بیہ حدیث تمام مطلق بد کرداروں کو شامل ہے گر آپ نے بیہ حدیث اس وقت فرمائی جب آپ حجربر سے گزرے جمال شمود کی قوم بستی تھی جیسے بچھلی روایت سے معلوم ہو تا ہے۔

باب حضرت يعقوب علالله كابيان الله تعالى في سورة بقره میں فرمایا که کیاتم اس وقت موجود تھے جب حضرت یعقوب

۱۸ – بَاتُ ﴿ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ

٣٣٨٢ حَدُّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَحْمَنِ بْن عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: ((الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ: يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السُّلاَمُ)). [طرفاه في : ٣٣٩٠، ٢٦٨٨].

#### عَلِاتِلُهُ كَي موت حاضر جوتي الْمُوتُ ﴾ [البقرة: ١٣٣]

(١٣٨٨) بم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کما ہم کو عبدالصمد نے خردی 'کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، شریف بن شریف بن شريف بن شريف، يوسف بن يعقوب بن اسحال بن ابرابيم

اس روایت میں حضرت لیعقوب ملائل کا ذکر خیر ہوا ہے۔ یمی وجہ مناسبت باب ہے جو پیلے بھی گزر چکا ہے یمال اختصار کے ساتھ ایک دو سری روایت میں اس واقعہ کابیان کرنا مقصود ہے۔

> ١٩ - بَابُ قُولَ اللهِ تَعَالَى : ﴿ لَقَدُ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخُورَتِهِ آيَاتُ لِلسَّائِلِيْنَ ﴾ [يوسف: ٧]

٣٣٨٣ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةً عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ: ((سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ للهِ. قَالُوا : لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْلَلُكَ. قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْن نَبِيِّ اللَّهِ ابْن خَلِيْلِ اللهِ. قَالُوا : لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: فَعَنْ مَعَادِن الْعَرَبِ تَسْأَلُونَنِي؟ النَّاسُ مَعَادِنٌ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقِهُوا))

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ

باب (حضرت بوسف ملائلًا كابيان) الله ياك نے فرمايا كه بیثک پوسف اور ان کے بھائیوں کے واقعات میں پوچھنے والول کے لیے قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں

(١٣٨٨٥) جھ سے عبيد بن اساعيل نے بيان كيا كما ہم سے ابواسام نے بیان کیا' ان سے عبیداللہ نے بیان کیا' انہیں سعید بن الی سعید نے خبردی اور انہیں حضرت ابو ہریرہ دفاشہ نے کہ نبی مان پیا سے یو چھا کیا کہ سب سے زیادہ شریف آدمی کون ہے؟ آپ نے فرمایا 'جو اللہ کا خوف سب سے زیادہ رکھتا ہو' صحابہ نے عرض کیا کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھرسب سے زیادہ شریف اللہ کے نبی پوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ جارے سوال کا مقصدیہ بھی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اچھاتم لوگ عرب کے خانوادوں کے بارے میں یوچھنا چاہتے ہو۔ ر کھو! لوگوں کی مثال کانوں کی سی ہے (کسی کان میں سے اچھامال نگاتا ہے کسی میں سے برا) جو لوگ تم میں سے زمانہ جاہلیت میں شریف اور بمتر اخلاق کے تھے وہی اسلام کے بعد بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکه وه دین کی سمجھ حاصل کریں۔ **(670) (670) (670) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100) (100** 

اللهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عِلْمَا إِراجع: ٣٣٥٣]

مجھ سے محدین سلام بیکندی نے بیان کیا کما ہم کو عبدہ نے خردی ' انمیں عبیداللہ نے 'انہیں سعید نے 'انہیں حضرت ابو ہریرہ رفائ نے اور انہوں نے نبی کریم ملی السے یم حدیث روایت کی۔

ے بی سے اس معلوم ہوا کہ اسلام میں بنیاد شرافت دینداری اور دین کی سمجھ حاصل کرنا ہے جے لفظ فقاہت سے یاد کیا گیا ہے۔ دو سری حدیث میں ہے من برد الله به خیرا یفقهه فی الدین اللہ تعالی این جس بندے پر نظر کرم کرتا ہے اے دین کی فقاہت لین مجھ عطاكرتا ہے۔ اس سلسلہ ميں امي كے سامنے زندہ مثاليس محدثين كرام كى بيں جن كو الله پاك نے ديني نقابت سے نوازا كه آج اسلام ان بی کی مساعی جیلہ سے زندہ ہے کہ سیرت نبوی احادیث صیحہ کی روشنی میں ممل طور پر مطالعہ کی جا سکتی ہے۔ اللہ پاک جملہ محدثین کرام و مجتدین عظام کو امت کی طرف سے ہزاروں ہزار جزائیں عطا فرمائے اور قیامت کے دن سب کو فردوس بریں میں جمع کے اور مجھ ناچیز حقیر گنگار ادنی خادم اور میرے قدر دانوں کو باری تعالی حشرکے میدان میں اپنے حبیب پاک اور جملہ بزرگان خاص کی رفاقت عطا فرمائے آمین۔

> ٣٣٨٤- حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمحَبِّرِ أَخْبَرَنَا سَمِفْتُ عُرُورَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَهَا : ((مُرِي أَبَا بَكْرِ يُصِلِّي بِالنَّاسِ)). قَالَتْ : إِنَّهُ رَجُلُّ أَسِيْفٌ، مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقٍّ. فَعَادَ، مُرُوا أَبَا بَكْرِ..)). [راجع: ١٩٨]

شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : قَالَ: فَهَادَتْ. قَالَ شُعْبَةُ : فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ – أُو الرَّابِعَةِ -: ((إِنْكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ،

٣٣٨٥- حَدُّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَي الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : ((مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلَيْصَلُ بِالنَّاسِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبًا بَكْرٍ رَجُلٌ – فَقَالَ مِثْلَهُ، فَقَالَتْ مِثْلَهُ - فَقَالَ : مُرُوهُ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ - فَأَمُّ أَبُوبَكُو فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ)).

(٣٣٨٢) نم سے بدل بن محبر نے بیان کیا المامم کو شعبہ نے خبر دی ان سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا۔ انہوں نے عروہ بن زبیرے سااور انہوں نے حضرت عائشہ رہی تھا سے کہ نبی کریم مان کیا نے (مرص الموت میں) ان سے فرمایا 'ابو برے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' عائشہ وی فی او عرض کیا کہ وہ بہت نرم دل ہیں 'آپ کی جگہ جب کھڑے ہوں گے تو ان پر رفت طاری ہو جائے گی۔ حضور ملی ایم انسیں دوبارہ یمی تھم دیا۔ لیکن انہوں نے بھی دوبارہ میں عذر بیان کیا' شعبہ نے بیان کیا کہ حضور ملتی اے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم تو يوسف مُلِائلًا كي ساتھ واليال ہو۔ (ظاہر ميں کچھ باطن ميں کچھ) ابو بكر منافقہ سے کہوئمازیر ھائیں۔

(٣٣٨٥) م س رئع بن يكي بعرى في بيان كيا كمامم س زائده نے بیان کیا' ان سے عبدالملک بن عمیرنے' ان سے ابوبردہ بن ابی مویٰ نے اور ان سے ان کے والدنے بیان کیا کہ نبی کریم ماٹھ کیا جب بار پڑے تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکرے کمو کہ لوگوں کو نماز بڑھائیں۔ عائشه وي في الله عن عرض كياكه ابو بكر وفاتحة نمايت نرم ول انسان بي ليكن حضور ملی کیا نے دوبارہ کی تھم فرمایا اور انہوں نے بھی وہی عذر دہرایا۔ آخر حضور طائياً نے فرمايا كه ان سے كمونمازير هائيں۔ تم تو يوسف كى ساتھ والیاں ہو۔ ظاہر کچھ باطن کچھ) چنانچہ ابو بکر بناٹنز نے حضور ماتی کیا

وَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ ((رَجُلٌ رَقِيْقٌ)). [راحم: ٦٧٨]

کی زندگی میں امامت کی اور حیین بن علی جعفی نے زائدہ سے "رجل رقیق" کے الفاظ نقل کئے کہ ابو بکر نرم دل آدی ہیں۔

یوسف بلاتھ کی ساتھ والیوں سے وہ عور تیں مراد ہیں جن کو زلیخانے جمع کیا تھا جنہوں نے بظاہر زلیخا کو اس کی محبت پر طامت کی تھی مگر دل سے سب حضرت بوسف بلاتھ کے حسن سے متاثر تھیں۔ آنخضرت ملتھ کے کامقصد اس جملہ سے بیہ تھا کہ حضرت ابو بکر بڑا تھ کے بارے میں تہماری بید رائے ظاہری طور پر ہے ورنہ دل سے ان کی امامت تسلیم ہے۔

٣٣٨٦ حَدُّنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ حَدُّنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنهُ اللهِ عَيّاسُ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ، اللهُمُ أَنْجِ عَيّاسُ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ، اللهُمُ أَنْجِ عَيّاسُ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ، اللهُمُ أَنْجِ اللهُمُ أَنْجِ اللهُمُ أَنْجِ اللهُمُ أَنْجِ اللهُمُ أَنْجِ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُ مَنْ وَطَأَتَكَ عَلَى مِن اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ مَنْ كَسِني مَنْ اللهُمُ اللهُمُلْمُ اللهُمُلِمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ

٣٣٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ابْنِ أَخِي جُويْرِيَّةً حَدَّثَنَا جُويْرِيَّةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ عَنِ الرَّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيْدَ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ عَنِ الرَّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْسُمُسَيِّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي فَنَ اللهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ اللهُ اللهِ عَنْهُ اللهُ اللهِ عَنْهُ اللهِ اللهِ عَنْهُ اللهُ اللهِ عَنْهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ عَنْهُ أَتَانِي اللهَاعِي اللهَ اللهِ عَنْهُ أَتَانِي اللهَاعِي اللهُ عَنْهُ أَتَانِي اللهَاعِي اللهَ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ الله

(۱۳۳۸۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبردی انہوں نے کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ! والید بن ولید کو نجات دے اے اللہ! قبیلہ مضرکو سخت گرفت میں پکڑ مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضرکو سخت گرفت میں پکڑ مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضرکو سخت گرفت میں پکڑ اے اللہ! بوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قبط سالی ان (ظالموں) پر نازل فرما۔

(۱۳۲۸ک) ہم سے عبداللہ بن محمد بن اساء ابن اخی جوریہ نے بیان کیا ان سے مالک کیا انہوں نے کما ہم سے جوریہ بن اساء نے بیان کیا ان سے مالک نے بیان کیا ان سے ذہری نے بیان کیا ان کو سعید بن مسیب اور ابوعبیدہ نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی لوط مالات بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی لوط مالات سے بیان کیا کہ وہ زبروست رکن (یعنی خداوند کریم) کی بناہ لیت سے اور اگر میں اتنی مت سک قید میں رہتا جتنی یوسف مالاتی رہے سے اور کی میں (بادشاہ کا آدمی) بلانے کے لئے آتا تو میں فوراً اس کے ساتھ جلاجا آ۔

آنخضرت ملی این مضرت یوسف کے صبر و استقلال کی تعریف بیان فرما رہے ہیں کہ انہوں نے اپنی برات کا صاف شاہی اعلان ہوئے بغیر جیل خانہ چھو ڑنا پیند نہیں فرمایا۔ ﴿ رَبِّ السِّبِحُنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَیْنَ ﴾ (بوسف: ۳۳) آیت سے بھی ان کے مقام رفعت و عظیم مرتبت کا اظہار ہوتا ہے۔ صلی اللہ علیم اجمعین۔ آمین۔ اللہ کے پیاروں کی ہمی شان ہوتی ہے۔

٣٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمِمَدُ بْنُ سَلاَم أَخْبَرَنَا (٣٣٨٨) بم سے محد بن سلام نے بیان کیا کما بم کو محد بن فضیل

ابْنُ فَضِيْل حَدَّثْنَا حُصَيْنٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَسْرُوقِ قَالَ : ((سَأَلْتُ أُمَّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ عَمًّا قِيْلَ فِيْهَا مَا قِيْلَ قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَان، إذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَهِيَ تَقُولُ: فَعَلَ الله بفُلاَن وَفَعَلَ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ: إِنَّهُ نَمِي ذِكْرَ الْحَدِيثِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَيُّ حَدِيْثٍ؟ فَأَخْبَرَتْهَا. قَالَتْ: فَسِمِعَهُ أَبُوبَكُر وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقَتْ إلا وعَلَيْهَا حُمَّى بنَافِض. فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا لِهَذِهِ؟)) قُلْتُ حُمَّى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْل حَدِيْثٍ تَحُدُّثُ بهِ. فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ: وَا للهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لاَ تُصَدُّقُونَنِي، وَلَئِن اعْتَذَرتُ لاَ تَعْذِرُونَنِيْ، فَمَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَل يَعْقُوبَ وَبَنِيْهِ، وَا اللهُ الْـمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ. فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللهُ مَا أَنزَلَ، فِأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ: بحَمْدِ اللهِ لا بحَمْدِ أَحَدِ)).

رأطرافه في : ٤١٤٣، ٤٦٩١، ٤٧٥١].

نے خردی 'کما ہم سے حمین نے بیان کیا' ان سے سفیان نے' ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ وی الدہ ام رومان و الله الله و الله و الله و الله الله و الله متعلق یوچھاتو انہوں نے کہا کہ عائشہ رہی ہی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک انصاریہ عورت ہمارے یہاں آئی اور کماکہ الله فلال (مطح بن اثاثه) کو تباہ کر دے اور وہ اسے تباہ کر بھی چکا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کما' آپ یہ کیا کمہ رہی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے تو یہ جھوٹ مشہور کیا ہے۔ پھرانصاریہ عورت نے (حضرت عاکشہ وُجَافِیا ير تهمت كاسارا) واقعه بيان كيا- حضرت عائشه ريم من في الده ے) يوچھا كه كونسا واقعہ ہے؟ تو ان كى والدہ نے انہيں واقعہ كى تفصیل بنائی۔ عائشہ بڑے نیا نے پوچھا کہ کیا یہ قصہ ابو بکر بڑاٹھ اور رسول الله طاق الله على معلوم موكيات؟ ان كى والده في جاليا كم مال- بياسنة ہی حضرت عائشہ رہی ہیں ہوش ہو کر گر پر میں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ پھرنبی کریم ملٹھایا تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ ایک بات ان سے الی کی گئی تھی اور اس کے صدمے سے ان کو بخار آگیا ہے۔ پھر حضرت عائشه رجي أينا المه كربيثه كئين اور كها الله كي قتم! اگر مين قتم کھاؤں جب بھی آپ لوگ میری بات نہیں مان سکتے اور اگر کوئی عذر بیان کروں تو اسے بھی تسلیم نہیں کر سکتے۔ بس میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب ملائلہ اور ان کے میٹوں کی سی ہے (کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کی من گھڑت کمانی من کر فرمایا تھاکہ) "جو کچھ تم کمہ رہے ہو میں اس پر اللہ ہی کی مدد جاہتا ہوں۔" اس کے بعد آنخضرت ملتی کیام واپس تشریف لے گئے اور اللہ تعالی کو جو کچھ منظور تھاوہ نازل فرمایا۔ جب أنخضرت التيليم نے اس كى خبرعائشد ريائيدا كو دى تو انهوں نے كما کہ اس کے لئے میں صرف اللہ کاشکرادا کرتی ہوں کسی اور کا نہیں۔

ے۔۔۔ رے اسد م مرادا مری ہوں اور 6 میں۔

حضرت یوسف اور ان کے بھائیوں کے ذکر سے ترجمہ باب نکلتا ہے اور شاید امام بخاری رطفیہ نے اس حدیث کے دو سرے

مریق کی طرف بھی اشارہ کیا ہو جس میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ رہی آتھا نے دوران گفتگو یوں کما کہ مجھ کو حضرت یعقوب

**EXE** 673 ) طِلِنَهُ كانام يادنه آيا تو مين في يوسف كاباب كمه ديا-٣٣٨٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْر حَدَّثَنَا اللَّيْتُ عَنْ عُقَيْل عَن ابْن شِهَابٍ قَالَ: ((أَخْبُرنِي غُرُوةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَانِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا زُوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلُّمَ أَرَايُتِ قُولِ اللهِ : ((حَتُّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذَّبُوا ﴾

> أَوْ كُذَّبُوا، قالَتْ: بَلْ كَذَّبَهُمْ قَومُهُمْ، فَقُلْتُ وَالله لقَدِ اسْتَقينُوا أَنَّ قَومَهُمْ كَذُّبُوهُمْ وَمَا هُوَ بِالظُّنِّ. فَقَالَتْ: يَا عُرَيَّةُ،

> لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ، فَقُلْتُ: فَلَعَلُّهَا ((أَوْ كُذِبُوا) قَالَتْ: مَعَاذَ الله، لَمْ تَكُنْ

> الرُّسُلُ تَظُنُّ ذَلِكَ برَبِّهَا، وَأَمَّا هَذِهِ الآيَةُ قَالَتْ : هُمْ أَتبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ آمَنُوا

> برَبِّهمْ وَصدَّفُوهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمْ الْبَلاَءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النّصْرُ، حَتَّى إذاً

> اسْتَيأْسَتْ مِمَنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَومِهِمْ وَظُنُّوا

أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذُّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللهِ).

قَالَ أَبُو عَبْد اللهِ: ﴿اسْتَيْأَسُوا﴾ اسْتَفْعَلُوا

من ينست، الممِنْهُ مِنْ يُوسُفَ ﴿لاَتَيْاسُوا مِن روْحِ اللَّهِ﴾ مَعْنَاهُ الرِّجَاءُ.

[أطرافه في : ٢٥٤٥، د٢٦٩، ٤٦٩٦.

(٣٣٨٩) مم سے يكي بن كيرنے بيان كيا كما مم سے ليث نے بيان كيا'ان سے عقيل نے 'ان سے ابن شهاب نے 'كماكه مجھے عروہ نے خرری کہ انہوں نے بی کریم ماٹھیا کی زوجہ مطمرہ عائشہ وی نیا سے آیت کے متعلق لوچھا '' حتی اذا استیئس الرسل وظنوا انھم قد کذبو ا" (تشدید کے ساتھ) ہے یا کذبو ا (بغیر تشدید کے) یعنی یہاں تک کہ جب انبیاء ناامید ہو گئے اور انہیں خیال گزرنے لگا کہ انہیں جھلا دیا گیا تو اللہ کی مدد پینی تو انہوں نے کماکہ (یہ تشدید کے ساتھ ہ اور مطلب یہ ہے کہ) ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ پھر معنی کیے بنیں گے ' پیغیبروں کو یقین تھا ہی کہ ان کی قوم انسیں جھٹلا رہی ہے۔ پھر قرآن میں لفظ "ظن" ممان اور خیال کے معنی میں استعمال کیوں کیا گیا؟ عائشہ وٹی نیانے نے کہااے چھوٹے سے عروہ! بے شک ان کو تو یقین تھامیں نے کہاتو شایداس آیت میں بغیر تشريد کے كذبوا ہو گاليني پنجمريه سمجھ كم الله نے جوان كى مدد كاوعدہ كيا تفاوه غلط تفاء عائشه وتأثية ن فرمايا معاذ الله! انبياء اين رب ك ساتھ بھلا ایا گمان کر سکتے ہیں۔ عاکشہ وہانیا نے کہا مراد یہ ہے کہ پغیروں کے تابعد ارلوگ جو اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور پغیروں کی تصدیق کی تھی ان پر جب مدت تک خدا کی آزمائش رہی اور مدد آنے میں در ہوئی اور پغیرلوگ اپنی قوم کے جھٹلانے والوں سے نا امید ہو گئے (سمجھے کہ اب وہ ایمان نہیں لائیں گے) اور انہوں نے بیہ گمان کیا کہ جو لوگ انکے تابعدار بنے ہیں وہ بھی ان کو جھوٹا سمجھنے لكيس ك اس وقت الله كي مدد آن كبني - ابو عبدالله (امام بالريّ) نے کما کہ استیاسوا' افتعلوا کے وزن پر ہے جو یئست منه سے نکا ہے'ای من یوسف (سورہ یوسف کی آیت کاایک جملہ ہے لینی زلیخا يوسف مَالِنَهَا سے نا اميد ہوگئ) ﴿ لاَ قَايَنَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللَّهِ ﴾ (يوسف: ۸۷) لیمنی اللہ سے امید رکھو ناامید نہ ہو۔

(۱۳۳۹۰) مجھے عدہ بن عبداللہ نے خبر دی ' انہوں نے کما ہم سے

٣٣٩- أَخْبَوَنِي عَبْدَةٌ حَدَّثَنَا عَيْدُ

عبدالصمد نے بیان کیا۔ ان سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا' ان سے ان کے والد عبداللہ بن دینار نے بیان کیااور ان سے عبداللہ بن عمر رضی الله عنمانے بیان کیا کہ نبی کریم ماٹھیا نے فرمایا 'شریف بن شریف بن شريف بن شريف يوسف: ٠٠ ليقوب بن اسحال بن ابراجيم علي

الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيْهِ عَن ابْن عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيُّ ابْنُ الْكِرِيْمِ ابْنُ الْكِرِيْمِ ابْن الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْن إسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ)).

[راجع: ٣٣٨٢]

ان جملہ روایات میں کسی نہ کسی سلسلے سے پوسف الاللة کا ذکر خیر آیا ہے۔ اس لئے ان کو اس باب کے ذیل بیان کیا گیا۔ • ٧ - بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى:

ىلى-

﴿وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبُّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الصُّرُّ وَ أَنْتَ أَرْحُهُم الرَّاحِمِيْنَ ﴾. ﴿ ارْكُضْ ﴿ ا

اضْرِبِ. ﴿ يَعْدُونَ ﴾ : يَعْدُونَ.

٣٣٩١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَفْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ : بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لاَ غِنَى لِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ)).

[راجع: ۲۷۹]

٢١ – بَابُ قُولِ اللهِ :

﴿ وَاذْكُر فِي الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولاً نَبِيًا. وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجيًّا﴾ كَلُّمَهُ. ﴿ وَوَهَبْنَالَهُ مِنْ رَحْـمَتِنَا أَخَاهُ

باب (سورهُ انبياء ميس) الله تعالى كافرمان

"اور ابوب کو یاد کرو جب اس نے اینے رب کو پکارا کہ مجھے باری نے آگھیرا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔" چو (سورہُ ص میں) ﴿ ار كض برجلك ﴾ بمعنى اضرب (يعنى ايناياوك زمين يرمار) ير كضون جمعنی یعدون '(سورهٔ انبیاء میں) یعنی دوڑتے ہیں)

(اسسم) مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کما ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہ اہم کو معمرنے خبردی انہیں ہام نے اور انسیس حضرت ابو مرمرہ روائن نے کہ نبی کریم ماٹیا یا نے فرمایا 'ابوب علائل فنگے عسل کر رہے تھے کہ سونے کی ٹدیاں ان پر گرنے لگیں۔ وہ ان کو اینے کیڑے میں جع کرنے لگے۔ ان کے بروروگارنے ان کو پکارا كه اب الوب! جو كچھ تم وكي رہے ہو (سونے كى مُدياں) كياميس نے تہمیں اس سے بے پروانسیں کردیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ صحیح ہے'اے رب العزت لیکن تیری برکت سے میں کس طرح بے بروا ہو سکتاہوں۔

باب (سورہ مریم میں اللہ تعالی نے فرمایا) اور یاد کرو کتاب (قرآن مجید) میں موسیٰ مَلِائلاً کو که دہ چناہوا بندہ اور رسول و نبی تھااور ہم نے طور کی داہنی طرف سے انہیں آواز دی اور سرگوشی کے لئے ا نہیں نزدیک بلایا اور ان کے لئے اپنی مہرانی سے ہم نے ان کے بھائی ہارون مالِئلًا کو نبی بنایا۔ واحد ' تثنیہ اور جمع سب کے لئے لفظ نہی بولا

هَارُونَ نَبِيًا﴾ يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَالإِثْنَيْن والْجَمِيْعِ : نَجِيٍّ. وَيُقَالُ : خَلَصُوا نَجَيًّا اغْتَزَلُوا نَحِيًّا، والْجَمِيْعُ أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَونَ.

جاتا ہے۔ سورہ یوسف میں ہے خلصوا نجیا لینی اکیلے میں جاکر مشورہ کرنے لگے (اگر نجی کالفظ مفرد کے لیے استعمال ہوا ہو تو) اس کی جمع انجیة ہو گی۔ سورۂ مجادلہ میں لفظ یتناجون بھی اس سے نکلا

نازل ہوئی ہیں۔ ان کی پیدائش اور بعد کی بوری زندگی قدرت الی کا بمترین نمونہ ہے۔ وقت کی ایک جابر حکومت سے عکر لینا بلکہ اس کا تختہ الٹ دینا یہ حضرت موسیٰ ملائلہ کا وہ کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ اللہ یاک نے ان پر اپنی مقدس کتاب توراة نازل فرمائی جس کے بارے میں قرآن مجید کی شمادت ہے ﴿ إِنَّا أَنْوَلْنَا التَّوْزَةَ فِيْهَا هُدًى وَ نُورٌ ﴾ (المائده: ٣٣)

> ﴿وَقَالَ رَجُلُ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَونَ يَكُتُمُ إيْمَانَهُ - إلَى - مَنْ هُوَ مُسرِفٌ كَذُابٌ اغافر: ٨٢٦.

> ٣٣٩٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْتُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرُوةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : ((فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ إلَى خَدِيْجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَل – وَكَانَ رَجُلاً تَنَصَّرَ، يَقْرَأُ الإنْجِيْلَ بِالْعَرَبِيَّةِ- فَقَالَ وَرَقَةُ: مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ وَرَقَةً: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُوسَى، وَإِنْ أَدْرَكَنِي يُومُكَ أَنْصُرُكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا)). النَّامُوسُ: صَاحِبُ السِرِّ الَّذِي يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ.

[راجع: ٣]

٢٣- بَابُ قُولِ اللهِ عَزُّوَجَلَّ : · ﴿ وَهَلُ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوسَى إذْ رَأَى نَارًا – إلى قوله - بالْوَادِي الْمُقَدَّس طُورى، [طه : ٩-١٢] ﴿آنَسْتُ ﴾ أَبْصَرْتُ

باب اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور فرعون کے خاندان کے ایک مومن مرد (شمعان نامی) نے کہاجواینے ایمان کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھا'اللہ تعالیٰ كارشادمسوف كذاب تك

(mrar) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کما ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہ کم سے عقیل نے بیان کیا ان سے ابن شہاب نے 'انہوں نے عروہ بن زبیرے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ حفرت عائشہ و النہ اللہ کے کما' پھر نبی کریم مان کیا (غار حراء سے) ام المؤمنين حضرت خديجہ وَيُهُ فِيا كے پاس لوث آئے تو آپ كادل دھڑك رہاتھا۔ حضرت خدیجہ رہے ہیں آپ کو ورقہ بن نو فل کے پاس لے گئیں' وہ نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھتے تھے۔ ورقہ نے یوچھا کہ آپ کیادیکھتے ہیں؟ آپ نے انہیں بتایا توانہوں نے کماکہ یمی ہیں وہ "ناموس" جنہیں اللہ تعالی نے موسیٰ علائل کے پاس بھیجا تھااور اگر میں تمہارے زمانے تک زندہ رہا تو میں تمہاری بوری مدد کروں گا۔ ناموس محرم راز کو کہتے ہیں جو ایسے راز سے بھی آگاہ ہو جو آدی دو سرول سے چھیائے۔

## باب الله تعالى كا (سورهُ طهر) مين فرمانا ـ

اے نبی تونے مولیٰ علیہ السلام کا قصہ سناہے جب انہوں نے آگ ويكمى - آخر آيت بالواد المقدس طوى "ك - انست كامعنى میں نے آگ دیکھی (تم یمال ٹھرو) میں اس میں سے ایک چنگاری

تمارے یاس لے آؤں۔ ابن عباس بھن انے کما مقدس کا معنی مبارک و طوی اس وادی کا نام تھا جمال الله یاک نے حضرت موی مَالِلًا سے کلام فرمایا تھا۔ سیرتھا لیتی کہلی حالت بر۔ نھی لیتی ير بيز گاري مملكنا ليني اين اختيار سے موى ليني بد بخت موا فارغالیمی مویٰ کے سوا اور کوئی خیال دل میں نہ رہا۔ رداء لیعن فریاد رس يا مدوگار - ببطش بضم طا اور يبطش بكسو طا دونون طرح قرأت ہے۔ یا تمرون لینی مشورہ کرتے ہیں۔ جذوۃ لینی ککڑی کا ایک موٹا کلزاجس میں سے آگ کا شعلہ نہ نکلے (صرف اس کے منہ بر آگ روشن ہو)سنشد عضدی لین تیری دو کریں گے۔ جب تو کسی چیز کو زور دے گویا تو نے اس کو عضد بازو دیا۔ (بیر سب تفییرس حضرت عبدالله بن عباس رضی الله عنماسے منقول ہیں) اوروں نے کہاعقدہ کامعنی ہے ہے کہ زبان ہے کوئی حرف یماں تک کہت یاف بھی نہ نکل سکے۔ ازری لعنی پیٹھ فیسحتکم لعنی تم کو ہلاک کرے۔ مثلی امثل کی مؤنث ہے۔ لیعنی تممارا دین خراب کرنا چاہتے ہیں۔ عرب لوگ كهت بين - خدالمثلى خدالامثل ليني الچيى روش وچيا طريقه سنبحال - ثم ائتواصفاليني قطار بانده كر آؤ - عرب لوگ كتے ہیں آج توصف میں گیایا نہیں یعنی نماز کے مقام پر۔ فاوجس یعنی مویٰ کادل دھڑ کنے لگا خیفة کی اصل خوفة تھی واؤ کو بوجه کسرہ ما قبل کے ی سے برل دیا گیا فی جذوع النخل لین علی جذوع النخل. خطبک این تیرا طال مساس مصدر ب ماسه مساسا سے ـ لامساس ایعنی تجم كو كوئى نه چھوئے 'نه تو كى كو چھوئے۔ لننسفنه يعنى ہم اس كو راکھ کر کے دریا میں اڑا دیں گے۔ لا تضحی ضحی سے ہے لینی گرمی۔ قُصِینهِ یعنی اس کے بیچھے چلی جا کبھی قص کامعنی کمنااور بیان کرنا بھی آتا ہے۔ (سورہ یوسف میں) اس سے نحن نقص علیک ے۔ لفظ عن جنب اور عن جنابة اور عن اجتناب سب كامعنى ايك ہی ہے بعنی دورے۔ مجاہر روایٹ نے کہاعلی قدر بعنی وعدے بر۔ لاتنیا لینی سستی نه کرو . بیسالین ختک . من زینة القوم . لینی زیور میں سے

﴿ نَارًا لَعَلِّي آتِيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ ﴾ الآية. قَالَ ابْنُ عَبَّاسِ: ﴿ الْمُقَدِّسِ ﴾: النُّمُبَارَك. ﴿ طُوِّى ﴾: اسْمُ الْوَادِي. ﴿ سِيرَتَها ﴾: حَالَتَهَا. ﴿وَالنَّهِي﴾: النُّقَى. ﴿بِمَلَّكِنَا﴾ : بَأَمْرِنَا. ﴿هُوَى﴾: شَقِيَ. ﴿فَارِغًا﴾: إلاَّ مِنْ ذِكْر مُوسَى. ﴿رِدْءُا﴾: كَي يُصَدَّقَنِي، وَيُقَالُ : مُغِيثًا، أَو مُعِينًا. ﴿ يَبْطُشُ، وَيَبْطِشْ ﴿ . ﴿ يَتُشَاورُونَ ﴾ : يَتَشَاورُونَ. وَالْجِذُونَةُ. قِطْعَةٌ غَلِيْظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيْهَا لَهَبّ. ﴿ سَنَشُدُ ﴾ : سنعينك، كُلُّمَا عَزِّزْت شَيْنا فقدَ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا. وَقَالَ غَيْرُهُ : كُلُّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ، أَوْ فِيْهِ تَمْتَمَةً أَوْ فَأَفَأَةٌ فَهِيَ: ﴿عُقْدَةً ﴾. ﴿أَزْرِيْ ﴾: ظَهْرِيْ. ﴿فَيُسْحِتَكُمْ ﴾: فَيُهْلِكَكُمُ. هِالْمُثْلَى ﴾: تَأْنِيْت الأَمْثُل، يَقُولُ : بدِيْنِكُمْ، يُقَالُ: خُذِ الْـمُثْلَى خُذِ الأَمْثُلَ. ﴿ ثُمَّ آنتُوا صَفًّا ﴾ يُقَالُ: هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَومَ ؛ يَعْنِي الْمُصَلِّي الَّذِي يُصَلِّي فِيْهِ. ﴿فَأُوجَسَ﴾: أَضْمَرَ خَوفًا، فَذَهَبَتِ الْواوُ مِنْ ﴿خِيْفَة﴾ لِكُسْرَةِ الْخَاء. ﴿فِي جُذُوعِ النَّحْلِ﴾: عَلَى جُذُوعٍ. ﴿خَطْبُكَ﴾: بَالُكَ. ﴿مِسَاسٌ﴾: مَصْدَرُ مَاسُّه مِسَاسًا. ﴿ لَنَنْسِفَنَّهُ ﴾: لَنُدْرِيَنُهُ ﴿الصّحاءُ﴾: الْحَرُّ. ﴿قُصِّيهِ﴾: اتبعِي أَثْرَهُ، وقَدُ يكُونَ أَنْ نَقُصُّ الْكَلاَمَ ﴿نَحْنُ نَقُصَ عَلَيْكَ ﴾. ﴿عَنْ جُنُبِ ﴾ عَنْ بَعْدٍ، وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ اجتِنَابٍ وَاحِدٌ.

فَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿عَلَى قَدَرِ﴾: مَوعِدٍ. ﴿لاَّ تِنِيا﴾: لا تَضْعُفًا. ﴿يَبَسًا﴾: يَابسًا. ﴿مِنْ زَيْنَةِ الْقَومَ ﴿ : الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آل فِرْعُونَ. ﴿فَقَدَفَتْهَا﴾: أَلْقَيْتَهَا. ﴿ أَلْقَى ﴾: صَنَعَ ﴿ فَنَسِي ﴾: مُوسَى: هُمْ يَقُولُونَهُ الرَّبُّ أَنْ لاَ يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَولاً فِي

جوبنی اسرائیل نے فرعون والوں سے مانگ کر لئے تھے۔ فقذ فتھا لینی میں نے اس کو ڈال دیا۔ القبی لیعنی بنایا۔ فنسبی اس کامطلب ہرہے کہ سامری اور اس کے لوگ کہتے ہیں کہ موی علیہ السلام نے غلطی کی جو اس مچھڑے کو خدا نہ سمجھ کر دو سری جگہ چل دیا۔ ان لا يرجع اليهم قولا ليعني وه بچهران كى بات كاجواب نهيس و يسكما تقار

الْعِجْل.

تریم میری است امام بخاری روانتی نے یہاں قرآن مجید کے بہت ہے ان الفاظ کی وضاحت فرمانی ہے جو مختلف آیات میں بہ سلسلہ ذکر 💯 موٹی ملائقا وارد ہوئے ہیں۔ قرآن پاک کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے موقع بہ موقع ان الفاظ کا سمجھنا بھی ضروری ہے اور ایسے شاکقین کرام کے لئے بخاری شریف کے اس مقام سے بھترین روشنی مل سکے گی۔ اللہ پاک ہر مسلمان مرد اور عورت کو قرآن یاک اور بخاری شریف کا مطالعہ کرنے اور غور و تدبر کے ساتھ ان کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ یہ بات ہر بھائی کو یاد رکھنی علم ہیں کہ قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لئے سرسری مطالعہ کافی شیں ہے۔ جو لوگ محض سرسری مطالعہ کر کے ان پاکیزہ علوم کے ماہر بنا چاہتے ہیں وہ ایک خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں۔ بلکہ قرآن و حدیث کو گری نگاہ سے بار بار مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ بج ہے۔ ﴿ وَالَّذِينَ جَاهَدُهُ اللَّهِ اللَّهُ لِنَتَا لَنَهُدِينَتُهُمْ سُبُلُنَا ﴾ (العنكبوت: ٢٩) آيت شريفه ك ذكوره مجاهده ميس كتاب و سنت كا بنظر بصيرت كرا مطالعه كرنا بهي داخل ہے۔ وہاللہ التوفیق۔

> ٣٣٩٣ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدُّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ ((أَنَّ رَسُــولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ، حَتَّى أَتَى السُّمَاءَ الْحَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونْ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلَّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدُّ ثُمُّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ)). تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٌّ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ عِلْمُ.

(mrar) ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کما ہم سے ہمام نے بیان كيا' ان سے قادہ نے بيان كيا' ان سے انس بن مالك رہا تن نے اور ان سے حضرت مالک بن صعصعہ بنافت نے کہ رسول الله مالی الله علی ان ہے اس رات کے متعلق بیان کیاجس میں آپ کومعراج ہوا کہ جب آپ پانچویں آسان پر تشریف لے گئے تو وہاں ہارون ملائلہ سے ملے۔ جريل ملالله نے بتايا كه بيد مارون ملائه مين انسيس سلام يجيح ميس نے سلام کیاتوانہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا 'خوش آمدید' صالح بھائی اورصالح نبی۔ اس حدیث کو قتادہ کے ساتھ ثابت بنانی اور عباد بن الی علی نے بھی انس بناٹنڈ سے' انہوں نے آنخضرت ملتھ کیا ہے روایت کیا

بعض نسخوں میں اس مقام پر باب نمبر ۲۲ جو گذشته صفحات میں گذرا ہے بیان ہوا ہے۔ البتہ اس کے تحت کوٹی حدیث ذکر نہیں ہوئی۔ باب (سورهٔ طه میں) الله تعالیٰ کا فرمان اور کیا تجھ کوموسیٰ کا

٢٤ - بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى:

[راجع: ٣٢٠٧]

﴿وَهَلُ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى – وَكُلُـمَ ا لللَّهُ مُوسَى تَكْلِيْمًا ﴾

# واقعه معلوم ہواہے اور (سورہُ نساء میں) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ عَلِيتُلاك كيا

الله كاكلام كرنا برحق ہے جس بر ايمان لانا فرض ہے اور اس ميں كريد كرنا بدعت ہے۔

٣٣٩٤ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَن الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ: ((لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رَأَيْتُ مُوسَى وإذَا رَجُلٌ ضَوْبٌ رَجلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رَجَال شَنُوءَةٍ، وَرَأَيْتُ عِيْسَى فَإذَا رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاس، وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيْمَ بهِ. ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءَيْن فِي أَحَدِهِمَا لَبَنَّ وَفِي الآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ: اشْرَبُ أَيُّهُمَا شِنْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيْلَ: أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ، أَمَّا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ)).

رأطرافه في: ٣٤٣٧، ٤٧٠٩، ٢٧٥٥،

٣٣٩٥ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيَّكُمْ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسِ - عَنِ النَّبِيِّ عَلَّا قَالَ : ((لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدِ أَنْ يَقُولَ: أَنَا جَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنَ مَتَّى. وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيْهِ)).

رأطرافه في: ٣٤١٣، ٢٦٣، ٢٩٥٧. ٣٣٩٦– وَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ

(سوسم المراجع بن موی نے بیان کیا کما ہم کو ہشام بن یوسف نے خبردی' کہاہم کو معمرنے خبردی' انہیں زہری نے' انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہربرہ بڑاٹنئہ نے بیان کیا کہ رسول الله ملی الله ملی اس رات کی کیفیت بیان کی جس میں آپ کو معراج ہوا کہ میں نے نمویٰ مُلِائلًا کو دیکھا کہ وہ ایک دبلے یتلے سيده بالول والے آدى ہيں۔ ايسا معلوم ہو تا تھا كہ قبيلہ شنوه ميں سے ہوں اور میں نے عیسلی ملائل کو بھی دیکھا' وہ میانہ قد اور نهایت سرخ و سفید رنگ والے تھے۔ ایسے ترو تازہ اور یاک و صاف کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی عسل خانہ سے نکلے میں اور میں ابراہیم علالال سے ان کی اولاد میں سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھردو برتن میرے سامنے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ جرمل مالِنالا نے کما کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کاجو جی جاہے جیجے' میں نے دودھ کا پالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے ٹی گیا۔ مجھ سے کما گیاکه آب نے فطرت کو اختیار کیا (دودھ آدمی کی پیدائش غذا ہے) ا اگر اسکے بجائے آپ نے شراب یی ہوتی تو آ یکی امت گمراہ ہو جاتی۔ السام) مجھ سے محرین بشار نے بیان کیا 'کماہم سے غندر نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے بان کیا' ان سے قادہ نے بیان کیا' ان سے ابوالعاليه نے بيان كيا اور ان سے تمهارے نبى كے بيكيا زاد بھائى يعنى ۔ مخص کو بوں نہ کہنا چاہئے کہ میں پونس بن متی سے بہتر ہوں' حضور ما الميلم في ان كانام ان ك والدكى طرف منسوب كرك ليا-

(۱۳۳۹۲) اور حضور ملہ اللہ نے شب معراج کاذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

فَقَالَ: ((مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَة. وَقَالَ: عِيْسَى جَعْدٌ مَرْبُوغ، وَذَكَرَ مَالِكا خَازِنْ النَّارِ، وَذَكَرَ الدَّجُالَ)). [رحع: ٣٢٣٩]

٣٩٩٧ - حَدَثنا عَلَيُّ نَنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اللهِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ ابْنِ سَفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ النَّبِيُّ اللهُ لَكُمَّا فَيَمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونُ يَومًا - قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونُ يَومًا - يَعْنِي عَاشُورَاءَ - فَقَالُوا: هَذَا يَومٌ عَظِيْمٌ، وَأَغْرَقَ وَهُوَ يَومٌ نَجَى اللهُ فِيْهِ مُوسَى، وَأَغْرَقَ لَوهُ عَوْنَ، فَصَامَ مُوسَى مِنْهُمْ، فَصَامَهُ أَلُولُ بِمُوسَى مِنْهُمْ، فَصَامَهُ وَأَمْرَ بِصِيَامِهِ)). [راجع: ٢٠٠٤]

۲۵ – کاٹ

قُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلاَثِيْنَ لَيْلَةً وَأَتُمْمُنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. وقَالَ مُوسَى لأخِيْهِ هَارُونَ: أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. وقَالَ مُوسَى لأخِيْهِ هَارُونَ: اخْلُفْنِي فِي قَوْم وَأَصْلِحْ، وَلاَ تَتْبِعْ سَبِيْلُ الْمُفْسِدِيْنَ. وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيْقَاتِنَا وَكُلُمهُ رَبُّهُ قَالَ: رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إلَيْكَ، قَالَ: رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إلَيْكَ، قَالَ: رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إلَيْكَ، قَالَ: لَنْ تَرَانِي - إلَى قَوْلَهِ - وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾. يُقَالُ دَكُهُ: زَلْزَلَهُ فَدُكْتَا، الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾. يُقَالُ دَكُهُ: زَلْزَلَهُ فَدُكْتَا، فَدُكِكْنَ جَعَلَ الْجَبَالُ كَالْوَاحِدَةِ كَمَا قَالَ اللهُ عَرُوبَكِذَ خَوْلَ أَلَا السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَالأَرْضَ

موی طلات گندم گول اور دراز قد تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے قبیلہ شنوہ کے کوئی صاحب ہول اور فرمایا کہ عیسی طلائ گھنگریالے بال دالے اور میانہ قد کے تھے اور حضور ساتی کیا نے داروغہ جنم مالک کا بھی ذکر فرمایا اور دجال کا بھی۔

ان جملہ مرویات میں حضرت موی طالقہ کا ذکر خیروارد ہوا ہے۔ احادیث اور باب میں یمی وجہ مناسبت ہے۔ دیگر امور مذکورہ ضمنا ذکر میں آگئے ہیں۔

باب سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے موی سے تمیں رات کا وعدہ کیا چراس میں دس راتوں کا اور اضافہ کر دیا اور اس طرح ان کے رب کی میعاد چالیس راتیں پوری کردیں۔" اور موی فوم علین آپ ایک این این این کے رب کی میعاد چالیس راتیں پوری کردیں۔" اور موی قوم میں میری فیر موجودگی میں میری قوم میں میرے فلیفہ رہو۔ اور ان کے ساتھ نرم رویہ رکھنا اور مفسدول کے راستے پر مت چانا۔ پھر جب موی مالئی ہمارے ٹھرائے ہوئے وقت پر (ایک چلہ کے) بعد آئے اور ان کے رب نے ان سے گفتگو کی تو انہوں نے عرض کیا میرے پروردگار! مجھے اپنا دیدار کرا کہ میں کی تو انہوں نے عرض کیا میرے پروردگار! مجھے اپنا دیدار کرا کہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگزنہ دیکھ سکو گی اللہ تعالیٰ کے آخر ارشاد و انا اول المومنین تک۔ عرب لوگ بولئے ہیں دکة لینی اسے ہلا دیا۔ اس سے ہے (سورہ حاقہ میں) فدکتا دکة

كَانَتَا رَتْقًا ﴾ وَلَـْم يَقُلُ كُنُ رَتْقًا: مُلْتَصِقَنَيْنِ. ﴿أَشْرِبُوا ﴾ ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ مَصْبُوغٌ. فَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿انْبَجَسَتْ ﴾ انْفَجَرَتْ. ﴿وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ ﴾ : رَفَعْنَا.

واحدة تثنیه کاصیغه اس طرح درست ہوا که یمال بہاڑوں کو ایک چیز فرض کیا اور زمین کو ایک چیز ، قاعدے کے موافق یوں ہونا تھا فد ککن بھیغہ جمع۔ اس کی مثال وہ ہے جو سور ہ انبیاء میں ہے ﴿ ان السموات والارض کانتار تقا ﴾ اور یوں نہیں فرمایا کن ر تقابہ صیغہ جمع (حالا نکه قیاس کی چاہتا تھا) ر تقا کے معنی جڑے ہوئے ملے بہوئے۔ اشر بو ا (جو سور ہ بقرہ میں ہے) اس شرب سے فکا ہے جو ر نگنے کے معنوں میں آیا۔ ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ٹوب مشرب یعنی ر نگا ہوا کیڑا (سور ہ

٣٩٩٨ حَدَّثَنَا سُفْنَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ اللهُ عَنْهُ عَنِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ اللهِ عَنْ أَبِي قَالَ: ((النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَومَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوّلَ مَنْ يُفِيْقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، بَمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعَقَةِ الطُورُ()).[راجع: ٢٤١٢]

٣٣٩٩ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْمُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرُّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ فَيَّدُ: ((لَوْ لاَ بَنُو إِسْرَائِيْلَ لَاللهُ يَخْذُ اللهُ عَنْهُ وَلُولاً حَوَّاءُ لَمْ تَحُنْ أَنْهَ وَلُولاً حَوَّاءُ لَمْ تَحُنْ أَنْهَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ)).

اعراف میں) نتقنا کا معنی ہم نے اٹھالیا۔

(۱۳۳۹۸) ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیبینہ نے 'ان سے عمرو بن کیلی نے 'ان سے ان کے والد کیلی بن عمارہ نے اور ان سے ابوسعید خدری بڑائٹر نے کہ نبی کریم مائٹر نے فرمایا 'قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جا میں گے 'گھرسب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گااور دیکھوں گا کہ موئی عرش کی پھرسب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گااور دیکھوں گا کہ موئی عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ تھا ہے ہوئے ہیں۔ اب مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے ہوں گے یا (بے ہوش ہی نہیں کہ وہ طور کی بے ہوشی کابدلاملاہو گا۔ نہیں کے گئے ہوں گے بلکہ) انہیں کوہ طور کی بے ہوشی کابدلاملاہو گا۔ فہیں کئے ہوں گے بیان کیا 'کہا ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا 'کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا 'کہا ہم کو معمر نے خردی 'انہیں ہمام نے اور اسلو کی کا گوشت جمع کر کے نہ رکھے) تو گوشت بھی اسرائیل نہ ہوتے (سلو کی کا گوشت جمع کر کے نہ رکھے) تو گوشت بھی نہ مرتا۔ اور اگر حوا نہ ہوتیں (یعنی حضرت آدم علیاتا سے دغا نہ نہ مرتا۔ اور اگر حوا نہ ہوتیں (یعنی حضرت آدم علیاتا سے دغا نہ کرتیں) تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت بھی نہ کرتی۔

مطلب یہ ہے کہ گوشت کو جمع کرنے کی عادت بنی امرائیل میں پیدا ہوئی۔ پس گوشت سڑنا شروع ہو گیا۔ اگر یہ عادت اختیار نہ کی جاتی اور گوشت کو بروقت کھالیا جاتا تو اس کے سڑنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ اس طرح حضرت حواء حضرت آدم علائی ہے دغا نہ کرتیں تو ان کی بیٹیوں میں بھی یہ خو پیدا نہ ہوتی۔ اللہ پاک محرین حدیث کو سمجھ دے کہ فہم حدیث کے لئے وہ عقل سلیم سے کام لیں۔ باب طُوفَان مِن السَّیْلِ پاک محرین صور کاعراف میں طوفان سے مراد سیلاپ کاطوفان سے سور کاعراف میں طوفان سے مراد سیلاپ کاطوفان سے

وَيُقَالُ: لِلْمَوتِ الْكَثِيْرِ : طُوفَانُ

باب سورہ اعراف میں طوفان سے مراد سیلاب کاطوفان ہے بکثرت اموات کو بھی طوفان کہتے ہیں۔ القمل اس چیری کو کتے ہیں جو چھوٹی جوں کے مشابہ ہو آئی ہے۔

حقیق جمعنی حق لازم۔ سقط جمعنی نادم ہوا۔ جو شخص شرمندہ ہو تا ہے

﴿الْقُمُّلُ ﴾: الْحُمْنَانُ يُشْبُهُ صِغَارَ الْحَلَم. ﴿ حَقِيْقٌ ﴾ حَقٌّ. ﴿ سُقِطَ ﴾: كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ.

اس کے لئے عرب لوگ کہتے ہیں سقط فی یدہ تو (گویا) وہ اینے ہاتھ میں گریڑا۔

تریم میرا العنی مجھی ہاتھ کو دانتوں سے شدت غم میں کانتا ہے اور مجھی ہاتھ سے دو سری حرکتیں کرتا ہے جو غم و الم کو ظاہر کرتی ہیں۔ سورة اعراف كى بورى آيت يه ب- ﴿ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّلُوفَانَ وَالْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الصَّفَادِعَ وَالدَّمَ الْيَ مُقَصَّلاتِ فَاسْتَكْتَرُوا وَ كَانُوْا فَوْمًا مُعْدِومِيْنَ ﴾ (الاعراف: ١٣٥١) يعنى جم نے فرعونيوں پر طوفان كاعذاب نازل كيا (ايك مفت برابر پاني برستا رم) اور ندى ول بھيجا اور جو کیں اور مینڈک بکثرت پیدا ہو گئے اور خون کا عذاب نازل کیا جو ہماری قدرت کے کھلے ہوئے نشانات تھے۔ ان سب کو دیکھتے ہوئے بھی وہ لوگ متکبراور مجرم ہی ہے رہے۔ ان عذابوں کا ذکر توراۃ میں بھی آیا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ دریائے نیل کا پانی لہو کی طرح ہو گیا تھا اور تمام مچھلیاں مرگئی تھیں (خروج) حضرت امام بخاری رہائتہ نے یہاں پر ان ہی سے متعلق چند الفاظ کی وضاحت فرمائی ہے۔ ٧٧ - بَابُ حَدِيْثُ الْخَصِر مَعَ

باب حضرت خضراور حضرت موسىٰ التيابي

### کے واقعات

( ۱۳۴۰ مے عمرو بن محمد نے بیان کیا کما ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کما کہ مجھ سے میرے والدنے بیان کیا ان سے صالح نے 'ان سے ابن شاب نے 'انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں حضرت ابن عباس بھی ﷺ نے کہ حربن قیس فزاری مٹالٹر سے صاحب مویٰ (ﷺ) کے بارے میں ان کا اختلاف ہوا۔ پھر حضرت الى بن كعب منافقه وہال سے گزرے تو عبدالله بن عباس بہ نے انہیں بلایا اور کہا کہ میرا اپنے ان ساتھی سے صاحب مویٰ کے بارے میں اختلاف ہوگیا ہے جن سے ملاقات کے لئے مول ملائلانے كچھ سا ہے؟ انہوں نے فرمايا كه جي مان ميں نے حضور النا الم فرماتے سناتھا کہ موسیٰ ملائلہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھائیا آپ کس ایے شخص کو جانتے ہیں جو اس تمام زمین پر آپ سے زیادہ علم رکھنے والا ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ملائل پر وحی نازل کی کہ کیول نہیں' ہمارا بندہ خضرہے۔ موسیٰ ملائلًا نے ان تک پہنننے کا راستہ'

مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ

٣٤٠٠ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّد حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ ا للهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ : عَنِ ابْنِ عَبَّاس أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْبِحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى، قَالَ ابْنُ عَبَّاسِ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسِ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِيْ هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِيْ سَأَلَ السُّبيْلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ ا للهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلا مِنْ بَنِي إسْرَائِيْلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ: لاَ. فَأُوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى: بَلَى عَبْدُنَا خَضِرًا،

پوچھا تو انہیں مچھلی کو اس کی نشانی کے طور پر بتایا گیا اور کہا گیا کہ جب مجھلی گم ہو جائے (تو جہال گم ہوئی ہو وہاں) واپس آ جانا وہیں ان سے ملاقات ہو گی۔ چنانچہ موسیٰ علاقات ہو گی۔ چنانچہ موسیٰ علاقات ہو گی۔ چنانچہ موسیٰ علاقات ہو گی۔ خیال نہیں کیا جب ہم چٹان کے پاس ٹھمرے تو میں مچھلی کے متعلق آپ کو بتانا بھول گیا تھا اور مجھے شیطان نے اسے یاد رکھنے سے متعلق آپ کو بتانا بھول گیا تھا اور مجھے شیطان نے اسے یاد رکھنے سے عافل رکھا۔ موسیٰ علاقات ہوئی ان دونوں کے ہی وہ حالات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپی ملاقات ہوئی ان دونوں کے ہی وہ حالات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپی ملاقات ہوئی ان دونوں کے ہی وہ حالات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپی کم تاب میں بیان فرمایا ہے۔

فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيْلَ إِلَيْهِ، فَجُعِلَ لَهُ الْمُحُوتُ آيَةً، وقِيْلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَ الْمُحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ يَتُبِعُ الْمُحُوتَ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ: الْمُحُوتَ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْيْنَا إِلَى الصَّحْرَةِ فَإِنِّي نَسِيْتُ الْمُحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيْهِ إِلاَّ الشَّيْطَانُ أَنْ أَنْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيْهِ إِلاَّ الشَّيْطَانُ أَنْ أَنْ كُنَّا نَبْغِي، الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيْهِ إِلاَّ الشَّيْطَانُ أَنْ أَنْ فَيَالَ مُوسَى: ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، أَذْكُرَهُ. فَقَالَ مُوسَى: ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَوَجَدَا فَارْتَدًا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصاً، فَوَجَدَا فَارْتَدًا عَلَى آثَارِهِمَا اللهُ فَصَصاً، فَوَجَدَا فَارْتَدًا فَكُنَا مِنْ شَنْهِمَا اللهَ فَصَالًا اللهُ فَي كِتَابِهِ). [راجع: ٤٧]

آئی ہمیر کی سورہ کمف میں حضرت خضر اور حضرت موئی النظیم کی اس ملاقات کا ذکر تفصیل ہے آیا ہے۔ وہاں مطالعہ النظیم کی اس ملاقت کا ذکر تفصیل ہے آیا ہے۔ وہاں مطالعہ النظیم کی اس ملاقت کی دور کرنا میں میں میں میں ہم ہم پہلو پر خور کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اللہ پاک علاء و فقہاء سب کو نیک سمجھ عطا کرے کہ وہ حضرت خضراور حضرت موئی النظیم کے واقعہ ہے بصیرت حاصل کریں۔ آمین۔

الله عَدُّنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّنَا اللهِ حَدَّنَا عَمْرُو بُنُ دِيْنَارِ قَالَ: الْخُبَرْنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: ((قُلْتُ لابْنِ عَبْسِ قَالَ: ((قُلْتُ لابْنِ عَبْسِ إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَوْعُمُ أَنَّ موسَى عَبْسِ اللهِ بَنِي عَبْسِ اللهِ مُوسَى الْخُرُهُ فَقَالَ: صَاحِبَ الْخُصْرِ لَيْسَ هُو مُوسَى آخَرُ، فَقَالَ: إِسْرَائِيْل، إِنْمَا هُو مُوسَى آخَرُ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُو اللهِ عَدَّتُنَا أَبِيُّ بْنُ كَعْبِ عَنِ اللهِ عَدَّيْنَا أَبِيُّ بْنُ كَعْبِ عَنِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : أَنَّ مُوسَى النّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَمَ : أَنَّ مُوسَى اللهِ عَنِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : أَنَّ مُوسَى اللهِ عَنِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : أَنَّ مُوسَى اللهِ عَنْ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : أَنَّ مُوسَى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : أَنَّ مُوسَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : أَنَّ مُوسَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : أَنَّ مُوسَى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : أَنَّ مُوسَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : أَنَّ مُوسَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلْمَ : أَنَّ مُوسَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : أَنَّ مُوسَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَنْكَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَاللّهَ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَهُ : بَلَى مُعْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُو أَعْلَى اللهِ عَنْ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

(۱۰۴۳) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
بن عیدینہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا کہ مجھے
سعید بن جبیر نے خبردی انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس بڑا ہے
سعید بن جبیر نے خبردی انہوں نے کہا کہ موسیٰ صاحب خفر بن
اسرا کیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ دو سرے موسیٰ ہیں۔ حضرت ابن
عباس بڑا ہی کہ و شمن خدا نے بالکل غلط بات کہی ہے۔ حضرت
ابی بن کعب بڑا ہی اسرا کیل کو کھڑے ہو کر خطاب فرمارہ سے ابن بیان کیا کہ موسیٰ طالب نی اسرا کیل کو کھڑے ہو کہ ہم سے
بیان کیا کہ موسیٰ طالب بن اسرا کیل کو کھڑے ہو کر خطاب فرمارہ سے کے
کہ ان سے پوچھا گیا کون سا شخص سب سے زیادہ علم والا ہے 'انہوں
نے فرمایا کہ میں۔ اس پر اللہ تعالی نے ان پر عتاب فرمایا کیو نکہ انہوں
نے علم کی نسبت اللہ تعالی کی طرف نہیں کی۔ اللہ تعالی نے ان سے
فرمایا کہ کیوں نہیں میرا ایک بندہ ہے جہاں دو دریا آکر ملتے ہیں وہاں
رہتا ہے اور تم سے زیادہ علم والا ہے۔ انہوں نے عرض کیا اے رب

العالمين! ميں ان سے كس طرح مل سكوں گا؟ سفيان نے (اپني روايت ميس بير الفاظ) بيان كے كه "اے رب! "وكيف لى به" الله تعالى نے فرمایا کہ ایک مچھلی پکڑ کراہے اینے تھلے میں رکھ لینا ،جمال وہ مچھلی گم ہو جائے بس میرا وہ بندہ وہیں تم کو ملے گا۔ بعض دفعہ راوی نے ( بجائے فہو ٹم کے ) فہو ٹمہ کہا۔ چنانچہ موی اللہ انے مچھلی لے لی اوراہے ایک تھلے میں رکھ لیا۔ پھروہ اور ایک ان کے رفیق سفر پوشع بن نون روانہ ہوئے 'جب بد چان پر چنچ تو سرسے نیک لگالی موی طِلِللًا کو نیند آگئ اور مچھلی تڑپ کر نکلی اور دریا کے اندر چلی گئی اور اس نے دریا میں اپنا راستہ بنالیا۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے یانی کے بھاؤ کو روک دیا اور وہ محراب کی طرح ہوگئ 'انہوں نے واضح کیا کہ یوں محراب کی طرح۔ پھر میہ دونوں اس دن اور رات کے ہاقی حصے میں چلتے رہے 'جب دوسرا دن آیا تو موسیٰ مالائلانے اپنے رفیق سفرے فرمایا کہ اب ہمارا کھانا لاؤ کیونکہ ہم اپنے اس سفر میں بہت تھک گئے ہیں۔ موسیٰ طلِنا کے اس وقت تک کوئی تھکان محسوس نہیں کی تھی جب تک وہ اس مقررہ جگہ سے آگے نہ بردھ گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں علم دیا تھا۔ ان کے رفیق نے کما کہ دیکھتے تو سمی جب ہم جٹان یراترے تھے تو میں مچھلی (کے متعلق کہنا) آپ سے بھول گیااور مجھے اس کی یاد سے شیطان نے عافل رکھااور اس مچھلی نے تو وہیں (جٹان کے قریب) دریا میں اینا راستہ عجیب طور پر بنالیا تھا۔ مچھلی کو تو راستہ مل گیااور به دونوں حیران تھے۔ موسیٰ طلائلانے فرمایا کہ بھی وہ جگہ تھی جس کی تلاش میں ہم نکلے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں ای راتے سے بیچے کی طرف واپس ہوئے اور جب اس چٹان پر پنچے تو وہاں ایک بزرگ اپناسارا جمم ایک کیڑے میں لیٹے ہوئے موجود تھے۔ حفزت موی عَلِلْلًا نِي انهيں سلام كيا اور انہوں نے جواب ديا پھر كها كه تمهارك خطے میں سلام کا رواج کمال سے آگیا؟ موئ ملائل نے فرمایا کہ میں موی ہوں۔ انہوں نے یوچھا بن اسرائیل کے موی ؟ فرمایا کہ جی ہاں۔ میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ

سَفُيانُ: أَيْ رَبِّ وَكَيْفَ لِيْ بِهِ؟ - قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلَهُ فِي مِكْتَلِ، حَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتُ فَهُوَ ثُمَّ - وَرُبَّمًا قَالَ: فَهُوَ ثُـمَّهُ - وَأَخَذَ خُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكتَل ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُون حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُؤُوسَهُمَا، فَرَقَكَ مُوسَى، وَاصْطَرَبَ الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسقَطَ فِي البحر، فَاتَّخَذَ سَبيْلَهُ فِي الْبَحْر سَرَبًا، فَأَمْسَكَ الله عَن الْحُوتِ جِرِيَةَ الْمَاء فَصَارَ مِثْلَ الطَّاق - فَقَالَ: هَكَذَا مِثْلُ الطَّاق - فَانْطَلَقَنَا يَمْشِيَّان بَقِيَّةً لَيْلَتِهِمَا وَيومِهِمَا، حَتَّى إذًا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ لِفَتاهُ : آتِنا غداءَنا لَقَدْ لقِيْنا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا. وَلَـْم يَجدُ مُوسَى النُّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللهُ. قَالَ لَهُ فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّحْرَةِ فَإِنِّي نَسِيْتُ الْحُوتَ، وَمَا أَنْسَانِيْهِ إلاَّ الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهَ، وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا، فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا. قَالَ لَهُ مُوسَى : ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا عَلَى آثَارهِمَا قَصَصاً - رَجَعَا يَقُصَّان آثَارَهُمَا - حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّحْرَةِ، فَإِذًا رَجُلٌ مُسَجَّى بِنُوبٍ، فَسَلَّـمَ مُوسَى، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ: وَأَنَّى بأَرْضِكَ السَّلاَمُ قَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلَّمْتَ رُشْدًا. قَالَ: يَا مُوسَى إنِّي عَلَى عِلْم مِنْ عِلْمِ اللَّهِ

علم نافع سکھا دیں جو آپ کو سکھلایا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا اے موسیٰ! میرے پاس الله کادیا ہوا ایک علم ہے الله تعالی نے مجھے وہ علم سکھایا ہے اور آپ اس کو سیس جانتے۔ اس طرح آپ کے پاس اللہ کا دیا ہواایک علم ہے اللہ تعالی نے آپ کو سکھایا ہے اور میں اسے نہیں جانتا۔ موسیٰ طال نے کماکیامیں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں انہوں نے کماکہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے اور واقعی آپ ان کاموں کے بارے میں صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جو آپ کے علم میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد" اِمْواً" تک آخر مویٰ اور خضر النے اِبَا وریا کے کنارے کنارے چلے۔ پھران کے قریب سے ایک کشی گزری۔ ان حضرات نے کہا کہ انہیں بھی کشتی والے کشتی پر سوار کر لیں۔ کشتی والول نے خصر ملائل کو پہان لیا اور کوئی مزدوری لئے بغیر ان كوسوار كرليا - جب بيه حفرات اس پرسوار مو كئے توايك چريا آئي اور کشتی کے ایک کنارے بیٹھ کراس نے پانی میں اپنی چونچ کو ایک یا دو مرتبہ ڈالا۔ خضر طال نے فرمایا اے موسیٰ! میرے اور آپ کے علم کی وجہ سے اللہ کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں ہوئی جتنی اس چڑیا کے دریا میں چونچ مارنے سے دریا کے پانی میں کی ہوئی ہوگی۔ اسنے میں خضر ملائلا نے کلماڑی اٹھائی اور اس کشتی میں سے ایک تختہ نکال لیا۔ موسیٰ طالنا نے جو نظرانھائی تو وہ اپنی کلماڑی سے تختہ نکال چکے تھے۔ اس پر حضرت موی ملائد بول پڑے کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ جن لوگوں نے ہمیں بغیر کسی اجرت کے سوار کرلیا انہیں کی کشتی پر آپ نے بری نظر ڈالی اور اسے چیر دیا کہ سارے کشتی والے ڈوب جائیں۔ اس میں كوئى شبه نهيں كه آپ نے نهايت ناگوار كام كيا۔ حضرت خضر مالائلا نے فرمایا کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کمہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر بکتے۔ موسیٰ طال کے فرمایا کہ (یہ بے صبری این وعدہ کو بھول جانے کی وجہ سے ہوئی اس کیے) آپ اس چیز کامجھ سے مؤاخذہ نہ کریں جو میں بھول گیا تھا اور میرے معالمے میں تنگی نہ فرمائیں۔ یہ پہلی بات حضرت موسیٰ ملاِئلا سے بھول کر ہوئی تھیں پھر

عَلَّمَنِيْهُ اللهُ لاَ تَعْلَمُهُ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلْمَكَهُ اللهُ لاَ أَعْلَمُهُ. قَالَ: هَلْ أَتُّبِهُكَ؟ قَالَ: إنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِي صَبْرًا، وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَـمْ تُحِطُّ بِهِ خُبْرًا - إِلَى قُولِهِ - إِمْرًا. فَانْطَلَقَا يِـمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَمَرَّتْ بَهُمَا سِفِيْنَةٌ كَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ، فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَـمَلُوهُ بِغَيْرِ نُولٍ. فَلَـمَّا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ، فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَنْ نَقْرَتَين، قَالَ لَهُ الْـخَضِرُ : يَا مُوسَى، مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إلاُّ مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ. إِذْ أَخَذَ الْفَأْسَ فَنَزَعَ لَوْحًا، فَلَمْ يَفْجَأَ مُوسَى إلا وَقَدْ قَلَعَ لَوَحًا بِالقَدُّومِ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: مَا صَنَعْتَ؟ قَومٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نُولِ عَمَدْتَ إِلَى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا، لَقَدْ جَنْتَ شَيْنًا إِمْرًا. قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ: لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيْتُ، وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا. فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا. فَلَـمًّا خَرَجًا مِنَ الْبَحْر مَرُّوا بِفُلاَم يَلْعَبُ مَعَ الصِّبيَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ برَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بيَدِهِ هَكَذَا – وَأَوْمَأَ سُفْيَانُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ يَقْطِفُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ مُوسَى: ﴿ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسِ؟ لَقَدْ جنتَ شَيْنًا نُكْرًا. قَالَ :

و حَفِظتُهُ مِنهُ)).

أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ: إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلاَ تُصَاحِبْنِي، قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُنْرًا. فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا، فَأَبُوا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيْهَا جَدَارًا يُرِيْدُ أَنْ يَنقَضُّ هَائِلاً – أَوْ مَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَأَشَارَ سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْنًا إِلَى فَوق، فَلَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ ((مَاثِلاً)) إلا مَرَّةً – قَالَ: قُومٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا، عَمَدْتَ إلَى حَانِطِهِمْ ﴿ لَوْ شِئْتَ لاتُّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا. قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ، سَأُنبُّنُكَ بِتَأْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ﴾. قَالَ النَّبيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ فَقُصَّ اللهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرهِمَا)). قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ يَقُصُّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا)) قَالَ: وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلُّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا. وَأَمَّا الْغُلاَمُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنَ. ثُمَّ قَالَ لِيْ سُفْيَانُ : سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْن وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ. قِيْلَ لِسُفْيَان: حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرِو أَوْ تَحَفَّظتَهُ مِنْ إنْسَان؟ فَقَالَ: مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ، وَرَوَاهُ أَحَدُّ عَنْ عَمْرو غَيْرِي؟ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنُ أَوْ ثَلاَّتُا

جب دریائی سفرخم ہوا تو ان کاگزر ایک نیچ کے پاس سے ہوا جو 'دو سرے بچوں کے ساتھ کھیل رہاتھا۔ حضرت خضر ملائلا نے اس کا سر پکر کراین ہاتھ سے (دھڑسے) جدا کردیا۔ سفیان نے اپنے ہاتھ سے (جدا کرنے کی کیفیت بتانے کے لیے) اشارہ کیاجیے وہ کوئی چیز تو ڑ رہے ہوں۔ اس یر حضرت موسیٰ ملائل نے فرمایا کہ آپ نے ایک جان کو ضائع کر دیا۔ کسی دو سری جان کے بدلے میں بھی سے نمیں تھا۔ بلاشبہ آپ نے ایک براکام کیا۔ خطر مالئل نے فرمایا کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نمیں کما تھا کہ آپ میرے ساتھ مبر نمیں کر سکتے۔ حفرت موی طالت نے کما' اچھااس کے بعد اگر میں نے آپ سے کوئی بات يوچي تو پر آپ مجھ ماتھ نہ لے چلئے گا' ب شک آپ ميرے بارے میں صد عذر کو پنچ کے ہیں۔ پھرید دونوں آگے برھے اور جب ا یک بہتی میں پہنچے تو بہتی والوں سے کہا کہ وہ انہیں اپنامهمان بنالیں' لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھراس بہتی میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جوبس گرنے ہی والی تھی۔ خصر ملائل نے اپنے ہاتھ سے بول اشارہ کیا۔ سفیان نے (کیفیت بتانے کے لیے) اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیزاویر کی طرف چھررہے ہوں۔ میں نے سفیان سے "مائلا" كالفظ صرف ايك مرتبه ساتھا۔ حضرت موىٰ عَلِيْلَا نے كماكه بيد لوگ تو ایسے تھے کہ ہم ان کے یمال آئے اور انہوں نے ہماری میزبانی سے بھی انکار کیا۔ پھران کی دیوار آپ نے ٹھیک کردی'اگر آپ چاہتے تو اس كى اجرت ان سے لے سكتے تھے۔ حضرت خضر ملائلانے فرمايا كه بس يمال سے ميرے اور آپ كے درميان جدائى ہو گئى جن باتوں ير آپ صبر نہیں کر سکے 'میں ان کی تاویل و توجیہ آپ تم پر واضح کروں گا۔ نبی کریم الٹھایا نے فرمایا ہماری تو خواہش میہ تھی کہ موسیٰ ملائل صبر كرتے اور الله تعالى كويى واقعات جمارے ليے بيان كريا۔ سفيان نے بیان کیا کہ نی کریم مان کیا نے فرمایا اللہ حضرت موی ملائل پر رحم كرے ' اگر انهول نے صبر كيا ہو تا تو ان كے (مزيد واقعات) جميں معلوم ہوتے . حضرت ابن عباس علی انے (جمہور کی قرأت ودانهم

اراجع: ۲۶]

كى بچاك)" امامهم ملك ياخذ كل سفينة غصبا" يرهاب. اور وہ کید (جس کی حضرت خضر ملائلہ نے جان لی تھی) کافرتھا اور اس کے والدین مومن تھے۔ پھر مجھ سے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے بیہ حدیث عمروین دینار سے دو مرتبہ سنی تھی اور انہیں ہے (س کر)یاد کی تھی۔ سفیان نے کسی سے بوچھا تھا کہ کیابیہ حدیث آپ نے عمرو بن دینار سے سننے سے پہلے ہی کسی دو مرے شخص سے سن کر (جس نے عمرو بن دینار سے سنی ہو) یاد کی تھی؟ یا (اس کے بجائے یہ جملہ كما) " تحفظته من انسان " (شك على بن عبدالله كوتها) توسفيان في کہا کہ دومرے کسی شخص ہے من کرمیں یاد کرتا' کیااس حدیث کو عمروین دینارے میرے سواکسی اور نے بھی روایت کیاہے؟ میں نے ان سے میہ حدیث دویا تین مرتبہ سی اور انہیں سے من کریاد کی۔ (۲۰۳۴) ہم سے محد بن سعید اصبانی نے بیان کیا کما ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خردی' اسی معرنے' اسیں عام بن منبه نے اور انمیں حضرت ابو ہررہ بنافذ نے کہ نبی کریم مانیدا نے فرمایا 'خضر علائلا کا بدنام اس وجد سے ہوا کہ وہ ایک سو کھی زمین (جمال سبزی کانام بھی نہ تھا) پر بیٹے۔ لیکن جول ہی وہ وہال سے اٹھے تو وہ جگہ سرسز ہو کر

٣٤٠٢ حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الأَصْبِهانِيُ اخْبِرِنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ الأَصْبِهانِيُ اخْبِرِنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَام بُنِ مُنبَهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْه عن البي الله قَالَ : ((إِنْمَا سُمِّيَ الله عَنْهُ عن البي الله قَالَ : ((إِنْمَا سُمِّيَ الله عَنْهُ عن البي عَلَى فَرُوقٍ بَيْضَاءً، الله فَاذَا هِيَ تَهْتِزُ مِنْ خَلْفِهِ خَصْرَاء)).

روایت میں جس مخض نو فل بکالی کا ذکر ہے اہل دمشق سے ایک فاضل تھا اور یہ بھی مروی ہے کہ یہ کعب احبار کا بھتیجا تھا' اس کا خیال تھا کہ صاحب خضر مویٰ بن عمران میان میان میان میان میان مین ہمان میں ہمان کر رکھی گئی تھی ہیں۔ مجمع البحرین جس کا ذکر ہے وہ جگہ ہے جہاں بحرفارس اور بحروم ملتے ہیں۔ مجمع البحرین جس کا ذکر ہے وہ جگہ ہے جہاں بحرفارس اور بحروم ملتے ہیں۔ مجمع البحرین جس کا ذکر ہے وہ جگہ ہے جہاں بحرفارس اور بحروم ملتے ہیں۔ مجمع البحرین جس کا ذکر ہے وہ جگہ ہے جہاں بحرفارس اور بحروم ملتے ہیں۔ مجمع البحرین جس

جب حضرت موی طالت اسے مراہ لے کر صخرہ کے الی پنیے تو وہاں آب حیات کا چشمہ تھا جس سے وہ مچھلی زندہ ہو کر دریا میں کود گئی۔ حضرت خصر فلائلة کے کاموں پر حضرت موی فلائلة کے اعتراضات طاہری حالات کی بنا پر تھے۔ حضرت خصر فلائلة نے جب حقائق کا اظہار کیا تو حفرت موی طال کا کے لئے بجز تشکیم کے کوئی جارہ نہ تھا۔ مزید تفصیلات کتب تفاسیر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

۲۸ - نات

٣٤٠٣- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَزَاقِ عنْ مَعْمَرِ عَنْ هَمَّام بْنِ مُنبِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قِيْلَ لِبَنِي إِسْرَائِيْلَ: ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطُّةٌ، فَبَدَّلُوا وَدَخُلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهُمْ وَقَالُوا حَيِّبة فِي شَعْرَة)).

[طرفاه في : ٤٤٧٩، ٢٤٦٤١].

یروردگارے مضماکے طور پر بیا کمنا شروع کیا تو خدا کے غضب میں گر فآر ہوئے۔ ٢٠٤٠ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَن الْحَسَن وَمُحَـمَّدٍ وَخِلاَس عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللهُ عنهُ قَالِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ على: ((إنَّ مُوسَى كانَ رَجُلاً حَييًا سِتَّيرًا لاَ يُرَى مِنْ جلْدِهِ شَيْءٌ اسْتحْيَاءً مِنْهُ، فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إسْرَائِيْلَ فَقَالُوا: مَا يَسْتَتِرُ هذا التَسَتُّرَ إلا مِنْ عَيْبِ بِجِلْدِهِ : إمَّا بَرَص وَإِمَّا أَدْرَةً، وَإِمَّا آفَةٌ. وإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَن يُبَرَّنَهُ مِمَّا قَالُوا لِـمُوسَى، فَخَلاَ يَومًا وَحُدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ، فَلَـمًا فَرَغَ أَقبلَ إلَى ثِيَابِه لِيَأْخُذَهَا، وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثُوبِهِ. فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ. فَجَعَل

(٣٠٠٣) مجھ سے اسحاق بن نصرنے بیان کیا 'کہا ہم سے عبدالرذاق نے بیان کیا' ان سے معمرنے' ان سے ہمام بن منبہ نے اور انہوں نے حضرت ابو ہررہ بخاتھ سے سا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نی کریم ملتی کیا نے فرمایا بنی اسرائیل کو تکم موا تھا کہ بیت المقدس میں سجدہ و رکوع كرتے ہوئے داخل ہول اور يہ كتے ہوئے كه يا الله! بم كو بخش دے۔ لیکن انہوں نے اس کو الثاکیا اور اپنے چو تڑوں کے بل گھٹتے ہوئے داخل ہوئے اور بیر کہتے ہوئے "حبہ فی شعرہ" (لینی بالیوں میں دانے خوب ہوں) داخل ہوئے۔

(۲۰۴۰ ۲۳۱) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کماہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا' ان سے عوف بن ابو جمیلہ نے بیان کیا' ان سے امام حسن بصری اور محمد بن سیرین اور خلاس بن عمرو نے اور ان سے حضرت ابو ہررہ بنافت نے بیان کیا کہ رسول الله مافید نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علائل بڑے ہی شرم والے اور بدن ڈھانینے والے تھے۔ ان کی حیا کی وجہ سے ان کے بدن کا کوئی حصہ بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ بنی اسرائیل کے جولوگ انہیں اذیت پینچانے کے دریے تھے 'وہ کیوں باز رہ سکتے تھے' ان لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اس درجہ بدن چھپانے کا اہتمام صرف اس لئے ہے کہ ان کے جسم میں عیب ، یا کوڑھ ہے یا ان کے خصیتین برھے ہوئے ہیں یا پھر کوئی اور بیاری ہے۔ ادھراللہ تعالی کو بیر منظور ہوا کہ موسیٰ علیتا کی ان کی ہفوات ت یاکی د کھلائے۔ ایک دن حضرت موٹی مالنا اکیلے عنسل کرنے کے لئے آئے اور ایک پھریراینے کپڑے (ا ٹار کر) رکھ دیئے۔ بھر غسل شرون کیا۔ جب فارغ ہوئے تو کیڑے اٹھانے کے لئے بڑھے لیکن پتم ان

کے کیڑوں سمیت بھاگنے لگا۔ حضرت مویٰ ملائلا نے اپنا عصااٹھایا اور يَقُولُ: ثَوبي حَجَر، ثَوبي حَجَر. حَتَى بقركے پیچھے دوڑے ۔ یہ کتے ہوئے كہ بقر! میرا كيڑا دے دے ۔ آخر انْتَهَى إِلَى مَلا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَرَأُوهُ بی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے اور ان سب نے آپ کو نگا عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللهُ وَأَبْرَأُهُ مِمًّا د مکھے لیا' اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر حالت میں اور اس طرح اللہ يَقُولُونَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوبَهُ فَلَبسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرِبًا بِعَصَاهُ فَوَ اللهِ إِنَّ تعالی نے ان کی تہمت ہے ان کی برأت کر دی۔ اب بھر بھی رک گیا بِالْحِجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرَ ضَرْبِهِ ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعًا اور آپ نے کپڑا اٹھا کر پہنا۔ پھر پھر کواینے عصامے مارنے لگے۔ خدا کی قتم اس پھر پر حضرت موی علائل کے مارنے کی وجہ سے تین یا جار أَوْ خَمْسًا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ یا یانج جگه نشان یر گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "مم ان کی طرح آمَنُوا لاَ تَكُونُوا كَالَّذِيْنَ آذَوا مُوسَى فَبَرَأَهُ ١ لللهُ مِسمًّا قَالُوا : وَكَانَ عِنْدَ ١ لللهِ نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ مُلاِئلاً کو اذبت دی تھی 'پھران کی تہمت ہے الله تعالى نے انہيں برى قرار ديا اور وہ الله كى بارگاہ ميں برى شان

[راجع: ۲۷۸]

وَجَيْهًا﴾ [الأحزاب: ٦٩].

حدیث میں حضرت موسیٰ علائھ اور بنی اسرائیل کا ذکر ہے۔ باب سے میں مناسبت ہے۔ قرآن پاک کی آیت ﴿ یَا تُنْهَا الَّذِينَ الْمَنْوْا لاَ تَكُونُواْ كَالَّذِيْنَ اذَوْا مُوْسَى ﴾ (الاحزاب: ٦٩) مين اى واقعه كى طرف اشاره بـ

٣٤٠٥ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَاثِلِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَسَمَ النَّبِيُّ عَلَيْهُ قَسْمًا. فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ. فَأَتَيْتُ النَّبِيُّ عَلَىٰ فَأَخْبَرُتُهُ، فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ : ((يَرْحَمُ الله مُوسَى، قَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ)). [راجع: ۲۱۵۰]

(۵۰۱۳) م سے ابوالولید نے بیان کیا کہ اہم سے شعبہ نے بیان کیا ان سے اعمش نے بیان کیا کما کہ میں نے ابدوا کل سے سا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود بناٹھ سے سنا'وہ کہتے تے کہ نی کریم ماٹھیا نے ایک مرتبہ مال تقسیم کیا' ایک مخص نے کہا کہ یہ ایک ایس تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضا جوئی کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا۔ میں نے آنحضور ملٹایلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی خردی۔ آپ غصہ ہوئے اور میں نے آپ کے چرہ مبارک پر غصے کے آثار دیکھے۔ پھر فرمایا اللہ تعالی حضرت موٹ ٹر رحم فرمائے 'ان کو اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی تھی مگرانہوں نے صبر کیا۔

والے اور عزت والے تھے۔ "میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

کنے والا ایک منافق تھا۔ آنخضرت سل اللہ اس منافق کی بکواس پر صبر کیا اور اس بارے میں حضرت موسیٰ علائق کا ذکر فرمایا۔ یمی باب سے وجہ مناسبت ہے۔

باب الله پاک کا (سورهٔ اعراف میس) فرمانا که وه اینے بتوں کی بوجا کر رہے تھے اور اسی سورت میں منبر کے معنی تاہی ' نقصان۔ سورهٔ بنی اسرائیل میں ولیٹیو وا کامعنی خراب کریں۔ ماعلوا کامعنی

٢٩ - بَابُ ﴿ يَعْكِفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ ﴾ [الأعراف: ١٣٨] عِنْمُتَبَرِّتُ: خُسْرَانْ. ﴿وَلَيُتَبِّرُوا ﴾: يُدَمِّرُوا جس جگه حکومت یا ئیں 'غالب ہوں۔

هَٰمَا عَلُواهِ: مَا غَلَبُوا.

سورؤ بنی امرائیل کالفظ ولینیہ وا گو حضرت موسیٰ ملائلا کے قصے ہے متعلق نہ تھا مگر منبہ اور اس کا مادہ ایک ہونے ہے اس کو یماں بیان کر دیا اور لفظ ما علو ۱ لیسیر و ا کے بعد سور ہ بی اسرائیل میں مذکور تھا اس لئے اس کو بھی بیان کر دیا۔

> ٣٤٠٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرِ حَدَثنا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَن ابْن شِهابِ عن أبي سلمة بن عَبْدِ الرَّحْمن أنْ جابر بن عند ا للهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولُ قال: ((عَلَيْكُمْ بِالأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ)). قَالُوا: أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ : ((وَهَلُ مِنْ نبيٍّ إلاٌّ وَقَدْ رَعَاهَا؟)).

(٣٠٠١) ہم سے محلیٰ بن بكيرنے بيان كيا كما ہم سے ليث نے بيان کیا'ان سے بونس نے'ان سے ابن شہاب نے'ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے حضرت جابر بن عبداللہ ہلاتھ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ طالی کیا کے ساتھ (سفرمیں) پیلو کے کھل تو ڑنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ جو سیاہ ہوں انہیں تو ڑو کیو نکہ وہ زیادہ لذیذ ہو تا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیم اجمعین نے عرض کیا کیا حضور نے مجھی بحریاں چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایبانسیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

[طرفه في : ۵۲۶۳].

آیہ میں اس حدیث میں چو نکہ سب بغیروں کا ذکر ہے تو ان میں حضرت موی طائق بھی آ گئے بلکہ نسائی کی روایت میں حضرت موی ماین کا ذکر صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ بکریاں ہر پیغیرنے اس لئے چرائی ہیں کہ ان کے چرانے کے بعد پھر آدمیوں کے چرانے کا کام ان کو سونیا جاتا ہے۔ بعض نے کہا اس لیے کہ لوگ یہ سمجھ لیس کہ نبوت اور پیغیری اللہ کی دین ہے جے وہ اپنے ناتواں بندوں کو دیتا ہے لینی چرواہوں کو' ونیا کے مغرور لوگ اس ہے محروم رہتے ہیں۔ قال فی الفتح والمناسب بقصص موسٰی من جھۃ عمدِ م قوله و هل من نبي الاوقد رعاها فدخل فيه موسى

> • ٣- بَابُ ﴿ وَإِذْ قَالَ مُ سَى لِقُومِهِ إِنْ اللَّهَ يَأْمُو كُمْ أَنْ تَذْبِحُوا بَقَرَةً ﴾ الآية البقرة: ١٦٧

باب الله تعالى كاسورة لقره ميس فرمانا وه وقت ياد كروجب موسیٰ اللهانے اپنی قوم سے کہا کہ

الله تعالیٰ تمهیں تھم دیتا ہے کہ ایک گائے ذرئے کرو" آخر آیت تک۔

اں کا مختصر واقعہ یہ نے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا مالدار تھا جس کی لڑکی تھی اور ایک بھتیجا تھا۔ بھتیجے نے ور ثہ اور لڑکی ہے شادی کی طمع میں اپنے پتیا کو قتل کر ڈالا اور لاش کو دو سری جگہ لے جا کر ڈال دیا۔ بھر صبح خود ہی شور و غل' رونا پیٹمنا شروع کیا اور جہاں لاش کو ڈالا تھا وہاں کے رہنے والوں کے ذمہ اس خون کو لگایا۔ اہل محلّہ اس قصہ کو حضرت موی یٰ بالنا کے یاس لے گئے۔ آپ نے یہ تھم فرمایا جو سور ہُ بقرہ کی آیات مذکورہ میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ حضرت امام بخاری راٹیے نے اس بارے میں اپنے شرائط کے مطابق كوئى مديث نهيل بائى - للذا آيات قرآنى پر اشاره كرناكافى مسجها ان آيات ميل مشكل الفاظ كى وضاحت بهى اى سلسله ميل ي

قالَ أَبُوالْعَالِيَةُ: الْعَوَانُ النّصَفُ بَيْنَ الْبِكُو البوالعالية نِي كَمَاكَ (قَرْآن مجيد مين لفظ) العوان نوجوان اور بو رُهِ عَالَى الْعَوْانِ نوجوان اور بو رُهِ عَالَى الْعَوْانِ نوجوان اور بو رُهِ کے درمیان کے معنی میں ہے۔ فاقع جمعنی صاف۔ لا ذلول لیعنی جے کام نے نڈھال اور لاغرنہ کر دیا ہو۔ تثیر الارض یعنی وہ اتن کمزور نہ

وَالَّهَرِمَةِ. ﴿فَاقِعْ﴾: صافٍ. ﴿لاَ ذَلُولَ ﴾: لَمْ يُذِلُّهَا الْعملُ ﴿تُثِيْرُ

ہو کہ زمین نہ جوت سکے اور نہ کھیتی باڑی کے کام کی ہو۔ مسلمة لینی صیح سالم اور عیوب سے پاک ہو۔ لاشیة لعنی واغی (نہ ہو)صفراء اگر تم چاہو تواس کے معنی سیاہ کے بھی ہو سکتے ہیں اور زرد کے بھی جیسے جمالة صفريس ب- فاداراتم بمعنى فاختلفتم تم ف اختلاف كيا-مزید معلومات کے لئے ان مقامات قرآن کا مطالعہ ضروری ہے جمال به الفاظ آئے ہیں۔

### باب حضرت موسیٰ ملائلا کی وفات اور ان کے بعد کے حالات كابيان

(۷۰۴۰۲) ہم سے کچیٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا' کہا ہم کو معمر نے خبردی' انہیں عبداللہ بن طاؤس نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بھاٹھ نے بیان کیا کہ اللہ تعالی نے حضرت موسىٰ مَالِنَاء كے ياس ملك الموت كو بھيجا، جب ملك الموت حضرت موسیٰ علائل کے پاس آئے تو انہوں نے انہیں چانا مار ارکیو نکہ وہ انسان كي صورت مين آيا تها) ملك الموت والله رب العزت كي بارگاه مين واپس ہوئے اور عرض کیا کہ تونے اینے ایک ایسے بندے کے پاس مجھے بھیجاجو موت کے لئے تیار نہیں ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور کمو کہ اپناہاتھ کسی بیل کی پیٹھ پر رکھیں' ان کے ہاتھ میں جتنے بال اس کے آجائیں ان میں سے ہربال کے بدلے ایک سال کی عمرانہیں دی جائے گی (ملک الموت دوبارہ آئے اور اللہ تعالی کا فیصلہ سایا) حضرت موسیٰ ملائقا ہولے اے رب! پھراس کے بعد کیا ہو گا؟ الله تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت ہے۔ حضرت موسیٰ علائلا نے عرض کیا کہ پھرابھی کیوں نہ آجائے۔ حضرت ابو ہرریہ بنات نے بیان کیا کہ پھر حضرت موی طلائل نے اللہ تعالی سے دعا کی کہ بیت المقدس سے مجھے اتنا قریب کر دیا جائے کہ (جمال ان کی قبر ہو وہاں سے) اگر كوئي پتھر پھينكنے والا پتھر پھينكے تو وہ بيت المقدس تك پہنچ سكے ۔ حضرت ابو جریرہ والله فی ناخر نے بیان کیا کہ رسول الله ملی الله عنوال کے قرمایا کہ اگر میں وہاں

الأرْضَ﴾: لَيْسَتْ بذُّلُول تُثِيْرُ الأَرْضَ وَلاَ تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ. ﴿مُسَلَّمَةُ ﴾: مِنَ الْعُيُوبِ. ﴿ لاَ شِيَةً ﴾: بَيَاضٌ. ﴿ صَفْرَاءُ ﴾: إِنْ شِنْتَ سَودَاء وَيُقَالُ صَفْرَاءُ كَقُولِهِ: ﴿ جِمَالاً تُ صُفْرٌ ﴾. ﴿ فَادَّارَأْتُهُ ﴾ اختَلَفْتُمْ.

#### ٣١– بَابُ وَفَاةِ مُوسَى، وَذِكْرِهِ مَا نعْدُهُ

٣٤٠٧ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرُّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُس عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُرسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ، فَلَـمَّا جَاءَهُ صَكُّهُ، فَرَجْعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيْدُ الْـمَوتَ. قَالَ: ارْجعُ إلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْن ثُور، فَلَهُ بِمَا غَطَتْ يَدُهُ بكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٍ. قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمُّ مَاذَا؟ قَالَ : ثُمُّ النَّمُوت. قَالَ: فَالآنَ. قَالَ : فَسَأَلَ اللهُ أَنْ يُدِيْنَهُ مِنَ الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بحجر. قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إلَى جَانِبِ الطُّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الأَحْمَرِ)). قَالَ: وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَام حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

موجود ہو تا تو بیت المقدس میں میں تہیں ان کی قبرد کھاتا جو رائے کے کنارے پر ہے 'ریت کے سرخ ٹیلے سے نیچے۔ عبدالرذاق بن ہمام نے بیان کیا کہ ہمیں معمر نے خبردی 'انہیں ہمام نے اور ان کو ابو ہررہ واللہ نے نبی کریم ساتھ کیا ہے اس طرح بیان کیا۔

الملک الموت حفرت موی طالته کے پاس انسانی صورت میں آئے تھے۔ لنذا آدی جان کر آپ نے ان کو طمانچہ مارا 'یہ چڑر۔

الملک الموت حفرت موی طالت ہے۔ گر مکرین حدیث کو بمانہ چاہیے۔ انہوں نے اس حدیث کو بھی تختہ مثل بنایا ہے جو سرا سران کی جالت ہے۔ جب حضرت موی طالت کے حقیقت معلوم ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے حوق میں موت ہی کو پہند کیا۔
مارے حضور می کیات ہے۔ جب محفرت موی طالته کو حقیقت معلوم ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے حوق میں موت ہی کو پہند کیا۔
مطرت موی طالت ہے۔ جب محفرت موی طالت کے محفور میں ایک ما گیا تھا آپ نے بھی رفتی اعلیٰ ہے الحاق کے لئے دعا فرمائی جو قبول ہوئی۔ کما گیا ہے کہ حضرت موی طالت نے خود بیت المقدس میں دفن ہونے کی دعا اس لئے نہیں فرمائی کہ آپ کو بنی اسرائیل کی طرف سے خطرہ تھا کہ وہ آپ کی قبر کو پوجنے لگ جائیں گے جیسا کہ مشرکین کا حال ہے کہ اپنے انجیاء و صلحاء کے مزارات کو عبادت گاہ بناتے چلے آ رہے ہیں۔ ہمارے حضور ساتھ کیا کو بھی کعبہ شریف ہے ڈھائی سومیل دور مدینہ طیبہ میں اللہ نے آرام گاہ نصیب فرمائی کہ یا اللہ! میری قبر کو وثن میں دفن ہوتے تو امت اسلامیہ کے جمال کی طرف سے بھی بھی خطرہ تھا۔ پھر بھی آئے خضرت ساتھ کے دعا فرمائی کہ یا اللہ! میری قبر کو وثن (بت) نہ بنائیو کہ لوگ یہ مال آگر بوجا پاٹ شروع کر دیں۔ المحمد لللہ حضور ساتھ کی ہوئی اور آج تک مسلمان نما مشرکوں کو دمان آپ کی دو اگر نے کی ہمت نہیں ہے۔

ان سے زہری نے بیان کیا' انہیں ابوسلمہ بن عبدالر حمان اور سعید ان سے زہری نے بیان کیا' انہیں ابوسلمہ بن عبدالر حمان اور سعید بن مسیب نے خبردی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بناٹھ نے بیان کیا کہ مسلمانوں کی جماعت کے ایک آدمی اور یہودیوں میں سے ایک مخص کا جھڑا ہوا۔ مسلمان نے کما کہ اس ذات کی قتم جس نے محمد التہ ہے کہ ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا' قتم کھاتے ہوئے انہوں نے یہ کما۔ اس پر مسلمان نے کہا نوس نے موئے انہوں نے یہ کما۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھا کر یہودی کو تھیٹر ار میں برگزیدہ بنایا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھا کر یہودی کو تھیٹر ار دیا۔ وہ یہودی' نبی کریم ملکی نے دیا بنا ہاتھ اٹھا کر یہودی کو تھیٹر ار دیا۔ وہ یہودی' نبی کریم ملکی خدمت میں آیا اور اپنے اور مسلمان کے جھڑے کے خوردی۔ آپ نے اسی موقع پر فرمایا کہ جھے حضرت موئی علائل پر ترجیح نہ دیا کرو۔ لوگ قیامت کے دن ہے ہوش میں آؤں گا پھر کر دیئے جائیں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا پھر دیکھوں گا کہ حضرت موئی عرش کا پایہ پکڑے ہوئے کھڑے ہیں۔ دیکھوں گا کہ حضرت موئی عرش کا پایہ پکڑے ہوئے کھڑے ہیں۔ دیکھوں گا کہ حضرت موئی عرش کا پایہ پکڑے ہوئے کھڑے ہیں۔ اس جھے معلوم نہیں کہ وہ بھی ہے ہوش ہونے والوں میں شے اور

وہال آپ کی قبر کی پوجا کرنے کی ہمت نہیں ہے۔
عنر الزُهْرِیِ قَالَ : أَخْبَرنِی أَبُو سَلَمَةَ بْنِ عَلْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِیدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ أَنْ أَبَا هُوَیْنَ اللَّهُ هُرَیْرَةَ رَضِیَ الله عَنْهُ قَالَ : اسْتَبْ رَجُلَّ مِنَ الْمُسَیَّبِ أَنْ أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ الله عَنْهُ قَالَ : اسْتَبْ رَجُلَّ مِنَ الْمُسْلِمُ : وَالَّذِی اصْطَفَی مُحَمَّدًا الله فَقَالَ الْمُسْلِمُ : وَالَّذِی اصْطَفَی مُحَمَّدًا الله فَقَالَ الْمُسْلِمُ : وَالَّذِی اصْطَفَی مُوسَی عَلَی الْعَالَمِیْنَ – فِی قَسَمِ یُقْسِمُ بِهِ – عَلَی الْعَالَمِیْنَ – فِی قَسَمِ یُقْسِمُ بِهِ – عَلَی الْعَالَمِیْنَ – فِی قَسَمِ یُقْسِمُ بِهِ بَعْلَی الْعَالَمِیْنَ . فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ. فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عَنْدَ ذَلِكَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَاحْبَرَهُ الَّذِی کَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَآمَرِ یَتَحَیْرُونِی عَلَی الْمُسْلِمُ ، فَغَالَ: ((لاَ تَحَیْرُونِی عَلَی الْمُسْلِمُ ، فَغَالَ: ((لاَ تَحَیْرُونِی عَلَی الْمُسْلِمُ ، فَغَالَ: ((لاَ تَحَیْرُونِی عَلَی مُنْ یُویْقُ ، فَإِنْ النَّاسَ یَصْعَقُونَ فَاکُونُ أَوْلَ مُنْ مُنْ یُویْقُ ، فَإِذَا مُوسَی بَاطِشٌ بِجَانِبِ

مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آ گئے یا انہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوش ہونے والوں میں ہی نہیں رکھاتھا۔ الْعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَافَاقَ قَبْلِي. أَوْ كَانَ مِـمَّنِ اسْتَثْنَى الله)).

[راجع: ۲٤۱١]

الیمنی مجھ کو دو سرے مبول پر اس طرح نضیلت نہ دو کہ ان کی تو بین نظے۔ یا یہ تھم اس وقت کا ہے جب آپ کو یہ نہیں بتلایا کی تو بین نظے۔ یا یہ تھم اس وقت کا ہے جب آپ کو یہ نہیں بتلایا کی تو بین نظرے کہ اپنی رائے سے نضیلت نہ دو جتنا شرع میں وارد ہوا ہے اتنا ہی کہو۔ حشر میں ہے ہوش نہ ہونے والوں کا احتنا اس آیت میں ہے۔ وَنُفِحَ فِی الصَّوْدِ فَصَعِفَ مَنْ فِی السَّمَوٰتِ وَ مَنْ فِی الْآرُضِ اِلَّا مَنْ اللّٰهُ ﴿ الرّ مَن ١٨) یعنی جس وقت صور پھونکا جائے گا تو سب اہل محشر بے ہوش ہو جائیں گے گر جس کو الله چاہے گا وہ بے ہوش نہ ہو گا ممکن ہے کہ حضرت مولی بھی اس احتنا میں شامل ہوں۔

(۱۹۴۳) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا' کما ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' ان سے ابن شاب نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بڑا تھے کہ رسول کریم طاقیم نے فرمایا' حضرت موئ اور حضرت آدم النے آپ نے آپ میں بخت کی۔ حضرت موئ میلائی نے ان سے کما کہ آپ آدم ہیں جنہیں ان کی لغزش نے جنت سے نکالا۔ حضرت آدم میلائی بولے اور آپ موئ میلائی ہیں کہ جنہیں اللہ تعالی نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے نوازا' پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے معاطے پر ملامت کرتے ہیں جو ایک اللہ تعالی نے میری پیدائش سے بھی پہلے مقدر کردیا۔ رسول اللہ طاقیم نے فرمایا' چنانچہ حضرت آدم میلائی حضرت موئ میلائی پر غالب آگئے۔

اس صدیث میں بھی حضرت موسیٰ علاقا کا ذکر خیر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو چن لیا اور پغیبری عطا فرمائی۔ باب اور حدیث میں یمی وجہ مناسبت ہے۔

لَّتُنَا حُصَيْنُ بْنُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

٣٤١٠ - حَدُّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُميْرٍ عَنْ حُصَيْنُ بْنُ نُميْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُ عَلَىٰ يَومًا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُ عَلَىٰ يَومًا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِي عَلَىٰ قَلْ يَومًا قَالَ: ﴿ وَرَأَيْتُ مَا اللَّهُمَ مُ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدً الأَفْقَ، فَقِيْلَ: هَذَا سَوَادًا كَثِيْرًا سَدً الأَفْقَ، فَقِيْلَ: هَذَا هَالَانَ مَا اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْعُلِمُ اللْمُؤْمُ اللْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللْمُلْلَمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللْمُؤْمُ اللْمُؤْمُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللْمُؤْمُ الْمُؤْمُ اللْمُؤْمُ الْمُو

**\( \)** 

ساتھ حضرت موسیٰ ملائلہ ہیں۔ مُوسَى فِي قُومِهِ)). [أطرافه في : ٥٧٠٥،

7070, 7737, 1307].

#### ٣٢ - بَابُ قَول اللهِ تَعَالَى :

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً لِلَّذِيْنَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَونَ - إلَى قُولِهِ - وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ ﴾ [التحريم: ١١]

٣٤١١ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفُر حَدُّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرو بْن مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمَدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ، وَلَـمْ يَكْمُلْ مِنَ النَّسَاء إلاً آسِيَةُ الْمُرَأَةُ فِرْعَونَ وَمَرِيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَإِنَّ فَصْلَ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاء كَفَصْلِ التُّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطُّعَامِ)).

[أطرافه في : ٣٤٣٣، ٣٧٦٩، ٣٧٦٩.

# باب الله تعالى نے فرمایا "اورايمان والول كے ليے الله تعالى فرعون کی بیوی کی مثال بیان کر تاہے"

الله تعالى كے فرمان" وكانت من القانتين" تك (ااسم مع) ہم سے کچیٰ بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے کماہم سے وکبع نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے عمرو بن مرہ نے' ان سے مرہ جدانی نے اور ان سے حضرت ابو موی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں تو بہت ے کامل لوگ اٹھے لیکن عورتوں میں فرعون کی بیوی آسیہ اور مریم بنت عمران ملیما السلام کے سوا اور کوئی کامل نہیں پیدا ہوئی 'ہاں عور توں پر حضرت عائشہ وٹائیو کی نضیلت ایس ہے جیسے تمام کھانوں پر ٹرید کی نضیلت ہے۔

ترید اس کھانے کو کہتے ہیں جو روٹی اور شوربا ملا کر بنایا جاتا ہے۔ کمال سے مراد یمان وہ کمال ہے جو ولایت سے بڑھ کر کریٹیں اور نیوت کے قریب بننچا، گر نبوت نہ ملی ہو۔ اس تاویل کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ ولی تو بہت سی عور تیں گزری ہیں اور پنیم کوئی عورت نہیں گزری۔ اس پر اجماع ہے گراشعری نے کہا ہے کہ چھ عورتیں پنیم گزری ہیں حوا' سارہ' مویٰ کی والدہ' ہاجرہ' آسيه اور مريم- والله اعلم بالصواب-

# باب قارون کابیان ''ب شک قارون 'موسیٰ عالِسَاً) کی قوم میں ہے تھا"الآیة (سورہ فقص)

(آیت میں)لتنو ۽ بمعنی لتثقل لعنی بھاری ہو تی تھیں۔ ابن عماس پی 🚉 نے اولی القوہ کی تفییر میں کہا کہ اس کی تنجیوں کو لوگوں کی ایک طاقتور جماعت بھی نہ اٹھایاتی تھی۔ الفرحین بمعنی الموحین اترانے والے ویکان' الم تران کی طرح ہے۔ اللہ یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر۔ یعنی کیا تہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالی جس کے لئے چاہتا ہے ٣٣ – بَابُ ﴿إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوم مُوسَى﴾ الآية [القصص : ٧٦] ﴿لَتُنُوءُ﴾: لَتَثْقُلُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسِ: ﴿أُولِي الْقُوَّةِ ﴾: لا يُرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ. يُقَالُ: ﴿الْفَرِحِيْنَ﴾: الْـمَرِحِيْنَ. ﴿وَيُكَأَنَّ ا لله ﴾ مِثْلُ ﴿ أَلَمْ تَوَ أَنَّ اللهَ يَبْسُطُ الرِّرْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ﴾ يُوسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ.

منق میں فراخی کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے۔

کہتے ہیں قارون حفرت موی طابق کا پیچا زاد بھائی تھا مگر دنیاوی دولت میں مغرور ہو کر کافر ہو گیا۔ حالانک توراة کا عالم تھا مگر دنیا داری نے اسے اس مد تک گراہ کر دیا کہ آخر بتیجہ وہ ہوا جو قرآن میں مذکور ہے۔

> ٣٤- بَابُ قُول اللهِ تَعَالَى ﴿ وَإِلَى مَدَّيَنِ أَخَاهُم شُعَيبًا ﴾ [الأعراف: ٨٥، هود: ٨٤، العنكبوت: ٣٦] إلى أَهِل مَدْيَن، لأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ، وَمِثْلهُ : ﴿ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ ﴿ وَاسْأَلِ الْعِيْرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَأَهْلَ الْعِيْرَ، ﴿وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ﴾ لَمْ يَلْتَفِتُوا إلْيهِ، يُقَالُ إذا لَمْ تُقْضَ حَاجَتُهُ: ظَهِرْتَ حَاجَتِي، وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا. قَالَ: الظَّهْرِيُّ أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ. ﴿مَكَانَتُهُمْ ﴾ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ. ﴿يَفْنُوا ﴾: يَعِيشُوا. ﴿يَأْيَسُ ﴾: يَحْزَنُ ﴿ آسَى ﴾: أَحْزَنُ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿إِنَّكَ لِأَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدِ﴾ يَسْتَهْزِنُونَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لَيْكَةُ ﴾: الأَيْكَةُ. هيوم الظُّلَّةِ ﴾: إظْلاَلُ الْعَذَابَ

٣٥- بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴾ - إلَى قَولِهِ-﴿وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴾ [الصافات: ١٣٩] قال مُجَاهِد: مُذْنِبٌ. الْمَشْحُونَ: الْـمُوقَرُ. ﴿ فَلُو لاَ أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴾ الآية ﴿فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ ﴾ بِوَجْهِ الأَرْضِ ﴿وَهُوَ سَقِيْمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ

باب اس بیان میں کہ "و الٰی مدین اخاهم شعیبا" سے ابل مدین مراد ہیں کیونکہ مدین ایک شهرتھا بحر قلزم پر۔

اس كى مثال جيسے سور أو يوسف ميں فرمايا واسال القرية واسال العير لینی بہتی والوں سے اور قافلہ والوں سے پوچھ لے۔ ظہریالیعنی ادھر ادهر پهر كرنسين ديكھتے۔ عرب لوگ جب ان كاكام ند فكلے تو كہتے ہيں ظهرت حاجتي يا جعلتني ظهريا تونے ميرا كام پس پشت ۋال ديا'يا مجھ کو پس پشت کر دیا۔ ظہری اس جانور یا ظرف کو کہتے ہیں جس کو تو ائی قوت بڑھانے کے لئے ساتھ رکھے مکانتھہ اور مکانھہ دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔ لم یغنوا زندہ نہیں رہے تھے۔ وہاں بسے ہی نہ تھے (سورہ کا کدہ میں) فلاتاس رنجیرہ نہ ہو (سورہ اعراف میں) اسی رنجیدہ ہوں' غم کروں۔ امام حسن بھری نے کہا (سورہ ہود میں) كافرول كاجوية قول نقل كيا. ﴿ انك لانت الحكيم الرشيد ﴾ تويه کافروں نے ٹھٹھے کے طور پر کہاتھا۔ مجاہد نے کہاسورۂ شعراء میں لیکۃ ے مراد ایکہ ہے لین جھاڑی میں۔ یوم الظلة لین جس دن عذاب ایک سائمان کی شکل میں نمودار ہوا (ابر میں سے آگ برسی)

## باب حضرت يونس علائلة كابيان

سورة صافات ميں الله تعالى كافرمانا" اور بے شك يونس مالينك آخر آيت "وهو مليم" تك. مجامد نے كهامليم كنهار المشحون بوجهل بحرى بمولى - فلولا انه كان من المسبحين - آخر تك - فنبذناه بالعراء كامعنى روئے زمین یقطیں وہ درخت جو اپنی جڑ پر کھڑا نہیں رہتا جیسے کدو وغيره و ارسلناه الى مائة الف اويزيدون فامنوا فمتعناهم الى حين (سورہ ن میں فرمایا) مکظوم جو کظیم کے معنی میں ہے لیعنی مغموم رنجيده-

شَجَرَة مِنْ يَقْطِيْن ﴿ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ، الدَّبَاءِ وَنحْوِهِ. ﴿ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيْدُونَ، فَآمِنُوا فَمَتُعْنَاهُمْ إِلَى حِيْن ﴾. ﴿ وَلاَ تَكُنْ كَصَاحِبِ الْمَحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴾ [القلم : ١٤٨]، وهُوَ مَغْمُومٌ.

٣٤١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْتَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدُّدٌ حَدَّثَنَا يَحْتَى عَنْ الْأَعْمَشُ ح. حَدَّثَنَا الله عَنْ عَنْ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النَّيِّ فَقَى قَالَ: ((لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي النَّبِيِّ فَقَى قَالَ: ((لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي النَّبِيِّ فَقَى الله عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ: ((لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي النَّبِي فَقَى الله عَنْهُ عَنِ النَّبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ ٣٤١٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شَعْبَهُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ شَعْبَهُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبْلِسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي فَقَى أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبْلِسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي فَقَلَ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبْلِسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي فَقَلَ اللهِ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي فَقَلَ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَنْ النَّبِي فَقَلَ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَنْ النَّبِي فَقَلَ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَنْ اللهِ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي فَقَلَ أَبْنِ عَنْ اللهِ عَنْهُ إِلَى الْعَلِيقِ عَنْ النَّبِي فَيْدِ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بُنِ مَتَى. وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِي أَبِيهِ إِلَى أَبِي أَبِيهِ إِلَى أَبِيهِ إِلَى أَبِيهِ إِلَى أَبِيهِ إِلَى أَيْلِيهِ إِلَى أَبِيهِ إِلَى أَيْدِ أَنْ يَلُولُ الْمَالِيةِ إِلَى أَبِيهِ إِلَى أَبِيهِ إِلَى أَبِيهِ إِلَى أَبِيهِ إِلَى أَيْدِ أَنْ يَقُولُ إِلَى أَبِيهِ إِلَيْهِ إِلَيْهُ إِلَى أَنِيهُ إِلَيْهِ إِلَى أَيْهِ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنْهُ إِلَى أَنِهِ الْمَالِيةِ إِلَيْهِ إِلَى أَنْهُ إِلَى أَنِهِ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنْهُ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنْهُ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنْهُ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنْهُ إِلَى أَنْهِ إِلَيْهُ إِلَى أَنْهِ إِلَى أَنْهُ إِلَيْهِ إِلَى أَنْهِ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنْهِ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنْهُ إِلَى أَنِهُ إِلَى أَنْهُ إِلَهُ إِلَى أَنْهُ إِلَا إِلَيْهُ إِلَا إِلَا

[راجع: ٣٣٩٥]

(۱۳۲۱) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے کی نے بیان کیا ان سے سفیان بن عیبینہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیبینہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا (دو سری سند) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا ان سے اعمش نے ان سے البووا کل نے اور ان سے حضرت کیا ان سے اعمش نے ان سے البووا کل نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود بڑا ٹی نے کہ نبی کریم ملٹھ لیا ہے فرمایا کہ کوئی شخص میرے متعلق بید نہ کے کہ میں حضرت یونس میلائل سے بمتر ہوں۔ مسدد نے یونس بن متی میلائل کے لفظ بردھاکر روایت کیا۔

(۳۲۱۳) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ان سے حضرت کیا ان سے قادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس بی شاہلے نے کہ نبی کریم التھ لیا نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی سے بہتر قرار دے۔ آپ نے ان کے والد کی طرف منوب کرکے ان کانام لیا تھا۔

٣٤١٤ - حَدُّتَنَا يُحْنَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْفَزِيْزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةً عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَصْلِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا يَهُودِيِّ عَرْضُ سِلْعَتَهُ أَعْطِيَ بِهَا شَيْنًا كَرِهَهُ، يَعْرِضُ سِلْعَتَهُ أَعْطِيَ بِهَا شَيْنًا كَرِهَهُ،

(۱۳۲۱ مس) ہم سے یکیٰ بن بکیرنے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے' ان سے عبداللہ بن فضل نے' ان سے عبداللہ بن فضل نے' ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ بڑاٹھ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ لوگوں کو ایک یہودی اپنا سامان دکھا رہا تھا لیکن اسے اس کی جو قیمت لگائی گئی اس پروہ راضی نہ تھا۔ اس لئے کہنے لگا کہ ہرگز نہیں'

(696) SHE WAR

اس ذات کی قتم جس نے موٹی کو تمام انسانوں میں بر گزیدہ قرار دیا۔ یہ لفظ ایک انصاری صحالی نے س لئے اور کھڑے ہو کر انہوں نے ایک تھیٹراس کے منہ پر مارا اور کما کہ نبی کریم ملٹایٹم ابھی ہم میں موجود ہیں اور تواس طرح قتم کھاتا ہے کہ اس ذات کی قتم جس نے حضرت موی ملائلا کو تمام انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا۔ اس بر وہ يهودي آنخضرت التايل كي خدمت ميں حاضر ہوا اور كما'اے ابوالقاسم! میرا مسلمانوں کے ساتھ امن اور صلح کاعمد و پیان ہے۔ پھر فلاں شخص کا کیا حال ہو گاجس نے میرے منہ پر چانا مارا ہے۔ آنخضرت ما اللہ نے اس محالی سے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر کیوں چاٹا مارا؟ انہوں نے وجہ بیان کی تو آپ غصے ہو گئے اس قدر کہ غصے ك آثار چرة مبارك ير نمايان مو كئد ، كرنى كريم ملي إلى فرماياك الله تعالی کے انبیاء میں آپس میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو' جب صور پھونکا جائے گا تو آسان و زمین کی تمام مخلوق پر ب ہوشی طاری ہو جائے گی 'سوا ان کے جنہیں اللہ تعالی جاہے گا۔ پھر دو سری مرتبہ صور پھو نکا جائے گااور سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا' کیکن میں دیکھوں گاکہ موسیٰ ملائلہ عرش کو پکڑے ہوئے کھڑے ہوں ك اب مجھے معلوم نہيں كہ بير انہيں طوركى بے ہوشى كابدلا ديا كيا ہو

گایا مجھ سے بھی پہلے ان کی بے ہوشی ختم کر دی گئی ہوگی۔ (۳۲۱۵) اور میں تو یہ بھی نہیں کمہ سکتا کہ کوئی شخص حضرت یونس بن متی سے بهترہے۔

(٣٣١٦) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا '
ان سے سعد بن ابراہیم نے ' انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے سنا
اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم طاق ہیا ہے۔
نے فرمایا 'کسی شخص کے لئے یہ کہنالائق نہیں کہ میں حضرت یونس
بن متی سے افضل ہوں۔

[راجع: ۲٤۱۱]

٣٤١٥ - ((وَلاَ أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنَ مَتى)). [أطرافه في: ٣٤١٦، ٤٦٠٤، ٤٦٣١، ٤٦٠٤].

٣٤١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُوَيْرَةَ رَضِيَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُوَيْرَةَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ فَيْلًا قَالَ: ((لاَ يَنْبَغِي اللهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ فَيْلًا قَالَ: ((لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدِ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ

مَتي)). [راجع: ٣٤١٥]

آ یعنی اپنی رائے اور عقل سے کیونکہ فضیلت ایک مخفی امر ہے۔ اس کا اللہ کے علم پر چھوڑنا بهتر ہے مگر چونکہ دو سری سیسی اسکی صراحت آگئی کہ آنخضرت ملٹائیا سب انبیاء کے سردار ہیں' اس لئے آپ کو ان سے بهتر کہنا جائز ہوا مگر ادب کے ساتھ کہ دو سرے پنجبروں کی توہین نہ ہو (وحیدی)

> ٣٦ - بَابُ ﴿وَاسْأَلُهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِى السَّبْتِ﴾ [الأعراف : ١٦٣] :

يَتَعَدُّونَ، يَتَجَازُونَ فِي السَّبْتِ ﴿إِذْ تَأْتِيْهِمُ حِيْتَانُهُمْ يَومَ سَبْتِهِمْ شُرَعاً - شَوَارِعَ. إلَى قَولِهِ - كُونُوا قِرَدَةً خَاسِنِيْنَ﴾.

باب الله پاک کا(سورهٔ اعراف میں) بیہ فرمانا ان یہودیوں سے اس بستی (ایلیہ) کا حال پوچھ جو سمند رکے نزدیک تھی

یہ لوگ ہفتہ کے دن زیادتی کرنے لگے۔ شُوّعًا لیمیٰ شوارع' پانی پر تیرتی ہوئی۔ آخر آیت ﴿ کونواقردۃ خاسئین ﴾ تک۔

ان بہتی والوں نے حیلہ سازی سے کام لیا کہ ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنا چھو ڈا گراس دن مجھلیاں بکثرت آتیں اور یہ ان کو روک کر ایک جگہ گھیر رکھتے بھر دو سرے دنوں میں شکار کرتے۔ ای حرکت کا آیت نذکورہ میں ذکر ہے۔ صد افسوس کہ مسلمانوں میں بھی ایسے فقہائے کرام پیدا ہو گئے ہیں جنوں نے کتاب الحیل یعنی حیلہ سازی کے مختلف طریقے بتلانے کے لئے کتابیں لکھ ڈالیں اور اس بارے میں یہودیوں سے بھی آگے بڑھ گئے۔ اللہ سب کو صراط متنقیم نصیب کرے۔ آمین

۳۷ – بَابُ قُولِ اللهِ تَعَالَى : 
هُوآتَيْنا داود زبوراهِ َ النساء : ١٦٢، الإسراء : ٥٥

﴿ الرُّبُونِ الْكُتُب وَاحِدُهَا زَبُورُ. زَبَوْتُ: كَتَبَتْ. ﴿ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنّا فَضْلاً، يَا جَبَالُ أُوبِي مَعَهُ ﴿ [سبأ : ١٠-١١]. قال مُجاهِدَ سَبَحي مَعَهُ. ﴿ وَالطَّيْرَ، وَأَلَنّا لَهُ الْحَدِيْد. أَنِ اعْمَلُ سَابِغَاتٍ ﴾ : لَهُ الْحُدِيْد. أَنِ اعْمَلُ سَابِغَاتٍ ﴾ : اللَّرُوعَ ﴿ وَقَدَرُ فِي السَّرْدِ ﴾ الْمَسَامِيْرِ وَالْحَلَقِ، وَلاَ يُدِقَ الْمِسْمَارَ فَيَتَسَلُسَلُ، وَلاَ تَعْظَمَ فَيَفُصَم. ﴿ وَفَصْلاً . ﴿ وَاعْمَلُوا صَالِحَا إِنِي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ ﴾ .

٣٤١٧ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حدَّثَنَا عَبْدُ الرِّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَام

باب الله تعالی کا ارشاد "اور دی ہم نے داؤد علائل کو زبور"
الزبر جمعنی الکتب اس کا داحد زبور ہے۔ زبرت جمعنی کتبت میں نے
کھا۔ ادر بے شک ہم نے داؤد کو اپنے پاس سے فضل دیا (ادر ہم نے
کما تھا کہ) اے بہاڑ! ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کر۔ مجاہد ردایتی نے کما کہ
(اوبی معه) کے معنی سبحی معہ ہے اور پرندوں کو بھی ہم نے ان کے
ساتھ تسبیح پڑھنے کا حکم دیا اور لوہ کو ان کے لئے نرم کر دیا تھا کہ
اس سے ذر ہیں بنائیں۔ سابغات کے معنی دروع کے ہیں یعنی
ذر ہیں۔ وقدر فی السود کا معنی ہیں 'اور بنانے میں ایک خاص انداز
رکھ (یعنی زرہ کی) کیلوں اور طقے کے بنانے میں۔ کیلوں کو اتنابار یک
بھی نہ کر کہ ڈھیلی ہو جائیں اور نہ اتنی بردی ہوں کہ حلقہ ٹوٹ جائے

(۱۳۲۷) ہم سے عبداللہ بن محد نے بیان کیا کما ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا' انہیں معمر نے خبردی' انہیں ہمام نے اور انہیں حضرت

اور اچھے عمل کرو۔ بے شک تم جو بھی عمل کرو گے میں اسے دیکھ رہا

ابو ہررہ بڑاللہ نے کہ نبی کریم المالیہ نے فرمایا ، حضرت داؤد ملائلہ کے فرمایا ، حضرت داؤد ملائلہ کے فرمای فرآن (یعنی زبور) کی قرآت بہت آسان کردی گئ تھی۔ چنانچہ وہ اپنی سواری پر زین کنے کا تھم دیتے اور زین کسی جانے سے پہلے ہی پوری زبور پڑھ لیتے تھے اور آپ صرف اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔ اس کی روایت موئی بن عقبہ نے کی ان سے صفوان نے ان سے عطاء بن بیار نے ان سے حضرت ابو ہریرہ رہاللہ نے نبی کریم

[راجع: ٢٠٧٣]

آئے ہم میں اس قدر جلد زبور پڑھ لینا حضرت واؤد طائھ کا ایک مجڑو تھا۔ لیکن اب عام مسلمانوں کے لئے قرآن کا ختم تین دن سے پہلے اور تین دن سے کم میں ختم کیا اس نے قرآن فئی کا حق اوا نہیں کیا۔ حضرت واؤد طائھ اپنے سب بھائیوں میں پہتہ قد تھے اس لئے لوگ ان کو بنظر حقارت دیکھتے تھے۔ لیکن اللہ پاک نے حضرت واؤد طائھ کو ان کے بھائیوں پر فضیلت دی اور ان پر زبور نازل فرمائی۔ اس طرح انجیل کا یہ فقرہ صحیح ہوا کہ جس پھر کو معماروں نے خراب و کھے کر پھینک ویا تھا، وہی محل کے کونے کا صدر نشین ہوا۔ حضرت واؤد طائع کو اللہ تعالی نے لوہے کا کام بطور مججوہ عطافرمایا کہ لوہا ان کے ہاتھ میں موم ہو جاتا اور وہ ان سے زرہیں اور مختلف سامان بناتے۔ کی ان کا ذریعہ محاش تھا۔ حدیث شریف میں ان کے روزہ کی بھی تعریف کی گئی ہے اور قرآن مجید میں ان کی عبادت و ریاضت اور انابت الی اللہ کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

مان کیا ہے۔ روایت کیا ہے۔ ر

اللّيثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيْدَ اللّيثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ اللّيثُ عَنْ عُبْدِ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ اللهَ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللهَ وَاللهِ لَا صُومَنُ النّهَارَ وَاللهِ لاَ صُومَنُ النّهَارَ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

نی بروروی این کیا بن بگیرنے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعید نے بیان کیا کا ان سے ابن شاب نے انہیں سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبردی اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول اللہ ساتھیا کو خبر ملی کہ میں نے کہا ہم کہ اللہ کی قتم ، جب تک میں ذندہ رہوں گا ، دن میں روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت کیا کمروں گا۔ رسول اللہ ساتھیا نے ان سے بوچھا کہ کیا تہمیں نے یہ کہا ہے کہ اللہ کی قتم جب تک ذندہ رہوں گا دن بھر روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت کروں گا؟ میں رہوں گا دن بھر روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت کروں گا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں نے یہ جملہ کہا ہے۔ آنخضرت ساتھیا نے فرمایا کہ تم اسے نبھا نہیں سکو گے ، اس لئے روزہ بھی رکھا کرو اور بغیر روزے کے بھی رہا کرو اور رات میں عبادت بھی کیا کرو اور سویا بھی کرو۔ ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرو 'کیو نکہ ہر نیکی کابدلہ دس گنا کہ اس طرح روزہ کا بیہ طریقہ بھی (تواب کے اعتبار سے) زندگی مات کا دری کا نہ کہ اس طرح روزہ کا بیہ طریقہ بھی (تواب کے اعتبار سے) زندگی

فَقُلْتُ: إنَّى أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((فَصُمْ يَومًا وَأَفْطِرْ يَومَيْن)). قَالَ: قُلْتُ : إِنِّي أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ)). قَالَ : ((فَصُمْ يَومًا وَأَفْطِرْ يَومًا، وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَام)). قُلْتُ : إنَّى أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((لا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ)). [راجع: ١١٣١]

٣٤١٩ حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿﴿أَلَـمْ أَنَّأُ أَنُّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النُّهَارَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ : فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ، وَنَفِهَتِ النَّفْسُ، صُم مِنْ كُلِّ شَهْرِ تُلاَئَةً أَيَّامٍ، فَذَلِكَ صَومُ الدَّهْرِ، أَوْ كَصَومِ الدَّهْرِ. قُلْتُ : إنِّي أَجِدُ بي - قَالَ مِسْعَرٌ : يَعْنِي قُوَّةً - قَالَ : فَصُهم صَومَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وكَانَ يَصُومُ يَومًا ويُفطرُ يومًا، ولا يَفرُّ إذا لاَقَى)).

[راجع: ١١٣١]

بھرکے روزے جیسا ہو جائے گا۔ میں نے کماکہ میں اس سے افضل طریقہ کی طاقت رکھتا ہوں' اے اللہ کے رسول مٹھیلے! آپ نے اس یر فرمایا کہ پھرایک دن روزہ رکھا کرد اور دو دن بغیر روزے کے رہا كرو- انہوں نے بيان كياكہ ميں نے عرض كياكہ ميں اس سے بھى افضل طریقے کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ پھرا یک دن روزہ رکھا کرد اور ایک دن بغیر روزہ کے رہا کرد ، حضرت داؤد مالئا ک روزے کا طریقہ بھی بھی تھااور بھی سب سے افضل طریقہ ہے۔ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! میں اس سے بھی افضل طریقے کی طاقت ر کھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے افضل اور کوئی طریقہ نہیں۔ (٣٢٩٩) ہم سے خلاد بن کیل نے بیان کیا کما ہم سے معر نے بیان کیا کما ہم سے حبیب بن انی فابت نے بیان کیا ان سے ابوالعباس نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بھن نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول الله النا الله عن دريافت فرمايا كياميري بيد خرصيح بك تم رات بھرعبادت کرتے ہو اور دن بھر (روزانہ) روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا لیکن اگرتم اس طرح کرتے رہے تو تمہاری آئکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تمہاراجی اکتاجائے گا۔ ہرمہینے میں تین روزے رکھا کرو کہ نہی (تواب کے اعتبار سے) زندگی بھر کا روزہ ہے'یا (آپ ﷺ اِن نے فرمایا کہ) زندگی بھرکے روزے کی طرح ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اینے میں محسوس کرتا ہوں 'معر نے بیان کیا کہ آپ کی مراد قوت سے تھی۔ آنخشرت سال اے فرمایا کہ پھر حضرت داؤد ملائلا کے روزے کی طرح روزے رکھا کرو۔ وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے اور ایک دن بغیرروزے کے رہا کرتے تھے اوراگر دشمن سے مقابلہ کرتے تو میدان سے بھاگانہیں کرتے تھے۔

انبياء كيهم السلام كابيان

احادیث مذکورہ میں حضرت داؤد ملائلاً کا ذکر ہے۔ باب سے یمی وجہ مطابقت ہے۔

٣٨- بَابُ أَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى اللهِ

صَلاَةُ دَاوُدَ،

وَأَحَبُ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ : كَانَ

باب حضرت داؤد علائلا كابيان-

سورہ بنی اسرائیل بین اللہ نے فرمایا کہ اس کی بارگاہ میں سب سے پندیده نماز داؤد مایش کی نماز ہے اور سب سے پندیدہ روزہ حضرت

ينَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلْثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ. وَيَصُومُ يَومًا قَالَ عَلِيْ : وَهُوَ قَولُ عَائِشَةَ : ((مَا أَلْفَاهُ السَّحْرُ عِنْدِي إلاَّ نَائِمًا)).

٣٤٢٠ حَدَّتَنَا فَتَيَبَةُ بُنُ سَعِيْدٍ حَدَّتَنَا سُفْيانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسِ النَّفَقِيِّ سَمِعَ عَبْدَ الله بْنَ عَمْرٍو بْنِ أَوْسِ النَّفَقِيِّ سَمِعَ عَبْدَ الله بْنَ عَمْرٍو بْنِ قَال : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ عَلَىٰ: ((أَحَبُ الصَيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ الصَيامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يُومَا وَيُفْطِرُ يَومًا. وَأَحَبُ الصَّلاَةِ إِلَى اللهِ طَلاَةُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ طَلاَةُ ذَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ طَلاَةُ ذَاوُدَ، كَانَ يَتَامُ نِصَفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ طَلاَةً وَيَنَامُ سُدُسَهُ)). [راجع: ١٩٣١]

واؤد علائل کا روزہ ہے۔ وہ (ابتدائی) آدھی رات میں سویا کرتے اور ایک تمائی رات میں عبادت کیا کرتے تھے۔ پھرجب رات کا چھٹا حصہ باقی رہ جا تا تو سویا کرتے۔ اس طرح ایک دن روزہ رکھا کرتے اور ایک دن بوزہ در کھا کرتے اور ایک دن بوزہ نے کہا کہ حضرت علی بخاٹی نے کہا کہ حضرت علی بخاٹی نے کہا کہ حضرت عالم بخائی نے کہی اس کے متعلق کہا تھا کہ جب بھی سحرے وقت میرے یہاں نی کریم طبی ہے موجود رہے تو سوئے ہوئے ہوئے تھے۔ میرے یہاں نی کریم طبی ہے متعبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عمرو بن وینار نے 'ان سے عمرو بن اوس ثقفی نے' ان سے عمرو بن وینار نے 'ان سے عمرو بن اوس ثقفی نے' ان سے عمرو بن وینار نے 'ان سے عمرو بن اوس ثقفی نے' ان سے عمرو بن وین کیا کہ بچھ سب سے پہندیدہ طریقہ داؤد علیا گا طریقہ تھا۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن بغیر روزے کے رہتے تھے۔ اس طرح اللہ تعالی کے نزدیک نماز کا سب سے نیادہ پندیدہ طریقہ حضرت داؤد علیا کی کئی کا طریقہ حضرت داؤد علیا کی کنور کے میں بھی سوتے اور ایک تمائی حصی میں بھی سوتے تھے۔

حضرت داؤد ملائلہ کا روزہ بمیشہ روزہ رکھنے سے افضل ہے۔ کیونکہ بمیشہ روزہ رکھنے میں نفس کو روزے کی عادت ہو جاتی ہے اور عادت کی وجہ سے عبادت کے لئے جو مشقت ہونی چاہئے وہ باقی نہیں رہتی۔ حضرت داؤد ملائلہ آدھی رات کے بعد اٹھ کر تہجد پڑھتے' پھر سو جاتے' بھر صبح کی نماز کے لئے اٹھتے۔ یہ اور زیادہ مشکل اور نفس پر زیادہ شاق ہے۔

٣٩-بَابُ ﴿ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاْوُدَ ذَا الأَيْدِ
اِنَّهُأَوَّ ابِ اللَّي قَوْلِهِ - وَفَصْلَ الْدَخِطَابِ ﴾
الْقَضَاءِ. ﴿ وَلاَ تُشْطِط ﴾ : لاَ تُسْرِف. الْقَهْمُ فِي الْقَضَاءِ. ﴿ وَلاَ تُشْطِط ﴾ : لاَ تُسْرِف. ﴿ وَلاَ تُشْطِط ﴾ : لاَ تُسْرِف. ﴿ وَلاَ تُشْطِط ﴾ : لاَ تُسْرِف. وَوَاهْدِنَا إِلَى سَوَاء الصَرَاطِ. إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تَسْعُ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً - يُقَال الْمَرُأَةِ : نَعْجَة، وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا : شَاةً - وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ : أَكْفِلُنِيْها ﴾ - وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ : أَكْفِلُنِيْها ﴾ - وَلَي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ : أَكْفِلُنِيْها ﴾ - وَكَفَلَهَا زَكَرِيًا ﴾ : ضَمَها - وَكُلُلُ اللَّهُ وَكَفَلَهُا زَكَرِيًا ﴾ : ضَمَها -

باب الله پاک کاسورهٔ ص میں فرمانا' ہمارے زور دار بندے داؤد کاذکر کر'وہ خدا کی طرف رجوع ہونے والاتھا

الله تعالی کے ارشاد و فصل الخطاب تک (یعنی فیصله کرنے والی تقریر ہم نے انہیں عطاکی تھی) مجاہد نے کہا کہ فصل الخطاب سے مراد فیصلے کی سوجھ بوجھ ہے۔ ولا تشطط یعنی بے انصافی نہ کراور ہمیں سید ھی براہ بتا' یہ شخص میرا بھائی ہے اس کے پاس نٹانوے نعجة (دنبیاں) بیں "عورت کے لئے بھی نعجة کالفظ استعال ہو تاہے اور نعجة بکری کو بھی کہتے ہیں "اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے' سویہ کہتاہے وہ بھی مجھ کو دے ڈال" یہ کفلھا ذکریا کی طرح ہے بمعنی ضمھا

 وغزُّنيَ أَهِ: غَلَبَنِي. صَارَ أَعَزُّ مِنِّي، اغْزَزْتُهُ: جَعْلُتُهُ عَزِيْزًا وَهِي الْحَطَابِ وَ يْقَالُ: الْمُحاورةُ. وقال لقد ظلمك بسُوال نعْجتك إلى نعاجه. وإنَّ كَثْيْرًا من الْخَلَطَاءِ ﴿ الشُّرِكَاءَ ﴿ لَيَبْغِي - إِلَى قَوْلُهُ - إنَّمَا فَتَنَّاهُ ﴿ قَالَ ابْنَ عَبَّاسَ : أَخْتَبَرْنَاهُ. وَقَرَأَ عُمَرُ : هِ فَتَنَاهُ ﴿ وَ بَتَشْدُيْدِ النَّاءُ -﴿فَاسْتَغْفَرَ رَبُّهُ وَخَرَّ رِأَكِعًا وَأَنَابَ﴾.

"اور گفتگومیں مجھے دباتا ہے۔ داؤد طلائل نے کماکہ اس نے تیری دنی ا تی د نبیوں میں ملانے کی درخواست کرکے واقعی تجھے پر ظلم کیااور اکثر ساجھی یوں ہی ایک دوسرے کے اویر ظلم کیا کرتے ہیں" اللہ تعالی ك ارشاد "انما فتناه" تك - ابن عباس بن في في كماكه (فتناه ك معنی ہیں) ہم نے ان کا امتحان کیا۔ عمر بناٹھ اس کی قرأت تاء کی تشدید ك ساته "فنناه "كياكرت تح "سوانهول في اين يرورد كارك سامنے توبہ کی اور وہ جھک پڑے اور رجوع ہوئے۔"

تیہ ہمچے البعض نے کما کہ حضرت داؤد ملائقا نے ایک کم سو بیویاں رکھ کر پھر کسی کی حسین بیوی دیکھی۔ ان کے دل میں اس عورت کو مسين المرنے کا خيال آيا۔ اللہ پاک نے اس خيال پر بھی ان کو ملامت کی اور دو فرشتوں کو مدعی اور مدعا عليه بنا کر ان ہی ہے فیصلہ کرایا جو حق تھا۔ پہلے تو حضرت واؤد کو خیال نہ آیا' پھر سمجھ گئے کہ یہ سب میرے ہی حسب حال ہے۔ اس وقت خوف خدا ہے روئے اور استغفار کیا۔ قطلانی نے کہا کہ بیہ جو بعض مفسرین نے داستان کھی ہے کہ حضرت داؤد ملائلہ ایک عورت کے بال کھلے د کچھ کراس پر عاشق ہو گئے تھے اور اس کے خاوند کو قتل کرا دیا' بیر ب جھوٹ ہے۔ حضرت علی بڑاٹھ نے کہا کہ جو کوئی بیہ قصہ حضرت داؤد طلائل کا نام لے کر بیان کرے گامیں اس کو ایک سو ساٹھ کو ڑے ماروں گا۔

> ٣٤٢١ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بُنُ يُوسُفَ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: ((قُلْتُ لابْن عَبَّاسِ أَسْجُدُ فِي ص؟ فَقَرَأَ: ﴿وَمِنْ ذُرِّيِّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ -خَتِي أَتِي - فِبهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ﴿ فَقَالَ: نَبِيُّكُمْ عِلَى مِمِّنْ أَمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ)). [أطرافه في: ٤٦٣٢، ٤٨٠٧، ٤٨٠٧].

(۱۳۴۲۱) ہم سے محد بن سلام نے بیان کیا کہاہم سے سمل بن یوسف نے بیان کیا' کہا کہ میں نے عوام سے سنا' ان سے مجامد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس بھات سے پوچھا کیامیں سورہ کس میر ، تجدہ کیا کروں؟ تو انہوں نے آیت ﴿ و من ذریته داود و سلیمان ﴾ "كى تلاوت کی " ﴿ فبهداهم اقتده ﴾ " تك ليز انهول نے كماكم تہارے نی ماہیم ان لوگوں میں سے تھے جنہیں انبیاء سکتے کی اقتداء كاحكم تهابه

حضرت امام بخاری رطیعی نے اس حدیث کو کتاب التقبیر میں بھی نکالا ہے۔ اس میں بیہ ہے کہ آپ نے سور و کس میں سجدہ کیا۔ ہارے رسول کریم ملائیل کو جو اللے رسولوں کی اقتداء کرنے کا حکم ہوا' اس کا مطلب سے ہے کہ عقائد و اصول سب پیغیروں کے ایک ہں گو فروعات میں کسی قدر اختلاف ہے۔

(٣٣٢٢) جم سے مویٰ بن اساعیل نے بیان کیا 'کما ہم سے وہب نے بیان کیا' ان سے ابوب نے بیان کیا' ان سے عکرمہ نے اور ان ے حضرت ابن عباس رضی الله عنمانے بیان کیا کہ سورہُ ص کا تجدہ ٣٤٢٢ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضروری نمیں' لیکن میں نے نبی کریم ملی ایک اس سورہ میں سجدہ کرتے دیکھاہے۔

النبي ﷺ يَسْجُدُ فِيْهَا)).[راجع: ١٠٦٩] گو حديث اس باب سے تعلق نهيں رکھتی گرسورہ ص جیں حضرت داؤد عَلِيْقًا كابيان ہے اور اس جی سجدہ بھی حضرت داؤد طِلِنَهَا كى توبہ قبول ہونے كے شكريد جيں ہے'اس مناسبت سے اس كو يمال بيان كرديا۔

#### ٤ - بَابُ قَوْل اللهِ تَعَالَى:

اور ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عطا فرمایا 'وہ بست اچھا بندہ تھا' بست بی رجوع ہونے والا اور توجہ کرنے والا۔ سلیمان کا بیہ کہنا کہ مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت دے کہ میرے سواکسی کو میسرنہ ہو۔ اور سور ہ توبہ میں اللہ تعالی کا فرمان " اوربیا لوگ پیچیے لگ گئے اس علم کے جو سلیمان کی بادشاہت میں شیطان بردھا کرتے تھے۔" اور سورہ سبامیں فرمایا "(ہم نے) سلمان کے لیے ہوا کو (تابع) کردیا کہ اس کی صبح کی منزل مهینه بھر کی ہوتی اور اس کی شام کی منزل مہینہ بھر کی ہوتی اور قطریعنی ہم نے ان کے لئے لوہے کاچشمہ بمادیا (و اسلناله عین القطر معنى) و اذبناله عين الحديد ب "اور جنات مير كچ وه تح جو ان ك آگ ان كى پروردگارك حكم سے خوب كام كرتے تھے۔" آخر آیت من محاریب تک۔ مجاہد نے کما کہ محاریب وہ عمارتیں جو محلول سے کم ہول تماثیل تصوریں اور لگن اور جواب یعنی حوض جیسے اونٹول کے لئے حوض ہوا کرتے ہیں۔ "اور (بڑی بڑی) جی ہوئی و یکیس" آیت الشکور تک پرجب، مے نان پر موت کا حکم جاری كرديا توكى چيزنان كى موت كاپية نه ديا ججزايك زين ك كيرك (دیمک) کے کہ وہ ان کے عصا کو کھاتا رہا 'سوجب وہ گر بڑے تب جنات نے جانا کہ وہ مرگئے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان المهين " تک دوسلیمان ملائلا کہنے گئے کہ میں اس مال کی محبت میں پرورد گار کی یاد ے غافل ہو گیا" فطفق مسحاالخ لینی اس نے گھو ڑوں کی ایال اور ا گاڑی کچھاڑی کی رسیوں پر ہاتھ کھیرنا شروع کر دیا۔ الاصفاد جمعنی الوثاق بيريال زنجرس عابد نے كماكه الصافنات صفن الفرس مشتق ہے' اس وقت بولتے ہیں جب گھوڑا ایک پاؤں اٹھا کر کھر کی

﴿ وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ، نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴾ [ص: ٣٠] الرَّاجعُ: الْمُنِيْبُ. وَقَوْلُهُ : ﴿ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لأَحَدِ مِنْ بَعْدِي ﴾ [ص: ٣٥] وَقُولُهُ: ﴿وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا إِلشَّيَاطِيْنُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ ﴾ [البقرة : ١٠٢]، ﴿ ولِسُلَيْمَانَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ﴾ - أَذَبْنَا لَهُ عَيْنَ الْـحَدِيْدِ -﴿ وَمِنَ الْحِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى مِنْ مَحَارِيْبَ ﴾ [سَبَأَ: ١٢] قَالَ مُجَاهِدٍ: بُنْيَانُ مَا دُونَ الْقُصُورِ ﴿وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ﴾ كَالْحِيَاضِ لِلإِبِلِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسِ: كَأَجَوِبَةِ مِنَ الأَرْضِ ﴿ وَقُدُورِ رَّاسِيَاتِ اعْمَلُوا آلَ دُاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيْلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورٌ. فَلَـمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوتِهِ إِلاَّ دَابَّةُ الأرْض - الأرْضَةُ - تَأْكُلُ مِنْسَأْتَهُ ﴾ عَصَاهُ ﴿ فَلَمَّا خَرَّ - إِلَى قُولِهِ -الْـمُهيْن﴾ [سبأ:١٣-١٤] ﴿حُبُ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي. . فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ﴾ يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيْبَهَا. ﴿الأَصْفَادِ ﴾ الْوَثَاق.

((لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُجُودِ، وَرَأَيْتُ

وقال مُجَاهِد: ﴿الصَّافِنَاتِ﴾: صَفَنَ الفَرَسُ رَفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الْحَافِرِ. ﴿الْجَيَادُ﴾: السَّرَاعُ. ﴿جَسَدًا﴾: السَّرَاعُ. ﴿جَسَدًا﴾: شَيْطَانًا. ﴿وُرُخَاء﴾: طَيَّهةً. ﴿حَيْثُ شَاءَ. ﴿فَامْنُنْ﴾: ﴿حَيْثُ شَاءَ. ﴿فَامْنُنْ﴾: أَعْطِ. ﴿بِغَيْرِ حِسَابِ﴾ : بِغَيْرِ حَرَجٍ.

نوک پر کھڑا ہو جائے" الجیاد لینی دوڑنے میں تیز۔ جسدا بمعنی شیطان ' (جو حضرت سلیمان عَلِاتِلَا کی ا تگوشی پین کران کی کری پر بیٹھ گیا تھا۔) رخاء نرمی سے 'خوشی سے۔ حیث اصاب لیعنی جمال وہ جانا چاہتے فامنن ' اعظ کے معنی میں ہے ' جس کو چاہے دے۔ بغیر حساب بغیر کی تکلیف کے 'بے حرج۔

ا فطفق النح كى يہ تغيرامام بخارى راين نے كى ہے كہ وہ گھوڑوں كا ملاحظہ فرمانے لگے۔ اكثر مضرين نے يہ معنى كئے ہيں كہ ان كرين عمر كى نماز قضا ہو گئى تھى۔ كے بين كہ ان كريكھنے ميں عصر كى نماز قضا ہو گئى تھى۔

(۳۴۲۳) ہم ہے محمد بن بشار نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم ہے محمد بن ذیاد بن جعفر نے بیان کیا' ان سے محمد بن ذیاد بن جعفر نے بیان کیا' ان سے محمد بن ذیاد نے اور ان سے حضرت ابو ہر رہ ہواؤٹ نے کہ نبی کریم ملڑائیا نے فرمایا' ایک سرکش جن کل رات میرے سامنے آگیا تاکہ میری نماز خراب کردے لیکن اللہ تعالی نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے اسے کردے لیکن اللہ تعالی نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے دول کہ تم سب لوگ بھی دیکھ سکو۔ لیکن مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان عالی کی دعایاد آگئی کہ ''یا اللہ! مجھے اپنی سلطنت دے جو میسرنہ ہو'' اس لئے میں نے اسے نامراد واپس کر میں سے ہویا جنوں میں سے ہویا جنوں دیا۔ عفریت سرکش کے معنی میں ہے' خواہ انسانوں میں سے ہویا جنوں میں ہے۔

روایت میں حضرت سلیمان علیت کا ذکر ہے' باب سے رسی مناسبت ہے۔ حضرت سلیمان علیت کی وعا آیت رَبِ اغفورلی و هَبْ لی مُلْکًا لاَّ یَنْبَغِی لِاَ حَدِ مِنْ بَعْدِی (ص: ٣٥) میں ذرکور ہے۔

٣٤٢٤ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَحْلَدِ حَدَّثَنَا مَعْفِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ مَعْفِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْ النَّبِيِّ اللهُ عَنْ النَّبِيِّ اللهُ قَالَ: ((قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ

(۳۳۲۳) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمان نے بیان کیا 'ان سے اعرج نے 'ان عبد الرحمان نے بیان کیا 'ان سے ابوالزناد نے 'ان سے اعرج نے 'ان سے ابو ہریرہ بنائی نے بیان کیا کہ نبی کریم التی ہے فرمایا 'سلیمان بن داؤد النبیا نے کہا کہ آج رات میں اپنی ستر بیویوں کے باس جاؤں کا

دَاوُدَ : لأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِيْنَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ في سَبيْل ا للهِ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ : إِنْ شَاءَ اللهُ. فَلَـْم يَقُلْ، وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْنًا إلا وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدَ شِقِّيهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَىٰ: لَوْ قَالَهَا لَىجَاهَدُوا فِي سَبَيْلِ اللهِ)). قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزُّنَادِ ((تِسْعِيْنَ)) وَهُوَ أَصَحُّ. ٣٤٢٥ حدَثْنَا عُمَرُ بْنُ حَفْص حَدَثْنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي ذَرٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أُوَّل؟ قَالَ: ((الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)). قَالَتْ: ثُمَ أيُّ؟ قال: ((ثُمَّ الْمَسِيْجِدُ الأَقْصَى)) قُلْتُ: كُمْ كَانَ بِيْنَهُمَا؟ قَالَ: ((أَرْبَعُونَ)). ثُمَّ قال : ((حينُهُمَا أَدْرَكَتُكَ الصَّلاَةُ فَصلِّ وَالأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ)). [راجع: ٢٣٣٦

اور ہر بیوی ایک شمسوار جنے گی جو اللہ کے راستے میں جماد کرے گا۔
ان کے ساتھی نے کہا ان شاء اللہ 'لیکن انہوں نے نہیں کہا۔ چنانچہ
کی بیوی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہیں ہوا' صرف ایک کے یہاں ہوا
اور اس کی بھی ایک جانب بیکار تھی۔ نبی کریم طاق کیا نے فرمایا کہ اگر
حضرت سلیمان علائے ان شاء اللہ کمہ لیتے (تو سب کے یہاں نچے پیدا
ہوتے) اور اللہ کے راستے میں جماد کرتے۔ شعیب اور ابن الی الزناد
نے (بجائے سترکے) نوے کہا ہے اور یمی بیان زیادہ صحیح ہے۔

اس کی باب ہے مناسبت سے ہے کہ اس میں معجد اقصیٰ کا ذکر ہے جس کی بناء اول بہت قدیم ہے گر بعد میں حفزت سلیمان علین فی اس کی بناء اول بہت قدیم ہے گر بعد میں حفزت سلیمان علین فی اس کی تجدید فرمائی۔ ہر دو عمارتوں کی پہلی بنیادوں میں چالیس سال کا فاصلہ ہے۔ اس طرح منکرین حدیث کا اعتراض پادر ہوا ہو گیا جو وہ اس حدیث پر وارد کرتے ہیں۔ امت میں گراہ فرقی بہت پیدا ہوئے گر منکرین حدیث نے ان تمام گراہ فرقوں سے آگ قدم بڑھا کر بنیاد اسلام کو ڈھانے کی کوشش کی ہے۔ یا فاتلهم الله الله علیہ وفکون ا

٣٤٢٦ حدَّنَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّنَنا أَبُو الزَّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ ابا هُرَيْرَة رَضِيَ الله عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رسُول الله عِنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رسُول الله عِنْهُ يَقُولُ: ((مَعْلِي وَمَثْلُ النَّاسِ كَمَثْلِ رجُل اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْفِرَاشُ وهذه الدَوابُ تَقَعُ فِي النَّارِ)).

(٣٣٢٦) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبردی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا 'ان سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا ' انہوں نے حضرت ابو ہررہ بڑاٹھ سے سنااور انہوں نے بی کریم ساٹھ ہے انہوں نے حضرت ابو ہریہ بڑاٹھ سے سنا ور تمام انسانوں کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی ہو۔ پھر پروانے اور کیڑے مکوڑے اس میں گرنے گئے ہوں۔

٣٤٢٧ ((وقال : كانتِ امْرَأْتَان معهُما الناهما. جاء الذُّنْتُ فَدَهَب باين إحُداهُما، فقالتُ صاحِبَتها إنَّمَا ذُهبَ بَابْنِكِ، وقالت الأخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بابْنِكِ. فتحاكمَتا إلَى دَاوُدَ فَقَضَى بهِ لِلْكُبْرَى، فخرجتا عَلى سُلَيْمَانَ بُنَ دَاوْدَ عَلَيْهِمَا السَّلامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ: انْتُونِي بالسِّكَيْنِ أَشْقُهُ بِينهُمَا. فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لاَ تَفْعَلْ يرُحمُك الله. هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بهِ للصُّغُرى. قَالَ البوهُرَيْرَة رَضِيَ الله عُنَّهُ: والله إنْ سمِغْتُ بالسِّكِّيْنِ الأ يُومَنذ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلاَّ الْمُدْيَةُ)). اضرفه في : ٦٧٦٩].

(٣٢٢٨) اور آنخضرت ما النيام نے فرمايا كه دو عورتيس تھيس اور دونوں کے ساتھ دونوں کے بیجے تھے۔ اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے نیچے کو اٹھالے گیا۔ ان دونوں میں سے ایک عورت نے کما بھیڑیا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کما کہ تمهارے بیٹے کو لے گیا ہے۔ دونوں داؤد طالئ کے یمال اپنا مقدمہ لے گئیں۔ آپ نے بری عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد کے یہاں آئیں اور انہیں اس جھڑے کی خبردی۔ انہوں نے فرمایا کہ اچھاچھری لاؤ۔ اس بچے کے دو ککڑے کر کے دونوں کے درمیان بانٹ دوں۔ جھوٹی عورت نے بیہ س كركها' الله آپ پر رحم فرمائد اليانه كيجيئ ميں نے مان لياكه بيد اسی بردی کالرکا ہے۔ اس بر سلیمان طالعت نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ کیا۔ حضرت ابو ہریرہ بناٹھ نے کہا کہ میں نے سکین کالفظ اس دن سنا ورنہ ہم بھیشہ (چھری کے لئے) مدید کالفظ بولا کرتے تھے۔

ان جملہ احادیث ندکورہ میں ضمنی طور پر حضرت سلیمان علائل کا ذکر آیا ہے۔ اس لئے ان احادیث کو یمال درج کیا گیا۔ باب سے یمی وجه مناسبت ہے۔ مزید تفصیل کتاب القیر میں آئے گی۔ ان شاء الله۔

حضرت لقمان يلين اله اين زمانه ك ايك دانا حكيم ته عنه بعض روايات من ب كه انهول في حضرت داؤد علين كا زمانه يا اور ان س

١ ٤ - بَابُ قُول اللهِ تَعَالَى: ﴿ وَلَقَدُ آتَيْنَا لُقُمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرُ للهِ - إَلَى قَولِهِ - إنَّ اللهَ لاَ يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَال فَخُورَ ﴿ [لقمان : ١٢-١٨]. ﴿ وَلاَ تُصَغِّرُهِ : الإغْرَاضُ بِالْوَجُّهِ.

٣٤٢٨– حَدَّثَنا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةً

عن الأعْمش عَنْ إبْراهِيْم عَنْ عَلْقَمَةَ عنْ

عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَـمَّا نَزَلتِ : ﴿ الَّذِيْنَ آمَنُوا

وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ﴾ [الأنعام :

٨٢] قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَيُّنَا لَمْ

باب حضرت لقمان كابيان اور سورة لقمان ميں الله تعالى نے فرمایا "اور بیشک دی تھی ہم نے لقمان کو حکمت یعنی یہ کہا که الله کاشکرادا کر

آيت ﴿ ان الله لا يحب كل مختال فخور ﴾ تك لا تصعر لين اينا چېره نه کيمير-

فیض بھی حاصل کیا، جمہور کا قول میں ہے کہ میں ایک دانا حکیم تھے نبی نہ تھے۔ بعض لوگوں نے ان کو نبی کہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (٣٣٢٨) م سے ابوالوليد نے بيان كيا كمامم سے شعبہ نے بيان كيا ان سے اعمش نے 'ان سے ابراہیم نے 'ان سے علقمہ نے اور ان سے حضرت عبدالله بن مسعود رضى الله عنه نے بیان کیا که جب آیت "جو لوگ ایمان لائے اور اینے ایمان میں ظلم کی ملاوٹ نہیں کی " نازل ہوئی تو نبی کریم ماٹھیا کے صحابے نے عرض کیا "ہم میں ایسا

**₹**(706) > 33 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | 30 (200) | كون ہو گاجس نے اپنے ايمان ميں ظلم نہيں كيا ہو گا۔ اس پر سے آيت

نازل موئی "الله کے ساتھ کی کو شریک نہ مھرا۔ بے شک شرک ہی ظلم عظیم ہے۔ يَلْبِسُ إِيْمَانَهُ بِظُلِّم؟ فَنَزَلَتْ: ﴿ لَا تُشْرِكُ باللهِ، إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٍ ﴿ [لقمان: ١٣]. [راجع: ٣٢]

یہ روایت اوپر گزر چکی ہے۔ اس روایت میں کو حضرت لقمان طائل کا ذکر نہیں ہے گرچو نکہ اس کے بعد والی روایت میں ہے اور یہ آیت حضرت لقمان ہی کا قول ہے لندا باب کی مناسبت ظاہر ہے۔

> ٣٤٢٩ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنْ يُونُسَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشْ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَـمَّا نَزَلَتْ : ﴿ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَلَـمْ يَلْبَسُوا ايْمَانَهُمْ بِظُلْمِ ﴿ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْـمُسْلِـمِيْنَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّنا لاَ يَظْلِنُم نَفْسَهُ ؟ قَالَ: لَيْس ذَلِكَ، إنَّمَا هُوَ الشَّرْكُ، أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ إِ: ﴿ إِنَّا بُنَيٌّ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ إِنَّ الشُّرْكَ لَظُلُّمٌ عَظِيْمٌ ﴿ [راجع: ٣٢]

(٣٣٢٩) محص سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کما ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبردی 'کہاہم سے اعمش نے بیان کیا' ان سے ابراہیم نخعی نے ان سے علقمہ نے اور ان سے حضرت عبدالله بن مسعود بنالله نے بیان کیا کہ جب آیت "جو لوگ ایمان لائے اور اینے ایمان کے . ساتھ ظلم کی ملادث نہیں کی" نازل ہوئی تو مسلمانوں پر بردا شاق گزرا اور انہوں نے عرض کیا ہم میں کون ایسا ہو سکتا ہے جس نے این ایمان کے ساتھ ظلم کی ملاوٹ نہ کی ہوگی؟ آنخضرت ملی کیا نے فرمایا کہ اس کایہ مطلب نہیں، ظلم سے مراد آیت میں شرک ہے۔ کیاتم نے نہیں ساکہ حضرت لقمان ملائل نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اسے نصیحت كرتے ہوئے كه "اے بينے! الله تعالى كے ساتھ كى كو شريك نه محمرا 'ب شک شرک براہی ظلم ہے۔ "

> ٢ ٤ - بَابُ ﴿وَاضْرِبُ لَهُمْ مَثَلاً أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ ﴾ الآية إيس: ١٣] ﴿ فَعَزَّ زُنَا ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ : شَدَّدُنا.

باب "اوران کے سامنے بستی والوں کی مثال بیان کر"الآیة فعززنا کے معنی میں مجاہر نے کما کہ ہم نے انسیں قوت پنچائی" عبدالله بن عباس رضى الله عنهان كهاكه طائو كم كم معنى "تههارى مصببتیں"ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسِ : ﴿ طَائِرُكُمْ ﴾: مَصَائِبُكُمْ

سورؤ الن کی ان آیات میں جن پنجبروں کا ذکر ہے ، یہ حضرت کیلی سے پہلے بھیج گئے تھے ان کا نام یوحنا اور بولس تھا، تیسرے کا نام شمعون تھا۔ امام بخاری رائی اس باب میں کوئی حدیث نہ لا سکے۔ کیونکہ اس بارے میں کوئی حدیث ان کی شرط کے مطابق نہ ملی ہو گی۔ ان پنجبروں کی توحید و تبلیغ اور شادت کا تذکرہ سور و ایس میں مفصل موجود ہے۔ قرید سے مراد شمرانطاکیہ ہے۔

#### باب حفرت ذكريا علائله كابيان

اور الله تعالى فے سورہ مريم ميں فرمايا (بير) تيرے پرورد گار كر رحت (فرمانے) کا تذکرہ ہے اینے بندے ذکریا پرجب انہوں نے اپنے رب کو آہستہ یکارا 'کمااے بروردگار! میری بٹریاں کنروز ہو گئی ہیں اور سر ٣٤ – بَابُ قُولِ اللهِ تُعَالَى :

﴿ ذِكْنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَريًّاء، إذْ نَادَى رَبُّهُ نِدَاءً خَفِيًّا. قَالَ : رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا - إلى

فولهِ - لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴾ [مريم: ٣-٧]. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَثَلاً. وَمَريمًا نَهُ عَبَّاسٍ : مَثَلاً. وَمَريبًا بَهِ : مَرْضِيًا . وَجَبِّا بَهِ : مَرْضِيًا . وَجَبِّا بَهِ : مَرْضِيًا . وَجَبِّا بَهُ عَمَا يَعَنُو. ﴿قَالَ رَبَ أَنِّى يَكُولَ لِي عَلامٌ - إلى قولِهِ - ثَلاَثَ لَيَالَ سَويًا ﴾ لي غلامٌ - إلى قولِهِ - ثَلاَثَ لَيَالَ سَويًا ﴾ ويُقالُ صَحِيْحًا ﴿فَحَرَجَ عَلَى قُومِهِ مَنَ السَّهِمُ اللهِ سَبَحُوا السَّمِحُوابِ، فَأُوحِى النَّهِمُ اللهِ سَبَحُوا بِكُرَةَ وَعَشِيًّا ﴾ . ﴿فَاوِحِى ﴿ : فَأَشَارٍ . وَبِيا يَحْدِي خُلُو الْكَتَابُ بَقُوة - إلى قولِهِ - يَكِي وَيُولِهِ - يَكُونُ وَلَهُ مَا لَكُمَّا بَاللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللهُ وَلِهِ اللهِ وَيَوْلِهِ - اللَّهُ قُولُهِ - اللَّهُ قُولُهِ - اللَّهُ قُولُهِ - اللَّهُ قُولُهِ - يَكُونُ اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ الللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

میں بالوں کی سفیدی تھیل بڑی ہے۔

آیت ﴿ لم نجعل له من قبل سمیا ﴾ تک و حضرت ابن عباس بن استعال ہوا ہے۔ عنیا بمعنی عصیا ہے۔ عنیا بمعنی عصیا ہے۔ عنیا بمعنی عصیا ہے۔ عنیا بمعنی عصیا ہے۔ عنیا بمعنی بروردگار! میرے یمال لڑکا کیے پیدا ہو گا" آیت" ٹلٹ لیال سویا" تک (سویا بمعنی) صحیحا ہے۔ پھروہ اپنی قوم کے رو برو مجرہ میں تک (سویا بمعنی) صحیحا ہے۔ پھروہ اپنی قوم کے رو برو مجرہ میں سے برآمد ہوا اور اشارہ کیا کہ اللہ کی پاکی صبح و شام بیان کیا کرو۔ فاوحی بمعنی فاشار ہے۔ اے یکی! کتاب کو مضبوط پکڑ" آیت" و فاوحی بمعنی فاشار ہے۔ اے یکی! کتاب کو مضبوط پکڑ" آیت" و یوم یبعث حیا " تک حفیا بمعنی لطیفا۔ عاقرا' مؤنث اور ذکر دونوں کے لئے۔ آتا ہے۔

ا سرائیلی نبیوں میں حضرت ذکریا کا مقام بہت بلند ہے۔ حضرت مریم ملیها السلام کی پرورش ان ہی کی نگرانی میں ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں ان کو بطور مبجزہ حضرت کی طائلہ جیسا فرزند رشید عطا فرمایا' ان آیات میں ان ہی کا ذکر ہے۔ ان آیات کے مشکل الفاظ کی بھی وضاحت یہاں پر کر دی گئی۔ تفصیل کے لئے سور ۂ مریم کا مطالعہ کر لیا جائے۔

ان ہوں نے کہا ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ہمام بن یکی نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے قادہ نے بیان کیا' ان سے انس بن مالک بن شخیہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ بن شی نے بیان کیا کہ بی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے شب معراج کے متعلق بیان فرمایا کہ پھر آپ اوپر چڑھے اور دو سرے آسان پر تشریف لے بیان فرمایا کہ پھر دروازہ کھو لئے کہا۔ پوچھاگیا' کون ہیں؟ کہا کہ جریل گائے۔ پوچھاگیا' کون ہیں؟ کہا کہ جریل مائے کہ بیات کہا کہ جمرال انہیں انہیں لانے کے لئے بھیجاگیا تھا؟ کہا کہ جی ہاں۔ پھرجب میں وہاں پنچا تو عیسیٰ اور یکیٰ النبی وہاں موجود تھے۔ یہ دونوں نبی آبی میں وہاں پنچا تو عیسیٰ اور یکیٰ النبی وہاں موجود تھے۔ یہ دونوں نبی آبیں میں وہاں بنی بیا ہمائی ہیں۔ انہیں خالہ ذاد بھائی ہیں۔ جبریل عالمام کیا' دونوں نے جواب دیا اور کہا خوش آ مدید نکے بھائی اور نبک نی۔

مَا اللهِ حَدَثنا هَدُبة بُنْ خالدِ حَدَثنا هَمَاه بُنْ خالدِ حَدَثنا هَمَاه بُنْ يَخْلِي حَدَثنا قَتَادَةً عَنْ أَنِس بُن مَا لَكَ بُن صَعْصِعة: ((أَنْ نَبِي مَا لَكَ بُن صَعْصِعة: ((أَنْ نَبِي الله عَلَيْهُ عَنْ نَيْله أَسْرِي به : ثُمَ صَعِد حَتَى أَنَى السماء التَّابِيةِ، فَاسْتَفْتح، قَيْل مَنْ هدا لا قال: جَبُريُل. قَيْل: ومن معك قال: محمدًد. قيل: أَرُسل الله لا قال: نعمَ فلما خلصتُ فإذا يحيى قال: نعمَ فلما خلصتُ فإذا يحيى وعيْسى وهما ابنا خالةٍ. قال: هَذَا يحيى وعيْسى، فسلَمْ عليهما، فَسَلَمْتُ، فَرَدًا، وعيْسى، فسلَمْ عليهما، فَسَلَمْتُ، فَرَدًا، فَرَدًا، أَلْصَالِح وَ النّبِي للهَ الصَالِح وَ النّبِي الصَالِح وَ النّبِي الصَالِح وَ النّبِي الصَالِح).[راجع: ٢٢٠٧]

روایت میں حضرت کیلی طیعت کا ذکر ہے ہی باب سے وجہ مناسبت ہے۔ حضرت عیسیٰ طیلتا کی والدہ حضرت مریم علیها السلام اور

(708) S (708)

حضرت یجی طالت کی والدہ حضرت ایشاع دونوں مال جائی بہنیں تھیں جن کی مال کا حنہ نام ہے۔ مریم سریانی لفظ ہے جس کے معنی خادمہ کے ہیں۔ کرمانی و فتح وغیرہ۔

٤٤ - باب قول الله تَعَالَم :

وَاذْكُرُ فِي الْكَتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلُهَا مَكَانا شَرْقَيَاهُ اِمْرِيمَ إِنَّ الله يُبَشَّوْكِ فَالَت الْسَلانكة يا مريّه إِنَّ الله يُبَشَّوْكِ بَكُلْمَة وَ إِلَّ عَمْرات : 6 \$ }. وَإِنْ الله يُبَشَّوْكِ بَكُلْمَة وَ إِلَّ عَمْرات : 6 \$ }. وَإِنْ الْمِراهِيْمَ وَآلَ عَمْرات على الْعَالَمِين – إلى قَوْلِهِ – عَمْرات على الْعَالَمِين – إلى قَوْلِهِ – عَمْرات على الْعَالَمِين وَآلَ اللهِ وَإِلَّهِ وَآلَ يَرُزُقُ مِنْ يَشَاء بغير حِسَابِ فِي آلَ إِلْمُراهِيْمَ وَآلَ عَمْرات وَآلَ يَاسِيْن وَآلَ إِلْمُراهِيْمَ وَآلَ عَمْرات وَآلَ يَاسِيْن وَآلَ الْمُراهِيْمَ وَآلَ عَمْرات وَآلَ يَاسِيْن وَآلَ أَلْمُ الْمِيْمَ وَآلَ عَمْرات وَآلَ يَاسِيْن وَآلَ مَحْمَلًا لِلْمُراهِيْمَ لَكُونَ النَّهُ وَلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيْمَ وَآلَ يَعْمُونَ وَآلَ يَعْمُونَ عَنْ آلَ اللهُ وَمُولَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيْمَ لَلُهُ اللهُ اللهُ وَالَّذِينَ الْبَعُوفَ فَي آلَ عِمْرات وَآلَ عَمْرات (آلَى) الله وَآلَ عَمْرات وَآلَ عَمْرات (آلَى)) ثُمَّ رَدُّوهُ الْمُن اللهُ عَلُونَ : وَإِلَى النَّاسِ يَقِوْلَ فَالْوا : أَهْلُ اللهُ وَالْ اللهُ الْمُنْ وَلُولُ اللهِ الْمُنْ وَلُولًا : أَهْلُ لَكُنْ اللّهُ وَلَا اللّهُ الْوَا : أَهْلُ لَلْمَالُ : قَالُوا : أَهْلُ لَلْ اللّهُ وَلَا اللّهُ الْأَصْلُ : قَالُوا : أَهْلُ لَلْ اللّهُ الْمُنْ اللّهُ وَلَا اللّهُ الْمُؤْلُولُ : أَلْمَالُ اللّهُ الْمُنْ اللّهُ وَلَا اللّهُ الْمُؤْلُولُ : أَلْمُؤُلُولُ : أَلْمُؤْلُولُ : أَلْمُؤُلُولًا : أَلْمُؤْلُولُ اللّهُ الْمُؤْلُولُ اللّهُ اللْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الل

مکانا شرقبا کا مطلب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم ہیکل چھوڑ کر جمال ان کی پرورش ہوئی اپنے آبائی وطن ناصرہ چلی گئیں۔ سے رو خلم کے شال مشرق میں واقع ہے اور باشندگان رو خلم کے لئے مشرق کا حکم رکھتا ہے۔ انجیل سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ وہ اس معالمے کا محل و قوع ناصرہ ہی بتلاتے ہیں۔ و کیھو کتاب لو قا۔

(اسالاسا) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا 'کما ہم کو شعیب نے خبردی'
ان سے زہری نے بیان کیا 'کما انہوں نے کما کہ مجھ سے سعید بن
مسیب نے بیان کیا 'کما کہ ابو ہریرہ بڑا ٹیڈ نے بیان کیا کہ میں نے رسول
اللہ طال ہے سا' آپ نے فرمایا کہ ہرایک بی آدم جب پیدا ہو تا ہے
تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھو تا ہے اور یچہ شیطان کے چھونے
سے زور سے چیختا ہے۔ سوائے مریم اور ان کے بیٹے عیلی علیما

٣٤٣١ حدَثنا أبو الْيَمانِ أَخْبِرَنَا شُعَيْبٌ عَن الزُّهْرِيَ قال: حدَثني سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَبِ قال: قال أبو هُريْرةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَعَت رَسُول الله عِلَيُّ يَقُولُ : ((مَا عَنْهُ سَعْتَ رَسُول الله عِلَيُّ يَقُولُ : ((مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَولُودٌ إِلاَّ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُ صَارِحًا مِنْ مَسَّ مَسَّ

الشَيْطان. غَبْر مريم وابنها. ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرِيْرَة : وَوَالِيَ اعْلَمْهَا بِكَ وَذُرَيْبَهَا مِنَ الشَيْطان الرَجِيْم وَإِلَّ عَمران : ٣٦. الشَيْطان الرَجِيْم وَإِلَّ قالتِ الْمَلاَئِكَةُ يَا مُرْيَمُ إِنَّ اللهِ اصْطَفاكِ وَطَهَّرِك وَاصْطَفاكِ مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبّك عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِيْن. يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبّك عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِيْن. يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبّك وَارْكَعِيْنَ. ذَلِكَ مَنْ أَنْبَاء وَارْكَعِي مَع الرَّاكِعِيْنَ. ذَلِكَ مَنْ أَنْبَاء الْعَيْب نُوْجِيْهِ إِلَيْك. وَمَا كُنْت لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿ وَمَا كُنْت لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴾ [آل عمران يُلقّون أَقُلامُهُمْ أَيْهُمْ يَكُفُلُ هُو يَكُفُلُ مَرْيَمَ. وَمَا كُنْت لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴾ [آل عمران يُلقّون أَقْلامُهُمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴾ [آل عمران كُنْت لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴾ [آل عمران عَمَالَةُ الدَّيُون ضَمَهَا مُحَفَقَة، لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدَّيُون وَشِبْهِها.

٣٤٣٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءَ حَدَّثَنَا النَّصْرُ عَنْ هِشَامِ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ : سَمِعْتُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَلِيًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَلِيًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ وَلَيْمُ عِمْرَانَ، فَقُولُ: ((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ عِمْرَانَ،

إطرفه في : ١٩٨١].

٢٤ - بَابُ قولِ اللهِ تَعالَى: ﴿إِذْ قَالَت الْملائكَةُ يَا مَرْيَمُ - إِلَى قولهِ - فَإِنَّما يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿ [آل عمران يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿ [آل عمران : ٤٥ - ٤٤]. ﴿ يُبشَرُكُ ﴿ قَالَ عَمْرَانُ وَاحِدْ. ﴿ وَجِيْهَا ﴾ : شَرِيْفًا. وَقَالَ وَقَالَ

السلام كے . پھر ابو ہر رہ ہ بناٹئي نے بیان كیا كه (اس كی وجه مریم علیها السلام كی والدہ كی ہيد دعاہے كه اے الله!) میں اسے (مریم كو) اور اس كی اولاد كو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

باب الله تعالیٰ نے فرمایا' اور (وہ وقت یاد کر) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم بیٹک اللہ نے تھے کو برگزیدہ کیا ہے اور پلیدی سے پاک کیا ہے اور تچھ کو دنیا جہاں کی عورتوں کے مقابلہ میں برگزیدہ کیا۔ اے مريم! اينے رب كى عبادت كرتى رہ اور سجدہ كرتى رہ اور ركوع كرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ' یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم تیرے اوپر وحی کر رہے ہیں اور تو ان لوگوں کے پاس نہیں تھاجب وہ اپنے قلم وال رہے تھے کہ ان ہیں سے کون مریم کو پالے اور تو نہ اس وقت ان کے پاس تھاجب وہ آپس میں اختلاف کر رہے تھے۔ یکفل یضم کے معنی میں بولتے ہیں العنی مالیوے۔ کفلھالعنی صمها ملالیا (بعض قرائول میں) تخفیف کے ساتھ ہے۔ یہ وہ کفالت ہے جو قرضوں وغیرہ میں کی جاتی ہے بعنی ضانت وہ دو سرا معنی ہے۔ (۱۳۲۳۲) مجھ سے احدین الی رجاء نے بیان کیا کما ہم سے نفر نے بیان کیا' ان سے مشام نے 'کما کہ مجھے میرے والدنے خبروی 'کما کہ میں نے عبداللہ بن جعفرے سنا کہا کہ میں نے حضرت علی ہالٹر سے ملی فرما رہے تھے کہ مریم بنت عمران (اینے زمانہ میں) سب سے بمترین خاتون تھیں اور اس امت کی سب سے بمترین خاتون حضرت خدیجه بین (رفنانها)۔

# باب الله پاک کاسورهٔ آل عمران میں فرمانا "جب فرشتوں فی اللہ عمریم!

فانما یقول له کن فیکون تک یبشرک اوریبشرک (مزید اور مجرد) دونول کے ایک معنی ہیں۔ وجیها کا معنی شریف ابراہیم نخعی نے کما کمد مسیح صدیق کو کہتے ہیں۔ مجاہد نے کماکھلا کا معنی بروبار۔ اکمه

جو دن کو دیکھے 'پر رات کو نہ دیکھے۔ یہ مجاہد کا قول ہے۔ اوروں نے کہا اکمه کے معنی مادر زاد اندھے کے ہیں۔

إِبْرَاهِيْهُ: الْمَسِيْحُ الصَّدِّيْقُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْكَهل الْحَلِيْم. وَالأَكْمَهُ مَنْ يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ. وَقَالَ عَيْرُهُ: مَنْ يُولَدُ أَعْمَى.

آیات ندکورہ میں حضرت عیلی طائق کی پیدائش کا ذکر ہے جو بغیر پاپ کے محض اللہ کے تکم سے پیدا ہوئے۔ جن نام نماو مسلمانوں نے حضرت عیلی کی اس حقیقت سے انکار کیا ہے ان کا قول باطل ہے۔ قرآن پاک میں صاف موجود ہے۔ ﴿ إِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَاللّٰهِ كَمَثَلُ اَدُمْ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابِ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَیَكُونُ ﴾ (آل عمران: ٥٩) صدق الله تعالٰی امنابه و صدقنا۔ قوله المسبح الصدیق قال الطبری مراد ابراهیم بذالک ان الله مسحه فطهره من الذنوب فهو فعیل بمعنی مفعول و یقال سمی بذالک لانه کان لا یمسح ذاعاهة الابری و سمی الدجال به لانه یمسح الارض و قبل لکونه ممسوح العین (فتح الباری)

٣٤٣٣ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُرَّةً اللهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى اللهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى اللهَ مُدَانِيً يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النِّبِيُّ عَلَى النَّسَاءِ النِّبِيُ عَلَى النَّسَاءِ كَمُلَ مِن النَّسَاءِ كَمُلَ مِن الرِّجَالِ كَثِيْرٌ، وَلَمْ يَكُمُلُ مِن النَّسَاء مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ، وَلَمْ يَكُمُلُ مِن النَّسَاء إلاَّ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَان وَآسِيةً امْرَأَةُ وَلُوعِنْ). [راجع: ٣٤١١]

٣٤٣٤ - وُقَالَ ابْنُ وَهَبِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عِن ابْنِ شِهَابِ قَالَ : حَدَّثِنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ عَلَى يَقُولُ: ((نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نَسَاءِ رَكِبْنَ الإبلَ: أَخْنَاهُ عَلَى طَفْلٍ، نَسَاءِ رَكِبْنَ الإبلَ: أَخْنَاهُ عَلَى طَفْلٍ، وَأَرْعَاهُ عَلَى رَوْحٍ في ذَاتِ يَده)). يَقُولُ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْحٍ في ذَاتِ يَده)). يَقُولُ أَبُو هُرَيْرةَ رَضِيَ أَللَهُ عَنْهُ عَلَى إِثْرِ ذَلِك: وَلَمْ تَرْكَبُ مَرْيَمْ بِنْتُ عِمْرانَ بَعِيْرَا قَطُ. وَلَمْ ابْنُ أَخِي الزَّهْرِيّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُ تَابِعَهُ ابْنُ أَخِي الزَّهْرِيّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُ

(۳۲۳۳۳) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم
سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے عمرو بن مرہ نے' انہوں نے کہا کہ میں
نے مرہ ہمدانی سے سا۔ وہ حضرت ابو موکیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے
بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا عورتوں پر
عائشہ کی فضیلت الی ہے جیسے تمام کھانوں پر ٹرید کی۔ مردوں میں سے
تو بہت سے کامل ہوگزرے ہیں لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور
فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا اور کوئی کامل بیدا نہیں ہوئی۔

(۱۳۳۳) اور ابن وہب نے بیان کیا کہ مجھے یونس نے خردی' ان سے ابن شماب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہررہ بناٹھ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ملٹھ کے سے سنا' آپ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والیوں (عربی خواتین) میں سب سے بہترین قریش خواتین ہیں۔ اپنے نیچ پر سب سے زیادہ محبت و شفقت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال و سب سے بہتر نگران و محافظ۔ حضرت ابو ہریرہ بناٹھ سے صدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے کہ مریم بنت عمران اونٹ پر بھی سوار نہیں ہوئی تھیں۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو زہری کے بھیجے سوار نہیں ہوئی تھیں۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو زہری کے بھیجے

عَن الزُّهْرِيِّ. [طرفاه في: ٥٣٦٥،٥٥٢٥]. ٧٤ - بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ يَا أَهُلَ الْكِتَابِ لاَ تَغْلُوا فِي دِيْنِكُمْ وَلاَ تَقُولُوا عَلَى اللهِ إلا الْحَقِّ، إنَّمَا الْمَسِيْحُ عَيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَوْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ، فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلاَ تَقُولُوا ثَلاَثَةً انْتَهُوا خَيْرًا لُكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَّهُ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ، لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ، وَكَفَى باللهِ

فَجَعَلَهُ رُوحًا ﴿وَلاَ تَقُولُوا ثَلاَثَةٌ ﴾.

وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ : ﴿كَلِمَتُهُ ﴾ كُنْ فَكَانَ. وَقَالَ غَيْرُهُ : ﴿وَرُوحٌ مِنْهُ ﴾ : أَحْيَاهُ

وَكِيْلاً ﴾ [النساء: ١٧١].

نساری کے عقیدہ تشیف کی تردید ہے جو روح القدس اور مریم اور عیسی تینوں کو ملاکر ایک خدا کے قائل ہیں۔ یہ ایسا باطل عقیدہ ہے جس پر عقل اور نقل سے صحح دلیل پیش نمیں کی جاسکتی مگر عیمائی دنیا آج تک اس عقید و فاسدہ پر جی ہوئی ہے۔ آیت ولا تقولوا ثلاثة مين اسى عقيدة باطله كاذكر بـ

> ٣٤٣٥ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَصْل حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأُوْزَاعِيَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيء قَالَ : جَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةً عَنْ عُبَادَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ اللهُ قَالَ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيْسَى عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمْتُهُ أَلْقَاها إِلَى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ، اوَالْمَجَنَّةُ حَقُّ وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجُنَّةَ على ما كَانَ مِنَ الْعَمَل). قَالَ الْورَلِيْدُ: حدَّثَنِي ابْنُ جَابِر عَنْ عُمَيْر عَنْ

اور اسحاق کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔ باب الله پاک کاسورهٔ مریم میں فرمانا "اے اہل کتاب! این دین میں غلو (سختی اور تشدد) نه کرو

اور الله تعالی کی نسبت وہی بات کموجو سے ہے۔ مسیح عیسیٰ بن مریم علیهما السلام توبس الله کے ایک پیغیری ہیں اور اس کا ایک کلمہ جے الله نے مریم تک پنجادیا اور ایک روح ہے اس کی طرف سے۔ پس اللہ اور اس کے پیغیرول پر ایمان لاؤ اور بیہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں' اس سے باز آجاؤ۔ تہمارے حق میں یمی بمترہے۔ اللہ توبس ایک ہی معبود ہے وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے بیٹا ہو۔ اس کا ہے جو کچھ آسانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہی کاکارساز ہوتا کافی ہے۔ ابوعبید نے بیان کیا کہ کلمنه سے مراد اللہ تعالی کاب فرمانا ہے کہ ہو جا اور وہ ہوگیا اور دو سرول نے کما کہ وروح منہ سے مرادیہ ہے کہ اللہ نے انهیں زندہ کیااور روح ڈالی اور بیہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں۔

(٣٣٣٥) م سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کمامم سے ولید نے بیان کیا' ان سے اوزاعی نے بیان کیا' کما کہ مجھ سے عمیر بن بانی نے بیان کیا کما کہ مجھ سے جنادہ بن الی امیہ نے بیان کیا اور ان سے عبادہ رضى الله عنه نے كه نبى كريم صلى الله عليه وسلم في فرمايا ، جس في گواہی دی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں 'وہ وحدہ لا شریک ہے اور یہ ہے کہ محد مالی اس کے بندے اور رسول میں اور یہ کہ عیسیٰ مَلِاللَّهُ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں' جسے پینجادیا تھا الله نے مریم تک اور ایک روح ہی اس کی طرف سے اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تواس نے جو بھی عمل کیا ہو گا( آخر ) الله تعالی اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ولیدنے بیان کیا کہ مجھ سے ابن جابرنے بیان کیا' ان سے عمیرنے اور جنادہ نے اور اپنی روایت

جُنَادةَ وزَاد منْ أَبُوابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيُها شَاءَ

٤٨ - باب ﴿ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ الْدُ انْتَبَدْتُ مِنْ أَهْلِهَا ﴾ [مريم: ١٦]. وَمَنَاهُ : أَنْتَبَدْتُ مِنْ أَهْلِهَا ﴾ [مريم: ٢٩]. وَمَنَاهُ : أَلْقَيْنَاهُ : اعْتَزَلَتُ شَرْقِيًّا: مِمًّا يَلِي الشَّرْق. ﴿ فَأَجَاءَهَا ﴾ : أَفْعَلْتُ مَن جَنْتُ، وَيُقَالُ: أَلْجَأَهَا اصْطُرُهَا، ﴿ وَمَن الْمَنْ عَبَاسٍ : فَوَرِينًا ﴾ : قاصِيًا. ﴿ وَمَالَ ابْنُ عَبَاسٍ : فَرَسِيًا ﴾ : قاصِيًا. ﴿ وَمَالَ ابْنُ عَبَاسٍ : فَرَسِيًّا ﴾ : قاصِيًا ﴿ وَمَالَ ابْنُ عَبَاسٍ : فَرَسِيًّا ﴿ وَقَالَ عُيْرُهُ النَّيْلَ عَن أَبِي السَّحَاق عَنِ الْبَرَاءِ: فَالسَّرِيًا ﴾ وَقَالَ وَكِنْعٌ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ: إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ: فَرَسُويًا ﴾ وَقَالَ وَكِنْعٌ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ: إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ:

٣٤٣٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ فِي الْمَهْدِ إِلاَّ ثَلاَثَةٌ: عِيْسَى. وَكَانَ فِي فِي الْمَهْدِ إِلاَّ ثَلاَثَةٌ: عِيْسَى. وَكَانَ فِي بَيْنِي إِسْرَائِيْلَ رَجُلِّ يُقَالُ لَهُ جُرِيْجِ كَانَ فِي إِسْرَائِيْلَ رَجُلِّ يُقَالُ لَهُ جُرِيْجِ كَانَ يُصِلِّي، جَاءَتُهُ أُمُّهُ فَلَدَعْتُهُ، فَقَالَ : أُجِيْبُهَا تُومِئَهُ عَنِي إِسْرَائِيْلَ رَجُلِّ يُقَالَ : أَجِيْبُهَا تُومِئَهُ وَحَلَمْتُهُ وَجُوهَ الْمُومِسَات، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَقَعَرُضَتْ لَهُ الْمُرَأَةٌ وَكَلّمَتُهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَآتَنْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتُهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَآتَنْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتُهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَآتَنْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتُهُ مِنْ نَفْسِهَا،

میں یہ زیادہ کیا(ایسا شخص) جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے (داخل ہو گا)

باب سورہ مریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اس) کتاب میں مریم کاؤکر کر جب وہ اپنے گھروالوں سے الگ ہو کر ایک پورب رخ مکان میں چلی گئی۔ لفظ انتبذت نبذے نکلاہے جیسے حضرت یونس کے قصے میں فرمایا نبذناہ یعنی ہم نے ان کو ڈال دیا۔

ایک پورب رائ ممان ہیں ہی کی۔ لفظ انتبدت نبد سے نظام ہے بیعے حضرت یونس کے قصے میں فرمایا نبذناہ یعنی ہم نے ان کو ڈال دیا۔ شرقیا پورب رخ (یعنی معجد سے یا ان کے گھرسے پورب کی طرف) فاجاء ھا کے معنی اس کو لاچار اور بے قرار کر دیا۔ تساقط گرے گا۔ قضیادور۔ فریا بڑا یا برا۔ نسیا ناچیز۔ حضرت عبداللہ بن عباس بڑا ہے نے اسا ہی کہا۔ دو سرول نے کہا نسبی کہتے ہیں حقیر چیز کو (یہ سدی سے متقول ہے) ابو واکل نے کہا کہ مریم یہ سمجھی کہ پر ہیز گار وہی ہو تا ہے جو عقل مند ہو تا ہے۔ جب انہوں نے کہا (جریل میلائے) کو ایک جوان مرد کی شکل میں دیکھ کر) اگر تو پر ہیز گار ہے اللہ سے ڈر تا ہے۔ وکیع فی اسرائیل سے نقل کیا' انہوں نے ابو اسحاق سے ' انہوں نے براء برن عازب سے سریا سریانی زبان میں چھوٹی نہرکو کہتے ہیں۔

(۱۳۴۳) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن ما حازم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن مازم نے بیان کیا ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ بن التر نے کہ نبی کریم ما تاہیم نے فرمایا گور میں تین بچوں کے سوا اور کسی نے بات نہیں گی۔ اول عیسیٰ ملائل (دوسرے کا واقعہ یہ ہے کہ) بی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے 'نام جریج تھا۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی مال نے انہیں پکارا۔ انہوں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں والدہ کا جواب دول یا نماز پڑھتار ہوں؟ اس پر ان کی والدہ نے (غصہ ہوکر) بد دعاکی 'اے اللہ! اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک یہ ذانیہ عورت آئی اور ان کے سامنے ایک فاحشہ عورت آئی اور ان

فَوَلَدَتْ غُلاَمًا، فَقَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتُوهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى، ثُمَّ أَتَى الْغُلاَمَ فَقَالَ : مَنْ أَبُوكَ يَا غُلاَهُ؟ قَالَ: الرَّاعِي، قَالُوا: نَبْنَي صَومِعَتُكَ مِنْ ذَهَبِ؟ قَالَ: لاَ، إلاَّ مِنْ طِيْن. وَكَانَتْ الْمُرَأَةٌ تُرْضِعُ الْبُنَا لَهَا مِنْ بَنِي ۚ اِسْرَائِيْلَ، فَمَرَّ بَهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ، فَقَالَتْ: اللَّهُمُّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ: اللُّهُمُّ لاَ تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيهَا يَمَصُّهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّ إصْبَعَه، ثُمَّ مَرُّ بأَمَةٍ فَقَالَتْ: اللَّهُمُّ لا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ. فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَتْ: لِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، وَهَذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ: سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَل).

[راجع: ١٢٠٦]

انکار کیا۔ پھرایک چرواہے کے پاس آئی اور اسے اپنے اور قابو دے دیا۔ اس سے ایک بچہ پیدا ہوا اور اس نے ان پریہ تہمت دھری کہ یہ جرت کا بچہ ہے۔ ان کی قوم کے لوگ آئے اور ان کاعبادت خانہ توڑ دیا' انہیں نیچے اتار کرلائے اور انہیں گالیاں دیں۔ پھرانہوں نے وضو كركے نماز يزهي'اس كے بعد بيج كے پاس آئے اور اس سے پوچھا ک تیراباب کون ہے؟ بچہ (الله تعالی کے تھم سے)بول پڑا کہ چرواہا ہے اس پر (ان کی قوم شرمندہ ہوئی اور) کماکہ ہم آپ کاعبادت خانہ سونے کا بنائیں گے۔ لیکن انہوں نے کہا ہرگز نہیں 'مٹی ہی کابنے گا (تيسرا واقعه) اور ايك بني اسرائيل كي عورت تھي' اپنے بچے كو دودھ یلارہی تھی۔ قریب سے ایک سوار نمایت عزت والا اور خوش پوش گزرا' اس عورت نے دعا کی' اے اللہ! میرے بیچے کو بھی اسی جیسا بنا دے لیکن بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ اے اللہ! مجھے اس جیسانہ بنانا۔ پھراس کے سینے سے لگ کردودھ پینے لگا۔ ابو ہررہ ہناتہ نے بیان کیا کہ جیسے میں اس وقت بھی و کھ رہا ہوں کہ نبی کریم ملی اللہ انی انگل چوس رہے ہیں (یج کے دودھ پینے لگنے کی کیفیت بتلاتے وقت) پھرایک باندی اس کے قریب سے لے جائی گئی (جے اسکے مالک مار رہے تھے) تواس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بیچے کواس جیسانہ بنانا۔ نیچے نے پھراس کالپتان چھوڑ دیا اور کما کہ اے اللہ! مجھے اس جيسابنادے۔ اس عورت نے بوچھا۔ ايساتو كيوں كمد رہاہے؟ يح نے کہا کہ وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص تھا اور اس باندی سے لوگ کمہ رہے تھے کہ تم نے چوری کی اور زناکیا حالا نکہ اس نے میجه بھی نہیں کیاتھا۔

وہ باک دامن خدا کی نیک بندی تھی۔ ان تیوں بچوں کے کلام کرنے کا تعلق صرف بنی اسرائیل سے ہے۔ ان کے علاوہ بعض دوسرے بچوں نے بھی بچین میں کلام کیا ہے۔

(۳۳۳۷) مجھ سے ابراہیم بن مویٰ نے بیان کیا 'کہاہم کو ہشام نے خبردی' انہیں معمر نے (دوسری سند) مجھ سے محمود نے بیان کیا 'کہاہم کو معمر نے خبردی' ان سے زہری سنے عبدالرزاق نے بیان کیا 'کہاہم کو معمر نے خبردی' ان سے زہری

رو مرح بچل نے بی پین میں طام ایا ہے۔ ۳٤٣٧ - حَدُثَنِي إِبْرَاهِیْمُ بُنُ مُوسَی اَخْبَرَنَا دَفِشَامٌ عَنْ مَعْمر ح. وَحَدُّثَنِي مَخْمُودٌ حَدُّثَنِي مَعْمَرٌ خَ وَحَدُّثَنِي مَخْمُودٌ حَدُّثَنِي الرَّزَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْـمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ((قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بيُّ: لَقَيْتُ مُوسَى، قَالَ : فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلُّ خسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ منْ رجَالِ شَنُووَةِ. قَالَ: وَلَقَيْتُ عَيْسَي، فَنعَته النَّبِيُّ اللَّهِ فَقَالَ: رَبُّعَةٌ أَخْمَرُ، كَأَنَّمَا خرج مِنْ دِيْمَاسِ - يَعْنِي الْحَـمَّامِ -وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِه به. قَالَ: وأُتَيْتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنَّ وَالآخَوُ فِيْهِ حَمْرٌ، فَقِيْلَ لِي: خُذْ أَيُّهُما شِئْتَ، فَأَخَذُتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيْلَ لِي : هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ - أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ - أَمَّا إِنَّكَ لوْ أَخَذْتَ الحَمْوَ غُونَ أُمُّتُكَ)). [راجع: ٢٣٣٩]

٣٤٣٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرِ أَخْبَرَنَا اسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عُشْمَانٌ بْنُ الْمُغِيْرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ اللَّهِ: ((رَأَيْتُ عِيْسَى وَمُوسَى وَابْراهِيْمَ، فَأَمَّا عِيْسَى فَأَحْمَرُ جَفَدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ، وأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ حسيمٌ سَبُطُ كَأَنَّه مِنْ رَجَالِ الزُّطِّي).

نے بیان کیا 'کما مجھ کو سعید بن مسیب نے خبردی اور ان سے ابو مریرہ بناشر نے بیان کیا کہ رسول اللہ المنظم نے فرمایا کہ جس رات میری معراج ہوئی میں نے عیسی مالئ سے ملاقات کی تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آنخضرت ملی الے ان کاحلہ بیان کیا کہ وہ ---- میرا خیال ہے کہ معمرنے کہا۔۔۔ دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے جیسے قبلہ شنوہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عیلی ملِللا سے بھی ملاقات کی۔ آنخضرت سلی ایم ان کابھی حلیہ بیان فرمایا کہ درمیانہ قد اور سرخ وسپید تھ 'جیسے ابھی ابھی عسل خانے سے باہر آئے ہوں اور میں نے ابراہیم ملائلا سے بھی ملاقات کی تھی اور میں ان کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ آنخضرت الله الله فرمايا كه ميرے ياس دو برتن لائے مكئ ايك ميس دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کما گیا کہ جو آپ کا جی چاہے لے لو۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور بی لیا۔ اس پر مجھ سے کما گیا کہ فطرت کی طرف آپ نے راہ یالی یا فطرت کو آپ نے یالیا۔ اسکے بجائے اگر آپ شراب كابرتن ليتے تو آپ كى امت مراه موجاتى ـ (۳۳۳۸) ہم سے محدین کثیرنے بیان کیا 'کہاہم کو اسرائیل نے خبر دی کما ہم کو عثمان بن مغیرہ نے خبردی انسیس مجابد نے اور ان سے نے عیسیٰ موی اور ابراہیم علائے کو دیکھا۔ عیسیٰ علائل نمایت سرخ تھنگھریالے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے اور مویٰ ملائلہ گندم گوں' دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے جیسے کوئی قبیلہ

نط سوڈان کا ایک قبیلہ یا یہود کا' جمال کے لوگ دیلے یتلے لمبے قد کے ہوتے ہیں۔ زط سے جاٹ کا لفظ بنا ہے جو ہندو تان کی ایک مشہور قوم ہے جو ہندو اور مسلمان ہرود خداہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ روایت میں عن مجاهد عن ابن عمر ناقلین کاسمو۔ باصل س صحیح سے عن مجاهد عن ابن عباس

زط کا آدمی ہو۔

(المسمم المراتيم بن منذرف بيان كيا انبول في المام س ابوضمرہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے مویٰ نے بیان کیا 'ان سے

٣٤٣٩ حَدَّثَنا ابْرَاهِيْمُ بْنُ الْـمُنْلِر حدَننا أبُو ضمُوةَ حَدَثُنَا مُوسَى عَنْ نَافِع

قَالَ عَبْدُ اللهِ: ذَكَرَ النُّبيُّ ﷺ يَومًا بَيْنَ ظهَرَي النَّاسِ الْمَسِيْحَ الدُّجَّالَ فَقَالَ: ((إِنَّ الله لَيْسَ بأَغْوَر، أَلاَ إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَالَ أَعُورُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى؛ كَأَلَّ عَيْنَهُ عَنِبَةٌ طَافِيَةٌ)). [راجع: ٣٠٥٧]

٣٤٤٠ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْـمَنَام، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أَدْمِ الرِّجَالِ، تَضْرِبُ لَمَتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيه، رَجلُ الشُّعْرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِفَا يَدَيْه عَلَى مَنْكَبِي رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا : هَٰذَا الْـمَسِيْخُ ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلاً وَرَاءَهُ جَعْدا قَططًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بابْن قَطَن، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكَبِيْ رَجُلِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ مَنْ هَِذَا؟ قَالُوا: الْمَسِيْحُ الدُّجَّالِ. تَابَعَهُ عُبَيْدُ ا للهِ عَنْ نَافِع.

[أطرافه في : ۳٤٤١، ٥٩٠٢، ٩٩٩٩، ٣٤٤١ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّد الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْرَاهِيْمَ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِم عَنْ أَبِيُّهِ قَالَ : لاَ وَاللَّهِ، مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعِيْسِي أَحْمَرُ، ولَكِنْ قالَ: ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فِإِذَا رَحَلُ آدَم سَبْطِ الشَّعْرِ يُهادَى بَيْنَ رَجُلَيْن يَنْظِفُ رَأْسُهُ مَاءً - أو يُهْرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً -فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قالُوا: ابْنُ مِرْيَمٍ.

نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عشر نے بیان کیا کہ نی كريم صلى الله عليه وسلم نے ايك دن لوگوں كے سامنے دجال كاذكر کیااور فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالی کانا نہیں ہے 'لیکن دجال داہنی آ نکھ سے کانا ہو گا'اس کی آنکھ اٹھے ہوئے انگور کی طرح

(۳۳۴۴) اور میں نے رات کعبہ کے پاس خواب میں ایک گندی رنگ کے آدمی کو دیکھا جو گندی رنگ کے آدمیوں میں شکل کے اعتمار سے سب سے زیادہ حسین و جمیل تھا۔ اس کے سر کے بال شانوں تک لٹک رہے تھے ' سرسے یانی ٹیک رہاتھااور دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے وہ بیت اللہ کاطواف کر رہے تھے۔ میں نے یوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ مسے ابن مریم ہیں۔ اس کے بعد میں نے ایک شخص کو دیکھا' سخت اور مڑے ہوئے بالوں والاجو داہنی آنکھ سے کانا تھا۔ اسے میں نے ابن قطن سے سب سے زیادہ شکل میں ملتا ہوا پایا' وہ بھی ایک مخص کے شانوں پر اینے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیت الله كاطواف كر رہا تھا۔ میں نے پوچھا' یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس روایت کی متابعت عبداللہ نے نافع سے کی ہے۔

77. V. A71V].

بن سعد سے سا کما کہ مجھ سے زہری نے بیان کیا ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہرگز نہیں۔ خداکی قتم نی كريم مليّاتيا نے حضرت عيسلي كے بارے ميں بيہ نهيں فرمايا تھا كہ وہ سرخ تھے بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ بیت الله کا طواف کرتے ہوئے اینے کو دیکھا' اس وقت مجھے ایک صاحب نظر آئے جو گندی رنگ لٹکے ہوئے بال والے تھے' دو آدمیوں کے درمیان ان کاسمارا گئے ہوئے اور سرسے پانی صاف کر رے تھے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو فرشتوں نے جواب دیا

فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيْمٌ

جَعْدُ الرَّأْسِ أَعُورُ عَيْنَهِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ

عِنبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا

الدَّجَّالُ. وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ

قطن. قَالَ الزُّهْرِيُّ: رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ

کہ آپ ابن مریم النظیا ہیں۔ اس پر میں نے انہیں غورے دیکھاتہ مجھے ایک اور شخص بھی دکھائی دیا جو سرخ 'موٹا' سرکے بال مڑے ہوئے اور داہنی آ نکھ سے کاناتھا'اس کی آنکھ الین دکھتائی دیتی تھی جیسے اٹھا ہوا: ہو' میں نے یوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس سے شکل وصورت میں ابن قطن بہت زیادہ مشابہ تھا۔ زہری نے کہا کہ یہ قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص تھا جو جاہلیت کے

[راجع: ٣٤٤٠]

هَلَكَ فِي لُجَاهِليّةِ)).

زمانه میں مرگیاتھا۔

ر اس کے خالف ہو گی۔ ای لئے ہم نے جعد کے معنی اس حدیث میں گٹھے ہوئے جسم کے کئے ہیں اور مطابقت اس طرح بھی ہو کتی ہے کہ خفیف گھو مکل میل تیل ڈالنے یا پانی سے بھگونے یا گفتگو کرنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں (وحیدی)

٣٤٤٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

(۲۳۲۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کما ہم کو شعیب نے خبردی ' ان سے زہری نے بیان کیا انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے حصرت ابو ہریرہ والتر نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم التراہم سے سا آپ فرما رہے تھے کہ میں ابن مریم النبہ سے دو سرول کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوں' انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں اور میرے اور عیسلی ملاتہ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةً أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ﴿إِأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، وَالأَنْبِيَاءُ أَوْلاَدُ عَلاَّت لَيْس بيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيّ)). [طرفه في : ٣٤٤٣].

ا آپُ بھی پغیر وہ بھی پغیر اپ کے اور ان کے ج میں دو سراکوئی پغیر نمیں ہوا۔ خود حضرت عیلی نے انجیل میں آپ کی ا بنارت دی که میرے بعد تملی دینے والا آئے گا اور وہ تم کو بہت می باتیں بتلائے گا جو میں نے نہیں بتلائی کیونکہ وہ بھی وہیں سے علم حاصل کرے گا جہاں سے میں حاصل کرتا ہوں۔ ایک انجیل میں صاف آنخسرت ساتھیا کا نام مذکور ہے کیکن نصاریٰ نے اس کو چھپا ڈالا ہے۔ اس شرزرت کا کوئی ٹھکانا ہے۔ کہتے ہیں کہ فار قلیط کے معنی بھی سراہا ہوا ہیں یعنی محمد ساتیا۔

٣٤٤٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بُنْ سِنَانَ حَدَّثَنَا فُلْيْحُ بْنُ سُلِّيمَانَ حَدَّثَنَا هِلالْ بْنُ عَلِي عَنُ عَبْد الرَّحْمَن بْن أبي عَمْرَةَ عنْ أبي هُوَيْرَة رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْنَا: ((أَنَا أُولَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرةِ، وَالأَنْبِيَاءُ إِخُوَةٌ لْعُلَاتِ أَمُّهَاتُهُم شُتَّى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ). رقال ابْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمانَ عَنْ مُوسَى بْن

(۳۴۴۳) ہم سے محد بن سنان نے بیان کیا، کما ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا کما ہم سے ہدال بن علی نے بیان کیا ان سے عبدالرحمان بن ابی عمرہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا میں عیسی بن مریم ﷺ سے اور لوگوں کی بہ نسبت زیادہ قریب ہوں' دنیا میں بھی اور آ خرت میں بھی اور انبیاء سیٹ ملاتی بھائیوں (کی طرح) ہیں۔ ان کے مسائل میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن دین سب کاایک ہی ہے۔ اور ابراہیم بن طمان نے بیان کیا' ان سے موسیٰ بن عقبہ نے 'ان سے

غَقْبَة عَنْ صَفُوانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهَ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٤٤٣]

٣٤٤٤ - وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ همَام

عَنْ أَبِي هُوَيْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

ﷺ قَالَ: ((رَأَى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَجُلاً

يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ: أَسَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلاُّ

وَا للهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إلاُّ هُوَ. فَقَالَ عِيْسَى:

٣٤٤٥ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيِّ يَقُولُ:

أَخْبِرَ نِي عُبَيْدُ اللهِ بْن عَبْدِ اللهِ عَن ابْن

عَبَّاسِ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ

عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ:

((لاَ تُطُرُونِي كَمَا أَطَرَتِ النَّصَارَى ابْنَ

مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا : عَبْدُ اللهِ

وَرَسُولُهُ)). [راجع: ٢٤٦٢]

آمَنْتُ با للهِ، وَكَذَّبْتُ عَيْنِي)).

صفوان بن سلیم نے 'ان سے عطاء بن بیار نے اور ان سے حفرت ابو ہریرہ رضی اللہ عند نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

علاتی بھائی وہ جن کا باپ ایک ہو' ماں جدا جدا ہوں۔ اس طرح جملہ انبیاء کا دین ایک ہے اور فروعی مسائل جدا جدا ہیں۔

اس الم الم الم الم الم الم الم الم الم على الله بن محمد نے بیان کیا کما ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا کما ہم کو معمر نے خبردی انہیں ہمام نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ وفائد نے کہ نبی کریم طائد اللہ فرمایا عیسیٰ ابن مریم طائب نے ایک مخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا پھراس سے دریافت فرمایا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کما کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قتم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ حضرت میسیٰ علائل نے فرمایا کہ میں اللہ یہ ایکان لمایا اور میری آ تھوں کو دھوکا ہوا۔

(٣٣٣٥) ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ کم سے حمید اللہ بن کہا کہ میں نے زہری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں حضرت ابن عباس ڈی شے نے 'انہوں نے حضرت عمر بنا ٹی کریم ملٹی ہے سنا' حضرت عمر بنا ٹی کو منبر بریہ کتے سنا تھا کہ میں نے نبی کریم ملٹی ہے سنا' آپ نے فرمایا مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم لینے ہے کو نصاری نے ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھاویا ہے۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں' اس لئے ہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

آ پیچر مرد الله کے غلام' الله کے حبیب' الله کے خلیل' اشرف انبیاء آپ کی تعریف کی حدیدی ہے۔ جب قرآن میں آپ کو الله کا الله کا بیدہ فرمایا سے آیت اتری ﴿ لَمَنَا فَامَ عَبْدُ اللهِ ﴾ (الجن: ۹۱) تو آپ نمایت ہی خوش ہوئے الله کی عبودیت خالصہ بهت برا مرتبہ ہے۔ یہ جائل کیا جانیں۔ انہوں نے آنحضرت ملی ہے کہ آپ کو خدا بنا دیں یا خدا سے بھی ایک درجہ آگے چڑھا دی۔ یہ جبائل کیا جانمیں۔ من افوا معمم (وحیدی)

طرح ادب سکھلائے اور پورے طور پر اسے دین کی تعلیم دے۔ پھر اے آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے تواسے دگنا تواب ملتاہے اور وہ مخص جو پہلے حضرت عیسی مالاتا پر ایمان رکھتاتھا ، پھر مجھ پر ایمان لایا تو اسے بھی د گنا ثواب ملتاہے اور وہ غلام جواینے رب کا بھی ڈر ر کھتاہے

اوراين آقاكي بهي اطاعت كرتاب تواسي بهي د كناثواب ملتاب

(٢٣٢٢٤) م سے محمد بن يوسف نے بيان كيا انہوں نے كمامم سے سفیان نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے مغیرہ بن نعمان نے' انہیں سعید بن جبیرنے اور ان سے حضرت عبدالله بن عباس رضی الله عنمان بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه و سلم نے فرمایا (قیامت کے دن) تم لوگ ننگ پاؤل' ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "جس طرح ہم نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اس طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے' یہ ہماری جانب سے وعدہ ہے اور بیشک ہم اسے کرنے والے ہیں" پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم میانا، کو کیڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میرے اصحاب کو دائیں (جنت کی) طرف لے جایا جائے گا۔ لیکن کچھ کو ہائیں (جہنم کی) طرف لے جایا جائے گا۔ میں کموں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں کیکن مجھے بتایا جائے گا کہ جب آپ ان سے جدا ہوئے تو ای وقت انہوں نے ارتداد اختیار کرلیا تھا۔ میں اس وقت وہی کموں گاجو عبد صالح عیلی ابن مریم النظیم نے کما تھا کہ جب تک میں ان میں موجود تھاان کی نگرانی کر تا رہالیکن جب تونے مجھے اٹھالیا تو توہی ان کا ٣٤٤٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ مُقَاتِل أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيِّ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْل خُرَاسَانَ قَالَ لِلشُّعْبِي : فَقَالَ الشُّعْبِيُّ أَخْبَرَنِيْ أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إذَا أَدَّبَ الرُّجُلُ أَمْتُهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَن تَعْلِيْمَهَا. ثُمُّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانَ، وَإِذَا آمَنَ بِعِيْسَى ثُمُّ آمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانَ، وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبُّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيهُ فَلَهُ أَجُرَانَ)). [راجع: ٩٧]

٣٤٤٧ حدَثنا مُحَثَّمدُ بْنُ يُوسُف حدَثْنَا سُفْيَانَ عن الْمُغِيْرَةِ بُن النَّعُمَان عنُ سعیْد نُن جُبیْر عَن ابْن عَبَّاس رَضِيَ الله عنهما قال: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَى ((تُحْشَرُونَ خَفَاةَ غُرَاةً غُرلاً. ثُمَّ قَرَأَ ﴿ كُمَا بَدَأَنَا أُوَّلَ خَلِّقِ نُعِيْدُهُ وَغُدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فِاعْلِيْنَ ﴿ فَأُورُلُ مَنْ يُكُنَّمِّي إبْرَاهِيْمُ. ثُمَ يُؤْخَذُ برجال مِنْ أَصْحَابِي ذَات الْيمين وذات الشَمال، فَأَقُولُ أَصْحَابِي، فَيْقَالُ : إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّيْنَ عَلَى أَعْقَابِهِمُ مُنْذُ فَارِقَتَهِمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى آبْنُ مَرْيَمَ: ﴿ وَنُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ، فلمًا توَفَيتنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ. إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بَمْ بِان جَاور تو بَرِيْرِيْ كَا اللهِ عَنْ بن يوسف في بيان كياك اللهِ عَنْ بن يوسف في بيان كياك أَمْ فَيْصِهَةَ قَالَ: ((هُمُ الْسَمُوْتَدُونَ الَّذِيْنَ قَبْصِه في بيان كياكه بيه وه الرُّتَدُوا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ، فَقَاتَلَهُمْ أَبُو الله عنه في الله في

نگربان ہے اور تو ہر چیز پر نگربان ہے۔ "آیت "العزیز الحکیم تک" محمد بن بوسف نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ سے روایت ہے اور ان سے قبیصہ نے بیان کیا کہ بید وہ مرتدین ہیں جنہوں نے حضرت ابو بکررضی اللہ عنہ کے عمد خلافت میں کفرافتیار کیا تھا اور جن سے ابو بکررضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی۔

اور وہ اہل برعت بھی وصکار دیئے جائیں گے جنوں نے قتم قتم کی برعات سے اسلام کو منح کر ڈالا تھا جیسا کہ دو مری ردایت میں ہے کہ ان کو حوض کو ٹر سے روک دیا جائے گا۔ خود معلوم ہونے پر آنخضرت سٹ جا فرمائیں گے سحقالمن غیر بعدی دینا ان کے لئے دوری ہو جنوں نے میرے بعد میرے دین کو بدل ڈالا۔ ان جملہ احادیث فذکورہ میں کسی نہ کسی طرح سے حضرت عیسلی میلائل کا ذکر آیا ہے۔ اس لئے ان کو یمال لایا گیا اور یمی باب سے وجہ مناسبت ہے۔

#### باب حفرت عیسی ابن مریم النظام کا آسان سے اترنا

ابراہیم نے خردی کہا جھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا ہم کو بیقوب بن ابراہیم نے خردی کہا جھ سے میرے والد نے بیان کیا 'ان سے صالح بن کیسان نے 'ان سے ابن شہاب نے 'ان سے سعید بن مسیب نے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ بڑا تھ سے سنا انہوں نے کہا کہ رسول کریم ملٹ ہے نے فرمایا 'اس ذات کی قتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے 'وہ زمانہ قریب ہے کہ عیلی ابن مریم ملٹ ہی تہمارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو تو ژدیں گے 'سور کو ہار ڈالیس گے اور جزیہ مو توف کردیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کش ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ دنیا و مافیما سے بڑھ کر ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ بڑا تی وقت کا ایک سجدہ دنیا و مافیما سے بڑھ کر ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ بڑا تی ایس نے کہا کہ اگر تمہارا بی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو ''اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔ "

# ٤٩ - بَابُ نُزُولِ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ

بُنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدُّتُنَا إِسْحَاقُ أَخْبُونَا يَفْقُوبُ بِنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدُّتُنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنْ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا شَهَابٍ أَنْ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُوَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ : ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلاً، فَنَ يَنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلاً، فَيَكْسِرَ الصَّلِيْب، ويَقَتْلَ الْحِنْزِيْر، ويَضَعَ الْحَدْزِيْر، ويَضَعَ أَخَدُ، حَتْي تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا أَلْهُ هُرَيْرةً أَخَدُ، حَتْي تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ اللهُ عَنْهُ : وَاقْرَوُوا إِنْ شِنْتُمْ ﴿ وَإِنْ مِنَ اللهُ عَنْهُ: وَاقْرَوُوا إِنْ شِنْتُمْ ﴿ وَإِنْ مِنَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ لَنَ مِنَنَ بِهِ قَبْلَ مَوتِهِ، وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ هِمْ شَهِيْدًا ﴾.

[راجع: ٢٢٢٢]

آیت کا مطلب سے ہوا کہ قیامت کے قریب جو یہود و نصاری ہوں گے اور حفرت عیلی ان کے زمانے میں نازل ہوں گے تو اس زمانے کے اہل کتاب ان کے اویر ایمان لے آئیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عباش بیلیا سے ایسا ہی منقول ہے۔

٣٤٤٩ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونِي حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونِي عَنْ نَافِعِ مَولَى عَنْ يُونِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعِ مَولَى أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةً رَضِي اللهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ وَلَكُمْ (رَكَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَالْمُوزَاعِيُّ. وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ)) تَابَعَهُ عُقَيلٌ والأُوزَاعِيُّ. وإمَامُكُمْ مِنْكُمْ)) تَابَعَهُ عُقَيلٌ والأُوزَاعِيُّ.

(٣٣٣٩) ہم سے ابن بگیرنے بیان کیا 'کما ہم سے لیث نے بیان کیا 'ان سے حفرت ابو قادہ ان سے یونس نے 'ان سے حضرت ابو قادہ ان سے بونس نے 'ان سے حضرت ابو ہریرہ بڑا تُر نے انساری بڑا تُر کے غلام نافع نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بڑا تُر نے بیان کیا کہ رسول کریم ملٹی لیا نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیلی ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہوگ) اور جب مارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔ اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی۔

آخر زمانہ میں حضرت علیلی ابن مریم مستجارے آسان سے نازل ہونے پر امت اسلامیہ کا اجماع ہے۔ آیت قرآنی و ان من المستجارے است اسلامیہ کا اجماع ہے۔ آیت قرآنی و ان من المستجارے اللہ الکتاب الله اس عقیدہ پر نص قطعی ہے اور احادیث صححہ اس بارے میں موجود ہیں۔ اس زمانہ آخر میں چند نیچری قتم کے لوگوں نے اس عقیدہ کا انکار کیا اور بخاب کے ایک محض مرزا قادیانی نے اس انکار کو بہت کچھ اچھالا اور جملہ مسلمانان سلف و خلف کے خلاف ان کی موت کا عقیدہ باطلم مشہور کیا' جو صریح باطل ہے۔ کسی بھی رائخ الایمان مسلمان کو ایسے بد عقیدہ لوگوں کی ہفوات سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔

• ٥٠ - بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلُ وَ ٣٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرُو لِجُدَّيْفَةً: أَلا تُحَدَّثُنا مَا سَمِعْتَ مُنْ عَمْرُو لِجُدَيْفَةً: أَلا تُحَدَّثُنا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ اللهُ مَاءً وَالرا، فَأَمَّا اللهِ يُكِي يَرَى النّاسُ أَنَّهُ النّارُ فَمَاءً بَارِدٌ، وَأَمَا الّذِي يَرَى النّاسُ أَنَّهُ النّارُ فَمَاءً بَارِدٌ، وَأَمَا الّذِي يَرَى النّاسُ أَنَّهُ مَاءً بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ. فَمَنُ أَدْرُكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعُ بَارِدٌ يُرَى أَنَهَا نازً، فَإِنَّهُ عَدْبُ بِهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَدْبُ اللهُ الل

٣٤٥١ - قالَ خَدْيْفَةُ: ((وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلاً كَانَ فِيْمَنُ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ إِنَّ مِنْ لَيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقِيْلَ لَهُ : هَلْ عَمِلْتَ مِنْ

### باب بنی اسرائیل کے واقعات کابیان۔

(۳۳۵۰) ہم سے موسیٰ بن اساعیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالملک نے بیان کیا' ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا کہ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت مذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا' کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ سے سی تھی؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آخضرت ملی آیا کہ ویہ فرماتے ساتھا کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی دونوں ہوں گے لیکن لوگوں کو جو آگ دکھائی دے گا تو وہ جلانے والی آگ ہو گا ور لوگوں کو جو ٹھنڈ اپانی دکھائی دے گا تو وہ جلانے والی آگ ہو گی۔ اس لئے تم میں سے جو کوئی اس کے ذمانے میں ہو تو اسے اس میں گرنا چاہئے جو آگ ہو گی۔ کیونکہ وہی انتمائی شیرس اور ٹھنڈ اپانی ہو گا۔

(٣٣٥١) حفرت حذیفہ بناتھ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت اللہ الموت ان فرماتے سناتھا کہ پہلے زمانے میں ایک شخص کے پاس ملک الموت ان کی روح قبض کرنے آئے تو ان سے پوچھا گیا کوئی اپنی نیکی تہیں یاد

خَيْرِ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ. قِيْلَ لَهُ : أَنْظُر. قَالَ : مَا أَعْلَم شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّى كُنْتُ أَبَايعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا فَأَجَازِيْهِمْ، فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْـمِفْسِرِ، فَأَذْخَلَهُ اللهُ الْجُنَّةَ)). [راجع: ٢٠٧٧]

٣٤٥٢ - فَقَالَ: ((وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ رَجُلاً حَضَرَهُ الْمَوتُ، فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إذَا أَنَا مِتُ فَاجْمُعُوا لِي حَطَبًا كَثِيْرًا أُوقِدُوا فِيْهِ نَارًا.. حَتَّى إذَا أَكَلَتْ لَحْبِمِي وَخَلَصَتْ إلى عَظْمِي فَامْتَحَشْتُ، فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا ثُمَّ انْطَرُوا يَومًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ: فَهُعَلُواً. فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ : لِمَ فَعَلْتَ ذَلِك؟ قَالَ : مِنْ خَشْيَتِكَ. فَغَفَرَ اللهُ لَهُ) قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرو: ﴿﴿وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ، و كَانَ نَبَّاشًا).

[طرفاه في : ٦٤٨٠ ،٣٤٧٩].

مخص فدکور بنی اسرائیل سے تھا'باب سے میں وجہ مناسبت ہے۔ مردول کو جلانا ایسے ہی غلط تصورات کا نتیجہ ہے جو خلاف فطرت ہے۔ انسان کی اصل مٹی ہے ہے الندا مرنے کے بعد اسے مٹی میں دفن کرنا فطرت کا نقاضا ہے۔

> ٣٤٥٣، ٣٤٥٣ حَدَّثَنِيْ بِشُو بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنِي مُصَمَّرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنْ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالاً : لَـمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ ا للهِ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجُهِهِ، فَإِذَا اغْتَمُّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ

نے؟ انہوں نے کما کہ مجھے تویاد شیں پڑتی 'ان سے دوبارہ کما گیا کہ یاد کرو!انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی اپنی نیکی باد نہیں' سوااس کے کہ میں دنیامیں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا کر تا تھا اور لین دین کیا کر تا تھا' جو لوگ خوشحال ہوتے انہیں تو میں (اپنا قرض وصول کرتے وقت) مهلت دیا کرتا تھا اور تنگ ہاتھ والوں کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ الله تعالى نے انہيں اس پر جنت ميں داخل كيا۔

(٣٣٥٢) اور حفرت حذيفه بناتي ني كياكه ميس في رسول الله ما الله الماليم كويد فرماتے سناكه ايك فحص كى موت كاجب وقت آگيا اور وه ا بنی زندگی ہے بالکل مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے گھروالوں کو وصیت کی کہ جب میری موت ہوجائے تو میرے لئے بہت ساری لکڑیاں جمع كرنا اور ان ميں آگ لگا دينا۔ جب آگ ميرے گوشت كو جلا حِكے اور آخری ہڈی کو بھی جلا دے تو ان جلی ہوئی ہڈیوں کو پیس ڈالنا اور کسی تند ہوا والے دن کا انظار کرنا اور (ایسے کسی دن) میری را کھ کو دریا میں بہادینا۔ اس کے گھروالوں نے ایساہی کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی را کھ کو جمع کیا اور اس سے بوچھا ایسا تونے کیوں کروایا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف سے اے اللہ! الله تعالی نے اس وجہ ہے اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرت عقبہ بن عمرو بڑاٹنہ نے کہا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ساتھا کہ یہ شخص کفن چور تھا۔

(۳۲۵۳٬۵۴۷) مجھ سے بشرین محد نے بیان کیا' انہوں نے کما ہم کو عبداللہ نے خبردی انہوں نے کمامچھ کو معمراور یونس نے خبردی ان سے زہری نے بیان کیا' انہیں عبیداللد بن عبداللہ نے خروی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنهااور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنهانے بيان كيا ، جب رسول الله صلى الله عليه وسلم ير نزع كى حالت طارى موئى تو آپ اين چادر چرۇ مبارك ير بار بار دال كيتے پرجب شدت بر هتی تواہے ہٹا دیتے تھے۔ حضور ماٹھیا نے اسی حالت میں فرمایا تھا'

كَذَلِكَ: ((لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. يُحَذَّرُ مَا صَنَعُوا)).

[راجع: ٤٣٥) ٤٣٦]

٣٤٥٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ خَمْسَ سِنِيْنَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النّبِيِّ فَلَمُ قَالَ : ((كَانَتُ بَنُو إِسْرَانِيْلَ تَسُوسُهُمُ الأُنْبِيَاءُ، كُلُمَا هَلَكَ نَبِيِّ خَلَقَهُ نَبِيّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيً كُلُمَا هَلَكَ نَبِي خَلَقَهُ نَبِيّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيً بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَقَهُ نَبِيّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيً بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَقَهُ نَبِيّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيً قَالَ قَلَوْلُ إِنَّهُ لاَ نَبِيً قَالَ قَلُوال بَيْعَةِ الأَوْلِ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَقَاءُ فَيَكُثُرُونَ)). قَالُوا: فَمَا تَأْمُونَا؟ قَالَ: ((فُوا بَبَيْعَةِ الأَوْلِ قَالَ: ((فُوا بَبَيْعَةِ الأَوْلِ قَالَ: ((فُوا بَبَيْعَةِ الأَوْلِ فَمَا تَأْمُونَا؟ قَالَ: ((فُوا بَبَيْعَةِ الأَوْلِ فَمَا تَأْمُونَا؟ قَالَ: ((فُوا بَبَيْعَةِ الأَوْلِ عَمَّا اسْتَرَعَاهُمْ)). عَمَّا اسْتَرَعَاهُمْ)).

٣٤٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّان قَالَ : حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ

أَسْلَمَ عَنْ عَطَار بْن يَسَار عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيُّ عَلَىٰ قَالَ: ((لَتَبِّعُنَّ

سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُم شِبْرًا بشِبْر وَذِرَاعًا

بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٌّ

الله تعالى كى لعنت ہو يہود و نصارى پر كه انہوں نے اپنے انبياء كى قبروں كو سجدہ گاہ بناليا۔ آنحضور ملئ الله اس امت كو ان كے كئے سے درانا چاہتے تھے۔ درانا چاہتے تھے۔

جمرین بعفر ان کیا کہا ہم سے محمرین بشار نے بیان کیا کہا کہ ہم سے محمدین بعفر نے بیان کیا ان سے فرات قزار نے بیان کیا ان سے فرات قزار نے بیان کیا ان ان ان کیا کہ میں حضرت بیان کیا ان ان ابول نے بیان کیا کہ میں حضرت بیان کیا انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو ہر یہ ہو گئے کی مجلس میں پانچ سال تک بیشا ہوں۔ میں نے انہیں رسول اللہ سٹھی کیا کرتے سے نہ بی کیا کرتے سے جب بھی اسرا کیل کے انبیاء ان کی سیاس رہنمائی بھی کیا کرتے سے جب بھی ان کا کوئی نبی ہلاک ہو جاتا تو دو سرے ان کی جگہ آموجود ہوتے الیکن ان کا کوئی نبی ہلی ہیں آئے گا۔ ہاں میرے نائب ہوں گیا در کھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہاں میرے نائب ہوں گیا در کھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہاں میرے نائب ہوں گیا در کیو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہاں کی دفاداری پر قائم رہو اور ان کاجو حق ہے اس کی ادا گیگی میں کو تابی نہ کرو کیو نکہ اللہ تعالی ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا۔

ظفاء کی اطاعت کے ساتھ ظفاء کو بھی ان کی ذمہ داریوں کے ادا کرنے پر توجہ دلائی گئی ہے۔ اگر وہ ایبانہ کریں گے 'ان کو اللہ کی عدالت میں سخت ترین رسوائی کا سامنا کرنا ہو گا' آج نام نہاد جمہوریت کے دور میں کرسیوں پر آنے والے لوگوں کے لئے بھی یمی عمر سے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا اصاس کریں گر کتنے کری نشین ہیں جو اپنی ذمہ داریوں کو سوچتے ہیں' ان کو صرف ووٹ مانگنے کے وقت کچھ یاد آتا ہے بعد میں سب بھول جاتے ہیں الا ماشاء اللہ

(۳۲۵۲) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا ان سے عطاء بن بیار نے اور ان سے حضرت ابو سعید بڑاٹھ نے کہ نبی کریم الٹے ہے ا فرمایا تم لوگ پہلی امتوں کے طریقوں کی قدم بقدم پیروی کرو گ یماں تک کہ اگر وہ لوگ کمی ساہنہ کے سوراخ میں وافل ہوئے ہوں تو تم بھی اس میں وافل ہوگے۔ ہم نے پوچھایا رسول اللہ الٹے ہے! کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یبود ونصاریٰ ہیں؟ آپ نے فرمایا پھر کون ہو سکتاہے؟

وَالنَّصَارَى؟ قَالَ : فَمَنَّ؟)).

لَسَلَكُتُمُوهُ. قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ، الْيَهُودَ

[طرفه في : ٧٣٢٠].

٣٤٥٧ - حَدُّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدُّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدُّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدُّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنِسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوذَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوذَ وَالنَّصَارَى، فَأَمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَان وَالنَّصَارَى، فَأَمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَان وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ)).[راجع: ٢٠٣]

(۱۳۵۷) ہم سے عمران بن میسرو نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا' کہا ہم سے خالد نے 'ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بڑاٹھ نے بیان کیا کہ (نماز کے لئے اعلان کے طریقے پر بحث کرتے وقت) صحابہ نے آگ اور ناقوس کاذکر کیا' لیکن بعض نے کہا کہ یہ تو یہود و نصار کی کا طریقہ ہے۔ آخر بلال بڑاٹھ کو حکم ہوا کہ اذان میں کلمات) دودود وفعہ کہیں اور تکبیر میں ایک ایک دفعہ۔

غبادت کے لئے آگ جلا کریا ناقوس بجا کر لوگوں کو بلانا آج بھی اکثر ادیان کا معمول ہے۔ اسلام نے اس طریقہ کو ناپند کر کے اذان کا بہترین طریقہ جاری کیا جو پانچ او قات فضائے آسانی میں پکار کر کئی جاتی ہے 'جس میں عقیدہ قوحید و رسالت کا وجد آور اعلان ہوتا ہے اور بہترین لفظوں میں مسلمانوں کو عبادت کے لئے بلایا جاتا ہے۔ روایت میں یہود و نصار کی کا ذکر ہے ہمی باب سے مناسبت ہوتا ہے۔ روایت میں اکثر برادران ملت 'اکبری تخبیر من کر سخت نفرت ہے۔ روایت میں اکثر برادران ملت 'اکبری تخبیر من کر سخت نفرت کا ظمار کرتے ہیں جو ان کی ناوا قنیت کی کھلی دلیل ہے 'اکبری تخبیر سنت نبوی ہے اس سے انکار ہرگز جائز نہیں ہے 'اللہ پاک جمارے محترم برادران کو توفیق دے کہ وہ ایسا غلط تعصب دلوں سے دور کر دیں۔

٣٤٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْحَمَّشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوق ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الشُّ عَنْهَا كَانَتْ تَكُرَّهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدَهُ فِي خَاصِرَتِهِ وَتَقُولُ: إِنَّ الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ)).

تَابِعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ.

(٣٣٥٨) ہم سے محمد بن يوسف نے بيان كيا، ہم سے سفيان بن عييند نے بيان كيا، ان سے ابو الفحل نے عييند نے بيان كيا، ان سے ابو الفحل نے بيان كيا كان كيا، ان سے مسروق نے بيان كيا كه حضرت عائشہ رضى الله عنها كو كھ پر ہاتھ ركھنے كو نا پند كرتى تھيں اور فرماتى تھيں كه اس طرح بيود كرتے ہيں۔

اس روایت کی متابعت شعبہ نے امش سے کی ہے۔

کو کھ پر ہاتھ رکھنے کی عادت میںود کی تھی اور اس سے تکبر کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ اس لئے اسے ناپند قرار دیا گیا۔ ضمناً میںود کا ذکر ہے میں باپ سے وجہ مناسبت ہے۔

(٣٣٥٩) م سے قتيب بن سعيد نے بيان كيا انہوں نے كمامم سے لیث نے بیان کیا' انہوں نے کما کہ ہم سے نافع نے بیان کیا اور ان ے حضرت عبدالله بن عمررضي الله عنمانے كه رسول الله صلى الله علیہ وسلم نے فرمایا تمهارا زمانہ کچھلی امتوں کے مقابلے میں ایساہ جیے عصرے مغرب تک کاوفت ہے 'تمہاری مثال یہود ونصاریٰ کے ساتھ ایس ہے جیسے کس شخص نے کچھ مزدور لئے اور کماکہ میرا کام آدھے دن تک کون ایک ایک قیراط کی اجرت پر کرے گا؟ یمودنے آدھے دن تک ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کام کرنا طے کرلیا۔ پھر اس مخص نے کما کہ آدھے دن سے عصر کی نماز تک میرا کام کون فخص ایک ایک قراط کی مزدوری پر کرے گا۔ اب نصاری ایک ایک قیراط کی مزدوری پر آدھے دن سے عصر کے وقت تک مزدوری کرنے یر تیار ہو گئے۔ پھراس شخص نے کما کہ عصر کی نمازے سورج ڈو ب تک دو دو قیراط پر کون مخض میرا کام کرے گا؟ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ منہیں لوگ ہو جو دو دو قیراط کی مزدوری پر عصرے سورج ڈوبے تک کام کرو گے ، تم آگاہ رہو کہ تمہاری مزدوری دگنی ہے۔ یمود ونصاریٰ اس فیصلہ پر غصہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ کام تو ہم زیادہ کریں اور مزدوری ہمیں کو کم ملے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کیا میں نے تنہیں تمہارا حق دینے میں کوئی کی کی ہے؟ انہوں نے کما کہ نیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھریہ میرا فضل ہے، میں جے جاہوں زياره رول۔

٣٤٥٩ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّمَا أَجَلُكُمْ - فِي آجَلِ مَنْ خَلاَ مِنَ الْأَمَمِ -مَا بَيْنَ صَلاَةِ الْعَصْرِ إِلَى مَفْرِبِ الشَّمْسِ. وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرجُلِ اسْتَعْمَلَ عُمَّالاً فَقَالَ : مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاط. ثُمُّ قَالَ : مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْف النَّهَار إلَى صَلاَةِ الْعَصْر عَلَى قِيْرَاطِ قِيْرَاطِ. ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلاَةِ الْعَصْوِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيْرَاطَيْنَ قِيْرَاطَيْن؟ أَلاَ فَأَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلاَةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيْرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، أَلَا لَكُمُ الأَجْرُ مرَّتَيْنِ. فَهَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثُرُ عَمَلاً وَأَقَلُ عَطَاءً، قَالَ الله: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقَّكُمْ شَيْنًا؟ قَالُوا: لاَ. قَالَ: فَإِنَّهُ فَصْلِي، أَعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ)).

[راجع: ٥٥٧]

سيسي المرام من بھي الهام رباني كا القاء ہوا ہے مراب ان كى تاريخ متند نہيں ہے۔ بسر حال يہ تين قويس آج بھي دنيا ميں اپنے قدیم دعاوی کے ساتھ موجود ہیں جن میں مسلمان قوم ایک ایسے دین کی علم بردار ہے جو ناح الادیان ہونے کا مرفی ہے ان کو الله نے بیہ نفیلت بخش ہے کہ ہرنیک کام پر ان کونہ صرف دوگنا بلکہ دس گنا تک اجر ملتا ہے۔ حدیث میں یی تمثیل بیان کی گئی ہے۔ قیراط چار جو کے برابر وزن کو کہتے ہیں 'بعض اعمال صالحہ کا ثواب وس سے بھی ذیادہ کی سومنا تک ملتا ہے۔

٣٤٦٠ حَدُّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدُّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَاتَلَ اللهُ فُلاَنًا، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((لَهَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ خُرُّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَّلُوهَا فَبَاعُوهَا)). تَابَعَهُ جَابِرٌ وَأَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﴾.

[راجع: ٢٢٢٣]

(۱۳۲۹۰) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کما ہم سے سفیان بن عيينہ نے بيان كيا ان سے عمونے ان سے طاؤس نے ان سے حفرت ابن عباس جي وان كياك ميس في حفرت عمر والله سے سا انہوں نے کمااللہ تعالی فلال کو تباہ کرے۔ انہیں کیامعلوم نہیں کہ نبی كريم النيام في فرمايا تھا' يهود ير الله كي لعنت مو' ان كے لئے چربي حرام ہوئی تو انہوں نے اسے بھطا کر بینا شروع کر دیا۔ اس روایت کو روایت کیاہے۔

آیہ ایک اور اس کو چ کراس کا پید بیت سيمي المال كو روانه كرويا عمره في اين رائے سے يہ اجتماد كيا تھاكہ اس ميں كوئى قباحت نيس انبول في يہ حديث نميس ك تقی' اس لئے معرت عمر بڑاتھ نے ان کو کوئی سزا نہیں دی (وحیدی)

٣٤٦١ حَدَّثْنَا أَبُو عَاصِمِ الضَّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ حَدَّثُنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْن عَمْرُو أَنَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((بَلَّفُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدَّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلاَ حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيٌّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوُّأُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(١٣٨١) بم سے ابوعاصم ضحاك بن مخلد نے بيان كيا كماہم كو اوزاعى نے خروی کما ہم سے حال بن عطیہ نے بیان کیا ان سے ابو کبشہ نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر بی افتانے کہ نبی کریم ماڑیا نے فرمایا میرا پیغام لوگول کو پنچاؤ! اگرچه ایک بی آیت مو اور بی اسرائیل کے واقعات تم بیان کرسکتے ہو'اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر قصداً جموث باندھاتواسے اپنے جنم کے ٹھکانے کے لئے تار رہنا چاہے۔

واقعات بن امرائیل بیا کرنے میں کوئی حرج نہیں مراس خیال سے کہ نہ اکی تعدیق ہونہ کلذیب سوا الحے جو میح سند سے ابت مول. ٣٤٦٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثِنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَفْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : قَالَ أَبُو سَلَمَةً بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ ا لللَّهَ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لاَ يَصْبَغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ).

[طرفه في : ٥٨٩٩].

(٣٣٩٢) مم سے عبدالعزر بن عبدالله نے بیان کیا کما کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ان سے صالح نے ان سے ابن شماب نے بیان کیا ان سے ابوسلمہ نے بیان کیااور ان سے حضرت ابو ہرمرہ بنای نے کہ رسول کریم ملتی اے فرمایا ، یبود و نصاری (ڈاڑھی وغیرہ) میں خضاب نہیں لگاتے 'تم لوگ اس کے خلاف طریقہ افتیار کرو العني خضاب لكاياكرو)-

726

ا حدیث میں یہود و نصاریٰ کا ذکر ہے ہی باب ہے وجہ مناسبت ہے جہندی کا خضاب مراد ہے جے ڈاڑھی اور سر پر لگانا مسنون ہے اس حدیث ہے یہ بھی لگلا کہ یہود و نصاریٰ کی تمذیب کی بجائے اسلای تمذیب اسلای طرز معاشرت اختیار کرنا خروری ہے اور اندھا دھند ان کے مقلد بن کر انکی بر ترین تمذیب کو اختیار کرنا بردی دنائت ہے گر افروس کہ آج بیشتر نام نماد مسلمان ای تمذیب کے دلدادہ بنے ہوئے ہیں 'جن روایقوں میں ازالہ شیب یعنی سفید بالوں کے ازالہ کی نمی آئی ہے 'وہ نمی سیاہ خضاب ہے متعلق ہے جو منع ہے۔ مسلم شریف میں ہو قال النبی غیروہ و جنبوا السواد یعنی سفید بالوں کو متغیر کر دو گر سیاہ خضاب سے متعلق ہے جو منع ہے۔ مسلم شریف میں ہے قال النبی غیروہ و جنبوا السواد یعنی سفید بالوں کو متغیر کر دو گر سیاہ خضاب سے جو لوگ جانے ہیں کہ ڈاڑھی برحانا اسلئے سنت ہے کہ یہ یہود کی تمذیب کی مخالفت کرنا ہے انکو معلوم ہونا چاہئے کہ بالوں کا سفید بی رکھنا بھی یہودی تمذیب کی مخالفت میں مہندی کا خضاب کرنا اتنا بی ضروری ہے جنا گذاڑھی کا برحانا ضروری ہے گر اکثر مسلمان ہیں جو آدھی بات یاد رکھتے ہیں 'آدھی کو بحول جاتے ہیں۔ بسر حال اسلای تمذیب ایک گرائی میں موجود ہے جو شیاب کے خوال جاتے ہیں۔ بسر حال اسلای تمذیب ایک گرائی میں موجود ہے جو شیاب کی جمور شاہ کے ہیں نہ بیٹھ کے ہیں وضورت و لباس وغیرہ و فیرہ سے عذاب خدادندی میں گرفتار ہیں جو ایسالباس اپناتے ہوئے بھی کر کر کہن کرنہ آرام سے کھا کتے ہیں نہ بیٹھ کتے ہیں گراس لباس پر مگن ہیں۔ میشر کر نہ آرام سے کھا کتے ہیں نہ بیٹھ کے ہیں گراس لباس پر مگن ہیں۔ میں کر بین کرنہ آرام سے کھا کتے ہیں نہ بیٹھ کے ہیں گراس لباس پر مگن ہیں۔ میکھ نے بیان کیا' کہا مجھ سے تھی جو نے بیان کیا' کہا مجھ سے تجاج نے بیان کیا' کہا ہم ہے سے تجاج کر نے بیان کیا' کہا ہم ہے سے تجاج نے بیان کیا' کہا گراس کو نہیں کیا' کہا گراس کے کہان کہا گرا کہا گراس کو نہیں کر نہ بیٹھ کے بیاں کیا' کہا گراس کیا' کہا گراس کو نہائوں کیا' کہا گراس کیا' کہا گراس کو نہائوں کیا گران کر نہ کرنے کر نے کرائوں کر کرائوں کر کر کرنے کر نہ آرام سے کہائے ہیں کر نہ کرنے کر کرنے کر انہوں کرنے کر نہ کرنے کر نہ کرنے کر انہوں کرنے کر نہ کرنے کر نہ کرنے کر نے کرنے کر انہوں کرنے کر کرنے کر نہ کرنے کر نہ کرنے کرنے کر نے کرنے کر نے کرنے کر کرنے کر

٣٤٦٣ - حَدُّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدُّثَنَا حَجُّاجٌ حَدُّثَنَا جَرِيْرُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدُّثَنَا جَرِيْرُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدُّثَنَا جَنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، وَمَا نَسِيْنَا مُنْدُ حَدُّثَنَا، وَمَا نَعْشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبٌ عَلَى الْحُشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبٌ عَلَى رَسُولُ اللهِ هَا رَسُولُ اللهِ هَا رَسُولُ اللهِ هَا رَسُولُ اللهِ هَرْحٌ (حَكُلُ بِهِ جُرْحٌ (حَكُلُ بِهِ جُرْحٌ فَمَا رَقَا فَحَزَ بِهَا يَدَهُ، فَمَا رَقَا اللهُ حَتَى مَاتَ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: بادَرني الذَمْ حَتَى مَاتَ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: بادَرني عَنْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنْدَ)).

جندب بن عبداللہ نے ای معجد میں بیان کیا (حسن نے کما کہ) انہوں نے جب بم سے بیان کیا ہم اسے بھولے نہیں اور نہ ہمیں اس کا اندیشہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ طق کیا کی طرف اس حدیث کی نہیت غلط کی ہوگی انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم سائیل نے فرمایا ' بیست غلط کی ہوگی انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم سائیل نے فرمایا ' پچھلے زمانے میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہوگیا تھا اور اسے اس سے بردی تکلیف تھی ' آخر اس نے چھری سے اپناہاتھ کاٹ لیا اس کا نتیجہ بیہ ہوا کہ خون بنے لگا اور اس سے وہ مرگیا پھر اللہ تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے میں جلدی کی اس لئے میں نے بھی جنت کو اس پر حرام کردیا۔

ہم سے جریر نے بیان کیا' ان سے حسن نے' کما ہم سے حفرت

[راجع: ١٣٦٤]

و کھلے زمانے کے ایک مخص کا ذکر حدیث میں وارد ہوا' ہی باب سے مناسبت ہے' حدیث سے یہ ظاہر ہوا کہ خود کشی کرنے والے پر جنت حرام ہے' ان جملہ احادیث میں اہل کتاب کا ذکر کسی نہ کسی طور پر بتایا ہے اس لئے ان کو یمال درج کیا گیا ہے۔

باب بنی اسرائیل کے ایک کوڑھی اور ایک نابینااور ایک شخیح کابیان

(۳۲۷۹۳) مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کما ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا ان سے اسحاق بن عبدالللہ عاصم نے بیان کیا اور ان نے بیان کیا اور ان

١ - بَابُ حَدِيْثُ أَبْرَصَ وَأَعْمَى
 وَأَقْرَعُ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ

٣٤٦٤ - حَدُّثَنَا أَحْمَدُ بِنُ إِسْحَاقَ حَدُّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمِ حَدُّثَنَا هَمَّامٌ حَدُّثَنَا هَمَّامٌ حَدُّثَنَا أَمْمَامٌ حَدُّثَنَا هَمَّامٌ حَدُّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدُّثَنِي عَبْدُ

**\(\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\text{C}\te** الرُّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ رَجَاءِ أَخْبَرَنَا هَمَامٌ عَن إِسْحَاقَ بْن عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرُّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إنَّ ثَلاَثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَبْرَصَ وَأَعْمَى وَأَقْرَعَ بَدَ اللهِ عَزُّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الأَبْرَصَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْء أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجَلْدٌ حَسَنٌ، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ. قَالَ: فَمَسَحَهُ فَلَهَبَ عَنْهُ، فَأَعْطِيَ لَونًا حَسَنًا وَجَلْدًا حَسَنًا. فَقَالَ : أَيُّ الْمَالِ أَحَبُ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الإبلُ – أَوْ قَالَ : الْبَقَرُ – هُوَ شَكَ في ذَلِكَ : إِنَّ الأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا : الإبلُ، وَقَالَ الآخَرُ: الْبَقَرُ: فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، وَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ : أَيُّ شَيْء أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : شَعْرٌ حَسَنَّ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ. قَالَ فمَسَحَهُ فَلَهَبَ، وَأَعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا. قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ. قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةُ حَامِلاً، وَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا. وَأَتَى الأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْء أَحَبُ إِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُ اللَّهُ إِلَىُّ

بَصَرِي فَأَبْصِرُ بِهِ النَّاسَ. قَالَ : فَسَمَحَهُ،

ے حضرت ابو ہررہ واللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے بی کریم ملے الم سنا (دوسری سند) اور مجھ سے محمد نے بیان کیا اکما ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا' انہیں ہم نے خروی' ان سے اسحاق بن عبداللہ نے بیان کیا' انہیں عبدالرحمٰن بن الی عمرہ نے خبردی اور ان سے حضرت ابو مریرہ بڑائھ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم مائھ اسے سنا آپ نے فرمایا کہ بن اسرائیل میں تین فخص سے ایک کوڑھی ا دوسرا اندها اور تيسرامخوا الله تعالى نے چاہاكه ان كا امتحان كے۔ چنانچہ الله تعالی نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ پہلے کو رُحی كے ياس آيا اور اس سے يوچھاكم تهيس سب سے زيادہ كيا چزيند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھار تکوادر اچھی چڑی کیونکہ مجھ سے اوگ يربيز كرتے ہيں۔ بيان كياكه فرشتے نے اس ير ابنا ہاتھ بھيرا تو اس کی بیاری دور ہو گئی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہو گیا اور چرى بھى اچھى ہو گئے۔ فرشتے نے بوجھاكس طرح كامال تم زيادہ بند كرو كي؟ اس نے كماكم اونث! يا اس نے كائے كمى اسحاق بن عبداللہ کو اس سلسلے میں شک تھا کہ کو ڑھی اور منج دونوں میں سے ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دو مرے نے گائے کی۔ چنانچہ اسے حاملہ او نمنی دی محی اور کما گیا کہ اللہ تعالی حمیس اس میں برکت دے گا ، پھر فرشتہ منج کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تہیں کیا چیز پند ہے؟ اس نے كها كه عمده بال اور موجوده عيب ميرا ختم ہو جائے " کونکہ لوگ اس کی وجہ سے جھھ سے پر میز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے مربر ہاتھ چیرا اور اس کاعیب جاتا رہا اور اس کے بجائے عدہ بال آگئے۔ فرشتے نے یوچھائس طرح کامال پند کرد مے؟ اس نے کماکہ گائے! بیان کیا کہ فرشتے نے اسے حالمہ گائے دے دی اور کماکہ اللہ تعالی متہیں اس میں برکت دے گا۔ پھراندھے کے پاس فرشتہ آیا اور کما کہ تہیں کیا چز پند ہے؟اس نے کما کہ اللہ تعالی مجھے آئھوں کی روشن دے دے تاکہ میں لوگوں کو د کھ سکول۔ میان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ مجھیرا اور اللہ تعلق نے اس کی بیٹائی اے واپس

دے دی۔ پھر ہوچھا کہ کس طرح کامال تم پند کرو مے؟ اس نے کما کہ كران! فرشتے نے اسے حالمہ كرى دے دى " كورتيوں جانوروں ك نے پیدا ہوئے' یمال تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے اس کی وادی بعر می منج کی گائے بیل سے اس کی وادی بعر عی اور اندھ کی بریوں سے اس کی وادی بحر می۔ بھر دوبارہ فرشتہ اپنی اس پہلی شکل میں کو ڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین و فقیر آدمی ہوں' سفر کا تمام سلمان و اسباب ختم ہو چکا ہے اور الله تعالی کے سوا اور کسی سے حاجت بوری ہونے کی امید نہیں 'لیکن میں تم سے ای ذات كاواسط وے كرجس نے تهيس اچھارنگ اور اچھا چڑا اور مال عطاکیا' ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کو بورا کر سکوں۔ اس نے فرشتے سے کہا کہ میرے ذمہ حقوق اور بہت سے ہیں۔ فرشتے نے کما' غالبا میں تہیں پیچانتا ہوں' کیا تہیں کوڑھ کی بیاری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کھاتے تھے۔ تم ایک فقیراور قلاش تھے۔ پھر تہیں اللہ تعالی نے بیہ چیزیں عطاکیں؟ اس نے کماکہ یہ ساری دولت تو میرے باپ دادا سے چلی آ رہی ہے۔ فرشتے نے کما كه اكرتم جموف موتوالله تهيس ائي كبلي حالت ير لوااد، پهر فرشتہ منج کے پاس اپنی اس پہلی صورت میں آیا اور اس سے بھی وہی درخواست كى اور اس نے بھى وى كو رهى والاجواب ديا۔ فرشتے نے كهاكه أكرتم جموث موتوالله تعالى حميس ابني پهلى حالت پرلوثاد، اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا 'اپنی ای پہلی صورت میں اور کماکہ میں ایک مسکین آدمی ہوں اسفرے تمام سلمان ختم ہو چکے ہیں اورسوا الله تعالى كے كى سے حاجت بورى ہونے كى توقع نہيں۔ ميں تم سے اس ذات کاواسطہ دے کرجس نے متہیں تمہاری بینائی واپس دی ہے 'ایک بکری مانگاہوں جس سے اپنے سفری ضروریات بوری کر سكوں ـ اندھے نے جواب دياكه واقعي ميں اندھاتھا اور الله تعالى نے مجصے اپنے فضل سے بینائی عطا فرمائی اور واقعی میں فقیرو محتاج تھا اور الله تعالى في مجمع الدار بنايا- تم جتني بكريال جابوك علة مو الله كي

فَرَدُ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ. قَالَ : فَأَيُّ الْمَال أَحَبُ إِلَيْكَ؟ قَالَ : الْفَنَمُ، فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هَذَان وَوَلَّهَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبل، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقُر، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْفَنَمِ. ثُمُّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْنَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ تَقَطَّعَتْ بِهِ الْحِبَالُ فِي سَفْرِهِ فَلاَ بَلاَغَ الْيُومَ إِلاَّ بِاللَّهِ ثُمُّ بِكَ، أَسْأَلُكَ - بِالَّذِي أغطاك اللون الحسن والبجلد والمحسن وَالْمَالَ - بَعِيْرًا أَتَقَالَ بَلُّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِيْ. فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيْرَةٌ. فَقَالَ لَهُ : كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ، فَقِيْرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرِ عَنْ كَابِرٍ. فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيُّرُكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ. وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْنَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، فَرَدٌ عَلَيْهِ مِثْل مَا رَدُّ عَلَيْهِ هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيُّرَكَ الله إلَى مَا كُنْتَ. وَأَتَى الأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ : رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْل وَتَقَطُّفْتَ بِهِ الْحِبَالُ فِي سَفَرِهِ، فَلاَ بَلاَغَ الْيَوْمَ إِلاَّ بَا للهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدُّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلُّغُ بِهَا فِي سَفَرِيْ. فَقَالَ : قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدُّ اللَّهُ بَصَرِي، وَلَقِيْرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَ ا للهِ لاَ أَجْهَدُكَ الْيُومَ بِشَيْءٍ أَخَذْتُهُ اللهِ. فَقَالَ : أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا الْبُتَالِيْتُمْ، فَقَدْ

رَضِيَ الله عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ)). [طرفه في : ٦٦٥٣].

قتم جب تم نے خدا کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے جاؤ' میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا۔ فرشتے نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو' یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالی تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے تاراض ہے۔

آیت قرآنی ﴿ لَیْنَ شَکَوْنُمْ لَا زِنْدَ نَکُمْ ﴾ (ابراہیم نے) اگر میراشکر کو گے تو نعت زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا

عذاب بھی سخت ہے ' اس آیت کی تغییر اس مدیث سے بخوبی واضح ہے۔ روایت کے آخر میں نابینا کے الفاظ لا اجھدی

منقول ہیں لینی تو کتنی بھی بکریاں لے لے میں تجھ سے واپس نہیں ماگوں گا بعض ننوں میں لا احمدی ہے پھر ترجمہ یوں ہو گا میں تیری

تریف اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک جو بخے درکار ہے وہ اللہ کے نام پر نہ لے لے گا۔ انسان کی فطرت ہے وہ بہت جلد ابنی

کیلی صالت کو بھول جاتا ہے ' خاص طور پر مال و دولت والے جو بیشتر غریب ہوتے ہیں پھروہ دولت مند بن جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں

کہ وہ پہلے کیا تھے۔ ایسے لوگوں کو خدا سے ڈرنا چاہے جو اللہ دولت دینے پر قادر ہے ' وہ داپس لینے پر بھی ای طرح قادر ہے اور یہ

روزانہ ہوتا رہتا ہے دیکھنے کو نظر بصیرت درکار ہے۔

#### باب اصحاب كمف كے بيان

سورة كمف مي الله نے فرمايا ہے "اے پيغير! كياتو سمجها كه كمف اور وقيم ہمارى قدرت كى نشانيوں ميں عجيب سے كف كهف بها رمين جو دره هو رقيم كے معنى كهى ہوئى كتاب مرقوم كے معنى بهى كهى ہوئى در بطناعلى قلوبهم ہم نے ان كے دلول ميں صبر والا شططا ظلم اور دبطناعلى قلوبهم ہم نے ان كے دلول ميں صبر والا شططا ظلم اور زيادتى وصيد كے معنى لكن اور صحن اس كى جمع وصائد اور وَ صد آتى ہے وصيد دروازے كو بهى كتے ہيں (دہليز) كو موصدة جو سورة ہمزة ميں ہے ليمن بند دروازه لكى ہوئى عرب لوگ كتے ہيں۔ صد الباب اور او صدالباب ليمنى دروازه بند كيا بعثنا ہم نے ان كو زنده كر ديا۔ اذكى يعنى زياده سونے والا يا پائيزه خوش مزايا ست۔ فضرب الله ديا۔ اذكى يعنى زياده سونے والا يا پائيزه خوش مزايا ست۔ فضرب الله على اذا نهم ليمنى الله يعنى الله تعالى نے ان كو سلاد يا " رجما بالغيب ليمنى ہے دليل (محض گمان انكل پي) مجاہد نے كما تقرضهم ليمنى چھوڑ ديتا ہے دليل (محض گمان انكل پي) مجاہد نے كما تقرضهم ليمنى چموڑ ديتا ہے دليل (محض گمان انكل پي) مجاہد نے كما تقرضهم ليمنى ذكر موجود ہے۔

٧٥- بَابٌ ﴿ أَمْ حَسِبْتَ أَنْ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ﴿ الْكَهْفِ : الْفَتْحُ فِي الْحَبَلِ. ﴿ وَالرَّقِيْمِ ﴾ : الْكِتَابُ. ﴿ وَالرَّقِيْمِ ﴾ : الْكِتَابُ. ﴿ وَالرَّقِيْمِ ﴾ : الْكِتَابُ. ﴿ وَالرَّقِيْمِ ﴾ : مَكْتُوبٌ ، مِنَ الرَّقْمِ. ﴿ وَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ ﴾ : الْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا. ﴿ وَشَطَطَا ﴾ : إفراطاً. ﴿ وَالْوَصِيْد ﴾ : الْهِبَاءُ، وَجَمْعُهُ وَصَابِلا وَوصد، ويُقالُ : الْوصِيْد وَالْوَصِيْد ﴾ : الْهَمْنَاهُمْ . ﴿ أَوْصِيْد وَالْوَصِيْد ﴾ : الْهَمْنَاهُمْ . ﴿ أَوْحَيْد وَالْمَابِ اللهُ عَلَى آذَانِهِمْ ﴾ : وَأَوْصَدَ الْبَابِ أَكْنُورُ رَيْعًا. ﴿ وَفَصَرَبَ اللهُ عَلَى آذَانِهِمْ ﴾ : أَكْثُورُ رَيْعًا. ﴿ وَفَصَرَبَ اللهُ عَلَى آذَانِهِمْ ﴾ : فَنَامُوا. ﴿ وَرَجْمًا بِالْفَيْدِ ﴾ : لَمْ يَسْتَبْنَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿ وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿ وَقَرْضُهُمْ ﴾ : تَعْرُكُهُمْ . وقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿ وَقَرْضُهُمْ ﴾ : تَعْرُكُهُمْ .

اس کا مفصل بیان کتاب القیر بی آئے گا؛ ان شاء الله الله عاری نے اصحاب کف کے باب بین کوئی مدیث بیان نہیں میں مین مینیت کیا ہے۔ کی شاید ان کو اپنی شرط پر کوئی مدیث نہیں ملی، عبد بن حید نے ان کا قصہ طول کے ساتھ حفرت عبدالله بن عباس بہت سے روایت کیا ہے، مگروہ موقوف ہے۔ رفیم وہ تختہ جس پر امجاب کف کے نام کھے ہوئے تھے۔ (الحمد الله کہ پارہ نمبر ۱۳ بھی خیریت کے ساتھ ختم ہوا)

## بكلما ت افتتاحية طيبات

فضيلة الشيخ عبد العزيز بن عبدالله بن باز ادام الله فيوضهم نا ثب رئيس الجا معة الاسلامية بالمدينة المنورة المملكة العربيه السعودية

#### स्विश्वीक्ष

من عبد العزيزبن عبد الله بن بازالى حضرة الاخ المكرم فضيلة الشيخ محمد داؤد راز حفظه الله السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد فقد وصل الينا كتا بكم الكريم وسرنا ما تضمنه من الافادة عن قيا مكم بترجمة وشرح الجامع الصحيح مع ترجمة رسائلنا الى اللغة الاردوية وانا لنشكركم على هذا العمل الجليل الطيب ونسأل الله عز وجل ان يعينكم على اتمامه وان يضاعف لكم الاجروالمثوبة وان ينفع بالجميع انه خير مسئول والله يوفقكم ويتولاكم والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

نائب رئيس الجامعة الاسلامية عبد العزيز بن عبد الله بن باز ' ١ ا صفر المظفر ١٣٨٩ه



# كلمات طيبات فضيلة الشيخ محمد بن سبيل امام الحرم الشريف مكة المكرمة زادها الله شرفا وكرامة

#### بسم الله الرحمن الرحيم

اتصل بنا فضيلة الشيخ محمد داؤد راز وقد م لنا ترجمة صحيح البخارى فى لغة الارديه ونباء على قرأة فضيلة الشيخ عبد الحق المدرس بالمسجد الحرام لهذا الكتاب بتلك اللغة وانه اجاد فيه وافاد فانا نشكر ه على ذلك ونرجوله بتوفيقه لخدمة العلم والسنة المطهرة فجزاه الله خيرا.

املاه الفقير الى الله محمد سبيل

امام الحرام الشريف ورئيس المدرسين بمكة ١٠٠١/ ١٣٩٠هم الرئاسة العامة للاشراف الديني رئيس المدرسين والمراقبين